المنهاج السوي
من
الحديث النبوي
(فہمِ دین اور اِصلاحِ اَحوال وعقائد پر مجموعہ اَحادیث مع اُردو ترجمہ)
تألیف
شیخ الاسلام الدکتور محمد طاهر القادری
منہاج القرآن پبلیکیشنز

المِنهاجُ السَّوِيّ

مِنَ

الحَدِيثِ النَّبَوِيّ

(فہمِ دین اور اِصلاحِ اَحوال وعقائد پر مجموعہ اَحادیث مع اُردو ترجمہ)

تألیف

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

معاونِ تخریج

حافظ ظہیر احمد الاسنادی

منہاج القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 3516 8514، 042-111-140-140

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 042-3723 7695

www.minhaj.org - sales@minhaj.org

نام کتاب : اَلْمِنْهَاجُ السَّوِيّ مِنَ الْحَدِيْثِ النَّبَوِيّ
تالیف : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
معاونِ تخریج : حافظ ظہیر احمد الاسنادی
نظرِ ثانی : مفتی عبد القیوم خان ہزاروی، محمد فاروق رانا
زیرِ اہتمام : فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع : منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعت نمبر 1	:	اپریل 2005ء	(1,100)
اِشاعت نمبر 2	:	جون 2005ء	(1,100)
اِشاعت نمبر 3	:	اکتوبر 2005ء	(1,100)
اِشاعت نمبر 4	:	دسمبر 2005ء	(2,200)
اِشاعت نمبر 5	:	مارچ 2006ء	(1,100)
اِشاعت نمبر 6	:	جون 2006ء	(1,100)
اِشاعت نمبر 7	:	ستمبر 2006ء	(1,100)
اِشاعت نمبر 8	:	نومبر 2006ء	(3,300)
اِشاعت نمبر 9	:	مارچ 2007ء	(2,200)
اِشاعت نمبر 10	:	اکتوبر 2007ء	(2,300)
اِشاعت نمبر 11	:	اپریل 2008ء	(1,100)
اِشاعت نمبر 12	:	اگست 2008ء	(3,300)
اِشاعت نمبر 13	:	اکتوبر 2008ء	(3,300)
اِشاعت نمبر 14	:	اگست 2009ء	(1,100)
اِشاعت نمبر 15	:	ستمبر 2009ء	(3,300)
اِشاعت نمبر 16	:	فروری 2010ء	(3,300)
اِشاعت نمبر 17	:	جولائی 2010ء	(3,000)
اِشاعت نمبر 18	:	مارچ 2011ء	(3,300)
اِشاعت نمبر 19	:	اکتوبر 2011ء	(2,400)
اِشاعت نمبر 20	:	جولائی 2012ء	(2,400)

قیمت : -/780 روپے

ISBN 969-32-0565-0

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs و DVDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk
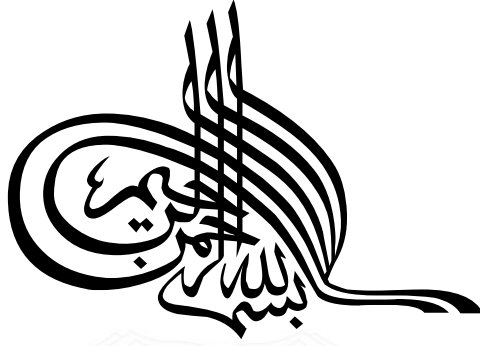
مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا أَبَدًا

عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

نَبِيُّنَا الآمِرُ النَّاهِي فَلَا أَحَدٌ

أَبَرَّ فِي قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ

﴿صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ﴾

فہرس

الأبواب والفصول

تَقْدِيْمَاتُ الْعُلَمَاءِ الْعَرَبِ الْأَجِلَّاءِ الْأَفَاضِلِ

﴿علماءِ عرب اور مشائخِ کبار کی تقدیمات﴾

١۔ فضيلة الشيخ الإمام الأكبر الدكتور محمد سيد طنطاوي

(شيخ الأزهر)

بسم اللّٰه الرحمن الرحيم

الحمد لله الولي المولى، العلي الأعلى، الذي خلق فسوى، والذي قدّر فهدى، والصلاة والسلام على سيدنا محمد، الذي لم ينطق عن الهوى، إن هو إلا وحي يوحى، صلّى الله وسلّم وبارك عليه وعلى آله وصحبه، ومن بسنته اقتدى، وبهديه اهتدى ...... أما بعد:

فقد ناولني الدكتور محمد طاهر القادري كتاب ﴿المنهاج السوي من الحديث النبوي ﷺ﴾ لأقدّم له، وقد اطّلعت على الكتاب فوجدت الكاتب قد جمع فيه بعض أحاديث الرسول الكريم ﷺ. جاوز عددها الألف حديث، وصنّفها في أبواب، جمع في كل باب عددًا من الأحاديث المتناسبة مع موضوع الباب، وهكذا، وقد أورد في بعض الأبواب أقوال بعض الصحابة زيادة في الفائدة، واهتم بتخريج ما أورده من الأحاديث في الهامش، وترجم معانيها إلى اللّغة الأردية.

ولا شك أن الكاتب – جزاه الله خيرًا – قد بذل جهدًا كبيرًا في إخراج هذا الكتاب بهذه الصورة المضيئة، ليدلى بدلوه في إحياء سنّة رسول الله ﷺ. وتقديمها في صورة سهلة للعلماء والباحثين والمحبّين.

عزت مآب الامام الاکبر ڈاکٹر محمد سید طنطاوی
(شیخ الأزہر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو مالک، نگہبان، اور سب سے بلند ہے، جس نے (کائنات کی ہر چیز کو) پیدا کیا پھر اسے (جملہ تقاضوں کی تکمیل کے ساتھ) درست توازن دیا اور ہر چیز کے لئے قانون مقرر کیا پھر (اسے اپنے اپنے نظام کے مطابق رہنے اور چلنے کا) راستہ بتایا اور درود و سلام ہو ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جنہوں نے اپنی خواہشِ نفس سے کوئی کلام نہ فرمایا بلکہ جو بھی کلام فرمایا وحی الٰہی سے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ درود و سلام اور برکت نازل فرمائے آپ ﷺ پر، آپ ﷺ کی آل اور آپ ﷺ کے صحابہ اور ہر اس شخص پر جس نے آپ ﷺ کی سنت کی اقتداء کی اور آپ ﷺ کی لائی ہوئی ہدایت سے ہدایت پکڑی......**اما بعد!**

محترم ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے مجھے تقدیم لکھنے کے لیے اپنی کتاب ''**المنهاج السوي من الحديث النبوي** ﷺ'' ارسال کی۔ میں نے اس کتاب کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ مؤلف نے اس کتاب میں حضور نبی اکرم ﷺ کی ایک ہزار سے زائد احادیث جمع کی ہیں، اور ان کو متفرق ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ ہر باب میں اُسی باب سے متعلقہ احادیث ہیں۔ بعض ابواب کے فائدہ میں اضافہ کی غرض سے آثارِ صحابہ و تابعین کا بھی ذکر کیا ہے۔ اس کے علاوہ کتاب میں دی گئی احادیث کے حوالہ جات کی تخریج اور تمام احادیث کا اردو زبان میں ترجمہ بھی اس کتاب کا خاصہ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مؤلف نے (اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے) اس کتاب کو اس دیدہ زیب شکل میں لانے کے لئے محنتِ شاقہ سے کام لیا ہے تاکہ سنتِ رسول ﷺ کے احیاء میں اپنا حصہ ڈال سکیں اور اس کو آسان صورت میں علماء، محققین اور محبین کے لیے پیش کر سکیں۔

وإنني – إذ أقدّم لهذا الكتاب – أدعو الله ﷻ أن يجزي الدكتور محمد طاهر القادري خير الجزاء على ما بذله من جهد، وأن يجعله في ميزان حسناته و أن ينفع به، إنه ولي ذلك والقادر عليه.

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين.

تحريراً في: ٢٩ جمادي الأولى ١٤٢٧هـ

٢٥ من يونية ٢٠٠٦م

شيخ الأزهر

د/ محمد سيد طنطاوي

الأزهر الشريف
مجمع البحوث الإسلامية
مكتب الأمين العام

میں اللہ ﷻ سے دعا گو ہوں کہ وہ ذاتِ حق ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب کو اس محنتِ شاقہ پر جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کتاب کو ان کی حسنات میں اضافہ کا سبب بنانے کے ساتھ ساتھ ہمیں بھی اس کتاب کے ذریعے نفع عطا فرمائے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس چیز کا نگہبان اور اس پر قادر ہے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين.

ڈاکٹر محمد سید طنطاوی
شیخ الأزہر (مصر)
۲۹ جمادی الأول ۱۴۲۷ھ
25 جون 2006ء

الأزهر الشريف
مجمع البحوث الإسلامية
مكتب الأمين العام

٢ـ فضيلة الشيخ علي جمعة

(مفتي الديار المصرية)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على أشرف المرسلين سيدنا محمد وعلى آله وأصحابه أجمعين وبعد:

فلا يخفى مدى عناية علماء هذه الأمة بحديث النبي ﷺ الذي هو أحد الوحيين، كما في حديث المسند: "ألا إني أوتيت القرآن ومثله معه". فتنوعت تصانيفهم في ذلك في جانبي الرواية والدراية خدمة لهذا الموروث النبوي، بجمعه ونقله، وتمييز صحيحه من سقيمه، والكلام على رجاله ونقلته جرحًا وتعديلًا، وشرح غريبه، وبيان فقهه، وغير ذلك، ولما صُنّفت الدووابن لجمع السنّة، تنوّعت أيضًا طريقة العلماء في تصنيفها فمنهم من اشترط الصحة فيما يجمع مرتباً إياه على الأبواب الفقهية كصحيح البخاري، ومنهم من فعل ذلك دون اشتراط الصحة كما فعله أصحاب السنن الأربعة، ومنهم من جمع مروياته مرتبًا إياها على مسانيد الصحابة كالإمام أحمد في مسنده، وغير ذلك من طرق التصنيف المعهودة عندهم.

بعد انتهاء عصر الرواية بوفاة الحافظ أبي بكر البيهقي سنة ٤٥٨هـ، ازدهرت أنواع أخرى من التصنيف في الحديث من خلال دووابن السنة المسندة، فجرّدت طائفة منها أحاديث الأحكام، وطائفة ثانية جمعت منها ما يتعلق بالآداب والزهد والرقائق، وثالثة

عزت مآب الشیخ علی جمعہ

(مفتیِ اعظم، مصر)

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردِگار ہے اور درود وسلام ہو تمام رسولوں سے معزز ترین ہستی ہمارے سردار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ ﷺ کی تمام آل واصحاب پر...... اما بعد!

اس امت کے علماء کا حضور نبی اکرم ﷺ کی احادیث کے جمع کرنے میں شدتِ اہتمام کا سلیقہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔ آپ ﷺ کی احادیث، وحی کی دو اقسام میں سے ایک پر مشتمل ہیں جیسا کہ مسند کی حدیث میں ہے۔ ''خبردار مجھے قرآن اور اس کے ساتھ اس کی مثل (یعنی احادیث) عطا کی گئی ہیں''۔ چنانچہ تنظیم و تدوینِ حدیث اور آئندہ نسلوں تک علم حدیث کو منتقل کرنے کے سلسلے میں اہل اسلام کی طرف سے روایت اور درایت پر مبنی مختلف تصانیف منظر عام پر آئیں اور اخذِ حدیث کا طریقِ کار متنوع ہوتا چلا گیا۔ بعض نے جمع احادیث میں صحت کی شرط عائد کی اور انہیں فقہ کے ابواب کے مطابق جمع کیا جیسے صحیح البخاری، اور ان میں سے بعض نے صحت کی شرط کے بغیر ایسا کیا جیسا کہ اصحابِ سنن اربعہ، جبکہ ان میں سے بعض نے اپنی مرویات کو صحابہ کرام کی مسانید کے مطابق مرتب کیا جیسا کہ امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند اور دوسرے طرق تصنیف کے دوران کیا۔

حافظ ابوبکر بیہقی (م ۴۵۸ھ) کی وفات کے ساتھ روایت کا دور ختم ہو گیا اور اس کے بعد احادیث نبوی کی دوسری انواعِ تالیف بھی منظر عام پر آئیں۔ اس دور میں کچھ علماء نے فقط احکام پر مبنی احادیث الگ کیں، کچھ نے آداب، زہد اور رقائق کے

أفردت الأحاديث القدسية، ورابعة تتبعت المتواتر من الحديث، وهكذا.

وممن سمت همته إلى السير على خطى السابقين وخدمة سنّة سيّد الأولين والآخرين صاحب الفضيلة الدكتور محمد طاهر القادري، فسبر كتب السنة وانتقى منها طائفة صالحة من الأحاديث الشريفة مرتبًا إياها على الأبواب المختلفة في العقائد والعبادات، والآداب، والرقاق، والمناقب، والملح الإسنادية كثنائيات الإمام الأعظم وثلاثيات البخاري، وترجم مشكورًا ما جمعه باللغة الأردية لينتفع به أبناء هذه اللغة، ثم ختم كتابه المبارك بذكر أسانيده عن شيوخه إلى دواوين السنة وأئمة العلم كما هي عادة المسندين الكبار من المتأخرين، فهذا جهد مشكور وعمل مبرور نسأل الله تعالى أن يجزي جامعه ومؤلفه خير الجزاء، وينفع به قارئه والناظر فيه، إنه ولي ذلك والقادر عليه، والحمد لله رب العالمين.

علي جمعة

مفتي الديار المصرية

حوالے سے احادیث جمع کیں اور کچھ نے متواتر احادیث کو جمع کرنے کا اہتمام کیا۔

محترم المقام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب بھی ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے سابقین کے طریق پر چلتے ہوئے سید الاولین والآخرین ﷺ کی احادیث کی خدمت کے لیے کمر ہمت باندھی۔ انہوں نے نہ صرف احادیث کا ذخیرہ کھنگال کر اس میں سے ایک بہترین مجموعہ مرتب کیا بلکہ اسے عقائد، عبادات، آداب، رقائق، مناقب، احادیات و ثنائیات الامام الاعظم رضی اللہ عنہ اور ثلاثیات البخاری رضی اللہ عنہ وغیرہ کی صورت میں احادیث کو مختلف ابواب کی شکل میں مرتب کیا۔ اس کے علاوہ ان تمام احادیث کا اردو زبان میں ترجمہ کیا تاکہ یہ زبان جاننے والے اس سے کما حقہٗ نفع اٹھا سکیں۔ اس کتاب میں انہوں نے اپنے شیوخ تک اپنی اسانید کا ذکر بھی کیا ہے جیسا کہ متاخرین میں سے بڑے بڑے مسندین (أئمہ) کی عادت ہے۔ بلاشبہ یہ قابلِ تحسین اور مقبول کام ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کتاب کے مؤلف کے حق میں دعا گو ہیں کہ وہ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کتاب کو پڑھنے اور اس میں غور و فکر کرنے والوں کو حقیقی نفع عطا فرمائے۔ بے شک وہ اس کام کا نگہبان اور قادر ہے اور تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے ہی لیے ہیں۔

علی جمعہ

مفتی اعظم، مصر

٣۔ فضيلة الشيخ الأستاذ الدكتور أحمد عمر هاشم
(الرئيس السّابق لجامعة الأزهر)

بسم اللّٰه الرحمن الرحيم

الحمد لله ربّ العالمين والصّلاة والسّلام على أشرف المرسلين، سيدنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين...... أما بعد:

فقد اطّلعت على كتاب ”المنهاج السّوي من الحديث النّبوي ﷺ“ لمؤلّفه الدكتور محمد طاهر القادري، وهو كتاب عظيم القدر لاشتماله على مجموعة كبيرة من الأحاديث النّبوية الشّريفة الصحيحة التي تخدم الإسلام والمسلمين وتشتمل على أبواب متعدّدة من العقيدة والعبادة والأخلاق وفيه جهد مشكور لمؤلفه الفاضل الذي أسهم به في خدمة أشرف تراث في الوجود، وهو حديث صاحب الحوض المورود، واللواء المعقود، والمقام المحمود سيّد الخلق وشفيعنا وسيّدنا محمّدﷺ.

ومما لاشكّ فيه أنّ نشر أحاديث النّبي ﷺ فيها خدمة للدين والدنيا، وللعقيدة والعبادة والتشريع والأخلاق.

وهذا الكتاب واحد من الكتب الهامّة التي تخدم الإسلام في أصل أصوله وهو المصدر الثاني للتشريع بعد القرآن وهو السنّة النبويّة الشّريفة على صاحبه أفضل الصّلاة وأتمّ السّلام فجزى الله مؤلف هذا الكتاب الأستاد الدكتور محمّد طاهر القادري رئيس

عزت مآب الشیخ پروفیسر ڈاکٹر احمد عمر ہاشم

(سابق وائس چانسلر جامعہ الأزہر)

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردِگار ہے اور درود و سلام ہو تمام رسولوں سے معزز رسول ہمارے سردار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ ﷺ کی آل اور تمام صحابہ کرام پر۔

میں نے ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب کی کتاب "**المنهاج السوي من الحديث النبوي** ﷺ" کا مطالعہ کیا ہے، بے شک یہ ایک عظیم کتاب ہے۔ اس لئے بھی کہ یہ حضور نبی اکرم ﷺ کی صحیح احادیث کے قابلِ ذکر مجموعہ پر مشتمل ہے اور اس لئے بھی کہ یہ مجموعہ حدیث عقیدہ، عبادات اور اخلاقیات کے متعدد ابواب پر مشتمل ہے۔ اس کام میں فاضل مؤلف کی کوشش قابلِ تحسین ہے جس کے ذریعہ انہوں نے اس کائنات کے معزز ترین ورثے کی خدمت میں اپنا حصہ ڈالا ہے۔ اور وہ ورثہ حضور نبی اکرم ﷺ صاحب الحوض اور مقام محمود، سید الخلق اور ہمارے شفیع و سردار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی احادیثِ مبارکہ ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی احادیث کو پھیلانے میں دین و دنیا کی بھلائی، عقیدہ و عبادت کی بہتری اور اخلاق و شریعت کی بہترین خدمت ہے۔

یہ کتاب ان اہم ترین کتابوں میں سے ایک ہے جو اسلام کے اصل الاصول (جو کہ قرآن کے بعد دوسرا مصدر ہے) یعنی سنتِ نبویہ علی صاحبہا افضل الصلاۃ واتم السلام پر مشتمل ہونے کی وجہ سے خدمتِ اسلام کا بڑا ذریعہ ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ اس کتاب کے مؤلف پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری چانسلر جامعہ منہاج القرآن کو اس محنت شاقہ پر جو انہوں نے اس کتاب کی تیاری میں صرف کی جزائے خیر عطا فرمائے۔

جامعة منهاج القرآن خير الجزاء على ما بذله من جهود كبيرة فتشكر في خدمة سنّة سيّدنا محمّد ﷺ وأسأل الله تعالى أن يغفر لي وله ولسائر المسلمين وأن ينفع بهذا الكتاب كل قارئ وصلّى الله على سيّدنا محمّد وعلى آله وصحبه أجمعين.

كتبه

أ/د/أحمد عمر هاشم

(مصر)

الأزهر الشريف

مجمع البحوث الإسلامي
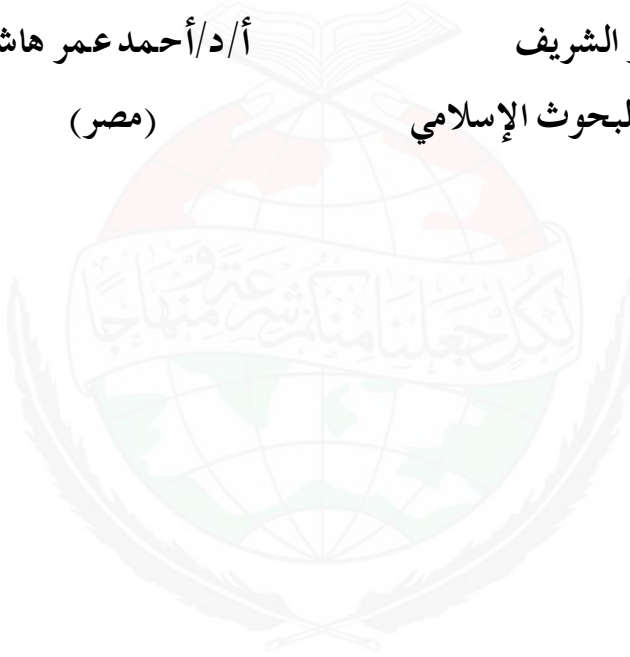
ان کی خدمتِ سنت کی یہ سعی ہمارے آقا و مولیٰ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازی جائے۔ میں اللہ تعالیٰ سے عرض گزار ہوں کہ وہ میری، آپ سب کی اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرمائے، اس کتاب کے ہر قاری کو نفع بخشے اور ہمارے آقا و مولی حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کی اہل بیت اَطہار سلام اللہ علیہم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر درود و سلام بھیجے۔

کتبہ

پروفیسر ڈاکٹر احمد عمر ہاشم

(مصر)
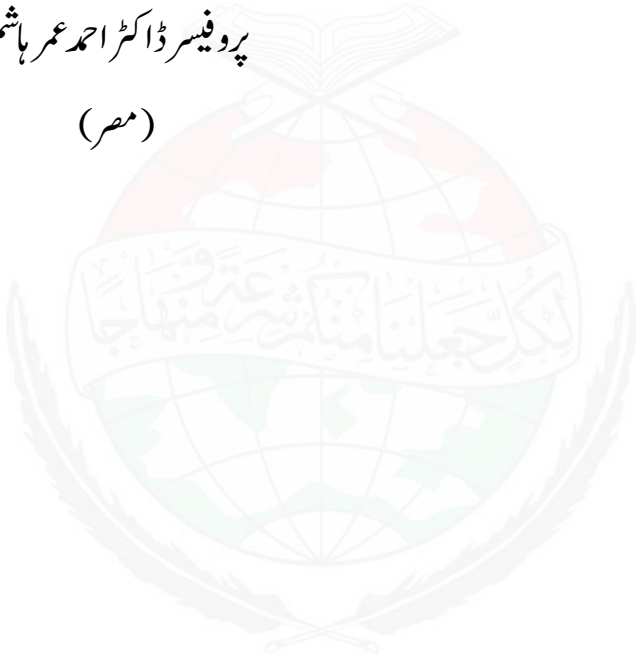
٤۔ فضيلة الشيخ أسعد محمد سعيد الصاغرجي

(مفتي الحنفية بالشام)

بسم اللّٰه الرحمن الرحيم

عناية شيخ الإسلام الدكتور محمد طاهر القادري المحترم حفظه الله تعالى

الحمد لله الكبير المتعال الذي شرح صدور أوليائه لذكره وشكره وحسن عبادته، والفضل له وحده الذي وعد بحفظ دينه إلى يوم القيامة بقوله تعالى: ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُوْنَ﴾. والثناء له تعالى أن جعلنا من المنتسبين لهذا النبي الكريمﷺ ومن أمته التي جعلها خير أمة أخرجت للناس وزيّنها في كل حقبة من الحقب بعلماء عاملين مخلِصين مخلَصين لتكون حجّته على خلقه على الدوام. قال عليه الصلاة والسلام: ”أمتي كالمطر لا يُدرى أولها خير أم آخرها.“

والصلاة والسلام الأكملان على سيدنا ومولانا محمد شمس المعارف الربّانية ونور أنوار الحقائق العرفانية النائب الأول عن الحق الذي وسع خّلُقه جميع الخلَق ووقفهم على المِحجَّة البيضاء التارك فيهم ما لا يضلوا بعده إن تمسكوا به كتاب الله سبحانه وعِترتَه أهل بيته ﷺ الطيبين الطاهرين.

جمع الله تعالى عليه أئمة هداةرضي الله عنهم ورضوا عنه فكانوا في العالم مصابيح الهدى لمن اهتدى، أحيانا الله تعالى على حُبّهم وحُبّ نبيّه وآل بيته. (آمين).

عزت مآب الشیخ اسعد محمد سعید الصاغرجی

(مفتی اَعظم حنفیہ، شام)

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

حضرت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری حفظہ اللہ تعالیٰ کی نذر

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو بلند ترین مرتبہ کا حامل اور تمام عیوب سے پاک ہے۔ اسی نے اپنے اولیاء کے سینوں کو اپنے ذکر، شکر اور حسنِ عبادت کے لیے کھولا اور تمام عظمت و فضیلت فقط اسی کو زیبا ہے۔ وہی ہے جس نے قیامت تک کے لیے اپنے دین کی حفاظت کا وعدہ ان الفاظ میں فرمایا: ''بے شک یہ ذکر (یعنی قرآن کریم) ہم نے نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت فرمانے والے ہیں۔'' اور اسی کے لیے ثنا ہے جس نے ہمیں حضور نبی اکرم ﷺ کی نسبت عطا کی اور بہترین امت کا فرد بنایا۔ اس امت کو علمائے عاملین سے مُزَیَّن اور اولیائے مخلصین سے مزین کیا تاکہ اس کی مخلوق پر اس کی حجت اِستمراراً پوری ہوتی رہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسی لئے فرمایا: ''میری امت کی مثال بارش (کے قطروں) کی مانند ہے لہٰذا نہیں معلوم اس کا پہلا حصہ بہتر ہے یا آخری۔''

اس کے بعد کامل ترین درود و سلام ہو ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر، جو معارف الٰہیہ کے آفتاب، انوارِ حقائق کا نور، ذاتِ حق کے نائب اول اور حسنِ اخلاق میں تمام مخلوقات پر فوقیت رکھنے والے ہیں۔ انہوں نے نہ صرف نسل انسانی کو روشن ترین راہ دکھائی بلکہ اپنے بعد دو ایسی چیزیں بھی چھوڑ کر گئے جن کو تھامے رکھنے سے انسانیت کبھی گمراہ نہیں ہوسکتی اور وہ دو چیزیں ہیں: کتاب اللہ اور آپ ﷺ کی عترت (اہلِ بیت)، جو پاکیزہ ترین ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی دعوتِ حق کو آگے بڑھانے کے لیے ایسے ائمہ عظام کا تسلسل قائم فرمایا جو تمام طالبان ہدایت کے لیے روشن چراغ تھے، اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی محبت، اپنے نبی کریم ﷺ کی محبت اور آپ ﷺ کے اہلِ بیت کی محبت پر زندہ (اور قائم و دائم) رکھے۔ (آمین)۔

أما بعد فإن علم الحديث النبوي من أشرف العلوم قدرًا وأرفعها منزلة وذكرًا حيث يَشرف بشرف معلومه الذي يلي كتاب الله ﷻ ولم لا وهو المبيّن لمجمل القرآن المفصّل لأحكامه وقد هيّأ الله تعالى له على مرّ الدهور والعصور من أعلاهم الله تعالى بجمعه وتصحيحة وضبط حروفه وشواهده كإمام الأئمة البخاري رحمه الله تعلى وغيره من علماء الإسلام الذين سنّوا لمن بعدهم سنّة جمع الأحاديث النبوية منهاجًا سويًا وصراطًا مستقيمًا نالوا به دعوة الحبيب المصطفى نضَّر الله امراءًا سمع مقالتي فوعاها فأداها كما سمعها فربّ مبلَّغ أوعى من سامع.

وقفت على تأليف جليل لمولانا شيخ الإسلام الجهبذ الجَحجاح أوحد زمانه وفريد عصره وأوانه البروفسور العلامة والشيخ الحبر الفهّامة بحر العلوم صاحب التصانيف ومؤلف المؤلفات العارف بالله والدال عليه بالحال والقال العالم العامل عماد الدوحة القادرية الأستاذ الدكتور محمد طاهر القادري الموسوم بـ: ''المنهاج السوي من الحديث النبوي ﷺ'' قد حوى على ما يحتاجه المسلم في بناء نفسه وروحه وسلوكه ومجتمعه وإقامة العلاقة بربه.

نظمه المؤلف في ستة عشر بابًا مع ''مختصر الجواهر الباهرة في الأسانيد الطاهرة'' و ''الخطبة السديدة في أصول الحديث وفروع العقيدة:''

اما بعد! بے شک حدیث نبوی کا علم قرآنی علوم سے ہم آہنگی کے سبب دیگر تمام علوم سے قدر ومنزلت میں افضل ہے اور ایسا کیوں نہ ہوتا کہ یہی تو قرآنی اجمال کی تفصیل اور قرآنی احکام کی شرح ہے۔ یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر زمانے میں اس علم کی ترویج کے لیے ایسے رجالِ کار پیدا کیے جنہوں نے مختلف ادوار میں اس علم کے نظم وضبط کے حوالے سے شاندار کارنامے سرانجام دیئے، جن میں امام بخاری و دیگر ائمہ شامل ہیں۔ ان تمام ائمہ اسلام نے اپنے بعد آنے والوں کے لیے احادیث نبوی ﷺ کی جمع و ترتیب کے لیے ایک صراط مستقیم وضع کیا اور اس طرح وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی اس دعا کے مستحق ٹھہرے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے میرا فرمان سنا اور اسے اچھی طرح سمجھا اور پھر اسی طرح آگے پہنچایا جس طرح اس نے سنا۔ پس بہت سارے لوگ جنہیں وہ فرمان پہنچایا گیا (براہِ راست) سننے والے سے زیادہ سمجھدار ہوتے ہیں۔''

مجھے شیخ الاسلام، علامّہ زماں، فریدِ دوراں، نابغہ عصر، رہنمائے اسرارِ حال و قال، عالم باعمل، عارف باللہ، شوکتِ سلسلۂ قادریہ، صاحب تصانیف کثیرہ ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی بلند پایہ تالیف ''**المنهاج السوي من الحديث النبوي**ﷺ'' دیکھنے کا موقع ملا، یہ کتاب ایسی احادیث پر مشتمل ہے جن سے ہر مسلمان اپنے نفس و روح کی اصلاح، تعمیرِ شخصیت و اصلاح معاشرہ اور اپنے رب کے ساتھ تعلقِ بندگی قائم کرنے میں رہنمائی لے سکتا ہے۔

اس کتاب میں مؤلف نے ''**مختصر الجواهر الباهرة في الأسانيد الطاهرة**'' (ائمہ حدیث وتصوف کے طرق سے مؤلف کی مختصراً متصل اسانید) اور ''**الخطبة السديدة في أصول الحديث وفروع العقيدة**'' (مقدمۂ اُصولِ حدیث و فروعاتِ عقیدہ) سمیت سولہ (۱۶) اَبواب قائم کیے ہیں (جن کی تفصیل کتاب میں ملاحظہ فرمائیں)۔

الباب الأول في علامات الإيمان والإسلام والإحسان وحقيقة الإيمان وعلامات المؤمن وأوصافه وعلامات المسلم وأوصافه وعلامات المحسن وأوصافه وعلامات النفاق والمنافق وغيرها.

الباب الثاني في حكم الخوارج والمرتدين والمتنقصين النبي ﷺ.

الباب الثالث في العبادات والمناسك وفي فضل الصلاة المكتوبة وفي السنن والنوافل والصيام وقيام رمضان وفضائل مكة والمدينة وفضل الصدقة على الأقارب.

الباب الرابع في كيفية صلاة النبي ﷺ.

الباب الخامس في صلاة التراويح.

الباب السادس في الدعاء بعد الصلوات المكتوبة.

الباب السابع في الإخلاص والرقائق والزهد في الدنيا والصدق والإخلاص وثواب الحب في الله تعالى وحسن الظن به والبكاء من خشية الله تعالى والقناعة وترك الطمع والتوبة والاستغفار والأذكار والتسبيحات.

الباب الثامن في فضل العلم والأعمال الصالحة وفضل الدعاء وفضل العلم والعلماء وفضل الصلاة والسلام على النبي ﷺ وزيارة القبور وفضل الذكر والذاكرين وفضل قيام الليل وفي المدائح النبوية و إنشادها وفضل إيصال الثواب إلى الأموات.

الباب التاسع في عظمة الرسالة وشرف المصطفى ﷺ وأن الأنبياء أحياء في قبورهم بأجسادهم وأن الأمة تسأل عن مكانة النبي ﷺ في القبور وثواب حبّ النبي ﷺ والتبرّك بآثاره والتوسّل بالنبي ﷺ والصالحين وفي شرف النبوة المحمدية ﷺ.

الباب العاشر في مناقب النبي ﷺ وأهل البيت والخلفاء الراشدين والصحابة الأجلاء والإمام المهدي ومناقب الأئمة الفقهاء والأولياء والصالحين.

الباب الحادي عشر في معجزات النبي ﷺ وكرامات الأولياء والصالحين رضي الله عنهم.

الباب الثاني عشر في فضل آخر الأئمة المحمدية وعدم اجتماعها على ضلالة وبعث المجددين في هذه الأمة وشرف الأمة المحمدية.

الباب الثالث عشر في الاعتصام بالسنّة وتجنّب البدعة السيّئة.

الباب الرابع عشر في البِرّ والصلة والحقوق وبرّ الوالدين وصلة الأرحام.

الباب الخامس عشر في آداب اللقاء وحسن الكلام وحفظ اللسان وآداب المجالس والسفر والطعام والشراب.

الباب السادس عشر في الأحاديات والثنائيات والثلاثيات.

وقد تُوِّجَتِ الأبواب بباب مديح رسول الله ﷺ امتثالًا لأمر الله تعالى وتعزّروه وتوقّروه فجاء بلسمًا لأحباب رسول الله ﷺ الذين لا يفترون عن الصلاة على النبي ﷺ فكان كتابًا جامعًا ما وجدت له نظيرًا إلا ما كان من رياض الصالحين لإمام الأئمة أبي زكريا النووي قدس الله سره الذي ليس له نظير في الدنيا فإنه يشابهه في كثير من أبوابه ويزيد عليها وبخاصة مقدمته الجديدة التي هي الخطبة السديدة في أصول الحديث وفروع العقيدة فغدا في حلة قشيبة جمعت بين أقواله وأفعاله وأحواله ﷺ وجاء العنوان حاويًا لجميع مضامينه حيث سمّاه المؤلف حفظه الله تعالى وأمدّ في عمره المنهاج السوي من الحديث النبوي ﷺ والله أسأل ونبيه الحبيب أتوسّل أن يجعله نبراسًا لكل من أراد الاهتداء لهديه إنه سميع مجيب.

ملاحظة: ما وصفت إلا ما عاينت ولا أزكي على الله أحدًا.

دمشق ٢٤ محرم الحرام ١٤٢٨ أسعد محمد سعيد الصاغرجي

١٢ شباط ٢٠٠٧ خادم العلم الشريف

مندرجہ بالا تمام ابواب کو اللہ تعالیٰ کے امر ''وتعزّروہ وتوقّروہ'' کی پیروی کرتے ہوئے، مدحتِ رسول ﷺ کا تاج پہنایا گیا ہے بایں طور یہ کتاب جہاں عاشقانِ رسول اور آپ ﷺ پر درود و سلام پڑھنے والوں کے لیے باعثِ مسرت ہے وہاں ایک جامع مجموعۂ احادیث بھی ہے۔ امام الائمہ ابو زکریا نووی قدس سرہٗ کی ''**رياض الصالحين**'' کے علاوہ اس مرقعِ حدیث کی کوئی اورنظیر مجھے نہیں ملی۔ گو یہ کتاب بہت سارے ابواب میں ریاض الصالحین سے مشابہت رکھتی ہے بلکہ بعض ابحاث کے لحاظ سے اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ خاص طور پر اس کا مقدمہ جو کہ ''**الخطبة السديدة في أصول الحديث وفروع العقيدة**'' کے نام سے موسوم ہے۔ یہ کتاب جس طرح حضور نبی اکرم ﷺ کے اقوال، افعال و احوال کی جامع ہے اسی طرح اس کا نام بھی اس میں موجود تمام احادیثِ رسول ﷺ کا جامع ہے جس سے مولف (اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے اور انہیں درازی عمر عطا فرمائے) نے اسے موسوم کیا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے اس کے نبی مکرم ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اس کتاب کو ہر اس شخص کے لیے ہدایت کا چراغ بنائے جو اس کی ہدایت کا طالب ہے۔ بے شک وہ تمام دعاؤں کو سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔

نوٹ: میں نے (کتاب اور صاحبِ کتاب سے متعلق) جو دیکھا ہے وہی بیان کیا ہے، اور میں اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں کسی کی صفائی نہیں پیش کرتا۔

اسعد محمد سعید الصاغرجی

خادم العلم الشریف

دمشق ۲۴ محرم الحرام ۱۴۲۸ھ

12 فروری 2007ء

٢٥/٦/٢٠٠٦م

مختصر الجواهر الباهرة

في

الأسانيد الطاهرة

﴿ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ تک ائمہ حدیث
وتصوف کے طرق سے مؤلف کی مختصراً متصل اسانید ﴾

مُخْتَصَرُ الْجَوَاهِرِ الْبَاهِرَةِ

فِي
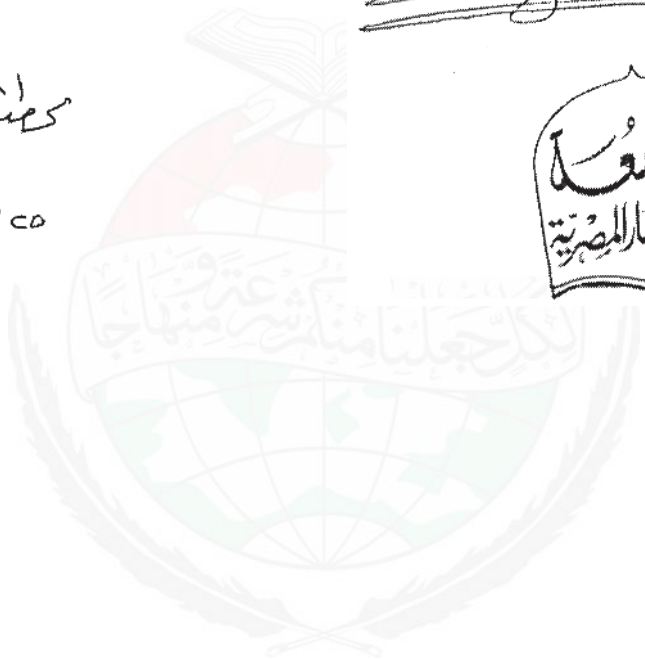
الْأَسَانِيْدِ الطَّاهِرَةِ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ تک ائمہ حدیث و تصوّف کے طرق سے مؤلف کی مختصراً متصل اسانید﴾

١۔ **إسنادي إلى الإمام الأعظم أبي حنيفة** ﷺ

﴿امام اعظم ابو حنیفہ النعمان بن ثابت ﷺ تک متّصل اَسانید﴾

٢۔ **إسنادي إلى الإمام مالك بن أنس الأصبحي** ﷺ

﴿امام مالک بن انس اصبحی ﷺ تک متصل اَسانید﴾

٣۔ **إسنادي إلى الإمام محمد بن إدريس الشافعي** ﷺ

﴿امام محمد بن ادریس الشافعی ﷺ تک متصل اَسانید﴾

٤۔ **إسنادي إلى الإمام أحمد بن حنبل الشيباني** ﷺ

﴿امام احمد بن حنبل الشیبانی ﷺ تک متصل اَسانید﴾

٥۔ **إسنادي للجامع الصحيح إلى الإمام البخاري** ﷺ

﴿امام محمد بن اسماعیل بخاری ﷺ تک ''صحیح البخاری'' کی متصل اَسانید﴾

٦۔ **إسنادي للجامع الصحيح إلى الإمام مسلم** ﷺ

﴿امام مسلم بن حجاج قشیری ﷺ تک ''صحیح مسلم'' کی متصل اَسانید﴾

٧۔ **إسنادي للسنن الأربعة من أبي داود والتّرمذي والنّسائي وابن ماجه رضي الله عنهم**

﴿امام ابوداود، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ رضی اللہ عنہم تک ''سنن اربعہ'' کی متصل اَسانید﴾

٨۔ **إسنادي للشفاء إلى الإمام القاضي عياض رضي الله عنه**

﴿قاضی عیاض مالکی رضی اللہ عنہ تک ''الشفاء'' کی متّصل اَسانید﴾

٩۔ **إسنادي إلى سيّدنا الغوث الأعظم أبي محمد محي الدين الشيخ عبد القادر الجيلاني رضي الله عنه بعلوم التصوّف والطّريقة والمعرفة**

﴿علوم تصوف اور طریقت و معرفت میں حضور سیدنا غوث الاعظم ابو محمد محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ تک متّصل اَسانید﴾

١٠۔ **إسنادي إلى الشيخ الأكبر محي الدين محمد بن علي بن العربي الطائي الحاتمي رضي الله عنه**

﴿الشیخ الاکبر محی الدین محمد بن علی بن العربی رضی اللہ عنہ تک متّصل اَسانید﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْوَلِيِّ الْحَمِيْدِ، الْمُتَكَفِّلِ بِأَرْزَاقِ الْعَبِيْدِ، الْمُتَصَرِّفِ فِيْهِمْ بِمَا يُرِيْدُ، وَالْمُخَصِّصِ مِنْهُمْ بِمَا يَزِيْدُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِي هَدَانَا إِلَى مَعَارِفِ التَّوْحِيْدِ، وَأَرْشَدَنَا إِلَى رِوَايَةِ قَوْلِهِ السَّعِيْدِ، وَأَمَرَنَا إِلَى مُتَابَعَةِ عَمَلِهِ السَّدِيْدِ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَتَبْعِهِ الَّذِيْنَ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ لَنَا الثِّقَاتَ لِإِسْنَادِ الرِّوَايَةِ وَإِبْلَاغِ الدِّيْنِ، لأَنَّ الإِبْلَاغَ وَالإِسْنَادَ مِنْ خُصُوْصِيَاتِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ، فَمَا مِنْ أُمَّةٍ مِّنْ أُمَمِ الْأَنْبِيَاءِ السَّابِقِيْنَ كَانَتْ لَهَا هَذِهِ الْمَنْزِلَةُ الْعِلْمِيَّةُ الرَّفِيْعَةُ تَبْلُغُ دِيْنَهَا بِالإِسْنَادِ الْمُتَّصِلِ بَيْنَ نَبِيِّهَا وَبَيْنَ عُلَمَائِهَا، قَدْ فَضَّلَ اللّٰهُ تَعَالَى بِهَا خَيْرَ أُمَّةٍ وَشَرَّفَ أَئِمَّتَهَا بِآدَابِهَا مِنَ الصَّحَابَةِ إِلَى الْمُحَدِّثِيْنَ.

وَقَدْ رَوَى ابْنُ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا. وفي رواية: سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَ فَرُبَّ مُبَلِّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ. رواه الترمذي. وفي رواية: نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا وَحَفِظَهَا وَبَلَّغَهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ.

وَرَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم: اَللّٰهُمَّ

ارْحَمْ خُلَفَائِي قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ: الَّذِيْنَ يَأْتُوْنَ مِنْ بَعْدِي يَرْوَوْنَ أَحَادِيْثِي وَيُعَلِّمُوْنَهَا النَّاسَ. رواه الطبراني في الأوسط.

وَقَالَ الْأَئِمَّةُ الْكِبَارُ مِنَ التَّابِعِيْنَ: الإِسْنَادُ مِنَ الدِّيْنِ، وَلَا يُحَدِّث عَنْ رَسُوْلِ اللهِ إِلَّا الثِّقَاتُ، وَلَوْلَا الإِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَاءَ مَا شَاءَ، وَأَنَّ هَذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَأْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ. أمّا بعد: فيقول أسير ذنبوراجي عفو ربّه، الدكتور محمد طاهر القادري بن المحدّث المُسنِد الدكتور فريد الدين القادري هَذِهِ أَسَانِيْدِي فِي الْحَدِيْثِ الْمُبَارَكِ وَالسُّنَّةِ النَّبَوِيَّةِ الشَّرِيْفَةِ الْمُطَهَّرَةِ وَالَّتِي عَدَدُهَا مِائَةٌ وَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ سَنَدًا وَأَذْكُرُ مِنْ بَعْضِهَا شَهَادَةً وَبَرَكَةً بِالاِتِّصَالِ مَعَ الْمَشَائِخِ وَالْأَكَابِرِ، مِنَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ، وَهِيَ مُحَقَّقَةٌ وَمُتَّصِلَةٌ بِطَرِيْقِ الضَّبْطِ وَالتَّسَلْسُلِ وَالاِتِّصَالِ إِلَى أَئِمَّةِ الْحَدِيْثِ الْأَعْلَامِ، وَالْأَشْيَاخِ الْقَادَةِ الْكِرَامِ، وَإِنَّهَا مُوْصِلَةٌ إِلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ أَكْرَمِ الْخَلْقِ وَأَفْضَلِ الْأَنَامِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَتَبْعِهِ أَزْكَى الصَّلَاةِ وَأَبْقَى السَّلَامِ.

﴿إسنادي إلى الإمام الأعظم أبي حنيفة رضي الله عنه﴾

﴿امام اعظم ابوحنیفہ النعمان بن ثابت رضي الله عنه تک متّصل اَسانید﴾

أروي **عن** سيّدي الإمام الأعظم أبي حنيفة رضي الله عنه من ثمانية الأسانيد المتّصلة والطّرق الموصلة إليه، و أحد منها: أروي**عن** والدي المحدّث المُسنِد الدكتور فريد الدين القادري الحنفي **عن** الشيخ عبد الهادي الأنصاري اللكنوي و أخيه الأكبر الشيخ عبد الباقي بن علي محمد الأنصاري المحدّث اللكنوي الحنفي**عن** الشيخ أبي الحسنات محمد عبد الحي بن عبد الحليم اللكنوي الحنفي و الشيخ السيّد علي بن ظاهر الوتري الحنفي كلاهما**عن** الشيخ عبد الغني بن أبي سعيد الدهلوي المدني الحنفي**عن** الشيخ عثمان بن محمد الميرغني المكّي الحنفيومحدث الحجاز الشيخ محمد عابد بن أحمد السندي المدني الحنفي كلاهما**عن** الشيخ يوسف بن محمد المزجاجي الحنفي**عن** أبيه الشيخ محمد بن علاء الدين المزجاجي الحنفي **عن** أبيه الشيخ علاء الدين بن محمد الحنفي **عن** الشيخ حسن بن علي العُجَيمي الحنفي**عن** الشيخ خير الدين بن أحمد بن علي الرملي الحنفي (صاحب الفتاوى الخيرية) **عن** الشيخ محمد بن السراج الحانوتي الحنفي (صاحب الفتاوى) **عن** الشيخ أحمد بن الشلبي الحنفي**عن** الشيخ إبراهيم بن عبد الرحمن

الكركي الحنفي **عن** الشيخ يحيى بن محمد الأقصرائي الحنفي **عن** الشيخ محمد بن محمد البخاري الحنفي **عن** الشيخ حافظ الدين محمد بن محمد بن علي الطاهري الحنفي **عن** صدر الشريعة عبيد الله بن مسعود بن محمود البخاري الحنفي **عن** جده تاج الشريعة محمود بن أحمد الحنفي **عن** والده صدر الشريعة أحمد الحنفي **عن** أبي جمال الدين عبيد الله إبراهيم المحبوبي الحنفي **عن** الشيخ محمد بن أبي بكر البخاري عرف بإمام زاده الحنفي **عن** أبي الفضائل شمس الأئمة بكر بن محمد الزَرَنْجَري الحنفي **عن** شمس الأئمة أبي بكر محمد بن أبي سهل السرخسي (صاحب المبسوط) **عن** شمس الأئمة عبد العزيز أحمد الحلوائي الحنفي **عن** أبي علي الخضر بن علي النسفي الحنفي **عن** أبي بكر محمد بن فضل البخاري الحنفي **عن** الأستاذ عبد الله بن محمد الحارث الحنفي **عن** أبي حفص الصغير محمد الحنفي **عن** أبيه أبي حفص الكبير أحمد بن حفص البخاري الحنفي **عن** الإمام محمد بن حسن الشيباني الحنفي **عن الإمام الأعظم أبي حنيفة النعمان بن ثابت** رضي الله عنه (٨٠-١٥٠ﻫ).

وَقَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رضي الله عنه: **سَمِعْتُ** أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضي الله عنه **يَقُوْلُ**: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ.(١)

وَأَيْضًا قَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رضي الله عنه: **سَمِعْتُ** عَبْدَ اللهِ بْنَ أُنَيْسٍ رضي الله عنه **يَقُوْلُ**:

(١) مسند الإمام أبي حنيفة.

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: حُبُّكَ الشَّيءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ.

وَأَيْضًا قَالَ أَبُوْحَنِيْفَةَ رضي الله عنه **سَمِعْتُ** عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ رضي الله عنه **يَقُوْلُ:** **سَمِعْتُ** رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ تَفَقَّهَ فِي دِيْنِ اللهِ كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّهُ وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ.

وَأَيْضًا رَوَى أَبُوْحَنِيْفَةَ رضي الله عنه **عَنْ** وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رضي الله عنه **عَنْ** رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

وَأَيْضًا رَوَى أَبُوْحَنِيْفَةَ رضي الله عنه **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رضي الله عنه **عَنْ** رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.
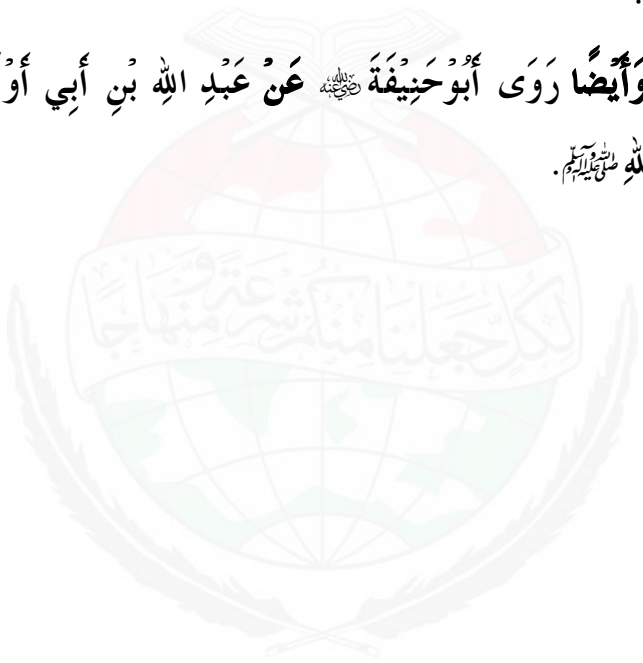
﴿إسنادي إلى الإمام مالك بن أنس الأصبحي رضی اللہ عنہ﴾

﴿امام مالک بن انس اصبحی رضی اللہ عنہ تک متصل اَسانید﴾

أروي عن الإمام مالك بن أنس الأصبحي رضی اللہ عنہ من ثمانية الأسانيد المتّصلة والطّرق الموصلة إليه، و أحد منها: **أروي عن** السيّد محمد بن علوي المالكي المكّي **عن** أبيه الإمام علوي بن عباس المالكي المكّي **عن** أبيه الإمام عباس بن عبد العزيز المالكي المكّي **عن** محمد عابد المالكي الأزهرى **عن** السيد أحمد بن زيني دحلان **عن** عثمان بن حسن الدمياطي **عن** الإمام محمد الأمير الكبير المصري **عن** علي بن محمد العربي السقاط **عن** الشيخ محمد الزرقاني (شارح الموطأ) **عن** أبيه الشيخ عبد الباقي **عن** الشيخ علي الأجهوري **عن** الشيخ محمد بن أحمد الرملي **عن** القاضي زكريا بن محمد الأنصاري **عن** الإمام الحافظ ابن حجر العسقلاني **عن** الشيخ نجم الدين محمد بن علي البالسي **عن** محمد بن علي المكفي **عن** محمد بن الدلاصي **عن** عبد العزيز بن عبد الوهاب الطرطوشي **عن** سليمان بن خلف الباجي **عن** يونس بن عبد الله بن مغيث **عن** أبي عيسي يحيى بن يحيى **عن** عم أبيه عبيد الله بن يحيى **عن** أبيه الإمام يحيى بن يحيى الليثي الأندلسي **عن إمام دار الهجرة الإمام مالك بن أنس الأصبحي** (۹۳-۱۷۹ھ) قدس الله سره العزيز.

﴿إسنادي إلى الإمام محمد بن إدريس الشافعي رضي الله عنه﴾

﴿امام محمد بن ادریس الشافعی رضی اللہ عنہ تک متصل اَسانید﴾

أروي **عن** الإمام محمد بن إدريس الشافعي رضي الله عنه من **عدة** الأسانيد المتّصلة والطّرق الموصلة إليه، و منها: **أروي عن** الشيخ علوي بن عباس المالكي المكّي **عن** محدّث الحرمين عمر بن حمدان المحرسي **عن** الشيخ أحمد بن إسماعيل البرزنجي **عن** الشيخ أحمد بن زيني دحلان **عن** الشيخ عثمان بن حسن الدمياطي **عن** الإمام أبي عبد الله محمد بن محمد الأمير الكبير المصري **عن** الشيخ أبي الحسن علي بن أحمد العدوي الصعيدي المصري **عن** الشيخ محمد بن عقيلة المكّي **عن** الشيخ حسن بن علي العُجَيْمي **عن** الشيخ صفي الدين أحمد بن محمد القشاشي المدني **عن** الشيخ شمس الدين محمد بن أحمد الرملي **عن** الشيخ القاضي زكريا بن محمد الأنصاري **عن** الحافظ الشهاب أحمد بن حجر العسقلاني **عن** الصلاح بن أبي عمر المقدسي **عن** فخر الدين على بن أحمد البخاري **عن** القاضي أبي المكارم أحمد بن محمد اللبان و **أبي** جعفر محمد بن أحمد الصيدلاني كلاهما **عن** أبي علي الحسن بن أحمد الحداد **عن** الحافظ أبي نعيم أحمد بن عبد الله الأصبهاني **عن** أبي العباس

محمد بن يعقوب الأصم **عن** الربيع بن سليمان المرادي **عن** **الإمام أبي عبد الله محمد بن إدريس الشافعي** رضي الله عنه (١٥٠-٢٠٤ﻫ).

﴿إسنادي إلى الإمام أحمد بن حنبل الشيباني رضی اللہ عنہ﴾

﴿امام احمد بن حنبل الشیبانی رضی اللہ عنہ تک متصل اَسانید﴾

أروي **عن** الإمام أحمد بن حنبل الشيباني رضی اللہ عنہ من **عدة** الأسانيد المتّصلة والطّرق الموصلة إليه، و منها: **أروي عن** الشيخ علوي بن عباس المالكي **عن** محدّث الحرمين عمر بن حمدان المحرسي **عن** الشيخ أحمد بن إسماعيل البرزنجي **عن** الشيخ أحمد بن زيني دحلان **عن** الشيخ عثمان بن حسن الدمياطي **عن** الإمام أبي عبد الله محمد بن محمد الأمير الكبير المصري **عن** الشيخ أبي الحسن علي بن أحمد العدوي الصعيدي المصري **عن** الشيخ محمد بن عقيلة المكّي **عن** الشيخ حسن بن علي العُجَيْمي **عن** الشيخ صفي الدين أحمد بن محمد القشاشي المدني **عن** الشيخ شمس الدين بن أحمد الرملي **عن** الشيخ القاضي زكريا بن محمد الأنصاري **عن** الحافظ الشهاب أحمد بن حجر العسقلاني **عن** الشيخ الصلاح بن أبي عمر المقدسي **عن** الشيخ فخر الدين علي بن أحمد البخاري **عن** الشيخ أبي علي حنبل بن عبد الله بن الفرج المكبر **عن** أبي القاسم هبة الله بن محمد بن عبد الواحد الشيباني **عن** أبي علي الحسن بن علي التميمي **عن** أبي بكر أحمد بن جعفر بن حمدان القَطِيعي **عن** عبد الله بن أحمد بن حنبل **عن** أبيه **الإمام أحمد بن حنبل الشيباني** رضی اللہ عنہ (١٦٤ـ٢٤١هـ).

﴿إسنادي للجامع الصحيح إلى الإمام البخاري رضي الله عنه﴾

﴿امام محمد بن اسماعیل بخاری رضی اللہ عنہ تک ''صحیح البخاری'' کی متصل اَسانید﴾

أروي الجامع الصحيح للإمام البخاري رضي الله عنه من خمسين سندًا متصلًا وطريقًا موصلًا إليه، و أحد منها: أروي **عن** الشيخ علوي بن عباس المالكي المكّي **عن** الشيخ أحمد بن الملاّ صالح السويدي البغدادي **عن** الحافظ السيّد محمد مرتضٰى الزبيدي الحسيني **عن** الشيخ محمد بن سنَّة الفلاني **عن** الشيخ أحمد بن محمد العَجِل اليمني (عاش ١٤٧ سنة) **عن** الشيخ المعمّر قطب الدين محمد بن أحمد النهروالي **عن** الشيخ أبي الفتوح الطاووسي **عن** الشيخ المعمّر يوسف الهروي (عاش ٣٠٠ سنة) **عن** الشيخ محمد بن شاذ بخت الفارسي الفرغاني (عاش ١٣٠ سنة) **عن** الشيخ أبي لقمان يحيى بن عمار بن مقبل بن شاهان الختلاني (عاش ١٤٣ سنة) **عن** الإمام أبي عبد الله محمد بن يوسف الفربري **عن الإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري**(١٩٤-٢٥٦ﻫ) قدس الله سره العزيز.

﴿وهذا أعلى سند في العلو والغرابة بغاية القرب من رسول الله ﷺ يوجد الآن في الدنيا إلى الجامع الصحيح، لأنه بيني وبين الإمام البخاري إحدى عشرة واسطةً وجاءت الرواية في هذا السند بالإجازة الخاصة مشافعة و بالإجازة العامّة لأهل العصر﴾.

فإنّ بين الإمام البخاري وبين النّبيﷺ ثلاث واسطاتٍ باعتبار الثلاثيات:

كما روى البخاريقال: **حَدَّثَنَا** الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ: **حَدَّثَنَا** يَزِيْدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ **عَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضي الله عنه قَالَ: **سَمِعْتُ النَّبِيَّ**ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ يَقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.(۱)

وأيضا قال البخاري: **حَدَّثَنَا** أَبُوْعَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ **عَنْ** يَزِيْدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ **عَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضي الله عنه **عَنِ النَّبِيِّ**ﷺ.(۲)

وأيضًا قال البخاري: **حَدَّثَنَا** عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ **حَدَّثَنَا** حَرِيْزُ بْنُ عُثْمَانَ **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ رضي الله عنه **عَنِ النَّبِيِّ**ﷺ.(۳)

فإنّني أتّصل بالنّبي الحبيب المصطفٰىﷺ عن طريق البخاري بست عشرة واسطة فالحمد لله على ذالك.

---

(۱) الجامع الصحيح للبخاري، كتاب: العلم، باب: إثم من كذب على النّبي ﷺ.

(۲) الجامع الصحيح للبخاري، كتاب: المظالم، باب: هل تكسر الدِّنان التي فيها الخمر.

(۳) الجامع الصحيح للبخاري، كتاب: المناقب، باب: صفة النّبي ﷺ.

﴿إسنادي للجامع الصحيح إلى الإمام مسلم رضی الله عنه﴾

﴿امام مسلم بن حجاج قشیری رضی الله عنه تک ''صحیح مسلم'' کی متصل اَسانید﴾

أروي الجامع الصحيح للإمام مسلم رضی الله عنه من عشرة الأسانيد المتّصلة والطّرق الموصلة إليه و أحد منها: أروي **عن** والدي المحدث المُسنِد الدكتور فريد الدين القادري **عن** الشيخ محمد المكّي بن محمد بن جعفر الكتّاني **عن** الشيخ عمر بن حمدان المحرسي **عن** الشيخ أحمد بن إسماعيل البرزنجي **عن** والده الشيخ إسماعيل بن زين العابدين البرزنجي **عن** الشيخ صالح بن محمد الفلاني ﴿ح﴾ ويروي الوالد **عن** الشيخ عبد الهادي الأنصاري اللكنوي وأخيه الأكبر الشيخ عبد الباقي بن علي محمد الأنصاري المحدّث اللكنوي **عن** صالح بن عبد الله العباسي **عن** محمد بن علي السنوسي **عن** الشيخ صالح بن محمد الفلاني **عن** الشيخ محمد بن سنّة الفلاني **عن** الشريف محمد بن عبد الله الولاتي **عن** محمد بن خليل بن أركماش **عن** الإمام الحافظ الشهاب أحمد بن حجر العسقلاني **عن** أبي محمد عبد الله بن محمد النيسابوري **عن** أبي الفضل سليمان بن حمزة المقدسي **عن** أبي الحسن علي بن الحسين بن علي الهاشمي و أبي الفضل محمد بن ناصر السلامي كلاهما **عن** الحافظ أبي القاسم عبد الرحمن بن محمد بن إسحاق بن منده **عن** الحافظ أبي بكر محمد بن عبد الله الشيباني **عن**

الإمام مكّي بن عبدان النيسابوري والإمام أبي حامد الشرقي كلاهما **عن الإمام أبي الحسين مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري** (٢٠٦-٢٦١ھ) قدس الله سره العزيز.

فهذا السند معظم العلو والغرابة بغاية الاتّصال لأنّه بيني وبين الإمام مسلم أربع عشرة واسطة وبين الإمام مسلم وبين النّبيﷺ أربع واسطاتٍ:

كما روى الإمام مسلم عن عبد الله بن مَسلَمة قال **حدثنا** مالك **عن** إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة **عن** أنس بن مالك ﷺ، أن أعرابيا قال: لرسول الله ﷺ متى الساعة؟ قال له رسول الله ﷺ: ما أعددت لها؟ قال: حبّ الله ورسوله ﷺ قال: أنت مع من أحببت.(١)

وأيضًا روى مسلم **عن** حسن بن الربيع وأبي بكر بن أبي شيبة قالا: **حدثنا** أبوالأحوص **عن** سِماك **عن** جابر بن سَمُرةﷺ **عن** رسول الله ﷺ.(٢)

وأيضًا روى مسلم **عن** عون بن سلام الكوفي **عن** زهير **عن** سِماك **عن** جابر بن سَمُرةﷺ **عن** رسول الله ﷺ.(٣)

فإنّني أتّصل بالنّبي الحبيب المصطفىٰﷺ عن طريق الإمام مسلم بتسع عشرة واسطة فالحمد لله على ذالك.

---

(١) الجامع الصحيح لمسلم، كتاب: البر والصلة والأدب، باب: المرء مع من أحب.

(٢) الجامع الصحيح لمسلم، كتاب: الجمعة، باب: تخفيف الصّلاة والخطبة.

(٣) الجامع الصحيح لمسلم، كتاب: الجنائز، باب: ترك الصلاة على القاتل نفسه.

﴿إسنادي للسنن الأربعة من أبي داود والتّرمذي والنّسائي وابن ماجه ﷺ﴾

﴿امام ابوداود، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ ﷺ تک ''سنن اربعہ'' کی متصل اَسانید﴾

أروي السنن الأربعة للإمام أبيداود والتّرمذي والنّسائي وابن ماجه ﷺ من ثلاثين سندًا متصلًا وطريقًا موصلًا إليهم، ومنها: أروي **عن** الشيخ حسين بن أحمد عسيران **عن** الإمام يوسف بن إسماعيل النبهاني ﴿ح﴾ و أروي **عن** والدي الدكتور فريد الدين القادري **عن** الشيخ محمد المكّي بن محمد الكتّاني **عن** والده الإمام محمد بن جعفر الكتّاني **عن** الإمام يوسف بن إسماعيل النبهاني﴾ **عن** الشيخ إبراهيم بن حسن السقا المصري **عن** الشيخ محمد بن محمود الجزائري **عن** الشيخ علي بن عبد القادر بن الأمين الجزائري **عن** الشيخ الشهاب أحمد بن محمد الجوهري **عن** الإمام عبد الله بن سالم المحدّث البصري **عن** الشيخ محمد بن علاء الدين البابلي **عن** الشيخ عيسى بن محمد المغربي **عن** الشيخ سالم بن محمد السنهوري **عن** الشيخ النجم محمد بن أحمد الغيطي **عن** شيخ

الإسلام القاضي زكريا بن محمد الأنصاري **عن** الإمام الحافظ الشهاب أحمد بن حجر العسقلاني **بأسانيده** إلى **الإمام أبي داود سليمان بن الأشعث السجستاني**(٢٠٢-٢٧٥هـ) **والإمام أبي عيسى محمد بن عيسى الترمذي** (٢١٠-٢٧٩هـ) **والإمام أبي عبد الرحمن أحمد بن شعيب النسائي**(٢١٥-٣٠٣هـ) **والإمام ابن ماجه القزويني** (٢٠٩-٢٧٣هـ) قدس الله سرّهم العزيز.

﴿ ح ﴾ أروي **عن** أبي البركات السيّد أحمد القادري **عن** إمام الهند الشاه أحمد رضا خان البريلوي ﴿ح ﴾ **عن** السيّد أحمد سعيد الكاظمي الأمروهي **عن** الشيخ مصطفى رضا خان البريلوي **عن** إمام الهند الشاه أحمد رضا خان البريلوي﴾ **عن** الشاه آل رسول أحمد المارهروي **عن** الشاه عبد العزيز المحدّث الدهلوي **عن** محدّث الهند الشّاه أحمد ولي الله الدهلوي **عن** الشيخ أبي طاهر محمد بن إبراهيم الكوراني المدني **عن** أبيه البرهان إبراهيم بن حسن الكوراني المدني **عن** الشيخ أحمد بن محمد القشاشي المالكي المدني **عن** أحمد بن علي الشناوي المصري المدني **عن** شمس الدين محمد بن أحمد الرملي الشافعي **عن** شيخ الإسلام القاضي زكريا بن محمد الأنصاري **عن** الإمام الحافظ الشهاب أحمد بن حجر العسقلاني **بأسانيده** إلى **الإمام أبي داود سليمان بن الأشعث السجستاني والإمام أبي عيسى محمد بن عيسى الترمذي والإمام أبي عبد الرحمن أحمد**

بن شعيب النسائي والإمام ابن ماجه القزويني قدس الله سرهم العزيز.

﴿إسنادي للشفاء إلى الإمام القاضي عياض رضي الله عنه﴾

﴿قاضی عیاض مالکی رضی اللہ عنہ تک ''الشفاء'' کی متّصل اَسانید﴾

أروي الشفاء للقاضي عياض رضي الله عنه من ستة الأسانيد المتّصلة والطّرق الموصلة إليه، و أحد منها: أروي **عن** والدي الشيخ الدكتور فريد الدين القادري **عن** الشيخ محمد عبد الشكور المهاجر المدني **عن** الشيخ أحمد علي المحدث السهارنفوري **عن** الشيخ محمد إسحاق الدهلوي المكّي **عن** الشاه عبد العزيز المحدث الدهلوي **عن** أبيه محدث الهند الشاه أحمد ولي الله الدهلوي **عن** الشيخ أبي طاهر محمد بن إبراهيم الكوراني المدني **عن** أبيه البرهان إبراهيم بن حسن الكوراني المدني ﴿ ح ﴾ أروي **عن** الشيخ حسين بن أحمد عسيران **عن** الإمام يوسف بن إسماعيل النبهاني **عن** محمد أبي الخير عابدين **عن** محمد بن عمر ابن عابدين الشامي (صاحب ردّ المحتار) **عن** الشيخ محمد شاكر العقّاد **عن** الشيخ محمد التافلاتي **عن** الشيخ محمد الحفني **عن** الشيخ محمد البديري **عن** الشيخ إبراهيم بن حسن الكوراني **عن** الشيخ أحمد بن محمد القشاشي المالكي المدني **عن**

الشيخ شمس الدين محمد بن أحمد الرملي **عن** الشيخ القاضي زكريا بن محمد الأنصاري **عن** الشيخ محمد بن علي القاياتي **عن** السراج عمر بن علي بن الملقّن الأنصاري **عن** النجم أبي الفتوح يوسف بن محمد الدلاصي **عن** الشيخ يحيى بن أحمد بن محمد اللواتي **عن** أبي الحسن يحيى بن محمد الأنصاري الشهير بابن الصانع **عن الإمام القاضي أبي الفضل عياض بن موسى اليحصُبي الأندلسي المالكي** (٤٧٦-٥٤٤هـ) قدس الله سره العزيز.

﴿إسنادي إلى سيّدنا الغوث الأعظم أبي محمد محي الدين الشيخ عبد القادر الجيلاني رضي الله عنه بعلوم التصوّف والطّريقة والمعرفة﴾

﴿علوم تصوف اور طریقت ومعرفت میں حضور سیدنا غوث الاعظم ابو محمد محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی الله عنه تک متّصل اَسانید﴾

أروي **عن** سيّدنا الغوث الأعظم أبي محمد محي الدين الشيخ عبد القادر الجيلاني رضي الله عنه من عدة الأسانيد المتّصلة والطّرق الموصلة إليه، ومنها: أروي **عن** شيخي وسيّدي طاهر علاء الدين الآفندي الجيلاني البغدادي **عن** النقيب الشيخ السيّد محمود حسام الدين الجيلاني البغدادي **عن** شيخه قطب العارفين السيّد عبد الرحمن المحض النقيب البغدادي **عن** أبيه وشيخه إمام الأولياء السيّد علي بن سلمان النقيب البغدادي **عن** شيخه السيّد عبد القادر الجيلاني **عن** شيخه السيّد أبي بكر الجيلاني **عن** شيخه السيّد إسماعيل الجيلاني **عن** شيخه السيّد عبد الوهاب الجيلاني **عن** شيخه السيّد نور الدين الجيلاني **عن** شيخه السيّد محمد درويش الجيلاني **عن** شيخه السيّد

حسام الدين الجيلاني **عن** شيخه السيّد أبي بكر الجيلاني **عن** شيخه السيّد يحيى الجيلاني **عن** شيخه السيّد نور الدين الجيلاني **عن** شيخه السيّد ولي الدين الجيلاني **عن** شيخه السيّد زين الدين الجيلاني **عن** شيخه السيّد شرف الدين الجيلاني **عن** شيخه السيّد شمس الدين الجيلاني **عن** شيخه السيّد محمد الهتاك الجيلاني **عن** شيخه السيّد عبد العزيز بن الشيخ عبد القادر الجيلاني **عن شيخه سيّدنا الغوث الأعظم الشيخ أبي محمد محي الدين عبد القادر الحسني الحسيني الجيلاني** (٤٧٠-٥٦١هـ) **عن** شيخه السيّد أبي سعيد المبارك المخرمي **عن** شيخه أبي الحسن علي بن محمد القرشي الهنكاري **عن** شيخه أبي الفرج الطرطوسي **عن** شيخه أبي الفضل عبد الواحد التميمي **عن** شيخه أبي بكر الشبلي **عن** شيخه أبي القاسم الجنيد البغدادي **عن** شيخه السَري السَقطي **عن** شيخه معروف الكرخي **عن** شيخه سيّدنا الإمام أبي الحسن علي بن موسى الرضا **عن** شيخه سيّدنا الإمام موسى الكاظم **عن** شيخه سيّدنا الإمام جعفر الصادق **عن** شيخه سيّدنا الإمام محمد الباقر **عن** شيخه سيّدنا الإمام زين العابدين علي الأوسط **عن** شيخه سيّدنا الإمام الحسين بن علي المرتضى **عن** شيخه سيّدنا الإمام أمير المؤمنين علي بن أبي طالب ﷺ و أخذ الشيخ معروف الكرخي أيضًا **عن** شيخه الإمام داود الطائي **عن** شيخه حبيب العجمي **عن** شيخه الإمام حسن البصري **عن** شيخه الإمام سيّدنا علي

(١) الديلمي، الفردوس بمأثور الخطاب

بن أبي طالب رضی الله عنه قال: **حدثني** حبيبي وقرة عيني رسول الله ﷺ قال: **حدثني** جبرئيل علیه السلام قال: **سمعت** ربّ العزة عزوجل يقول: لا إله إلا الله حصني فمن قالها دخل حصني ومن دخل حصني أمن من عذابي.(1)

﴿إسنادي إلى الشيخ الأكبر محي الدين محمد بن علي بن العربي الطائي الحاتمي رضی الله عنه﴾

﴿الشیخ الاکبر محی الدین محمد بن علی بن العربی رضی الله عنه تک متّصل اَسانید﴾

أروي **عن** الشيخ الأكبر محي الدين محمد بن علي بن العربي رضی الله عنه من ثلاثة الأسانيد المتّصلة والطّرق الموصلة إليه، و أحد منها: أروي **عن** الشيخ حسين بن أحمد عسيران **عن** الشيخ السيّد أحمد بن محمد السنوسي **عن** والده الشيخ السيّد محمد بن محمد السنوسي **عن** والده قدوة العارفين الشيخ محمد بن علي السنوسي الطرابلسي **عن الشيخ المعمّر السّيد الشريف عبد العزيز الحفيد الحبشي**(1) **عن الشيخ الأكبر محي الدين محمد بن علي بن العربي الطائي الحاتمي** رضی الله عنه (٥٦٠-٦٣٨هـ).

(1) إنه عاش من العمر ٥٢٠ سنة وفي روايةٍ أخرى التي ذكرها الشيخ المحدث عبد الحي الكتّاني وحقّقها في كتابه ''فهرس الفهارس والأثبات'' كانت ولادة الشيخ السيد عبد العزيز الحفيد الحبشي في اليوم الثالث ربيع الأوّل عام ٥٨١هـ وهو عاش سبعمائة سنة إلّا خمس سنين (٦٩٥هـ) و أخذ في بغداد عن الشيخ السيد عبد الرزاق ابن الغوث

الأعظم سيّدنا الشيخ عبد القادر الجيلاني رضي الله عنه مباشرةً وأخذ أيضًا في دمشق عن الشيخ الأكبر محي الدين ابن عربي مباشرةً وأخذ في مصر عن الإمام ابن حجر العسقلاني مباشرةً.(☆)

☆ عبد الحي الكتّاني، فهرس الفهارس والأثبات، ٢:٩٢٨

فَإِنَّنِي قَدْ أُوْصِي كُلَّ مَنِ اقْتَرَأَ وَاكْتَسَبَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ بِصَلَاحِ النِّيَّةِ وَحِفْظِ الْحُرْمَةِ وَضَبْطِ الْعَمَلِ وَحُسْنِ الْأَدَبِ، فَلْيَتَمَسَّكْ بِالْإِخْلَاصِ وَالتَّقْوٰى وَصَفَاءِ السِّيْرَةِ وَجَلَاءِ السَّرِيْرَةِ وَلْيَجْتَهِدْ فِي تَصْحِيْحِ التَّوْبَةِ وَتَحْقِيْقِ الْأَوْبَةِ وَلُزُوْمِ الْبَابِ وَالسَّعْيِ فِي كَشْفِ الْحِجَابِ فَإِنِّي أُوْصِيْهِ لِيَكُوْنَ لَهُ شَهَادَةً وَتَذْكِرَةً وَنَصِيْحَةً لِتَبْلِيْغِ أَحْكَامِ الدِّيْنِ وَإِعْلَاءِ الْحَقِّ الْمُبِيْنِ وَأَدْعُو اللهَ لَهُ بِجَمِيْعِ مَا يُحِبُّهُ وَيَرْضَاهُ وَأُلَقِّنُهُ بِالْإِخْلَاصِ فِي عَقِيْدَةِ التَّوْحِيْدِ وَالرُّسُوْخِ فِي مَحَبَّةِ الرَّسُوْلِ ﷺ وَتَعْظِيْمِهِ ﷺ وَاتِّبَاعِ سُنَّتِهِ ﷺ وَنُصْرَةِ دِيْنِهِ ﷺ وَحُبِّ أَهْلِ الْبَيْتِ الْأَطْهَارِ وَإِكْرَامِ الصَّحَابَةِ الْأَخْيَارِ وَمَحَبَّةِ الْأَوْلِيَاءِ وَمُجَالَسَةِ الصَّالِحِيْنَ وَأَنْصَحُهُ بِحِمَايَةِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَهِيَ السَّوَادُ الْأَعْظَمُ وَمُجَانَبَةِ أَهْلِ الْبِدْعَةِ وَالْغَوَايَةِ وَالتَّمَسُّكِ بِمِنْهَاجِ الْقُرْآنِ وَاللهُ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْهِ التُّكْلَانُ.

فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى تَوْفِيْقِهِ وَخِدْمَةِ سُنَّةِ حَبِيْبِهِ ﷺ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْمُصْطَفٰى وَعَلَى آلِهِ الْمُرْتَضٰى وَصَحْبِهِ الْمُجْتَبٰى وَتَبْعِهِ الْمُنْتَقٰى الَّذِيْنَ شَرَّفَهُمُ اللهُ

بِالْفَضْلِ وَالِاصْطِفَاءِ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ أَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

الراجي إلى الرّبّ الغفور العلى

والفقير إلى حضرة النّبيّ المصطفى ﷺ

خادم العلم والحديث

الدكتور محمد طاهر القادري

ابن المحدِّث المُسنِد الدكتور فريد الدين القادري

(باكستان)

١ ربيع الأول ١٤٢٨ھ

الخطبة السديدة في أصول الحديث وفروع العقيدة

﴿ مقدمۂ اُصولِ حدیث وفروعاتِ عقیدہ ﴾

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الواحد الأحد الصّمد، الماجد الحميد المتحمّد الّذي لا تحيط به الأفكار ولا تنتهي إليه الأسرار، ولا تدركه البصائر والأبصار، والصّلاة والسّلام على عبده الأعبد وحبيبه الأوحد ورسوله الأمجد وأمينه الأجود سيّدنا ومولانا محمّدﷺ المرسل الأكمل الأجمل الأفضل الأعظم الأكرم الأسلم الأحلم الأعلم، مصدر الأمر والخلق، ومبدأ الرتق والفتق، ومنبع الجمع والفرق، ومنظر النّور والبرق، هو الّذي أخذ منه ونطق عنه وشهد الله به: ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى○﴾ [النجم، ٥٣:٣-٤].

فقال رسول الله ﷺ: ”ألا إنّي أُعطيت القرآن ومثله معه.“

رواه أحمد وأبوداود والدارمي وابن ماجه عن المقدام بن مَعْديرضي الله عنه. وروى أبوداود والترمذي عنه: **قال رسول الله ﷺ: ”ألا وإنّ ما حرّم رسول الله ﷺ كما حرّم الله.“ وفي رواية ابن ماجه: ”مثل ما حرّم الله.“ فبيّن النّبيﷺ أنّه قد أعطاه الله تعالى وَحْيَيْنِ، هما: وحي القرآن العظيم ووحي السنّة النبوية، فالقرآن وحي متلوٌّ متعبَّد بتلاوته وأمّا السنّة فهي وحي غير متلوٍّ وغير متعبَّد بتلاوته. ولذالك جاء في الحديث النبويﷺ بأن الحديث هو من الوحي لأنّه لا يمكن أن يصدر**

منهﷺ كالوقائع البشرية كما جاء في الحديث عن أسماء بنت أبي بكر الصديق رضي الله عنهما: فخطب رسول الله ﷺ الناس، فقال: ”وإنّه قد أوحي إليّ أنّكم تفتنون في القبور، قريباً. أو مثل فتنة المسيح الدجال.“ الحديث بطوله، متفق عليه وعن عياض بن حمار رضی اللہ عنہ قال: قام فينا رسول اللهﷺ ذات يوم خطيباً، فقال: ”وإنّ الله أوحى إليّ أن تواضعوا، حتى لا يفخر أحد على أحدٍ......“الحديث، رواه مسلم وعن عائشة رضي الله عنها قالت: ”وقد أوحي إلى رسول الله ﷺ أن يبشرها ببيت لها في الجنّة من قصب...... “ الحديث. متفق عليه. وقال الإمام الحسن البصري رضی اللہ عنہ: ”أي قوم خذوا عنّا (سنّة النّبيﷺ) فإنّكم والله إلا تفعلوا لتضلنّ.“ رواه البيهقي في مدخل الدلائل، وروى الإمام الأوزاعي عن حسان بن عطية قال: ”كان جبريل علیہ السلام ينزل على النّبيﷺ بالسّنّة كما ينزل عليه بالقرآن.“ رواه الدارمي في السنن. وعن الأوزاعي قال: أيوب السختياني: ”إذا حدّثت الرجل بالسّنّة فقال: دعنا من هذا وحدّثنا من القرآن، فاعلم أنّه ضالٌ مضلٌ.“ أخرجه الحاكم والبيهقى والخطيب. وقال الأوزاعى ومكحول ويحي بن أبي كثير وغيرهم: ”القرآن أحوج إلى السّنّة من السّنّة إلى الكتاب، والسّنّة قاضية على الكتاب وليس الكتاب قاضياً على السّنّة.“رواه الدارمي في السنن.

وصرّح الإمام الشافعي رحمه الله تعالیٰ في كتابيه ”الأم“ و ”الرسالة“ بأنه ما فرض رسول الله ﷺ شيئًا قطّ إلا بوحي، فمن

الوحي ما يُتْلى، ومنه مايكون وحياً إلى رسول اللهﷺ فيستن به وقال: فأمر الله تعالى إيّاه وجهان: أحدهما: وحي ينزل، فيتلى على الناس. والثاني: رسالة تأتيه عن الله تعالى، بأن افعل كذا فيفعله......، وكذالك قال الإمام ابن حزم الظاهري رحمه الله تعالیٰ في ''الإحكام'' فصحّ لنا أنّ الوحي من الله ﷻ إلى رسولهﷺ ينقسم إلى قسمين: أحدهما: وحيٌ متلُوٌّ. والثاني: وحيٌ مرويٌّ، وهما شيء واحد في أنّهما من عند الله تعالى وحكمهما حكمٌ واحدٌ، ونقل الإمام السيوطي عن الإمام أبي المعالي الجُوَيني رحمه الله تعالیٰ قال: كلام الله المنزّل قسمان: قسمٌ: قال الله ﷻ لجبريل عليه السلام: قل للنّبي أنت مرسلٌ إليه: إن الله تعالى يقول: افعل كذا وأمر بكذا؟ ففهم جبريل ما قاله ربّه، ثم نزل بذلك على النّبي ﷺ ولم تكن تلك الكلمة عبارته، وقسمٌ آخر: قال الله تعالى لجبريل عليه السلام: اقرأ على النّبي عليه السلام هذا الكتاب، فنزل جبريل عليه السلام بكلمة من الله تعالى، من غير تغيير فثبت أنّ جبريل عليه السلام كان ينزل بالسّنّة كما ينزل بالقرآن، فالقرآن هو رواية كلام الله تعالى لفظاً والسّنّة هي رواية كلام الله تعالى معناً فأمّا المقصود من الأوّل هو التلاوة والتعبّد والمقصود من الثّاني هو الرواية والتنقّل.

فإنّ الوحيين، القرآن والسّنّة، بعضهما مضاف إلى بعضٍ فكلّ واحدٍ من هذين يستلزم الآخر فإثبات القرآن يقتضي إثبات السّنّة وإنكار السّنّة يقتضي إنكار القرآن.

فإنّ هذا الأصول بيّن وثابت من قوله تعالى: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰی بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ﴾ [الأنعام، ٦:٩١]. هذه الآية دالّة على أنّه لا يوجد ولا يقبل الاعتراف بقدر الله تعالى ولا بعظمة ألوهيّته قطعاً إلّا بإقرار الرّسالة والنّبوّة. لأنّ الرّسالة والنّبوّة هي واسطةٌ وحيدةٌ ووسيلةٌ فريدةٌ لمعرفة وجوده تعالى وألوهيّته ولتبليغ شريعته إلى عباده ولتشكّل طاعته لأحكامه وأوامره، حيث اجتبى الله ﷻ الرّسل العظام واختارهم للأخذ من الخالق والإيصال إلى الخلق، واصطفاهم للقبول من الخالق والإفضال على الخلق. واختصّهم للعطاء من الخالق والقسم بين الخلق، وشرّفهم بالسّماع من الخالق والرّواية للخلق. وعزّزهم بالوحي من الخالق والهدي للخلق. وأكرمهم بالكتاب من الخالق والسّنّة للخلق.

فلا بدّ أن نؤمن بالله تعالى ونقرّ التّوحيد ونعرف قدر الألوهيّة بواسطة الرّسالة ومعرفة عظمتها وحجيّة أسوتها واتّباع سنّتها كما قال الله تعالى: ﴿وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ط اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ﴾ [الشورى، ٤٢:٥١]. فإنّ هذه الآية صرّحت بأنّ الله تعالى لا يعطى أمره ولا يوصل كلامه مباشرة إلى عالم البشريّة والإنسانيّة إلّا بواسطة النّبوّة والرّسالة.

فإنّه يصطفي من عباده أحدًا فيجعله نبيًا ورسولا ويشرّفه

بخطابه وينزل عليه كلامه وهو، أي النّبيّ عليه السلام يخطب الإنسان رسالة عنه تعالى ويكلّم البشر نيابة عنه تعالى ويخبرهم عن أمره ونهيه. فيقرّر الله تعالى خطاب النّبيّ عليه السلام خطابه، وكلام النّبيّ عليه السلام كلامه، وإخبار النّبيّ عليه السلام إخباره، وبيان النّبيّ عليه السلام بيانه، وطاعة النّبيّ عليه السلام طاعته، ومعصيّة النّبيّ عليه السلام معصيته، وسنّة النّبيّ عليه السلام سبيله، واتّباع النّبيّ عليه السلام دليله، فأعلنت الملائكة بنفس الأمر كما روى جابر بن عبد الله رضي الله عنهما: ''فمن أطاع محمّدًا فقد أطاع الله، ومن عصى محمّدًا فقد عصى الله، ومحمّدٌ فرّق بين النّاس.'' أخرجه البخاري

وقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كما روى أبوهريرة رضي الله عنه: ''من أطاعني فقد أطاع الله ومن عصاني فقد عصى الله.'' متفق عليه. وقال الله تعالى: ﴿اَللّٰهُ اَعۡلَمُ حَيۡثُ يَجۡعَلُ رِسَالَتَهٗ﴾ [الأنعام، ٦:١٢٤]. هذه الآية دلّت على أنّ الرّسالة نعمةٌ عظيمةٌ، ومنزلةٌ رفيعةٌ، ولا يعلم إلّا الله تعالى بمن يُكرمه بهذه المكانة وبمن يجعله محل الرّسالة، لأنّ قول الرّسول ليس كمثل قول أحد من البشر إنّما هو قول من عند الله تعالى كما قال الله عزوجل: ﴿وَمَا يَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰىؕ اِنۡ هُوَ اِلَّا وَحۡیٌ يُّوۡحٰىۙ﴾ [النجم، ٥٣:٣].

❁ وَفِعۡلُ الرَّسُوۡلِ صلى الله عليه وآله وسلم ليس كمثل فعل أحد من البشر إنّما هو فعل بإذن الله تعالى كما قال الله عزوجل: ﴿وَمَا رَمَيۡتَ اِذۡ رَمَيۡتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى﴾ [الأنفال، ٨:١٧].

۞ وَصِرَاطَ الرَّسُوْلِ ﷺ ليس كمثل صراط أحد مّن البشر، إنّما هو صراط الله تعالى كما قال الله ﷻ: ﴿وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا﴾ [الأنعام، ٦:١٢٦].

۞ وَرِضَا الرَّسُوْلِ ﷺ ليس كمثل رضا أحد مّن البشر إنّما هو رضا الله تعالى كما قال الله ﷻ: ﴿اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ﴾ [التوبة، ٩:٦٢].

۞ وَعَطَاءُ الرَّسُوْلِ ﷺ ليس كمثل عطاء أحد مّن البشر إنّما هو عطاء الله تعالى كما قال الله ﷻ: ﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ﴾ [التوبة، ٩:٥٩].

۞ وَفَضْلُ الرَّسُوْلِ ﷺ ليس كمثل فضل أحد مّن البشر إنّما هو فضل الله تعالى كما قال الله ﷻ: ﴿وَ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَ رَسُوْلُهٗٓ لا اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ﴾ [التوبة، ٩:٥٩].

۞ وَإِغْنَاءُ الرَّسُوْلِ ﷺ ليس كمثل إغناء أحد مّن البشر إنّما هو إغناء الله تعالى كما قال الله ﷻ: ﴿وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ﴾ [التوبة، ٩:٧٤].

۞ وَإِنْعَامُ الرَّسُوْلِ ﷺ ليس كمثل إنعام أحد مّن البشر إنّما هو إنعام الله تعالى كما قال الله ﷻ: ﴿اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ﴾ [الأحزاب، ٣٣:٣٧].

۞ وَالْأَدَبُ مَعَ الرَّسُوْلِ ﷺ ليس كمثل أدب أحد مّن

البشر إنّما هو الأدب مع الله تعالى كما قال الله ﷻ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَىِ اللهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌo﴾ [الحجرات، ٤٩:١].

❁ وَتَعْظِيْمُ الرَّسُوْلِ ﷺ ليس كمثل تعظيم أحد مّن البشر إنّما هو تعظيم الله تعالى كما قال الله ﷻ: ﴿اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًاo لِّتُؤْمِنُوْا بِاللهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ط وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًاo﴾ [الفتح، ٤٨:٨-٩].

❁ وَالْبَيْعَةُ عَلَى يَدِ الرَّسُوْلِ ﷺ ليس كمثل بيعة أحد مّن البشر إنّما هي بيعة الله تعالى كما قال الله ﷻ: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ط يَدُ اللهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ج﴾ [الفتح، ٤٨:١٠].

❁ وَدُعَاءُ الرَّسُوْلِ ﷺ ليس كمثل دعاء أحد مّن البشر إنّما هو دعاء الله تعالى كما قال الله ﷻ: ﴿لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ط﴾ [النور، ٢٤:٦٣]. وقوله: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ﴾ [الأنفال، ٨:٢٤].

❁ وَمِلْكُ الرَّسُوْلِ ﷺ ليس كمثل ملك أحد مّن البشر إنّما هو ملك الله تعالى كما قال الله ﷻ: ﴿يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ط قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ج﴾ [الأنفال، ٨:١].

❁ وَإِطَاعَةُ الرَّسُوْلِ ﷺ ليس كمثل إطاعة أحد مّن البشر إنّما هي إطاعة الله تعالى كما قال الله ﷻ: ﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ

اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَ مَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۝﴾ [النساء، ٤:٨٠]. وقوله: ﴿تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝﴾ [النساء، ٤:١٣]. وقوله: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ۝﴾ [محمد، ٤٧:٣٣].

❁ وَمَعْصِيَّةُ الرَّسُوْلِ ﷺ ليس كمثل معصيّة أحد مّن البشر إنّما هي معصيّة الله تعالى كما قال الله ﷻ: ﴿وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ۝﴾ [النساء، ٤:١٤]. وقوله: ﴿اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا۝﴾ [الجن، ٧٢:٢٣].

❁ وَمَشَاقَّةُ الرَّسُوْلِ ﷺ ليس كمثل مشاقّة أحد مّن البشر إنّما هي مشاقّة الله تعالى كما قال الله ﷻ: ﴿ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ۝﴾ [الأنفال، ٨:١٣]. وقوله: ﴿ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ۝﴾ [الحشر، ٥٩:٤].

❁ وَبَرَاءَةٌ مِّنَ الرَّسُوْلِ ﷺ ليس كمثل براءة أحد مّن البشر إنّما هي براءة الله تعالى كما قال الله ﷻ: ﴿بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ۝﴾ [التوبة، ٩:١].

❁ وَأَذَانٌ مِّنَ الرَّسُوْلِ ﷺ ليس كمثل أذان أحد مّن البشر

إنّما هي أذان من الله تعالى كما قال الله ﷻ: ﴿وَاَذَانٌ مِّنَ اللهِ وَرَسُوْلِه اِلَي النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَرَسُوْلُهٗ﴾ [التوبة، ٩:٣].

❁ وَأَذِيَّةُ الرَّسُوْلِ ﷺ ليس كمثل أذيّة أحد من البشر إنّما هي أذيّة الله تعالى، كما قال الله ﷻ: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّلَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا﴾ [الأحزاب، ٣٣:٥٧].

❁ وَغَضُّ الْأَصْوَاتِ عِنْدَ الرَّسُوْلِ ﷺ تعظيماً له ليس كمثل إكرام أحد مّن البشر إنّما هي عبادة الله وتقوى القلوب كما قال الله ﷻ: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ط لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ﴾ [الحجرات، ٤٩:٣].

❁ وَمَحَبَّةُ الرَّسُوْلِ ﷺ ليس كمثل محبة أحد مّن البشر إنّما هي محبة الله تعالى كما قال الله ﷻ: ﴿قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ نِاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِىْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِىَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ط وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ﴾ [التوبة، ٩:٢٤].

❁ وَاتِّبَاعُ الرَّسُوْلِ ﷺ ليس كمثل اتّباع أحد مّن البشر إنّما

هي محبة الله ومغفرة منه كما قال اللهﷻ: ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ○﴾ [آل عمران، ٣:٣١].

❁ وَالدَّعْوَةُ إِلَى الرَّسُوْلِ ﷺ ليس كمثل الدعوة إلى أحد مّن البشر إنّما هي الدعوة إلى الله تعالى كما قال اللهﷻ: ﴿وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰی مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَی الرَّسُوْلِ رَاَیْتَ الْمُنٰفِقِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ○﴾ [النساء، ٤:٦١]. وقوله: ﴿اِذَا دُعُوْٓا اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِیَحْكُمَ بَیْنَهُمْ اَنْ یَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ؕ﴾ [النور، ٢٤:٥١].

❁ وَمُحَادَّةُ الرَّسُوْلِ ﷺ ليس كمثل محادّة أحد مّن البشر إنّما هي محادّة الله تعالى كما قال اللهﷻ: ﴿اَلَمْ یَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ یُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِیْهَا ؕ ذٰلِكَ الْخِزْیُ الْعَظِیْمُ ○﴾ [التوبة، ٩:٦٣]. وقوله: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰٓئِكَ فِی الْاَذَلِّیْنَ○﴾ [المجادلة، ٥٨:٢٠].

❁ وَتَحْرِيْمُ الرَّسُوْلِ ﷺ ليس كمثل تحريم أحد مّن البشر إنّما هو تحريم الله تعالى كما قال اللهﷻ: ﴿وَلَا یُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ﴾ [التوبة، ٩:٢٩].

❁ وَقَضَاءُ الرَّسُوْلِ ﷺ ليس كمثل قضاء أحد مّن البشر إنّما هو قضاء الله تعالى كما قال اللهﷻ: ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا

قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ﴾ [الأحزاب، ٣٣:٣٦].

❖ وَالْمُحَارَبَةُ مَعَ الرَّسُوْلِ ﷺ ليس كمثل المحاربة مع أحد مّن البشر إنّما هي المحاربة مع الله تعالى كما قال الله ﷻ: ﴿ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْيُصَلَّبُوْٓا اَوْتُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْىٌ فِى الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝﴾ [المائدة، ٥:٣٣].

ونقل القاضي أبوالفضل عياض اليحصبي في ''الشفا'' عن الإمام جعفر بن محمد الصادق رضي الله عنه: ''علم الله عجز خلقه من طاعته فعرّفهم ذالك، لكي يعلموا أنّهم لا ينالون العفو من خدمته، فأقام بينهم وبينه مخلوقاً من جنسهم في الصّورة، وألبسه من نعته الرأفة والرحمة وأخرجه إلى الخلق سفيرًا صادقًا وجعل طاعته، طاعته، وموافقته، موافقته فقال الله تعالى: ﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ج﴾ [النساء، ٤:٨٠]. وقال الله تعالى: ﴿وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۝﴾ [الأنبياء، ٢١:١٠٧].

وقال العلامة ابن تيمية في ''الصارم المسلول'': ''وفي هذا وغيره بيان لتلازم الحقّين وأن جهة حرمة الله تعالى ورسوله ﷺ جهة واحدة فمن آذى الرّسول ﷺ فقد آذى الله ﷻ، ومن أطاعه فقد أطاع الله، لأنّ الأمّة لا يصلون ما بينهم وبين ربهم إلّا بواسطة

الرّسول، ليس لأحدٍ منهم طريق غيره، ولا سبب سواه، وقد أقامه الله مقام نفسه في أمره ونهيه وإخباره وبيانه، فلا يجوز أن يفرّق بين الله ورسوله في شيء من هذه الأمور. وقال: فيبيّن ذالك أنّ الله تعالى جعل محبته ومحبة رسولهﷺ وإرضاءه وإرضاء رسوله ﷺ وطاعته وطاعة رسوله ﷺ شيئًا واحدًا وكذالك جعل شقاقه وشقاق رسوله ﷺ ومحادّته ومحادة رسوله ﷺ وأذاه وأذى رسولهﷺ ومعصيته ومعصية رسولهﷺ شيئًا واحدًا حتّى وحّد الضمير له ولرسوله ﷺ في مواضع متعدّدةٍ وقال: ﴿وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ﴾ [التوبة، ٩:٦٢]. وقال: ﴿وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ﴾ [التوبة، ٩:٧٤]. فثبت أنّ في توحيد الضمير لله ورسوله ﷺ حكمةٌ بالغةٌ وهي رفع التغاير في الحكم، فإذا رُفِعَ التغاير بينهما في الحكم تبيّن لنا الأمر بوحدة المصدرية والمرجعية في الأحكام كلها، وهذا كما صرّح به القاضي أبوالفضل عياض رحمه الله تعالى تقدير من الله تعالى لنبيّهﷺ على عظيم نعمه لديه وشريف منزلته عنده وكرامته عليه وتنويهه بجليل مكانه ورتبته ورفع شأنه بقِرَانِ ذكره مع ذكره واسمه مع اسمه وطاعته مع طاعته وأمره مع أمره حتى بجمع بينهما بواو العطف المشرّكة أو بالضمير الواحد ولا يجوز الجمع مثله في غير حقهﷺ إنَّ الله تعالى ذَكَرَه ﷺ في كلامه ﴿بِالصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ﴾ كما رُوي عن أبي العالية والحسن البصري

وعبد الرحمٰن بن زيد، وذكره ﷺ في كلامه ﴿بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى﴾ كما رُوي عن أبي عبد الرحمٰن السُّلَمي، وذكرهﷺ في كلامه ﴿بِنِعْمَةِ اللهِ﴾ كما رُوي عن سهل بن عبد الله، وذكره في كلامه ﴿بِمَثَلِ نُوْرِهٖ﴾، كما رُوي عن ابن عباس رضي الله عنهما وكعب الأحبار رضي الله عنه وسعيد بن جبير، وذكره ﷺ في كلامه ﴿بِذِكْرِ اللهِ﴾ كما رُوي عن مجاهد، وذكره ﷺ في كلامه ﴿بِقَدَمِ صِدْقٍ﴾ كما رُوي عن مجاهد والحسن البصري وزيد بن أسلم، حتى ذكرهﷺ بجملة أوصافٍ من العزّة والمِدحة والعظمة والرّفعة والكرامة والرّتبة وجعلهﷺ شاهدًا على أمّته لنفسه بالرّسالة وألبسهﷺ من صفاته لأمّتهﷺ بالطاعة.

لمّا بيّنا أنّ القرآن والسّنّة هما وحيان، فوجدنا في القرآن إيجاب السنّة، لأنّ كلام النّبيّﷺ كُلَّهُ وحيٌ، والوحي كلّ ما نطق به النّبيّﷺ بقوله تعالى: ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰىo اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰىo﴾ لأنّ الله تعالى ما جعل لنا قدرةً وصفةً وسعةً أن نسمع كلامه إلّا بواسطة فم الرّسول ﷺ ونعرف بيانه إلّا بواسطة نطق الرّسول ﷺ ونفهم أمره إلّا بواسطة حكم الرّسول ﷺ ونجعل طاعته إلّا بواسطة سنّة الرّسولﷺ.

لأنّه لم يتكلّمﷺ بفمه عن هواهﷺ بل سمع كلام الله تعالى مميّزا فصحّ سماعه فحدّثه الله تعالى وأخبره ونبّأه وقال له وذكر له ﷺ ما كان وما يكون بقوله تعالى: ﴿وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ

تَعْلَمُ ط وَكَانَ فَضْلُ اللهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ○﴾ [النساء، ١١٣:٤] وقوله: ﴿اَللّٰهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا﴾ [الزمر، ٢٣:٣٩]، وقوله: ﴿وَهَلْ اَتٰـكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى﴾ [طٰه، ٩:٢٠]، وقوله: ﴿سَنُقْرِئُكَ فَـلَا تَنْسٰى﴾ [الأعلى، ٦:٨٧] وقوله: ﴿إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَ قُرْآنَـهٗ فَإِذَا قَرَاْنٰـهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَـهٗ○ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَـهٗ﴾ [القيامة، ١٧:٧٥-١٩] وقوله: ﴿قَالَ نَبَّاَنِىَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ○﴾ [التحريم، ٣:٦٦] وقوله: ﴿وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنَ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ○﴾ [النّمل، ٦:٢٧] وقوله: ﴿وَمَا عَلَّمْنٰـهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِىْ لَهٗ اِنْ هُوَا اِلَّا ذِكْرٌ وَّ قُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ○﴾ [يٰس، ٦٩:٣٦] وقوله: ﴿اِنَّا سَنُلْقِىْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ○﴾ [المزّمل، ٥:٧٣] وقوله: ﴿ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ○﴾ [آل عمران، ٨٥:٣] وقوله: ﴿وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى﴾ [طٰه، ١٣:٢٠].

وأمر الله تعالى أمّته ﷺ بالسّماع عنه ﷺ بقوله: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوْا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْاط﴾ [البقرة، ١٠٤:٢] وقوله: ﴿رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِىْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا﴾ [آل عمران، ١٩٣:٣]، وقوله: ﴿الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَـهٗ﴾ [الزمر، ١٨:٣٩]، **فتحمّل** خطابه من رؤيةٍ باعتمادٍ واثقٍ وبفهمٍ كاملٍ وأدّاه ﴿عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى○ ذُوْ مِرَّةٍط فَاسْتَوٰى○﴾ [النجم، ٥:٥٣-٦]. ثم قرأ النّبي ﷺ ما قرأ وعرض على الله تعالى ما عرض طلبًا وتعلّمًا وتحدّثًا وتفهّمًا للتوثيق والتصديق بقوله تعالى: ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ﴾ [العلق،

٩٦: ١-٢] وقوله: ﴿اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ○ الَّذِىْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ○ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَم○﴾ [العلق، ٩٦: ٣-٥] وقوله: ﴿وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَ الَّذِيْنَ لَايُؤْمِنُوْنَ بِالآخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ○﴾ [الإسراء، ١٧: ٤٥] وقوله: ﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ط اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِكَانَ مَشْهُوْدًا ○﴾ [الإسراء، ١٧: ٧٨] وقوله: ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيْلًا﴾ [المزمل، ٧٣: ٤].

فأجازه إجازةً خاصّةً وعامّةً ليأذن لأمّته ﷺ إذناً خاصّا لخاصٍ وإذناً خاصاً لعامٍ وإذناً عامّاً لعامٍ وإذناً معيّناً لغير معيّنٍ وإذنًا غيرَ معيّن لجميع المسلمين والموجودين من الشاهدين والغائبين بقوله تعالى: ﴿أَنْزَلْنٰـهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ إِلَى النُّوْرِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ﴾ [إبراهيم، ١٤: ١] وقوله: ﴿يٰاَيُّهَا النَّبِىُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا○ وَّ دَاعِيًا اِلَى اللهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا○﴾ [الأحزاب، ٣٣: ٤٥-٤٦] وقوله: ﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللهِ﴾ [النساء، ٤: ٦٤] وقوله: ﴿وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴾ [الضحى، ٩٣: ١١] وقوله: ﴿فَذَكِّرْ قف اِنَّمَا اَنْتَ مُذَكِّرٌ○﴾ [الغاشية، ٨٨: ٢١] وقوله: ﴿فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ○﴾ [ق، ٥٠: ٤٥] وقوله: ﴿اِنَّـآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَـآ اَرٰكَ اللّٰهُ﴾ [النساء، ٤: ١٠٥] وقوله: ﴿وَ بِالْحَقِّ أَنْزَلْنٰـهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ وَمَا أَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا وَقُرْآنًا فَرَقْنٰـهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّ نَزَّلْنٰـهُ تَنْزِيْـلًا○﴾ [الإسراء، ١٧: ١٠٥-١٠٦]. وهٰكذا إذناً للأطفال بقوله: ﴿وَ

اٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا﴾ [مريم، ١٩: ١٢] وإذناً للمعدومين الّذين وُلِدُوا بعده ﷺ ويُولدون في آخر أمّته ﷺ وآخر زمانه ﷺ بقوله تعالى: ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍo وَّ اٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُo﴾ [الجمعة، ٦٢: ٢-٣].

وروى أبوهريرة ﷺ قال: ’’كنّا جلوسا عند النّبيّ ﷺ فأنزلت عليه سورة الجمعة: ﴿وَّ اٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾ [الجمعة، ٦٢: ٣] قال: قلت: من هم يا رسول الله؟ فلم يراجعه حتى سأل ثلاثا، وفينا سلمان الفارسي، وضع رسول الله ﷺ يده على سلمان، ثم قال: لو كان الإيمان عند الثريا لناله رجال أو رجل من هولاء.‘‘ متفق عليه وهذا لفظ البخاري

وعنه ﷺ قال: قال رسول الله ﷺ: ’’لو كان الدين عند الثريا لذهب به رجل من فارس أو قال: من أبناء فارس، حتى يتناوله.‘‘رواه مسلم. وعنه ﷺ قال: قال رسول الله ﷺ: ’’لو كان الدِّين عند الثريا لذهب رجل من فارس أو أبناء فارس حتى يتناوله.‘‘رواه أحمد. وعنه ﷺ: ’’يوشك أن يضرب الناس (الرجل) أكباد الإبل يطلبون العلم.‘‘ وفي رواية: ’’يخرج الناس من المشرق والمغرب، فلا يجدون أحدًا أعلم من عالم المدينة.‘‘رواه الترمذي والنسائي والحاكم.

وعن عبد الله ﷺ قال: قال رسول الله ﷺ: ’’لا تسبوا قريشاً،

فإنّ عالمها يملأ طباق الأرض علمًا.'' وفي رواية: ''اللّهم اهد قريشًا.'' رواه الطيالسي وابن أبي عاصم والخطيب. وعن معاوية رضي الله عنه قال: سمعت النّبي صلى الله عليه وآله وسلم يقول: ''لا يزال من أمتي أمة قائمة بأمر الله لا يضرهم من خذلهم ولا من خالفهم حتى يأتيهم أمر الله وهم على ذلك.'' متفق عليه وهذا لفظ البخاري

وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: ''والّذي نفس محمّد صلى الله عليه وآله وسلم بيده، ليأتينّ على أحدكم يوم ولا يراني، ثم لأن يراني أحب إليه من أهله وماله معهم.''متفق عليه وهذا لفظ مسلم وعن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: ''وددتُ أني لقيت إخواني، قال: فقال أصحاب النّبي صلى الله عليه وآله وسلم: أو ليس نحن إخوانك؟ قال: أنتم أصحابي، ولكن إخواني الذين أمنوا بي ولم يروني.'' رواه أحمد. وعن أبي أمامة رضي الله عنه أنّ رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال: ''طوبى لمن رآني وآمن بي وطوبى سبع مرات لمن لم يرني وآمن بي.'' رواه أحمد وابن حبّان. وعن أبي جمعة رضي الله عنه قال: ''تغدينا مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ومعنا أبوعبيدة بن الجراح رضي الله عنه، قال: قال: يا رسول الله، هل أحد خير منّا؟ أسلمنا معك، وجاهدنا معك، قال: نعم، قوم يكونون من بعدكم يؤمنون بي ولم يروني.'' رواه أحمد والدارمي والطبراني وقال الهيثمي: رجاله ثقات. وعن عبد الرّحمٰن بن العلاء الحضرميّ رضي الله عنه قال: حدثني من سمع النّبي صلى الله عليه وآله وسلم يقول: ''إنّه سيكون في آخر هذه الأمّة قوم لهم مثل أجر أولهم، يأمرون بالمعروف وينهون عن المنكر، ويقاتلون أهل الفتن.''رواه

البيهقي في الدلائل والسيوطي في المفتاح

وعن أبي هريرة رضی اللہ عنہ أن رسول الله ﷺ قال: ''مِن أشدّ أمّتي لي حبًّا، ناس يكونون بعدي، يودّ أحدهم لو رآني، بأهله وماله.''رواه مسلم وأحمد.

وعنه رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله ﷺ: ''إنّ أناسًا من أمّتي يأتون بعدي يودّ أحدهم لو اشترى رؤيتي بأهله وماله.''رواه الحاكم. وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد . وعن أنس رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله ﷺ: ''مثل أمّتي مثل المطر، لا يُدرى أوّله خير أم آخره.''رواه الترمذي وحسّنه وأحمد والبزار وإسناده أحسن

فَأَخْبَرَ الْعِبَادَ بِهِ ﷺ عَنْ جَمِيْعِ الْوَسَائِطِ وَالْوَسَائِلِ لِلإِيْصَالِ وَالإِعْطَاءِ وَالتَّحَمُّلِ وَالْأَدَاءِ مِنَ الْمُنَاوَلَةِ وَالْمُكَاتَبَةِ وَالإِعْلَامِ وَالْوَصِيَّةِ وَالْوِجَادَةِ. فأمّا المناولة مع الإجازة فلها إشارة في قوله تعالى: ﴿يٰـيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ط وَاٰتَيْنٰـهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا﴾ [مريم، ١٢:١٩] وقوله: ﴿وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ اِنَّ اللّٰهَ لا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَo وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَo وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ط فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِى الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَo﴾ [التوبة، ٩:١٢٠-١٢٢].

فيشير الحديث النبويّ ﷺ في المناولة مع الإجازة الّذي روى ابن مسعود رضي الله عنه عن رسول الله ﷺ: ’’كان الدِّين معلّقًا بالثريّا لتناوله ناس من أبناء فارس.‘‘ رواه الطبراني وابن أبي شيبة وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ’’لو كان العلم بالثريا لتناوله ناس من أهل (أبناء) فارس.‘‘ رواه أحمد وابن حبان. وقال الهيثمي: رواه أبويعلى والبزار والطبراني ورجالهم رجال الصحيح.

وعنه رضي الله عنه عن النّبي ﷺ قال: ’’ويل للعرب من شرٍ قد اقترب، أفلح من كفّ يده، تقرّبوا يا بني فرّوخ إلى الله، فإنّ العرب قد أعرضت، ووالله، إنّ منكم لرجالًا لو كان العلم بالثريا لنالوه.‘‘ رواه الطحاوي. وعنه رضي الله عنه عن النّبي ﷺ قال: ’’اقتربوا يا بني فرُّوخ، إلى الذِّكر، والله، إنّ منكم لرجالًا لو أنّ العلم كان معلقًا بالثّريّا لتناولوه.‘‘ رواه البيهقي. وعنه رضي الله عنه عن النّبي ﷺ قال: ’’ادنوا يا معشر الموالي، إلى الذكر، فإن العرب قد أعرضت وإن الإيمان لو كان معلقًا بالعرش كان منكم من يطلبه.‘‘ رواه أبونعيم في تاريخه

والمناولة من غير الإجازة: بقوله تعالى: ﴿أُولَٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيبُهُم مِّنَ الْكِتَٰبِ ط﴾ [الأعراف، ٧:٣٧] وسنّ النّبي ﷺ المناولة لأمته حينما كتب لأمير السرية كتابًا وقال: لا تقرأه حتى تبلغ مكان كذا وكذا فلما بلغ ذالك المكان قرأه على الناس وأخبرهم بأمر النّبي ﷺ.

رواه البخاري عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما.

فعلّمه الله تعالى بالمكاتبة بقوله تعالى: ﴿ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ﴾ [البقرة، ٢:٣]. وقوله: ﴿كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ﴾ [المجادلة، ٥٨:٢١]، وقوله: ﴿وَكَتَبْنَا لَهٗ فِي الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً﴾ [الأعراف، ٧:٢١]، وقوله: ﴿وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ﴾ [البقرة، ٢:٢٨٢]، وقوله: ﴿اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ﴾ [البقرة، ٢:٢٨٢]، وقوله: ﴿فَمَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتَابَهُمْ﴾ [الإسراء، ١٧:٧١] وقوله: ﴿اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ﴾ [النمل، ٢٧:٢٨].

وسنّ النّبيّ ﷺ المكاتبة لأمّته حينما قال ﷺ: ''اكتبوا لأبي شاهٍ.'' رواه البخاري ومسلم والترمذي عن أبي هريرة. وأمر ﷺ لرجل من الأنصار الّذي كان يسمع من النّبي ﷺ الحديث فيعجبه ولا يحفظه فقال له رسول الله ﷺ: ''استعن بيمينك وأومأ بيده الخط.'' رواه الترمذي عن أبي هريرة وعن ابن عمر رضي الله عنهما قال: قلت: ''يا رسول الله، إنّي أسمع منك الشيء أفأكتبه؟ قال: نعم. قال: وفي الغضب والرّضا؟ قال: نعم. فإنّي لا أقول فيهما إلا حقاً.''رواه أبوداود والحاكم وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال: ''ليس أحدٌ من أصحاب النّبي ﷺ أكثر حديثًا عنه منّي إلا ما كان من عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما فإنّه كان يكتب ولا أكتب.''رواه البخاري وعن أنسٍ رضي الله عنه موقوفاً: ''قيّدوا العلم بالكتاب.'' رواه الحاكم وعن رافع بن خديج رضي الله عنه قال: قلت: يا رسول

الله ﷺ: إنّا نسمع منك أشياء أفأكتبها؟ قال: ”اكتبوا ذالك ولا حرج.“ أسند الرامهرمزي بسنده في المحدث الفاضل وبعث رسول الله ﷺ بكتابه إلى كسرى مع عبد الله بن حذافة رضي الله عنه السّهمي فأمره أن يدفعه إلى عظيم البحرين فدفعه عظيم البحرين إلى كسرى.رواه البخاري عن ابن عباس رضي الله عنهما.

وقال أبوسفيان: كتب النّبي ﷺ إلى هرقل: ”تعالوا إلى كلمةٍ سوآءٍ بيننا وبينكم.“رواه البخاري. وكان النّبيّ ﷺ يكتب إلى ولاته وقضاته وعماله بالأحكام ومن ذالك رسالته إلى قيصر الروم، وإلى أمير بصرى، وإلى الحارث بن أبي شمر أمير دمشق من قبل هرقل، وإلى المقوقس أمير مصر من قبل هرقل، يدعوهم إلى الإسلام كما وجّه كتبه إلى النّجاشي ملك الحبشة وإلى كسرى ملك الفارس وإلى المنذر بن ساوي ملك البحرين وأرسل كتبه ورسله إلى اليمن وعمان واليمامة وغيرها من الملوك والأمراء ورؤساء القبائل ليبيّن لهم الإسلام ويدعوهم إليه.

فعلّمه الله تعالىبالإعلام بقوله: ﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ط وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰكُمْ﴾ [محمد، ٤٧:١٩]، وقوله: ﴿فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ط﴾ [القصص، ٢٨:٥٠]، وقوله: ﴿وَاتَّقُوْا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَo﴾ [البقرة، ٢:٢٠٣]، وقوله: ﴿مَا كُنْتَ

تَعْلَمُهَا اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ﴾ [هود، ١١:٤٩]، وقوله: ﴿وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ﴾ [ص، ٣٨:٨٨]، وقوله: ﴿وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰتَهَ وَالْاِنْجِيْلَ﴾ [آل عمران، ٣:٤٨]، وقوله: ﴿اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَ عَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا﴾ [الكهف، ١٨:٦٥] وقوله: ﴿قَالَتْ مَنْ أَنْبَاَكَ هٰذَا قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ﴾ [تحريم، ٦٦:٣] وقوله: ﴿قُلْ لَا تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ﴾ [التوبة، ٩:٩٤].

وعلّمه الله تعالى بالوصيّة بقوله: ﴿شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِی اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ﴾ [الشورى، ٤٢:١٣] وقوله: ﴿وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوْا اللّٰهَ﴾ [النساء، ٤:١٣١] وقوله: ﴿وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ﴾ [الشورى، ٤٢:١٣] فأمّا الوصية حين يحضر الموت فجعل إشارتها في قوله تعالى: ﴿وَ وَصّٰى بِهَا اِبْرٰهِمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ يٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِیْ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرَاهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝﴾ [البقرة، ٢:١٣٢-١٣٣] وقوله: ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرَا نِالْوَصِيَّةُ﴾ [البقرة، ٢:١٨٠] وقوله: ﴿شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ﴾ [المائدة، ٥:١٠٦].

وسنّ النّبيّ ﷺ الوصيّة لأمّته ﷺ لتحمّل حديثه ﷺ وأدائه حينما وصّى لمعاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ولأبي موسى الأشعري رضی اللہ عنہ عندما وجّههما إلى اليمن فقال عليه الصلاة والسلام: ''يسِّرا ولا تعسِّرا وبشِّرا ولا تنفِّرا.'' رواه البخاري. كان ذالك في السّنة التاسعة للهجرة. وقال رسول الله ﷺ لمعاذ رضی اللہ عنہ: ''إنّك ستأتي قومًا من أهل كتاب، فادْعهم إلى شهادة أن لا إله إلّا الله وأنّي رسول الله، فإن هم أطاعوا لذالك فأعلمهم أنّ الله افترض عليهم خمس صلوات في كلّ يوم وليلة، فإن هم أطاعوا لذالك، فأعلمهم أنّ الله افترض عليهم صدقة تؤخذ من أغنيائهم فترُدّ في فقرائهم، فإن هم أطاعوا لذالك، فإيّاك وكرائم أموالهم، واتّق دعوة المظلوم فإنه ليس بينها وبين الله حجاب.'' رواه مسلم. وأقبلت وفود العرب من سائر أطراف الجزيرة يبايعون الرّسول ﷺ بعد فتح مكة وحجّة الوداع وكانت بعض الوفود تقيم عنده ﷺ أيامًا وكان رسول الله ﷺ يجعل لهم الوصيّة والنّصيحة ثم تعود إلى قبائلها تبلّغهم وصيّة النّبي المصطفى ﷺ وتعليمات الدين المجتبى. ومن هذه الوفود كان وفد ضمام بن ثعلبة، ووفد عبد القيس ووفود بني حنيفة وطيء وكِندة، ووفد رسول ملوك حمير فبعث إليهم النّبي ﷺ كتابًا يخبرهم عن الإسلام ويحثّهم على طاعة الله والرّسول والتّمسك بدِينه وفيه وصيّته ﷺ لهم برسله وبعوثه ويوصيهم الخير في الرعية وقدمت وفود همدان ووفود ثعلبة وبني سعد وغيرها كثيرة ووصّى بها رسول الله ﷺ قولًا وكتابة.

وأكرمه الله تعالى بالوِجَادَةِ بقوله: ﴿اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِيْلِ﴾ [الأعراف، ٧:١٥٧] وقوله: ﴿مَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا﴾ [المزمل، ٧٣:٢٠] وقوله: ﴿لَعَلِّيْ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى﴾[طه، ٢٠:١٠] وقوله: ﴿وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا﴾ [الكهف، ١٨:٤٩] وقوله: ﴿قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗۤ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا﴾ [الأنعام، ٦:١٤٥] وقوله: ﴿وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا﴾ [الكهف، ١٨:٨٦] وقوله: ﴿اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ﴾ [النمل،٢٧:٢٣].

وسنّ النّبيﷺ الوجادة لأمّته حينما قال رسول اللهﷺ لأصحابه: ’’أَيُّ الخلق أعجب إليكم إيمانًا؟ قالوا: الملائكة. قال: وما لهم لا يؤمنون وهم عند ربهم؟ قالوا: فالنّبيّون. قال: وما لهم لا يؤمنون والوحي ينزل عليهم، قالوا: فنحن. قال: ومالكم لا تؤمنون وأنا بين أظهركم؟ فقال رسول اللهﷺ: إنّ أعجب الخلق إليّ إيمانًا لقوم يكونون من بعدي يجدون صحفًا فيها كتاب يؤمنون بما فيها.‘‘ رواه عمرو ابن شعيب عن أبيه عن جدّه عن النّبيﷺ أخرجه أحمد والحاكم والبزّار والطبّراني. وفي رواية: ’’أولئك أعظم أجرًا منكم.‘‘ وفي رواية: ’’فهؤلاء أفضل أهل الإيمان إيمانًا.‘‘

وشرّفه بأعلى الطّرق حين عرج به ﷺ من المكان النّازل إلى المقام العالي حتّى ظهر لمستوى يسمع فيه صرير الأقلام. رواه البخاري ومسلم عن طريق ابن شهاب الزّهري عن ابن عباس رضي الله عنهما. ورفعه إليه حتّى راٰه وفاز من اللّقاء والسّماع بالأماني والأمالي فرجع محدثًا لأمته بما أخذه في رحلته عن العليم الخبير في العاجل والآجل وجعل الله أخبار إسرآئه ومعراجهﷺ متواترة مشهورة وآثار دنوّه ودلوه عزيزة مستفيضة وأحوال لقائه ورؤيته غريبة وحيدة لأنه تعالى دنا وقَرُب من حبيبه الأولىﷺ فتدلّى على المقام الأجلى وزاد في قرب الإبانة والكرام لعظيم منزلته ولتشريف رتبته وإشراق أنوار معرفته ومشاهدة أسرار غيبه وقدرته من الله تعالى له مبرّة وتأنيسًا وبسطًا وإكرامًا وفضلًا وإنعامًا: ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى﴾ [النجم، ٩:٥٣] حتّى فارقه جبريل وانقطعت عنه الأصوات وسمع كلام ربّه ﷻ وهو يقول: "ليهدأ روعك يا محمد، اُدْنُ، اُدْنُ." رواه ابن أبي حاتم وابن جرير. وعن أنس رضي الله عنه: "ودنا الجبّار ربّ العزّة فتدلّى حتّى كان منه قاب قوسين أو أدنى." رواه البخاري في الصحيح عن طريق مسلم بن إبراهيم عن هشام عن قتادة عن أنس. ومكّنهﷺ من المقام الأعلى، حيث انعدم هناك الحال والمقام، ولم تبق هناك النفوس والقلوب والعقول والأوهام، وفنيت جميع الظّلم والأنوار وذهب الفوق والتحت، والجنة والنار، وعدم كل قاب ورفرف، ولم يبق جناح ولا ملك أشرف، واتحد هناك السؤال والجواب، وزال

المكتوب والكتاب، والحضور والغياب، وصار المجيب هو المجاب: ﴿ فَأَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا أَوْحٰى﴾ [النجم، ٥٣: ١٠] فكلّم الربّ عبده ﷺ بلا واسطة حين شرّفه بروئيته بلاحجاب كما قال تعالى: ﴿وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَاءُ﴾ [الشورى، ٤٢: ٥١].

ذكر ﷻ ثلاثة أقسامٍ من كلامه، فالأوّل: من وراء حجاب، هٰذا كتكليم موسى ؑ، والثاني: بإرسال الملائكة رسلاً هذا كحال جميع الأنبياء وأكثر أحوال نبيّه ﷺ. والثالث: قوله: وحيًا فلم يبق من صور الكلام إلّا المشافهة مع المشاهدة فهذا كحال النّبي المصطفى ﷺ ليلة الإسراء والمعراج كما روى ابن عبّاس رضي الله عنهما: ’’إنّه ﷺ رآه بعينه.‘‘ أخرجه أحمد بإسنادٍ صحيحٍ وأيّده تفسير الآية: ﴿ وَمَا جعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ ﴾ [الإسراء، ١٧: ٦٠] الّذي أخرجه البخاري في الصحيح عن ابن عبّاسٍ رضي الله عنهما قال: ’’هي رؤيا عين أُرِيها رسول الله ﷺ ليلة أسري به.‘‘ ورُوي ذالك عنه من طرقٍ وقال: ’’إنّ الله تعالى اختصّ موسى ؑ بالكلام وإبراهيم ؑ بالخلّة ومحمّدًا ﷺ بالرّؤية.‘‘ أخرجه النّسائي وابن أبي عاصم في السّنّة وابن خزيمة في التّوحيد والطبراني في الأوسط وصحّحه الحاكم ووافقه الذّهبي.

وروى الترمذي عن الشعبي قال لقي ابن عباس رضي الله عنهما

كعباً بعرفة فسأله عن شيءٍ فكبّر حتى جاوبته الجبال فقال ابن عباسٍ رضي الله عنهما: إنّا بنو هاشم، فقال كعبٌ ﷺ: ''إنّ الله قسّم رؤيته وكلامه بين محمّد وموسى، فكلّم موسى مرّتين ورآه محمّدٌ ﷺ مرّتين.''
وروى الترمذي عن عكرمة عن ابن عبّاس رضي الله عنهما بإسناد حسن، قال: ''رأى محمدٌ ﷺ ربّه، قلت: أليس الله يقول: ﴿لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ ﴾ [الأنعام، ٦:١٠٣] قال: ويحك! ذاك إذا تجلّى بنوره الّذي هو نوره، وقد رأى محمّدٌ ﷺ ربّه مرّتين.'' وقال ابن عبّاس رضي الله عنهما: ''قد رآه النّبي ﷺ.'' وقال الترمذي: هذا حديثٌ حسنٌ.
وروى في قوله: ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى ۝﴾ [النجم، ٥٣:١١] قال ابن عبّاس رضي الله عنهما: ''رآه بقلبهِ.'' وقال الترمذيُّ: هذا حديثٌ حسنٌ.
وروى أيضاً عنه ﷺ في قول الله: ﴿وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۝ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۝﴾ [النجم، ٥٣:١٣-١٤].

وروى مسلم عن عبد الله بن شفيق ﷺ قال: قلت لأبي ذرٍ ﷺ: ''لو رأيتُ رسول الله ﷺ لسألته، فقال: عن أيّ شيءٍ كنت تسأله؟ قال: كنتُ أسأله هل رأيتَ ربّك؟ فقال أبو ذرٍ ﷺ: قد سألته فقال: رأيتُ نورًا.'' وروى الترمذي ولفظه: ''نورٌ أنّي أراه.''وقال: هذا حديثٌ حسنٌ، وروى أحمد في المسند قال: حدّثنا عفّان حدّثنا همّام حدّثنا قتادة عن عبد الله بن شقيق ﷺ قال: قلت لأبي ذرّ ﷺ: ''لو رأيتُ رسول الله ﷺ لسألته قال: وماكنتَ تسأله قال: كنت أسأله هل رأى ربّه ﷻ قال: فإني قد سألته فقال: قد رأيته نورًا أنّي أراه. قال عفّان:

بلغني عن ابن هشام يعني معاذًا أنه رواه عن أبيه كما قال همّام: قد رأيته.‘‘

وروى أحمد أيضًا في المسند قال: حدّثنا وكيع وبَهْزٌ قالا: حدّثنا يزيد بن إبراهيم، عن قتادة قال بهز: حدّثنا قتادة: عن عبد الله بن شقيق رضي الله عنه قال: قلت لأبي ذرّ رضي الله عنه: ’’لو أدركتُ رسول الله ﷺ لسألته قال: عن أي شيء؟ قلت: هل رأيتَ ربّك فقال: قد سألته فقال: ’’نورٌ أنّى أراه يعني على طريق الإيجاب.‘‘

وأخرج مسلم في الصحيح عن عطاء التّابعي رضي الله عنه مثله، وعن أبي العالية التابعي رضي الله عنه وقال: ’’رآه بفؤاده مرّتين.‘‘ روى ابن أبي حاتم عن محمّد بن كعب القرظي وربيع بن أنس رضي الله عنه أنّ النّبي ﷺ سُئل هل رأيتَ ربّك؟ قال: ’’رأيته بفؤادي.‘‘ وروى عبد الرزاق رضي الله عنه عن الحسن البصري التابعي رضي الله عنه ’’أنّه كان يحلف بالله لقد رأى محمّد ﷺ ربّه.‘‘ وروى ابن إسحاق رضي الله عنه عن مروان بن الحكم أنّه سأل أبا هريرة رضي الله عنه: ’’هل رأى محمّدٌ ﷺ ربّه؟ فقال: نعم.‘‘ وحكى النّقاش عن أحمد بن حنبل رضي الله عنه أنّه قال: ’’أنا أقول بحديث ابن عبّاس رضي الله عنهما بعينه رآه حتىّ انقطع نفسه يعني نفس أحمد.‘‘ وروى أبو عمر أحمد بن حنبل رضي الله عنه مثله وروى عبد الله بن أحمد بن حنبل رضي الله عنه عن أبيه مثله. قال مثله معاذ بن جبل رضي الله عنه وابن عمر وعكرمة التابعي والإمام جعفر بن محمّد الصادق رضي الله عنهم وقال أبو الحسن على بن إسماعيل الأشعري رضي الله عنه وجماعة من أصحابه ’’أنّه رأى الله تعالى ببصره وعيني رأسه وهكذا بقلبه وبفؤاده.‘‘

ففهم من وحيه صريح المعنى ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی﴾ [النجم، ٥٣:١١] من حقائق القرب والوصل بين العبدية والأحدية، والفصل بين الحدثية والقَدمية، ﴿وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰیo﴾ [النجم، ٥٣:١٣] وما شغلته ملاحظة الملأ الأعلى، ﴿عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰیo﴾ [النجم، ٥٣:١٤] حيث تجتمع البداية والانتها ويكون الأزل والوقت والأبد سواء، ﴿عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰیo﴾ [النجم، ٥٣:١٥] مستقر الواصلين الأحياء إذ شاهدوا جنة الذات وأنهار الصفات عن الورى، ﴿اِذْ يَغْشَی السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰیo﴾ [النجم، ٥٣:١٦] من طرف الأسرار والأنوار في العُلٰى، ﴿مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰیo﴾ [النجم، ٥٣:١٧] وكيف يزيغ من القدم إلى العدم الذي لا يُرى.

إنّ الله أمرنا أن نحمدعلى مُرسَل آلائه ومرفوعها، ونشكر على مسلسل نعمائه وموصولها، بصحيح الحديث، وحسن الخبر، وقوي الأثر ما بين مؤتلف الفضل ومتّفقه ومختلف العدل ومفترقه، وشرّفه بأقوى سندٍ يتّصل به لأنّه هو الطّريق الموصلة إلى الغاية وهو الّذي يلجأ إليه ويُستند به ويُعتمد عليه وأنعمه بأعلى متن يُهتدى به لأنّه يخبر عن قول النّبيﷺ وفعله ووصف النّبيﷺ وتقريره ويراد بها السنن عند أهل الفن وأُرسل إلى الخلق كافة بشيرًا ونذيرًا، وأزال عنهم بصحة التوحيد عِلَل الشّرك والفسق والكذب والضلال، وشرح الدين الصحيح بعُلّو العدالة وتمام الضبط في كل مقالٍ، وحفظه عن الشذوذ في كل مجالٍ وبلّغه بالسّلامة عن العلّة والطعن

وسوء الحال، وشرّف سندنا من أوله إلى منتهاه بالاتّصال ومن أطاعه ﷺ فقد أطاع الله، ومن عصاه ﷺ فقد عصى الله، لأنّه ﷺ فرّق بين الحقّ والباطل، والمقبول والمردود، وقسّم الأعمال والأحوال بين الصحيح والحسن والضعيف، وجعل الله ذكره ﷺ مَرْفُوْعًا له وحُبّه ﷺ مُسنَدًا إليه، وحكمه ﷺ مُتّصلا به، وجعل قبول العمل مَوْقُوْفًا على اتّباعه ﷺ، وقرّر كمال الإيمان مَقْطُوْعًا إلى ما جاء به ﷺ غير كونه منقطعًا ولا مُعْضلًا لا مُرسلًا، ومن قطع اتّصاله به ﷺ أو إسناده إليه ﷺ صار مُعَلّقًا، ومَنْ بدّل هديه ﷺ صار مَقْلُوْبًا، ومن اختلف على الأوجه والتفرقة بغير الترجيح والجمع صار مُضْطَرِبًا، ومن دخلت علّةٌ قادحةٌ في صحة باطنه مع سلامة ظاهره صار مُعَلّـلًا، ومن تبع ثقةً وخالف من كان أوثق منه بغير الجمع صار شَاذًا، ومن خلط ظـلام الترك والخفاء بنور الذكر والجلاء صار مُدَلِّسًا، ومن أخذ عن مُرشده إلى الطريق ولم يسمّ صار مُبْهَمًا، ومن أدخل على كـلامه من كـلام الغير كلمةً زائدةً صار مُدْرِجًا ومن أخذ عن مَثِيْله وقرينه الّذي تساوى به في السِّنِ والسند صار مُدَبَّجًا، ومن سقط بسبب الضّعف وانحطّ في بُؤرة الوضع صار مَطْرُوْحًا، ومن غيّر الحديث إعرابًا أو حروفًا صار مُحَرِّفًا، ومن حوّل الكلمة شَكْـلًا بتغيير النقط صار مُصَحِّفًا، ومن أطاع واحدًا متّهمًا بالكذب صار مَتْرُوْكًا، ولو خالف الضعيف معروفًا الّذي هو أولى وأوثق منه صار مُنْكِرًا ومن صنع واختلق وكذب وافترى عليه صار وَضَّاعًا، فهو شرّ

الضعاف خطرًا وأشدّها ضررًا.

فاعلموا أنّ الله تعالى قسّم الأمّة المحمّدية الّتي أورثها الكتاب واصطفاها إلى ثلاثة أصنافٍ: فمنهم نَاقِصٌ، ومنهم مُتَوَسِّطٌ، ومنهم كَامِلٌ، فالناقص: هو ظالمٌ لنفسه، والمتوسط: هو مقتصدٌ، والكامل: هو سابقٌ بالخيرات وقال الله في كتابه: ﴿ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ○ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ○ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ○ نِالَّذِىْ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ ○﴾ [فاطر، ٣٥:٣٢-٣٥] فالظالم لنفسه هو الضعيف، والمقتصد هو الحسن، والسابق بالخيرات هو الصحيح. وكلٌّ واحدٍ مِن هؤلاء الثلاثة ورث الكتاب، ودخل في العباد المُصْطفَين واستحقّ نعمة القبول للجنّة، ويعطى مِن أساوِرَ مِنْ ذَهَبٍ ولؤلؤ وحَرِيْرٍ، كما ورد عن الرؤوف الرحيم العليم الخبير. وهذه الثلاثة تمثّل الدرجات الثلاث المذكورة في حديث جبريل عليه السلام: الإسلام والإيمان والإحسان.

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيْدُ

سَوَادِ الشَّعْرِ، لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ، حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، أَخْبِرْنِي عَنِ الإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَ تَصُوْمَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا. قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ! قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الإِيْمَانِ. قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ. قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الإِحْسَانِ. قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ قَالَ: مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَتِهَا؟ قَالَ: أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ. ثُمَّ انْطَلَقَ، فَلَبِثْتُ مَلِيًّا، ثُمَّ قَالَ: يَا عُمَرُ أَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ؟ قُلتُ: اَللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: فَإِنَّهُ جِبْرِيْلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ متفق عليه وهذا لفظ مسلم.

وقال الله تعالى عن الإسلام: ﴿قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِیْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۝﴾ [الحجرات، ٤٩:١٤] فميّز الله تعالى المسلمين من المنافقين تمييزًا صريحًا بقوله: ﴿اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا۝ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَ اَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَ اَخْلَصُوْا

دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ط وَ سَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًاo﴾ [النساء، ٤:١٤٥-١٤٦] فإن الناس قبل الهجرة لم يكونوا إلا مؤمنًا أو كافرًا، فلم يكن هناك منافقٌ، فإنّ المسلمين كانوا مستضعفين، فكان من آمن، آمن باطنًا وظاهرًا، ومن لم يؤمن كان كافرًا، فبعد الهجرة إلى المدينة صار للمسلمين عزٌّ ونصرٌ وعلوٌّ وولايةٌ فدخل كثير من أهلها في الإسلام موافقة، أو رغبة ورهبة، فمن دخل في الإسلام موافقة ومتابعة كان مسلمًا ومن دخل في الإسلام ظاهرًا متربصًا وهو في الباطن كافرٌ كان منافقاً، ومن دخل في الإسلام مطمئناً مخلصاً متيقناً كان مؤمناً.

فجعل للمنافقين الدرك الأسفل فهي درجة مردودة. هذا مثل الإسناد الموضوع، فوصف المسلمين بالتوبة والإصلاح والاعتصام، والإخلاص وأخرجهم من الدرك الأسفل المردود. هذا مثل الإسناد الضعيف، وشرّفهم بمعيّة المؤمنين الذين لهم أجرٌ عظيمٌ، وتنزل عليهم السّكينة: ﴿لِيَزْدَادُوْا إِيْمَانًا مَّعَ إِيْمَانِهِمْ﴾[الفتح، ٤٨:٤] ويمشون معهم ﴿نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَ بِأَيْمَانِهِمْ﴾[التحريم، ٦٦:٨] لن يستطيع المنافقون أن يقتبسوا من نورهم بل يقال لهم: ﴿ارْجِعُوْا وَرَآئَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًاط فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌط بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَ ظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُo﴾ [الحديد، ٥٧:١٢-١٥] فإنّ المنافقين مثلهم مثل الإسناد الموضوع المردود، له الدرك الأسفل، وليس له القبول قطعاً، هذا الّذي لبث في النّار أحقابًا لا يذوق فيها

بردًا ولا شرابًا إسمه مرقوم في كتٰبِ الفجّار لفي سِجّين فويلٌ للكاذبين الوضّاعين المكذّبين والمسلمون مثلهم مثل الإسناد الضعيف، الذي تعطي له المغفرة والقبول في الطّرف الأدنى، وليس له الدخول في مساكن الفردوس الأعلى، فإنه يأكل من فواكه الجنّة وجعل الله شربه شراباً طهورًا، ولم يكن قبل الشفاعة شيئا مذكورًا: ﴿فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذَالِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ۝﴾ [الدهر، ١١:٧٦] المؤمنون مثلهم مثل الإسناد الحسن. هو من ﴿إِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا۝ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا۝﴾ [الدهر، ٧٦:٥-٦] وهذا الذي اقتبس الحُسْنَ من غيره، والذين صاروا من الحسن لذاته فإنهم: ﴿وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا۝ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا۝ وَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ج إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا۝﴾ [الدهر، ٧٦:١٧-١٩] فلا بُدّ للمسلمين أن ينتفعوا من معية الصالحين ودعواتهم واستغفارهم وشفاعتهم كما قال الله تعالى: ﴿اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ يَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ج رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَ اتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَ قِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ ط اِنَّكَ اَنْتَ

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ○ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ط وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ط وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○﴾ [المؤمن، ٤٠:٧-٩] وقال الله تعالى: ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِينَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط اُولٰئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ○﴾ [الحجرات، ٤٩:١٥] وقال: ﴿اُولٰئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ﴾ [المجادلة، ٥٨:٢٢]. فالمؤمن صادقٌ مصدوقٌ مؤيِّدٌ ومؤيَّدٌ فيزيد الله إيمانه بأعماله الصّالحة ويزيد إيمان عامّة المسلمين ويؤيّدهم ببركاته المؤثرة الشائعة. كما قال الله تعالى: ﴿وَإِذَا مَآ أُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ إِيْمَانًا فَأَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ إِيْمَانًا وَّ هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ○﴾ [التوبة، ٩:١٢٤] وقال الله تعالي: ﴿هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِي قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْا إِيْمَانًا مَّعَ إِيْمَانِهِمْ﴾ [الفتح، ٤٨:٤] وقال الله تعالي: ﴿وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ﴾ [محمد، ٤٧:١٧] وقال الله تعالي: ﴿إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ○ وَّرَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ﴾ [الكهف، ١٨:١٣-١٤] وقال الله تعالي: ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ إِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ○﴾ [الأنفال، ٨:٢] وقال الله تعالي: ﴿لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَ يَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْآ اِيْمَانًا﴾ [المدثر، ٧٤:٣١] وقال الله تعالي: ﴿اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ○﴾ [آل عمران، ٣:١٧٣] وصَحَّ عَنْ رَسُوْلِ

اللهِ ﷺ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا، أَوْسَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ (لَا يَدْرِي أَبُوْحَازِمٍ أَيُّهُمَا قَالَ): مُتَمَاسِكُونَ آخِذٌ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، لَا يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ، وُجُوْهُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ. متفق عليه. وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مُجَادَلَةُ أَحَدِكُمْ فِي الْحَقِّ يَكُوْنُ لَهُ فِي الدُّنْيَا بِأَشَدَّ مُجَادَلَةً مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِرَبِّهِمْ فِي إِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ أُدْخِلُوا النَّارَ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا إِخْوَانُنَا كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَنَا وَيَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَيَحُجُّوْنَ مَعَنَا فَأَدْخَلْتَهُمُ النَّارَ قَالَ: فَيَقُوْلُ: اذْهَبُوْا فَأَخْرِجُوْا مَنْ عَرَفْتُمْ مِنْهُمْ. رواه البخاري.

هناك الصّراحة بالآيات القرآنية، والأحاديث الصحيحة، والدلالة والاقتضاء القطعي فيها بأن الإيمان والإيقان يزيدان، وكذا الهداية والمعرفة تزيدان بمدد الأمور المباركة المفضّلة، ولهذا صار الحديث الحسن مؤيّدًا بالخيرات والبركات، ويصير ناصرًا و مؤيّدًا أيضًا للضّعاف في الحسنات والمبرات. فأما المحسن فهو في المرتبة الرابعة الأعلى، فقال الله تعالى فيه: ﴿وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَ هُوَ مُحْسِنٌ وَّ اتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا﴾ [النساء، ٤:١٢٥] وقال: ﴿بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَ هُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ [البقرة، ٢:١١٢] وفي قوله ”وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ“ إشارةٌ إلى أن ليس لهم الخوف على نفوسهم أن لا يقبلوا ولا يصلوا الجنّة نعيمًا. وفي قوله

"وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ" إشارةٌ إلى أن ليس لهم الحزن في أزواجهم وأحبابهم وأتباعهم وذرّيّاتهم لو تبعوهم في الإيمان أن يُرَدّوْا ويُلْقَوا في النّار تعذيبًا. وقال الله تعالى: ﴿إِنَّ رَحْمَتَ اللهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ [الأعراف، ٥٦:٧] وقال: ﴿وَ اَحْسِنُوْا اِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ [البقرة، ١٩٥:٢] فهذا معلوم أنّ الإحسان لا يوجد ولا يتحقق إلا بالسخاء والنصرة والعطاء للغير، وإذ اختار العباد المحسنون عمل الإحسان لم يفعلوا إلّا الإيثار للضعفاء، والإمداد للمساكين، والاستغفار للمذنبين، وإذا اختار اللهﷻ جزاء الإحسان لن يفعل إلّا بقبول شفاعة المحسنين المسندين في حق الخطّائين المنتسبين إليهم، وبمعونتهم وبمغفرتهم، لأن نفوسهم كانت راضيةً، وجعلها الله مرضيةً، كي تفرح وترضى في أعوانهم وأنصارهم ومحبيهم ومتبعيهم فهل جزاء الإحسان إلّا الإحسان ولا بدّ أن يكون إحسان الله العظيم المعين أوسع من إحسان العبد المستعين، فأما المحسنون فهم أهل الإسناد الصحيح. فإنهم يشربون من تسنيم: ﴿يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ خِتَامُهٗ مِسْكٌ ط وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ﴾ [المطففين، ٢٥:٨٣-٢٦] فإن المحسن إيمانه بعيدٌ عن رجم الظّنون، ونظيفٌ كأمثال اللؤلؤ المكنون، ومعصوم من الخوف والحزن والرّيب، ومحفوظٌ من التّهمة والوهم والعيب، والمؤمن أي صاحب الإسناد الحسن هو ممنوع من الدّنس والدَّرَنِ، ولا يُوْصَفُ بكسل ولا أرن، نقيّ العرض والذّات، ومأمون عن الكبائر وخبائث

الشّهوات، يبصر حسنه بالعين، لا يلفظ بلسان ولا شفتين، فأمّا المسلم وهو صاحب الإسناد الضّعيف، فَتَنْقُصُ صحته بالعلّة، أمّا الشديد أو الخفيف فإنّه يقبل ويترقى من مرتبة الضعف إلى مرتبة العمل به، بالانتشار عند الثقات والانضمام بالمتابعات الطيبات، فإنّه يقبل بشفاعة الصحاح للكاملين والحسان المتقين، ويعتضد بتقوية الصالحين المحفوظين الثابتين، ويصلح بمتابعة المعروفين المقبولين الصادقين، ويتقوى بشهادة كثرة طرق الثقات المؤيدين العادلين، وينتفع بموافقة الحفّاظ المعدّلين والكبار المسندين، ويُحتجّ بتأييد القياس المعتبر، والإفتاء المشتهر، من العلماء المحققين، ويستشهد بقبول أهل العصور وتعامل أهل الدّهور من المحدثين.

فأما الأولياء والصلحاء المحسنون، أي أصحاب الإسناد الصحيح فقد قال الله تعالى في حقهم: ﴿اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ○ يَا عِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ○ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِآيَاتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ○ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ○﴾ [الزخرف، ٤٣:٦٧-٧٠] إنَّ الله فرّق بين "أنتم" و"أزواجكم" في دخولهم الجنّة فقال: ادخلوا (أيها الأولياء) الجنّة أنتم، لأنكم من العباد المتّقين الذين لا خوف عليهم ولا هم يحزنون، ولكنّ "أزواجكم" أيضًا يدخلون الجنّة معكم فإنّهم لايدخلون باستحقاق أنفسهم، بل يكون دخولهم لأجل معيّتهم بالأقوياء المتّقين ولموافقتهم الصّلحاء الثّابتين، وبإعانة الصحاح الحسان المقبولين

إنّ هذه المعيّة والموافقة والإعانة والتّقوية رفعت ضعف الأزواج الّذي كان في نفوسهم وأعمالهم وجعلتهم مقبولين مغفورًا لهم.

قال الله تعالى في مقام آخر: ﴿إِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنَّاتٍ وَّ نَعِيْمٍO فَاكِهِيْنَ بِمَآ اٰتَاهُمْ رَبُّهُمْ وَوَقَاهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِO كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْئًام بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَO مُتَّكِئِيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ وَّ زَوَّجْنَاهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍO وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيْمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ أَلَتْنَاهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍط كُلُّ امْرِئٍم بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌO﴾ [الطور، ٥٢:١٧ـ٢١] إذا وقعت فطرة الذرّيّة مومنة سليمة طيّبة بقبول الفضائل والحسنات والخيرات والبركات. ولكنّها ضعيفة في صحّتها وعملها ودرجتها. وصل إليها فيض الآباء الأقوياء، وبركة الكبرآء ومدد الأولياء والصلحاء فيقوّيها، ويرفعها إلى مرتبة القبول، ويدخلها في الدرجات العليّة مع الأرواح الرفيعة المقرّبة الواصلة، فإنّه تعالى مبلغهم من الأدنى إلى الأعلى، ومخرجهم من الوحشة إلى الوصلة، وموصلهم من الغربة إلى القربة. كما قال الله تعالى: ﴿يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَأْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَأْثِيْمٌO﴾ [الطور، ٥٢:٢٣] إذا شرب هؤلاء الضعفاء شراب القبولية والقربة والوصال بعد رفع درجاتهم إلى مقامات الأولياء والصّلحاء من أهل الكمال فورثوا درجات الاستقامة بعد الموافقة من أهل الكرامة﴿قَالُوْآ إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ أَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَO﴾ [الطور، ٥٢:٢٦] أي كنّا خائفين في حال الضّعف والفرقة والغربة، عالمين بأنّنا غير مقبولين وغير موصولين. ﴿فَمَنَّ اللّٰهُ

عَلَيْنَا وَ وَقَانَا عَذَابَ السَّمُوْمِ﴾ [الطور، ٢٧:٥٢] أي أخرجنا الله تعالى من الذّلة ووصفنا بالعزّة وشرّفنا باللقاء والتّلقي والقبول. لأنّهم إذا رغبوا في حرص الثواب، والخوف من العقاب، وفي مناقب أهل الكمال وفضائل الأعمال اشتاق الصلحاء إليهم، وتلاقوا بهم، وتحابّ وتوافق الكبراء لهم، وتجالس وتماثل العمداء بهم، ورفعوهم وتقبّلوهم ووثّقوهم، ورجّحوهم حدّ الثقة والشهرة والترجيح.

فمن دخل في زمرهم تيسّر له المدد والبركة والموافقة المؤيّدة، وخرج من الظلمة إلى النور، وتعزّز بالتّلقي والظهور، وحصل له الترقي والقبول بتحيّة السّلام ومزيد الجوار الكرام كما قال الله تعالى: ﴿هُوَ الَّذِىْ يُصَلِّىْ عَلَيْكُمْ وَ مَلَآئِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ ط وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا○ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ج وَّاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا○﴾ [الأحزاب، ٤٣:٣٣-٤٤] هذا الأصل من القطعيّات الشرعية الثابتة من الكتاب والسّنّة كما ذُكِرَ في الدعاء في القرآن الكريم: ﴿وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا﴾ [النساء، ٧٥:٤] قوله تعالى: ﴿وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ط ﴾ [التوبة، ٧١:٩] وقوله تعالى: ﴿وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ [المائدة، ٢:٥] فمعناه لو كانت هناك علّة في الإسناد علة قبيحة شديدة مثل الوضع والكذب، أو غير ذالك، فلا تنفعه شفاعة الشافعين. وإن كانت في الإسناد علةٌ خفيفةٌ ضعيفةٌ، مثل سيّئة أو زلّة أو خطيئة إمّا صغيرة أو

كبيرة، تمكن إزالة ضررها بالشّفاعة والمعاونة والموافقة من الأولياء والصّالحين والثّابتين، لينفعه ويعينه ويرفعه فيصير مقبولًا ومعمولًا به. كما قال الله تعالى: ﴿فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ۝﴾ [التحريم، ٦٦:٤]. لأن الله جعل صالح المؤمنين ظهيرًا للضعاف المسلمين، فلا تنفع الشفاعة والولاية للكفار الظالمين، ولا للمنافقين.

وأمّا حكم المراسيل والضعاف فالخبر المرسل هو قويٌّ وحجّةٌ عند أكثر الأئمة الكبار، غير محتاج للتقوية والاعتضاد والانتصار، كالضعيف والمجروح في الاعتبار، قال الله تعالى: ﴿وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ۝﴾ [التوبة، ٩:١٢٢] دلّت الآية على أنّ الطائفة الّتي تفقّهت في الدّين، وتخصصت في العلم. إذا رجعت إلى قومها وأنذرتهم بما قال النّبي ﷺ. أنّه يجب قبول خبرهم، ولم تفرق الآية في الأخبار والإنذار بين ما أسندوه، وما أرسلوه، ولا بين الصحابة والتابعين، ومن بعدهم. ولم يميز بين من أخبر وأنذر مِنْ مرسلٍ أو من مسند. فقد قال الله تعالى فيه: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْا﴾ [الحجرات، ٤٩:٦] رويت هناك قراء تان متواترتان "فتبيّنُوا" أو "فتثبّتُوا" وما قال "فَلا تقبَلُوا" أو "ردُّوه" أو "اتركوه، بل الأمر فيه للتبين والتحقق والتثبت. فلم يأمر الله تعالى بالتبيّن والتثبّت

إلا في خبر الفاسق، فدلّت الآية على أنّ العدل الثّقة لا يجب التبيُّن والتثبُّت والتحقّق في خبره، والمرسل عدلٌ ثقة فيجب قبول خبره لأنّ الآية لم تفرق بين ما أسنده وما أرسله، وهكذا الأحاديث النبوية ﷺ الّتي وردت في التبليغ كقوله ﷺ: ''بلغّوا عنّي ولو آية.'' و''ليبلّغ الشاهد منكم الغائب.'' رواهما البخاري لأنّه أمر بالتبليغ عنه في كلّ حالٍ ومجالٍ، فالأمر بالتبليغ لا بّد له من فائدة العمل بما يبلّغ الراوي من بعده، ولم يفرّق الحديث بين ما كان يبلّغه الراوي مسندًا أو مرسلًا. واتّفق الصحابة على قبول روايات ابن عباس والنعمان بن بشير وابن الزبير ﷺ، وسائر الصغار من الصحابة والقرابة. مع أنّهم لم يسمعوا من النّبي ﷺ أكثرها ورووها مرسلة وهكذا إجماع التابعين على قبول المراسيل ولم يزل العمل بالإرسال وقبوله حتى حدث بعد المائتين القول بردّه. ولاريب أنّ خبر الفاسق هو الإسناد الضعيف جدًا فأشار بهذا الأمر إلى وجود الصلاحيّة الأصليّة للقبول في السند الضعيف، ولوكان ''نبأ الفاسق'' مردودًا قطعًا ومطلقاً لقال الله تعالى: ﴿وَلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○﴾ [النور، ٢٤:٤] ولكن قوله: ''فتبيّنوا'' صريح الدلالة وصحيح الشهادة، لأنّ هذا الخبر والإسناد مطالب فيه بالتبيّن والتحقق للقبول، ولا يجوز الإنكار عليه والتكذيب به على الإطلاق فمعناه لوحصلت التقوية للإسناد الضعيف بعد التبيّن والتثبت لتأييد الثقات والأثبات فيقبل ويعمل به.أو وجد الخبر الضعيف في المناقب، وفي الفضائل

وفي الترغيب والترهيب فيقبل ويُعمل به.أو وجد الخبر من طريقين: كل منهما ضعيف قوي أحد الطريقين بالآخر فيصير حسنًا.أو وجد الخبر، فصرّح أحد من أئمة الحديث والجرح وضعه أو ضعفه وآخر بالصحة، وتوجد كثرة طرق فيه أو تأيد متنه بروايات أخرى، فيصير في درجة الحسن. أو وجد الخبر بسند ضعيف وتوبع بمعتبر يقبل ولا ينحط إلى الضعف. أو وجد الخبر الضعيف وورد من جهة أخرى. أو وجد الخبر الضعيف في أمر لا يروى فيه حديث بإسناد أحسن منه، فيقبل ويعمل به.فإنّ الضعيف هو مانقص عن درجة الحسن قليلا، كما الحسن هو ما قصر عن رتبة الصحيح قليلا، وارتقى عن درجة الضّعيف، ولذا يقال آخر مراتب الحسن هي أوّل مراتب الضّعيف. وهكذا جعل المطروح ما نزل عن رتبة الضّعيف، وارتفع عن الموضوع، فمنزلته بين الضعيف والموضوع، حتى لا يقال الضعيف ولا المتروك ولا المطروح موضوعًا، لأنّ كلّ ضعيفٍ ليس بموضوعٍ، بل الموضوع هو المختلق المصنوع، هو في الحقيقة ليس بحديث، ولكنّ المحدثين سمّوه حديثًا بالنظر إلى زعم راويه، فإنّ الموضوع لا يعادل الضّعيف ولا يساويه. أمّا الضعاف فيكفي لنا قول العفافقول الإمام عبد الرحمٰن بن المهدي، رواه الحاكم في المدخل: ''إذا روينا في الثواب والعقاب وفضائل الأعمال تساهلنا في الأسانيد وسمحنا في الرجال، وإذا روينا في الحلال والحرام والأحكام تشدّدنا في الأسانيد وانتقدنا الرجال.'' وأيّد هذا القول

الّذي صدر من أكابر الأئمة والرجال قول الإمام أحمد بن حنبل رواه الحاكم في المدخل إذا روينا عن رسول اللهﷺ في الحلال والحرام والسّنن تشدّدنا، وإذا روينا عن النّبيﷺ في فضائل الأعمال وما لا يضع حكمًا ولا يرفعه تساهلنا في الأسانيد.

فَإِنَّ شَرَّ الضَّعِيْفِ الْمَوْضُوْعُ، وَأَخَفَّهُ الْمَتْرُوْكُ، ثُمَّ الْمُنْكَرُ، ثُمَّ الْمُعَلَّلُ، ثُمَّ الْمُدْرَجُ، ثُمَّ الْمَقْلُوْبُ، ثُمَّ الْمُضْطَرِبُ، فَهُوَ الْمُضْطَرُّ هَكَذَا رَتَّبَ ابْنُ حَجَرٍ.

أمّا بعد: فإنّ علم السّنّة والحديث أشرف المطالب وأعلاها وأنجح الرغائب وأغلاها وأطيب المكاسب وأزكاها وأهم الأمور بالعناية وأولاها قد بيّن الله شرفه وفضله ورفع أسانيد أهل الرواية وكملهم بمعارف لطائف الدراية ومنّ علينا بهباته الوافرة وآلائه المتكاثرة وأيّدنا بهذا الدين المتين برواية السّنّة المطهرة والأحاديث الشريفة المنوّرة في كل زمان ومكان.

كما نقل العلامة محمد جمال الدين القاسمي في قواعد التحديث ”قال الإمام النووي قدس الله سرّه في ”مقدمة شرحه على صحيح مسلم“: ”إن من أهم العلوم تحقيق معرفة الأحاديث النبويات، أعني معرفة متونها، صحيحها وحسنها وضعيفها، وبقية أنواعها المعروفات، ودليل ذلك: أن شرعنا مبنيٌّ على الكتاب العزيز والسنن المرويات، وعلى السنن مدار أكثر الأحكام

الفقهيات، فإنّ أكثر الآيات الفروعيات مجملاتٌ، وبيانها في السنن المحكمات.

وقد اتفق العلماء على أنّ من شرط المجتهد من القاضي والمفتي أن يكون عالمًا بالأحاديث الحكميات. فثبت بما ذكرناه: أنّ الاشتغال بالحديث من أجلّ العلوم الراجحات، وأفضل أنواع الخير، وآكد القربات. وكيف لا يكون كذلك وهو مشتمل على بيان حال أفضل المخلوقات، عليه من الله الكريم أفضل الصلوات والسلام والبركات؟

ولقد كان أكثر اشتغال العلماء بالحديث في الأعصار الخاليات، حتى لقد كان يجتمع في مجلس الحديث من الطالبين ألوفٌ متكاثراتٌ، فتناقص ذلك، وضعفت الهِمم، فلم يبق إلا آثارٌ من آثار هم قليلات، والله المستعان على هذه المصيبة وغيرها من البليات.

وقد جاء في فضل إحياء السنن المماتات أحاديث كثيرة، معروفات مشهورات، فينبغي الاعتناء بعلم الحديث، والتحريض عليه لما ذكرنا من الدلالات، ولكونه أيضاً من النصيحة لله تعالى، وكتابه ورسوله وللأئمة والمسلمين والمسلمات، وذلك هو الدين كما صحّ عن سيد البريات صلوات الله وسلامه عليه، ولقد أحسن القائلُ: من جمع أدوات الحديث استنار قلبه واستخرج كنوزه

الخفيات، وذلك لكثرة فوائده البارزات والكامنات، وهو جديرٌ بذلك، فإنه كلام أفصح الخلق، ومن أعطي جوامع الكلمات ﷺ صلوات متضاعفات.

وقال العلامة الشهاب أحمد المِنّيني الدمشقي الحنفي. في ''القول السديد في إتصال الأسانيد'': إن علم الحديث علمٌ رفيعُ القدر، عظيمُ الفخر، شريف الذكر، لا يعتني به إلا كلُّ حَبْرٍ، ولا يُحرمُهُ إلّا كلُّ غِمْرٍ، ولا تَفْنَى محاسنُهُ على مرّ الدهر، لم يزل في القديم والحديث يسمو عزة وجلالة، وكم عزّ به من كشف الله له عن مخبآت أسراره وجلاله، إذْ به يُعرف المراد من كلام رب العالمين، ويظهر المقصودُ من حَبْلِهِ المتصل المتين، ومنه يُدرَى شمائلُ مَنْ سَمَا ذاتًا ووصفًا واسمًا ويوقف على أسرار بلاغة مَنْ شرَّف الخلائق عُرْبًا وعجمًا، وتمتدُّ من بركاته للمُعتني به موائدُ الإكرام من ربّ البرية، فيُدرك في الزمن القليل من المولى الجليل المقامات العلية والرتب السنية، مَنْ كَرَعَ من حِيَاضِه أو رَتَعَ في رياضه فَلْيَهْنِهِ الأنسُ بجنى جنانه السنة المحمدية، والتمتع بمقصورات خيام الحقيقة الأحمدية، وناهيك بعلم من المصطفى ﷺ بدايتُهُ، وإليه مستندُهُ وغايتُهُ، وحسبُ الراوي للحديث شرفاً وفضلًا، وجلالةً ونُبْلًا، أن يكون أول سلسلة آخرها الرسولُ ﷺ، وإلى حضرته الشريفة بها الانتهاءُ والوصولُ، وطالما كان السلفُ الصالح يُقاسُون في تحمّله شدائدَ الأسفار، ليأخذوه عن أهله بالمشافهة، ولا يقنعون بالنقل من

الأسفار فربما ارتكبوا غارب الاغتراب بالارتحال إلى البلدان الشاسعة لأخذ حديثٍ عن إمام انحصَرَتْ روايتُهُ فيه، أو لبيان وضع حديثٍ تتبعُوا سَنَدَهُ حتى انتهى إلى مَنْ يَختلِقُ الكذب ويفتريه، وتأسّى بهم مَنْ بعدهم من نَقَلةِ الأحاديث النبوية، وحَفَظَةِ السنة المصطفوية، فضبطُوا الأسانيد وقيدوا منها كلَّ شريدٍ، وسَبَروا الرواة بين تجريحٍ وتعديلٍ، وسلكوا في تحرير المتن أقوم سبيلٍ، ولا غرض لهم إلاَّ الوقوفُ على الصحيح من أقوال المصطفى ﷺ وأفعاله، ونفي الشبهة بتحقيق السند واتصاله، فهذه هي المَنْقَبةُ التي تتسابقُ إليها الهِممُ العوالي، والمأثرة التي يُصرَف في تحصيلها الأيامُ والليالي.

وقال الإمام أبو الطيب الأثَري القَنْوَجي رحمه الله في كتابه ''الحِطة في ذكر الصحاح الستة'': اعلم أنّ آنف العلوم الشرعية ومفتاحَها، ومشكاةَ الأدلة السمعية ومصباحَها، وعمدةَ المناهج اليقينية ورأسَها، ومبنى شرائع الإسلام وأساسَها، ومستندَ الروايات الفقهية كلّها، ومآخذَ الفنون الدينية دِقّها وجُلّها، وأسوةّ جملة الأحكام وأسَّها، وقاعدة جميع العقائد وأُسْطُقُسها، وسماءَ العبادات وقُطْبَ مَدَارها، ومركزَ المعاملات وَمَحطَّ حارّها وقارها، هو: علمُ الحديث الشريف الذي تُعرف به جوامعُ الكَلِم، وتنفجرُ منه ينابيعُ الحِكمَ، وتدورُ عليه رَحَى الشرح بالأسْر، وهو مِلاَكُ كل نهي وأمر، ولولاهُ لقالَ من شاء ماشاء، وخَبَط الناسُ خَبْطَ عَشْواءَ، وركبوا متن عمياء، فطوبى لمن جَدَّ فيه، وحصل منه على تنويه يملك من العلوم

النواصي، ويُقَرّبُ من أطرافها البعيد القاصي.

وَمَنْ لم يرضع من درّه، ولم يَخُصْ في بحره، ولم يقتطف من زهره، ثم تعرّض للكلام في المسائل والأحكام، فقد جار فيما حكم، وقال على الله تعالى مالم يعلم، كيف وهو كلام رسول الله ﷺ. والرسولُ (ﷺ) أشرفُ الخَلْق كلّهم أجمعين، وقد أُوتي جوامعَ الكَلِم، وسواطعَ الحِكَم من عند رب العالمين. فكلامُهُ أشرفُ الكَلِم وأفضلُها، وأجمعُ الحِكم وأكملُها، كما قيل: ”كلامُ الملوك ملوكُ الكلام.“ وهو تِلْوُ كلام الله تعالى العَلَّام، وثاني أدلة الأحكام، فإن علوم القرآن وعقائد الإسلام بأسرها، وأحكام الشريعة المطهرة بتمامها، وقواعد الطريقة الحقّه بحذافيرها، وكذا الكشفياتُ والعقلياتُ بنقيرها، وقِطْمِيرها، تتوقفُ على بيانه ﷺ، فإنها مالم تُوزَنْ بهذا القسطاس المستقيم، ولم تُضْرَب على ذلك المعيار القويم، لا يُعتمد عليها، ولا يُصار إليها.

فهذا العلم المنصوص، والبناءُ المرصوص، بمنزلة الصرّاف لجواهر العلوم، عقليّها ونقليّها، وكالنقَّاد لنقود كل الفنون، أُصليها وفرعيها من وجوه التفاسير والفقهيات ونصوص الأحكام، ومآخذ عقائد الإسلام، وطرق السلوك إلى الله تعالى ذي الجلال والإكرام، فما كان منها كامل العيار، في نقد هذا الصرَّاف، فهو الحَرِيُّ بالترويج والاشتهار، وماكان زيفاً غير جيد عند ذاك النقاد، فهو

القَمِين بالرد والطرد والإنكار.

فكلُّ قول يُصَدِّقُهُ خبرُ الرسول ﷺ، فهو الأصلحُ للقبول، وكلُّ ما لا يساعده الحديثُ والقرآن، فذلك في الحقيقة سَفْسَطَةٌ بلا برهان، فهي مصابيح الدُّجَى، ومعالِمُ الهدى، وبمنزلةِ البدر المنير، مَنْ انقاد فقد رَشَد واهتدى، وأوتي الخير الكثير، ومن أعرضَ عنها وتولّى فقد غَوَى وهَوَى، وما زاد نفسَهُ إلّا التخسير، فإنه ﷺ نهى وأمر، وأنذرَ وبشَّر، وضَرَب الأمثالَ وذكّر، وإنها لَمِثْلُ القرآن بل هي أكثر، وقد ارتبطَ بها اتباعُهُ ﷺ الذي هو ملَاك سعادة الدارين، والحياةُ الأبديةُ بلا مَيْنٍ، كيف وما الحقُّ إلا فيما قاله ﷺ أو عَمِل به أو قَرَّرَهُ أو أشار إليه أو تفكّر فيه، أو خطر بباله أو هَجَسَ في خَلَده واستقام عليه، فالعلمُ في الحقيقة هو علمُ السنة والكتاب، والعمل بهما في كل إياب وذهاب، ومنزلتُهُ من العلوم منزلةُ الشمس بين كواكب السماء، وَمَزِيّةُ أهله على غيرهم من العلماء، مزيةُ الرجال على النساء ﴿ذَٰلِكَ فَضۡلُ ٱللَّهِ يُؤۡتِيهِ مَن يَشَآءُ﴾ [المائدة، ٥:٥٤]، فيَالَهُ من علم سِيْط بدمه الحقُّ والهدى، ونيْطَ بعنُقهِ الفوزُ بالدرجات العُلى. وقد كان الإمام محمد بن علي بن الحسين (محمد الباقر) عليه السلام يقول: ''إنَّ من فقه الرجل بصيرتَهُ أو فِطنتَهُ بالحديث.''

فلذلك لا يزال يجري ذكر أقواله الكريمه وأحواله العظيمه وفضائله الشريفة وشمائله المنيفة على لسان الصحابة والتابعين

والرواة المحدثين ولم يبرح تمثال جماله الكريم وخيال وجهه الوسيم ونور حديثه المستبين تحت أمر النبي الأمين المكين ﷺ:

١۔ كما روى ابن مسعود رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ’’نضّر الله امرءًا سمع منّا شيئًا فبلّغه كما سمعه، فربّ مبلغٍ أوعى من سامع.‘‘ رواه الترمذي وأبوداوود.

٢۔ وعن زيد بن ثابت رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: ’’نضّر الله المرء سمع منّا حديثًا فبلّغه غيره، فربّ حامل فقهٍ إلى من هو أفقه منه، وربّ حامل فقه ليس بفقيه.‘‘رواه أبوداود.

٣۔ وعن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه أنّ رسول الله ﷺ قال: ’’نضّر الله امرءًا سمع مقالتي، فحفظها ووعاها وأدّاها.‘‘ رواه الترمذي وأبوداود والشافعي واللفظ له والبيهقي

٤۔ وعن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: ’’اللّهم ارحم خلفائي، قيل: ومن خلفاؤك؟ قال: الذين يأتون من بعدي يروون أحاديثي، ويعلّمونها الناس.‘‘رواه الطبراني في الأوسط.

٥۔ وعن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: ’’بلّغوا عني ولو آية، وحدّثوا عن بني إسرائيل ولا حرج، ومن كذب عليّ متعمدًا فليتبوّأ مقعده من النار.‘‘ رواه البخاري.

٦۔ وعن أبي قرصافة رضي الله عنه عن رسول الله ﷺ قال: ’’حدّثوا عنّي بما

تسمعون، ولا تقولوا إلا حقًا، ومن كذب عليّ بني له بيت في جهنم يرتعُ فيه.'' رواه الطبراني.

٧۔ وعن ابن عباس رضي الله عنهما عن رسول الله ﷺ أنه قال: ''علِّموا ويسِّروا ولا تعسِّرو، وبشروا ولا تنفِّروا، وإذا غضب أحدكم فليسكت.'' رواه أحمد والبخاري في الأدب.

٨۔ وعن أبي هريرة رضي الله عنه عن رسول الله ﷺ: ''تعلّموا الفرائض والقرآن، وعَلِّمُوا الناس، فإني مقبوض.''رواه الترمذي.

٩۔ وعن عمرو بن عوف رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال لبلال بن الحرث يومًا: ''اعلم يا بلال قال: ما أعلم يا رسول الله، قال: أن من أحيا سنة من سنتي أميتت بعدي، كان له من الأجر مثل من عمل بها من غير أن ينقص من أجورهم شيء، ومن ابتدع بدعة ضلالة لا يرضاها الله ورسوله، كان عليه مثل آثام من عمل بها، لا ينقص ذلك من أوزار الناس شيئا. ''
رواه الترمذي وابن ماجه.

١٠۔ وعن أبي هريرة رضي الله عنه عن النّبي ﷺ قال: ''المتمسّك بسنتي عند فساد أمتي له أجر شهيد.''رواه الطبراني.

١١۔ عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النّبي ﷺ قال: ''من تمسّك بسنّتي عند فساد أمتي فله أجر مئة شهيد.'أخرجه البيهقي ورفعه

١٢۔ وعن أسامة بن زيد رضي الله عنهما عن النّبي ﷺ أنه قال: ''يحمل هذا

العلم من كل خلف عدوله، ينفون عنه تحريف الغالين وانتحال المبطلين وتأويل الجاهلين.'' أخرجه ابن عدي في الكامل ورواه البيهقي في المدخل، والدارقطني في السنن، وأبونعيم في كتاب الضعفاء وذكر القسطلاني أنه يصير بطرقه حسنًا وجزم به العلائي.

١٣۔ وعن ثابت بن قيس رضي الله عنه عن رسول الله ﷺ أنه قال: ''تسمعون ويسمع منكم، ويسمع من الذين يسمعون منكم، ويسمع من الذين يسمعون من الذين يسمعون منكم.''

رواه الطبراني والحاكم.

١٤۔ وعن عمر ابن الخطاب رضي الله عنه كان يقول: ''سيأتي قومٌ يجادلونكم بشُبُهات القرآن، فخذوهم بالسنن، فإنَّ أصحابَ السنن أعلم بكتاب الله عزوجل۔'' نقله الإمام الشعراني في الميزان الكبرى

فَإِنَّ اللّٰه جَعَلَ لَنَا الثِّقَاتَ لِإِسْنَادِ الرِّوَايَةِ وَإِبْلَاغِ الدِّيْنِ، لِأَنَّ الإِبْلَاغَ وَالإِسْنَادَ مِنْ خُصُوْصِيَاتِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ، فَمَا مِنْ أُمَّةٍ مِّنْ أُمَمِ الْأَنْبِيَاءِ السَّابِقِيْنَ كَانَتْ لَهَا هَذِهِ الْمَنْزِلَةُ الْعِلْمِيَّةُ الرَّفِيْعَةُ تَبْلُغُ دِيْنَهَا بالإِسْنَادِ الْمُتَّصِلِ بيْنَ نَبِيِّهَا وَبَيْنَ عُلَمَائِهَا، قَدْ فَاضَلَ اللّٰه تَعَالَى بِهَا خَيْرَ أُمَّةٍ وَشَرَّفَ أَئِمَّتَهَا بِآدَابِهَا مِنَ الصَّحَابَةِ إِلَى الْمُحَدِّثِيْنَ، وفي قوله تعالى: ﴿أَثَارَةٍ مِنْ عِلْمٍ﴾ [الأحقاف، ٤٦:٤] هي إشارةٌ إلى إسناد الحديث وروايته هذا الأمر في شأن الإسناد لرواية الدين، وقال الأئمّة الكبار من التّابعين:

١٥۔ منهم الإمام محمد بن سيرين رضی اللہ عنہ (١١٠ھ) الّذي قال: ”إن هذا العلم دين فانظروا عمن تأخذون دينكم“.رواه مسلم.

١٦۔ وعنه قال: ”لم يكونوا يسألون عن الإسناد، فلما وقعت الفتنة قالوا: سمّوا لنا رجالكم، فيُنظر إلى أهل السنة فيؤخذ حديثهم، وينظر إلى أهل البدع فلا يؤخذ حديثهم“.رواه مسلم.

١٧۔ وعن سعد بن إبراهيم بن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم (١٢٥ھ) قال: ”لا يحدِّث عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إلا الثقات“.

رواه مسلم والدارمي.

١٨۔ وعن عبد الله بن المبارك رضی اللہ عنہ (١٨١ھ) قال: ”الإسناد من الدين ولولا الإسناد لقال من شاء ما شاء“. رواه مسلم.

١٩۔ وعنه رضی اللہ عنہ قال: ”بيننا وبين القوم القوائم يعني الإسناد“. رواه مسلم.

٢٠۔ وعن الإمام الشافعي رضی اللہ عنہ (٢٠٤ھ) قال: ”مَثَلُ الذي يطلب العلم بلا حجة، مثل حاطب ليل، يحمل حُزْمَةَ حطب فيها أفعى، تَلْدغه وهو لا يدري.“ رواه البيهقي.

٢١۔ وعن الربيع بن سليمان المرادي رضی اللہ عنہ (١٧٤ھ) : ”مثل الّذي يطلب الحديث بلا إسناد، مثل حاطب ليل.“

٢٢۔ وعن سفيان الثوري رضی اللہ عنہ (١٦١ھ) قال: ”الإسناد سلاح المؤمن، فإذا لم يكن معه سلاح، فبأي شيء يقاتل.“رواه الذهبي والخطيب.

٢٣۔ قال صالح بن أحمد (٣٨٤ هـ): ”يعني إن الحديث بلا إسناد ليس بشيء وإن الإسناد دُرْج المتون، به يوصل إليها.“

رواه الخطيب.

فجمع الأئمة سنته المطهرة وأحاديثه الشريفة في الكتب ورتّبوها في المؤلفات، وقسموها في الطبقات والدرجات قد صحّ طلوع شمسه ﷺ على مطلع الصحاح، وأضاءت جميع لوامعه على منظر الجوامع، وتسنّنت عنه الأحكام والمِنَنُ في السّنن وتعدّدت طرقه بأسانيد أصحابه في المسانيد، وانتشرت مَعَالِمُه بالأسماء على الهجاء في المعاجم، واشتملت أحكامه مبوّبة في المصنفات، واستدرِكت روايات كماله على نفس الشرط في المستدركات، واستخرجت مرويّاته بأسانيد أخرى في المستخرجات، واختيرت اللألي الجيّدة من كلامه في المنتقى، وجمعت أخباره المأثورة في الآثار و نوّرت أنوار أشعته في الأجزاء.

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ الشُّهُوْدِ الْعُدُوْلِ الثِّقَاتِ، وَأَتْبَاعِهِ أَهْلِ الصِّدْقِ وَالْاِعْتِبَارِ وَالْمُتَابَعَاتِ، الّذِيْنَ ضَبَطُوْا فِي صُدُوْرِهِمُ الْمَعَارِفَ وَالْمِنَنَ، وَبَلَّغُوْا إِلَيْنَا أَحْكَامَ الْكِتَابِ وَالسُّنَنَ وَمَا أَحَدٌ مِنهُمْ مَوْصُوْفٌ بِالتَّدْلِيْسِ وَالتَّضْلِيْلِ، لِأَنَّهُمْ صَرَّحُوْا فِي الرِّوَايَةِ وَالدِّرَايَةِ وَالْهِدَايَةِ بَالْجَرْحِ وَالتَّعْدِيْلِ، حَتَّى جَعَلَ اللّٰهُ بِهِمْ غَرِيْبَ الدِّيْنِ عَزِيْزًا مُؤَهَّلًا وَقَوِيّ الشِّرْكِ ضَعِيْفًا مُسْلَسَلًا وَصَارَ قَوْلُ

وَعَمَلُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ صَحِيْحًا، حَسَنًا، جَيِّدًا، قَوِيًّا، صَالِحًا، مَعْرُوْفًا، مَحْفُوْظًا، ثَابِتًا، وَمُجَوَّدًا.

قد ألّفت هذه الرسالة ولخّصت فيها مسألة مهمة عظيمة وسمّيتها "الخطبة لسديدة في أصول الحديث و فروع العقيدة" تتضمن ما يأتي به شواهد الحق من النصيحة في أصول الحديث وفروع العقيدة الصحيحة السديدة وهذه الأنوار المكنونة والأسرار المخزونة، تنزل على سماء الروح من الملاء الأعلى وتضيء على مطلع القلب بعد كشف الغطاءفاشرب من هذه الكأسة على قدر ما تستطيع وما تشاء وانتفع بها بالأخذ والحفظ والتحمل والأداء على قدر ما اقتضى فتوكل على الله وأسأل الله تعالى أن يجعل هذه الخطبة نافعة ومفيدة وصحيحة وسديدة بحرمة سيد الأنبياء والمرسلين وصلّى الله عليه وآله وأصحابه وأتباعه أجمعين إلى يوم الدين.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
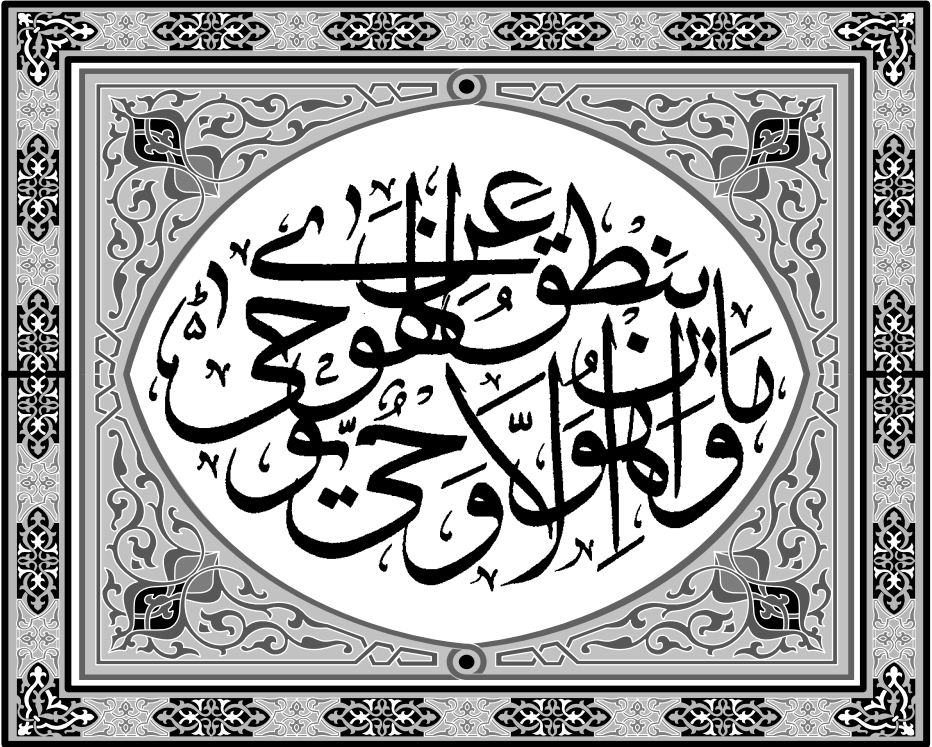
﴿اور وہ (اپنی) خواہش سے کلام نہیں کرتے ۝ اُن کا ارشاد سَراسَر وحی ہوتا ہے جو انہیں کی جاتی ہے ۝﴾

(القرآن، النجم، ۵۳: ۳، ۴)

اَلْبَابُ الْأَوَّلُ:

الإِيْمَانُ وَالإِسْلَامُ وَالإِحْسَانُ

﴿اِیمان، اِسلام اور اِحسان﴾

۱. فَصْلٌ فِي الإِيْمَانِ

﴿اِیمان کا بیان﴾

۲. فَصْلٌ فِي حَقِيْقَةِ الإِيْمَانِ

﴿حقیقتِ ایمان کا بیان﴾

۳. فَصْلٌ فِي عَلَامَاتِ الْمُؤْمِنِ وَأَوْصَافِهِ

﴿مومن کی علامات اور صفات کا بیان﴾

٤. فَصْلٌ فِي الإِسْلَامِ

﴿اِسلام کا بیان﴾

٥. فَصْلٌ فِي عَلَامَاتِ الْمُسْلِمِ وَأَوْصَافِهِ

﴿مسلمان کی علامات اور صفات کا بیان﴾

٦. فَصْلٌ فِي حَقِّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ

﴿مسلمان کے مسلمان پر حقوق کا بیان﴾

۷. فَصْلٌ فِي الإِحْسَانِ

﴿اِحسان کا بیان﴾

۸. فَصْلٌ فِي عَلَامَاتِ الْمُحْسِنِ وَأَوْصَافِهِ

﴿محسن کی علامات اور صفات کا بیان﴾

۹. فَصْلٌ فِي عَلَامَاتِ الْكُفْرِ وَالنِّفَاقِ

﴿کفر اور نفاق کی علامات کا بیان﴾

فَصْلٌ فِي الإِيْمَانِ

﴿ اِیمان کا بیان ﴾

١ / ١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: الإِيْمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ شُعْبَةً، فَأَفْضَلُهَا: قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَدْنَاهَا: إِمَاطَةُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإِيْمَانِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایمان کی ستر سے کچھ زیادہ شاخیں ہیں جن میں سب سے افضل لا إله إلا الله (یعنی وحدانیتِ الٰہی) کا اقرار کرنا ہے اور ان میں سب سے نچلا درجہ کسی تکلیف دہ چیز کا راستے سے دور کر دینا ہے، اور حیاء بھی ایمان کی ایک (اہم) شاخ ہے۔''

٢ / ٢۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ

الحديث رقم ١: أخرجه البخاری في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: أمور الإيمان، ١ / ١٢، الرقم: ٩، ولفظه: الإِيْمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّوْنَ شُعْبَةً وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإِيْمَانِ، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان عدد شعب الإيمان وأفضلها وأدناها، ١ / ٦٣، الرقم: ٣٥، وزاد (أَوْبِضْعٌ وَسِتُّوْنَ)، والترمذی بنحوه فی السنن، كتاب: الإيمان عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: ماجاء فی استكمال الإيمان وزيادته ونقصانه، ٥ / ١٠، الرقم: ٢٦١٤، وقال أبوعيسى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وأبوداود فی السنن، كتاب: السنة، باب: فی ردّ الإرجاء، ٤ / ٢١٩، الرقم: ٤٦٧٦، والنسائی فی السنن، كتاب: الإيمان وشرائعه، باب: ذكر شعب الإيمان، ٨ / ١١٠، الرقم: ٥٠٠٥، وابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: فی الإيمان، ١ / ٢٢، الرقم: ٥٧۔

الحديث رقم ٢: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: حلاوةِ الإِيمانِ، ١ / ١٤، الرقم: ١٦، وفی كتاب: الإيمان، باب: مَنْ كَرِهَ أن يعودَ فِی الكفرِ كَمَا يَكْرَهُ أن يُلقَى فِی النَّارِ مِنَ الإِيْمَانِ، ١ / ١٦، الرقم: ٢١، وفی كتاب: الإكراهِ، باب: ←

وَجَدَ حَلَاوَةَ الإِيْمَانِ: (وفي رواية: حَلَاوَةَ الإِسْلَامِ) أَن يَكُوْنَ اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَ أَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ، وَ أَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص میں تین خصلتیں ہوں گی وہ ایمان کی مٹھاس (اور ایک روایت میں ہے کہ اسلام کی مٹھاس) کو پالے گا: اللہ عزوجل اور اس کا رسول ﷺ اسے باقی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوں، جس شخص سے بھی اسے محبت ہو وہ محض اللہ عزوجل کی وجہ سے ہو، کفر سے نجات پانے کے بعد دوبارہ (حالتِ) کفر میں لوٹنے کو وہ اسی طرح ناپسند کرتا جیسے وہ خود کو آگ میں پھینکا جانا ناپسند کرتا ہو۔''

٣/٣۔ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ

...... مَنِ اخْتَارَ الضَّربَ وَالقَتلَ وَالهَوَانَ عَلَى الكُفْرِ، ٦/٢٥٤٦، وفى كتاب: الأدب، باب: الحُبِّ فِى اللّٰهِ، ٥/٢٢٤٦، الرقم: ٥٦٩٤، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان خصال من اتصف بهن وجد حلاوة الإيمان، ١/٦٦، الرقم: ٤٣، والترمذي فى السنن، كتاب: الإيمان عن رسول الله ﷺ، باب: (١٠)، والنسائى فى السنن، كتاب: الإيمان وشرائعه، باب: طعم الإيمان، ٨/٩٤، الرقم: ٤٩٨٧، وفى باب: حلاوة الإيمان، ٨/٩٦، الرقم: ٤٩٨٨، وفى كتاب: الإيمان وشرائعه، باب: حلاوة الإسلام، ٨/٩٧، الرقم: ٤٩٨٩، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الفتن، باب: الصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ، ٢/١٣٣٨، الرقم: ٤٠٣٣، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/١٠٣، الرقم: ١٢٠٢١، وأبويعلى فى المسند، ٥/١٩٤، الرقم: ٢٨١٣، وابن حبان فى الصحيح، ١/٤٧٤، الرقم: ٢٣٨، وابن أبي شيبة فى المصنف، ٦/١٦٤، الرقم: ٣٠٣٦٠۔

الحديث رقم ٣: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: جامع أوصاف الإسلام، ١/٦٥، الرقم: ٣٨، والنسائى فى السنن الكبرى، سورة الأحقاف، ٦/٤٥٨، الرقم: ١١٤٨٩، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/٤١٣، والدارمى فى السنن، ٢/٣٨٦، الرقم: ٢٧١٠، والشيبانى فى الآحاد والمثانى، ٣/٢٢٢، الرقم: ١٥٨٤، وابن منده فى الإيمان، ١/٢٨٦، الرقم: ١٤٠، وابن أبى عاصم فى السنة، ١/١٥، الرقم: ٢١۔

اللهِ، قُلْ: لِي فِي الإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا بَعْدَكَ (وفي حديث أبي أسامة: غَيْرَكَ). قَالَ: قُلْ: آمَنْتُ بِاللهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اسلام کے متعلق مجھے کوئی ایسی بات بتا دیں کہ پھر میں آپ کے بعد (اور ابو اسامہ سے مروی روایت میں ہے کہ عرض کیا: آپ کے سوا) اسے کسی اور سے دریافت نہ کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہو! میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا، پھر اس پر پختگی سے قائم رہو۔''

٤ / ٤. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية للبخاري: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، وَذَكَرَ نَحْوَهُ.(1)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اسے اُس کے والد (یعنی والدین)، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے محبوب تر نہ ہو جاؤں۔''

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! (اِس کے بعد سابقہ الفاظِ حدیث ہیں)۔''

٥ / ٥. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ

الحديث رقم ٤: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: حُبُّ الرَّسُوْلِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مِنَ الإِيْمَانِ، ١ / ١٤، الرقم: ١٥، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: وجوب محبّة رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أكثر من الأهل والولد والوالد والناس أجمعين، ١ / ٦٧، الرقم: ٤٤.

(١) أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الإِيْمَانِ، باب: حُبُّ الرَّسُوْلِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مِنَ الإِيْمَانِ، ١ / ١٤، الرقم: ١٤.

الحديث رقم ٥: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: وجوب محبة ←

(وَفِي حَدِيْثِ عَبْدِ الْوَارِثِ: الرَّجُلِ) حَتَّى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی بندہ مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے گھر والوں، اس کے مال اور تمام لوگوں سے محبوب تر نہ ہو جاؤں۔‘‘

٦/ ٦۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هِشَامٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، حَتَّى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: فَإِنَّهُ الْآنَ، وَاللهِ، لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: الْآنَ يَا عُمَرُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے اپنی جان کے سوا ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جب تک میں تمہیں اپنی جان سے بھی محبوب تر نہ ہو جاؤں (تم اس وقت تک مومن نہیں ہو

......رسول الله ﷺ أكثر من الأهل والولد والوالد والناس أجمعين وإطلاق عدم الإيمان على من لم يحبه هذه المحبة، ١/ ٦٧، الرقم: ٤٤، وأحمد بن حنبل مثله فی المسند، ٥/ ١٦٢، الرقم: ٢١٤٨٠، وأبويعلى فی المسند، ٧/ ٦، الرقم: ٣٨٩٥، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٢/ ١٢٩، الرقم: ١٣٧٥، وابن حيان فی العظمة، ٥/ ١٧٨٠، الرقم: ٢٨٢٤، والديلمی فی مسند الفردوس، ٤/ ٥٣، الرقم: ٦١٦٩، وابن منصور فی كتاب السنن، ٢/ ٢٠٤، الرقم: ٢٤٤٣۔

الحديث رقم ٦: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الْأَيْمَانِ وَالنُّذُوْرِ، باب: كَيْفَ كَانَتْ يَمِيْنُ النَّبِيِّ ﷺ، ٦/ ٢٤٤٥، الرقم: ٦٢٥٧۔

سکتے)۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ رب العزت کی قسم! اب آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں، چنانچہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! اب (تمہارا ایمان کامل ہوا) ہے۔‘‘

۷/ ۷۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَحَبَّ ِللهِ، وَأَبْغَضَ ِللهِ، وَأَعْطَى ِللهِ، وَمَنَعَ ِللهِ، فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الإِيْمَانَ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کی، اللہ تعالیٰ کے لئے عداوت رکھی، اللہ تعالیٰ کے لئے خرچ کیا اور اللہ تعالیٰ کے لئے ہی (فضول) خرچ کرنے سے رکا رہا، پس اس نے اپنا ایمان مکمل کر لیا ہے۔‘‘

۸/ ۸۔ عَنْ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى حِمَارٍ يُقَالُ لَهُ عُفَيْرٌ، فَقَالَ: يَا مُعَاذُ، هَلْ تَدْرِي حَقَّ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ، وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ. قُلْتُ: اَللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَإِنَّ حَقَّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوْهُ، وَلَا يُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا، وَحَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا. فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَفَلَا أُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ؟ قَالَ: لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوْا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے عفیر نامی

الحديث رقم ۷: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: الدليل على زيادة الإيمان ونقصانه ٤/ ٢٢٠، الرقم: ٤٦٨١، والحاكم فى المستدرك، ٢/ ١٧٨ الرقم: ٢٦٩٤، والطبراني فى المعجم الأوسط، ٩/ ٤١، الرقم: ٩٠٨٣.

الحديث رقم ۸: أخرجه البخاري فى الصحيح، كتاب: الجهاد، باب: اسم الفَرَسِ والحمار، ٣/ ١٠٤٩، الرقم: ٢٧٠١، وفى كتاب: اللباس، باب: إرداف الرّجُلِ خلف الرجلِ، ٥/ ٢٢٢٤، الرقم: ٥٦٢٢، وفى كتاب: الاستئذان، باب: مَن أجاب ←

دراز گوش پر سوار تھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! کیا تمہیں معلوم ہے بندوں پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے، اور اللہ تعالیٰ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں، اور اللہ تعالیٰ پر بندوں کا حق یہ ہے کہ جو شخص شرک نہ کرے وہ اسے عذاب نہ دے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں یہ خوشخبری لوگوں تک نہ پہنچا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ انہیں یہ خوشخبری مت دو کہ پھر وہ اسی پر بھروسہ کر کے بیٹھ رہیں گے (اور عمل میں کوتاہی کریں گے)۔‘‘

٩ / ٩۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَمُعَاذٌ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ، قَالَ: يَا مُعَاذُ ابْنَ جَبَلٍ، قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: يَا مُعَاذُ، قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ، ثَـلَاثًا، قَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ. قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَفَـلَا أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْا؟ قَالَ: إِذًا يَتَّكِلُوْا. وَ أَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

------ بَلبّيك وسعديك، ٥/ ٢٣١٢، الرقم: ٥٩١٢، وفی کتاب: الرقاق، باب: من جاهد نفسه فی طاعة الله، ٥/ ٢٣٨٤، الرقم: ٦١٣٥، وفی کتاب: التوحيد، باب: ماجاء فی دُعَاءِ النَّبِيِ ﷺ أَمَّتَهُ إلی توحيد الله تبارك وتعالی، ٦/ ٢٦٨٥، الرقم: ٢٩٣٨، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الإيمان، باب: الدليل علی أن من مات علی التوحيد دخل الجنة، ١/ ٥٨۔ ٥٩، الرقم: ٣٠، والترمذی فی السنن، کتاب: الإيمان عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فی افتراق هذه الأمة، ٥/ ٢٦، الرقم: ٢٦٤٣، وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔ وابن ماجه فی السنن، کتاب: الزهد، باب: ما يرجی من رحمة الله يوم القيامة، ٢/ ١٤٣٥، الرقم: ٤٢٩٦، والنسائی فی السنن الکبری، ٣/ ٤٤٣، الرقم: ٥٨٧٧۔

الحديث رقم ٩: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: العلم، باب: مَن خصَّ بالعلم قوما دون قومٍ، کراهيةَ أن لَا يَفْهَمُوا، ١/ ٥٩، الرقم: ١٢٨، ومسلم فی الصحيح، ←

’’حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ ایک موقعہ پر جبکہ حضرت معاذ ﷺ حضور نبی اکرم ﷺ کی سواری پر آپ ﷺ کے پیچھے سوار تھے، حضور نبی اکرم ﷺ نے (حضرت معاذ سے) فرمایا: اے معاذ بن جبل! حضرت معاذ ﷺ نے عرض کیا: لبیک یا رسول اللہ و سعدیک! حضرت انس کہتے ہیں کہ تین مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ کو مخاطب کیا اور ہر مرتبہ حضرت معاذ نے یہی الفاظ دہرائے۔ تیسری مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی سچے دل سے اس بات کی شہادت دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد مصطفیٰ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دے گا۔ حضرت معاذ ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں اس بات سے لوگوں کو مطلع نہ کر دوں تاکہ وہ خوش ہو جائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! اگر تم انہیں یہ بات بتا دو گے تو وہ اسی پر بھروسہ کر کے بیٹھ رہیں گے (اور عمل میں کوتاہی کریں گے) چنانچہ حضرت معاذ ﷺ نے یہ حدیث اپنے انتقال کے وقت بیان کی تاکہ حدیث بیان نہ کرنے کی وجہ سے گناہگار نہ ہوں۔‘‘

...... كتاب: الإيمان، باب: الدليل على أن من مات على التوحيد دخل الجنة قطعا، ١/٦١، الرقم: ٣٢، والبيهقى فى شعب الإيمان، ١/١٤٧، الرقم: ١٢٥، واللالكائي فى اعتقاد أهل السنة، ٤/٨٤١، الرقم: ١٥٦٤، وابن منده فى الإيمان، ١/٢٣٤، الرقم: ٩٣، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢/٢٦٦، الرقم: ٢٣٤٤۔

فَصْلٌ فِي حَقِيْقَةِ الإِيْمَانِ

﴿حقیقتِ ایمان کا بیان﴾

۱۰ / ۱۰۔ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ صَالِحٍ أَبِي الصَّلْتِ الْهَرَوِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضَا، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الإِيْمَانُ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ وَقَوْلٌ بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ. قَالَ أَبُو الصَّلْتِ: لَوْ قُرِئَ هَذَا الإِسْنَادُ عَلَى مَجْنُوْنٍ لَبَرَأَ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’امام عبدالسلام بن صالح ابی الصلت الہروی امام علی بن موسی الرضا سے وہ اپنے والد (امام موسی الرضا) سے وہ امام جعفر بن محمد سے وہ اپنے والد (امام محمد الباقر) سے وہ امام علی بن حسین سے وہ اپنے والد (امام حسین علیہ السلام) سے وہ (اپنے والد) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایمان دل سے پہچاننے، زبان سے اقرار کرنے اور ارکان پر عمل کرنے کا نام ہے۔ (امام ابن ماجہ کے شیخ) امام ابوصلت ہروی فرماتے ہیں کہ اگر یہ سند ﴿عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضَا، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام﴾ کسی پاگل پر پڑھ کر دم کی جائے تو وہ ٹھیک ہو جائے۔‘‘

۱۱ / ۱۱۔ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه أَنَّهُ مَرَّ بِرَسُوْلِ

الحديث رقم ۱۰: أخرجه ابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: فی الإيمان، ۱ / ۲۵، الرقم: ۶۵، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۶ / ۲۲۶، الرقم: ۶۲۵۴، ۸ / ۲۶۲، الرقم: ۸۵۸۰، والبيهقی فی شعب الإيمان، ۱ / ۴۷، الرقم: ۱۶، والمروزی فی تعظيم قدر الصلاة، ۲ / ۷۴۲، والسيوطی فی شرحه سنن ابن ماجه، ۱ / ۸، الرقم: ۶۵، وابن القيم فی حاشية علی سنن أبی داود، ۲ / ۲۹۴.

الحديث رقم ۱۱: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ۳ / ۲۶۶، الرقم: ۳۳۶۷، والبيهقی فی شعب الإيمان، ۷ / ۳۶۲، الرقم: ۱۰۵۹۰۔۱۰۵۹۱، وابن أبی شيبة ←

اللهِ ﷺ، فَقَالَ لَهُ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ يَا حَارِثُ، قَالَ: أَصْبَحْتُ مُؤْمِنًا حَقًّا. فَقَالَ: انْظُرْ مَا تَقُوْلُ، فَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ حَقِيْقَةً، فَمَا حَقِيْقَةُ إِيْمَانِكَ؟ فَقَالَ: عَزَفْتُ نَفْسِي عَنِ الدُّنْيَا وَأَسْهَرْتُ لِذَالِكَ لَيْلِي وَاظْمَأَنَّ نَهَارِي، وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى عَرْشِ رَبِّي بَارِزًا (وفي رواية: قَالَ عَزَفْتُ نَفْسِي عَنِ الدُّنْيَا وَأَسْهَرْتُ لَيْلِي وَاظْمَأْتُ نَهَارِي وَكَأَنِّي أَنْظُرُ عَرْشَ رَبِّي بَارِزًا) وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ يَتَزَاوَرُوْنَ فِيْهَا، وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ النَّارِ يَتَضَاغُوْنَ فِيْهَا. قَالَ: يَا حَارِثُ، عَرَفْتَ فَالْزَمْ، ثَلَاثًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

وفي رواية: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَصَبْتَ فَالْزَمْ، مُؤْمِنٌ نَوَّرَ اللهُ قَلْبَهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْهَيْثَمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.(١)

''حضرت حارث بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: اے حارث! تو نے کیسے صبح کی؟ انہوں نے عرض کیا: میں نے سچے مومن کی طرح (یعنی حقیقت ایمان کے ساتھ) صبح کی، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یقیناً ہر ایک شے کی کوئی نہ کوئی حقیقت ہوتی ہے، سو تمہارے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میرا نفس دنیا سے بے رغبت ہو گیا ہے اور اسی وجہ سے اپنی راتوں میں بیدار اور دن میں (دیدارِ الٰہی کی طلب میں) پیاسا رہتا ہوں اور

...... فی المصنف، ٦/ ١٧٠، الرقم: ٣٠٤٢٣، وعبد بن حميد فی المسند، ١/ ١٦٥، الرقم: ٤٤٥، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١/ ٥٧، وقال: رواه البزار، وابن رجب فی جامع العلوم والحكم، ١/ ٣٦۔

(١) أخرجه ابن أبی شيبة فی المصنف، ٦/ ١٧٠، الرقم: ٣٠٤٢٥، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٧/ ٣٦٣، الرقم: ١٠٥٩٢، وفی كتاب الزهد الكبير، ٢/ ٣٥٥، الرقم: ٩٧٣، وابن المبارك فی الزهد، ١/ ١٠٦، الرقم: ٣١٤، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١/ ٥٧، وقال الهيثمی: رواه البزار۔

حالت یہ ہے گویا میں اپنے رب کے عرش کو سامنے ظاہر دیکھ رہا ہوں اور اہل جنت کو ایک دوسرے سے ملتے ہوئے دیکھ رہا ہوں اور دوزخیوں کو تکلیف سے چلاتے دیکھ رہا ہوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے حارث! تو نے (حقیقتِ ایمان کو) پہچان لیا، اب (اس سے) چمٹ جا۔ یہ کلمہ آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا۔‘‘

’’اور یہی روایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ کے اضافے کے ساتھ مروی ہے: حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو نے حقیقتِ ایمان کو پالیا، پس اس حالت کو قائم رکھنا، تو وہ مومن ہے جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے نور سے بھر دیا ہے۔‘‘

١٢ / ١٢۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يُحِقُّ الْعَبْدُ حَقِيْقَةَ الإِيْمَانِ حَتَّى يَغْضَبَ ِللهِ وَيَرْضَى ِللهِ، فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ اسْتَحَقَّ حَقِيْقَةَ الإِيْمَانِ، وَإِنَّ أَحِبَّائِي وَأَوْلِيَائِي الَّذِيْنَ يُذْكَرُوْنَ بِذِكْرِي وَأُذْكَرُ بِذِكْرِهِمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پا سکتا جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہی (کسی سے) ناراض اور اللہ تعالیٰ کے لئے ہی (کسی سے) راضی نہ ہو (یعنی اس کی رضا کا مرکز و محور فقط خوشنودی ذاتِ الٰہی ہو جائے) اور جب اس نے یہ کام کر لیا تو اس نے ایمان کی حقیقت کو پالیا، اور بے شک میرے احباب اور اولیاء وہ لوگ ہیں کہ میرا ذکر کرنے سے وہ یاد آ جاتے ہیں اور ان کا ذکر کرنے سے میں یاد آ جاتا ہوں۔ (میرے ذکر سے ان کی یاد آ جاتی ہے اور ان کے ذکر سے میری یاد آ جاتی ہے یعنی میرا ذکر ان کا ذکر ہے اور ان کا ذکر میرا ذکر ہے)۔‘‘

الحديث رقم ١٢: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٣ / ٤٣٠، الرقم: ١٥٦٣٤، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ١ / ٢٠٣، الرقم: ٦٥١، وابن أبي الدنيا فى كتاب الأولياء، ١ / ١٥، الرقم: ١٩، والديلمى فى مسند الفردوس، ٥ / ١٥٢، الرقم: ٧٧٨٩، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤ / ١٤، الرقم: ٤٥٨٩، وابن رجب فى جامع العلوم والحكم، ١ / ٣٦٥، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١ / ٥٨.

۱۳ / ۱۳۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَسْتَقِيْمُ إِيْمَانُ عَبْدٍ حَتَّى يَسْتَقِيْمَ قَلْبُهُ، وَلَا يَسْتَقِيْمُ قَلْبُهُ حَتَّى يَسْتَقِيْمَ لِسَانُهُ، وَ لَا يَدْخُلُ (الْجَنَّةَ رَجُلٌ) لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کسی بندہ کا ایمان اس وقت تک درست نہیں ہوتا جب تک اس کا دل درست نہ ہو اور دل اس وقت تک درست نہیں ہوتا جب تک اس کی زبان درست نہ ہو جائے، اور کوئی بھی شخص اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کا پڑوسی اس کی اذیت سے محفوظ نہ ہو جائے۔''

۱۴ / ۱٤۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ثَلَاثٌ مِنْ أَخْلَاقِ الإِيْمَانِ: مَنْ إِذَا غَضِبَ لَمْ يُدْخِلْهُ غَضَبُهُ فِي بَاطِلٍ، وَمَنْ إِذَا رَضِيَ لَمْ يُخْرِجْهُ رِضَاهُ مِنْ حَقٍّ، وَمَنْ إِذَا قَدَرَ لَمْ يَتَعَاطَ مَا لَيْسَ لَهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں اخلاق ایمان میں سے ہیں: جب کسی کو غصہ آئے تو وہ غصہ اسے (عمل) باطل میں نہ ڈال دے، اور جب کوئی خوش ہو تو وہ خوشی اسے حق سے نکال نہ دے، اور وہ شخص جو قدرت رکھتا ہے مگر پھر بھی وہ چیز نہیں لیتا جو اس کی نہیں ہے۔''

الحديث رقم ۱۳: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۳ / ۱۹۸، الرقم: ۱۳۰۷۱، والبيهقی فی شعب الإيمان، ۱ / ٤۱، الرقم: ۸، والقضاعی فی مسند الشهاب، ۲ / ٦۲، الرقم: ۸۸۷، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ۳ / ۲٤۰، الرقم: ۳۸٦۰، وابن رجب فی جامع العلوم والحكم، ۱ / ۷٥، والهيثمی فی مجمع الزوائد ووثّقه، ۱ / ٥۳۔

الحديث رقم ۱٤: أخرجه الطبرانی فی المعجم الصغير، ۱ / ۱۱٤، الرقم: ۱٦٤، والديلمی فی مسند الفردوس، ۲ / ۸۷، الرقم: ۲٤٦٦، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۱ / ٥۹، وابن رجب فی جامع العلوم والحكم، ۱ / ۱٤۸۔

فَصْلٌ فِي عَلَامَاتِ الْمُؤْمِنِ وَ أَوْصَافِهِ

﴿مومن کی علامات اور صفات کا بیان﴾

۱۵ / ۱۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَـلَا يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو اللہ عزوجل پر اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے اپنے ہمسائے کو نہ ستائے، اور جو اللہ عزوجل اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے اپنے مہمان کی عزت کرے، اور جو اللہ عزوجل اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے منہ سے اچھی بات نکالے یا خاموش رہے۔‘‘

الحديث رقم ۱۵: أخرجه البخاري فى الصحيح، كِتاب: الْأَدَبِ، باب: مَن كَانَ يُؤْمِنَ بِاللّٰه وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، ۵ / ۲۲۴۰، الرقم: ۵۶۷۲، وَ فِى كِتاب الْأَدَبِ، باب: إِكْرَامِ الضَّيْفِ وَ خِدْمَتِهِ إِيَّاهُ بِنَفْسِهِ، ۵ / ۲۲۷۳، الرقم: ۵۷۸۵، وفى كتاب: الرِّقَاقِ، باب: حِفْظِ اللِّسَانِ، ۵ / ۲۳۷۶، الرقم: ۶۱۱۰، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الحث على إكرام الجار والضيف ولزوم الصمت إلا عن الخير، ۱ / ۶۸، ۶۹، الرقم: ۴۷-۴۸، والترمذى فى السنن، كتاب: الصفة والرقائق والورع عن رسول الله ﷺ، باب: (۵۰)، ۴ / ۶۵۹، الرقم: ۲۵۰۰، وقال أبوعيسى: هذا حديث صحيح، وفى الباب: عن عَائِشَةَ وَ أَنَسٍ وَ أَبِى شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ الْكَعْبِيِّ الْخَزَاعِيِّ وإسمُهُ خُوَيْلَدُ بْنُ عَمْرٍو، وأبو داود فى السنن، كتاب: الأدب، باب: فى حق الجوار، ۴ / ۳۳۹، الرقم: ۵۱۵۴، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الأدب، باب: حق الجوار، ۲ / ۱۲۱۱، الرقم: ۳۶۷۲، وابن حبان فى الصحيح، ۲ / ۲۷۳، الرقم: ۵۱۶، والدارمى فى السنن، ۲ / ۱۳۴، الرقم: ۲۰۳۶۔

١٦ / ١٦. عَنْ أَبِي مُوْسَى ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا، وَ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوموسیٰ (اَشعری) ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک مومن دوسرے مومن کے لئے ایک (مضبوط) دیوار کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کرتا ہے، اور (اس بات کی وضاحت کے طور پر) آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈالیں۔''

١٧ / ١٧. عَنْ أَنَسٍ ﷺ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وزاد مسلم: أَوْ قَالَ لِجَارِهِ.

الحديث رقم ١٦: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتابُ: المَظَالِمِ، باب: نَصرِ الْمَظْلُوْمِ، ٢ / ٨٦٣، الرقم: ٢٣١٤، وفی كتاب: الصلاة، باب: تشبيك الأصابع فی المسجد وغيره، ١ / ١٨٢، الرقم: ٤٦٧، وفی كتاب: الأدب، باب: تعاون المؤمنين بعضهم بعضا، ٥ / ٢٢٤٢، الرقم: ٥٦٨٠، ومسلم فی الصحيح، كتاب: البر والصلة والآدب، باب: تراحم المؤمنين وتعاطفهم وتعاضدهم، ٤ / ١٩٩٩، الرقم: ٢٥٨٥، والترمذی فی السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی شفقة المسلم على المسلم، ٤ / ٣٢٥، الرقم: ١٩٢٨، والنسائی فی السنن، كتاب: الزكاة، باب: أجر الخازن إذا تصدق بإذن مولاه، ٥ / ٧٩، الرقم: ٢٥٦٠، وابن حبان فی الصحيح، ١ / ٤٦٧، الرقم: ٢٣١، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤ / ٤٠٤.

الحديث رقم ١٧: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الْإِيْمَانِ، باب: مِنْ الْإِيْمَانِ أَنْ يُحِبُّ لِأَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ، ١ / ١٤، الرقم: ١٣، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على أن من خصال الإيمان أن يحب لأخيه المسلم ما يحب لنفسه من الخير، ١ / ٦٧، الرقم: ٤٥، والترمذی فی السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله ﷺ، باب: (٥٩)، ٤ / ٦٦٧، الرقم: ٢٥١٥، والنسائی فی السنن، كتاب: الإيمان وشرائعه، باب: علامة الإيمان، ٨ / ١١٥، الرقم: ٥٠١٦، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فی الإيمان، ١ / ٢٦، الرقم: ٦٦.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ (اور مسلم نے یہ اضافہ کیا:) یا حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے پڑوسی کے لئے۔''

١٨ / ١٨۔ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ، قِيْلَ: مَنْ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: الَّذِی لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوشُریح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم! وہ مومن نہیں، خدا کی قسم وہ مومن نہیں، خدا کی قسم وہ مومن نہیں۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کون (مومن نہیں)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا پڑوسی اس کی ایذا رسانی سے محفوظ نہیں۔''

١٩ / ١٩۔ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ، إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

الحديث رقم ١٨: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتابُ: الأدَبِ، باب: إِثْمِ مَن لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ، ٥ / ٢٢٤٠، الرقم: ٥٦٧٠، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان تحريم ايذاء الجار، ١ / ٦٨، الرقم: ٤٦، والحاكم فى المستدرك، ١ / ٥٣، الرقم: ٢١، وقال الحاكم: هذا حديث صحيح۔

الحديث رقم ١٩: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الأدب، باب: رَحْمَةِ النَّاسِ وَ البَهَائِمِ، ٥ / ٢٢٣٨، الرقم، ٥٦٦٥، ومسلم فى الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: تراحم المؤمنين وتعاطفهم وتعاضدهم، ٤ / ١٩٩٩، الرقم: ٢٥٨٦، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤ / ٢٧٠، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٣ / ٣٥٣، الرقم: ٦٢٢٣، وفى شعب الإيمان، ٦ / ٤٨١، الرقم: ٨٩٨٥، والبزار فى المسند، ٨ / ٢٣٨، الرقم: ٣٢٩٩، وابن منده فى: الإيمان، ١ / ٤٥٥، الرقم: ٣١٩، وابن سليمان القرشى فى من حديث خيثمة، ١ / ٧٤۔

’’حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومنین کی مثال ایک دوسرے پر رحم کرنے، دوستی رکھنے اور شفقت کا مظاہرہ کرنے میں ایک جسم کی طرح ہے، چنانچہ جب جسم کے کسی بھی حصہ کو تکلیف پہنچتی ہے تو سارا جسم بے خوابی اور بخار میں اس کا شریک ہوتا ہے۔‘‘

٢٠ / ٢٠۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: تَدْرُوْنَ مَنِ الْمُؤْمِنُ؟ قَالُوْا: اَللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: مَنْ أَمِنَهُ الْمُؤْمِنُوْنَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَ أَمْوَالِهِمْ، وَ الْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ السُّوْءَ فَاجْتَنَبَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: کیا تم جانتے ہو مومن کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ ﷻ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مومن وہ ہے جس سے اہلِ ایمان اپنی جان و مال پر محفوظ ہوں، اور مہاجر وہ ہے جس نے برائی چھوڑ دی اور اس سے پرہیز کیا۔‘‘

٢١ / ٢١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْمُؤْمِنُ مِرْآةُ أَخِيْهِ إِذَا رَأَى فِيهِ عَيْبًا أَصْلَحَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَابْنُ الْمُبَارَكِ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومن اپنے بھائی کا آئینہ ہے، جب وہ اس میں کوئی برائی دیکھتا ہے تو اس برائی کی اصلاح کر لیتا ہے۔‘‘

الحديث رقم ٢٠: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ٢٠٦، ٢١٥، الرقم: ٦٩٢٥، ٧٠١٧، والطبراني فی المعجم الأوسط، ٣ / ٢٩١، الرقم: ٣١٨٨، وفی المعجم الکبیر، ٣ / ٢٩٩، الرقم: ٣٤٦٢، والمروزی فی تعظیم قدر الصلاة، ٢ / ٦٠٣، الرقم: ٦٤٢.

الحديث رقم ٢١: أخرجه البخاری فی الأدب المفرد، ١ / ٩٣، الرقم: ٢٣٨، وابن المبارك فی الزهد، ١ / ٤٨٥، الرقم: ١٣٧٨، والعسقلانی فی تهذیب التهذیب، ٥ / ١٨١، الرقم: ٣٥٧، والمزی فی تهذیب الکمال، ١١ / ٤٢٨، الرقم: ٢٥١٥، ٣٢٥٦.

فَصْلٌ فِي الإِسْلَامِ

﴿اِسلام کا بیان﴾

٢٢ / ٢٢. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بُنِيَ الإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: یہ گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، اور نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔‘‘

٢٣ / ٢٣. عَنْ سَمُرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَ حَجُّوْا وَاعْتَمِرُوْا وَاسْتَقِيْمُوا يُسْتَقَمْ بِكُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي مَعَاجِمِهِ الثَّلَاثَةِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

الحديث رقم ٢٢: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: قول النبى ﷺ: بُنى الإسلام على خمس، ١ / ٢١، الرقم: ٨، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان أركان الإسلام ودعائمه العظام، ١ / ٤٥، الرقم: ١٦، والترمذى فى السنن، كتاب: الإيمان عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء بني الإسلام على خمس، ٥ / ٥، الرقم: ٢٦٠٩، والنسائى فى السنن، كتاب: الإيمان وشرائعه، باب: على كم بنى الإسلام، ٨ / ١٠٧، الرقم: ٥٠٠١.

الحديث رقم ٢٣: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ١ / ٩٩، الرقم: ١٣٦، وفي المعجم الأوسط، ٢ / ٢٩٨، الرقم: ٢٠٣٤، وفي المعجم الكبير، ٧ / ٢١٦، الرقم: ٦٨٩٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١ / ٣٠١، الرقم: ١١١٥، وقال: رواه الطبراني في الثلاثة وإسناده جيد إن شاء الله تعالى، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١ / ٤٥، ٣ / ٢٠٥.

''حضرت سَمُرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، حج اور عمرہ کرو، استقامت اختیار کرو، تمہیں استقامت دی جائے گی۔''

۲۴/ ۲۴۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرَّةَ الْجُهْنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ رَجُلٌ مِنْ قُضَاعَةَ فَقَالَ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَ رَأَيْتَ إِنْ شَهِدْتُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللهِ وَ صَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَصُمْتُ الشَّهْرَ وَقُمْتُ رَمَضَانَ وَآتَيْتُ الزَّكَاةَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ مَاتَ عَلَى هَذَا كَانَ مِنَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ.

رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ قضاعہ کے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں اگر میں گواہی دوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ تعالیٰ کے (سچے) رسول ہیں، پانچوں نمازیں پڑھوں، ماہ رمضان کے روزے بھی رکھوں اور اس ماہ میں قیام بھی کروں اور زکوٰۃ بھی ادا کروں؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس حالت میں فوت ہو جائے وہ (روز قیامت) صدیقوں اور شہیدوں میں سے ہو گا۔''

۲۵/ ۲۵۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَمْسٌ

الحديث رقم ۲۴: أخرجه ابن خزيمة في الصحيح، ۳/ ۳۴۰، الرقم: ۲۲۱۲، وابن حبان في الصحيح، ۸/ ۲۲۳، الرقم: ۳۴۳۸، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳/ ۳۰۸، الرقم: ۳۶۱۷، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱/ ۱۴۵، ۳۰۲، الرقم: ۵۳۱، ۱۱۲۰، ۲/ ۶۴، الرقم: ۱۵۰۵، وقال: رواه البزار بإسناد حسن وابن خزيمة وابن حبان، والشيباني في الأحاد والمثاني، ۵/ ۲۳، الرقم: ۲۵۵۸، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ۱/ ۲۰۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱/ ۴۶، وقال: رواه البزار ورجاله رجال الصحيح، وفي موارد الظمآن، ۱/ ۳۶، الرقم: ۱۹۔

الحديث رقم ۲۵: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في المحافظة على وقت الصلوات، ۱/ ۱۱۶، الرقم: ۴۲۹، والطبراني في المعجم الصغير، ←

مَنْ جَاءَ بِهِنَّ مَعَ إِيْمَانٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ مَنْ حَافَظَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ عَلَى وُضُوْئِهِنَّ وَرُكُوْعِهِنَّ وَسُجُودِهِنَّ وَمَوَاقِيْتِهِنَّ وَصَامَ رَمَضَانَ وَحَجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا وَأَعْطَى الزَّكَاةَ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهُ وَأَدَّى الْأَمَانَةَ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

’’حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پانچ کام ایسے ہیں جنہیں جو شخص بھی ایمان کی حالت میں سرانجام دے گا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ جو شخص وضو، رکوع، سجود اور اوقات کا خیال رکھ کر پانچ وقت کی نماز کی پابندی کرے اور رمضان کے روزے رکھے اور اگر استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرے اور زکوٰۃ ادا کرکے اپنے نفس کی پاکیزگی کا سامان کرے اور امانت ادا کرے۔‘‘

۲۶ / ۲۶۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَقَامَ الصَّلَاةَ وَأَتَى الزَّكَاةَ وَحَجَّ الْبَيْتَ وَصَامَ رَمَضَانَ وَقَرَى الضَّيْفَ دَخَلَ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی، بیت اللہ کا حج کیا، رمضان کے روزے رکھے اور مہمان

------ ۲/ ۵۶، الرقم: ۷۷۲، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱/ ۱۴۸، ۳۰۰، الرقم: ۵۴۴، ۱۱۰۵، وقال: رواه الطبراني في الكبير بإسناد جيد، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱/ ۴۷، وقال: رواه الطبراني بإسناد جيد، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ۱/ ۲۱۵، والمقريزي في مختصر كتاب الوتر، ۱/ ۳۲، الرقم: ۱۴، وقال: إسناده حسن.

الحديث رقم ۲۶: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۲/ ۱۳۶، الرقم: ۱۲۶۹۲، والبيهقي في شعب الإيمان، ۷/ ۹۲، الرقم: ۹۵۹۳، وابن راشد في الجامع، ۱۱/ ۲۷۴، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱/ ۳۰۱، الرقم: ۱۱۱۶، ۳/ ۲۵۲، الرقم: ۳۹۱۴، وقال: رواه الطبراني في الكبير وله شواهد، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱/ ۴۵.

نوازی کی وہ جنت میں داخل ہو گیا۔‘‘

۲۷ / ۲۷۔ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رضي الله عنهما قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى الْحُرَقَةِ مِنْ جُهَيْنَةَ، فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ، فَهَزَمْنَاهُمْ، وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ، فَلَمَّا غَشِيْنَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ. فَكَفَّ عَنْهُ الْأَنْصَارِيُّ، وَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي حَتَّى قَتَلْتُهُ. قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا، بَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لِي: يَا أُسَامَةُ! أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ إِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذًا، قَالَ: فَقَالَ: أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ؟ قَالَ: فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذَلِكَ الْيَوْمِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية: فَدَعَاهُ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: لِمَ قَتَلْتَهُ؟ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَوْجَعَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ، وَقَتَلَ فُلَانًا وَفُلَانًا، وَسَمَّى لَهُ نَفَرًا. وَإِنِّي حَمَلْتُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَأَى السَّيْفَ، قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ. قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَقَتَلْتَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ: قَالَ: فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ

الحديث رقم ۲۷: أخرجه البخاري فى الصحيح، كتاب: المغازى، باب: بَعْثُ النَّبِيِّ ﷺ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ إِلَى الْحُرُقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ، ٤ / ١٥٥٥، الرقم: ٤٠٢١، وفى كتاب: الديات، باب: قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: وَ مَنْ أَحْيَاهَا، [المائدة: ٣٢]، ٦ / ٢٥١٩، الرقم: ٦٤٧٨، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: تحريم قتل الكافر بعد أن قال: لَا إِلٰه إلا الله، ١ / ٩٧، الرقم: ٩٤-٩٧، وابن منده فى الإيمان، ١ / ٢٠٨، ٢١٠، الرقم: ٦٣-٦٥، وَ قَالَ ابن منده: هَذَا حَدِيْثٌ مُجْمَعٌ عَلَى صِحَّتِهِ، والبزار فى المسند، ٧ / ٦٣، الرقم: ٢٦١٢، والطيالسى فى المسند، ١ / ٨٧، الرقم: ٦٢٦، وأبونعيم فى المسند المستخرج، ١ / ١٧١، الرقم: ٢٧٧، والعسقلانى فى فتح البارى، ١٢ / ١٩٥، والعظيم آبادى فى عون المعبود، ١٢ / ٤، والمباركفورى فى تحفة الأحوذى، ٤ / ٥٤٧۔

الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ اسْتَغْفِرْلِي. قَالَ: وَكَيْفَ تَصْنَعُ بِلاَ إِلَهَ إِلَّا اللهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: فَجَعَلَ لَا يَزِيْدُهُ عَلَى أَنْ يَقُوْلَ: كَيْفَ تَصْنَعُ بِلاَ إِلَهَ إِلَّا اللهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت اُسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جہاد کے لئے حرقہ کی طرف روانہ کیا جو قبیلہ جہینہ کی ایک شاخ ہے۔ ہم صبح وہاں پہنچ گئے اور انہیں شکست دے دی۔ میں نے اور ایک انصاری نے مل کر اس قبیلہ کے ایک شخص کو گھیر لیا، جب ہم اس پر غالب آ گئے تو اس نے کہا: لَا إِلَـهَ إِلَّا اللهُ۔ انصاری تو (اس کی زبان سے) کلمہ سن کر الگ ہو گیا لیکن میں نے نیزہ مار مار کر اسے ہلاک کر ڈالا۔ جب ہم واپس آئے تو حضور نبی اکرم ﷺ کو بھی اس واقعہ کی خبر ہو چکی تھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے اسامہ! تم نے اسے کلمہ پڑھنے کے بعد قتل کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس نے جان بچانے کے لئے کلمہ پڑھا تھا۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: تم نے اسے کلمہ پڑھنے کے بعد قتل کیا؟ حضور ﷺ بار بار یہ کلمات دہرا رہے تھے اور میں افسوس کر رہا تھا کہ کاش آج سے پہلے اِسلام نہ لایا ہوتا۔

”ایک اور روایت میں ہے: حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ کو بلا کر دریافت کیا کہ تم نے اسے کیوں قتل کیا؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! اس نے مسلمانوں کو تکلیف دی، چند صحابہ کرام کا نام لے کر بتایا کہ فلاں فلاں کو اس نے شہید کیا ہے۔ میں نے اس پر حملہ کیا جب اس نے تلوار دیکھی تو فوراً کہا: لَا إِلَـهَ إِلَّا اللهُ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے اسے قتل کر دیا؟ عرض کیا: جی حضور! فرمایا: جب روزِ قیامت لَا إِلَـهَ إِلَّا اللهُ کا کلمہ آئے گا تو تم اس کا کیا جواب دو گے؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لئے استغفار کیجئے۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: جب روزِ قیامت لَا إِلَـهَ إِلَّا اللهُ کا کلمہ آئے گا تو تم اس کا کیا جواب دو گے؟ حضور ﷺ بار بار یہی کلمات دہراتے رہے کہ جب قیامت کے دن لَا إِلَـهَ إِلَّا اللهُ کا کلمہ آئے گا تو اس کا کیا جواب دو گے؟“

۲۸ / ۲۸۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

الحديث رقم ۲۸: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الإِيْمَانِ، باب: حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ، ۱ / ۲٤، الرقم: ٤۱، والنسائی فی السنن، کتاب: الإيمان وشرائعه، باب: حسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ، ۸ / ۱۰۵، الرقم: ٤۹۹۸۔

إِذَا أَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ إِسْلَامُهُ، يُكَفِّرُ اللهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَفَهَا، ثُمَّ كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْقِصَاصُ: الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِئَةِ ضِعْفٍ، وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا إِلَّا أَنْ يَتَجَاوَزَ اللهُ عَنْهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کسی شخص نے اسلام قبول کرلیا اور اس کا اسلام خوب نکھرا تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام گزشتہ خطائیں معاف فرما دیتا ہے اور پھر اس کے بعد اس کا بدلہ ہے، اس کی ہر نیکی کا بدلہ دس گنا سے سات سو گنا تک ہے اور برائی کا صرف اسی کے برابر ہے اور اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اس سے بھی درگزر فرما دے۔''

۲۹ / ۲۹۔ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ: يَا عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ، أَسْلِمْ تَسْلَمْ، قُلْتُ: وَ مَا الْإِسْلَامُ؟ فَقَالَ: تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنِّي رَسُوْلُ اللهِ، وَتُؤْمِنُ بِالْأَقْدَارِ كُلِّهَا، لِخَيْرِهَا وَشَرِّهَا، حُلْوِهَا وَ مُرِّهَا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عدی بن حاتم! اسلام قبول کرلو، سلامتی میں رہو گے۔ میں نے عرض کیا: اسلام کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اور تقدیر پر ایمان لاؤ، خواہ بھلی ہو یا بری، شیریں ہو یا تلخ۔''

۳۰ / ۳۰۔ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَالَّذِي

الحديث رقم ۲۹: أخرجه ابن ماجه فى السنن، المقدمة، باب: في القدر، ۱ / ۳٤، الرقم: ۸۷، والطبرانى فى المعجم الكبير، ۱۷ / ۸۱، الرقم: ۱۸۲، وابن أبى عاصم فى السنة، ۱ / ۷٦، والهيثمي فى مجمع الزوائد، ۷ / ۱۹۹، والكنانى فى مصباح الزجاجة، ۱ / ۱٤، الرقم: ۳۰.

الحديث رقم ۳۰: أخرجه ابن حبان فى الصحيح، ۱ / ۳۷٦، ۳۷۷، الرقم: ۱٦۰، وأحمد بن حنبل فى المسند، ۵ / ۳، الرقم: ۲۰۰۲۲، والطبرانى في المعجم ←

بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! مَا أَتَيْتُكَ حَتَّى حَلَفْتُ عَدَدَ أَصَابِعِي هٰذِهِ أَنْ لَا آتِيكَ فَمَا الَّذِي بَعَثَكَ بِهِ؟ قَالَ: الإِسْلَامُ. قَالَ: وَ مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: أَنْ تُسْلِمَ قَلْبَكَ لِلّٰهِ، وَأَنْ تُوَجِّهَ وَجْهَكَ لِلّٰهِ وَأَنْ تُصَلِّيَ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ، وَتُؤَدِّيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، أَخَوَانِ نَصِيرَانِ، لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْ أَحَدٍ تَوْبَةً أَشْرَكَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! میں اس وقت تک آپ کے پاس نہیں آیا جب تک میں نے اپنی ان انگلیوں کے برابر قسم نہ کھالی کہ میں آپ کے پاس نہیں آؤں گا۔ وہ کون سی چیز ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا؟ فرمایا: اسلام۔ عرض کیا: اسلام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تو اپنا دل اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے اور اپنا رُخ اللہ تعالیٰ کی طرف کر لے اور یہ کہ تو فرض نماز ادا کر اور فرض زکوٰۃ ادا کر، یہ دونوں (نماز و زکوٰۃ) دو مددگار بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی ایسے شخص کی توبہ قبول نہیں فرماتا جس نے اسلام لانے کے بعد شرک کیا۔‘‘

٣١/ ٣١۔ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، قَالَ الْقَوْمُ: مَا لَهُ مَا لَهُ! وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَرَبٌ مَا لَهُ تَعْبُدُ اللهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ،

الكبير، ١٩/ ٤٢٦، الرقم: ١٠٣٦، وابن رجب فی جامع العلوم والحكم، ١/ ٣٢، والمروزی فی تعظيم قدر الصلاة، ١/ ٤١٠، الرقم: ٤٠٣، والهيثمی فی موارد الظمآن، ١/ ٣٧، الرقم: ٢٨.

الحديث رقم ٣١: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: وجوب الزكاة، ٢/ ٥٠٥، الرقم: ١٣٣٢، وفی كتاب: الأدب، باب: فضل صِلةِ الرَّحمِ، ٥/ ٢٢٣١، الرقم: ٥٦٣٧، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الإيمان الذی يدخل به الجنة، وأن من تمسك بما أمربه دخل الجنة، ١/ ٤٢، الرقم: ١٣، والنسائی فی السنن الكبری، ٣/ ٤٤٥، الرقم: ٥٨٨٠، وابن حبان فی الصحيح، ٨/ ٣٨، الرقم: ٣٢٤٦، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٥/ ٤١٨، الرقم: ٢٣٥٩٦، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٤/ ١٣٩، الرقم: ٣٩٢٥، وابن منده فی الإيمان، ١/ ٢٦٧، الرقم: ١٢٦.

وَتَصِلُ الرَّحِمَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتائیے جس کو انجام دینے سے میں جنت میں داخل ہو سکوں۔ (اس شخص کو آگے بڑھتے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخاطب ہوتے دیکھ کر) لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ اسے کیا ہوا ہے؟ کیوں اس طرح بات کر رہا ہے؟ اس پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچھ نہیں ہوا۔ اسے مجھ سے کام ہے۔ اسے کہنے دو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص کو مخاطب کر کے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور رشتہ داروں سے میل جول اور حسنِ سلوک کرو۔''

۳۲ / ۳۲۔ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ، ثَائِرَ الرَّأْسِ، يُسْمَعُ دَوِيُّ صَوْتِهِ وَلَا يُفْقَهُ مَا يَقُوْلُ، حَتَّى دَنَا فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ. فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ. قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: وَ صِيَامُ رَمَضَانَ. قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ. قَالَ: وَ ذَكَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الزَّكَاةَ، قَالَ: هَلْ

الحديث رقم ۳۲: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الزّكاةُ مِنَ الإسلام، ۱ / ۲۵، الرقم: ٤٦، وفی كتاب: الصوم، باب: وجوب صوم رمضان، ۲ / ٦٦٩، الرقم: ۱۷۹۲، وفی كتاب: الشهادات، باب: كيفَ يُسْتَحْلَفُ، ۲ / ۹۵۱، الرقم: ۲۵۳۲، وفی كتاب: الحِيَل، باب: في الزكاة، وأن لا يُفرَّق بينَ مُجتَمِعٍ ولا يُجمَعَ بين مُتَفرِّقٍ، خشيةَ الصَّدَقَةِ، ٦ / ۲۵۵۱، الرقم: ٦٥٥٦، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان الصلوات التي هي أحد أركان الإسلام، ۱ / ٤٠، الرقم: ۱۱، وأبوداود فی السنن، كتاب: الصلاة، باب: فرض الصلاة، ۱ / ۱۸، الرقم: ۳۹۱، والنسائی فی السنن، كتاب: الصلاة، باب: كم فرضت فی اليوم والليلة، ۱ / ۲۲٦، الرقم: ٤٥٨، وفی كتاب: الإيمان وشرائعه، باب: الزكاة، ۸ / ۱۱۸، الرقم: ٥٠۲۸، ومالك فی الموطأ، ۱ / ۱۷٥، الرقم: ٤۲۳، والشافعی فی المسند، ۱ / ۲۳٤، وابن حبان فی الصحيح، ٥ / ۱۱، الرقم: ۱۷۲٤.

عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ. قَالَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَ هُوَ يَقُوْلُ: وَاللهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا وَلَا أَنْقُصُ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں نجد کا رہنے والا ایک شخص اس حال میں حاضر ہوا کہ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ اس کی گنگناہٹ تو سنائی دیتی تھی لیکن بات سمجھ میں نہیں آتی تھی، حتی کہ جب وہ قریب آیا تو معلوم ہوا کہ اسلام کے متعلق دریافت کر رہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دن اور رات کے (چوبیس گھنٹوں) میں پانچ نمازیں (فرض ہیں)۔ اس نے سوال کیا: کیا ان کے علاوہ کوئی اور نماز بھی مجھ پر فرض ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (فرض) نہیں ہے۔ ہاں، اگر تم نفل نماز ادا کرنا چاہو تو کر سکتے ہو۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: ماہ رمضان کے روزے (فرض ہیں)۔ سائل نے دریافت کیا: کیا رمضان کے علاوہ کوئی اور روزہ بھی مجھ پر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (فرض) نہیں ہے البتہ اگر تم نفل رکھنا چاہو تو رکھ سکتے ہو۔ آپ ﷺ نے اسے زکوٰۃ کے بارے میں بھی بتایا۔ اس شخص نے دریافت کیا: کیا مجھ پر اس کے علاوہ بھی کوئی ادائیگی ضروری ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (فرض) نہیں ہے البتہ تم رضا کارانہ طور پر کچھ (صدقہ) دینا چاہو تو دے سکتے ہو۔ راوی کہتے ہیں: پھر وہ شخص واپس جانے کے لیے مڑ گیا اور کہتا جاتا تھا: بخدا! میں نہ اس میں کوئی اضافہ کروں گا اور نہ کسی قسم کی کمی کروں گا۔ آپ ﷺ نے (اس شخص کی یہ بات سن کر) فرمایا: وہ فلاح پا گیا اگر اس نے اپنی بات سچ کر دکھائی۔‘‘

۳۳ / ۳۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ، إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، قَالَ: تَعْبُدُ اللهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ

الحديث رقم ۳۳: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الزکاة، باب: وجوب الزکاة، ۲ / ۵۰۶، الرقم: ۱۳۳۳، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الإيمان، باب: بيان الإيمان الذی يدخل به الجنة وأن تمسك بما أمر به دخل الجنة، ۱ / ۴۴، الرقم: ۱۴، وابن خزيمة فی الصحيح، ۴ / ۱۲، وأبوعوانة فی المسند، ۱ / ۱۷، الرقم: ۴، وابن رجب فی جامع العلوم والحکم، ۱ / ۲۰۷۔

شَيْئًا، وَ تُقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ، وَ تُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ. قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا. فَلَمَّا وَلَّى، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک دیہاتی حاضر ہوا، اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ایسے عمل کی طرف راہنمائی فرمائیں جسے انجام دینے سے جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو کہ عبادت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ۔ فرض نمازیں اور مقررہ زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ اس اعرابی نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! میں ان اَحکام پر کوئی اضافہ نہیں کروں گا۔ پس جب وہ شخص واپس جانے کے لیے مڑا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو کسی جنتی کو دیکھنے کی سعادت حاصل کرنا چاہے تو اسے دیکھ لے۔''

فَصْلٌ فِي عَلَامَاتِ الْمُسْلِمِ وَأَوْصَافِهِ

﴿مسلمان کی علامات اور صفات کا بیان﴾

٣٤/ ٣٤۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی الله عنه قَالَ: إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرٌ؟ قَالَ: مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: کون سا مسلمان افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔‘‘

٣٥/ ٣٥۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللهُ عَنْهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں، اور حقیقی مہاجر وہ ہے

الحديث رقم ٣٤: أخرجه البخاري فى الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: الإنتهاء عن المعاصى، ٥/ ٢٣٧٩، الرقم: ٦١١٩، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان تفاضل الإسلام ونصف أموره أفضل، ١/ ٦٥، الرقم: ٣٩، وابن حبان فى الصحيح، ٢/ ١٢٤، الرقم: ٣٩٩۔

الحديث رقم ٣٥: أخرجه البخاري فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: المسلم من سَلِمَ المسلمون من لسانه ويده، ١/ ١٣، الرقم: ١٠، وأبوداود فى السنن، كتاب: الجهاد، باب: فى الهجرة هل انقطعت، ٣/ ٤، الرقم: ٢٤٨١، والنسائى فى السنن، كتاب: الإيمان وشرائعه، باب: صفة المسلم، ٨/ ١٠٥، الرقم: ٤٩٩٦، وابن حبان فى الصحيح، ١/ ٤٦٧، الرقم: ٢٣٠، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/ ١٦٣، الرقم: ٦٥١٥۔

جس نے ان کاموں کو چھوڑ دیا جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔‘‘

٣٦ / ٣٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

وَ قَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں، اور مومن وہ ہے جس سے لوگوں کی جانیں اور مال محفوظ ہوں۔‘‘

٣٧ / ٣٧. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ، مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيْهِ كَانَ اللهُ فِي حَاجَتِهِ، وَ مَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَ مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

الحديث رقم ٣٦: أخرجه الترمذى في السنن، كتاب: الإيمان عن رسول الله ﷺ، باب: ملجاء في أن المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده، ٥ / ١٧، الرقم: ٢٦٢٧. والنسائى فى السنن، كتاب: الإيمان وشرائعه، باب: صفة المؤمن، ٨ / ١٠٤، الرقم: ٤٩٩٥ وابن حبان فى الصحيح، ١ / ٤٠٦، الرقم: ١٨٠، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٣٧٩، الرقم: ٨٩١٨.

الحديث رقم ٣٧: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: المظالم، باب: لَا يَظْلِمُ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمَ وَ لَا يُسْلِمُهُ، ٢ / ٨٦٢، الرقم: ٢٣١٠، ومسلم فى الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: تحريم الظلم، ٤ / ١٩٩٦، الرقم: ٢٥٨٠، والترمذى فى السنن، كتاب: الحدود عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى الشر على المسلم، ٤ / ٣٤، الرقم: ١٤٢٥، وأبوداود فى السنن، كتاب: الأدب، باب: المؤاخاة، ٤ / ٢٧٣، الرقم: ٤٨٩٣ والنسائى فى السنن الكبرى، ٤ / ٣٠٩، الرقم: ٧٢٩١ وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٩١، الرقم: ٥٦٤٦.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، وہ نہ تو اس پر ظلم کرتا ہے نہ (مشکل حالات میں) اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے۔ جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے کام آتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے کام میں (مدد کرتا) رہتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان کی دنیاوی مشکل حل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی اُخروی مشکلات میں سے کوئی مشکل حل فرمائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔''

۳۸ / ۳۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا، الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَ لَا يَخْذُلُهُ وَ لَا يَحْقِرُهُ، التَّقْوَى هَاهُنَا (وَ يُشِيْرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ) بِحَسْبِ امْرِىءٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَ مَالُهُ وَعِرْضُهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور ایک دوسرے کو دھوکہ نہ دو اور ایک دوسرے سے بُغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے رُخ نہ موڑو، اور تم میں سے کوئی شخص دوسرے کے سودے پر اپنا سودا نہ کرے۔ اے اللہ تعالیٰ کے بندو! باہم بھائی بھائی ہو جاؤ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، وہ اس

الحديث رقم ۳۸: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: البر والصلة والآداب، باب: تحريم ظلم والمسلم وخذله واحتقاره ودمه وعرضه وماله، ٤ / ١٩٨٦، الرقم: ٢٥٦٤، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ٢٧٧، الرقم: ٧٧١٣، وعبد بن حميد فی المسند، ١ / ٤٢٠، الرقم: ١٤٤٢، والبيهقی فی السنن الکبری، ٦ / ٩٢، الرقم: ١١٢٧٦، وفی شعب الإيمان، ٥ / ٢٨٠، الرقم: ٦٦٦٠، والديلمی فی مسند الفردوس، ٢ / ٤٧٠، الرقم: ٤٠٠٢، وابن رجب فی جامع العلوم والحکم، ١ / ٣٢٦، والعسقلانی فی فتح الباری، ١٠ / ٤٨٣.

پر نہ تو ظلم کرتا ہے اور نہ اسے ذلیل کرتا ہے، اور نہ ہی اسے حقیر سمجھتا ہے۔ تقویٰ اور پرہیزگاری یہاں ہے (اور آپ ﷺ نے تین مرتبہ اپنے سینۂ اقدس کی طرف اشارہ کیا)۔ کسی مسلمان کے لئے اتنی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے کسی مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ ایک مسلمان پر دوسرے کا خون، اس کا مال اور اس کی عزت (و آبرو پامال کرنا) حرام ہے۔‘‘

۳۹ / ۳۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَخُوْنُهُ وَلَا يَكْذِبُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ عِرْضُهُ وَمَالُهُ وَدَمُهُ، التَّقْوَى هَاهُنَا، بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْتَقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے وہ نہ اس سے خیانت کرتا ہے اور نہ اس سے جھوٹ بولتا ہے اور نہ اسے ذلیل کرتا ہے۔ ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کی عزت (کی پامالی) اس کا مال اور اس کا خون حرام ہے۔ (آپ ﷺ نے قلبِ اطہر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:) تقویٰ یہاں ہے، کسی مسلمان کے لئے اتنی برائی ہی کافی ہے کہ وہ اپنے کسی مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔‘‘

الحديث رقم ۳۹: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی شفقة المسلم علی المسلم، ۴ / ۳۲۵، الرقم: ۱۹۲۷، وابن رجب فی جامع العلوم والحکم، ۱ / ۳۲۶۔

فَصْلٌ فِي حَقِّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ

﴿مسلمان کے مسلمان پر حقوق کا بیان﴾

٤٠ / ٤٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ، وَ إِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَ تَشْمِيتُ الْعَاطِسِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں: سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، اس کے جنازہ کے ساتھ جانا، اس کی دعوت قبول کرنا اور چھینک کا جواب دینا۔''

٤١ / ٤١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ. قِيْلَ: مَا هُنَّ؟ يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: إِذَا لَقِيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ، وَ إِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ، وَ إِذَا

الحديث رقم ٤٠: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: الأمر باتباع الجنائز، ١ / ٤١٨، الرقم: ١١٨٣، ومسلم فى الصحيح، كتاب: السلام، باب: من حق المسلم للمسلم ردّ السلام، ٤ / ١٧٠٤، الرقم: ٢١٦٢، وابن حبان فى الصحيح، ١ / ٤٧٦، الرقم: ٢٤١، والحاكم فى المستدرك، ١ / ٥٥٠، الرقم: ١٢٩٢، والنسائى فى السنن الكبرى، ٦ / ٦٤، الرقم: ١٠٠٤٩، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الجنائز، باب: ما جاء فى عيادة المريض، ١ / ٤٦١، الرقم: ٦٤٣٥، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٥٤٠، الرقم: ١٠٩٧٩۔

الحديث رقم ٤١: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: السلام، باب: من حق المسلم للمسلم ردّ السلام، ٤ / ١٧٠٥، الرقم: ٢١٦٢، وابن حبان فى الصحيح، ١ / ٤٧٧، الرقم: ٢٤٢، والدارمى فى السنن، ٢ / ٣٥٧، الرقم: ٢٦٣٣، ←

عَطَسَ فَحَمِدَ اللهَ فَسَمِّتْهُ، وَ إِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ، وَ إِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالدَّارِمِيُّ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں: عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ کون سے حق ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تو مسلمان کو ملے تو اسے سلام کر اور جب وہ تجھے دعوت دے تو قبول کر، اور جب وہ تجھ سے مشورہ چاہے تو اسے اچھا مشورہ دے، اور جب وہ چھینکے اور الحمد للہ کہے تو تو بھی جواب میں (یرحمك الله) کہہ، اور جب بیمار ہو تو اس کی تیمارداری کر، اور جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازہ کے ساتھ شامل ہو۔‘‘

۴۲ / ۴۲۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا. فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَنْصُرُهُ إِذَا كَانَ مَظْلُوْمًا، أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ أَنْصُرُهُ؟ قَالَ: تَحْجُزُهُ أَوْ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ، فَإِنَّ ذٰلِكَ نَصْرُهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ نَحْوُهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

.... وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲ / ۳۷۲، الرقم: ۸۸۳۲، والبیهقی فی السنن الکبری، ۵ / ۳۴۷، الرقم: ۱۰۶۹۱۔

الحدیث رقم ۴۲: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: الإکراه، باب: يَمِينِ الرَّجُلِ لِصاحِبِهِ، إِنَّهُ أَخُوهُ، إذا خاف عليهِ القتلَ أَوْ نَحْوَهُ، ۶ / ۲۵۵۰، الرقم: ۶۵۵۲، وفی کتاب: المظالم، باب: أعِن أخاك ظالماً أو مظلوما، ۲ / ۸۶۳، الرقم: ۲۳۱۱۔ ۲۳۱۲، ومسلم فی الصحیح، کتاب: البر والصلة والآداب، باب: نصر الأخ ظالما أو مظلوما، ۴ / ۱۹۹۸، الرقم: ۲۵۸۴، والترمذی فی السنن، کتاب: الفتن عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: (۶۸)، ۴ / ۵۲۳، الرقم: ۲۲۵۵، والدارمی فی السنن، ۲ / ۴۰۱، الرقم: ۲۷۵۳، وابن حبان فی الصحیح، ۱۱: ۵۷۰، الرقم: ۵۱۶۶۔۵۱۶۸، وأحمد بن حنبل فی المسند ۳ / ۹۹، الرقم: ۱۱۹۶۷، ۱۳۱۰۱، ۱۴۵۰۷، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۱ / ۲۰۲، الرقم: ۶۴۹، ۷۷۹، والبیهقی فی السنن الکبری، ۶ / ۹۴، الرقم: ۱۱۲۸۹۔۱۱۲۹۰۔

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر وہ مظلوم ہو تب تو میں اس کی مدد کروں لیکن مجھے یہ بتائیے کہ جب وہ ظالم ہو تو میں اس کی مدد کیسے کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے ظلم سے باز رکھو، یا فرمایا: اُسے (اس ظلم سے) روکو، کیونکہ یہ بھی اس کی مدد ہے۔‘‘

۴۳ / ۴۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ عزوجل يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا ابْنَ آدَمَ، مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي. قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ أَعُوْدُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ. أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ؟ يَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي. قَالَ: يَا رَبِّ! وَ كَيْفَ أُطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ؟ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي؟ يَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي. قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ أَسْقِيْكَ وَأَنْتَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ؟ قَالَ: اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ، أَمَا إِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک

الحديث رقم ۴۳: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: فضل عيادة المريض، ۴ / ۱۹۹۰، الرقم: ۲۵۶۹، والبخارى فى الأدب المفرد، ۱:۱۸۲، الرقم: ۵۱۷، وابن حبان فى الصحيح، ۱ / ۵۰۳، الرقم: ۲۶۹،۹۴۴، ۷۳۶۶، والبيهقى فى شعب الإيمان، ۶ / ۵۳۴، الرقم: ۹۱۸۲، وابن راهوية فى المسند، ۱ / ۱۱۵، الرقم: ۲۸، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ۲ / ۳۷، الرقم: ۱۴۰۶.

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے ابن آدم! میں بیمار ہوا اور تو نے میری مزاج پرسی نہیں کی۔ بندہ عرض کرے گا: اے پروردگار! میں تیری بیمار پرسی کیسے کرتا جبکہ تو خود تمام جہانوں کا پالنے والا ہے؟ ارشاد ہوگا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا اور تو نے اس کی مزاج پرسی نہیں کی۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اگر تو اس کی بیمار پرسی کرتا تو مجھے اس کے پاس موجود پاتا؟ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا اور تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ بندہ عرض کرے گا: اے پروردگار! میں تجھے کھانا کیسے کھلاتا جبکہ تو خود تمام جہانوں کا پالنہار ہے؟ ارشاد ہوگا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا اور تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا؟ کیا تو نہیں جانتا کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو اس کا ثواب میری بارگاہ سے پاتا؟ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا اور تو نے مجھے پانی نہیں پلایا۔ بندہ عرض کرے گا: پروردگار! میں تجھے پانی کیسے پلاتا جبکہ تو رب العالمین ہے؟ ارشاد ہوگا: میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا اور تو نے اسے پانی نہیں پلایا۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اگر تو اسے پانی پلاتا تو اس کا ثواب تجھے میری بارگاہ سے ملتا؟‘‘
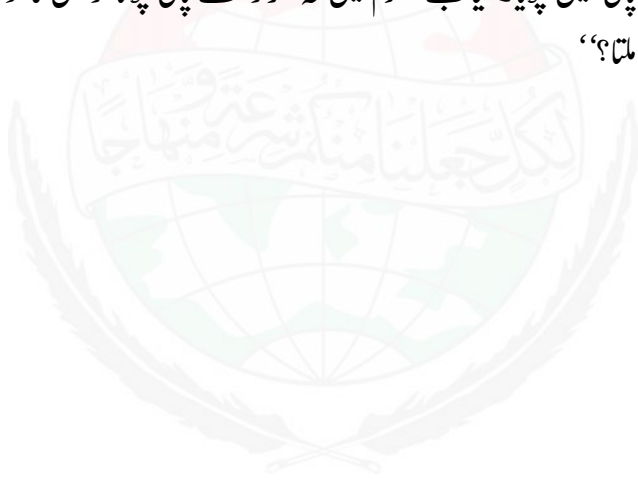
فَصْلٌ فِي الإِحْسَانِ

﴿اِحسان کا بیان﴾

٤٤ / ٤٤۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ، لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ، حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! أَخْبِرْنِي عَنِ الإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَ تَصُوْمَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا. قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ! قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الإِيْمَانِ. قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الآخِرِ،

الحديث رقم ٤٤: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: سُؤَالِ جِبْرِيْلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الإِيْمان وَ الإِسْلَامِ وَ الإِحْسَانِ وَ عِلْمِ السَّاعَةِ، ١ / ٢٧، الرقم: ٥٠، وفى كتاب: التفسير / لقمان، باب: إِنَّ اللهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ / ٣٤، ٤ / ١٧٩٣، الرقم: ٤٤٩٩، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان الإيمان والإسلام والإحسان، ١ / ٣٦، الرقم: ٨-٩، والترمذى فى السنن، كتاب: الإيمان عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى وصف جبريل للنبي ﷺ الإيمان والإسلام، ٥ / ٦، الرقم: ٢٦٠١، وأبوداود فى السنن، كتاب: السنة، باب: فى القدر، ٤ / ٢٢٢، الرقم: ٤٦٩٥، والنسائى فى السنن، كتاب: الإيمان وشرائعه، باب: نعت الإسلام، ٨ / ٩٧، الرقم: ٤٩٩٠، وابن ماجة فى السنن، المقدمة، باب: في الإيمان، ١ / ٢٤، الرقم: ٦٣، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١ / ٥١، الرقم: ٣٦٧، وابن خزيمة فى الصحيح، ٤ / ١٢٧، الرقم: ٢٥٠٤، وابن حبان فى الصحيح، ١ / ٣٨٩، الرقم: ١٦٨۔

وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ. قالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الإِحْسَانِ. قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ قَالَ: مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَتِهَا؟ قَالَ: أَنْ تَلِدَ الأَمَةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ. ثُمَّ انْطَلَقَ، فَلَبِثْتُ مَلِيّاً، ثُمَّ قَالَ: يَا عُمَرُ أَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ؟ قُلتُ: اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: فَإِنَّهُ جِبْرِيْلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت عمر بن خطاب ﷺ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ اچانک ایک شخص ہماری محفل میں آیا، اس کے کپڑے نہایت سفید، بال گہرے سیاہ تھے، اس پر سفر کے کچھ بھی اثرات نمایاں نہ تھے اور ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا بھی نہیں تھا۔ بالآخر وہ شخص حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے آپ ﷺ کے گھٹنے سے گھٹنے ملا کر بیٹھ گیا اور اس نے دونوں ہاتھ اپنی دونوں رانوں پر رکھ لیے اور عرض کیا: یا محمد مصطفیٰ! مجھے بتائیں: اسلام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد (ﷺ) اس کے رسول ہیں اور تو نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے، رمضان المبارک کے روزے رکھے اور استطاعت رکھنے پر بیت اللہ کا حج کرے۔ اس نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔ حضرت عمر ﷺ فرماتے ہیں کہ ہمیں تعجب ہوا کہ خود ہی سوال کرتا ہے اور خود ہی تصدیق بھی کرتا ہے۔ اس کے بعد اس نے عرض کیا: مجھے ایمان کے بارے میں بتائیں؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ پر، فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور اچھی بری تقدیر پر ایمان رکھے۔ وہ بولا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس نے عرض کیا: مجھے احسان کے بارے میں بتائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: احسان یہ ہے کہ تو اللہ ﷻ کی عبادت اس طرح کرے گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہ دیکھ سکے تو یہ جان لے کہ یقیناً وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ اس نے عرض کیا: اچھا اب مجھے (وقوعِ) قیامت کے (وقت کے) بارے میں بتائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس سے سوال کیا گیا ہے وہ اس مسئلہ پر سائل سے زیادہ علم نہیں رکھتا (یعنی جو کچھ مجھے معلوم

ہے وہ تمہیں بھی معلوم ہے اور دوسرے حاضرین کے لئے اسے ظاہر کرنا مفید نہیں ہے۔) اس شخص نے عرض کیا: اچھا پھر قیامت کی علامات ہی بتا دیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علاماتِ قیامت یہ ہیں کہ نوکرانی اپنی مالکہ کو جنم دے گی (یعنی بیٹی ماں کے ساتھ نوکرانیوں والا سلوک کرے گی) اور برہنہ پاؤں اور ننگے بدن والے مفلس چرواہے اونچے اونچے محلات پر فخر کریں گے۔ پھر وہ شخص چلا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کچھ دیر ٹھہرا رہا، پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! جانتے ہو یہ سوال کرنے والا کون تھا؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ جبرائیل علیہ السلام تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔‘‘

٤٥ / ٤٥۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی الله عنه قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيْلِي ﷺ أَنْ أَخْشَی اللهَ كَأَنِّي أَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ أَكُنْ أَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَانِي رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ.

’’حضرت ابوذر (غفاری) رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے میرے حبیب ﷺ نے فرمایا کہ میں خشیتِ الٰہی میں ایسا ہو جاؤں گویا میں اسے دیکھ رہا ہوں، پس اگر میں اسے نہیں دیکھ سکتا تو وہ تو یقیناً مجھے دیکھ ہی رہا ہے۔‘‘

٤٦ / ٤٦۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلإِحْسَانُ أَنْ تَعْمَلَ ِللهِ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِلَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ. رَوَاهُ الرَّبِيْعُ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: احسان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کے لئے اس طرح عمل کر گویا تو اسے دیکھ رہا ہے، پھر اگر تو اسے نہیں دیکھ سکتا تو یقیناً وہ تو تجھے دیکھ رہا ہے۔‘‘

الحديث رقم ٤٥: أخرجه أبونعيم فی كتاب الأربعين، ١ / ٣٩، الرقم: ١٢، وابن رجب فی جامع العلوم والحكم، ١ / ١٢٦۔

الحديث رقم ٤٦: أخرجه ابن الربيع فی المسند، ١ / ٤٢، الرقم: ٥٦، وابن رجب فی جامع العلوم والحكم، ١ / ٣٦۔

٤٧ / ٤٧۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كُنْ كَأَنَّكَ تَرَى اللهَ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ. رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ وَالدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت زید بن ارقم ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (اے بندۂ خدا!) اس طرح ہو جا گویا اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے، اگر تم اُسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تو یقیناً تمہیں دیکھ رہا ہے۔''

٤٨ / ٤٨۔ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ كَتَبَ الإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيءٍ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ، وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ، وَ لْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ فَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

''حضرت شداد بن اوس ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر کام میں اِحسان فرض کیا ہے۔ جب تم قتل کرو تو اچھی طرح سے قتل کرو اور جب تم ذبح کرو تو اچھی طرح سے ذبح کرو اور ذبح کرنے والے کو چاہیے کہ چھری کو اچھی طرح تیز کرے اور اپنے ذبح ہونے والے جانور کو آرام دے۔''

الحديث رقم ٤٧: أخرجه أبونعيم فی كتاب الأربعين، ١ / ٤٠، الرقم: ١٣، وفی حلية الأولياء، ٨ / ٢٠٢، والديلمی فی مسند الفردوس، ٣ / ٢٧٤، الرقم: ٤٨٤٣، وابن رجب فی جامع العلوم والحكم، ١ / ٣٦۔

الحديث رقم ٤٨: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الصيد والذبائح وما يؤكل من الحيوان، باب: الأمر بإحسان الذبح والقتل وتحديد الشفرة، ٣ / ١٥٤٨، الرقم: ١٩٥٥، والترمذی فی السنن، كتاب: الديات عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فی النهی عن المثلة، ٤ / ٢٣، الرقم: ١٤٠٩، وأبوداود فی السنن، كتاب: الضحايا، باب: في النهي أن تصبر البهائم والرفق بالذبيحة، ٣ / ١٠٠، الرقم: ٢٨١٥، والنسائی فی السنن، كتاب: الضحايا، باب: الأمر بإحداد الشفرة، ٧ / ٢٢٧، الرقم: ٤٤٠٥، وفی كتاب: الضحايا، باب: ذكر المنفلتة التی لا يقدر علی أخذها، ٧ / ٢٢٩، الرقم: ٤٤١١، وفی كتاب: الضحايا، باب: حسن الذبح، ٧ / ٢٢٩، الرقم: ٤٤١٢۔٤٤١٤، وابن ماجه فی السنن، كتاب: الذبائح، باب: إذا ذبحتم فأحسنوا الذبح، ٢ / ١٠٥٨، الرقم: ٣١٧٠ وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤ / ١٢٣، وابن حبان فی الصحيح، ١٣ / ١٩٩، الرقم: ٥٨٨٣، وابن الجارود فی كتاب المنتقی، ١ / ٢١٤، الرقم: ٨٣٩، والدارمی فی السنن، ٢ / ١١٢، الرقم: ١٩٧٠۔

فَصْلٌ فِي عَلَامَاتِ الْمُحْسِنِ وَأَوْصَافِهِ

﴿محسن کی علامات اور صفات کا بیان﴾

٤٩/ ٤٩. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه يَقُوْلُ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ نَتَصَدَّقَ فَوَافَقَ ذٰلِكَ عِنْدِي مَالًا، فَقُلْتُ: الْيَوْمَ أَسْبِقُ أَبَابَكْرٍ إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا، قَالَ: فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ؟ قُلْتُ: مِثْلَهُ، وَ أَتَى أَبُوْبَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ: يَا أَبَابَكْرٍ! مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ؟ قَالَ: أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللهَ وَرَسُوْلَهُ، قُلْتُ: وَاللهِ! لَا أَسْبِقُهُ إِلَى شَيءٍ أَبَدًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم فرمایا۔ اتفاق سے اس وقت میرے پاس مال تھا، میں نے کہا: اگر میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سبقت لے جا سکتا ہوں تو آج لے جاؤں گا۔ فرماتے ہیں کہ پھر میں نصف مال لے کر حاضر ہوا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ میں نے عرض کیا: اس (مال) کے برابر ہی، اتنے میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سارا مال لے کر حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر! گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ عرض کیا: ان کے لئے اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کو چھوڑ آیا ہوں۔ میں نے (دل میں) کہا: بخدا! میں کبھی ان سے کسی (نیک) بات میں آگے نہیں بڑھ سکوں گا۔''

الحديث رقم ٤٩: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فى مناقب أبى بكر وعمر رضی الله عنهما كليهما، ٦/ ٥٢، الرقم: ٣٦٧٥، وأبوداود فى السنن، كتاب: الزكاة، باب: الرخصة فى ذلك، ٢/ ١٢٩، الرقم: ١٦٧٨، والدارمى فى السنن، ١/ ٤٨٠، الرقم: ١٦٦٠، والبزار فى المسند، ١/ ٢٦٣، الرقم: ١٥٩، والمقدسى فى الأحاديث المختارة، ١/ ١٧٣، الرقم: ٨١، وعبد بن حميد فى المسند، ١/ ٣٣، الرقم: ١٤، وابن أبى عاصم فى السنة، ٢/ ٥٧٩، الرقم: ١٢٤٠.

٥٠ / ٥٠۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اتَّقِ اللهَ حَيْثُمَا كُنْتَ، وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: تم جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، گناہ کے بعد نیکی کیا کرو وہ اسے مٹا دے گی اور لوگوں سے اخلاق حسنہ کے ساتھ پیش آیا کرو۔''

٥١ / ٥١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَقُوْلُ اللهُ:

الحديث رقم ٥٠: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في معاشرة الناس، ٤ / ٣٥٥، الرقم: ١٩٨٧، والدارمی فی السنن، ٢ / ٤١٥، الرقم: ٢٧٩١، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٥ / ١٥٣، الرقم: ٢١٣٩٢، والطبرانی عن معاذ رضی الله عنه فی المعجم الکبير، ٢٠ / ١٤٤، الرقم: ٢٩٦، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٥ / ٢١١، الرقم: ٢٥٣٢٤، والبزار فی المسند، ٩ / ٤١٦، الرقم: ٤٠٢٢۔

الحديث رقم ٥١: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: التوحيد، باب: قولِ الله تعالی: يُرِيْدُوْنَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللهِ [الفتح: ١٥]، ٦ / ٢٧٢٤، الرقم: ٧٠٦٢، وفی کتاب: الرقاق، باب: مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ أَوْسَيِّئَةٍ، ٥ / ٢٣٨٠، الرقم: ٦١٢٦، ومسلم فی الصحيح، باب: إذا همّ العبد بحسنة کتبت وإذا همّ سيّئة لم تکتب، ١ / ١١٧، الرقم: ١٢٨۔١٣١، والترمذی فی السنن، کتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورةِ الْأَنْعَامِ، ٥ / ٢٦١، الرقم: ٣٠٧٣، وابن حبان فی الصحيح، ٢ / ١٠٣، ١٠٥، الرقم: ٣٧٩۔٣٨٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ٣١٥، الرقم: ٨١٥١، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ١ / ٢٦٥، الرقم: ٨٦٥، والبيهقی فی شعب الإيمان، ١ / ٣٠٠، الرقم: ٣٣٦، ٥ / ٣٨٩، الرقم: ٧٠٤٣، ٧٠٤٦، وأبو عوانة فی المسند، ١ / ٨١، الرقم: ٢٣٩۔٢٤٢، وأبونعيم فی المسند المستخرج، ١ / ٢٧، الرقم: ٣٣٥، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ١ / ٢٧، الرقم: ٢١۔٢٤، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٣ / ١٨٢۔

إِذَا أَرَادَ عَبْدِي أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَـلَا تَكْتُبُوْهَا عَلَيْهِ حَتَّى يَعْمَلَهَا، فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا بِمِثْلِهَا، وَ إِنْ تَرَكَهَا مِنْ أَجْلِي فَاكْتُبُوْهَا لَهُ حَسَنَةً، وَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً، فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهُ حَسَنَةً، فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتا ہے: جب میرا بندہ بُرے کام کا ارادہ کرے تو اس کی کوئی برائی نہ لکھو جب تک کہ وہ اس برائی کا ارتکاب نہ کر لے، اور جب وہ برائی کر لے تو اس کے برابر ہی (گناہ) لکھو، اور اگر میری وجہ سے ترک کر دے تو اس (ترکِ گناہ) کو اس کے لئے ایک نیکی لکھ دو۔ اور جب اس نے نیکی کا ارادہ کیا مگر نیکی نہ کر سکا تو اس کے لئے ایک نیکی لکھ دو اور اگر وہ اسے کر لے تو اس نیکی کو اس کے لئے دس گنا سے سات سو گنا تک لکھو۔‘‘

٥٢ / ٥٢۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَتَى أَكُوْنُ مُحْسِنًا؟ قَالَ: إِذَا قَالَ جِيْرَانُكَ: أَنْتَ مُحْسِنٌ فَأَنْتَ مُحْسِنٌ، وَإِذَا قَالُوْا: إِنَّك مُسِيءٌ فَأَنْتَ مُسِيءٌ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ حِبَّانَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میں محسن کب بنوں گا؟ فرمایا: جب تیرا پڑوسی تجھے کہے کہ تو محسن

الحديث رقم ٥٢: أخرجه ابن ماجه فى السنن، كتاب: الزهد، باب: الثناء الحسن، ٢ / ١٤١١، الرقم: ٤٢٢٢-٤٢٢٣، وابن حبان فى الصحيح، ذكر العلامة التى يستبدل المرء بها على إحسانه، ٢ / ٢٨٤، الرقم: ٥٢٥، والحاكم فى المستدرك، ١ / ٥٣٤، الرقم: ١٣٩٩، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٧ / ٨٥، الرقم: ١٣٩٩، والحسينى فى البيان والتعريف، ١ / ٤٨، الرقم: ٩٧، والمناوى فى فيض القدير، ١ / ٢٤٤۔

ہے تو تو محسن ہے، اور جب وہ تجھے کہیں کہ تو برا ہے۔ تو تو برا ہے۔‘‘

۵۳ / ۵۳۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: إِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخَرِيْنَ يُنَادِي مُنَادٍ فِي صَعِيْدٍ وَاحِدٍ مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ: أَيْنَ أَهْلُ الْمَعْرِفَةِ بِاللهِ؟ أَيْنَ الْمُحْسِنُوْنَ؟ قَالَ: فَيَقُوْمُ عُنُقٌ مِنَ النَّاسِ حَتَّى يَقِفُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللهِ، فَيَقُوْلُ. وَهُوَ أَعْلَمُ بِذٰلِكَ: مَا أَنْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَحْنُ أَهْلُ الْمَعْرِفَةِ الَّذِيْنَ عَرَّفْتَنَا إِيَّاكَ وَجَعَلْتَنَا أَهْلاً لِذٰلِكَ. فَيَقُوْلُ: صَدَقْتُمْ. ثُمَّ يَقُوْلُ لِلآخَرِيْنَ: مَا أَنْتُمْ؟ قَالُوْا: نَحْنُ الْمُحْسِنُوْنَ. قَالَ: صَدَقْتُمْ، قُلْتُ لِنَبِيِّ: ﴿مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ﴾ [التوبة، ۹: ۹۱] مَا عَلَيْكُم مِنْ سَبِيْلٍ، ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي. ثُمَّ تَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: لَقَدْ نَجَّاهُمُ اللّٰهُ مِنْ أَهْوَالِ بِوَائِقِ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ فِي كِتَابِ الْأَرْبَعِيْنَ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب اولین و آخرین کے لوگوں کو جمع فرمائے گا تو ایک پکارنے والا عرش کے پایوں تلے ایک میدان سے صدا دے گا: کہاں ہیں اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھنے والے؟ کہاں ہیں صاحبانِ احسان؟ فرمایا: لوگوں میں سے ایک گروہ اللہ تعالیٰ کے سامنے آ کھڑا ہو گا۔ پس وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) فرمائے گا، حالانکہ وہ بہتر جاننے والا ہے: تم کون ہو؟ پس وہ لوگ کہیں گے: ہم اہلِ معرفت ہیں جنہیں تو نے اپنی معرفت عطا کی اور ہمیں اس معرفت کا اہل بنایا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے سچ کہا، پھر دوسرے گروہ سے پوچھے گا: تم کون ہو؟ وہ عرض کریں گے: ہم صاحبانِ احسان ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے سچ کہا، میں نے اپنے نبی سے فرمایا تھا: ’’صاحبانِ احسان پر اِلزام کی کوئی راہ نہیں۔‘‘ لہٰذا تم پر بھی (طعنہ زنی کی) کوئی راہ نہیں۔ میری رحمت کے ساتھ سیدھے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبسم فرمایا اور ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ انہیں قیامت کے احوال اور سختیوں سے نجات دے دے گا۔‘‘

الحديث رقم ۵۳: أخرجه أبونعيم فی کتاب الأربعين، ۱ / ۱۰۰، الرقم: ۵۱، والمناوی فی فيض القدير، ۱ / ۴۲۰، الرقم: ۴.

فَصْلٌ فِي عَلَامَاتِ الْكُفْرِ وَالنِّفَاقِ

﴿ کفر اور نفاق کی علامات کا بیان ﴾

٥٤/ ٥٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کے ساتھ قتال کرنا کفر ہے۔“

٥٥/ ٥٥. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: يُجَاءُ بِالْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهُ: أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ. فَيُقَالُ لَهُ: قَدْ كُنْتَ سُئِلْتَ مَا هُوَ أَيْسَرُ مِنْ ذٰلِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

الحديث رقم ٥٤: أخرجه البخاري فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: خوف المؤمن من أن يحبط عمله وهو لا يشعر، ١/ ٢٧، الرقم: ٤٨، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان قول النبى ﷺ: سباب المسلم فسوق وقتاله كفر، ١/ ٨١، الرقم: ٦٤، والترمذي في السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: (٥٢)، ٤/ ٣٥٣، الرقم: ١٩٨٣، والنسائى فى السنن، كتاب: تحريم الدم، باب: قتال المسلم، ٧/ ١٢١، الرقم: ٤١٠٥، وابن ماجه فى السنن، المقدمة، باب: فى الإيمان، ١/ ٢٧، الرقم: ٦٩، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١/ ٤١١، الرقم: ٣٩٠٣، والبزار فى المسند، ٤/ ١٣، الرقم: ١١٧٢.

الحديث رقم ٥٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: من نوقش الحساب عذب، ٥/ ٢٣٩٥، الرقم: ٦١٧٣، ومسلم فى الصحيح، كتاب: صفة القيامة والجنة والنار، باب: طلب الكافر الفداء بملء الأرض ذهبا، ٤/ ٢١٦١، الرقم: ٢٨٠٥، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/ ٢٩١، الرقم: ١٤١٣٩، وابن حبان فى الصحيح، ١٦/ ٣٤٨، الرقم: ٧٣٥١، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٧/ ١١٨، الرقم: ٧٠٢٦، وأبويعلى فى المسند، ٥/ ٣٠٤، الرقم: ٢٩٢٦.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے: قیامت کے روز کافر کو پیش کیا جائے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ اگر تیرے پاس اتنا سونا ہو کہ اس سے زمین بھر جائے تو کیا تم اسے اپنی رہائی کے بدلے میں فدیہ دینے کو تیار ہو جاتے؟ وہ کہے گا: ہاں! تو اس سے کہا جائے گا کہ تجھ سے اس کی نسبت بہت ہی آسان چیز مانگی گئی تھی (اور تو نے انکار کر دیا تھا)۔''

۵۶ / ۵۶۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا كَفَّرَ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کو کافر کہتا ہے تو دونوں میں سے کوئی ایک شخص اس کفر کے ساتھ لوٹا (یعنی اگر جسے کہا گیا وہ کافر نہ ہوا تو کہنے والا خود کافر ہو جائے گا)۔''

۵۷ / ۵۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

الحديث رقم ٥٦: أخرجه البخاري فى الصحيح، كتاب: الأدب، باب: من كفر أخاه بغير تأويل فهو كما قال، ٥ / ٢٢٦٤، الرقم: ٥٧٥٣، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب، بيان حال إيمان من قال لأخيه المسلم ياكافر، ١ / ٧٩، الرقم: ٦٠، ومالك فى المؤطا، ٢ / ٩٨٤، الرقم: ١٧٧٧، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ١٨، الرقم: ٤٦٨٧، وأبو عوانة فى المسند، ١ / ٣٢، الرقم: ٥٤، والبخاري فى الأدب المفرد، ١ / ١٥٧، الرقم: ٤٣٩۔

الحديث رقم ٥٧: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الزهد والرقائق، ٤ / ٢٢٧٢، الرقم: ٢٩٥٦، والترمذي فى السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ، باب: ملجاء أن الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر، ٤ / ٥٦٢، الرقم: ٢٣٢٤، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الزهد، باب: مثل الدنيا، ٢ / ١٣٧٨، الرقم: ٤١١٣، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٣٢٣، الرقم: ٨٢٧٢، وابن حبان فى الصحيح، ٢ / ٤٦٢، الرقم: ٦٨٧، والحاكم عن سلمان رضی اللہ عنہ فى المستدرك، وقال الحاكم: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، ٣ / ٦٩٩، الرقم: ٦٥٤٥، والبزار عن سلمان رضی اللہ عنہ فى المسند، ٦ / ٤٦١، الرقم: ٢٤٩٨۔

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسي: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔''

٥٨ / ٥٨۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ضَافَهُ ضَيْفٌ كَافِرٌ فَأَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ. ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَهُ. ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَهُ. حَتَّى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ، ثُمَّ أَصْبَحَ مِنَ الْغَدِ فَأَسْلَمَ. فَأَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا. ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِأُخْرَى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مِعًى وَاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ہاں ایک کافر مہمان ہوا۔ آپ ﷺ نے اس کے لئے ایک بکری کا دودھ دوہنے کا حکم دیا وہ دوہی گئی تو وہ تمام دودھ پی گیا، دوسری بکری کا حکم دیا وہ دوہی گئی تو اسے بھی پی گیا۔ پھر ایک اور دوہی گئی تو اسے بھی پی گیا یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ دوسری صبح وہ اسلام لے آیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کے لئے بکری دوہنے کا حکم دیا تو اس نے دودھ پی لیا پھر دوسری بکری دوہنے کا حکم فرمایا وہ دوہی گئی تو وہ اس کا سارا دودھ نہ پی سکا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں سے پیتا ہے۔''

الحديث رقم ٥٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الأشربة، باب: المؤمن يأكل في معى واحد والكافر يأكل في سبعة، ٣/١٦٣٢، الرقم: ٢٠٦٣، والترمذي في السنن، كتاب: الأطعمة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء أن المؤمن يأكل في معى واحد والكافر يأكل في سبعة أمعاء، ٤/ ٢٦٧، الرقم: ١٨١٩، ومالك فى الموطأ، ٢/٩٢٤، الرقم: ١٦٤٨، والنسائى فى السنن الكبرى، ٤/ ٢٠٠، الرقم: ٦٨٩٣، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/٣٧٥، الرقم: ٨٨٦٦، وابن حبان فى الصحيح، ١/٣٧٩، الرقم: ١٦٢.

٥٩ / ٥٩۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً. يُعْطَى بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُجْزَى بِهَا فِي الْآخِرَةِ. وَأَمَّا الْكَافِرُ، فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلّٰهِ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا أَفْضَى إِلَى الْآخِرَةِ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزَى بِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نیکی کے حوالے سے مومن پر ظلم نہیں فرماتا۔ دنیا میں بھی اس (مومن) کو اس (نیکی) کا اجر دیا جاتا ہے اور آخرت میں بھی اس کا اجر دیا جاتا ہے۔ رہا کافر تو اس نے دنیا میں جو اللہ تعالیٰ کے لئے نیکیاں کی ہیں ان کا اجر اسے دنیا میں ہی دے دیا جائے گا اور جب وہ آخرت میں پہنچے گا تو اس کے پاس کوئی نیکی نہیں ہوگی جس کی اسے جزا دی جائے۔‘‘

٦٠ / ٦٠۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَرْتَدُّوْا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ تم میں سے بعض، بعض کی گردنیں اڑانے لگیں۔‘‘

الحديث رقم ٥٩: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: صفة القيامة والجنة والنار، باب: جزاء المؤمن بحسناته فى الدنيا والآخرة وتعجيل حسنات الكافر فى الدنيا، ٢١٦٢/٤، الرقم: ٢٨٠٨، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢٨٣/٣، الرقم: ١٤٠٥٠، وابن حبان فى الصحيح، ١٠١/٢، الرقم: ٣٧٧، والطيالسى فى المسند، ٢٦٩/١، الرقم: ٢٠١١، والديلمى فى مسند الفردوس، ٣٥٧/٤، الرقم: ٧٠٢٨۔

الحديث رقم ٦٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الفتن، باب: قول النبي ﷺ: لا ترجعوا بعدى كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض، ٢٥٩٤/٦، الرقم: ٦٦٦٨، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٢٦٩/٤، الرقم: ٤١٦٦، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٢٨٣/٦۔

٦١ / ٦١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: بَادِرُوْا بِالْأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ. يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا أَوْ يُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا. يَبِيْعُ دِيْنَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان فتنوں کے واقع ہونے سے پہلے نیک اعمال کرلو جو اندھیری رات کی طرح چھا جائیں گے، ایک شخص صبح مومن ہوگا اور شام کو کافر ہو جائے گا یا شام کو مومن ہوگا اور صبح کافر ہو جائے گا اور معمولی سی دنیاوی منفعت کے عوض اپنی متاعِ ایمان فروخت کر ڈالے گا۔‘‘

٦٢ / ٦٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْمِرَاءُ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ. إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قرآن مجید میں (من مانی تحریفات و تاویلات کرکے) جھگڑا کرنا کفر ہے۔‘‘

الحديث رقم ٦١: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الحث على المبادرة بالأعمال قبل تظاهر الفتن، ١ / ١١٠، الرقم: ١١٨، والترمذي فى السنن، كتاب: الفتن عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء ستكون فتن كقطع الليل المظلم، ٤ / ٤٨٧، الرقم: ٢١٩٥، وقال أبوعيسى: هذا حديث حسن صحيح، وابن حبان فى الصحيح، ١٥ / ٩٦، الرقم: ٦٧٠٤، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٣٠٣، الرقم: ٨٠١٧۔

الحديث رقم ٦٢: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: السنة، باب: النهى عن الجدال فى القرآن، ٤ / ١٩٩، الرقم: ٤٦٠٣، والنسائى فى السنن الكبرى، ٥ / ٣٣، الرقم: ٨٠٩٣، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٣٠٠، الرقم: ٧٩٧٦ وابن حبان فى الصحيح، ٤ / ٣٢٤، الرقم: ١٤٦٤، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٣ / ٦١، الرقم: ٢٤٧٨، والهيثمى فى المجمع الزوائد، ١ / ١٥٧۔

٦٣/ ٦٣۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللهِ وَعُقُوبَتِهِ فَلَيْسَ شَيءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ فَكَرِهَ لِقَاءَ اللهِ وَكَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کافر کی موت آتی ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کی ناراضگی کی خبر دی جاتی ہے۔ پس جو چیز بھی اس کے سامنے ہوتی ہے وہ اسے سخت ناپسند ہو جاتی ہے سو وہ اللہ تعالیٰ سے ملنا بھی ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔''

٦٤/ ٦٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَـلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَ إِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ. وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الحديث رقم ٦٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه، ٥/ ٢٣٨٦، الرقم: ٦١٤٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣/ ١٠٧، الرقم: ١٢٠٦٦، وابن حبان فی الصحيح، ٧/ ٢٧٩، الرقم: ٣٠٠٩، والدارمی فی السنن، ٢/ ٤٠٢، الرقم: ٢٧٥٦، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٤/ ١٧١، الرقم: ٥٢٩٨۔

الحديث رقم ٦٤: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: علامة المنافق، ١/ ٢١، الرقم: ٣٣، وفی كتاب: الشهادات، باب: من أمر بإنجاز الوعد، ٢/ ٩٥٢، الرقم: ٢٥٣٦، وفی كتاب: الوصايا، باب: قول الله تعالی: مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوْصَي بِهَا أَوْ دَيْنٍ، ٣/ ١٠١٠، الرقم: ٢٥٩٨، وفی كتاب: الأدب، باب: قول الله تعالی: يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اتَّقُوا اللهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِيْنَ، ٥/ ٢٢٦٢، الرقم: ٥٧٤٤، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان خصال المنافق، ١/ ٧٨، الرقم: ٥٩، والترمذی فی السنن، كتاب: الإيمان عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: ماجاء فی علامة المنافق، ٥/ ١٩، الرقم: ٢٦٣١، وَ حَسَّنَهُ، والنسائی فی السنن، كتاب: الإيمان وشرائعه، باب: علامة المنافق، ٨/ ١١٦، الرقم: ٥٠٢١، وفی السنن الكبری، ٦/ ٣٢٩، الرقم: ١١١٢٧، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/ ٣٥٧، الرقم: ٨٦٧٠۔

و زاد مسلم: وَإِنْ صَامَ وَ صَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے، اور اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔''

''اور مسلم نے اپنی روایت میں ''آية المنافق ثلاث'' کے بعد ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: اگرچہ روزہ رکھے، نماز پڑھے اور اپنے آپ کو مسلمان خیال کرے۔''

٦٥ / ٦٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا: إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَ إِذَا خَاصَمَ فَجَرَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار باتیں جس میں ہوں وہ خالص منافق ہے اور جس کے اندر ان میں سے کوئی ایک ہو تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے (وہ خصلتیں یہ ہیں): جب امانت اس کے سپرد کی جائے تو خیانت کرے، جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو

الحديث رقم ٦٥: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الإيمان، باب: علامة المنافق، ١ / ٢١، الرقم: ٣٤، وفی کتاب: المظالم والغصب، باب: إذا خاصم فجر، ٢ / ٨٦٨، الرقم: ٢٣٢٧، وفی کتاب: الجزية، باب: إثم من عاهد ثم غدر، ٣ / ١١٦٠، الرقم: ٣٠٠٧، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الإيمان، باب: بيان خصال المنافق، ١ / ٧٨، الرقم: ٥٨، والترمذی فی السنن، کتاب: الإيمان عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فی علامة المنافق، ٥ / ١٩، الرقم: ٢٦٣٢، وأبوداود فی السنن، کتاب: السنة، باب: الدليل علی زيادة الإيمان ونقصانه، ٤ / ٢٢١، الرقم: ٤٦٨٨، والنسائی فی السنن، کتاب: الإيمان وشرائعه، باب: علامة المنافق، ٨ / ١٦، الرقم: ٥٠٢٠، وفي السنن الکبری، ٥ / ٢٢٤، الرقم: ٨٧٣٤، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ١٨٩، الرقم: ٦٧٦٨، وابن حبان فی الصحيح، ١ / ٤٨٨، الرقم: ٢٥٤، والبيهقی فی السنن الکبری، ٩ / ٢٣٠.

خلاف ورزی کرے اور جب جھگڑے تو بیہودہ گوئی کرے۔‘‘

٦٦/٦٦۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: آيَةُ الإِيْمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ، وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انصار سے محبت ایمان کی نشانی ہے، اور انصار سے بغض منافقت کی علامت ہے۔‘‘

٦٧/٦٧۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها تَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يَبْغَضُهُ مُؤْمِنٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْيَعْلَى.

’’حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے: کوئی منافق علی (رضی اللہ عنہ) سے محبت نہیں کرتا اور کوئی مومن علی (رضی اللہ عنہ) سے بغض نہیں رکھتا۔‘‘

٦٨/٦٨۔ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رضی الله عنه: وَالَّذِي فَلَقَ

الحديث رقم ٦٦: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: علامة الإيمان حب الأنصار، ١/١٤، الرقم: ١٧، وفی كتاب: فضائل الصحابة، باب: حب الأنصار من الإيمان، ٣/١٣٧٩، الرقم: ٣٥٧٣، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على أن حب الأنصار وعلي رضی الله عنه من الإيمان وعلاماته، وبغضهم من علامات النفاق، ١/٨٥، الرقم: ٧٤، والنسائی فی السنن، كتاب: الإيمان وشرائعه، باب: علامة الإيمان، ٨/١١٦، الرقم:٥٠١٩، وفی السنن الكبرى، ٦/٥٣٤، الرقم: ٨٣٣١، وأحمد بن حنبل فی المسند عن أبی سعيد الخدری رضی الله عنه، ٣/٧٠، الرقم: ١١٦٨٦، ١٢٣٣٨، ١٢٣٩٢، ١٣٦٣٢، وأبويعلى فی المسند، ٧/١٩٠، الرقم: ٤١٧٥، ٤٣٠٨۔

الحديث رقم ٦٧: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: (٢١)، ٥/٦٣٥، الرقم: ٣٧١٧، وأبويعلى فی المسند، ١٢/٣٦٢، الرقم: ٦٩٣١، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٢٣/٣٧٥، الرقم: ٨٨٦، وأبوالمحاسن فی معتصر المختصر، ٢/٢٤٧۔

الحديث رقم ٦٨: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على أن حب الأنصار وعلي من الإيمان وعلاماته، وبغضهم من علامات النفاق، ١/٨٦، ←

الْحَبَّةَ وَ بَرَأَ النَّسَمَةَ، إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ﷺ إِلَيَّ: أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

وفي رواية عنه: قَالَ: لَقَدْ عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ ﷺ أَنَّهُ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يَبْغَضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ. (١)

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت زِرّ بن حبیش رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ چیرا اور جس نے جانداروں کو پیدا کیا! حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے عہد فرمایا تھا کہ مجھ سے صرف مومن محبت رکھے گا اور صرف منافق ہی مجھ سے بغض رکھے گا۔‘‘

’’اور ایک روایت میں انہی (حضرت زِر بن حبیش رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے عہد فرمایا: (اے علی!) تجھ سے مومن ہی محبت رکھے گا اور تجھ سے منافق ہی بغض رکھے گا۔‘‘

------ الرقم: ٧٨، والنسائی فی السنن الکبری، ٥/ ٤٧، الرقم: ٣٢٠٦٤، والبزار فی المسند، ٢/ ١٨٢، الرقم: ٥٦٠، وقال: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ، والصيداوی فی معجم الشيوخ، ١/ ٢٣٧، الرقم: ١٩٢، وأبويعلی فی المسند، ١/ ٢٥٠، الرقم: ٢٩١، وابن منده فی الإيمان، ٢/ ٦٠٧، الرقم: ٥٣٢، وابن أبی عاصم فی السنة، ٢/ ٥٩٨، الرقم: ١٣٢٥، والبيهقی فی الاعتقاد، ١/ ٣٥٤۔

(١) أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: (٢١)، ٥/ ٦٤٣، الرقم: ٣٧٣٦، والنسائی فی السنن، کتاب: الإيمان وشرائعه، باب: علامة الإيمان، ٨/ ١١٥، الرقم: ٥٠١٨، وفی باب: علامة المنافق، ٦/ ١١٧، الرقم: ٥٠٢٢، وفی السنن الکبری، ٥/ ١٣٧، الرقم: ٨٤٨٦، ١١٧٥٣، وابن ماجة فی السنن، المقدمة، باب: فضل علي بن أبي طالب رضی الله عنه، ١/ ٤٢، الرقم: ١١٤، وأبويعلی فی المسند، ١/ ٣٤٧، الرقم: ٤٤٥۔

اَلْبَابُ الثَّانِي:

حُكْمُ الْخَوَارِجِ وَالْمُرْتَدِّيْنَ وَالْمُتَنَقِّصِيْنَ النَّبِيَّ ﷺ

﴿خوارج و مرتدین اور گستاخانِ مصطفیٰ کا بیان﴾

١/٦٩۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه يَقُوْلُ: بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنَ الْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ فِي أَدِيْمٍ مَقْرُوْظٍ لَمْ تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِهَا. قَالَ: فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ بَيْنَ عُيَيْنَةَ ابْنِ بَدْرٍ وَأَقْرَعَ بْنِ حَابِسٍ وَزَيْدِ الْخَيْلِ وَالرَّابِعُ إِمَّا عَلْقَمَةُ وَإِمَّا عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: كُنَّا نَحْنُ أَحَقَّ بِهَذَا مِنْ هَؤُلَاءِ قَالَ: فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: أَلَا تَأْمَنُوْنِي وَأَنَا أَمِيْنُ مَنْ فِي السَّمَاءِ يَأْتِيْنِي خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً، قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ، مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ، نَاشِزُ الْجَبْهَةِ، كَثُّ اللِّحْيَةِ، مَحْلُوْقُ الرَّأْسِ، مُشَمَّرُ الإِزَارِ. فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ، اتَّقِ اللّٰهَ، قَالَ: وَيْلَكَ أَوَلَسْتُ أَحَقَّ أَهْلِ الْأَرْضِ أَنْ يَتَّقِيَ اللّٰهَ ؟ قَالَ: ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ، قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ: يَارَسُوْلَ اللهِ، أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ: لَا، لَعَلَّهُ أَنْ يَكُوْنَ يُصَلِّي. فَقَالَ

الحديث رقم ١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: بعث على بن أبي طالب وخالد بن الوليد رضي الله عنهما إلى اليمن قبل حجة الوداع، ١٥٨١/٤، الرقم: ٤٠٩٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: ذكر الخوارج وصفاتهم، ٧٤٢/٢، الرقم: ١٠٦٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣، الرقم: ١١٠٢١، وابن خزيمة في الصحيح، ٧١/٤، الرقم: ٢٣٧٣، وابن حبان في الصحيح، ٢٠٥/١، الرقم: ٢٥، وأبويعلى في المسند، ٣٩٠/٢، الرقم: ١١٦٣، وأبونعيم في المسند المستخرج، ١٢٨/٣، الرقم: ٢٣٧٥، وفي حلية الأولياء، ٧١/٥، والعسقلاني في فتح البارى، ٦٨/٨، الرقم: ٤٠٩٤، وفى حاشية ابن القيم، ١٦/١٣، والسيوطي في الديباج، ١٦٠/٣، الرقم: ١٠٦٤، وابن تيمية في الصارم المسلول، ١٨٨/١، ١٩٢۔

خَالِدٌ: وَكَمْ مِنْ مُصَلٍّ يَقُوْلُ بِلِسَانِهِ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهِ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي لَمْ أُوْمَرْ أَنْ أَنْقُبَ عَنْ قُلُوْبِ النَّاسِ، وَلَا أَشُقَّ بُطُوْنَهُمْ، قَالَ: ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُقَفٍّ، فَقَالَ: إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِيءِ هَذَا قَوْمٌ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللهِ رَطْبًا لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَما يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ. وَأَظُنُّهُ قَالَ: لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چمڑے کے تھیلے میں بھر کر کچھ سونا بھیجا، جس سے ابھی تک مٹی بھی صاف نہیں کی گئی تھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے وہ سونا چار آدمیوں عیینہ بن بدر، اقرع بن حابس، زید بن خیل اور چوتھے علقمہ یا عامر بن طفیل کے درمیان تقسیم فرما دیا۔ اس پر آپ ﷺ کے اصحاب میں سے کسی نے کہا: ان لوگوں سے تو ہم زیادہ حقدار تھے۔ جب یہ بات حضور نبی اکرم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم مجھے امانت دار شمار نہیں کرتے؟ حالانکہ آسمان والوں کے نزدیک تو میں امین ہوں۔ اس کی خبریں تو میرے پاس صبح و شام آتی رہتی ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر ایک آدمی کھڑا ہو گیا جس کی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئیں، رخساروں کی ہڈیاں ابھری ہوئیں، اونچی پیشانی، گھنی داڑھی، سر منڈا ہوا تھا اور وہ اونچا تہبند باندھے ہوئے تھا، وہ کہنے لگا: یا رسول اللہ! خدا سے ڈریں، آپ ﷺ نے فرمایا: تو ہلاک ہو، کیا میں تمام اہلِ زمین سے زیادہ خدا سے ڈرنے کا مستحق نہیں ہوں؟ سو جب وہ آدمی جانے کے لئے مڑا تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس کی گردن نہ اڑا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا نہ کرو، شاید یہ نمازی ہو، حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: بہت سے ایسے نمازی بھی تو ہیں کہ جو کچھ ان کی زبان پر ہے وہ دل میں نہیں ہوتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ لوگوں کے دلوں میں نقب لگاؤں اور ان کے پیٹ چاک کروں۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ پلٹا تو آپ ﷺ نے پھر اس کی جانب دیکھا تو فرمایا: اس کی پشت سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت سے زبان تر رکھیں گے، لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر

شکار سے پار نکل جاتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر میں ان لوگوں کو پاؤں تو قوم ثمود کی طرح انہیں قتل کر دوں۔‘‘

٢/٧٠۔ وفي رواية مسلم زاد: فَقَامَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: ثُمَّ أَدْبَرَ فَقَامَ إِلَيْهِ خَالِدٌ سَيْفُ اللهِ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ: لَا، فَقَالَ: إِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا قَوْمٌ، يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللهِ لَيِّنًا رَطْبًا، (وَقَالَ: قَالَ عَمَّارَةُ: حَسِبْتُه) قَالَ: لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ.

’’اور مسلم کی ایک روایت میں اضافہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں اس (منافق) کی گردن نہ اڑا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، پھر وہ شخص چلا گیا، پھر حضرت خالد سیف اللہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس (منافق) کی گردن نہ اڑا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں اس کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن بہت ہی اچھا پڑھیں گے (راوی) عمارہ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: اگر میں ان لوگوں کو پالیتا تو (قومِ) ثمود کی طرح ضرور انہیں قتل کر دیتا۔‘‘

٣/٧١۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَقْسِمُ

الحديث رقم ٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: ذكر الخوارج وصفاتهم، ٢/٧٤٣، الرقم: ١٠٦٤۔

الحديث رقم ٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأدب، باب: ماجاء في قول الرجل ويلك، ٥/٢٢٨١، الرقم: ٥٨١١، وفي كتاب: استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم، باب: من ترك قتال الخوارج للتألف وأن لا ينفر الناس عنه، ٦/٢٥٤٠، الرقم: ٦٥٣٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: ذكر الخوارج وصفاتهم، ٢/٧٤٤، الرقم: ١٠٦٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١٥٩، الرقم: ٨٥٦٠۔٨٥٦١، ٦/٣٥٥، الرقم: ١١٢٢٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٦٥، الرقم: ١١٦٣٩، وابن حبان في الصحيح، ١٥/١٤٠، الرقم: ٦٧٤١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/١٧١، وعبد الرزاق في المصنف، ١٠/١٤٦۔

ذَاتَ يَوْمٍ قِسْمًا فَقَالَ ذُوالْخُوَيْصَرَةِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيْمٍ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اعْدِلْ، قَالَ: وَيْلَكَ مَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ؟ فَقَالَ عُمَرُ: اِئْذَنْ لِي فَلْأَضْرِبْ عُنُقَهُ، قَالَ: لَا، إِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ، وَ صِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمُرُوْقِ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَنْظُرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى رِصَافِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى نَضِيِّهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى قُذَذِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيءٌ، قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ يَخْرُجُوْنَ عَلَى حِيْنَ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ آيَتُهُمْ رَجُلٌ إِحْدَى يَدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ. قَالَ أَبُوْسَعِيْدٍ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَشْهَدُ أَنِّي كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِيْنَ قَاتَلَهُمْ فَالْتُمِسَ فِي الْقَتْلَى فَأُتِيَ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعْتَ النَّبِيُّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: کہ ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ مالِ (غنیمت) تقسیم فرما رہے تھے تو ذوالخویصرہ نامی شخص نے جو کہ بنی تمیم سے تھا کہا: یا رسول اللہ! انصاف کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو ہلاک ہو، اگر میں انصاف نہ کروں تو اور کون انصاف کرے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) مجھے اجازت دیں کہ اس کی گردن اڑا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، کیونکہ اس کے (ایسے) ساتھی بھی ہیں کہ تم ان کی نمازوں کے مقابلے میں اپنی نمازوں کو حقیر جانو گے اور ان کے روزوں کے مقابلہ میں اپنے روزوں کو حقیر جانو گے۔ وہ دین سے اس طرح نکلے ہوئے ہوں گے جیسے شکار سے تیر نکل جاتا ہے، پھر اس کے پیکان پر کچھ نظر نہیں آتا، اس کے پٹھے پر بھی کچھ نظر نہیں آتا، اس کی لکڑی پر بھی کچھ نظر نہیں آتا اور نہ اس کے پروں پر کچھ نظر آتا ہے، وہ گوبر اور خون کو بھی چھوڑ کر نکل جاتا ہے۔ وہ لوگوں میں فرقہ بندی کے وقت (اسے ہوا دینے کے لئے) نکلیں گے۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک آدمی کا ہاتھ عورت کے پستان یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح ہلتا ہوگا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث پاک

حضور نبی اکرم ﷺ سے سنی ہے اور میں (یہ بھی) گواہی دیتا ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جب ان (خارجی) لوگوں سے جنگ کی گئی، اس شخص کو مقتولین میں تلاش کیا گیا تو اس وصف کا ایک آدمی مل گیا جو حضور نبی اکرم ﷺ نے بیان فرمایا تھا۔‘‘

٤/٧٢۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: بَعَثَ عَلِيٌّ رضی الله عنه وَهُوَ بِالْيَمَنِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِذُهَيْبَةٍ فِي تُرْبَتِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي مُجَاشِعٍ وَبَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَبَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلَابٍ وَبَيْنَ زَيْدِ الْخَيْلِ الطَّائِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ فَتَغَيَّظَتْ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ فَقَالُوْا: يُعْطِيْهِ صَنَادِيْدَ أَهْلِ نَجْدٍ وَ يَدَعُنَا، قَالَ: إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِيْنِ، كَثُّ اللِّحْيَةِ، مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ، مَحْلُوْقُ الرَّأْسِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اتَّقِ اللهَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: فَمَنْ يُطِيْعُ اللهَ إِذَا عَصَيْتُهُ فَيَأْمَنُنِي عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ، وَ لَاتَأْمَنُوْنِي؟ فَسَأَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَتْلَهُ أُرَاهُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ فَمَنَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ (وفي رواية أبي نعيم: فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اتَّقِ اللهَ، وَاعْدِلْ، فَقَالَ

الحديث رقم ٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى: تعرج الملائكة والروح إليه، ٦/٢٧٠٢، الرقم: ٦٩٩٥، وفي كتاب: الأنبياء، باب: قول الله ﷻ: وأما عاد فأهلكوا بريح صرصر شديدة عاتية، ٣/١٢١٩، الرقم: ٣١٦٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: ذكر الخوارج وصفاتهم، ٢/٧٤١، الرقم: ١٠٦٤، وأبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في قتال الخوارج، ٤/٢٤٣، الرقم: ٤٧٦٤، والنسائي في السنن، كتاب: تحريم الدم، باب: من شهر سيفه ثم وضعه في الناس، ٧/١١٨، الرقم: ٤١٠١، وفي كتاب: الزكاة، باب: المؤلفة قلوبهم، ٥/٨٧، الرقم: ٢٥٧٨، وفي السنن الكبرى، ٦/٣٥٦، الرقم: ١١٢٢١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٦٨، ٧٣، الرقم: ١١٦٦٦، ١١٧١٣، وعبد الرزاق في المصنف، ١٠/١٥٦، وأبونعيم في المسند المستخرج، ٣/١٢٧، الرقم: ٢٣٧٣ ۔

رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَأْمَنُنِي أَهْلُ السَّمَاءِ وَلَا تَأْمَنُوْنِي؟ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: أَضْرِبُ رَقَبَتَهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَذَهَبَ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي، فَجَاءَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: وَجَدْتُهُ يُصَلِّي فَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَضْرِبُ رَقَبَتَهُ؟) فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا قَوْمًا يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الإِسْلَامِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُوْنَ أَهْلَ الإِسْلَامِ وَيَدْعُوْنَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے مٹی میں ملا ہوا تھوڑا سا سونا حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجا تو آپ ﷺ نے اسے اقرع بن حابس جو بنی مجاشع کا ایک فرد تھا اور عیینہ بن بدر فزاری، علقمہ بن علاثہ عامری، جو بنی کلاب سے تھا اور زید الخیل طائی، جو بنی نبہان سے تھا ان چاروں کے درمیان تقسیم فرما دیا۔ اس پر قریش اور انصار کو ناراضگی ہوئی اور انہوں نے کہا کہ اہلِ نجد کے سرداروں کو مال دیتے ہیں اور ہمیں نظر انداز کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تو ان کی تالیفِ قلب کے لئے کرتا ہوں۔ اسی اثناء میں ایک شخص آیا جس کی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئیں، پیشانی ابھری ہوئی، داڑھی گھنی، گال پھولے ہوئے اور سر منڈا ہوا تھا اور اس نے کہا: اے محمد! اللہ سے ڈرو، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والا کون ہے؟ اگر میں اس کی نافرمانی کرتا ہوں حالانکہ اس نے مجھے زمین والوں پر امین بنایا ہے اور تم مجھے امین نہیں مانتے۔ تو صحابہ میں سے ایک شخص نے اسے قتل کرنے کی اجازت مانگی میرے خیال میں وہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں منع فرما دیا (اور ابونعیم کی روایت میں ہے کہ ’’اس شخص نے کہا: اے محمد اللہ سے ڈرو اور عدل کرو، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آسمان والوں کے ہاں میں امانتدار ہوں اور تم مجھے امین نہیں سمجھتے؟ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس کی گردن کاٹ دوں؟ فرمایا: ہاں، سو وہ گئے تو اسے نماز پڑھتے ہوئے پایا، تو (واپس پلٹ آئے اور) حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں نے اسے نماز پڑھتے پایا (اس لئے قتل نہیں کیا) تو کسی دوسرے صحابی نے عرض کیا: میں اس کی گردن کاٹ دوں؟)

جب وہ چلا گیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی نسل سے ایسی قوم پیدا ہوگی کہ وہ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے، وہ بت پرستوں کو چھوڑ کر مسلمانوں کو قتل کریں گے اگر میں انہیں پاؤں تو قوم عاد کی طرح ضرور انہیں قتل کر دوں۔‘‘

٧٣ / ٥۔ عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ، لَا يُجَاوِزُ إِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فَأَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ، فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

و أخرجه أبوعيسى الترمذي عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه في سننه وقال: وفي الباب عن علي وأبي سعيد وأبي ذرّ رضي الله عنهم وهذا حديث حسن صحيح وقد رُوي في غير هذا الحديث: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَيْثُ وَصَفَ

الحديث رقم ٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم، باب: قتل الخوارج والملحدين بعد إقامة الحجة عليهم، ٦/٢٥٣٩، الرقم: ٦٥٣١، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: التحريض على قتل الخوارج، ٢/٧٤٦، الرقم: ١٠٦٦، والترمذي في السنن، كتاب: الفتن عن رسول الله ﷺ، باب: في صفة المارقة، ٤/٤٨١، الرقم: ٢١٨٨، والنسائي في السنن، كتاب: تحريم الدم، باب: من شهر سيفه ثم وضعه في الناس، ٧/١١٩، الرقم: ٤١٠٢، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: في ذكر الخوارج، ١/٥٩، الرقم: ١٦٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٨١، ١١٣، ١٣١، الرقم: ٦١٦، ٩١٢، ١٠٨٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٥٥٣، الرقم: ٣٧٨٨٣، وعبد الرزاق في المصنف، ١٠/١٥٧، والبزار في المسند، ٢/١٨٨، الرقم: ٥٦٨، وأبويعلى في المسند، ١/٢٧٣، الرقم: ٣٢٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/١٧٠، والطبراني في المعجم الصغير، ٢/٢١٣، الرقم: ١٠٤٩، وعبد الله بن أحمد في السنة، ٢/٤٤٣، الرقم: ٩١٤، والطيالسي في المسند، ١/٢٤، الرقم: ١٦٨۔

هَؤُلَاءِ الْقَومَ الَّذِيْنَ يَقرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ. إنما هم الخوارج الحرورِيّة وغيرهم من الخوارج.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب آخری زمانے میں ایسے لوگ ظاہر ہوں گے یا نکلیں گے جو نوعمر اور عقل سے کورے ہوں گے وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی احادیث بیان کریں گے لیکن ایمان ان کے اپنے حلق سے نہیں اترے گا۔ دین سے وہ یوں خارج ہوں گے جیسے تیر شکار سے خارج ہو جاتا ہے پس تم انہیں جہاں کہیں پاؤ تو قتل کر دینا کیونکہ ان کو قتل کرنے والوں کو قیامت کے دن ثواب ملے گا۔''

''امام ابوعیسیٰ ترمذی نے اپنی سنن میں اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد فرمایا: یہ روایت حضرت علی، حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کے علاوہ بھی حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبکہ ایک ایسی قوم ظاہر ہوگی جس میں یہ اوصاف ہوں گے جو قرآن مجید کو تلاوت کرتے ہوں گے لیکن وہ ان کے حلقوں سے نہیں اترے گا وہ لوگ دین سے اس طرح خارج ہوں گے جس طرح تیر شکار سے خارج ہو جاتا ہے۔ بیشک وہ خوارج حروریہ ہوں گے اور اس کے علاوہ خوارج میں سے (دیگر فرقوں پر مشتمل) لوگ ہوں گے۔''

٧٤ / ٦۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَقْسِمُ، جَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ ذِي الْخُوَيْصِرَةِ التَّمِيْمِيُّ فَقَالَ: اعْدِلْ يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: وَيْحَكَ، وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ. قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: ائْذَنْ لِي

الحديث رقم ٦: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: استابة المرتدين والمعاندين، باب: مَن ترك قتال الخوارجِ لِلتَّأَلُّفِ، وَ لِئَلَّا يَنْفِرَ النَّاسُ عَنه، ٦ / ٢٥٤٠، الرقم: ٦٥٣٤،٦٥٣٢، وفى كتاب: المناقب، باب: علاماتِ النُّبُوّةِ في الإِسلامِ، ٣ / ١٣٢١، الرقم: ٣٤١٤، وفى كتاب: فضائل القرآن، باب: البكاء عند قراءة ←

فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، قَالَ: دَعْهُ، فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا، يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِ وَ صِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يُنْظَرُ فِي قُذَذِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَصْلِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ فِي رِصَافِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَضِيِّهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ، قَدْ سَبَقَ الفَرْثَ وَالدَّمَ......الحديث. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ عبداللہ بن ذی الخویصرہ تمیمی آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! انصاف سے تقسیم کیجئے (اس کے اس طعن پر) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کمبخت اگر میں انصاف نہیں کرتا تو اور کون کرتا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اجازت عطا فرمائیے میں اس (خبیث منافق) کی گردن اڑا دوں، آپ ﷺ نے فرمایا: رہنے دو اس کے کچھ ساتھی ایسے ہیں (یا ہوں گے) کہ ان کی نمازوں اور ان کے روزوں کے مقابلہ میں تم اپنی نمازوں اور

...... القرآن، ۴/ ۱۹۲۸، الرقم: ۴۷۷۱، وفی کتاب: الأدب، باب: ما جاء فی قول الرَّجلِ ويْلَكَ، ۵/ ۲۲۸۱، الرقم: ۵۸۱۱، ومسلم فی الصحیح، کتاب: الزکاۃ، باب: ذکر الخوارج وصفاتھم، ۲/ ۷۴۴، الرقم: ۱۰۶۴، ونحوه النسائی عن أبی برزة رضی اللہ عنہ فی السنن، کتاب: تحریم الدم، باب: من شهر سیفه ثم وضعه فی الناس، ۷/ ۱۱۹، الرقم: ۴۱۰۳، وفی السنن الکبری، ۶/ ۳۵۵، الرقم: ۱۱۲۲۰، وابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: فی ذکر الخوارج، ۱/ ۶۱، الرقم: ۱۷۲، وابن الجارود فی المنتقی، ۱/ ۲۷۲، الرقم: ۱۰۸۳، وابن حبان فی الصحیح، ۱۵/ ۱۴۰، الرقم: ۶۷۴۱، والحاکم عن أبي برزة رضی اللہ عنہ فی المستدرک، ۲/ ۱۶۰، الرقم: ۲۶۴۷، وقال: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيْحٌ، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۳/ ۵۶، الرقم: ۱۱۵۵۴، ۱۴۸۶۱، وابن أبی شیبة فی المصنف، ۷/ ۵۶۲، الرقم: ۳۷۹۳۲، وعبد الرزاق فی المصنف، ۱۰/ ۱۴۶، ونحوه البزار عن أبی برزة رضی اللہ عنہ فی المسند، ۹/ ۳۰۵، الرقم: ۳۸۴۶، والبیهقی فی السنن الکبری، ۸/ ۱۷۱، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۹/ ۳۵، الرقم: ۹۰۶۰، وأبویعلی فی المسند، ۲/ ۲۹۸، الرقم: ۱۰۲۲، والبخاری عن جابر رضی اللہ عنہ فی الأدب المفرد، ۱/ ۲۷۰، الرقم: ۷۷۴۔

روزوں کو حقیر جانو گے لیکن وہ لوگ دین سے اس طرح خارج ہوں گے جس طرح تیر نشانہ سے پار نکل جاتا ہے۔ (تیر پھینکنے کے بعد) تیر کے پر کو دیکھا جائے گا تو اس میں بھی خون کا کوئی اثر نہ ہوگا۔ تیر کی باڑ کو دیکھا جائے گا تو اس میں بھی خون کا کوئی نشان نہ ہوگا اور تیر (جانور کے) گوبر اور خون سے پار نکل چکا ہوگا۔ (ایسی ہی ان خبیثوں کی مثال ہے کہ دین کے ساتھ ان کا سرے سے کوئی تعلق نہ ہوگا)۔''

٧٥ / ٧۔ عَنْ جَابِرٍ ﷺ يَقُوْلُ: بَصَرَ عَيْنِي وَسَمِعَ أُذُنِي رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بِالْجِعْرَانَةِ وَفِي ثَوبِ بِلَالٍ فِضَّةٌ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقْبِضُهَا لِلنَّاسِ يُعْطِيْهِمْ، فَقَالَ رَجُلٌ: اعْدِلْ، قَالَ: وَيْلَكَ، وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ؟ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يَارَسُوْلَ اللهِ، دَعْنِي أَقْتُلُ هَذَا الْمُنَافِقَ الْخَبِيْثَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَعَاذَ اللهِ أَنْ يَتَحَدَّثَ النَّاسُ أَنِّي أَقْتُلُ أَصْحَابِي، إِنَّ هَذَا وَأَصْحَابَهُ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْنُعَيْمٍ.

''حضرت جابر ﷺ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میری آنکھوں نے دیکھا اور کانوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: جعرانہ کے مقام پر حضرت بلال ﷺ کے کپڑوں (گود) میں چاندی تھی اور حضور نبی اکرم ﷺ اس میں سے مٹھیاں بھر بھر کے لوگوں کو عطا فرما رہے ہیں تو ایک شخص نے کہا: عدل کریں، آپ ﷺ نے فرمایا: تو ہلاک ہو۔ اگر میں بھی عدل نہیں کروں گا تو کون عدل کرے گا؟ حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت عطا فرمائیں کہ میں اس خبیث منافق کو قتل کردوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں لوگوں کے اس قول سے کہ میں اپنے ساتھیوں کو قتل کرنے لگ گیا ہوں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ بے شک یہ اور اس کے ساتھی (نہایت شیریں انداز میں) قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نہیں اترے گا، وہ دین کے دائرے سے ایسے خارج ہو جائیں گے جیسے تیر شکار سے خارج ہو

الحديث رقم ٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣ / ٣٥٤، الرقم: ١٤٦١، وأبونعيم في المسند المستخرج، ٣ / ١٢٧، الرقم: ٢٣٧٢.

جاتا ہے۔‘‘

۷۶/۸۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَخْرُجُ نَاسٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَيَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، ثُمَّ لَا يَعُوْدُوْنَ فِيْهِ حَتَّى يَعُوْدَ السَّهْمُ إِلَى فُوْقِهِ، قِيْلَ: مَا سِيْمَاهُمْ؟ قَالَ: سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ أَوْ قَالَ: التَّسْبِيْدُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وفي رواية: عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ رضی اللہ عنہ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ قَوْمٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ بِأَلْسِنَتِهِمْ لَا يَعْدُوْا تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مشرق کی جانب سے کچھ لوگ نکلیں گے کہ وہ قرآن پاک پڑھیں گے مگر وہ ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے اور پھر وہ دین میں واپس نہیں آئیں گے جب تک تیر اپنی جگہ پر واپس نہ لوٹ آئے۔ دریافت کیا گیا کہ ان کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا: ان کی نشانی سر منڈانا ہے یا فرمایا: سر منڈائے رکھنا ہے۔

الحديث رقم ۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قراءة الفاجر والمنافق وأصواتهم وتلاوتهم لا تجاوز حنا جرهم، ۶/۲۷۴۸، الرقم: ۷۱۲۳، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: الخوارج شر الخلق والخليقة، ۲/۷۵۰، الرقم: ۱۰۶۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۶۴، الرقم: ۱۱۶۳۲، ۳/۴۸۶، وابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۵۶۳، الرقم: ۳۷۳۹۷، وأبويعلى في المسند، ۲/۴۰۸، الرقم: ۱۱۹۳، والطبراني في المعجم الكبير، ۶/۹۱، الرقم: ۵۶۰۹، وابن أبي عاصم في السنة، ۲/۴۹۰، الرقم: ۹۰۹، وقال: إسناده صحيح، وأبونعيم في المسند المستخرج، ۳/۱۳۵، الرقم: ۲۳۹۰۔

اور مسلم کی روایت میں ہے: یُسیر بن عمرو کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے خوارج کا ذکر سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! میں نے سنا ہے اور اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کرکے کہا: وہ (وہاں سے نکلیں گے اور) اپنی زبانوں سے قرآن مجید پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلق سے نہیں اترے گا اور دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔‘‘

٧٧ / ٩۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ الْجُهْنِيِّ أَنَّهُ كَانَ فِي الْجَيْشِ الَّذِيْنَ كَانُوْا مَعَ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ الَّذِيْنَ سَارُوْا إِلَى الْخَوَارِجِ، فَقَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَيْسَ قِرَاءَتُكُمْ إِلَى قِرَاءَتِهِمْ بِشَيْءٍ وَلَا صَلَاتُكُمْ إِلَى صَلَاتِهِمْ بِشَيْءٍ وَلَا صِيَامُكُمْ إِلَى صِيَامِهِمْ بِشَيْءٍ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ يَحْسِبُوْنَ أَنَّهُ لَهُمْ، وَهُوَ عَلَيْهِمْ لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ...... الحديث. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ.

’’زید بن وہب جہنی بیان کرتے ہیں کہ وہ اس لشکر میں تھے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خوارج سے جنگ کے لئے گیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک قوم ظاہر ہوگی وہ ایسا (خوبصورت) قرآن پڑھیں گے کہ ان کے پڑھنے کے سامنے تمہارے قرآن پڑھنے کی کوئی حیثیت نہ ہوگی، نہ ان کی نمازوں کے سامنے تمہاری نمازوں کی کچھ حیثیت ہوگی اور نہ ہی ان کے روزوں کے سامنے تمہارے روزوں کی کوئی حیثیت ہو گی اور نہ ہی ان کے روزوں کے

الحديث رقم ٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة باب: التحريض على قتل الخوارج، ٢ / ٧٤٨، الرقم: ١٠٦٦، وأبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في قتال الخوارج، ٤ / ٢٤٤، الرقم: ٤٧٦٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٥ / ١٦٣، الرقم: ٨٥٧١، وأحمد بن حنبل في المسند، ١ / ٩١، الرقم: ٧٠٦، وعبد الرزاق في المصنف، ١٠ / ١٤٧؛ والبزار في المسند، ٢ / ١٩٧، الرقم: ٥٨١، وابن أبي عاصم في السنة، ٢ / ٤٤٥۔ ٤٤٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨ / ١٧٠۔

سامنے تمھارے روزوں کی کوئی حیثیت ہو گی۔ وہ یہ سمجھ کر قرآن پڑھیں گے کہ وہ ان کے لئے مفید ہے لیکن درحقیقت وہ ان کے لئے مضر ہوگا، نماز ان کے گلے کے نیچے سے نہیں اتر سکے گی اور وہ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔‘‘

۷۸ / ۱۰۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذَكَرَ قَوْمًا يَكُوْنُوْنَ فِي أُمَّتِهِ يَخْرُجُوْنَ فِي فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ سِيْمَاهُمُ التَّحَالُقُ، قَالَ: هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ (أَوْ مِنْ أَشَرِّ الْخَلْقِ) يَقْتُلُهُمْ أَدْنَى الطَّائِفَتَيْنِ إِلَى الْحَقِّ، قَالَ: فَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ لَهُمْ مَثَلًا أَوْ قَالَ قَوْلًا: الرَّجُلُ يَرْمِي الرَّمِيَّةَ (أَوْ قَالَ: الْغَرَضَ) فَيَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا يَرَى بَصِيْرَةً وَيَنْظُرُ فِي النَّضِيِّ فَلَا يَرَى بَصِيْرَةً وَيَنْظُرُ فِي الْفُوْقِ فَلَا يَرَى بَصِيْرَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابوسعید ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک قوم کا ذکر کیا جو آپ ﷺ کی امت میں پیدا ہو گی، اس کا ظہور اس وقت ہوگا جب لوگوں میں فرقہ بندی ہو جائے گی۔ ان کی علامت سر منڈانا ہوگی اور وہ مخلوق میں سب سے بدتر (یا بدترین) ہوں گے اور انہیں دو جماعتوں میں سے وہ جماعت قتل کرے گی جو حق کے زیادہ قریب ہوگی، پھر آپ ﷺ نے ان لوگوں کی ایک مثال بیان فرمائی کہ جب آدمی کسی شکار یا نشانہ کو تیر مارتا ہے تو پر کو دیکھتا ہے اس میں کچھ اثر نہیں ہوتا اور تیر کی لکڑی کو دیکھتا ہے اور وہاں بھی اثر نہیں ہوتا، پھر اس حصہ کو دیکھتا ہے جو تیر انداز کی چٹکی میں ہوتا ہے تو وہاں بھی کچھ اثر نہیں پاتا۔‘‘

۷۹ / ۱۱۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمَا أَتَيَا أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ ﷺ فَسَأَلَاهُ عَنِ الْحَرُوْرِيَّةِ أَسَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي

الحديث رقم ۱۰: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: ذكر الخوارج وصفاتهم، ۲ / ۷٤٥، الرقم: ۱۰٦٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳ / ٥، الرقم: ۱۱۰۳۱، وعبد الله بن أحمد في السنة، ۲ / ٦۲۲، الرقم: ۱٤۸۲، وقال: إسناده صحيح۔

الحديث رقم ۱۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم، باب: قتل الخوارج والملحدين بعد إقامة الحجة عليهم، ٦ / ۲٥٤۰، الرقم: ٦٥۳۲، وفي كتاب: فضائل القرآن، باب: إثم من راءى بقراءة القرآن ←

مَا الْحَرُوْرِيَّةُ؟ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: يَخْرُجُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ وَ لَمْ يَقُلْ مِنْهَا قَوْمٌ تَحْقِرُوْنَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حُلُوْقَهُمْ أَوْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو سلمہ اور حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہما دونوں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے حروریہ کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ حروریہ کیا ہے؟ ہاں میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس امت میں سے کچھ ایسے لوگ نکلیں گے اور یہ نہیں فرمایا کہ ایک ایسی قوم نکلے گی (بلکہ لوگ فرمایا) جن کی نمازوں کے مقابلے میں تم اپنی نمازوں کو حقیر جانو گے، وہ قرآن مجید کی تلاوت کریں گے لیکن یہ (قرآن) ان کے حلق سے نہیں اترے گا یا یہ فرمایا کہ ان کے نرخرے سے نیچے نہیں اترے گا اور وہ دین سے یوں خارج ہو جائیں گے جیسے تیر شکار سے خارج ہو جاتا ہے۔‘‘

٨٠ / ١٢۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنهما عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: سَيَكُوْنُ فِي أُمَّتِي اخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ قَوْمٌ يُحْسِنُوْنَ الْقِيْلَ وَ يُسِيْئُوْنَ الْفِعْلَ يَقْرَأُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ (وفي رواية:

------ أو تاكل به أو فخر به، ٤/ ١٩٢٨، الرقم: ٤٧٧١، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: ذكر الخوارج وصفاتهم، ٢/ ٧٤٣، الرقم: ١٠٦٤، ومالك في الموطأ، كتاب: القرآن، باب: ماجاء في القرآن، ١/ ٢٠٤، الرقم: ٤٧٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٣/ ٣١، الرقم: ٨٠٨٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٦٠، الرقم: ١١٥٩٦، وابن حبان في الصحيح، ١٥/ ١٣٢، الرقم: ٦٧٣٧، والبخاري في خلق أفعال العباد، ١/ ٥٣ وا بن أبي شيبة في المصنف، ٧/ ٥٦٠، الرقم: ٣٧٩٢٠، و أبويعلى في المسند، ٢/ ٤٣٠، الرقم: ١٢٣٣.

الحديث رقم ١٢: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في: قتال الخوارج، ٤/ ٢٤٣، الرقم: ٤٧٦٥، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: في ذكر ←

يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يَرْجِعُوْنَ حَتَّى يَرْتَدَّ عَلَى فُوْقِهِ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ طُوْبَى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوْهُ يَدْعُوْنَ إِلَى كِتَابِ اللهِ وَلَيْسُوْا مِنْهُ فِي شَيْءٍ مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ أَوْلَى بِاللهِ مِنْهُمْ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللهِ مَا سِيْمَاهُمْ؟ قَالَ: التَّحْلِيْقُ.

وفي رواية: عَنْ أَنَسٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ نَحْوَهُ: سِيْمَاهُمْ التَّحْلِيْقُ وَ التَّسْبِيْدُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه مُخْتَصَرًا وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت ابوسعید خدری اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عنقریب میری امت میں اختلاف اور تفرقہ بازی ہوگی، ایک قوم ایسی ہوگی کہ وہ لوگ گفتار کے اچھے اور کردار کے برے ہوں گے، قرآن پاک پڑھیں گے جو ان کے گلے سے نہیں اترے گا (اور ایک روایت میں ہے کہ تم اپنی نمازوں اور روزوں کو ان کی نمازوں اور روزوں کے مقابلہ میں حقیر سمجھو گے) وہ دین سے ایسے خارج جائیں گے جیسے تیر شکار سے خارج ہو جاتا ہے، اور واپس نہیں آئیں گے جب تک تیر کمان میں واپس نہ آ جائے وہ ساری مخلوق میں سب سے برے ہوں گے، خوشخبری ہو اسے جو انہیں قتل کرے اور جسے وہ قتل کریں۔ وہ اللہ ﷻ کی کتاب کی طرف بلائیں گے لیکن اس کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں ہوگا ان کا قاتل ان کی نسبت اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوگا، صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا: سر منڈانا۔

ایک اور روایت میں حضرت انس ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسی

------ الخوارج، ۱/ ۶۰، الرقم: ۱۶۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۲۲۴، الرقم: ۱۳۳۶۲، والحاكم في المستدرك، ۲/ ۱۶۱، الرقم: ۲۶۴۹، والبيهقي في السنن الكبرى، ۸/ ۱۷۱، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۷/ ۱۵، الرقم: ۲۳۹۱۔ ۲۳۹۲، وقال: إسناده صحيح، وأبويعلى في المسند، ۵/ ۴۲۶، الرقم: ۳۱۱۷، والطبراني نحوه في المعجم الكبير، ۸/ ۱۲۱، الرقم: ۷۵۵۳، والمروزي في السنة، ۱/ ۲۰، الرقم: ۵۲۔

طرح فرمایا: ان کی نشانی سر منڈانا اور اکثر منڈائے رکھنا ہے۔‘‘

١٣/٨١۔ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: كُنْتُ أَتَمَنَّى أَنْ أَلْقَى رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَسْأَلُهُ عَنِ الْخَوَارِجِ، فَلَقِيْتُ أَبَا بَرْزَةَ فِي يَومِ عِيْدٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بِأُذُنِي وَرَأَيْتُهُ بِعَيْنِي أُتِيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِمَالٍ فَقَسَمَهُ، فَأَعْطَى مَنْ عَنْ يَمِيْنِهِ وَ مَنْ عَنْ شِمَالِهِ، وَلَمْ يُعْطِ مَنْ وَرَاءَهُ شَيْئًا، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ وَرَائِهِ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، مَا عَدَلْتَ فِي الْقِسْمَةِ، رَجُلٌ أَسْوَدُ مَطْمُوْمُ الشَّعْرِ، عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَبْيَضَانِ (وزاد أحمد: بَيْنَ عَيْنَيْهِ أَثَرُ السُّجُوْدِ)، فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ غَضَبًا شَدِيْدًا، وَ قَالَ: وَاللهِ، لَا تَجِدُوْنَ بَعْدِي رَجُلًا هُوَ أَعْدَلُ مِنِّي، ثُمَّ قَالَ: يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ كَأَنَّ هَذَا مِنْهُمْ (وفي رواية: قَالَ: يَخْرُجُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ رِجَالٌ كَانَ هَذَا مِنْهُمْ هَدْيُهُمْ هَكَذَا) يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ، لَا يَزَالُوْنَ يَخْرُجُوْنَ حَتَّى يَخْرُجَ آخِرُهُمْ مَعَ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، فَإِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ، هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ.

الحديث رقم ١٣: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: تحريم الدم، باب: من شهر سيفه ثم وضعه في الناس، ١١٩/٧، الرقم: ٤١٠٣، وفي السنن الكبرى، ٣١٢/٢، الرقم: ٣٥٦٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٢١/٤، والبزار في المسند، ٢٩٤/٩، ٣٠٥، الرقم: ٣٨٤٦، والحاكم في المستدرك، ١٦٠/٢، الرقم: ٢٦٤٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥٥٩/٧، الرقم: ٣٧٩١٧، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٤٥٢، الرقم ٩٢٧، والطيالسي في المسند، ١٢٤/١، الرقم: ٩٢٣، والعسقلاني في فتح الباري، ٢٩٢/١٢، والقيسراني في تذكرة الحفاظ، ١١٠١/٣، وابن تيمية في الصارم المسلول، ١٨٨/١.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ. وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ كَمَا قَالَ الْهَيْثَمِيُّ.

''حضرت شریک بن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے اس بات کی شدید خواہش تھی کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے کسی صحابی سے ملوں اور ان سے خوارج کے متعلق دریافت کروں۔ اتفاقاً میں نے عید کے روز حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کو ان کے کئی دوستوں کے ساتھ دیکھا میں نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ نے خارجیوں کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ سے کچھ سنا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، میں نے اپنے کانوں سے سنا اور آنکھوں سے دیکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں کچھ مال پیش کیا گیا اور آپ ﷺ نے اس مال کو ان لوگوں میں تقسیم فرما دیا جو دائیں اور بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے اور جو لوگ پیچھے بیٹھے تھے آپ ﷺ نے انہیں کچھ عنایت نہ فرمایا چنانچہ ان میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا، اے محمد! آپ نے انصاف سے تقسیم نہیں کی۔ وہ شخص سیاہ رنگ، سر منڈا اور سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا (اور امام احمد بن حنبل نے اضافہ کیا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) سجدوں کا اثر نمایاں تھا)۔ حضور نبی اکرم ﷺ شدید ناراض ہوئے اور فرمایا: خدا کی قسم! تم میرے بعد مجھ سے بڑھ کر کسی شخص کو انصاف کرنے والا نہ پاؤ گے، پھر فرمایا: آخری زمانے میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے یہ شخص بھی انہیں لوگوں میں سے ہے (اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مشرق کی طرف سے ایک قوم نکلے گی یہ آدمی بھی ان لوگوں میں سے ہے اور ان کا طور طریقہ بھی یہی ہوگا) وہ قرآن مجید کی تلاوت کریں گے مگر قرآن ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ وہ سر منڈے ہوں گے ہمیشہ نکلتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ ان کا آخری گروہ دجال کے ساتھ نکلے گا جب تم ان سے ملو تو انہیں قتل کر دو۔ وہ تمام مخلوق سے بدترین ہیں۔''

۸۲ / ۱۴۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ: هَلْ

الحديث رقم ۱۴: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: في ذكر الخوارج، ۱ / ۶۰، الرقم: ۱۶۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳ / ۳۳، الرقم: ۱۱۳۰۹، وابن أبي شيبة في المصنف، ۷ / ۵۵۷، الرقم: ۳۷۹۰۹۔

سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَذْكُرُ فِي الْحَرُوْرِيَّةِ شَيْئًا؟ فَقَالَ: سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ قَوْمًا يَتَعَبَّدُوْنَ (وفي رواية أحمد: يَتَعَمَّقُوْنَ فِي الدِّيْنِ) يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصَوْمَهُ مَعَ صَوْمِهِمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ أَخَذَ سَهْمَهُ فَنَظَرَ فِي نَصْلِهِ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا، فَنَظَرَ فِي رِصَافِهِ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا فَنَظَرَ فِي قِدْحِهِ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا، فَنَظَرَ فِي الْقُذَذِ فَتَمَارَى هَلْ يَرَى شَيْئًا أَمْ لَا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

''ابوسلمہ کہتے ہیں میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے حروریہ (یعنی خوارج) کے متعلق کوئی حدیث سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ نے ایک قوم کا ذکر فرمایا ہے جو خوب عبادت کرے گی (امام احمد کی ایک روایت میں ہے کہ وہ دین میں انتہائی پختہ نظر آئیں گے) اور (یہاں تک کہ) تم اپنی نمازوں اور روزوں کو ان کی نمازوں اور روزوں کے مقابلہ میں حقیر سمجھو گے۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گی جیسے تیر شکار سے، کہ آدمی اپنے تیر کو اٹھا کر اس کے پھل کو دیکھے تو اس میں کوئی خون وغیرہ نظر نہ آئے پھر وہ تیر کی لکڑی کو دیکھے اس میں کوئی نشان نہ پائے پھر اس کی نوک کو دیکھے اور کوئی بھی نشان نظر نہ آئے پھر تیر کے پر کو دیکھے اس میں بھی کچھ نظر نہ آئے۔''

٨٣ / ١٥۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا يُشِيْرُ إِلَى الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

الحديث رقم ١٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: نسبة اليمن إلى إسماعيل، ٣ / ١٢٩٣، الرقم: ٣٣٢٠، وفي كتاب: بدء الخلق، باب: صفة إبليس وجنوده، ٣ / ١١٩٥، الرقم: ٣١٠٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفتن وأشراط الساعة، باب: الفتنة من المشرق من حيث يطلع قرنا الشيطان، ٤ / ٢٢٢٩، الرقم: ٢٩٠٥، ومالك في الموطأ، كتاب: الاستئذان، باب: ما جاء في المشرق، ٢ / ٩٧٥، الرقم: ١٧٥٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ٧٣، الرقم: ٥٤٢٨، وابن حبان في الصحيح، ١٥ / ٢٥، الرقم: ٦٦٤٩۔

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا: خبر دار ہو جاؤ! فتنہ ادھر ہے آپ ﷺ نے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: یہیں سے شیطان کا سینگ ظاہر ہوگا۔‘‘

۸٤ / ۱٦۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ يَقُوْلُ: أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا جب کہ آپ ﷺ مشرق کی جانب چہرہ مبارک کرکے فرما رہے تھے: خبردار ہو جاؤ کہ فتنہ اُدھر ہے جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔‘‘

۸۵ / ۱۷۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ: اَللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اَللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللهِ، وَفِي نَجْدِنَا؟ قَالَ: اَللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اَللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا، قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللهِ، وَفِي نَجْدِنَا فَأَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: هُنَاكَ الزَّلَازِلُ

الحديث رقم ١٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الفتن، باب: قول النبي ﷺ: الفتنة من قبل المشرق، ٦ / ٢٥٩٨، الرقم: ٦٦٨٠، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفتن وأشراط الساعة، باب: الفتنة من المشرق من حيث يطلع قرنا الشيطان، ٤ / ٢٢٢٨، الرقم: ٢٩٠٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ٩١، الرقم: ٥٦٥٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ١ / ١٢٢، الرقم: ٣٨٧، والمقرئ في السنن الواردة، ١ / ٢٤٦، الرقم: ٤٣۔

الحديث رقم ١٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الفتن، باب: قول النبي ﷺ: الفتنة من قبل المشرق، ٦ / ٢٥٩٨، الرقم: ٦٦٨١، وفي كتاب: الاستسقاء، باب: ما قيل في الزلازل والآيات، ١ / ٣٥١، الرقم: ٩٩٠، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل الشام واليمن، ٥ / ٧٣٣، الرقم: ٣٩٥٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ١١٨، الرقم: ٥٩٨٧، وابن حبان في ←

وَالْفِتَنُ، وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.
وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے شام میں برکت عطا فرما، اے اللہ! ہمیں ہمارے یمن میں برکت عطا فرما، (بعض) لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے نجد میں بھی؟ آپ ﷺ نے (پھر) دعا فرمائی: اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے شام میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے یمن میں برکت عطا فرما۔ (بعض) لوگوں نے (پھر) عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے نجد میں بھی میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ فرمایا: وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور شیطان کا سینگ (فتنہ وہابیت ونجدیت) وہیں سے نکلے گا۔‘‘

٨٦/١٨۔ أخرج البخاري في صحيحه في ترجمة الباب: قَوْلُ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَمَا كَانَ اللهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَا يَتَّقُوْنَ﴾ [التوبة، ٩: ١١٥] وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللهِ، وَقَالَ: إِنَّهُمُ انْطَلَقُوْا إِلَى آيَاتٍ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ فَجَعَلُوْهَا عَلَى

------ الصحيح، ١٦/٢٩٠، الرقم: ٧٣٠١، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٣٨٤، الرقم: ١٣٤٢٢، والمقرى في السنن الواردة في الفتن، ١/٢٥١، الرقم: ٤٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٢٩، الرقم: ٤٦٦٦۔

الحديث رقم ١٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم، باب: (٥) قتل الخوارج والملحدين بعد إقامة الحجة عليهم، ٦/٢٥٣٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب: الخوارج شر الخلق والخليقة، ٢/٧٥٠، الرقم: ١٠٦٧، وفي كتاب: الزكاة، باب: التحريض على قتل الخوارج، ٢/٧٤٩، الرقم: ١٠٦٦، وأبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في قتال الخوارج، ٤/٢٤٣، الرقم: ٤٧٦٥، والنسائي في السنن، كتاب: تحريم الدم، باب: من شهر سيفه ثم وضعه في الناس، ٧/١١٩۔ ١٢٠، الرقم: ٤١٠٣، وابن ماجه في السنة، المقدمة، باب: في ذكر الخوارج، ١/٦٠، الرقم: ١٧٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٥، ٢٢٤، الرقم: ١١١٣٣، ١٣٣٦٢، ٤/٤٢١، ٤٢٤، ←

الْمُؤْمِنِيْنَ.

وقال العسقلاني في الفتح: وصله الطبري في مسند علي من تهذيب الآثار من طريق بكير بن عبد الله بن الأشج: أَنَّهُ سَأَلَ نَافِعًا كَيْفَ كَانَ رَأَى ابْنُ عُمَرَ فِي الْحَرُوْرِيَّةِ؟ قَالَ: كَانَ يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللهِ، انْطَلَقُوْا إِلَى آيَاتِ الْكُفَّارِ فَجَعَلُوْهَا فِي الْمُؤْمِنِيْنَ.

قلت: وسنده صحيح، وقد ثبت في الحديث الصحيح المرفوع عند مسلم من حديث أبي ذر رضي الله عنه في وصف الخوارج: هُمْ شِرَارُ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ. وعند أحمد بسند جيد عن أنس مرفوعًا مثله.

وعند البزار من طريق الشعبي عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْخَوَارِجَ فَقَالَ: هُمْ شِرَارُ أُمَّتِي يَقْتُلُهُمْ خِيَارُ أُمَّتِي. وسنده حسن.

وعند الطبراني من هذا الوجه مرفوعا: هُمْ شِرَارُ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ يَقْتُلُهُمْ خَيْرُ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ.وفي حديث أبي سعيد رضي الله عنه عند أحمد: هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ.

وفي رواية عبيد الله بن أبي رافع عن علي رضي الله عنه عند مسلم: مِنْ أَبْغَضِ

.... ٥/ ٣١، ١٧٦، الرقم: ٢١٥٧١، وابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٣٨٧، الرقم: ٦٩٣٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/ ٥٥٧، ٥٥٩، الرقم: ٣٧٩٠٥، ٣٧٩١٧، والبزار في المسند، ٩/ ٢٩٤، ٣٠٥، الرقم: ٣٨٤٦، والحاكم في المستدرك، ٢/ ١٦٧، الرقم: ٢٦٥٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/ ١٨٦، الرقم: ٦١٤٢، ٧/ ٣٣٥، الرقم: ٧٦٦٠، وفي المعجم الصغير، ١/ ٤٢، الرقم: ٣٣، وفي المعجم الكبير، ٥/ ١٩، الرقم: ٤٤٦١، ٨/ ٢٦٦، الرقم: ٨٠٣٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/ ١٨٨، وأبويعلى في المسند، ٥/ ٣٣٧، الرقم: ٢٩٦٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/ ٢٣٠، ٢٣٩، والعسقلاني في فتح البارى، ١٢/ ٢٨٦، الرقم: ٦٥٣٢، وفي تغليق التعليق، ٥/ ٢٥٩، وابن عبد البر في التمهيد، ٢٣/ ٣٣٥۔

خَلْقِ اللهِ إِلَيْهِ.

وفي حديث عبد الله بن خباب ﷺ يعني عن أبيه عند الطبراني: شَرُّ قَتْلَى أَظَلَّتْهُمُ السَّمَاءُ وَأَقَلَّتْهُمُ الْأَرْضُ. وفي حديث أبي أمامة ﷺ نحوه.

وعند أحمد وابن أبي شيبة من حديث أبي برزة مرفوعًا في ذكر الخوارج: شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ يَقُولُهَا ثَلَاثًا.

وعند ابن أبي شيبة من طريق عمير بن إسحاق عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ: هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ. وهذا مما يؤيد قول من قال بكفرهم.

''امام بخاری نے اپنی صحیح میں باب کے عنوان (ترجمۃ الباب) کے طور پر یہ حدیث روایت کی ہے: اللہ تعالیٰ کا فرمان: ''اور اللہ کی شان نہیں کہ وہ کسی قوم کو گمراہ کر دے۔ اس کے بعد کہ اس نے انہیں ہدایت سے نواز دیا ہو، یہاں تک کہ وہ ان کے لئے وہ چیزیں واضح فرما دے جن سے انہیں پرہیز کرنا چاہئے۔'' اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان (خوارج) کو اللہ تعالیٰ کی بدترین مخلوق سمجھتے تھے۔ (کیونکہ) انہوں نے اللہ تعالیٰ کی ان آیات کو لیا جو کفار کے حق میں نازل ہوئی تھیں اور ان کا اطلاق مومنین پر کرنا شروع کر دیا۔''

اور امام عسقلانی ''فتح الباری'' میں بیان کرتے ہیں کہ امام طبری نے اس حدیث کو تہذیب الآثار سے بکیر بن عبد اللہ بن اَشج کے طریق سے مسند علی ﷺ میں شامل کیا ہے کہ ''انہوں نے نافع سے پوچھا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حروریہ (خوارج) کے بارے میں کیا رائے تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ انہیں اللہ تعالیٰ کی بدترین مخلوق خیال کیا کرتے تھے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی ان آیات کو لیا جو کفار کے حق میں نازل ہوئیں تھیں اور ان کا اطلاق مومنین پر کیا۔

میں ''امام عسقلانی'' کہتا ہوں کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے اور تحقیق یہ سند حدیث صحیح مرفوع میں امام مسلم کے ہاں ابو ذر غفاری کی خوارج کے وصف والی حدیث میں ثابت ہے اور وہ حدیث یہ ہے کہ ''وہ خَلق اور خُلق میں بدترین لوگ ہیں'' اور امام احمد بن حنبل کے ہاں بھی اسی کی مثل حضرت انس بن مالک ﷺ سے مروی مرفوع حدیث ہے۔

اور امام بزار کے ہاں شعبی کے طریق سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے خوارج کا ذکر کیا اور فرمایا: ''وہ میری امت کے بدترین لوگ ہیں اور انہیں میری امت کے بہترین لوگ قتل کریں گے۔'' اور اس حدیث کی سند حسن ہے۔

اور امام طبرانی کے ہاں اسی طریق سے مرفوع حدیث میں مروی ہے کہ ''وہ (خوارج) بدترین خَلق اور خُلق والے ہیں اور ان کو بہترین خَلق اور خُلق والے لوگ قتل کریں گے۔''

اور امام احمد بن حنبل کے ہاں حضرت ابوسعید والی حدیث میں ہے کہ ''وہ (خوارج) مخلوق میں سے سب سے بدترین لوگ ہیں۔''

اور امام مسلم نے عبیداللہ بن ابی رافع کی روایت میں بیان کیا جو انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ''یہ (خوارج) اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے اس کے نزدیک سب سے بدترین لوگ ہیں۔''

اور امام طبرانی کے ہاں عبد اللہ بن خباب والی حدیث میں ہے جو کہ وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ''یہ (خوارج) بدترین مقتول ہیں جن پر آسمان نے سایہ کیا اور زمین نے ان کو اٹھایا۔'' اور ابو امامہ والی حدیث میں بھی یہی الفاظ ہیں۔

اور امام احمد بن حنبل اور ابن ابی شیبہ ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو مرفوعا خوارج کے ذکر میں بیان کرتے کہ ''وہ (خوارج) بدترین خَلق اور خُلق والے ہیں۔'' ایسا تین دفعہ فرمایا۔

اور ابن ابی شیبہ کے ہاں عمر بن اسحاق کے طریق سے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ''وہ (خوارج) بدترین مخلوق ہیں۔'' اور یہ وہ چیز ہے جو اس شخص کے قول کی تائید کرتی ہے جو ان کو کافر قرار دیتا ہے۔''

٨٧ / ١٩۔ عَنْ أَبِي غَالِبٍ قَالَ: رَأَى أَبُوْ أُمَامَةَ رضي الله عنه رُءُوْسًا مَنْصُوْبَةً

الحديث رقم ١٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة آل عمران، ٥ / ٢٢٦، الرقم: ٣٠٠٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥ / ٢٥٦، الرقم: ٢٢٢٦٢، والحاكم في المستدرك، ٢ / ١٦٣، الرقم: ٢٦٥٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨ / ١٨٨، والطبراني في مسند الشاميين، ٢ / ٢٤٨، الرقم: ١٢٧٩، وفي المعجم الكبير، ٨ / ٢٧١، الرقم: ٨٠٤٤، والمحالي ←

عَلَى دَرَجِ مَسْجِدِ دِمَشْقَ، فَقَالَ أَبُوْأُمَامَةَ رضي الله عنه: كِلَابُ النَّارِ شَرُّ قَتْلَى تَحْتَ أَدِيْمِ السَّمَاءِ خَيْرُ قَتْلَى مَنْ قَتَلُوْهُ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ [آل عمران، ٣:١٠٦] قُلْتُ لِأَبِي أُمَامَةَ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا حَتَّى عَدَّ سَبْعًا مَا حَدَّثْتُكُمُوْهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''ابوغالب نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ انہوں نے مسجدِ دمشق کی سیڑھیوں پر (خارجیوں کے) سرنصب کئے ہوئے دیکھے تو فرمایا: (یہ) جہنم کے کتے، آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہیں۔ اور وہ شخص بہترین مقتول ہے جسے انہوں نے قتل کیا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ''جس دن کئی چہرے سفید ہوں گے اور کئی چہرے سیاہ ہوں گے۔'' ابوغالب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: کیا آپ نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اگر میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے ایک، دو، تین، چار یہاں تک کہ سات بار تک گنا، سنا ہوتا تو تم سے بیان نہ کرتا (یعنی ایک دو بار نہیں بلکہ بار ہا سنا ہے)۔''

٨٨ / ٢٠۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ قَائِمًا عِنْدَ بَابِ عَائِشَةَ رضي الله عنها فَأَشَارَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَقَالَ: الْفِتْنَةُ هَاهُنَا حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ.

------ في الأمالي، ١/٤٠٨، الرقم: ٤٧٨-٤٧٩، وعبد الله بن أحمد في السنة، ٢/٦٤٣، الرقم: ١٥٤٢-١٥٤٦، وقال: إسناده صحيح، وابن تيمية في الصارم المسلول، ١/١٨٩۔

الحديث رقم ٢٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الخمس، باب: ما جاء في بيوت أزواج النبي ﷺ وما نسب من البيوت إليهن، ٣/١١٣٠، الرقم: ٢٩٣٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٨، الرقم: ٤٦٧٩، والمقرئ في السنن الواردة في الفتن، ١/٢٤٥، الرقم: ٤٢۔

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے جبکہ آپ ﷺ بابِ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس کھڑے ہوئے تھے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: فتنہ وہاں سے ہوگا جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔''

٨٩ / ٢١۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَامَ عِنْدَ بَابِ حَفْصَةَ فَقَالَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ: اَلْفِتْنَةُ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَـلَاثًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جبکہ آپ ﷺ بابِ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس کھڑے ہوئے تھے۔ اپنے دستِ اقدس سے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: فتنہ وہاں سے ہو گا جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا آپ ﷺ نے یہ (کلمات) دو یا تین مرتبہ ادا فرمائے۔''

٩٠ / ٢٢۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اَللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَ يَمَنِنَا مَرَّتَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ: وَ فِي مَشْرِقِنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مِنْ هُنَالِكَ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ وَلَهَا تِسْعَةُ أَعْشَارِ الشَّرِّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے شام میں اور ہمارے یمن میں برکت عطا فرما اور ایسا آپ ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا: تو ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اور ہمارے مشرق میں (بھی برکت ہو) تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہاں سے تو شیطان کا سینگ نکلے گا اور وہاں دس میں سے نو حصوں (کے برابر) شر ہو گا۔''

الحديث رقم ٢١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفتن وأشراط الساعة، باب: الفتنة من حيث يطلع قرنا الشيطان، ٤ / ٢٢٢٩، الرقم: ٢٩٠٥۔

الحديث رقم ٢٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ٩٠، الرقم: ٥٦٤٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢ / ٢٤٩، الرقم: ١٨٨٩، والروياني في المسند، ٢ / ٤٢١، الرقم: ١٤٣٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠ / ٥٧، وقال: رجال أحمد رجال عبدالرحمن بن عطاء وهو ثقة۔

٩١ / ٢٣۔ عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: ذُكِرَ لِي أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ: إِنَّ فِيْكُمْ قَوْمًا يَعْبُدُوْنَ وَيَدْأَبُوْنَ حَتَّى يُعْجَبَ بِهِمُ النَّاسُ وَتُعْجِبَهُمْ نُفُوْسُهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اور میں نے خود یہ آپ ﷺ سے نہیں سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک تم میں ایسے لوگ ہوں گے جو عبادت کریں گے اور اپنی عبادت میں تندہی سے کام لیں گے یہاں تک کہ وہ لوگوں کو بھلے لگیں گے اور وہ خود بھی اپنے آپ (اور اپنی نمازوں) پر اترائیں گے حالانکہ وہ دین سے اس طرح خارج ہوں گے جس طرح کہ تیر شکار سے خارج ہو جاتا ہے۔''

٩٢ / ٢٤۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رِبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبًا رضي الله عنه يَقُوْلُ: لِلشَّهِيْدِ نُوْرٌ وَلِمَنْ قَاتَلَ الْحَرُوْرِيَّةَ عَشْرَةُ أَنْوَارٍ (وفي رواية ابن أبي شيبة: فَضْلُ ثَمَانِيَةِ أَنْوَارٍ عَلَى نُوْرِ الشُّهَدَاءِ) وَكَانَ يَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ ثَلَاثَةٌ مِنْهَا لِلْحَرُوْرِيَّةِ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عبداللہ بن رباح انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ شہید کے لئے ایک نور ہو گا اور اس شخص کے لئے جو حروریہ (خوارج) کے ساتھ قتال کرے گا دس نور ہوں گے (اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے: (دیگر) شہداء کے نور کے مقابلہ میں وہ نور آٹھ گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہو گا۔) اور آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ جہنم کے سات دروازے ہیں ان میں سے تین حروریہ (خوارج) کے لئے (مختص) ہیں۔

الحديث رقم ٢٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣ / ١٨٣، الرقم: ١٢٩٠٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦ / ٢٢٩، وقال: رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح۔

الحديث رقم ٢٤: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ١٠ / ١٥٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧ / ٥٥٧، الرقم: ٣٧٩١١۔

٩٣ / ٢٥۔ عَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مَا أَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ حَتَّى إِذَا رُئِيَتْ بَهْجَتُهُ عَلَيْهِ وَكَانَ رِدْئًا لِلْإِسْلَامِ غَيْرَهُ إِلَى مَاشَاءَ اللهُ فَانْسَلَخَ مِنْهُ وَ نَبَذَهُ وَرَاءَ ظُهْرِهِ وَ سَعَى عَلَى جَارِهِ بِالسَّيْفِ وَرَمَاهُ بِالشِّرْكِ قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، أَيُّهُمَا أَوْلَى بِالشِّرْكِ الْمَرْمِيُّ أَمِ الرَّامِي قَالَ: بَلِ الرَّامِي.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْبَزَّارُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک مجھے جس چیز کا تم پر خدشہ ہے وہ ایک ایسا آدمی ہے جس نے قرآن پڑھا یہاں تک کہ جب اس پر اس قرآن کا جمال دیکھا گیا اور وہ اس وقت تک جب تک اللہ نے چاہا اسلام کی خاطر دوسروں کی پشت پناہی بھی کرتا تھا۔ پس وہ اس قرآن سے دور ہو گیا اور اس کو اپنی پشت پیچھے پھینک دیا اور اپنے پڑوسی پر تلوار لے کر چڑھ دوڑا اور اس پر شرک کا الزام لگایا، راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! ان دونوں میں سے کون زیادہ شرک کے قریب تھا شرک کا الزام لگانے والا یا جس پر شرک کا الزام لگایا گیا آپ ﷺ نے فرمایا: شرک کا الزام لگانے والا۔‘‘

٩٤ / ٢٦۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عِنْدَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ رضي الله عنها يَدْعُوْ: اَللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا وَبَارِكْ

الحديث رقم ٢٥: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١ / ٢٨٢، الرقم: ٨١، والبزار في المسند، ٧ / ٢٢٠، الرقم: ٢٧٩٣، والبخاري في التاريخ الكبير، ٤ / ٣٠١، الرقم: ٢٩٠٧، والطبراني عن معاذ بن جبل رضي الله عنه في المعجم الكبير، ٢٠ / ٨٨، الرقم: ١٦٩، وفي مسند الشاميين، ٢ / ٢٥٤، الرقم: ١٢٩١، وابن أبي عاصم في السنة، ١ / ٢٤، الرقم: ٤٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١ / ١٨٨، وقال: إسناده حسن، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢ / ٢٦٦۔

الحديث رقم ٢٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٧ / ٢٥٢، الرقم: ٧٤٢١، وأبونعيم في المسند المستخرج، ٤ / ٤٤، الرقم: ٣١٨٣۔

لَنَا فِي صَاعِنَا وَ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَ يَمَنِنَا ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْمَشْرِقَ فَقَالَ: مِنْ هَاهُنَا يَخْرُجُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ وَالزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَمِنْ هَاهُنَا الْفَدَّادُوْنَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے قریب دعا کرتے ہوئے سنا، آپ ﷺ فرما رہے تھے: ’’اے اللہ! ہمارے مد اور ہمارے صاع (مد اور صاع غلہ ماپنے کے دو آلے ہیں) میں برکت ڈال اور ہمارے شام اور یمن میں برکت عطا فرما، پھر آپ ﷺ مشرق رخ ہو گئے اور فرمایا: یہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا اور (یہیں سے) زلزلے اور فتنے ظاہر ہوں گے اور یہیں سے سخت گفتار، تکبر کے ساتھ چلنے والے (لوگ ظاہر) ہوں گے۔‘‘

٩٥ / ٢٧۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: سَيَخْرُجُ أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِي مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ كُلَّمَا خَرَجَ مِنْهُمْ قَرْنٌ قُطِعَ كُلَّمَا خَرَجَ مِنْهُمْ قَرْنٌ قُطِعَ حَتَّى عَدَّهَا زِيَادَةً عَلَى عَشْرَةِ مَرَّاتٍ كُلَّمَا خَرَجَ مِنْهُمْ قَرْنٌ قُطِعَ حَتَّى يَخْرُجَ الدَّجَّالُ فِي بَقِيَّتِهِمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میری امت میں مشرق کی جانب سے کچھ ایسے لوگ نکلیں گے جو قرآن پڑھتے ہوں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نہیں اترے گا اور ان میں سے جو بھی (شیطان کے) سینگ کی (صورت) میں نکلے گا وہ کاٹ دیا جائے گا۔ ان میں سے جو بھی (شیطان کے) سینگ کی صورت میں نکلے گا کاٹ دیا جائے گا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے

الحديث رقم ٢٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ١٩٨، الرقم: ٦٨٧١، والحاكم في المستدرك، ٤ / ٥٣٣، الرقم: ٨٤٩٧، وابن حماد في الفتن، ٢ / ٥٣٢، وابن راشد في الجامع، ١١ / ٣٧٧، والآجري في الشريعة، ١ / ١١٣، الرقم: ٢٦٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦ / ٢٢٨.

یوں ہی دس دفعہ سے بھی زیادہ بار دہرایا اور فرمایا: ان میں جو بھی (شیطان کے) سینگ کی صورت میں ظاہر ہوگا کاٹ دیا جائے گا یہاں تک کہ ان ہی کی باقی ماندہ نسل سے دجال نکلے گا۔‘‘

۹٦ / ۲۸۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَجْتَمِعُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَيْسَ فِيْهِمْ مُؤْمِنٌ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ.

وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ مساجد میں جمع ہوں گے اور نمازیں ادا کریں گے لیکن ان میں سے مومن کوئی نہیں ہوگا۔‘‘

۹۷ / ۲۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتِلُوْنَ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ يَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّأْنِ مِنَ اللِّيْنِ، أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلَى مِنَ السُّكَّرِ (وفي رواية: أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ) وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّئَابِ، يَقُوْلُ اللهُ عزوجل: أَبِي يَغْتَرُّوْنَ أَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِئُوْنَ؟ فَبِي حَلَفْتُ لَأَبْعَثَنَّ عَلَى أُولَئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ

الحديث رقم ۲۸: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ١٦٣، الرقم: ٣٠٣٥٥، ٧/ ٥٠٥، الرقم: ٣٧٥٨٦، والحاكم في المستدرك، ٤/ ٤٨٩، الرقم: ٨٣٦٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/ ٤٤١، الرقم: ٨٠٨٦، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ٢/ ٢٦٦، والفريابي في صفة المنافق، ١/ ٨٠، الرقم: ١٠٨-١١٠.

الحديث رقم ٢٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ، باب: (٥٩)، ٤/ ٦٠٤، الرقم: ٢٤٠٤-٢٤٠٥، وابن أبي شيبة فى المصنف، ٧/ ٢٣٥، الرقم: ٣٥٦٢٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/ ٣٦٢، الرقم: ٦٩٥٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/ ٣٧٩، وابن المبارك في الزهد، ١/ ١٧، الرقم: ٥٠، والديلمى في مسند الفردوس، ٥/ ٥١٠، الرقم: ٨٩١٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/ ٣٢، الرقم: ٤١، وابن هناد في الزهد، ٢/ ٤٣٧، الرقم: ٨٦٠.

مِنْهُمْ حَيْرَانًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ابوہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آخری زمانہ میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو دنیا کو دین کے ذریعے حاصل کریں گے، لوگوں کے سامنے بھیڑ کی کھالوں کا نرم لباس پہنیں گے۔ ان کی زبانیں شکر سے زیادہ شیریں ہوں گی (ایک روایت میں ہے کہ شہد سے بھی زیادہ میٹھی ہوں گی) اور ان کے دل بھیڑیوں کے دلوں کی طرح (خونخوار) ہوں گے۔ اللہ ﷻ فرماتا ہے: ''کیا یہ لوگ مجھے دھوکہ دینا چاہتے ہیں یا مجھ پر دلیری کرتے ہیں؟ (کہ مجھ سے نہیں ڈرتے؟) مجھے اپنی (ذات کی) قسم! جو لوگ ان میں سے ہوں گے۔ میں ضرور ان پر ایسے فتنے بھیجوں گا جو ان میں سے بردبار لوگوں کو بھی حیران کردیں گے۔''

٩٨ / ٣٠۔ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : سَيَخْرُجُ قَوْمٌ أَحْدَاثٌ أَحِدَّاءُ أَشِدَّاءُ ذَلِقَةٌ أَلْسِنَتُهُمْ بِالْقُرْآنِ يَقْرَؤُوْنَهُ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ. فَإِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَأَنِيْمُوْهُمْ ثُمَّ إِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَإِنَّهُ يُؤْجَرُ قَاتِلُهُمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

رِجَالُ أَحْمَدُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ، وَقَالَ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابوبکرہ ﷺ نے روایت کی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عنقریب نوعمر لوگ نکلیں گے جو کہ نہایت تیز طرار اور قرآن کو نہایت فصاحت و بلاغت سے پڑھنے والے

الحديث رقم ٣٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٦، ٤٤، والحاكم في المستدرك، ٢/١٥٩، الرقم: ٢٦٤٥، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٤٥٦، الرقم: ٩٣٧، وعبد الله بن أحمد في السنة، ٢/٦٣٧، الرقم: ١٥١٩، وقال: إسناده حسن، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/١٨٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٣٢٢، الرقم: ٣٤٦٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/٢٣٠، والحارث في المسند، (زوائد الهيثمي)، ٢/٧١٤، الرقم: ٧٠٤۔

ہوں گے وہ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ سو جب تم ان سے ملو تو انہیں قتل کر دو پھر جب (ان کا کوئی دوسرا گروہ نکلے اور) تم انہیں ملو تو انہیں بھی قتل کر دو یقیناً ان کے قاتل کو اجر عطا کیا جائے گا۔‘‘

۹۹ / ۳۱۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه أَنَّ أَبَابَكْرٍ رضي الله عنه جَاءَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي مَرَرْتُ بِوَادٍ كَذَا وَكَذَا فَإِذَا رَجُلٌ مُتَخَشِّعٌ، حَسَنُ الْهَيْئَةِ، يُصَلِّي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: اِذْهَبْ إِلَيْهِ، فَاقْتُلْهُ، قَالَ: فَذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوْبَكْرٍ، فَلَمَّا رَآهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ كَرِهَ أَنْ يَقْتُلَهُ، فَرَجَعَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعُمَرَ: اِذْهَبْ فَاقْتُلْهُ فَذَهَبَ عُمَرُ فَرَآهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ الَّتِي رَآهُ أَبُوْبَكْرٍ قَالَ: فَكَرِهَ أَنْ يَقْتُلَهُ، قَالَ: فَرَجَعَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي رَأَيْتُهُ يُصَلِّي مُتَخَشِّعًا فَكَرِهْتُ أَنْ أَقْتُلَهُ، قَالَ: يَا عَلِيُّ! اِذْهَبْ فَاقْتُلْهُ، قَالَ: فَذَهَبَ عَلِيٌّ، فَلَمْ يَرَهُ فَرَجَعَ عَلِيٌّ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ، إِنَّهُ لَمْ يَرَهْ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ هَذَا وَأَصْحَابَهُ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ثُمَّ لَا يَعُوْدُوْنَ فِيْهِ حَتَّى يَعُوْدَ السَّهْمُ فِي فُوْقِهِ فَاقْتُلُوْهُمْ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! میں فلاں فلاں وادی سے گزرا تو میں نے ایک نہایت متواضع ظاہراً خوبصورت دکھائی دینے والے شخص کو نماز پڑھتے

الحديث رقم ۳۱: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳ / ۱۵، الرقم: ۱۱۱۳۳، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦ / ۲۲۵، وقال: رجاله ثقات، والعسقلاني في فتح الباري، ۱۲ / ۲۲۹، وابن حزم في المحلى، ۱۱ / ۱۰٤، والشوكاني في نيل الأوطار، ۷ / ۳۵۱۔

دیکھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اس کے پاس جا کر اسے قتل کر دو۔ راوی نے کہا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اس کی طرف گئے تو انہوں نے جب اسے اس حال میں (نہایت خشوع سے نماز پڑھتے) دیکھا تو اسے قتل کرنا مناسب نہ سمجھا اور حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں (اسے بغیر قتل کئے) لوٹ آئے راوی نے کہا پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جاؤ اسے قتل کرو، حضرت عمر گئے اور انہوں نے بھی اسے اسی حالت میں دیکھا جیسے کہ حضرت ابوبکر نے دیکھا تھا۔ انہوں نے بھی اس کے قتل کو ناپسند کیا۔ بیان کیا کہ وہ بھی لوٹ آئے۔ اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے اسے نہایت خشوع وخضوع سے نماز پڑھتے دیکھا تو (اس حالت میں) اسے قتل کرنا پسند نہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! جاؤ اسے قتل کر دو بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے، تو انہیں وہ نظر نہ آیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ لوٹ آئے، پھر عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کہیں دکھائی نہیں دیا۔ بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یقیناً یہ اور اس کے ساتھی قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے پھر وہ اس میں پلٹ کر نہیں آئیں گے یہاں تک کہ تیر پلٹ کر کمان میں نہ آ جائے (یعنی ان کا پلٹ کر دین کی طرف لوٹنا ناممکن ہے) سوتم انہیں (جب بھی پاؤ) قتل کر دو وہ بدترین مخلوق ہیں۔‘‘

١٠٠ / ٣٢۔ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ مَرَّ بِرَجُلٍ سَاجِدٍ وَهُوَ يَنْطَلِقُ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَضَى الصَّلَاةَ وَرَجَعَ عَلَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: مَنْ يَقْتُلُ هَذَا؟ فَقَامَ رَجُلٌ فَحَسَرَ عَنْ يَدَيْهِ فَاخْتَرَطَ سَيْفَهُ وَهَزَّهُ ثُمَّ قَالَ: يَانَبِيَّ اللهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، كَيْفَ أَقْتُلُ رَجُلًا سَاجِدًا يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ؟ ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَقْتُلُ هَذَا؟ فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: أَنَا فَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ وَاخْتَرَطَ سَيْفَهُ وَهَزَّهُ

الحديث رقم ٣٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٤٢، الرقم: ١٩٥٣٦، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٤٥٧، الرقم: ٩٣٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/ ٢٢٥، وقال: رواه أحمد والطبراني ورجال أحمد رجال الصحيح، والحارث في المسند (زوائد الهيثمي) ٢/ ٧١٣، الرقم: ٧٠٣، وابن رجب فيجامع العلوم والحكم ١/ ١٣١.

حَتَّى أَرْعَدَتْ يَدُهُ، فَقَالَ: يَانَبِيَّ اللهِ، كَيْفَ أَقْتُلُ رَجُلًا سَاجِدًا يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَوْ قَتَلْتُمُوهُ لَكَانَ أَوَّلَ فِتْنَةٍ وَآخِرَهَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَرِجَالُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ كَمَا قَالَ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالْهَيْثَمِيُّ.

’’حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو حالت سجدہ میں تھا۔ اور آپ ﷺ نماز کے لئے تشریف لے جا رہے تھے، آپ ﷺ نے نماز ادا کی اور اس کی طرف لوٹے اور وہ اس وقت بھی (حالتِ) سجدہ میں تھا، حضور نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوگئے پھر فرمایا: کون اسے قتل کرے گا؟ تو ایک آدمی کھڑا ہوا اس نے اپنے بازو چڑھائے تلوار سونتی اور اسے لہرایا (اس کی طرف دیکھا تو اس کی ظاہری دینی وضع قطع کو دیکھ کر متاثر ہوگیا) پھر عرض کیا: یا نبی اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! میں کیسے اس شخص کو قتل کر دوں جو حالتِ سجدہ میں ہے اور گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کون اسے قتل کرے گا؟ تو ایک شخص کھڑا ہوا، عرض کیا: میں، تو اس نے اپنے بازو چڑھائے اور اپنی تلوار سونتی اور اسے لہرایا (اسے قتل کرنے ہی لگا تھا) کہ اس کے ہاتھ کانپے، عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں کیسے ایسے شخص کو قتل کروں جو حالت سجدہ میں گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے! اگر تم اسے قتل کر دیتے تو وہ فتنہ کا اول و آخر تھا (یعنی یہ فتنہ خارجیت اسی پر ختم ہوجاتا)۔‘‘

۱۰۱ / ۳۳۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ

الحديث رقم ۳۳: أخرجه أبويعلى في المسند، ۱ / ۹۰، الرقم: ۹۰، ۷ / ۱۵۵، ۱٦۸، الرقم: ۴۱۴۳، ۴۱۲۷، وعبد الرزاق في المصنف، ۱۰ / ۱۵۵، الرقم: ۱۸٦۷۴، وأبونعيم فيحلية الأولياء، ۳ / ۵۲، والمروزي في السنة، ۱ / ۲۱، الرقم: ۵۳، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۱۷ / ٦۹، الرقم: ۲۴۹۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦ / ۲۲٦۔

اللهِ ﷺ رَجُلٌ يُعْجِبُنَا تَعَبُّدُهُ وَاجْتِهَادُهُ (وفي رواية: حَتَّى جَعَلَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلَيْهِمْ) قَدْ عَرَّفْنَاهُ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِاسْمِهِ وَ وَصَّفْنَاهُ بِصِفَتِهِ فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَذْكُرُهُ إِذْ طَلَعَ الرَّجُلُ قُلْنَا: هُوَ، هَذَا. قَالَ: إِنَّكُمْ لَتُخْبِرُوْنَ عَنْ رَجُلٍ إِنَّ عَلَى وَجْهِهِ سُفْعَةً مِنَ الشَّيْطَانِ فَأَقْبَلَ حَتَّى وَقَفَ عَلَيْهِمْ وَ لَمْ يُسَلِّمْ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنْشُدُكَ بِاللهِ، هَلْ قُلْتَ فِي نَفْسِكَ حِيْنَ وَقَفْتَ عَلَى الْمَجْلِسِ مَا فِي الْقَوْمِ أَحَدٌ أَفْضَلُ أَوْ أَخْيَرُ مِنِّي؟ قَالَ: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ، ثُمَّ دَخَلَ يُصَلِّي (وفي رواية: ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَى نَاحِيَةً مِنَ الْمَسْجِدِ فَخَطَّ خَطًّا بِرِجْلِهِ ثُمَّ صَفَّ كَعْبَيْهِ فَقَامَ يُصَلِّي) فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ يَقْتُلُ الرَّجُلَ؟ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: أَنَا فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي فَقَالَ: سُبْحَانَ اللهِ أَقْتُلُ رَجُلًا يُصَلِّي؟ وَقَدْ نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّيْنَ فَخَرَجَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا فَعَلْتَ؟ قَالَ: كَرِهْتُ أَنْ أَقْتُلَهُ وَهُوَ يُصَلِّي وَقَدْ نَهَيْتَ عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّيْنَ. قَالَ: مَنْ يَقْتُلُ الرَّجُلَ؟ قَالَ عُمَرُ: أَنَا، فَدَخَلَ فَوَجَدَهُ وَاضِعًا وَجْهَهُ، قَالَ عُمَرُ: أَبُوبَكْرٍ أَفْضَلُ مِنِّي، فَخَرَجَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا فَعَلْتَ؟ قَالَ: وَجَدْتُهُ وَاضِعًا وَجْهَهُ لِلّٰهِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَقْتُلَهُ. قَالَ: مَنْ يَقْتُلُ الرَّجُلَ؟ فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا، قَالَ: أَنْتَ لَهُ إِنْ أَدْرَكْتَهُ. قَالَ: فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ قَدْ خَرَجَ فَرَجَعَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: مَا فَعَلْتَ؟ قَالَ: وَجَدْتُهُ وَقَدْ خَرَجَ قَالَ: لَوْ قُتِلَ مَا اخْتَلَفَ فِي أُمَّتِي رَجُلَانِ كَانَ أَوَّلُهُمْ وَآخِرُهُمْ. قَالَ مُوْسَى: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ يَقُوْلُ: هُوَ الَّذِي قَتَلَهُ عَلِيٌّ رضي الله عنه ذَا الثَّدْيَةِ.

وفي رواية: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَذَا أَوَّلُ قَرْنٍ مِنَ الشَّيْطَانِ طَلَعَ فِي

أُمَّتِي (أَوْ أَوَّلُ قَرْنٍ طَلَعَ مِنْ أُمَّتِي) أَمَّا إِنَّكُمْ لَوْ قَتَلْتُمُوهُ مَا اخْتَلَفَ مِنْكُمْ رَجُلَانِ، إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ اخْتَلَفُوا عَلَى إِحْدَى أَوِ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، وَإِنَّكُمْ سَتَخْتَلِفُونَ مِثْلَهُمْ أَوْ أَكْثَرَ، لَيْسَ مِنْهَا صَوَابٌ إِلَّا وَاحِدَةٌ. قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَمَا هَذِهِ الْوَاحِدَةُ؟ قَالَ: الْجَمَاعَةُ، وَآخِرُهَا فِي النَّارِ.

رَوَاهُ أَبُويَعْلَى وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُونُعَيْمٍ.

وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ كَمَا قَالَ الْهَيْثَمِيُّ. وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں ایک شخص تھا جس کی عبادت گزاری اور مجاہدہ نے ہمیں حیرانگی میں مبتلا کیا ہوا تھا۔ (اور ایک روایت میں یہاں تک ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام میں سے بعض اسے خود سے بھی افضل گرداننے لگے تھے) ہم نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس کا نام اور اس کی صفات بیان کرکے اس کا تعارف کرایا۔ ایک دفعہ ہم اس کا ذکر کر رہے تھے کہ وہ شخص آ گیا۔ ہم نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) وہ شخص یہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک تم جس شخص کی خبریں دیتے تھے یقیناً اس کے چہرے پر شیطانی رنگ ہے سو وہ شخص قریب آیا یہاں تک کہ ان کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا اور اس نے سلام بھی نہیں کیا۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے فرمایا: میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں (کہ سچ بتانا) جب تو مجلس کے پاس کھڑا تھا تو نے اپنے دل میں یہ نہیں کہا تھا کہ ان لوگوں میں مجھ سے افضل یا مجھ سے زیادہ برگزیدہ شخص کوئی نہیں؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! ہاں (میں نے کہا تھا)۔ پھر وہ (مسجد میں) داخل ہوا نماز پڑھنے لگا۔ (اور ایک روایت میں ہے کہ پھر وہ شخص مڑا مسجد کے صحن میں آیا، نماز کی تیاری کی، ٹانگیں سیدھی کیں اور نماز پڑھنے لگا) تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو کون قتل کرے گا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں کروں گا سو وہ اس کے پاس گئے تو اسے نماز پڑھتے ہوئے پایا کہنے لگے۔ سبحان اللہ میں نماز پڑھتے شخص کو (کیسے) قتل کروں؟ جبکہ حضور نبی اکرم ﷺ نے نمازیوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے تو وہ (اسے قتل کئے بغیر) باہر نکل گئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو نے کیا کیا؟ عرض کیا: میں نے اس حالت میں کہ وہ نماز پڑھ رہا تھا اسے قتل کرنا ناپسند کیا جبکہ آپ ﷺ نے نمازیوں کو قتل کرنے سے منع کیا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو کون قتل کرے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں کروں گا سو وہ اس کے پاس گئے تو اسے اللہ ﷻ کی بارگاہ میں چہرہ جھکائے دیکھا۔ حضرت عمر نے کہا: حضرت ابوبکر مجھ سے افضل ہیں لہٰذا وہ بھی (اسے قتل کئے بغیر) باہر نکل گئے۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو نے کیا کیا؟ عرض کیا: میں نے اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سر جھکائے دیکھا تو (اس حالت میں) اسے قتل کرنا نا پسند کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کون اس شخص کو قتل کرے گا؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں کروں گا، آپ ﷺ نے فرمایا: تم ہی اس کے (قتل کے) لئے ہو اگر تم نے اسے پالیا تو (تم ضرور اسے قتل کرلو گے) راوی نے بیان کیا کہ وہ اندر اس کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ چلا گیا تھا وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس لوٹ آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے کیا کیا؟ حضرت علی نے عرض کیا: میں نے دیکھا تو وہ چلا گیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ قتل کر دیا جاتا تو میری امت میں دو آدمیوں میں بھی کبھی اختلاف نہ ہوتا وہ (فتنہ میں) ان کا اول و آخر تھا۔ حضرت موسیٰ نے بیان کیا میں نے حضرت محمد بن کعب رضی اللہ عنہ سے سنا: فرماتے ہیں: وہ وہی پستان (کے مشابہ ہاتھ) والا شخص تھا جسے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا۔‘‘

اور ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ شیطان کا پہلا سینگ ہے جو میری امت میں ظاہر ہوگا (یا پہلا سینگ ہے جو میری امت میں ظاہر ہوا) جبکہ اگر تم اسے قتل کر دیتے تو تم میں سے دو آدمیوں میں کبھی اختلاف نہ ہوتا۔ بے شک بنی اسرائیل میں اختلاف سے وہ اکہتر یا بہتر فرقوں میں بٹ گئے اور تم عنقریب اتنے ہی یا اس بھی زیادہ فرقوں میں بٹ جاؤ گے ان میں سے کوئی راہ راست پر نہیں ہوگا سوائے ایک کے، عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ ایک فرقہ کون سا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جماعت (سب سے بڑا گروہ) اس کے علاوہ دوسرے سب آگ میں جائیں گے۔‘‘

۱۰۲/ ۳۴۔ عَنْ طَارِقِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ إِلَى

الحديث رقم ۳۴: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ۵/ ۱۶۱، الرقم: ۸۵۶۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/ ۱۰۷، الرقم: ۸۴۸، وفي فضائل الصحابة، ۲/ ۷۱۴، الرقم: ۱۲۲۴، والخطيب البغدادی في تاريخ بغداد، ۱۴/ ۳۶۲، الرقم: ۷۶۸۹، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ۱/ ۲۵۶، الرقم: ۲۴۷، والمزي في تهذيب الكمال، ۱۳/ ۳۳۸، الرقم: ۲۹۴۸۔

الْخَوَارِجِ فَقَتَلَهُمْ، ثُمَّ قَالَ: انْظُرُوْا فَإِنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّهُ سَيَخْرُجُ قَوْمٌ يَتَكَلَّمُوْنَ بِالْحَقِّ لَا يُجَاوِزُ حَلْقَهُمْ، يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْحَقِّ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ...... الحديث. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت طارق بن زیاد نے بیان کیا کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خوارج کی طرف (ان سے جنگ کے لیے) نکلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں قتل کیا پھر فرمایا: دیکھو بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عنقریب ایسے لوگ نکلیں گے کہ حق کی بات کریں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ حق سے یوں نکل جائیں گے جیسے کہ تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔''

١٠٣ / ٣٥۔ عَنْ مِقْسَمٍ أَبِي الْقَاسِمِ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوفَلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما ...... فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَ فِيْهِ: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَإِنَّهُ سَيَكُوْنُ لَهُ شِيَعَةٌ يَتَعَمَّقُوْنَ فِي الدِّيْنِ حَتَّى يَخْرُجُوْا مِنْهُ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ...... وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيْثِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

وَقَالَ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ: إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ وَرِجَالُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

''عبداللہ بن حارث بن نوفل مولی مقسم ابوالقاسم رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عنقریب اس کا ایک گروہ ہوگا جو دین سے (ظاہراً) بہت گہری وابستگی رکھنے والے نظر آئیں گے مگر دین سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے...... پھر مکمل حدیث ذکر کی۔''

الحديث رقم ٣٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٢١٩، الرقم: ٧٠٣٨، وابن أبي عاصم في السنة ٢/ ٤٥٣۔ ٤٥٤، الرقم: ٩٢٩۔ ٩٣٠، وعبد الله بن أحمد في السنة، ٢/ ٦٣١، الرقم: ١٥٠٤، وابن تيمية في الصارم المسلول، ١/ ٢٣٧، والعسقلاني في فتح الباري، ١٢/ ٢٩٢، والطبرى في تاريخ الأمم والملوك، ٢/ ١٧٦۔

١٠٤ / ٣٦۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سَيَخْرُجُ أَقْوَامٌ مِنْ أُمَّتِي يَشْرَبُوْنَ الْقُرْآنَ كَشُرْبِهِمُ اللَّبَنَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ كَمَا قَالَ الْهَيْثَمِيُّ وَالْمَنَاوِيُّ.

’’حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عنقریب میری امت میں سے ایسے لوگ نکلیں گے جو قرآن کو یوں (غٹ غٹ) پڑھیں گے گویا وہ دودھ پی رہے ہیں۔‘‘

١٠٥ / ٣٧۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ: اقْتُلُوْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح (مکہ) کے سال رسول

الحديث رقم ٣٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٧/ ٢٩٧، الرقم: ٨٢١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/ ٢٢٩، والمناوي في فيض القدير، ٤/ ١١٨۔

الحديث رقم ٣٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الحج، باب: دخول الحرم ومكة بغير إحرام، ٢/ ٦٥٥، الرقم: ١٧٤٩، وفي كتاب: الجهاد والسير، ٣/ ١١٠٧، الرقم: ٢٨٧٩، وفي كتاب: المغازي، باب: أين ركز النبي ﷺ الرأية يوم الفتح، ٤/ ١٥٦١، الرقم: ٤٠٣٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: الحج، باب: جواز دخول مكة بغير إحرام، ٢/ ٩٨٩، الرقم: ١٣٥٧، والترمذي في السنن، كتاب: الجهاد عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في المغفر، وقال: هذا حديث حسن صحيح، ٤/ ٢٠٢، الرقم: ١٦٩٣، وأبوداود في السنن، كتاب: الجهاد، باب: قتل الأسير ولايعرض عليه الإسلام، ٣/ ٦٠، الرقم: ٢٦٨٥، والنسائي في السنن، كتاب: مناسك الحج، باب: دخول مكة بغير إحرام، ٥/ ٢٠٠، الرقم: ٢٨٦٧، وفي السنن الكبرى، ٢/ ٣٨٢، الرقم: ٣٨٥٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ١٨٥، ٢٣١-٢٣٢، الرقم: ١٢٩٥٥، ١٣٤٣٧، ١٣٤٦١، ١٣٥٤٢، وابن حبان في الصحيح، ٩/ ٣٧، الرقم: ٣٧٢١، والطحاوى في شرح معاني الآثار، ٢/ ٢٥٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/ ٢٩، الرقم: ٩٠٣٤۔

اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر لوہے کا خود تھا جب آپ ﷺ نے اسے اتارا تو ایک شخص نے آ کر عرض کیا: (یا رسول اللہ! آپ کا گستاخ) ابنِ خطل (جان بچانے کے لئے) کعبہ کے پردوں سے لٹکا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے (وہاں بھی) قتل کر دو۔‘‘

١٠٦ / ٣٨۔ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بِلْقِيْنَ: أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَسُبُّ النَّبِيَّ ﷺ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ يَكْفِيْنِي عَدُوِّي؟ فَخَرَجَ إِلَيْهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ ﷺ فَقَتَلَهَا. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’عروہ بن محمد نے بلقین کے کسی شخص سے روایت کی کہ ایک عورت حضور نبی اکرم ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے دشمن سے میرا بدلہ کون لے گا؟ تو حضرت خالد بن ولید ﷺ اس کی طرف گئے اور اسے قتل کر دیا۔‘‘

١٠٧ / ٣٩۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شَتَمَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ يَكْفِيْنِي عَدُوِّي؟ فَقَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، فَبَارَزَهُ، فَقَتَلَهُ، فَأَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سَلَبَهُ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مشرک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کو گالیاں دیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کون میرے دشمن سے بدلہ لے گا؟ حضرت زبیر ﷺ نے عرض کیا: میں پھر میدان میں نکل کر اسے قتل کر دیا، حضور نبی اکرم ﷺ نے مقتول کے جسم کا سامان حضرت زبیر ﷺ کو دے دیا۔‘‘

الحديث رقم ٣٨: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٥/ ٣٠٧، الرقم: ٩٧٠٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/ ٢٠٢، وابن تيمية في الصارم المسلول، ١/ ١٤٠۔

الحديث رقم ٣٩: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٥/ ٢٣٧، ٣٠٧، الرقم: ٩٤٧٧، ٩٧٠٤، وأبونعيم في حلية الأولياء، ٨/ ٤٥، وابن تيمية في الصارم المسلول، ١/ ١٥٤۔

١٠٨ / ٤٠۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُمَا.

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو (مسلمان) اپنا دین بدل لے (یعنی اس سے پھر جائے) اسے قتل کر دو۔“

١٠٩ / ٤١۔ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ أَبِي حُرَّةٍ أَنَّ عَلِيًّا ﷺ لَمَّا بَعَثَ أَبَا مُوْسَى لإِنْفَاذِ الْحَكُوْمَةِ، اجْتَمَعَ الْخَوَارِجُ فِي مَنْزِلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَهَبِ الرَّاسِبِيِّ مِنْ رُؤُوْسِ الْخَوَارِجِ، فَخَطَبَهُمْ خُطْبَةً بَلِيْغَةً زَهَّدَهُمْ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا وَرَغَّبَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَالْجَنَّةِ وَحَثَّهُمْ عَلَى الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ ثُمَّ قَالَ: فَاخْرُجُوْا بِنَا إِخْوَانِنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا إِلَى جَانِبِ هَذَا السَّوَادِ إِلَى بَعْضِ كُوَرِ الْجِبَالِ أَوْ بَعْضِ هَذِهِ الْمَدَائِنِ مُنْكِرِيْنَ لِهَذِهِ الْبِدَعِ الْمُضِلَّةِ......ثُمَّ اجْتَمَعُوْا فِي مَنْزِلِ شُرَيْحِ بْنِ أَوْفَى الْعَبَسِيِّ فَقَالَ ابْنُ وَهَبٍ: اشْخَصُوْا بِنَا إِلَى بَلْدَةٍ نَجْتَمِعُ فِيْهَا لإِنْفَاذِ

الحديث رقم ٤٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: لا يعذب بعذاب الله، ٣/١٠٩٨، الرقم: ٢٨٥٤، والترمذي فى السنن، كتاب: الحدود عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى المرتد، ٤/٥٩، الرقم: ١٤٥٨، وأبوداود فى السنن، كتاب: الحدود، باب: الحكم فيمن ارتد، ٤/١٢٦، الرقم: ٤٣٥١، والنسائى فى السنن، كتاب: تحريم الدم، باب: الحكم فى المرتد، ٧/١٠٣، الرقم: ٤٠٥٩، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الحدود، باب: المرتد عن دينه، ٢/٨٤٨، الرقم: ٢٥٣٥، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١/٣٢٢، الرقم: ٢٩٦٨، وابن حبان فى الصحيح، ١٠/٣٢٧، الرقم: ٤٤٧٥۔

الحديث رقم ٤١: أخرجه ابن جرير الطبرى في تاريخ الأمم والملوك، ٣/١١٥، وابن الأثير في الكامل، ٣/٢١٣۔ ٢١٤، وابن كثير في البداية والنهاية، ٧/٢٨٥۔٢٨٦ وابن الجوزي في المنتظم في تاريخ الملوك والأمم، ٥/١٣٠۔١٣١۔

حُكْمِ اللهِ فَإِنَّكُمْ أَهْلُ الْحَقِّ. رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ وَابْنُ الْأَثِيْرِ وَابْنُ كَثِيْرٍ.

’’عبدالملک نے ابوحرہ سے روایت بیان کی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ (اشعری رضی اللہ عنہ) کو (اپنا گورنر بنا کر) نفاذِ حکومت کے لئے بھیجا تو خوارج (اپنے سردار) عبداللہ بن وھب راسبی کے گھر میں جمع ہوئے اور اس نے انہیں بلیغ خطبہ دیا جس میں اس نے انہیں اس دنیا سے بے رغبتی اور آخرت اور جنت کی رغبت دلائی اور انہیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر ابھارا پھر کہا: ہمارے لئے ضروری ہے ہم پہاڑوں یا دوسرے شہروں کی طرف نکل جائیں تاکہ ان گمراہ کرنے والی بدعتوں سے ہمارا انکار ثابت ہوجائے...... پھر سب شریح بن ابی اوفی عبسی کے گھر جمع ہوئے تو ابن وھب نے کہا: اب کوئی شہر ایسا دیکھنا چاہیے کہ (اسے اپنا مرکز بنا کر) ہم سب اسی میں جمع ہوں اور اللہ تعالیٰ کا حکم جاری کریں کیونکہ اہلِ حق اب تم ہی لوگ ہو۔‘‘

۱۱۰/ ٤٢۔ ذكر ابن الأثير في الكامل: خَرَجَ الْأَشْعَثُ بِالْكِتَابِ يَقْرَؤُهُ عَلَى النَّاسِ حَتَّى مَرَّ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي تَمِيْمٍ فِيْهِمْ عُرْوَةُ بْنِ أُدَيَّةِ أَخُوْ أَبِي بِلَالٍ فَقَرَأَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ عُرْوَةُ: تَحَكَّمُوْنَ فِي أَمْرِ اللهِ الرِّجَالُ؟ لَا حُكْمَ إِلَّا لِلّٰهِ.

’’امام ابن اثیر نے ’’الکامل‘‘ میں بیان کیا: ’’اشعث بن قیس نے اس عہدنامہ کو (جو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ہوا تھا) لے کر ہر ہر قبیلہ میں لوگوں کو سنانا شروع کیا۔ جب قبیلہ بنی تمیم میں پہنچے تو عروہ بن اُدیہ (خارجی) جو ابوبلال کا بھائی تھا بھی ان میں تھا جب اس نے وہ معاہدہ انہیں سنایا تو عروہ (خارجی) کہنے لگا: اللہ تعالیٰ کے امر میں آدمیوں کو حَکم بناتے ہو؟ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حُکم نہیں کرسکتا۔‘‘

۱۱۱/ ٤٣۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى الْخَوَارِجِ بِالنَّهْرِ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ، مِنْ عَبْدِ اللهِ عَلِيٍّ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِلَى زَيْدِ بْنِ حُصَيْنٍ وَ

الحديث رقم ٤٢: أخرجه ابن الأثير في الكامل، ٣/ ١٩٦، وابن الجوزي في المنتظم في تاريخ الملوك والأمم، ٥/ ١٢٣۔

الحديث رقم ٤٣: أخرجه ابن جرير الطبري في تاريخ الأمم والملوك، ٣/ ١١٧، وابن الأثير في الكامل، ٣/ ٢١٦، وابن كثير في البداية والنهاية، ٧/ ٢٨٧، وابن الجوزي في المنتظم، ٥/ ١٣٢۔

عَبْدِ اللهِ بْنِ وَهَبٍ وَ مَنْ مَعَهُمَا مِنَ النَّاسِ. أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ ارْتَضَيْنَا حَكَمَيْنِ قَدْ خَالَفَا كِتَابَ اللهِ وَاتَّبَعَا هَوَاهُمَا بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللهِ فَلَمْ يَعْمَلَا بِالسُّنَّةِ وَلَمْ يُنْفِذَا الْقُرْآنَ حُكْمًا فَبَرِئَ اللهُ مِنْهُمَا وَرَسُوْلُهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ، فَإِذَا بَلَغَكُمْ كِتَابِي هَذَا فَأَقْبِلُوْا إِلَيْنَا فَإِنَّا سَائِرُوْنَ إِلَى عَدُوِّنَا وَ عَدُوِّكُمْ وَ نَحْنُ عَلَى الْأَمْرِ الْأَوَّلِ الَّذِي كُنَّا عَلَيْهِ.

فَكَتَبُوْا (الخوارج) إِلَيْهِ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّكَ لَمْ تَغْضَبْ لِرَبِّكَ وَ إِنَّمَا غَضِبْتَ لِنَفْسِكَ فَإِنْ شَهِدْتَ عَلَى نَفْسِكَ بِالْكُفْرِ وَاسْتَقْبَلْتَ التَّوْبَةَ نَظَرْنَا فِيْمَا بَيْنَنَا وَ بَيْنَكَ وَ إِلَّا فَقَدْ نَبَذْنَاكَ عَلَى سَوَاءٍ، إِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِيْنَ.

فَلَمَّا قَرَأَ كِتَابَهُمْ أَيِسَ مِنْهُمْ وَرَأَى أَنْ يَدَعَهُمْ وَيَمْضِيَ بِالنَّاسِ حَتَّى يَلْقَى أَهْلَ الشَّامِ حَتَّى يَلْقَاهُمْ.

رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ وَابْنُ الْأَثِيْرِ وَابْنُ كَثِيْرٍ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے خوارج کو نہروان سے خط لکھا: ’’اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے: اللہ تعالیٰ کے بندے امیر المؤمنین علی کی طرف سے زید بن حصین اور عبداللہ بن وھب اور ان کے پیروکاروں کے لئے۔ واضح ہو کہ یہ دو شخص جن کے فیصلہ پر ہم راضی ہوئے تھے انہوں نے کتاب اللہ کے خلاف کیا اور اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے بغیر اپنی خواہشات کی پیروی کی۔ جب انہوں نے قرآن وسنت پر عمل نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ اور سب اہل ایمان ان سے بری ہو گئے۔ تم لوگ اس خط کو دیکھتے ہی ہماری طرف چلے آؤ تا کہ ہم اپنے اور تمہارے دشمن کی طرف نکلیں اور ہم اب بھی اپنی اسی پہلی بات پر ہیں۔

اس خط کے جواب میں انہوں نے (یعنی خوارج نے) حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لکھا: ’’واضح ہو کہ اب تمہارا غضب اللہ کے لئے نہیں ہے اس میں نفسانیت شریک ہے اب اگر تم اپنے کفر

پر گواہ ہو جاؤ (یعنی کافر ہونے کا اقرار کرلو) اور نئے سرے سے توبہ کرتے ہو تو دیکھا جائے گا ورنہ ہم نے تمہیں دور کردیا کیونکہ اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔‘‘

سو جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کا جوابی خط پڑھا تو ان کے (ہدایت کی طرف لوٹنے سے) مایوس ہوگئے لہٰذا انہیں ان کے حال پر چھوڑنے کا فیصلہ کرکے اپنے لشکر کے ساتھ اہلِ شام سے جا ملے۔‘‘

۱۱۲ / ۴۴۔ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِيْهِ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ حُدَيْرٍ (الخارجي) نَجَا بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْ حَرْبِ النَّهْرَوَانِ وَبَقِيَ إِلَى أَيَّامِ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ. ثُمَّ أَتَى إِلَى زِيَادِ بْنِ أَبِيْهِ وَمَعَهُ مَوْلًى لَهُ، فَسَأَلَهُ زِيَادُ عَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ، فَقَالَ: كُنْتُ أَوَالِي عُثْمَانَ عَلَى أَحْوَالِهِ فِي خِلَافَتِهِ سِتَّ سِنِيْنَ. ثُمَّ تَبَرَّأْتُ مِنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ لِلْأَحْدَاثِ الَّتِي أَحْدَثَهَا، وَشَهِدَ عَلَيْهِ بِالْكُفْرِ. وَسَأَلَهُ عَنْ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: كُنْتُ أَتَوَلَّاهُ إِلَى أَنْ حَكَّمَ الْحَاكِمِيْنَ، ثُمَّ تَبَرَّأْتُ مِنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ، وَشَهِدَ عَلَيْهِ بِالْكُفْرِ وَسَأَلَهُ عَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ فَسَبَّهُ سَبًّا قَبِيْحًا...... فَأَمَرَ زِيَادُ بِضَرْبِ عُنُقِهِ. رَوَاهُ الشَّهَرَسْتَانِيُّ.

’’زیاد بن امیہ سے مروی ہے کہ عروہ بن حدیر (خارجی) نہروان کی جنگ سے بچ گیا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور تک زندہ رہا پھر وہ زیاد بن ابیہ کے پاس لایا گیا اس کے ساتھ اس کا غلام بھی تھا تو زیاد نے اس سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا حال دریافت کیا؟ اس نے کہا: ابتدا میں چھ سال تک انہیں میں بہت دوست رکھتا تھا پھر جب انہوں نے بدعتیں شروع کیں تو ان سے علیحدہ ہوگیا اس لئے کہ وہ آخر میں (نعوذ باللہ) کافر ہوگئے تھے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حال پوچھا؟ کہا: وہ بھی اوائل میں اچھے تھے جب حکم بنایا (نعوذ باللہ) کافر ہوگئے۔ اس لئے ان سے بھی علیحدہ ہوگیا۔ پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا حال دریافت کیا؟ تو وہ انہیں سخت گالیاں دینے لگا...... پھر زیاد نے اسکی گردن مارنے کا حکم دے دیا۔‘‘

الحديث رقم ٤٤: أخرجه عبدالكريم الشهرستاني في الملل والنحل، ١ / ١٣٧۔

١١٣/ ٤٥۔ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ أَنَّ رَجُـلًا وُلِدَ لَهُ غُـلَامٌ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخَذَ بِبَشَرَةِ وَجْهِهِ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ قَالَ: فَنَبَتَتْ شَعَرَةٌ فِي جَبْهَتِهِ كَهَيْئَةِ الْقَوْسِ وَشَبَّ الْغُـلَامُ فَلَمَّا كَانَ زَمَنَ الْخَوَارِجِ أَحَبَّهُمْ فَسَقَطَتِ الشَّعَرَةُ عَنْ جَبْهَتِهِ فَأَخَذَهُ أَبُوْهُ فَقَيَّدَهُ وَ حَسَبَهُ مَخَافَةَ أَنْ يَلْحَقَ بِهِمْ قَالَ: فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَوَعَظْنَاهُ وَقُلْنَا لَهُ فِيْمَا نَقُوْلُ: أَلَمْ تَرَ أَنَّ بَرَكَةَ دَعْوَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَدْ وَقَعَتْ عَنْ جَبْهَتِكَ فَمَا زِلْنَا بِهِ حَتَّى رَجَعَ عَنْ رَأْيِهِمْ فَرَدَّ اللهُ عَلَيْهِ الشَّعَرَةَ بَعْدُ فِي جَبْهَتِهِ وَتَابَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’ابو طفیل سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں ایک لڑکا پیدا ہوا وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں لایا گیا آپ ﷺ نے اسے اس کے چہرے سے پکڑا اور اسے دعا دی اور اس کا یہ اثر ہوا کہ اس کی پیشانی پر خاص طور پر بال اگے جو تمام بالوں سے ممتاز تھے وہ لڑکا جوان ہوا اور خوارج کا زمانہ آیا تو اسے ان سے محبت ہوگئی (یعنی خوارج کا گرویدہ ہوگیا) اسی وقت وہ بال جو دستِ مبارک کا اثر تھے جھڑ گئے اس کے باپ نے جو یہ حال دیکھا اسے قید کر دیا کہ کہیں ان میں مل نہ جائے۔ ابو طفیل کہتے ہیں کہ ہم لوگ اس کے پاس گئے اور اسے وعظ و نصیحت کی اور کہا دیکھو تم جب ان لوگوں کی طرف مائل ہوئے ہو تو رسول اللہ ﷺ کی دعا کی برکت تمہاری پیشانی سے جاتی رہی غرض جب تک اس شخص نے ان کی رائے سے رجوع نہ کیا ہم اس کے پاس سے ہٹے نہیں۔ پھر جب خوارج کی محبت اس کے دل سے نکل گئی تو اللہ تعالیٰ نے دوبارہ اس کی پیشانی میں وہ مبارک بال لوٹا دیئے پھر تو اس نے ان کے عقائد سے سچی توبہ کر لی۔‘‘

الحديث رقم ٤٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٤٥٦، الرقم: ٢٣٨٥٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/ ٥٥٦، الرقم: ٣٧٩٠٤، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/ ١٧٤، الرقم: ٢٢٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/ ٢٤٣، ١٠/ ٢٧٥، وقال: رواه أحمد والطبراني ورجاله رجال علي ابن زيد وقد وثق، والعسقلاني في الإصابة، ٥/ ٣٥٩، الرقم: ٦٩٧٢۔

١١٤ / ٤٦۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُهْمَانَ قَالَ: كَانَتِ الْخَوَارِجُ قَدْ تَدْعُوْنِي حَتَّى كِدْتُ أَنْ أَدْخُلَ فِيْهِمْ، فَرَأَتْ أُخْتُ أَبِي بِلَالٍ فِي النَّوْمِ أَنَّ أَبَا بِلَالٍ كَلْبٌ أَهْلَبُ أَسْوَدُ عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ. فَقَالَتْ: بِأَبِي أَنْتَ يَا أَبَا بِلَالٍ مَا شَأْنُكَ أَرَاكَ هَكَذَا؟ وَكَانَ أَبُوْ بِلَالٍ مِنْ رُؤُوْسِ الْخَوَارِجِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

''سعید بن جہمان سے مروی ہے بیان کیا کہ خوارج مجھے (اپنی طرف) دعوت دیا کرتے تھے (سو اس سے متاثر ہوکر) قریب تھا کہ میں ان کے ساتھ شامل ہو جاتا کہ ابو بلال کی بہن نے خواب میں دیکھا کہ ابو بلال کالے لمبے بالوں والے کتوں کی شکل میں ہے اس کی آنکھیں بہہ رہی تھیں۔ بیان کیا کہ اس نے کہا: اے ابو بلال میرا باپ آپ پر قربان کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں اس حال میں دیکھ رہی ہوں؟ اس نے کہا ہم لوگ تمہارے بعد دوزخ کے کتے بنا دیئے گئے ہیں وہ ابو بلال خارجیوں کے سرداروں میں سے تھا۔''

١١٥ / ٤٧۔ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ: سَأَلَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي يَرْبُوعٍ، أَوْ مِنْ بَنِي تَمِيْمٍ. عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی الله عنه عَنِ ﴿الذَّارِيَاتِ وَالْمُرْسَلَاتِ وَالنَّازِعَاتِ﴾. أَوْ عَنْ بَعْضِهِنَّ، فَقَالَ عُمَرُ: ضَعْ عَنْ رَأْسِكَ، فَإِذَا لَهُ وَفْرَةٌ، فَقَالَ عُمَرُ رضی الله عنه: أَمَا وَاللهِ لَوْ رَأَيْتُكَ مَحْلُوقًا لَضَرَبْتُ الَّذِي فِيْهِ عَيْنَاكَ، ثُمَّ قَالَ: ثُمَّ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْبَصْرَةِ أَوْ قَالَ إِلَيْنَا. أَنْ لَا تُجَالِسُوْهُ، قَالَ: فَلَوْ جَاءَ وَنَحْنُ مِائَةٌ تَفَرَّقْنَا.

رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ وَغَيْرُهُ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ كَمَا قَالَ ابْنُ تَيْمِيَّةَ.

''حضرت ابو عثمان نہدی بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ بنی یربوع یا بنی تمیم کے ایک آدمی

الحديث رقم ٤٦: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧ / ٥٥٥، الرقم: ٣٧٨٩٥، وعبد الله بن أحمد في السنة، ٢ / ٦٣٤، الرقم: ١٥٠٩.

الحديث رقم ٤٧: أخرجه ابن تيمية في الصارم المسلول، ١ / ١٩٥.

نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ’’الزَّارِيَاتِ وَالْمُرْسَلَاتِ وَالنَّازِعَاتِ‘‘ کے کیا معنی ہیں؟ یا ان میں سے کسی ایک کے بارے میں پوچھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے سر سے کپڑا اتارو، جب دیکھا تو اس کے بال کانوں تک لمبے تھے۔ انہوں نے فرمایا: بخدا! اگر میں تمہیں سر منڈا ہوا پاتا تو تمہارا یہ سر اڑا دیتا جس میں تمہاری آنکھیں دھنسی ہوئی ہیں۔ شعبی کہتے ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل بصرہ کے نام خط لکھا یا کہا کہ ہمیں خط لکھا جس میں تحریر کیا کہ ایسے شخص کے پاس نہ بیٹھا کرو۔ راوی کہتا ہے کہ جب وہ آتا، ہماری تعداد ایک سو بھی ہوتی تو بھی ہم الگ الگ ہو جاتے تھے۔‘‘

۱۱۶ / ۴۸۔ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ: قَالَ: فَبَيْنَمَا عُمَرُ رضی اللہ عنہ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسًا يُغَدِّي النَّاسَ إِذَا جَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَ عِمَامَةٌ فَتَغَدَّى حَتَّى إِذَا فَرَغَ قَالَ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، ﴿وَالذَّارِيَاتِ ذَرْوًا فَالْحَامِلَاتِ وِقْرًا﴾ فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: أَنْتَ هُوَ فَقَامَ إِلَيْهِ وَ حَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ يَجْلِدُهُ حَتَّى سَقَطَتْ عِمَامَتُهُ، فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ، لَوْ وَجَدْتُكَ مَحْلُوْقًا لَضَرَبْتُ رَأْسَكَ. رَوَاهُ اللَّالْكَائِيُّ.

حضرت سائب بن یزید نے بیان کیا کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کے ساتھ بیٹھے دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے اسی اثنا میں ایک شخص آیا اس نے (اعلیٰ قسم کے) کپڑے پہن رکھے تھے اور عمامہ باندھا ہوا تھا تو اس نے بھی دوپہر کا کھانا کھایا جب فارغ ہوا تو کہا: اے امیر المومنین ﴿وَالزَّارِيَاتِ ذَرْوًا فَالْحَامِلَاتِ وِقْرًا﴾ کا کیا معنی ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو وہی (گستاخِ رسول ﷺ) ہے۔ پھر اس کی طرف بڑھے اور اپنے بازو چڑھا کر اسے اتنے کوڑے مارے یہاں تک کہ اس کا عمامہ گر گیا۔ پھر فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر میں تجھے سر منڈا ہوا پاتا تو تیرا سر کاٹ دیتا۔‘‘

۱۱۷ / ۴۹۔ عَنْ أَبِي يَحْيَى قَالَ: سَمِعَ رَجُلًا مِنَ الْخَوَارِجِ وَهُوَ

الحديث رقم ۴۸: أخرجه اللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ۴/ ۶۳۴، الرقم: ۱۱۳۶، والشوكاني في نيل الأوطار، ۱/ ۱۵۵، والعظيم آبادي في عون المعبود، ۱۱/ ۱۶۶، وابن قدامة في المغني، ۱/ ۶۵، ۹/ ۸.

الحديث رقم ۴۹: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۷/ ۵۵۴، الرقم: ۳۷۸۹۱.

يُصَلِّي صَلَاةَ الْفَجْرِ يَقُوْلُ: ﴿وَلَقَدْ أُوْحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبِطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ﴾، [الزمر، ٣٩:٦٥]، قَالَ فَتَرَكَ سُوْرَتَهُ الَّتِي كَانَتْ فِيْهَا قَالَ: وَقَرَأَ ﴿فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللهِ حَقٌّ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ﴾، [الروم، ٣٠:٦٠].

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''ابو یحییٰ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ ایک خارجی نے صبح کی نماز میں یہ آیت پڑھی: ''اور فی الحقیقت آپ کی طرف (یہ) وحی کی گئی ہے اور اُن (پیغمبروں) کی طرف (بھی) جو آپ سے پہلے (مبعوث ہوئے) تھے کہ (اے انسان!) اگر تُو نے شرک کیا تو یقیناً تیرا عمل برباد ہو جائے گا اور تُو ضرور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا۔'' مزید بیان کیا: پھر اس سورت کو چھوڑ کر اس نے دوسری سورت کی یہ آیت پڑھ ڈالی: ''پس آپ صبر کیجئے، بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے، جو لوگ یقین نہیں رکھتے کہیں آپ کو کمزور ہی نہ کر دیں۔'' (خوارج ان آیات قرآنی کو چن چن کر نماز میں پڑھتے تھے جن سے بزعم خویش ان بدبختوں کے معاذ اللہ حضور ﷺ کی تنقیص شان کا کوئی شائبہ پیدا ہوتا تھا۔ (یہ ان کی گستاخانہ سوچ اور بدبختی تھی)۔''

١١٨ / ٥٠. عَنْ أَبِي غَالِبٍ قَالَ: كُنْتُ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقٍ فَجَاءُوا بِسَبْعِيْنَ رَأْسًا مِنْ رُؤُوْسِ الْحُرُوْرِيَّةِ فَنُصِبَتْ عَلَى دُرَجِ الْمَسْجِدِ، فَجَاءَ أَبُوْ أُمَامَةَ رضي الله عنه فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: كِلَابُ جَهَنَّمَ، شَرُّ قَتْلَى قُتِلُوْا تَحْتَ ظِلِّ السَّمَاءِ، وَمَنْ قُتِلُوْا خَيْرُ قَتْلَى تَحْتَ السَّمَاءِ، وَبَكَى فَنَظَرَ إِلَيَّ وَقَالَ: يَا أَبَا غَالِبٍ! إِنَّكَ مِنْ بَلَدِ هَؤُلَاءِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: أَعَاذَكَ، قَالَ: أَظُنُّهُ قَالَ: اللهُ مِنْهُمْ، قَالَ: تَقْرَأُ آلَ عِمْرَانَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ﴿مِنْهُ آيَاتٌ

الحديث رقم ٥٠: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/ ٥٥٤، الرقم: ٣٧٨٩٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/ ١٨٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/ ٢٦٧-٢٦٨، الرقم: ٨٠٣٤-٨٠٣٥، والحارث في المسند، (زوائد الهيثمي)، ٢/ ٧١٦، الرقم: ٧٠٦.

مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَ أُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ، فَأَمَّا الَّذِيْنَ فِي قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيْلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيْلَهُ إِلَّا اللهُ، وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ﴾، [آل عمران، ٣: ٧]، قَالَ: ﴿يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ فَأَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ أَكَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوْا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ﴾[آل عمران، ٣: ١٠٦]، قُلْتُ: يَا أَبَا أُمَامَةَ! إِنِّي رَأَيْتُكَ تُهْرِيْقُ عِبْرَتَكَ قَالَ: نَعَمْ، رَحْمَةٌ لَهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوْا مِنْ أَهْلِ الإِسْلَامِ، قَالَ: افْتَرَقَتْ بَنُو إِسْرَائِيْلَ عَلَى وَاحِدَةٍ وَ سَبْعِيْنَ فِرْقَةً، وَ تَزِيْدُ هَذِهِ الْأُمَّةُ فِرْقَةً وَاحِدَةً، كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ، عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ، وَإِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا، وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ إِلَّا الْبَـلَاغُ، السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ خَيْرٌ مِنْ الْفِرْقَةِ وَالْمَعْصِيَةِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا أُمَامَةَ! أَمِنْ رَأْيِكَ تَقُوْلُ أَمْ شَيءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: إِنِّي إِذًا لَجَرِيءٌ قَالَ: بَلْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَرَّةً وَلَا مَرَّتَيْنِ حَتَّى ذَكَرَ سَبْعًا. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’ابو غالب سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجدِ دِمَشق میں تھا کہ خارجیوں کے ستر سر دمشق میں مسجد کی سیڑھیوں پر نصب کئے گئے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف دیکھ کر کہا کہ یہ جہنم کے کتے ہیں اور زیرِ آسمان تمام مقتولوں سے بدتر ہیں اور ان کے ہاتھوں سے جو شہید ہوئے وہ زیرِ آسمان تمام مقتولوں سے بہتر ہیں یہ کہا اور رو پڑے پھر میری طرف دیکھا اور پوچھا: اے ابو غالب: کیا تو اس شہر سے ہے میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو ان سے محفوظ رکھے انہوں نے کہا کیا تم سورۂ آل عمران پڑھتے ہو؟ میں نے کہا ہاں۔ پھر یہ آیات: ’’جس میں سے کچھ آیتیں محکم (یعنی ظاہراً بھی صاف اور واضح معنی رکھنے والی) ہیں وہی (احکام) کتاب کی بنیاد ہیں اور دوسری آیات متشابہ (یعنی معنی میں کئی احتمال اور اشتباہ رکھنے والی) ہیں، سو وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے اس میں سے

صرف متشابہات کی پیروی کرتے ہیں (فقط) فتنہ پروری کی خواہش کے زیراثر اور اصل مراد کی بجائے من پسند معنی مراد لینے کی غرض سے، اور اس کی اصل مراد کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا، اور علم میں کامل پختگی رکھنے والے۔'' اور فرمایا: ''جس دن کئی چہرے سفید ہوں گے اور کئی چہرے سیاہ ہوں گے، تو جن کے چہرے سیاہ ہو جائیں گے (ان سے کہا جائے گا) کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا؟ تو جو کفر تم کرتے رہے تھے سو اس کے عذاب (کا مزہ) چکھ لو۔'' میں نے کہا ابو امامہ! میں دیکھتا ہوں کہ آپ رو رہے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں۔ ان لوگوں (خارجیوں پر ترس کھاتے ہوئے کیونکہ یہ (قبل از خروج) اہل اسلام میں سے تھے۔ اور کہا: قوم بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں بٹ گئی تھی اور یہ امت ان سے ایک فرقہ بڑھے گی (یعنی بہتر فرقوں میں بٹ جائے گی) اور سواد اعظم (جو سب سے بڑا طبقہ ہے) اس کو چھوڑ کر باقی سارے جہنم میں جائیں گے۔ وہ اس کے جواب دہ ہیں جو ذمہ داری ان پر ڈالی گئی اور تم اس کے جواب دہ ہو جو ذمہ داری تم پر ڈالی گئی اور اگر تم رسول اکرم ﷺ کی فرمانبرداری کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے اور رسول اکرم ﷺ کے ذمہ تو صرف پہنچا دینا ہی ہے اور غور سے (احکامات کو) سننا اور ان کو بجا لانا تفرقہ اور نافرمانی سے بہتر ہے۔ پس (یہ سن کر) ایک شخص نے کہا: اے ابو امامہ! کیا آپ اپنی طرف سے یہ باتیں کہہ رہے ہو یا ان میں سے کچھ آپ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنی ہیں؟ انہوں نے فرمایا: (اگر میں اپنی طرف سے کہوں) تب تو میں بہت بڑی جسارت کرنے والا ہوں نہیں بلکہ میں نے (یہ باتیں) ایک یا دو دفعہ نہیں بلکہ سات بار (حضور نبی اکرم ﷺ سے) سنی ہیں۔''

اَلْبَابُ الثَّالِثُ:

اَلْعِبَادَاتُ وَالْمَنَاسِكُ

﴿عبادات اور مناسک﴾

١. فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ

﴿فضیلتِ نماز کا بیان﴾

٢. فَصْلٌ فِي الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَةِ

﴿فرض نمازوں کا بیان﴾

٣. فَصْلٌ فِي فَضْلِ السُّنَنِ وَالنَّوَافِلِ

﴿فضیلتِ سنن اور نوافل کا بیان﴾

٤. فَصْلٌ فِي صِيَامِ رَمَضَانَ

﴿رمضان المبارک کے روزوں کا بیان﴾

٥. فَصْلٌ فِي صِيَامِ التَّطَوُّعِ

﴿نفلی روزوں کا بیان﴾

٦. فَصْلٌ فِي فَضْلِ قِيَامِ رَمَضَانَ

﴿فضیلتِ قیامِ رمضان کا بیان﴾

٧. فَصْلٌ فِي فَضْلِ الاعْتِكَافِ

﴿فضیلتِ اعتکاف کا بیان﴾

٨. فَصْلٌ فِي الصَّدَقَةِ وَالزَّكَاةِ

﴿صدقہ اور زکوٰۃ کا بیان﴾

۹. فَصْلٌ فِي الصَّدَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ وَالْأَقَارِبِ

﴿اعزاء و اقرباء پر صدقہ کرنے کا بیان﴾

۱۰. فَصْلٌ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

﴿حج اور عمرہ کا بیان﴾

۱۱. فَصْلٌ فِي فَضَائِلِ مَكَّةَ الْمُكَرَّمَةِ

﴿فضائلِ مکہ مکرمہ کا بیان﴾

۱۲. فَصْلٌ فِي فَضَائِلِ الْمَدِيْنَةِ الْمُنَوَّرَةِ

﴿فضائلِ مدینہ منورہ کا بیان﴾

فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ

﴿فضیلتِ نماز کا بیان﴾

١١٩ / ١۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: فَرَضَ اللهُ ﷻ عَلَى أُمَّتِي خَمْسِيْنَ صَلَاةً، فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ، حَتَّى مَرَرْتُ عَلَى مُوْسَى، فَقَالَ: مَا فَرَضَ اللهُ لَكَ عَلَى أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: فَرَضَ خَمْسِيْنَ صَلَاةً، قَالَ: فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ، فَرَاجَعَنِي فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوْسَى، قُلْتُ: وَضَعَ شَطْرَهَا، فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ، فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ، فَرَاجَعْتُهُ، فَقَالَ: هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُوْنَ، لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوْسَى، فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ، فَقُلْتُ: اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتَّى انْتَهَى بِي إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِي مَا هِيَ، ثُمَّ أُدْخِلْتُ

الحديث رقم ١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: كيف فرضت الصلوة في الإسراء، ١/ ١٣٦، الرقم: ٣٤٢، وفي كتاب: الأنبياء، باب: ذكر إدريس وهو جد أبي نوح ويقال جد نوح عليهما السلام، ٣/ ١٢١٧، الرقم: ٣١٦٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الإسراء برسول الله ﷺ إلى السماوات وفرض الصلوات، ١/ ١٤٨، الرقم: ١٦٣، والنسائي في السنن، كتاب: الصلاة، باب: فرض الصلاة، ١/ ٢٢١، الرقم: ٤٤٩، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ماجاء في فرض الصلوات الخمس والمحافظة عليها، ١/ ٤٤٨، الرقم: ١٣٩٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ١٤٣، الرقم: ٢١٣٢٦، وابن حبان في الصحيح، ١٦/ ٤٢١، الرقم: ٧٤٠٦، والبيهقي في السنن الصغرى، ١/ ١٩١، الرقم: ٢٥٧، وابن منده في الإيمان، ٢/ ٧٢١، الرقم: ٧١٤، وأبو عوانة في المسند، ١/ ١١٩، الرقم: ٣٥٤۔

الْجَنَّةَ، فَإِذَا فِيْهَا حَبَائِلُ اللُّؤْلُؤِ، وإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (شبِ معراج) اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں تو میں ان (نمازوں) کے ساتھ واپس آیا یہاں تک کہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر آپ کی امت کے لئے کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے پچاس نمازیں فرض کی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اپنے رب کی طرف واپس جایئے کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی پس انہوں نے مجھے واپس لوٹا دیا (میری درخواست پر) اللہ تعالیٰ نے ان کا ایک حصہ کم کر دیا۔ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف واپس گیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک حصہ کم کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا: اپنے رب کی طرف پھر جایئے کیونکہ آپ کی امت میں ان کی طاقت نہیں ہے پس میں واپس گیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کا ایک حصہ کم کر دیا۔ میں ان کی طرف آیا تو انہوں نے پھر کہا کہ اپنے رب کی طرف جایئے کیونکہ آپ کی امت میں ان کی طاقت بھی نہیں ہے میں واپس لوٹا تو (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: یہ ظاہراً پانچ (نمازیں) ہیں اور (ثواب کے اعتبار سے) پچاس (کے برابر) ہیں میرے نزدیک بات تبدیل نہیں ہوا کرتی۔ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے کہا اپنے رب کی طرف جایئے (اور مزید کمی کے لئے درخواست کریں) میں نے کہا: مجھے اب اپنے رب سے حیا آتی ہے۔ پھر (جبرائیل علیہ السلام) مجھے لے کر چلے یہاں تک کہ سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے جسے مختلف رنگوں نے ڈھانپ رکھا تھا، نہیں معلوم کہ وہ کیا ہیں؟ پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا جس میں موتیوں کے ہار ہیں اور اس کی مٹی مشک ہے۔‘‘

۱۲۰ / ۲۔ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ عَلِمَ أَنَّ الصَّلَاةَ حَقٌّ وَاجِبٌ دَخَلَ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

الحديث رقم ۲: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۱ / ۶۰، الرقم:۴۲۳، والحاکم فی المستدرك، ۱ / ۱۴۴، الرقم:۲۴۳، والبيهقی فی السنن الکبری، ۱ / ۳۵۸، الرقم: ۱۵۶۲، والبزار فی المسند، ۲ / ۸۷، الرقم:۴۳۹، والبيهقی فی شعب الإيمان، ۳ / ۴۰، الرقم:۲۸۰۸، وعبد بن حميد في المسند، ۱ / ۴۷، الرقم: ۴۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱ / ۲۸۸۔

’’حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے یقین کر لیا کہ نماز حق ہے اور (ہم پر) فرض ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔‘‘

۳/۱۲۱۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ: اتَّقُوا اللهَ رَبَّكُمْ وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَ أَدُّوْا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ وَ أَطِيْعُوْا ذَا أَمْرِكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اپنے رب سے ڈرو، اپنی پانچوں نمازیں ادا کرتے رہو اور اپنے مہینے (رمضان) کے روزے رکھا کرو اور اپنے اموال کی زکوٰۃ دیا کرو اور اپنے اولی الامر کی اطاعت کرو تو تم (اس کے صلہ میں) اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔‘‘

۴/۱۲۲۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا أُمَّةَ بَعْدِكُمْ أَلَا فَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَصَلُّوْا

الحديث رقم ۳: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الجمعة عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: منه (۴۳۴)، ۲/۵۱۶، الرقم: ۶۱۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۲۵۱، الرقم: ۲۲۲۱۵، ۲۲۳۱۲، وابن خزيمة في الصحيح، ۴/۱۲، والحاكم في المستدرك، ۱/۵۲، ۵۴۷، الرقم: ۱۹، ۱۴۳۶، وقال: هذا حديث صحيح وسائر رواته متفق عليهم، والطبراني في المعجم الكبير، ۸/۱۵۴، الرقم: ۷۶۶۴، والبيهقي في شعب الإيمان، ۶/۵، الرقم: ۷۳۴۸، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۵/۶۴، الرقم: ۱۶۸۷۔

الحديث رقم ۴: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۸/۱۱۵، الرقم: ۷۵۳۵، وفي مسند الشامين، ۲/۱۶، الرقم: ۸۳۴، وابن أبي عاصم في السنة، ۲/۵۰۵، الرقم: ۱۰۶۱۔

خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَأَدُّوْا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ طِيْبَةً بِهَا أَنْفُسِكُمْ وَأَطِيْعُوْا وُلَاةَ أَمْرِكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

''حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! جان لو کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور نہ ہی تمہارے بعد کوئی اور امت ہے۔ خبردار! صرف اپنے رب کی ہی عبادت کرو، اور اپنی پانچ (فرض) نمازیں ادا کرو، اور اپنے ماہ (رمضان) کے روزے رکھو، دلی رضا مندی کے ساتھ اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے (عادل) حکمرانوں کی اطاعت کرو، تو تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔''

١٢٣ / ٥۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللهُ تَعَالَى عَلَى عِبَادِهِ مَنْ أَحْسَنَ وُضُوْءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَأَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَسُجُوْدَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ غَفَرَلَهُ وَ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: آپ ﷺ نے فرمایا: پانچ نمازیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض قرار دیا ہے جس نے ان نمازوں کو بہترین وضو کے ساتھ ان کے مقررہ اوقات پر ادا کیا اور ان نمازوں کو رکوع، سجود اور کامل خشوع سے ادا کیا تو ایسے شخص سے اللہ تعالیٰ کا

الحديث رقم ٥: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في المحافظة على وقت الصلوات، ١ / ١١٥، الرقم: ٤٢٥، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٥ / ٣١٧، الرقم: ٢٢٧٥٦، والطبرانی في المجعم الأوسط، ٥ / ٥٦، الرقم: ٤٦٥٨، ٩ / ١٢٦، الرقم: ٩٣١٥، والبيهقی فی السنن الكبری، ٣ / ٣٦٦، الرقم: ٦٢٩٢، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ١ / ١٤٨، الرقم: ٥٤٦.

وعدہ ہے کہ اس کی مغفرت فرما دے اور جس نے ایسا نہیں کیا (یعنی نماز ہی نہ پڑھی یا نماز کو اچھی طرح نہ پڑھا) تو ایسے شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ نہیں ہے اگر چاہے تو اس کی مغفرت فرما دے اور چاہے تو اس کو عذاب دے۔‘‘

۱۲۴ / ٦۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَأَخَذَ بِغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ قَالَ: فَجَعَلَ ذٰلِكَ الْوَرَقُ يتهافت قَالَ: فَقَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّ الصَّلَاةَ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللهِ فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوْبُهُ كَمَا يَتَهَافَتُ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرما کے موسم میں جب پتے (درختوں سے) گر رہے تھے باہر نکلے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک درخت کی دو شاخوں کو پکڑ لیا، ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں شاخ سے پتے گرنے لگے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پکارا: اے ابوذر! میں نے عرض کیا: لبیک یا رسول اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمان بندہ جب نماز اس مقصد سے پڑھتا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل ہو جائے تو اس کے گناہ اسی طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح یہ پتے درخت سے جھڑتے جا رہے ہیں۔‘‘

۱۲۵ / ۷۔ عَنِ الْحَسَنِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم: لِلْمُصَلِّي ثَلَاثُ خِصَالٍ تَتَنَاثَرُ الرَّحْمَةُ عَلَيْهِ مِنْ قَدَمِهِ إِلَى عِنَانِ السَّمَاءِ وَتَحُفُّ بِهِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ قَرْنِهِ إِلَى أَعْنَانِ السَّمَاءِ وَيُنَادِي مُنَادٍ لَوْ عَلِمَ الْمُنَاجِي مَنْ يُنَاجِي مَا انْفَتَلَ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

الحديث رقم ٦: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٥/ ١٧٩، الرقم:٢١٥٩٦، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١/ ١٥١، الرقم:٥٦٠، وقال: رواه أحمد بإسناد حسن۔

الحديث رقم ٧: أخرجه عبد الرزاق فى المصنف، ١/ ٤٩، الرقم:١٥٠، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ١/ ١٩٩، الرقم: ١٦٠، والمناوي في فيض القدير، ٥/ ٢٩٢۔

''حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نمازی کے لئے تین خصلتیں ہیں: (ایک) یہ کہ اس کے دونوں قدموں سے لے کر سر تک رحمتِ الٰہی نازل ہوتی رہتی ہے اور دوسرا یہ کہ ملائکہ اسے اس کے دونوں قدموں سے لے کر آسمان تک گھیرے ہوئے رہتے ہیں اور (تیسرا) یہ کہ ندا کرنے والا ندا کرتا رہتا ہے کہ اگر مناجات کرنے والا (یعنی نماز پڑھنے والا) یہ جان لیتا کہ وہ کس سے راز و نیاز کی باتیں کر رہا ہے تو وہ نماز سے کبھی واپس نہ پلٹتا۔''

۱۲۶ / ۸۔ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ وُضُوْئِهِ تَبَسَّمَ، فَقَالَ: هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا ضَحِكْتُ؟ قَالَ: فَقَالَ: تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، كَمَا تَوَضَّأْتُ، ثُمَّ تَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ: هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا ضَحِكْتُ قَالَ: قُلْنَا: اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَتَمَّ وُضُوْءَهُ، ثُمَّ دَخَلَ فِي صَلَاتِهِ فَأَتَمَّ صَلَاتَهُ خَرَجَ مِنْ صَلَاتِهِ كَمَا خَرَجَ مِنْ بَطْنِ أُمِّهِ مِنَ الذُّنُوبِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ.

''حضرت حمران بن اَبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے تو آپ رضی اللہ عنہ نے پانی طلب کیا اور پھر وضو کیا جب آپ وضو سے فارغ ہوئے تو آپ مسکرائے اور پوچھا کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں کس وجہ سے مسکرایا ہوں؟ تو پھر آپ نے خود ہی فرمایا: ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ نے وضو فرمایا جس طرح میں نے وضو کیا ہے اور پھر آپ ﷺ مسکرائے اور پوچھا: کیا تم جانتے ہو کہ میں کس وجہ سے مسکرایا ہوں؟ تو ہم نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب بندہ بڑے اہتمام کے ساتھ وضو مکمل کرتا ہے اور پھر نماز پڑھتا ہے اور نماز کو بھی بڑے اہتمام کے ساتھ مکمل کرتا ہے تو جب وہ نماز سے فارغ ہوتا ہے تو وہ اس طرح گناہوں سے پاک ہوتا

الحديث رقم ۸: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۱ / ۶۱، الرقم:۴۰۳، والبزار في المسند، ۲ / ۸۳، الرقم:۴۳۵، وعبد بن حميد فی المسند، ۱ / ۴۹، الرقم:۵۹، والحسيني في البيان والتعريف، ۱ / ۲۰۹، الرقم: ۵۴۲۔

ہے گویا کہ وہ اپنی ماں کے بطن سے ابھی پیدا ہوا ہے۔‘‘

١٢٧ / ٩۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِه الْعَبْدُ الصَّلَاةُ، فَإِنْ صَلَحَتْ صَلَحَ سَائِرُ عَمَلِهِ، وَ إِنْ فَسَدَتْ فَسَدَ سَائِرُ عَمَلِهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یقیناً پہلی چیز جس کا حساب بندہ سے لیا جائے گا وہ نماز ہے پس اگر نماز درست ہو گی تو بندہ کے جملہ اعمال درست ہوں گے اور اگر نماز درست نہ ہوئی تو دوسرے تمام اعمال بھی درست نہیں ہوں گے۔‘‘

١٢٨ / ١٠۔ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: إِنَّ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي وَخَطَايَاهُ مَوْضُوْعَةٌ عَلَى رَأْسِهِ، فَكُلَّمَا سَجَدَ تَحَاتَتْ فَيَفْرُغُ عَنْهُ، حِيْنَ يَفْرُغُ مِنْ صَلَاتِهِ، وَقَدْ تَحَاتَتْ خَطَايَاهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابوعثمان نہدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک مسلمان نماز پڑھتا ہے اور اس کے گناہ اس کے سر پر دھرے رہتے ہیں پس جس وقت وہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے گناہ جھڑتے چلے جاتے ہیں اور جب وہ نماز سے فارغ

الحديث رقم ٩: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٢ / ٢٤٠، الرقم: ١٨٥٩، والطيالسی في المسند، ١ / ١٠٦، الرقم: ٧٨٨، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٧ / ١٤٥، الرقم: ٢٥٧٩، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ١ / ١٥٠، الرقم: ٥٥١، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١ / ٢٩٢۔

الحديث رقم ١٠: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ٢ / ٢٧٢، الرقم: ١١٥٣، وفي المعجم الكبير، ٦ / ٢٥٠، الرقم: ٦١٢٥، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٣ / ١٤٥، الرقم: ٣١٤٤، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ١ / ١٤٥، الرقم: ٥٣٣، والخطيب البغدادی فی تاريخ بغداد، ١٤ / ٣١٣، الرقم: ٧٦٣٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١ / ٣٠٠۔

ہوتا ہے تو اس کی حالت ایسی ہو جاتی ہے کہ اس کے تمام گناہ اس سے جھڑ چکے ہوتے ہیں۔‘‘

١٢٩ / ١١۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مُرُوْا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ، وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ، وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

وفي رواية: عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عَلِّمُوا الصَّبِيَّ الصَّلَاةَ ابْنَ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُ عَلَيْهَا ابْنَ عَشْرٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی اولاد کو جب وہ سات سال کے ہو جائیں تو نماز کا حکم کیا کرو اور جب وہ دس سال کی عمر کو پہنچ جائیں تو نماز کی پابندی نہ کرنے پر انہیں مارا کرو اور ان کے سونے کی جگہ الگ الگ کر دو۔‘‘

’’اور ایک روایت میں عبدالما لک بن ربیع بن سبرہ بواسطہ اپنے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سات سال کے بچے کو نماز سکھاؤ اور دس سال کے بچے کو نماز (نہ پڑھنے) پر سزا دو۔‘‘

الحديث رقم ١١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الصلاة عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء متى يؤمر الصبي بالصلاة، ٢/ ٢٥٩، الرقم: ٤٠٧، وأبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: متى يؤمر الغلام بالصلاة، ١/ ١٣٣، الرقم: ٤٩٤-٤٩٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ١٨٧، والحاكم في المستدرك، ١/ ٣١١، الرقم: ٧٠٨، والدارقطني في السنن، ١/ ٢٣٠، الرقم: ١-٣، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/ ١٠٢، الرقم: ١٠٠٢، والدارمي في السن، ١/ ٣٩٣، الرقم: ١٤٣١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ٢٢٨- ٢٢٩، الرقم: ٣٠٥٠-٣٠٥٢، وفي شعب الإيمان، ٦/ ٣٩٨، الرقم: ٨٦٥٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٧/ ١١٥، الرقم: ٦٥٤٦۔

فَصْلٌ فِي الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَةِ

﴿فرض نمازوں کا بیان﴾

١٣٠ / ١٢۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ تَعَالَى؟ قَالَ: الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا. قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: بِرُّ الْوَالِدَيْنِ. قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کے ہاں کون سا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا: وقت مقررہ پر نماز ادا کرنا۔ میں نے عرض کیا: پھر کون سا؟ فرمایا: والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنا۔ میں نے عرض کیا: پھر کون سا؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔''

١٣١ / ١٣۔ عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

الحديث رقم ١٢: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: مواقيت الصلاة، باب: فضل الصلاة لوقتها، ١/ ٦٩٧، الرقم: ٥٠٤، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان كون الإيمان بالله تعالى أفضل الأعمال، ١/ ٨٩، الرقم: ٨٥، والترمذي مثله فى السنن، كتاب: الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ما جاء فى الوقت الأول من الفضل، ١/ ٣٢٥، الرقم: ١٧٣، والنسائى فى السنن، كتاب: المواقيت، باب: فضل الصلاة لمواقيتها، ١/ ٢٩٢، الرقم: ٦١١.

الحديث رقم ١٣: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان إسم الكفر على من ترك الصلاة، ١/ ٨٨، الرقم: ٨٢، ولفظه: (بَيْنَ الرَّجُلِ وَ بَيْنَ الشِّرْكِ وَ الْكُفْرِ تَرَكُ الصَّلَاةِ)، والترمذي فى السنن، كتاب: الإيمان عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ما جاء فى ترك الصلاة، ٥/ ١٣، الرقم: ٢٦٢٠، وأبو داود فى السنن، كتاب: السنة، باب: فى ردّ الإرجاء، ٤/ ٢١٩، الرقم ٢: ٤٦٧٨، والنسائى فى السنن، كتاب: الصلاة، باب: الحكم فى تارك الصلاة، ١/ ٢٣١، الرقم: ٤٦٣، وابن ماجه فى السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء فى من ترك الصلاة، ١/ ٣٤٢، الرقم: ١٠٧٨.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسان اور اس کے کفر کے درمیان فرق (صرف) نماز کا چھوڑنا ہے۔''

١٣٢ / ١٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ، وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ، مُكَفِّرَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پانچوں نمازیں اور جمعہ اگلے جمعہ تک اور رمضان اگلے رمضان تک سب درمیانی عرصہ کے لئے گناہوں کا کفارہ ہو جاتے ہیں جبکہ اس دوران انسان کبیرہ گناہوں سے بچا رہے۔''

١٣٣ / ١٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَومٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ، هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيءٌ؟ قَالُوْا: لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيءٌ. قَالَ: فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ

الحديث رقم ١٤: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الطهارة، باب: الصلوات الخمس والجمعة إلى الجمعة ورمضان إلى رمضان مكفرات لما بينهن ما اجتنبت الكبائر، ١/ ٢٠٩، الرقم: ٢٣٣، والترمذي فى السنن، كتاب: الطهارة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فى فضل الصلوات الخمس، ١/ ٤١٨، الرقم: ٢١٤، وابن ماجه في السنن، كتاب: الطهارة وسننها، باب: تحت كل شعرة جنابة، ١/ ١٩٦، الرقم: ٥٩٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٣٥٩، الرقم: ٨٧٠٠، وابن حبان في الصحيح، ٥/ ٢٤، الرقم: ١٧٣٣، والحاكم فى المستدرك، ١/ ٢٠٧، الرقم: ٤١٢۔

الحديث رقم ١٥: أخرجه مسلم فى السنن، كتاب: الساجد، باب: المشي إلى الصلاة تُمحَى به الخطايا وتُرْفَعُ بِهِ الدرجات، ١/ ٤٦٢، الرقم: ٦٦٧، والترمذى فى السنن، كتاب: الأمثال عن رسول الله ﷺ، باب: مثل الصلوات الخمس، ٥/ ١٥١، الرقم: ٢٨٦٨، والنسائى فى السنن، كتاب: الصلاة، باب: فضل الصلوات الخمس، ١/ ٢٣٠، الرقم: ٤٦٢، وابن ماجه فى السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ماجاء في أن الصلاة كفارة، ١/ ٤٤٧، الرقم: ١٣٩٧، والنسائى فى السنن الكبرى، ١/ ١٤٣، الرقم: ٣٢٣، وابن خزيمة فى الصحيح، ←

الْخَمْسِ. يَمْحُو اللهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بتاؤ! اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر ایک دریا ہو جس میں وہ ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرے تو کیا اس (کے بدن) پر کچھ میل باقی رہے گا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اس (کے بدن) پر بالکل میل باقی نہیں رہے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پانچ نمازوں کی مثال بھی ایسی ہے، اللہ تعالیٰ ان کے سبب (بندے کے سارے) گناہ مٹا دیتا ہے۔''

۱۳۴/ ۱۶۔ عَنْ بُرَيْدَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: اَلْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

وفي رواية: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيْقٍ الْعُقَيْلِيِّ، قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ

------ ۱/ ۱٦۰، الرقم: ۳۱۰، وابن حبان فی الصحیح، ٥/ ۱٤، الرقم: ۱۷۲٦، والدارمی فی السنن، کتاب: الصلاۃ، باب: فی فضل الصلوات، ۱/ ۲۸۳، الرقم: ۱۱۸۲۔۱۱۸۳، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۱/ ۷۱، الرقم: ٥۱۸، ۸۹۱۱۔

الحدیث رقم ۱٦: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الإیمان عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، باب: ماجاء فی ترک الصّلاۃ، ٥/ ۱۳، الرقم: ۲٦۲۱۔۲٦۲۲، والنسائی فی السنن، کتاب: الصلاۃ، باب: الحکم فی تارک الصلاۃ، ۱/ ۲۳۱، الرقم: ٤٦۳، وابن ماجه فی السنن، کتاب: إقامة الصلاۃ والسنة فیها، باب: ماجاء فی من ترک الصلاۃ، ۱/ ۳٤۲، الرقم: ۱۰۷۹، والحاکم فی المستدرک، ۱/ ٤۸، الرقم: ۱۱، وقال الحاکمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، والدار قطنی فی السنن، ۲/ ٥۲، الرقم: ۲، وابن حبان فی الصحیح، ٤/ ۳۰٥، الرقم: ۱٤٥٤، والنسائی فی السنن الکبری، ۱/ ۱٤٥، الرقم: ۳۲۹، وابن أبی شیبة فی المصنف، ٦/ ۱٦۷، الرقم: ۳۰۳۹٦، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٥/ ۳٤٦، الرقم: ۲۲۹۸۷، ۲۳۰٥۷، والبیهقی فی السنن الکبری، ۳/ ۳٦٦، الرقم: ٦۲۹۱، وفی شعب الإیمان، ۱/ ۷۲، الرقم: ٤۳، ۲۷۹٥۔

مُحَمَّدٍ ﷺ: لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْأَعْمَالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ، غَيْرَ الصَّلَاةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہمارے اور ان (کافروں) کے درمیان عہد نماز ہی ہے، جس نے اسے چھوڑا اس نے کفر کیا۔

’’اور عبد اللہ بن شقیق عقیلی سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز کے سوا کسی دوسرے عمل کے ترک کو کفر نہیں جانتے تھے۔‘‘

۱۳۵ / ۱۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ، فَإِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ، وَإِنْ فَسَدَتْ، فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ، فَإِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَتِهِ شَيْءٌ، قَالَ الرَّبُّ عزوجل: انْظُرُوْا، هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ؟ فَيُكَمَّلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ، ثُمَّ يَكُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلَى ذٰلِكَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا:

الحديث رقم ۱۷: أخرجه الترمذي فی السنن، كتاب: الصلاة عن رسول الله ﷺ، باب: ملجاء أَنَّ أَوَّلَ ما يُحَاسَبُ به العبد يوم القيامة الصلاة، ۲/ ۲۶۹، الرقم: ۴۱۳، والنسائی فی السنن، كتاب: الصلاة، باب: المحاسبة على الصلاة، ۱/ ۲۳۲، الرقم: ۴۶۵۔۴۶۷، وابن ماجه فی السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في أول ما يحاسب به العبد الصلاة، ۱/ ۴۵۸، الرقم:۱۴۲۵، والدارمی فی السنن، ۱/ ۳۶۱، الرقم:۱۳۵۵، وابن أبی شيبة فی المصنف، ۷/ ۲۷۶، الرقم: ۳۶۰۴۷، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۲/ ۲۴۰، الرقم: ۱۸۵۹، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲/ ۴۲۵، الرقم: ۹۴۹۰، وأبويعلی فی المسند، ۱۱/ ۹۶، الرقم: ۶۲۲۵، والطيالسی فی المسند، ۱/ ۳۲۳، الرقم: ۲۴۶۸، والبيهقی فی شعب الإيمان، ۳/ ۱۸۲، الرقم: ۳۲۸۶، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ۱/ ۲۰۲، الرقم: ۷۶۷۔

قیامت کے دن بندے سے (سب سے) پہلے جس عمل کا حساب ہوگا وہ نماز ہے، اگر یہ صحیح ہوا تو وہ کامیاب ہوا اور نجات پا گیا اور اگر یہ ٹھیک نہ ہوا تو بندہ ناکام ہوا اور اس نے نقصان اٹھایا پھر اگر فرض نماز میں کچھ کمی رہ گئی تو اﷲ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میرے بندے کے پاس کوئی نفل ہے؟ پھر اس سے فرض کی کمی پوری کی جائے گی، پھر تمام اعمال کا اسی طرح حساب کتاب ہوگا (یعنی فرض اعمال کے نہ ہونے کی صورت میں نوافل سے کمی پوری کی جائے گی)۔‘‘

١٣٦ / ١٨۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ، ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ: أَنَّهُ يَجِدُ عَرْقًا سَمِيْنًا، أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ، لَشَهِدَ الْعِشَاءَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا اللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قسم اس

الحديث رقم ١٨: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الجماعة والإمامة، باب: وجوب صلاة الجماعة، ١ / ٢٣١، الرقم: ٦١٨، وفى باب: فضل العشاء فى الجماعة، ١ / ٢٣٤، الرقم: ٦٢٦، وفى كتاب: الخصومات، باب: إخراج أهل المعاصي والخُصُوم من البيوت بعد المعرفة، ٢ / ٨٥٢، الرقم: ٢٢٨٨، وفى كتاب: الأحكام، باب: إخراج الخُصُوم وأهل الرِّيَبِ من البيوت بعد المعرفة، ٦ / ٢٦٤٠، الرقم: ٦٧٩٧، ومسلم فى الصحيح، كتاب: المساجد، باب: فضل صلاة الجماعة، وبيان التشديد فى التخلف عنها، ١ / ٤٥١، الرقم: ٦٥١، وأبو داود فى السنن، كتاب: الصلاة، باب: التشديد فى ترك الجماعة، ١ / ١٥٠، الرقم: ٥٤٨-٥٤٩، وابن ماجه فى السنن، كتاب: المساجد والجماعات، باب: التغليظ فى التخلف عن الجماعة، ١ / ٢٥٩، الرقم: ٧٩١، وابن خزيمة فى الصحيح، ٢ / ٣٧٠، الرقم: ١٤٨٤، وابن أبى شيبة فى المصنف، ١ / ٢٩٢، الرقم: ٣٣٥١، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٣ / ٥٥، الرقم: ٢٨٥٣، وأبوعوانة فى المسند، ١ / ٣٥١، الرقم: ١٢٥٧، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١ / ١٦٣، الرقم: ٦٠٢۔

ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! میں نے ارادہ کیا کہ لکڑیاں اکھٹی کرنے کا حکم دوں، پھر نماز کا حکم دوں تو اس کے لئے اذان کہی جائے۔ پھر ایک آدمی کو حکم دوں کہ لوگوں کی امامت کرے پھر ایسے لوگوں کی طرف نکل جاؤں (جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے) اور ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر ان میں سے کوئی جانتا کہ اسے گوشت پر ہڈی یا دو عمدہ کھریاں (پائے) ملیں گی تو ضرور نماز عشاء میں شامل ہوتا۔‘‘

١٣٧ / ١٩۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: صَـلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَـلَاةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ بِضْعًا وَعِشْرِيْنَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: با جماعت نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے پر ستائیس درجے فضیلت رکھتا ہے۔‘‘

١٣٨ / ٢٠۔ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

الحديث رقم ١٩: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الجماعة والإمامة، باب: فضل صلاة الجماعة، ١ / ٢٣١، الرقم: ٦١٩، ٦٢١، ومسلم فی الصحيح، كتاب: المساجد، باب: فضل صلاة الجماعة وبيان التشديد فی التخلف عنها، ١ / ٤٥٠، الرقم: ٦٥٠، والترمذی فی السنن، كتاب: الصلاة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی فضل الجماعة، ١ / ٤٢٠، الرقم: ٢١٥، والنسائی فی السنن، كتاب: الإمامة، باب: فضل الجماعة، ٢ / ١٠٣، الرقم: ٨٣٧، وفی السنن الكبری، ١ / ٢٩٤، الرقم: ٩١١، ومالك فی الموطأ، كتاب: الصلاة، باب: فضل صلاة الجماعة علی صلاة الفذ، ١ / ١٢٩، الرقم: ٢٨٨، وابن حبان فی الصحيح، ٥ / ٤٠١، الرقم: ٢٠٥٢، والشافعی فی المسند، ١ / ٥٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ٦٥، الرقم: ٥٩٢١،٥٣٣٢، والبيهقی فی السنن الكبری، ٣ / ٥٩، الرقم: ٤٧٣٤، وفی شعب الإيمان، ٣ / ٤٧، الرقم: ٢٨٢٦، والعسقلانی فی سلسلة الذهب، ١ / ٤٤، الرقم: ٩، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ١ / ١٥٨، الرقم: ٥٨٦.

الحديث رقم ٢٠: أخرجه أبوداود فی السنن، كتاب: الصلاة، باب: في المحافظة علی وقت الصلاة، ١ / ١١٧، الرقم: ٤٣٠، وابن ماجه فی السنن، كتاب: إقامة ←

قَالَ اللّٰهُ ﷻ: افْتَرَضْتُ عَلَى أُمَّتِكَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ. وَعَهِدْتُ عِنْدِي عَهْدًا أَنَّهُ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهِنَّ لِوَقْتِهِنَّ أَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ. وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهِنَّ، فَلَا عَهْدَ لَهُ عِنْدِي. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت ابو قتادہ بن ربعی ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے آپ کی امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور میں نے اپنے یہاں پکا وعدہ کر رکھا ہے کہ جو ان کے اوقات کے ساتھ ان کی پابندی کرے گا اسے جنت میں داخل کروں گا اور جو ان کی پابندی نہیں کرے گا تو اس کے ساتھ میرا کوئی عہد نہیں (کہ اسے سزا دوں یا بخش دوں)۔''

...... الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء فی فرض الصلوات الخمس والمحافظة عليها، ۱/ ۴۵۰، الرقم: ۱۴۰۳، والمقدسی فی الأحاديث المختارة، ۸/ ۳۰۵، الرقم: ۳۶۸، والطيالسی فی المسند، ۱/ ۷۸، الرقم: ۵۷۳، والديلمی فی مسند الفردوس، ۳/ ۱۶۶، الرقم: ۴۴۴۰، والمروزی فی تعظيم قدرة الصلاة، ۲/ ۹۷۰، الرقم: ۱۰۵۴، والمقريزی فی مختصر كتاب الوتر، ۱/ ۳۱، الرقم: ۱۳۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ السُّنَنِ وَالنَّوَافِلِ

﴿ فضیلتِ سنن اور نوافل کا بیان ﴾

فَضْلُ صَلَاةِ السُّنَنِ

١٣٩ / ٢١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا، فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي، يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ: كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وإِنْ سَأَلَنِي، لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي، لَأُعِيذَنَّهُ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے میں اُس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں اور میرا بندہ ایسی کسی چیز کے ذریعے میرا قرب نہیں پاتا جو مجھے فرائض سے زیادہ محبوب ہو اور میرا بندہ نفلی عبادات کے ذریعے برابر میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اسے ضرور عطا کرتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ مانگتا ہے تو میں ضرور اسے پناہ دیتا

الحديث رقم ٢١: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: التواضع، ٥/ ٢٣٨٤، الرقم: ٦١٣٧، وابن حبان فی الصحيح، ٢/ ٥٨، الرقم: ٣٤٧، والبيهقی فی السنن الكبرى، ١٠/ ٢١٩، وفی كتاب الزهد الكبير، ٢/ ٢٦٩، الرقم: ٦٩٦.

ہوں۔ میں نے جو کام کرنا ہوتا ہے اس میں کبھی اس طرح متردد نہیں ہوتا جیسے بندۂ مومن کی جان لینے میں ہوتا ہوں۔ اسے موت پسند نہیں اور مجھے اس کی تکلیف پسند نہیں۔‘‘

۱۴۰ / ۲۲۔ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبِ الْأَسْلَمِيِّ رضی الله عنه قَالَ: كُنْتُ أَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوْئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِي: سَلْ، فَقُلْتُ: أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ: أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ قُلْتُ: هُوَ ذَاكَ، قَالَ: فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ.

’’حضرت ربیع بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں رات کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں رہا کرتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے استنجاء اور وضو کے لئے پانی لاتا ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ’’مانگ کیا مانگتا ہے‘‘ میں نے عرض کیا: میں آپ سے جنت کی رفاقت مانگتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کے علاوہ ’’اور کچھ‘‘ میں نے کہا مجھے یہی کافی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو پھر کثرتِ سجود سے اپنے معاملے میں میری مدد کرو۔‘‘

۱۴۱ / ۲۳۔ عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم أَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَي

الحديث رقم ۲۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: فضل السجود والحث عليه، ۱/ ۳۵۳، الرقم: ۴۸۹، وأبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: وقت قيام النبي صلی الله عليه وآله وسلم من الليل، ۲/ ۳۵، الرقم: ۱۳۲۰، والنسائي في السنن، كتاب: التطبيق، باب: فضل السجود، ۲/ ۲۲۷، الرقم: ۱۱۳۸، وفي السنن الكبرى، ۱/۲۴۲، الرقم: ۷۲۴، وأحمد بن حنبل فى المسند، ۴/۵۹، والطبراني في المعجم الكبير، ۵/ ۵۶، الرقم: ۴۵۷۰، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲/ ۴۸۶، الرقم: ۴۳۴۴، والمنذري فى الترغيب والترهيب، ۱/ ۱۵۲، الرقم: ۵۶۴۔

الحديث رقم ۲۳: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: فضل السنن الراتبة قبل الفرائض وبعد هن وبيان عددهن، ۱/۵۰۳ الرقم: ۷۲۸، وأبوداود فى السنن، كتاب: الصلاة، باب: تفريع أبواب التطوع وركعات السنة، ۲/۱۸، الرقم: ۱۲۵۰، والنسائى فى السنن، كتاب: قيام الليل وتطوع النهار، باب: الاختلاف على إسماعيل بن أبى خالد، ۳/۲۶۴، الرقم: ۱۸۰۸، ←

عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا، غَيْرَ فَرِيْضَةٍ، إِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ. أَوْ إِلَّا بُنِي لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ.

''ام المومنین حضرت امّ حبیبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو بھی مسلمان اللہ تعالیٰ کے لئے ہر روز بارہ رکعت نفل فرائض کے علاوہ ادا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنا دیتا ہے یا جنت میں اس کا گھر بنا دیا جاتا ہے۔''

١٤٢ / ٢٤۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَي عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے دن اور رات میں (فرائض کے علاوہ) بارہ رکعات سنتیں ادا کیں تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت

...... وابن ماجه فى السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ماجاء فى ثنتى عشرة ركعة من السنة، ١/٣٦١، الرقم: ١١٤١، وابن خزيمة فى الصحيح، ٢/٢٠٢، الرقم: ١١٨٥، والدارمى فى السنن، ١/٣٩٧، الرقم: ١٤٣٨، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٦/٣٢٧، الرقم: ٢٦٨١٨۔

الحديث رقم ٢٤: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الصلاة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فيمن صلى فى يوم وليلة ثنتي عشرة ركعة من السنة وماله فيه من الفضل، ٢/٢٧٤، الرقم: ٤١٥، ونحوه أبوداود فى السنن، كتاب: الصلاة، باب: تفريع أبواب التطوع وركعات السنة، ٢/١٨، الرقم: ١٢٥١، والنسائى فى السنن، كتاب: الإمامة، باب: الصلاة بعد الظهر، ٢/١١٩، الرقم: ٨٧٣، وابن ملجه فى السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، ١/٣٦١، الرقم: ١١٤٠، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/٥١، الرقم: ٥١٢٧، وابن خزيمة فى الصحيح، ٢/٢٠٤، الرقم: ١١٨٨، والحاكم فى المستدرك بإسنادين، ١/٤٥٦، الرقم: ١١٧٣، وقال: كلا الإسنادين صحيحان۔

میں مکان بنائے گا (اُن سنتوں کی تفصیل یہ ہے) چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں ظہر کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے۔‘‘

١٤٣ / ٢٥۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: صَلُّوْا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ، فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

’’حضرت زید بن ثابت ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ سوائے فرض نماز کے آدمی کی افضل نماز وہ ہے جو وہ اپنے گھر میں پڑھے۔‘‘

فَضْلُ صَلَاةِ التَّهَجُّدِ

١٤٤ / ٢٦۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رضي الله عنها كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ؟ فَقَالَتْ: مَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَزِيْدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً

الحديث رقم ٢٥: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: التهجد، باب: صلاة الليل، ١/٢٥٦، الرقم: ٦٩٨، ومسلم فى الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: استحباب صلاة النافلة فى بيته وجوازها فى المسجد، ١/٥٣٩، الرقم: ٧٨١، وأبوداود فى السنن، كتاب: الصلاة، باب: صلاة الرجل التطوع فى بيته، ١/٢٧٤، الرقم: ١٠٤٤، وابن خزيمة فى الصحيح، ٢/٢١١، الرقم: ١٢٠٣، وابن حبان فى الصحيح، ٦ ٢٣٨، الرقم: ٢٤٩١ والدارمى فى السنن، ١/٣٦٦، الرقم: ١٣٦٦۔

الحديث رقم ٢٦: أخرجه البخاري في كتاب: التهجد، باب: قيام النبي ﷺ بالليل في رمضان وغيره، ١/٣٨٥، الرقم: ١٠٩٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: صلاة الليل وعدد ركعات النبي ﷺ في الليل، ١/٥٠٩، الرقم: ٧٣٨، والترمذي في السنن، كتاب: الصلاة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في وصف صلاة النبي ﷺ بالليل، ٢/٣٠٢، الرقم: ٤٣٩، وقال أبوعيسى: هذا حديث حسن صحيح، وأبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في صلاة اليل، ←

يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَ طُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوْتِرَ؟ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي.
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: رمضان المبارک میں حضور نبی اکرم ﷺ کی نماز کیسی ہوتی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ رمضان المبارک میں اور اس کے علاوہ بھی (نماز تہجد) گیارہ رکعات سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے چار رکعتیں پڑھتے۔ تو ان کے ادا کرنے کی خوبصورتی اور طوالتِ (قیام) کے متعلق کچھ نہ پوچھو۔ پھر تین رکعتیں پڑھتے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! بے شک میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔‘‘

١٤٥ / ٢٧۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عَلَيكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ، فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ، وَهُوَ قُرْبَةٌ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ، وَمَكْفَرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ، وَمَنْهَاةٌ عَنِ الإِثْمِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

...... ٢ / ٤٠، الرقم: ١٣٤١، والنسائي في السنن، كتاب: قيام الليل وتطوع النهار، باب: كيف الوتر بثلاث، ٣ / ٢٣٤، الرقم: ١٦٩٧، وفي السنن الكبرى، ١ / ١٥٩، الرقم: ٣٩٣، ومالك في الموطأ، كتاب: صلاة الليل، باب: صلاة النبي ﷺ في الوتر، ١ / ١٢٠، الرقم: ٢٦٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦ / ٣٦، الرقم: ٢٤١١٩، وابن خزيمة في الصحيح، ١ / ٣٠، الرقم: ٤٩، ٢ / ٢١٧، وابن حبان في الصحيح، ٦ / ١٨٦، الرقم: ٢٤٣٠، وعبد الرزاق في المصنف، باب: صلاة النبي ﷺ من الليل ووتره، ٣ / ٣٨، الرقم: ٤٧١١، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ١ / ٢٨٢۔

الحديث رقم ٢٧: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: فى دعاء النبى ﷺ، ٥ / ٥٥٢، الرقم: ٣٥٤٩، والحاكم فى المستدرك، ١ / ٤٥١، الرقم: ١١٥٦، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٢ / ٥٠٢، الرقم: ٤٤٢٣، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٨ / ٩٢، الرقم: ٧٧٦٦۔

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ أَصَحُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رات کا قیام اپنے اوپر لازم کرلو کہ وہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور تمہارے لیے قربِ خداوندی کا باعث ہے اور برائیوں کو مٹانے والا اور گناہوں سے روکنے والا ہے۔''

۱۴۶ / ۲۸۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رضی الله عنه أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: أَقْرَبُ مَايَكُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الآخِرِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَذْكُرُاللهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا: کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے: اللہ عزوجل اپنے بندے کے سب سے زیادہ نزدیک رات کے آخری حصے میں ہوتا ہے اگر تم اس وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں میں شامل ہو سکتے تو ضرور ہو جاؤ۔''

۱۴۷ / ۲۹۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رضي الله عنها عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: يُحْشَرُ النَّاسُ فِي صَعِيْدٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُنَادِي مُنَادٍ فَيَقُوْلُ أَيْنَ الَّذِيْنَ كَانَتْ تَتَجَافَى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ؟ فَيَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِيْلٌ فَيَدْخُلُوْنَ

الحديث رقم ۲۸: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الدعوات عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: (۱۱۹)، ۵/ ۵۶۹، الرقم: ۳۵۷۹، والنسائی فی السنن، کتاب: المواقيت، باب: النهي عن الصلاة بعد العصر، ۱/ ۲۷۹، الرقم: ۵۷۲، وفی کتاب: التطبيق، باب: أقرب مايکون العبد من الله عزوجل، ۲/ ۲۲۶، الرقم: ۱۱۳۷، وابن خزيمة فی الصحيح، ۲/ ۱۸۲، الرقم: ۱۱۴۷، والحاکم فی المستدرک، ۱/ ۴۵۳، الرقم: ۱۱۶۲، وَقَالَ الحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَالبيهقی فی السنن الکبری، ۳/ ۴، الرقم: ۴۴۳۹، والطبرانی فی مسند الشامين، ۱/ ۳۴۹، الرقم: ۶۰۵، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ۱/ ۲۴۵، الرقم: ۹۳۳۔

الحديث رقم ۲۹: أخرجه البيهقی فی شعب الإيمان، ۳/ ۱۶۹، الرقم: ۳۲۴۴، ۳۶۹۳، ۳۲۴۶، ونحوه الحاکم فی المستدرک، ۲/ ۴۳۳، الرقم: ۳۵۰۸، وابن المبارک فی کتاب الزهد، ۱/ ۱۰۱، الرقم: ۳۵۳، والقرطبی فی الجامع لأحکام القرآن، ۱۴/ ۱۰۲، والطبری فی جامع البيان، ۳۰/ ۱۸۶، وابن کثير فی تفسير القرآن العظيم، ۳/ ۴۶۱۔

الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ إِلَى الْحِسَابِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگ قیامت کے دن ایک میدان میں اکٹھے کئے جائیں گے اور ایک منادی اعلان کرے گا، جن لوگوں کی کروٹیں (اپنے رب کی یاد میں) بستروں پر نہ لگتی تھیں، وہ کہاں ہیں؟ وہ کھڑے ہو جائیں گے، ان کی تعداد بہت کم ہوگی اور وہ جنت میں بغیر حساب و کتاب کے داخل ہوجائیں گے پھر باقی (بچ جانے والے) لوگوں کے حساب وکتاب کا حکم جاری کر دیا جائے گا۔''

فَضْلُ صَلَاةِ الإِشْرَاقِ

١٤٨ / ٣٠۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جوشخص صبح کی نماز با جماعت پڑھ کر طلوع آفتاب تک بیٹھا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہا پھر دو رکعت نماز (اشراق) ادا کی اس کے لیے کامل (ومقبول) حج اور عمرہ کا ثواب ہے۔ حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے لفظ تامۃ یعنی ''کامل'' تین مرتبہ فرمایا۔''

فَضْلُ صَلَاةِ الضُّحَى

١٤٩ / ٣١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ حَافَظَ

الحديث رقم ٣٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الجمعة عن رسول الله ﷺ، باب: ذكر ما يستحب من الجلوس في المسجد بعد صلاة الصبح حتى تطلع الشمس، ٢/ ٤٨١، الرقم: ٥٨٦، والطبراني في مسند الشاميين، ٢/ ٤٢، الرقم: ٨٨٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/ ١٣٨، الرقم: ٩٧٦٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/ ١٧٨، الرقم: ٦٦٧.

الحديث رقم ٣١: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الصلاة عن رسول ﷺ، باب: ←

عَلَى شُفْعَةِ الضُّحَى غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوْبُهُ وَ إِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص چاشت کی دو رکعات کی پابندی کرتا ہے، اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔''

فَضْلُ صَلَاةِ الْأَوَّابِيْنَ

۱۵۰ / ۳۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيْمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْنَ لَهُ بِعِبَادَةِ ثِنْتَي عَشْرَةَ سَنَةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نمازِ مغرب کے بعد چھ نفل اس طرح پڑھے کہ ان کے درمیان کوئی بری بات نہ کرے اس کے لئے یہ نفل بارہ سال کی عبادت کے برابر شمار ہوں گے۔''

...... ماجاء فی صلاة الضحی، ۲ / ۳۴۱، الرقم: ۴۷۶، وابن ماجه فی السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ماجاء فی صلاة الضحی، ۱ / ۴۴۰، الرقم: ۱۳۸۲، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲ / ۴۴۳، الرقم: ۹۷۱۴، وابن راهوية فی المسند، ۱ / ۳۳۸، الرقم: ۳۲۹، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ۱ / ۲۶۴، الرقم: ۹۹۶۔

الحديث رقم ۳۲: أخرجه الترمذي فی السنن، كتاب: الصلاة عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: ماجاء فی فضل التطوع وست ركعات بعد المغرب، ۲ / ۲۹۸، الرقم: ۴۳۵، وابن ماجه فی السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ماجاء في ست ركعات بعد المغرب، ۱ / ۳۶۹، الرقم: ۱۱۶۷، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ۱ / ۲۲۷، الرقم: ۸۶۲۔

فَصْلٌ فِي صِيَامِ رَمَضَانَ

﴿رمضان المبارک کے روزوں کا بیان﴾

۱۵۱ / ۳۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص بحالتِ ایمان ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھتا ہے اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔“

۱۵۲ / ۳٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ. وفي رواية: فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ، وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الحديث رقم ۳۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الصوم، باب: صوم رمضان احتسابا من الإيمان، ۱ / ۲۲، الرقم: ۳۸، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: الترغيب في قيام رمضان وهو التراويح، ۱ / ۵۲۳، الرقم: ۷٦۰، وأبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: فی قيام شهر رمضان، ۲ / ٤۹، الرقم: ۱۳۷۲، والنسائي في السنن، كتاب: الصيام، باب: ثواب من قام رمضان وصامه إيمان واحتسابا، ٤ / ۱۵۷، الرقم: ۲۲۰۳۔ ۲۲۰۵، وابن ماجه في السنن، كتاب: الصيام، باب: ماجاء في فضل شهر رمضان، ۱ / ۵۲٦، الرقم: ۱٦٤۱۔

الحديث رقم ۳٤: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: بدء الخلق، باب: صفة إبليس وجنوده، ۳ / ۱۱۹٤، الرقم: ۳۱۰۳، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الصيام، باب: فضل شهر رمضان، ۲ / ۷۵۸، الرقم: ۱۰۷۹، والنسائى فى السنن، كتاب: الصيام، باب: ذكر الاختلاف على الزهرى فيه، ٤ / ۱۲٦، ۱۲۸، الرقم: ۲۰۹۷، ۲۱۰۱، وأحمد بن حنبل فى المسند، ۲ / ۲۸۱، الرقم: ۷۷٦۸۔

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان شروع ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (اور ایک روایت میں ہے کہ) جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان (زنجیروں میں) جکڑ دیئے جاتے ہیں۔‘‘

١٥٣ / ٣٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: قَالَ اللهُ عزوجل: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ، وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ، فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ: إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ. لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا: إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ، وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بنی آدم کا ہر عمل اسی کے لئے ہے سوائے روزہ کے۔ روزہ صرف میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دیتا ہوں۔ اور روزہ ڈھال ہے اور جس روز تم میں سے کوئی روزہ سے ہو تو نہ فحش کلامی کرے اور نہ جھگڑے اور اگر اسے (روزہ دار کو) کوئی گالی دے یا لڑے تو یہ وہ کہہ دے کہ میں روزہ سے ہوں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ عزوجل کو مشک سے زیادہ پیاری ہے۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں، جن سے اسے فرحت ہوتی ہے: ایک (فرحتِ افطار) جب وہ روزہ افطار کرتا ہے، اور دوسری (فرحتِ دیدار کہ) جب وہ اپنے رب سے ملے گا تو اپنے روزہ کے باعث خوش ہوگا۔‘‘

الحديث رقم ٣٥: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الصوم، باب: هل يقول إنی صائم إذا شتم، ٢ / ٦٧٣، الرقم: ١٨٠٥، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الصيام، باب: فضل الصيام، ٢ / ٨٠٧، الرقم: ١١٥١، والنسائی فی السنن، كتاب: الصيام، باب: ذكر الإختلاف علی أبی بن صالح فی هذا الحديث، ٤ / ٢٢١٧، الرقم: ٢٢١٣-٢٢١٨، والبيهقی فی السنن الكبری، ٤ / ٢٧٠، الرقم: ٨٠٩٤۔

۱۵۴ / ۳۶۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، يُقَالُ: أَيْنَ الصَّائِمُوْنَ؟ فَيَقُوْمُوْنَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، فَإِذَا دَخَلُوْا أُغْلِقَ، فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت سہل بن سعد رضی الله عنه روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریّان کہا جاتا ہے۔ قیامت کے دن روزہ دار اس میں سے داخل ہوں گے اور اُن کے سوا اس دروازہ سے کوئی داخل نہیں ہوگا۔ کہا جائے گا: کہاں ہیں روزہ دار؟ پس وہ کھڑے ہوں گے، ان کے علاوہ اس میں سے کوئی اور داخل نہیں ہو سکے گا۔ جب وہ داخل ہو جائیں گے تو اسے بند کر دیا جائے گا، پھر کوئی اور اس سے داخل نہیں ہو سکے گا۔''

۱۵۵ / ۳۷۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی الله عنه قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مُرْنِي بِعَمَلٍ قَالَ: عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مُرْنِي بِعَمَلٍ، قَالَ: عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

الحديث رقم ٣٦: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: الصوم، باب: الريان للصائمين، ٢ / ٦٧١، الرقم: ١٧٩٧، ومسلم فی الصحیح، کتاب: الصيام، باب: فضل الصيام، ٢ / ٨٠٨، الرقم: ١١٥٢، وابن خزيمة فی الصحیح، ٣ / ١٩٩، والبيهقی فی السنن الکبری، ٤ / ٣٠٥، الرقم: ٨٢٩٤، والطبرانی فی المعجم الکبير، ٦ / ١٩٢، الرقم: ٥٩٧٠.

الحديث رقم ٣٧: أخرجه النسائي في السنن، کتاب: الصيام، باب: في فضل الصائم، ٤ / ١٦٥، الرقم: ٢٢٢٣، وفي السنن الکبری، ٢ / ٩٢، الرقم: ٢٥٣٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥ / ٢٤٨۔ ٢٤٩، الرقم: ٢٢١٩٤۔ ٢٢١٩٥، وابن خزيمة في الصحيح، ٣ / ١٩٤، الرقم: ١٨٩٣، وابن حبان في الصحيح، ٨ / ٢١٣، الرقم: ٣٤٢٦، والحاکم في المستدرک، ١ / ٥٨٢، الرقم: ١٥٣٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣ / ٢٩٧، الرقم: ٣٥٨٧.

''حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی (ایسا) عمل بتائیں (جس سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روزہ رکھو، اس کے برابر کوئی عمل نہیں ہے۔ میں نے (پھر) عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی (اور) عمل (بھی) بتائیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روزہ رکھو اس کے برابر کوئی عمل نہیں ہے۔''

١٥٦ / ٣٨۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: أَتَاكُم رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ اللهُ عزوجل عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ تُفْتَحُ فِيْهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِيْهِ أَبْوَابُ الْجَحِيْمِ وَتُغَلُّ فِيْهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِيْنِ لِلّٰهِ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

وفي رواية للطبراني: **عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: هَذَا رَمَضَانَ قَدْ جَاءَ تُفْتَحُ فِيْهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَتُغْلَقُ أَبْوَابُ النَّارِ وَتُغَلُّ فِيْهِ الشَّيَاطِيْنُ. بُعْدًا لِمَنْ أَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ إِذَا لَمْ يُغْفَرْ لَهُ فِيْهِ فَمَتَى؟**

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس ماہ رمضان آیا۔ یہ مبارک مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کے روزے فرض کیے ہیں۔ اس میں آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور بڑے شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ اس (مہینہ) میں اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی رات (بھی) ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے جو اس کے ثواب سے محروم ہوگیا سو وہ محروم ہو گیا۔''

اور طبرانی کی ایک روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ

الحديث رقم ٣٨: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: الصيام، باب: نكر الاختلاف على معمر فيه، ٤ / ١٤٢، الرقم: ٢١٠٦، وفي السنن الكبرى، ٢ / ٦٦، الرقم: ٢٤١٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢ / ٢٧٠، الرقم: ٨٨٦٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧ / ٣٢٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢ / ٦٠، الرقم: ١٤٩٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣ / ١٤٣.

میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: رمضان المبارک کا مقدس مہینہ آ گیا ہے۔ اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اس میں شیاطین کو (زنجیروں میں) جکڑ دیا جاتا ہے۔ وہ شخص بڑا ہی بدنصیب ہے جس نے رمضان کا مہینہ پایا لیکن اس کی بخشش نہ ہوئی۔ اگر اس کی اس (مغفرت کے) مہینہ میں بھی بخشش نہ ہوئی تو (پھر) کب ہو گی؟''

١٥٧ / ٣٩۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الصِّيَامُ جُنَّةٌ، وَحِصْنٌ حَصِيْنٌ مِنَ النَّارِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وفي رواية: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّمَا الصِّيَامُ جُنَّةٌ يَسْتَجِنُّ بِهَا الْعَبْدُ مِنَ النَّارِ.(١)

رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: روزہ ڈھال ہے اور دوزخ کی آگ سے بچاؤ کے لئے محفوظ قلعہ ہے۔''

''اور ایک روایت میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: روزہ ڈھال ہے اس کے ساتھ بندہ خود کو دوزخ کی آگ سے بچاتا

الحديث رقم ٣٩: أخرجه بن حنبل في المسند، ٢ / ٤٠٢، الرقم: ٩٢١٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣ / ٢٨٩، الرقم: ٣٥٧١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢ / ٥٠، الرقم: ١٤٥١، وقال: إسناده حسن، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ١ / ٢٧١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣ / ١٨٠، وقال: إسناده حسن.

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣ / ٣٩٦، الرقم: ١٥٢٩٩، والبزار عن ابن أبي الوقاص رضي الله عنه، ٦ / ٣٠٩، الرقم: ٢٣٢١، والطبراني في المعجم الكبير، ٩ / ٥٨، الرقم: ٨٣٨٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣ / ٢٩٤، الرقم: ٣٥٨٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢ / ٥٠، الرقم: ١٤٥٢، وقال: إسناد حسن، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ١ / ٢٧١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣ / ١٨٠، وقال: رواه أحمد وإسناده حسن.

ہے۔‘‘

١٥٨ / ٤٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَة ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَقُوْلُ اللهُ تَعَالَى: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ فَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلَّا الصِّيَامَ هُوَ لِي وَ أَنَا أَجْزِي بِهِ إِنَّهُ يَتْرُكُ الطَّعَامَ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي وَيَتْرُكُ الشَّرَابَ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي فَهُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابوہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آدمی کا ہر عمل اس کے لئے ہے اور ہر نیکی کا ثواب دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ہے۔ سوائے روزہ کے کہ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا عطا کرتا ہوں، یقیناً وہ (روزہ دار) کھانا اور شہوت نفسانی کو میری وجہ سے ترک کرتا ہے اور اپنا پینا اور شہوت میری وجہ سے ترک کرتا ہے، پس وہ (روزہ) میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا عطا کرتا ہوں۔‘‘

١٥٩ / ٤١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ، فَأَكَلَ، أَوْ شَرِبَ، فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ، فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللهُ وَسَقَاهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

الحديث رقم ٤٠: أخرجه الدارمي في السنن، ٢ / ٤٠، الرقم:١٧٧٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ٤٤٣، الرقم:٩٧١٢، وابن خزيمة في الصحيح، ٣ / ١٩٧، الرقم:١٨٩٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢ / ٤٧، الرقم:١٤٤٢۔

الحديث رقم ٤١: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الصوم، باب: الصائم إذا أكل أو شرب ناسيا، ٢ / ٦٨٢، الرقم:١٨٣١، وفى كتاب: الأيمان والنذور، باب: إذا حنث ناسيا في الأيمان، ٦ / ٢٤٥٥، الرقم:٦٢٩٢، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الصيام، باب: أكل الناسي وشربه وجماعة لا يفطر، ٢ / ٨٠٩، الرقم:١١٥٥، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الصيام، باب: ماجاء فيمن أفطر ناسيا، ١ / ٥٣٥، الرقم:١٦٧٣، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٤٢٥، الرقم:٩٤٨٥، والنسائى فى السنن الكبرى، ٢ / ٢٤٤، الرقم:٣٢٧٥۔

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص بھول جائے اور کھا پی لے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اسے اللہ تعالیٰ نے ہی تو کھلایا اور پلایا ہے۔‘‘

۱٦۰ / ٤۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ وَ زَكَاةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ. وَقَالَ: الصِّيَامُ نِصْفُ الصَّبْرِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وفِي رواية: صَلُّوْا تَنْجَحُوْا وَزَكُّوْا تُفْلِحُوْا وَصُوْمُوْا تَصِحُّوْا وَسَافِرُوْا تَغْنَمُوْا. رَوَاهُ الرَّبِيْعُ.(۱)

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر ایک چیز کی زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے اور روزہ آدھا صبر ہے۔‘‘

’’اور ایک روایت میں ہے کہ نماز پڑھو نجات پا جاؤ گے اور زکوٰۃ ادا کرو فلاح پا جاؤ گے اور روزے رکھو، صحت و تندرستی پاؤ گے اور سفر کرو غنی ہو جاؤ گے۔‘‘

۱٦۱ / ٤۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ لَمْ يَدَعْ

الحديث رقم ٤۲: أخرجه ابن ماجه فى السنن، كتاب: الصيام، باب: فى الصوم زكاة الجسد، ۱/ ۵۵۵، الرقم: ۱۷٤۵، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٦/ ۱۹۳، الرقم: ۵۹۷۳، والقضاعى فى مسند الشهاب، ۱/ ۱٦۲، الرقم: ۲۲۹، والبيهقى فى شعب الإيمان، ۳/ ۲۹۲، الرقم: ۳۵۷۷، والديلمى فى مسند الفردوس، ۳/ ۳۳۱، الرقم: ٤۹۹٦، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ۲/ ۵۱، الرقم: ۱٤۵۹، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ۳/ ۱۸۲۔

(۱): أخرجه الربيع في المسند، ۱/ ۱۲۲، الرقم: ۲۹۱۔

الحديث رقم ٤۳: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الصوم، باب: من لم يدع قول الزور والعمل به فى الصوم، ۲/ ٦۷۳، الرقم: ۱۸۰٤، وفى كتاب: الأدب، باب: قول الله تعالىٰ: واجتنبوا قول الزور، ۵/ ۲۲۵۱، الرقم: ۵۷۱۰، والترمذى فى السنن، كتاب: الصوم عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى التشديد فى الغيبة للصائم، ۳/ ۸۷، الرقم: ۷۰۷، وقال أبوعيسى: هذا حديث حسن صحيح، وأبوداود فى السنن، ←

قَولَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ ِللهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص (بحالتِ روزہ) جھوٹ بولنا اور اس پر (برے) عمل کرنا ترک نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے۔‘‘

١٦٢ / ٤٤۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: الصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. يَقُوْلُ الصِّيَامُ: أَي رَبِّ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِي فِيْهِ وَيَقُوْلُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيْهِ فَيُشَفَّعَانِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: روزہ اور قرآن قیامت کے روز بندۂ مومن کے لئے شفاعت کریں گے۔ روزہ عرض کرے گا: اے اللہ! دن کے وقت میں نے اس کو کھانے اور شہوت سے روکے رکھا پس اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما اور قرآن کہے گا میں نے رات کو اسے جگائے رکھا پس اس کے حق میں میری

...... كتاب: الصوم، باب: الغيبة للصائم، ٢/ ٣٠٧، الرقم: ٢٣٦٢، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الصيام، باب: ماجاء فى الغيبة والرفث للصائم، ١/ ٥٣٩، الرقم: ١٦٨٩، والنسائى فى السنن الكبرى، ٢/ ٢٣٨، الرقم: ٣٢٤٧، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/ ٤٥٢، الرقم: ٩٨٣٨، وابن الجعد فى المسند، ١/ ٤١٤، الرقم: ٢٨٣١۔

الحديث رقم ٤٤: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٢/ ١٧٤، الرقم: ٦٦٢٦، والحلكم فى المستدرك، ١/ ٧٤٠، الرقم: ٢٠٣٦، وابن المبارك فى الزهد، ١/ ١١٤، الرقم: ٣٨٥، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٢/ ٣٤٦، الرقم: ١٩٩٤، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢/ ٥٠، الرقم: ١٤٥٥، وقال: رواه الطبرانى فيالكبير ورجاله محتج بهم في الصحيح ورواه ابن أبي الدنيا في كتاب الجوع وغيره بإسناد حسن، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٣/ ١٨١۔

شفاعت قبول فرما، پس دونوں کی شفاعت قبول کر لی جائے گی۔‘‘

۱۶۳ / ۴۵۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اسْتَعِيْنُوْا بِطَعَامِ السَّحْرِ عَلَى صِيَامِ النَّهَارِ وَبِالْقَيْلُوْلَةِ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سحری کے کھانے کے ذریعے دن کا روزہ (پورا کرنے) کے لئے مدد لو اور قیلولہ (دوپہر کو کچھ دیر کی نیند) کے ذریعے رات کے قیام کے لئے مدد لو۔‘‘

الحديث رقم ۴۵: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الصيام، باب: ما جاء في السحور، ۱ / ۵۴۰، الرقم: ۱۶۹۳، وابن خزيمة في الصحيح، ۳ / ۲۱۴، الرقم: ۱۹۳۹، والحاكم في المستدرك، ۱ / ۵۸۸، الرقم: ۱۵۵۱، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲ / ۸۹، الرقم: ۱۶۲۰۔

فَصْلٌ فِي صِيَامِ التَّطَوُّعِ

﴿نفلی روزوں کا بیان﴾

۱۶۴/ ۴۶۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَ أَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے نوجوانو! جو تم میں عورتوں کے حقوق ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے تو وہ ضرور نکاح کرے کیونکہ یہ نگاہ کو جھکاتا اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے اور جو نکاح کی طاقت نہ رکھے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ روزے رکھے، بے شک یہ اس کے لئے (برائی سے) بچاؤ کا ذریعہ ہے۔''

۱۶۵/ ۴۷۔ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ صلی الله عليه وآله وسلم: قَالَ: مَنْ

الحديث رقم ٤٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: من لم يستطع الباءة فليصم، ٥/ ١٩٥٠، الرقم: ٤٧٧٩، وفي كتاب: الصوم، باب: الصوم لمن خاف على نفسه العزبة، ٢/ ٦٧٣، الرقم: ١٨٠٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: استحباب النكاح لمن تاقت نفسه إليه ووجده مؤنة، ٢/ ١٠١٨۔ ١٠١٩، الرقم: ١٤٠٠، وأبوداود في السنن، كتاب: النكاح، باب: التحريض على النكاح، ٢/ ٢١٩، الرقم: ٢٠٤٦، والنسائي في السنن، كتاب: الصيام، باب: في فضل الصائم، ٤/ ١٦٩ـ، الرقم: ٢٢٣٩، ٢٢٤١، وابن ماجه في السنن، كتاب: النكاح، باب: ماجاء في فضل النكاح، ١/ ٥٩٢، الرقم: ١٨٤٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٤٢٥، الرقم: ٤٠٣٥، وابن حبان في الصحيح، ٩/ ٣٣٥، الرقم: ٤٠٢٦۔

الحديث رقم ٤٧: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الصيام، باب: استحباب صوم ستة أيام من شوال إتباعا لرمضان، ٢/ ٨٢٢، الرقم/ ١١٦٤، والترمذى فى السنن، كتاب: الصوم عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ماجاء فى صيام ستة أيام من شوال، ٣/ ١٣٢، الرقم:٧٥٩، وأبوداود فى السنن، كتاب: الصوم، باب: فى ←

صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

''حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص رمضان المبارک کے روزے رکھے، پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے گویا اس نے عمر بھر کے روزے رکھے۔''

۱۶۶ / ۴۸۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَيْلَهَا وَصُوْمُوْا نَهَارَهَا فَإِنَّ اللهَ يَنْزِلُ فِيْهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ: أَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ لِي فَأَغْفِرَ لَهُ؟ أَلَا مِنْ مُسْتَرْزِقٍ فَأَرْزُقَهُ؟ أَلَا مُبْتَلًى فَأُعَافِيَهُ؟ أَلَا كَذَا أَلَا كَذَا؟ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب پندرہ شعبان کی رات ہو تو اس رات کو قیام کیا کرو اور دن کو روزہ رکھا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ غروب آفتاب کے وقت آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے اور فرماتا ہے: کیا کوئی میری بخشش کا طالب ہے کہ میں اسے بخش دوں؟ کیا کوئی رزق مانگنے والا ہے کہ میں اسے رزق دوں؟ کیا کوئی بیمار ہے کہ میں اسے شفا دوں؟ کیا کوئی ایسے ہے؟ ایسے ہے؟ یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔''

...... صوم ستة أيام من شوال، ۲/ ۳۲۴، الرقم: ۲۴۳۳، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الصيام، باب: صيام ستة أيام من شوال، ۱۰/ ۵۴۷، الرقم: ۱۷۱۶، والنسائى فى السنن الكبرى، ۲/ ۱۶۴، الرقم: ۲۸۶۶، والطبرانى فى المعجم الكبير، ۴/ ۱۳۵، الرقم: ۳۹۰۸، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ۲/ ۶۶۰، الرقم: ۱۵۱۲۔

الحديث رقم ۴۸: أخرجه ابن ماجه فى السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ماجاء في ليلة النصف من شعبان، ۱/ ۴۴۴، الرقم: ۱۳۸۸، والكنانى فى مصباح الزجاجة، ۲/ ۱۰، الرقم: ۴۹۱، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ۲/ ۷۴، الرقم: ۱۵۵۰۔

١٦٧ / ٤٩۔ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ، فَقَالَ: يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

''حضرت ابوقتادہ رضی الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عاشورہ کے روزے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ روزہ گزشتہ سال کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔''

١٦٨ / ٥٠۔ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ: ذٰلِكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيْهِ، وَيَوْمٌ بُعِثْتُ، أَوْ أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيْهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابوقتادہ رضی الله عنه سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوموار کے روزے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ دن ہے جس میں میری ولادتِ باسعادت ہوئی اور اسی دن میں مبعوث ہوا یا اسی دن مجھ پر قرآن نازل ہوا۔''

الحديث رقم ٤٩: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الصيام، باب: استحباب صيام ثلاثة أيام من كل شهر وصوم يوم عرفة وعاشوراء، ٢ / ٨١٩، الرقم: ١١٦٢، والترمذی فی السنن، كتاب: الصوم عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فی الحث صوم يوم عاشوراء، ٣ / ١٢٦، الرقم: ٧٥٢، وأبوداود فی السنن، كتاب: الصيام، باب: فی صوم الدهر تطوعا، ٢ / ٣٢١، الرقم: ٢٤٢٥، وابن ماجه فی السنن، كتاب: الصيام، باب: صيام يوم عاشوراء، ١ / ٥٥٣، الرقم: ١٧٣٨، والنسائی فی السنن الكبری، ٢ / ١٥٠، الرقم: ٢٧٩٦، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٥ / ٣٠٨، الرقم: ٢٢٦٧٤۔

الحديث رقم ٥٠: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الصيام، باب: استحباب صيام ثلاثة أيام من كل شهر وصوم يوم عرفة وعاشوراء والاثنين والخميس، ٢ / ٨١٩، الرقم: ١١٦٢، والنسائی فی السنن الكبری، ٢ / ١٤٦، الرقم: ٢٧٧٧، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٥ / ٢٩٧، الرقم: ٢٢٥٩٤، وابن حبان فی الصحيح، ٨ / ٤٠٣، الرقم: ٣٦٤٢، وعبد الرزاق فی المصنف، ٤ / ٢٩٥، الرقم: ٧٨٦٥، وأبويعلی فی المسند، ١ / ١٣٣، الرقم: ١٤٤، والبيهقی فی السنن الكبری، ٤ / ٣٠٠، الرقم: ٨٢٥٩۔

١٦٩ / ٥١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوموار اور جمعرات کو اعمال (بارگاہِ الٰہی میں) پیش کئے جاتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ میرا عمل روزے کی حالت میں پیش ہو۔‘‘

١٧٠ / ٥٢۔ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی الله عنه قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ يَوْمِ عَرَفَةَ قَالَ: يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ. رواه مسلم والترمذي: إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ إِنِّي أَحْسَبُ عَلَى اللهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: حَدِيْثُ أَبِي قَتَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے یوم عرفہ (نویں

الحديث رقم ٥١: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: الصوم عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى صوم يوم الاثنين والخميس، ٣ / ١٢٢، الرقم: ٧٤٧، وعبد الرزاق فى المصنف، ٤ / ٣١٤، الرقم: ٧٩١٧، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢ / ٧٨، الرقم: ١٥٦٩۔

الحديث رقم ٥٢: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الصيام، باب: استحباب صيام ثلاثة أيام من كل شهر وصوم يوم عرفة، ٢ / ٨١٩، الرقم: ١١٦٢، والترمذي فى السنن، كتاب: الصوم عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى فضل صوم يوم عرفة، ٣ / ١٢٤، الرقم: ٧٤٩، وأبوداود فى السنن، كتاب: الصوم، باب: فى صوم الدهر تطوعا، ٢ / ٣٢١، الرقم: ٢٤٢٥، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الصيام، باب: صيام يوم عرفة، ١ / ٥٥١، الرقم: ١٧٣٠، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٥ / ٣٠٨، الرقم: ٢٢٦٧٤۔

ذوالحجہ کے روزہ) کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: (یومِ عرفہ کا روزہ) گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ (ترمذی کے الفاظ یہ ہیں) کہ یومِ عرفہ کے روزہ کے متعلق مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ اسے گزشتہ اور آئندہ سال کا کفارہ بنا دیتا ہے۔‘‘

۱۷۱ / ۵۳۔ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنهما، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، لَمْ أَرَكَ تَصُوْمُ مِنْ شَهْرٍ مِنَ الشُّهُوْرِ مَا تَصُوْمُ مِنْ شَعْبَانَ؟ قَالَ: ذَاكَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبٍ وَ رَمَضَانَ وَهُوَ شَهْرٌ تُرْفَعُ فِيْهِ الْأَعْمَالُ إِلَى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَأُحِبُّ أَنْ يُرْفَعَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جس قدر آپ ماہِ شعبان میں (نفلی) روزے رکھتے ہیں اس قدر میں نے آپ کو کسی اور مہینے میں (نفلی) روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک ایسا مہینہ ہے جو رجب اور رمضان کے درمیان میں (آتا) ہے اور لوگ اس سے غفلت برتتے ہیں حالانکہ اس مہینے میں (پورے سال کے) عمل اللہ تعالیٰ کی طرف اٹھائے جاتے ہیں۔ لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ میرے عمل روزہ دار ہونے کی حالت میں اٹھائے جائیں۔‘‘

الحديث رقم ۵۳: أخرجه النسائی فی السنن، کتاب: الصيام، باب: صوم النبي ﷺ بأبي هو وأمّي وذكر اختلاف الناقلين للخبر في ذلك، ۴ / ۲۰۱، الرقم: ۲۳۵۷، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۵ / ۲۰۱، الرقم: ۲۱۸۰۱، والطحاوی فی شرح معانی الآثار، ۲ / ۸۲، وابن أبي شيبة فی المصنف، ۲ / ۳۴۶، الرقم: ۹۷۶۵، ونحوه البزار فی المسند، ۷ / ۶۹، الرقم: ۲۶۱۷، والمقدسی فی الأحاديث المختارة، ۴ / ۱۰۸، الرقم: ۱۳۱۹، وقال: إسناده حسن، والبغوی فی مسند أسامة، ۱ / ۱۲۳، الرقم: ۴۸، والمحاملی فی أمالی، ۱ / ۴۱۶، الرقم: ۴۸۵.

فَصْلٌ فِي فَضْلِ قِيَامِ رَمَضَانَ

﴿ فضیلتِ قیامِ رمضان کا بیان ﴾

١٧٢ / ٥٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے رمضان میں بحالتِ ایمان ثواب کی نیت سے قیام کیا تو اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے گئے۔“

١٧٣ / ٥٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَامَ

الحديث رقم ٥٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: تطوع قيام رمضان من الإيمان، ١ / ٢٢، الرقم: ٣٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: الترغيب في قيام رمضان، ١ / ٥٢٣، الرقم: ٧٥٩، والنسائي في السنن، كتاب: قيام الليل وتطوع النهار، باب: ثواب من قام رمضان إيمانا واحتسابا، ٣ / ٢٠١، الرقم: ١٦٠٢۔١٦٠٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ٤٠٨، الرقم: ٩٢٧٧، وابن خزيمة في الصحيح، ٣ / ٣٣٦، الرقم: ٢٢٠٣، والدارمي في السنن، ٢ / ٤٢، الرقم: ١٧٧٦۔

الحديث رقم ٥٥: أخرجه البخارى في الصحيح، كتاب: صلاة التراويح، باب: فضل ليلة القدر، ٢ / ٧٠٩، الرقم: ١٩١٠، ٣٧، ٣٨، ١٨٠١، ١٩٠٥، ومسلم فى الصحيح كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: الترغيب فى قيام رمضان وهو التراويح، ١ / ٥٢٣، الرقم: ٧٤٠، والترمذى فى السنن، كتاب: الصوم عن رسول الله ﷺ، باب: الترغيب فى قيام رمضان وما جاء فيه من الفضل، ٣ / ١٧١، الرقم: ٨٠٨، وأبوداود فى السنن، كتاب: الصلاة، باب: تفريع أبواب شهر رمضان، باب: فى قيام شهر رمضان، ٢ / ٤٩، الرقم: ١٣٧١، والنسائى فى السنن، كتاب: الصيام، باب: ثواب من قام رمضان وصامه إيمانا واحتسابا، ٤ / ١٥٦، الرقم: ٢٢٠٢، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الصيام، باب: ماجاء فى فضل شهر رمضان، ١ / ٥٢٦، الرقم: ١٦٤١۔

رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. وَمَنْ قامَ رَمَضَانَ إِيْمَاناً وَإِحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. وَمَنْ قامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا واحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے حالتِ ایمان میں اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جو رمضان میں ایمان کی حالت اور ثواب کی نیت سے قیام کرتا ہے تو اس کے (بھی) سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جو لیلۃ القدر میں ایمان کی حالت اور ثواب کی نیت سے قیام کرے اس کے گذشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔''

۱۷۴ / ۵٦۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ شَهْرَ رَمضَانَ فَفَضَّلَهُ عَلَى الشُّهُوْرِ، وَقَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

وفي رواية له: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَرَضَ صِيَامَ رَمَضَانَ عَلَيْكُمْ، وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَهُ، فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

''حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے رمضان المبارک کا ذکر فرمایا تو سب مہینوں پر اسے فضیلت دی۔ بعد ازاں آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایمان اور حصولِ ثواب کی نیت کے ساتھ رمضان کی راتوں میں قیام کرتا ہے تو وہ گناہوں سے یوں پاک صاف ہو جاتا ہے جیسے وہ اس دن تھا جب اسے اس

الحديث رقم ٥٦: أخرجه النسائى فى السنن، كتاب: الصيام، باب: ذكر اختلاف يحيى بن أبى كثير والنضر بن شيبان فيه، ٤/ ١٥٨، الرقم: ٢٢٠٨۔٢٢١٠، وابن ماجه فى السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ماجاء فى قيام شهر رمضان، ١/ ٤٢١، الرقم: ١٣٢٨۔

کی ماں نے جنم دیا تھا۔‘‘

’’اور ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کیے ہیں اور میں نے تمہارے لئے اس کے قیام (نمازِ تراویح) کو سنت قرار دیا ہے لہٰذا جو شخص ایمان اور حصولِ ثواب کی نیت کے ساتھ ماہ رمضان کے دنوں میں روزے رکھتا اور راتوں میں قیام کرتا ہے تو وہ گناہوں سے یوں پاک صاف ہو جاتا ہے جیسے وہ اس دن تھا جب اسے اس کی ماں نے جنم دیا تھا۔‘‘

١٧٥ / ٥٧۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَ بِعَزِيْمَةٍ، فَيَقُوْلُ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَالْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ، ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلَى ذٰلِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز تراویح پڑھنے کی رغبت

الحديث رقم ٥٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: صلاة التروايح، باب: فضل من قام رمضان، ٢ / ٧٠٧، الرقم: ١٩٠٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: الترغيب في قيام رمضان وهو التراويح، ١ / ٥٢٣، الرقم: ٧٥٩، والترمذي في السنن، كتاب: الصوم عن رسول الله ﷺ، باب: الترغيب في قيام رمضان وما جاء فيه من الفضل، ٣ / ١٧١، الرقم: ٨٠٨، وقال أبوعيسى: هذا حديث حسن صحيح، وأبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في قيام شهر رمضان، ٢ / ٤٩، الرقم: ١٣٧١، والنسائي في السنن، كتاب: الصيام، باب: ثواب من قام رمضان وصامه إيمانا واحتسابا، ٤ / ١٥٤، الرقم: ٢١٩٢، ومالك في الموطأ، كتاب: الصلاة في رمضان، باب: الترغيب في الصلاة في رمضان، ١ / ١١٣، الرقم: ٢٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ٢٨١، الرقم: ٧٧٧٤، وابن خزيمة في الصحيح، ٣ / ٣٣٨، الرقم: ٢٢٠٧، وابن حبان في الصحيح، ١ / ٣٥٣، الرقم: ١٤١، وعبد الرزاق في المصنف، ٤ / ٢٥٨، الرقم: ٧٧١٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢ / ٤٩٣، الرقم: ٤٣٧٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩ / ١٢٠، الرقم: ٩٢٩٩۔

دلایا کرتے تھے لیکن حکماً نہیں فرماتے تھے چنانچہ فرماتے کہ جس نے رمضان المبارک میں حصولِ ثواب کی نیت سے اور حالتِ ایمان کے ساتھ قیام کیا تو اس کے سابقہ (تمام) گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے وصال مبارک تک نمازِ تراویح کی یہی صورت برقرار رہی اور خلافت ابوبکر رضی اللہ عنہ میں اور پھر خلافت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے شروع تک یہی صورت برقرار رہی۔‘‘

۱۷۶ / ۵۸۔ عَنْ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ مَنْ يَثِقُ بِهِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُوْلُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أُرِيَ أَعْمَارَ النَّاسِ قَبْلَهُ أَوْ مَا شَاءَ اللهُ مِنْ ذٰلِكَ فَكَأَنَّهُ تَقَاصَرَ أَعْمَارَ أُمَّتِهِ أَنْ يَبْلُغُوْا مِنَ الْعَمَلِ مِثْلَ الَّذِي بَلَغَ غَيْرُهُمْ فِي طُوْلِ الْعُمْرِ فَأَعْطَاهُ اللهُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ.

رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ثقہ (یعنی قابل اعتماد) اہل علم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو سابقہ امتوں کی عمریں دکھائی گئیں یا اس بارے میں جو اللہ تعالیٰ نے چاہا دکھایا تو آپ ﷺ نے اپنی امت کی کم عمروں کا خیال کرتے ہوئے سوچا کہ کیا میری امت اس قدر اعمال کر سکے گی جس قدر دوسری امتوں کے لوگوں نے طوالتِ عمر کے باعث کئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو شبِ قدر عطا فرما دی جو ہزار مہینوں سے بھی افضل ہے۔‘‘

۱۷۷ / ۵۹۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَخْبِرْنَا

الحديث رقم ٥٨: أخرجه مالك في الموطأ، كتاب: الاعتكاف، باب: ما جاء في ليلة القدر، ١/ ٣٢١، الرقم: ٦٩٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/ ٣٢٣، الرقم: ٣٦٦٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/ ٦٥، الرقم: ١٥٠٨.

الحديث رقم ٥٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٣١٨، ٣٢١، ٣٢٤، الرقم: ٢٢٧٦٥، ٢٢٧٩٣، ٢٢٨١٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/ ٧١، الرقم: ١٢٨٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/ ٦٥، الرقم: ١٥٠٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/ ١٧٥۔ ١٧٦۔

عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هِيَ فِي رَمَضَانَ الْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَإِنَّهَا وِتْرٌ فِي إِحْدَى وَعِشْرِيْنَ أَوْثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ أَوْخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ أَوْسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ أَوْ تِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ أَوْ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ فَمَنْ قَامَهَا إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں شبِ قدر کے بارے میں بتائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ (رات) ماہِ رمضان کے آخری عشرے میں اکسویں، تیئسویں، پچیسویں، ستائیسویں، انتیسویں یا رمضان کی آخری رات ہوتی ہے۔ جو بندہ اس میں ایمان و ثواب کے ارادہ سے قیام کرے اس کے اگلے پچھلے (تمام) گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔''

١٧٨ / ٦٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: آمِيْنَ. آمِيْنَ. آمِيْنَ. قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّكَ حِيْنَ صَعِدْتَ الْمِنْبَرَ قُلْتَ: آمِيْنَ. آمِيْنَ. آمِيْنَ؟ قَالَ: إِنَّ جِبْرِيْلَ علیہ السلام أَتَانِي، فَقَالَ: مَنْ أَدْرَكَ شَهْرَ رَمَضَانَ وَ لَمْ يُغْفَرْ لَهُ، فَدَخَلَ النَّارَ، فَأَبْعَدَهُ اللهُ. قُلْ: آمِيْنَ. فَقُلْتُ: آمِيْنَ. وَمَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا فَلَمْ يَبَرَّهُمَا فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللهُ. قُلْ آمِيْنَ. فَقُلْتُ: آمِيْنَ. وَمَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ

الحديث رقم ٦٠: أخرجه ابن خزيمة في الصحيح، ٣/١٩٢، الرقم: ١٨٨٨، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٨٨، الرقم: ٩٠٧، والبخاري في الأدب المفرد، ١/٢٢٥، الرقم: ٦٤٦، والبزار في المسند، ٤/٢٤٠، الرقم: ١٤٠٥، ٩/٢٤٧، الرقم: ٣٧٩٠، وأبو يعلي في المسند، ١٠/٣٢٨، الرقم: ٥٩٢٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٣٠٤، الرقم: ٨٢٨٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/١٧، الرقم: ٨٩٩٤، وفي المعجم الكبير، ٢/٢٤٣، الرقم: ٢٠٢٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٥٧، الرقم: ١٤٨١۔

عَلَيْكَ فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللهُ قُلْ: آمِيْنَ. فَقُلْتُ: آمِيْنَ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے تو تین بار آمین، آمین، آمین فرمایا۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو آپ نے آمین، آمین، آمین فرمایا (اس کی کیا وجہ ہے؟)۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام میرے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے: جس شخص نے ماہِ رمضان پایا اور اس کی مغفرت نہ ہوسکی تو وہ آگ میں گیا، اسے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے دور کر دے۔ (اے حبیبِ خدا!) آپ آمین کہیں۔ اس پر میں نے آمین کہا اور جس شخص نے ماں باپ دونوں کو پایا یا ان میں سے کسی ایک کو پایا اور ان کے ساتھ نیکی نہ کی اور مر گیا تو وہ آگ میں گیا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کر دے: (اے حبیبِ خدا!) آپ آمین کہیں۔ تو میں نے آمین کہا اور وہ شخص جس کے پاس آپ کا ذکر کیا گیا اور اس نے آپ پر درود نہ پڑھا اور اسی حالت میں مر گیا تو وہ بھی آگ میں گیا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کر دے (اے حبیب خدا!) آپ آمین کہیں تو میں نے آمین کہا۔''

١٧٩ / ٦١۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ شَدَّ مِئْزَرَهُ ثُمَّ لَمْ يَأْتِ فِرَاشَهُ حَتَّى يَنْسَلِخَ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَأَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب ماہِ رمضان شروع ہو جاتا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا کمر بند کس لیتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بستر پر تشریف نہیں لاتے تھے یہاں تک کہ رمضان گزر جاتا۔''

الحديث رقم ٦١: أخرجه ابن خزيمة في الصحيح، ٣ / ٣٤٢، الرقم: ٢٢١٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦ / ٦٦، الرقم: ٢٤٤٢٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣ / ٣١٠، الرقم: ٣٦٢٤، والسيوطي في الجامع الصغير، ١ / ١٤٣، الرقم: ٢١١.

١٨٠ / ٦٢۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانَ تَغَيَّرَ لَوْنُهُ وَكَثُرَتْ صَلَاتُهُ وَابْتَهَلَ فِي الدُّعَاءِ وَأَشْفَقَ مِنْهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جب ماہِ رمضان شروع ہوتا تو آپ ﷺ کا رنگ مبارک متغیر ہو جاتا اور آپ ﷺ نمازوں کی (مزید) کثرت کر دیتے اور اللہ تعالیٰ سے عاجزی و گڑگڑا کر دعا کرتے اور اس ماہ میں نہایت محتاط رہتے۔‘‘

١٨١ / ٦٣۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ فِي رَمَضَانَ يُنَادِي مُنَادٍ بَعْدَ ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ أَوْ ثُلُثِ اللَّيْلِ الْآخِرِ أَلَا سَائِلٌ يَسْأَلُ فَيُعْطَى، أَلَا مُسْتَغْفِرٌ يَسْتَغْفِرُ فَيُغْفَرُ لَهُ، أَلَا تَائِبٌ يَتُوْبُ فَيَتُوْبُ اللهُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک رمضان المبارک میں رات کے پہلے تیسرے پہر کے بعد یا آخری تیسرے پہر کے بعد ایک ندا کرنے والا ندا کرتا ہے: ہے کوئی سوال کرنے والا کہ وہ سوال کرے تو اسے عطا کیا جائے؟ کیا ہے کوئی مغفرت کا طلبگار کہ وہ مغفرت طلب کرے تو اسے بخش دیا جائے؟ کیا ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ وہ توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے؟‘‘

١٨٢ / ٦٤۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ يَوْمًا وَحَضَرَ رَمَضَانُ: أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرُ بَرَكَةٍ يَغْشَاكُمُ اللهُ فِيْهِ فَيُنْزِلُ

الحديث رقم ٦٢: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣ / ٣١٠، الرقم: ٣٦٢٥، والسيوطي في الجامع الصغير، ١ / ١٤٣، الرقم: ٢١٢.

الحديث رقم ٦٣: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣ / ٣١١، الرقم: ٣٦٢٨.

الحديث رقم ٦٤: أخرجه المنذري في الترغيب والترهيب، ٢ / ٦٠، الرقم: ١٤٩٠، وقال: رواه الطبراني ورواته ثقات، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣ / ١٤٢، وقال: رواه الطبراني في الكبير.

الرَّحْمَةَ، وَيَحُطُّ الْخَطَايَا، وَيَسْتَجِيْبُ فِيْهِ الدُّعَاءَ، يَنْظُرُ اللهُ تَعَالَى إِلَى تَنَافُسِكُمْ فِيْهِ، وَيُبَاهِي بِكُمْ مَلَائِكَتَهُ فَأَرُوا اللهَ مِنْ أَنْفُسِكُمْ خَيْرًا، فَإِنَّ الشَّقِيَّ مَنْ حُرِمَ فِيْهِ رَحْمَةَ اللهِ عزوجل.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ كَمَا قَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ.

''حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن فرمایا جبکہ رمضان المبارک شروع ہو چکا تھا: تمہارے پاس برکتوں والا مہینہ آ گیا ہے اس میں اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی رحمت سے ڈھانپ لیتا ہے۔ رحمت نازل فرماتا ہے، گناہوں کو مٹاتا ہے اور دعائیں قبول فرماتا ہے۔ اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں پر نظر فرماتا ہے اور تمہاری وجہ سے اپنے فرشتوں کے سامنے فخر فرماتا ہے۔ لہٰذا تم اپنے قلب و باطن سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نیکی پیش کرو کیونکہ بدبخت ہے وہ شخص جو اس ماہ میں بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہا۔''

١٨٣ / ٦٥۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: ذَاكِرُ اللهِ فِي رَمَضَانَ مَغْفُورٌ لَهُ، وَسَائِلُ اللهِ فِيْهِ لَا يَخِيْبُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ماہِ رمضان میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا بخش دیا جاتا ہے اور اس ماہ میں اللہ تعالیٰ سے مانگنے والے کو نامراد نہیں کیا جاتا۔''

الحديث رقم ٦٥: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/١٩٥، الرقم: ٦١٧٠، ٧/٢٢٦، الرقم: ٧٣٤١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٣١١، الرقم: ٣٦٢٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٢٤٢، الرقم: ٣١٤١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٦٤، الرقم: ١٥٠١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٦٤.

فَصْلٌ فِي فَضْلِ الاعْتِكَافِ

﴿ فضیلتِ اِعتکاف کا بیان ﴾

١٨٤ / ٦٦۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ رمضان المبارک کے آخری دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ ﷺ کا وصال مبارک ہوگیا۔ پھر آپ ﷺ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات نے بھی اعتکاف کیا ہے۔''

١٨٥ / ٦٧۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ

الحديث رقم ٦٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاعتكاف، باب: الاعتكاف في العشر الأواخر والاعتكاف في المساجد، ٢ / ٧١٣، الرقم: ١٩٢٢، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الاعتكاف، باب: اعتكاف العشر الأواخر من رمضان، ٢ / ٨٣١، الرقم: ١١٧٢، وأبوداود فى السنن، كتاب: الصوم، باب: الاعتكاف، ٢ / ٣٣١، الرقم: ٢٤٦٢، والترمذى نحوه فى السنن، كتاب: الصوم عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في الاعتكاف، وقال: حديث حسن صحيح، ٣ / ١٥٧، الرقم: ٧٩٠، والنسائى فى السنن الكبرى، ٢ / ٢٥٨، الرقم: ٣٣٣٨، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الصيام، باب: فى المعتكف يلزم مكانا من المسجد، ١ / ٥٦٤، الرقم: ١٧٧٣، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٦ / ٩٢، الرقم: ٢٤٦٥٧.

الحديث رقم ٦٧: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الاعتكاف، باب: الاعتكاف فى العشر الأوسط من رمضان، ٢ / ٧١٩، الرقم: ١٩٣٩، وأبوداود فى السنن، كتاب: الصوم، باب: أين يكون الاعتكاف، ٢ / ٣٣٢، الرقم: ٢٤٦٦، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الصيام، باب: ماجاء فى الاعتكاف، ١ / ٥٦٢، الرقم: ١٧٦٩، والنسائى فى السنن الكبرى، ٢ / ٢٥٩، الرقم: ٣٣٤٣، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٣٣٦، الرقم: ٨٤١٦، والدارمى فى السنن، ٢ / ٤٣، الرقم: ١٧٧٩.

رَمَضَانَ عَشْرَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيْهِ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہر سال رمضان المبارک میں دس دن اعتکاف فرماتے تھے اور جس سال آپ ﷺ کا وصال ہوا اس سال آپ ﷺ نے بیس دن اعتکاف کیا۔''

١٨٦ / ٦٨۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ نَافِعٌ: وَقَدْ أَرَانِي عَبْدُ اللهِ رضی الله عنه الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ يَعْتَكِفُ فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنَ الْمَسْجِدِ.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے مجھے مسجد میں وہ جگہ دکھائی جہاں رسول اللہ ﷺ اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔''

١٨٧ / ٦٩۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ عُمَرَ رضی الله عنه سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ

الحديث رقم ٦٨: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الاعتكاف، باب: اعتكاف العشر الأواخر من رمضان، ٢ / ٨٣٠، الرقم: ١١٧١، وأبوداود فی السنن، كتاب: الصوم، باب: أين يكون الاعتكاف، ٢ / ٣٣٢، الرقم: ٢٤٦٥، وابن ماجه فی السنن، كتاب: الصيام، باب: فی المعتكف يلزم مكانا من المسجد، ١ / ٥٦٤، الرقم: ١٧٧٣۔

الحديث رقم ٦٩: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الاعتكاف، باب: الاعتكاف ليلا، ٢ / ٧١٤، الرقم: ١٩٢٧، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الأيمان، باب: نذر الكافر وما يفعل فيه إذا أسلم، ٣ / ١٢٧٧، الرقم: ١٦٥٦، والترمذی فی السنن، كتاب: الأيمان والنذور عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في وفاء النذر، ٤ / ١١٢، الرقم: ١٥٣٩، وقال أبوعيسى: حديث عمرو حديث حسن صحيح، وأبوداود فی السنن، كتاب: الأيمان والنذور، باب: من نذر فی الجاهلية ثم أدرك الإسلام، ٣ / ٢٤٢، الرقم: ٣٣٢٥، وابن ماجه فی السنن، كتاب: الكفارات، باب: الوفاء بالنذر، ١ / ٦٨٧، الرقم: ٢١٢٩، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ٣٧، الرقم: ٢٥٥، والدارمی فی السنن، ٢ / ٢٣٩، الرقم: ٢٣٣٣۔

قَالَ: كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ: فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: میں نے دورِ جاہلیت میں منت مانی تھی کہ خانہ کعبہ میں ایک رات کا اعتکاف کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی منت پوری کرو۔''

١٨٨ / ٧٠۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ يَمُرُّ الْمَرِيْضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ، فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ وَلَا يُعَرِّجُ يَسْأَلُ عَنْهُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کسی مریض کے پاس سے اعتکاف کی حالت میں گذرتے تو بغیر ٹھہرے حسب معمول گزرتے جاتے اور اس کا حال پوچھ لیتے۔''

١٨٩ / ٧١۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اعْتَكَفَ طُرِحَ لَهُ فِرَاشُهُ أَوْ يُوضَعُ لَهُ سَرِيْرُهُ وَرَاءَ أُسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف فرماتے تو آپ ﷺ کے لئے ستون توبہ کے پیچھے تخت یا بستر بچھا دیا جاتا۔''

الحديث رقم ٧٠: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: الصوم، باب: المعتكف يعود المريض، ٢ / ٣٣٣، الرقم: ٢٤٧٢، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٤ / ٣٢١، الرقم: ٨٣٧٨.

الحديث رقم ٧١: أخرجه ابن ماجه فى السنن، كتاب: الصيام، باب: المعتكف يلزم مكانا من المسجد، ١ / ٥٦٤، الرقم: ١٧٧٤، وابن خزيمة فى الصحيح، ٣ / ٣٥٠، الرقم: ٢٢٣٦، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١٢ / ٣٨٥، الرقم: ١٣٤٢٤، وفى المعجم الأوسط، ٨ / ٩٤، الرقم: ٨٠٧١، والكنانى فى مصباح الزجاجة، ٢ / ٨٤، الرقم: ٦٤١، وقال: هذا إسناد صحيح.

١٩٠ / ٧٢ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما **أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ** ﷺ **قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ: هُوَ يَعْتَكِفُ الذُّنُوْبَ وَيُجْرَى لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.**

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اعتکاف کے بارے میں فرمایا: وہ گناہ سے روک دیتا ہے۔ اس کے لئے ایسی نیکیاں لکھی جاتی ہیں جو تمام نیکیوں پر عمل کرنے والوں کے لئے لکھی جاتی ہیں۔‘‘

١٩١ / ٧٣ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما **عَنِ النَّبِيِّ** ﷺ **قَالَ: مَنِ اعْتَكَفَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ** عزوجل **جَعَلَ اللهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ ثَلَاثَ خَنَادِقَ كُلُّ خَنْدَقٍ أَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.**

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ایک دن اعتکاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان تین خندقوں کا فاصلہ کر دیتا ہے، ہر خندق مشرق سے مغرب کے درمیانی فاصلہ سے زیادہ لمبی ہے۔‘‘

١٩٢ / ٧٤ـ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ رضي الله عنهما **عَنْ أَبِيْهِ** رضی اللہ عنہ **قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ** ﷺ: **مَنِ اعْتَكَفَ عَشْرًا فِي رَمَضَانَ كَانَ كَحَجَّتَيْنِ وَعُمْرَتَيْنِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.**

الحديث رقم ٧٢: أخرجه ابن ماجه فی السنن، كتاب: الصيام، باب: فی ثواب الاعتكاف، ١ / ٥٦٧، الرقم: ١٧٨١، والديلمی فی مسند الفردوس، ٤ / ٢٠٧، الرقم: ٦٦٣٢، والكنانی فی مصباح الزجاجة، ٢ / ٨٥، الرقم: ٦٤٣ـ

الحديث رقم ٧٣: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٧ / ٢٢٠، الرقم: ٧٣٢٦، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٣ / ٢٦٣، الرقم: ٣٩٧١، وقال: رواه الحاكم وقال: صحيح الإسناد، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٨ / ١٩٢ـ

الحديث رقم ٧٤: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ٣ / ١٢٨، الرقم: ٢٨٨٨، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٣ / ٤٢٥، الرقم: ٣٩٦٦ـ٣٩٦٧، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢:٩٦، الرقم: ١٦٤٩، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٣ / ١٧٣ـ

’’حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما اپنے والد (حضرت امام حسین علیہ السلام) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص رمضان المبارک میں دس دن اعتکاف کرتا ہے اس کا ثواب دو حج اور دو عمرہ کے برابر ہے۔‘‘

١٩٣/ ٧٥۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: قَالَ: تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، وفي رواية: فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شبِ قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں (اور ایک روایت میں ہے کہ رمضان کی آخری سات طاق راتوں) میں تلاش کیا کرو۔‘‘

١٩٤/ ٧٦۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا بَقِيَ عَشْرٌ مِنْ رَمَضَانَ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَاعْتَزَلَ أَهْلَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب رمضان کے (آخری عشرہ) کے دس دن باقی رہ جاتے تو آپ ﷺ اپنا کمر بند کس لیتے اور اپنے اہلِ خانہ سے الگ ہو (کر عبادت و ریاضت میں مشغول ہو) جاتے۔‘‘

الحديث رقم ٧٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: صلاة التراويح، باب: تحري ليلة القدر في الوتر من العشر الأواخر، ٢/ ٧١٠، الرقم: ١٩١٣، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصيام، باب: فضل ليلة القدر والحث على طلبها وبيان محلى وأرجى روينا طلبها، ٢/ ٨٢٣، الرقم: ١١٦٥/ ١١٦٩، والترمذي في السنن، كتاب: الصوم عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في ليلة القدر، وقال حديث عائشة رضي الله عنها حديث حسن صحيح، ٣/ ١٥٨، الرقم: ٧٩٢، وأبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: من روى في السبع الأواخر، ٢/ ٥٣، الرقم: ١٣٨٥، ومالك في الموطأ، ١/ ٣١٩-٣٢٠، الرقم: ٦٩٣-٦٩٤.

الحديث رقم ٧٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ٦٦، الرقم: ٢٤٤٢٢، والسيوطي في الجامع الصغير، ١/ ١٤٣، الرقم: ٢١١.

فَصْلٌ فِي الصَّدَقَةِ وَالزَّكَاةِ

﴿صدقہ اور زکوٰۃ کا بیان﴾

١٩٥ / ٧٧۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم أَنَّهُ قَالَ: خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ غِنًى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بہترین صدقہ وہ ہے جس کے بعد (بھی) خوشحالی قائم رہے، اور ابتداء ان لوگوں سے کرو جو تمہارے زیر کفالت ہوں۔''

١٩٦ / ٧٨۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: يَا ابْنَ آدَمَ! إِنَّكَ أَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ، وَأَنْ تُمْسِكَهُ شَرٌّ لَكَ. وَلَا تُلَامُ عَلَى كَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ. وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

الحديث رقم ٧٧: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: النفقات، باب: وجوب النفقة على الأهل والعيال، ٥ / ٢٠٨، الرقم: ٥٠٤١، وأبوداود فى السنن، كتاب: الزكاة، باب: الرجل يخرج من ماله، ٢ / ١٢٩، الرقم: ١٦٧٦، والنسائى فى السنن، كتاب: الزكاة، باب: أى الصدقة أفضل، ٥ / ٦٩، الرقم: ٢٥٤٤۔

الحديث رقم ٧٨: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: بيان أن اليد العليا خير من اليد السفلى، ٢ / ٧١٨، الرقم: ١٠٣٦، والترمذى فى السنن، كتاب: الشهادات عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: منه (٣٢)، ٤ / ٥٧٣، الرقم: ٢٣٤٣، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٤ / ١٨٢، الرقم: ٧٥٧٠، وفى شعب الإيمان، ٣ / ٢٢٤، الرقم: ٣٣٨٦، والرؤيانى فى المسند، ٢ / ٣٠٣، الرقم: ١٢٥١، والطيالسى مثله فى المسند، ١ / ٤٠، الرقم: ٣١٢، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١ / ٣٣٤، الرقم: ١٢٣٠۔

''حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابن آدم! تیرے لیے ضرورت سے زائد چیز کا خرچ کرنا بہتر ہے اور (ضرورت سے زائد اپنے پاس) روکے رکھنا تیرے لئے برا ہے، اور بقدرِ ضرورت (اپنے پاس) رکھنے پر تجھے کچھ ملامت نہیں اور پہلے ان پر خرچ کرو جو تمہارے زیرکفالت ہیں اور اُوپر کا ہاتھ (یعنی دینے والا ہاتھ) نیچے کے ہاتھ (یعنی لینے والے ہاتھ) سے بہتر ہے۔''

١٩٧ / ٧٩۔ عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ أَدَّى الرَّجُلُ زَكَاةَ مَالِهِ؟ فَقَالَ: مَنْ أَدَّى زَكَاةَ مَالِهِ فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ شَرُّهُ.

رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس شخص کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی، اس مال کا شر اس سے جاتا رہا۔''

١٩٨ / ٨٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أَدَّيْتَ الزَّكَاةَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ، وَمَنْ جَمَعَ مَالًا حَرَامًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِيْهِ أَجْرٌ، وَكَانَ أَجْرُهُ عَلَيْهِ.

رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

الحديث رقم ٧٩: أخرجه ابن خزيمة فى الصحيح، ٤ / ١٣، الرقم: ٢٢٥٨، والحاكم فى المستدرك، ١ / ٥٤٧، الرقم: ١٤٣٩، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٢ / ١٦١، الرقم: ١٥٧٩، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١ / ٣٠١، الرقم: ١١١١، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٣ / ٦٣۔

الحديث رقم ٨٠: أخرجه ابن خزيمة فى الصحيح، ٤ / ١١٠، الرقم: ٢٤٧١، وابن حبان فى الصحيح ٥ / ١١، الرقم: ٣٢١٦، والحاكم فى المستدرك، ١ / ٥٤٧، الرقم: ١٤٤٠۔

’’حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تو نے (اپنے مال کی) زکوٰۃ ادا کر دی تو تو نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ اور جو شخص حرام مال جمع کرے پھر اسے صدقہ کردے اسے اس صدقہ کا کوئی ثواب نہیں ملے گا بلکہ اس کا بوجھ اس پر ہوگا۔‘‘

١٩٩ / ٨١۔ عَنِ الْحَسَنِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: حَصِّنُوْا أَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاةِ، وَدَاوُوْا أَمْرَاضَكُمْ بِالصَّدَقَةِ، وَاسْتَقْبِلُوْا أَمْوَاجَ الْبَلَاءِ بِالدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت حسن بصری ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے مال و دولت کو زکوٰۃ کے ذریعے بچاؤ اور اپنی بیماریوں کا علاج صدقہ کے ذریعے کرو اور مصیبت کی لہروں کا سامنا دعا اور گریہ وزاری کے ذریعے کرو۔‘‘

٢٠٠ / ٨٢۔ عَنْ عَلْقَمَةَ ﷺ، قَالَ: فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ تَمَامَ إِسْلَامِكُمْ أَنْ تُوَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالشَّيْبَانِيُّ.

’’حضرت علقمہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں فرمایا: تمہارے اسلام کی تکمیل یہ ہے کہ تم اپنے مال کی (کامل) زکوٰۃ ادا کیا کرو۔‘‘

الحديث رقم ٨١: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: المراسيل: ١٣٣، والطبراني عن عبد الله بن مسعود ﷺ في المعجم الأوسط، ٢ / ٢٧٩، الرقم: ١٩٢٣ وفي المعجم الكبير، ١٠ / ١٢٨، الرقم: ١٠١٩٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣ / ٢٨٢، الرقم: ٣٥٥٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١ / ٣٠١، الرقم: ١١١٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣ / ٦٣.

الحديث رقم ٨٢: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٨ / ٨، الرقم: ٦، وابن قانع في معجم الصحابة، ٢ / ٢٨٥، الرقم: ٨١٦، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٤ / ٣٠٩، الرقم: ٢٣٣٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١ / ٣٠١، الرقم: ١١١٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣ / ٦٢، وقال: رواه البزار.

٢٠١ / ٨٣۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِيءُ غَضَبَ الرَّبِّ، وَتَدْفَعُ عَنْ مِيْتَةِ السُّوْءِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک صدقہ اللہ تعالیٰ کے غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بری موت سے بچاتا ہے۔‘‘

٢٠٢ / ٨٤۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَإِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِي أَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيءِ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَإِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَةَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيْقِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَإِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِي دَلْوِ أَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

الحديث رقم ٨٣: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: الزكاة عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى فضل الصَّدَقَةِ، ٣ / ٥٢، الرقم: ٦٦٤، وابن حبان فى الصحيح، ٨ / ١٠٣، الرقم: ٣٣٠٩، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٣ / ٢١٣، الرقم: ٣٣٥١، والمقدسى فى الأحاديث المختارة، ٥ / ٢١٨، الرقم: ١٨٩٧، وابن رجب فى جامع العلوم والحكم، ١ / ٢٧٢، والديلمى فى مسند الفردوس، ٢ / ٤١٣، الرقم: ٣٨٣٤، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢ / ٧، الرقم: ١٢٨٣۔

الحديث رقم ٨٤: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى صَنَائِعِ المعروف، ٤ / ٣٣٩، الرقم: ١٩٥٦، وابن حبان فى الصحيح، ٢ / ٢٨٦، الرقم: ٥٢٩، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٨ / ١٨٣، الرقم: ٨٣٤٢، والبزار فى المسند، ٩ / ٤٥٧، الرقم: ٤٠٧٠، وابن رجب فى جامع العلوم والحكم، ١ / ٢٣٥، والمروزى فى تعظيم قدر الصلاة، ٢ / ٨١٧، الرقم: ٨١٣، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٣ / ٢٨٢، الرقم: ٤٠٧٤، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٣ / ١٣٤، وفى موارد الظمآن، ١ / ٢٢٠، الرقم: ٨٦٤۔

’’حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارا اپنے مسلمان بھائی کے سامنے مسکرانا بھی صدقہ ہے، تمہارا نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے، اور تمہارا بھٹکے ہوئے کو راستہ دکھانا بھی تمہارے لیے صدقہ ہے، اور تمہارا کسی اندھے کو راستہ دکھانا بھی تمہارے لیے صدقہ ہے، اور تمہارا راستے سے پتھر، کانٹا اور ہڈی (وغیرہ تکلیف دہ چیز) کا ہٹانا بھی تمہارے حق میں صدقہ ہے اور اپنے ڈول سے دوسرے بھائی کی بالٹی میں پانی ڈالنا بھی صدقہ ہے۔‘‘

۲۰۳ / ۸۵۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامَى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ. فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ. وَكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ. وَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ. وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کے جوڑ پر صدقہ ہے جب وہ صبح کرے، (ہر جوڑ کی طرف سے ادائیگی صدقہ یہ ہے کہ) ہر دفعہ ﴿سُبْحَانَ اللهِ﴾ کہنا صدقہ ہے اور ہر دفعہ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ کہنا صدقہ ہے اور ہر دفعہ ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ﴾ کہنا صدقہ ہے اور ہر دفعہ ﴿اَللهُ أَكْبَرُ﴾ کہنا صدقہ ہے اور نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے اور ان سب کی طرف سے چاشت کے دو نفل کافی ہیں۔‘‘

الحديث رقم ۸۵: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: استحباب صلاة الضحى، ۱ / ۴۹۸، الرقم: ۷۲۰، وفی كتاب: الزكاة، باب: بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف، ۲ / ۶۰۷، الرقم: ۱۰۰۶، وابن حبان فی الصحيح، ۳ / ۱۱۹، الرقم: ۸۳۸، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۵ / ۱۶۷، الرقم: ۲۱۵۱۱، ۷۶۱۲، والبيهقی فی السنن الكبرى، ۳ / ۴۷، الرقم: ۴۶۷۷، ۷۶۱۲، والبزار فی المسند، ۹ / ۳۵۲، الرقم: ۳۵۲، وابن أبی شيبة فی المصنف، ۶ / ۵۴، الرقم: ۲۹۴۶۰، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ۱ / ۲۶۴، الرقم: ۹۹۴۔

فَصْلٌ فِي الصَّدَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ وَ الْأَقَارِبِ

﴿ أعزّاء و أقرباء پر صدقہ کرنے کا بیان ﴾

٢٠٤ / ٨٦۔ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ يَحْتَسِبُهَا فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

’’حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب آدمی اپنے اہل و عیال پر ثواب کی نیت سے خرچ کرتا ہے تو وہ (جو کچھ خرچ کرتا ہے) اس کے لیے صدقہ (کا ثواب) ہے۔‘‘

٢٠٥ / ٨٧۔ عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَفْضَلُ دِيْنَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى عِيَالِهِ. وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى دَابَّتِهِ فِي

الحديث رقم ٨٦: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: ماجاء أن الأعمال بالنية والحسبة، ولكل امرىءٍ مانوى، ١ / ٣٠، الرقم: ٥٥، ومسلم فى الصحيح كتاب: الزكوة، باب: فضل النفقة والصدقة على الأقربين والزوج والأولاد والوالدين ولو كانوا مشركين، ٢ / ٦٩٥، الرقم: ١٠٠٢، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤ / ١٢٢۔

الحديث رقم ٨٧: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: فضل النفقة على العيال والمملوك وإثم من ضيعهم أوحبس نفقتهم عنهم، ٢ / ٦٩١، الرقم: ٩٩٤، والترمذى فى السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى النفقةِ عَلَى الأَهْلِ، ٤ / ٣٤٤، الرقم: ١٩٦٦، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الجهاد، باب: فضل النفقة فى سبيل الله تعالى، ٢ / ٩٢٢، الرقم: ٢٧٦٠، والنسائى فى السنن الكبرى، ٥ / ٣٧٦، الرقم: ٩١٨٢، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٥ / ٢٧٩، الرقم: ٢٢٤٥٩، ٢٢٥٠٦، وابن حبان فى الصحيح، ١٠ / ٥٣، الرقم: ٤٢٤٢، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٤ / ١٧٨، الرقم: ٧٥٤٦، وفى شعب الإيمان، ٣ / ٢٣٧، الرقم: ٣٤٢٢، والبخارى فى الأدب المفرد، ١ / ٢٦٢، الرقم: ٧٤٨، وابن رجب فى جامع العلوم والحكم، ١ / ٢٣٦، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٣ / ٤١، الرقم: ٢٩٩٨۔

سَبِيْلِ اللهِ. وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيْلِ اللهِ. قَالَ أَبُوْقِلَابَةَ: وَبَدَأَ بِالْعَيَالِ: ثُمَّ قَالَ أَبُوْقِلَابَةَ: وَأَيُّ رَجُلٍ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنْ رَجُلٍ يُنْفِقُ عَلَى عِيَالٍ صِغَارٍ، يُعِفُّهُمْ أَوْ يَنْفَعُهُمُ اللهُ بِهِ، وَ يُغْنِيهِمْ.رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بہترین دینار وہ ہے جو کوئی شخص اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہے، بہترین دینار وہ ہے جو کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی سواری پر خرچ کرتا ہے اور بہترین دینار وہ ہے جو کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے۔ ابو قلابہ نے کہا: آپ نے گھر والوں پر خرچ سے شروع کیا تھا۔ پھر ابوقلابہ نے کہا: اس شخص سے زیادہ اور کس کا اجر ہوگا جو اپنے چھوٹے بچوں پر خرچ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کے سبب اُن بچوں کو نفع دیتا ہے اور غنی کرتا ہے۔''

۲۰۶ / ۸۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: دِيْنَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيْلِ اللهِ. وَدِيْنَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ وَدِيْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مِسْكِيْنٍ. وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ أَعْظَمُهَا أَجْرًا الَّذِي أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک دینار وہ ہے جسے تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہو، ایک دینار وہ ہے جسے تم مسکین پر صدقہ کرتے ہو اور ایک دینار وہ ہے جسے تم اپنے اہل خانہ پر خرچ کرتے ہو ان میں سب سے زیادہ

الحديث رقم ۸۸: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: فضل النفقة على العيال والمملوك وإثم من ضيعهم أو حبس نفقتهم عنهم، ۲ / ۶۹۲، الرقم: ۹۹۵، والبخاری فی الأدب المفرد، ۱ / ۲۶۳، الرقم: ۷۵۱، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲ / ۴۷۶، الرقم: ۱۰۱۷۷، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۹ / ۳۹، الرقم: ۹۰۷۹، والديلمی فی مسند الفردوس، ۲ / ۲۲۲، الرقم: ۳۰۷۹، وابن رجب فی جامع العلوم والحكم، ۱ / ۲۳۶، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ۳ / ۴۱، الرقم: ۲۹۹۷۔

اجر اس دینار پر ملے گا جسے تم اپنے اہل خانہ پر خرچ کرتے ہو۔‘‘

٢٠٧ / ٨٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالصَّدَقَةِ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ عِنْدِي دِيْنَارٌ. قَالَ: فَقَالَ: تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى نَفْسِكَ. قَالَ: عِنْدِي آخَرُ قَالَ: تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى وَلَدِكَ: قَالَ: عِنْدِي آخَرُ. قَالَ: تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى زَوْجَتِكَ أَوْ زَوْجِكَ. قَالَ: عِنْدِي آخَرُ قَالَ. أَنْتَ أَبْصَرُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے صدقہ کرنے کا حکم فرمایا تو ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے پاس ایک دینار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اپنے اوپر خرچ کرلو۔ اس نے عرض کیا: میرے پاس اور بھی ہے۔ فرمایا: اسے اپنی اولاد پر خرچ کرلو، عرض کیا: میرے پاس اور بھی ہے۔ فرمایا: اسے اپنی بیوی پر خرچ کرلو۔ عرض کیا: میرے پاس اور بھی ہے فرمایا: جس کے لیے تم مناسب سمجھو (اس پر خرچ کرو)۔‘‘

٢٠٨ / ٩٠. عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ رضی الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الصَّدَقَةُ

الحديث رقم ٨٩: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: الزكاة، باب: فى صلة الرحم، ٢/ ١٣٢، الرقم: ١٦٩١، والنسائى فى السنن، كتاب: الزكاة، باب: تفسير لك، ٥/ ٦٢، الرقم: ٢٥٣٥، وفى السنن الكبرى، ٢/ ٣٤، الرقم: ٢٣١٤، ٩١٨١، والبخارى فى الأدب المفرد، ١/ ٧٨، الرقم: ١٩٧، ٧٥٠، وابن حبان فى الصحيح، ٨/ ١٢٦، الرقم: ٣٣٣٧، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٨/ ٢٣٧، الرقم: ٨٥٠٨، والحاكم فى المستدرك، ١/ ٥٨٥، الرقم: ١٥١٤، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٧/ ٤٦٦، وفى شعب الإيمان، ٣/ ٢٣٦، الرقم: ٣٤٢١، والشافعى فى المسند، ١/ ٢٦٦، والشافعى فى السنن الماثورة، ١/ ٣٩٣، الرقم: ٥٤٩، وأبو المحاسن فى معتصر المختصر، ١/ ١٢٦، والحميدى فى المسند، ٢/ ٤٩٥، الرقم: ١١٧٦، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٣/ ٤٢، الرقم: ٣٠٠٥.

الحديث رقم ٩٠: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الزكوة عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى الصدقة على ذى القرابة، ٣/ ٤٦، الرقم: ٦٥٨، والنسائى فى ←

عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ وَعَلَى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ.

رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی حاجت مند کو صدقہ دینا (صرف) ایک صدقہ ہے اور رشتہ دار کو صدقہ دینا دو صدقات (کے برابر) ہیں، ایک صدقہ اور دوسرا صلہ رحمی۔''

...... السنن، كتاب: الزكوة، باب: الصدقة على الأقارب، ٥/٩٢، الرقم: ٢٥٨٢، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الزكاة، باب: فضل الصدقة، ١/٥٩١، الرقم: ١٨٤٤، وابن خزيمة فى الصحيح، ٨/١٣٢، الرقم: ٣٣٤٤، والحاكم فى المستدرك، ١/٥٦٤، الرقم: ١٤٧٦.

فَصْلٌ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

﴿حج اور عمرہ کا بیان﴾

٢٠٩ / ٩١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ حَجَّ هَذَا الْبَيْتَ، فَلَمْ يَرْفُثْ، وَلَمْ يَفْسُقْ، رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اس گھر (کعبہ) کا حج کیا پس وہ نہ تو عورت کے قریب گیا اور نہ ہی کوئی گناہ کیا تو (تمام گناہوں سے پاک ہوکر) اس طرح واپس لوٹا جیسے اس کی ماں نے اُسے جنم دیا تھا۔‘‘

٢١٠ / ٩٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک عمرہ

الحديث رقم ٩١: أخرجه البخاری فی الصحيح، أبواب: العمرة، باب: قول الله تعالى: فلا رفث، ٢/ ٦٤٥، الرقم: ١٧٢٣، ١٤٤٩، ١٧٢٤، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الحج، باب: فضل الحج والعمرة ويوم عرفة، ٢/ ٩٨٣، الرقم: ١٣٥٠، والنسائی فی السنن، كتاب: مناسك الحج، باب: فضل الحج، ٥/ ١١٤، الرقم: ٢٦٢٧، وابن ماجه فی السنن، كتاب: المناسك، باب: فضل الحج والعمرة، ٢/ ٩٦٤، الرقم: ٢٨٨٧۔

الحديث رقم ٩٢: أخرجه البخاری فی الصحيح، أبواب: العمرة، باب: وجوب العمرة وفضلها، ٢/ ٦٢٩، الرقم: ١٦٨٣، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الحج، باب: فی فضل الحج والعمرة ويوم عرفة، ٢/ ٩٨٣، الرقم: ١٣٤٩، والترمذی فی السنن، كتاب: الحج عن رسول الله ﷺ، باب: ما ذكر فی فضل العمرة، ٣/ ٢٧٢، الرقم: ٩٣٣ وقال أبوعيسى: هذا حديث حسن صحيح، والنسائی فی السنن، كتاب: مناسك الحج، باب: فضل العمرة، ٥/ ١١٥، الرقم: ٢٦٢٩، وابن ماجه فی السنن، كتاب: المناسك، باب: فضل الحج والعمرة، ٢: ٩٦٤، الرقم: ٢٨٨٨۔

سے دوسرے عمرہ تک کا درمیانی عرصہ گناہوں کا کفارہ ہے، اور حج مبرور (مقبول) کا بدلہ جنت ہی ہے۔“

۲۱۱/۹۳۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ أَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ أَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ، فَمَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ فَلْيَمُتْ إِنْ شَآءَ يَهُوْدِيًّا وَإِنْ شَآءَ نَصْرَانِيًّا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو فریضۂ حج کی ادائیگی میں کوئی ظاہری ضرورت یا کوئی ظالم بادشاہ یا روکنے والی بیماری (یعنی سخت مرض) نہ روکے اور وہ پھر (بھی) حج نہ کرے اور (فریضہ حج کی ادائیگی کے بغیر ہی) مر جائے تو چاہے وہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر (اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی فکر نہیں ہے)۔“

۲۱۲/۹۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللهِ. إِنْ دَعَوْهُ أَجَابَهُمْ، وَإِنِ اسْتَغْفَرُوْهُ غَفَرَ لَهُمْ.

وَفِي رِوَايَةٍ: اَلْغَازِيُّ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ.

الحديث رقم ۹۳: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: الحج عن رسول الله ﷺ، باب: مَا جَاء فِي التَّغْلِيظِ فى ترك الحج، ۳/۱۷۶، الرقم: ۸۱۲، والدارمى فى السنن، ۲/۴۵ الرقم: ۱۷۸۵، وابن أبي شيبة فى المصنف، ۳/۳۰۵، الرقم: ۱۴۴۵۰، والبيهقى فى السنن الكبرى، ۴/۳۳۴، الرقم: ۸۴۴۳، وفى شعب الإيمان، ۳/۴۳۰، الرقم: ۳۹۷۹، والديلمى فى مسند الفردوس، ۳/۶۲۵، الرقم: ۵۹۵۱، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ۲/۱۳۷، الرقم: ۱۸۲۰۔

الحديث رقم ۹۴: أخرجه ابن ماجه فى السنن، كتاب: المناسك، باب: فضل دعاء الحج، ۲/۹، الرقم: ۲۸۹۲، وابن حبان فى الصحيح، ۹/۴۴۷، الرقم: ۳۶۹۲، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ۶/۲۴۷، الرقم: ۶۳۱۱، والبيهقى فى السنن الكبرى، ۵/۲۶۲، الرقم: ۱۰۱۶۸، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ۲/۱۰۷، الرقم: ۱۶۹۷، وَ قَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ۔

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں، وہ اس سے دعا کریں تو ان کی دعا قبول کرتا ہے اور اگر اس سے بخشش طلب کریں تو انہیں بخش دیتا ہے۔ (ایک روایت میں) جہاد کرنے والا، حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا (کے الفاظ بھی ہیں)۔''

٢١٣ / ٩٥۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ دَخَلَ الْبَيْتَ دَخَلَ فِي حَسَنَةٍ وَخَرَجَ مِنْ سَيِّئَةٍ مَغْفُوْرًا لَهُ.

رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص بیت اللہ میں داخل ہوگیا وہ نیکی میں داخل ہوگیا اور برائی سے خارج ہو کر مغفرت پا گیا۔''

٢١٤ / ٩٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوْا. فَقَالَ رَجُلٌ: أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ فَسَكَتَ حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا. فَقَالَ: لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ، لَوَجَبَتْ وَلَمَّا اسْتَطَعْتُمْ. ثُمَّ قَالَ: ذَرُوْنِي مَا تَرَكْتُكُمْ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ

الحديث رقم ٩٥: أخرجه ابن خزيمة فى الصحيح، ٤ / ٣٣٢، الرقم: ٣٠١٣، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١١ / ٢٠٠، الرقم: ١١٤٩٠، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٣ / ٢٩٣۔

الحديث رقم ٩٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الحج، باب: فرض الحج مرة فى العمر، ٢ / ٩٧٥ الرقم: ١٣٣٧، والترمذى فى السنن، كتاب: الحج عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء كم فرض الحج، ٣ / ١٧٨، الرقم: ٨١٤، والنسائى فى السنن، كتاب: مناسك الحج، باب: وجوب الحج، ٥ / ١١٠، الرقم: ٢٦١٩، وابن ماجة فى السنن، كتاب: المناسك، باب: فرض الحج، ٢ / ٩٦٣، الرقم: ٢٨٨٤، وابن خزيمة فى الصحيح، ٤ / ١٢٩، الرقم: ٢٥٠٨۔

قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ، وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ، فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوْهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! تم پر حج فرض کر دیا گیا ہے پس حج کیا کرو۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہر سال حج فرض ہے؟ آپ ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ تین مرتبہ اس نے یہی عرض کیا۔ اس کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو (ہر سال) فرض ہو جاتا اور پھر تم اس کی طاقت نہ رکھتے۔ پھر فرمایا: میری اتنی ہی بات پر اکتفا کیا کرو جس پر میں تمہیں چھوڑوں، اس لئے کہ تم سے پہلے لوگ زیادہ سوال کرنے اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے کی بناء پر ہی ہلاک ہوئے تھے، لہٰذا جب میں تمہیں کسی شے کا حکم دوں تو بقدر استطاعت اسے بجا لایا کرو اور جب کسی شے سے منع کروں تو اسے چھوڑ دیا کرو۔''

۲۱۵ / ۹۷۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي الْحَجَرِ: وَاللهِ لَيَبْعَثُهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا، وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ يَشْهَدُ عَلَى مَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حجرِ اسود کے متعلق فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے دو آنکھیں عطا فرمائے گا جن سے یہ دیکھے گا اور ایک زبان عطا فرمائے گا جس سے یہ بولے گا اور ہر اس شخص کے متعلق گواہی دے گا جس نے حالتِ ایمان میں اسے بوسہ دیا۔''

الحديث رقم ۹۷: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الحج عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فی الحجر الأسود، ۳ / ۲۹۴، الرقم: ۹۷۱، وابن خزيمة فی الصحيح، ٤ / ۲۲۰، الرقم: ۲۷۳۵، وابن حبان فی الصحيح، ۹ / ۲۵، الرقم: ۳۷۱۲، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۱ / ۲٤۷، الرقم: ۲۲۱۵، والبيهقی فی السنن الکبری، ۵ / ۷۵، الرقم: ۹۰۱٤۔

٢١٦ / ٩٨۔ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ، عَنْ عُمَرَ رضي الله عنه أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَبَّلَهُ، فَقَالَ: إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ، لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ. وفي رواية: قَالَ عُمَرُ: شَيْءٌ صَنَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَلَا نُحِبُّ أَنْ نَتْرُكَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

’’حضرت عابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حجرِ اسود کے پاس آئے اور اسے بوسہ دے کر کہا: میں خوب جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے نہ تو نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع۔ اگر میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں کبھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔ (اور ایک روایت میں ہے کہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ وہ کام ہے جسے حضور نبی اکرم ﷺ نے ادا فرمایا ہے پس ہم نہیں چاہتے کہ اسے ترک کر دیں۔‘‘

الحديث رقم ٩٨: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الحج، باب: ما ذُكر فى الحجر الأسود، ٢ / ٥٧٩، الرقم: ١٥٢٠، ١٥٢٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: الحج، باب: استحباب تقبيل الحجر الأسود في الطواف، ٢ / ٩٢٥، الرقم: ١٢٧٠، وأبوداود في السنن، كتاب: المناسك، باب: في تقبيل الحجر، ٢ / ١٧٥، الرقم: ١٨٧٣، والنسائي في السنن، كتاب: مناسك الحج، باب: كيف يقبل، ٥ / ٢٢٧، الرقم: ٢٩٣٨، وابن ماجه فى السنن، باب: استلام الحجر، ٢ / ٩٨١، الرقم: ٢٩٤٣، ومالك في الموطأ، ١ / ٣٦٧، الرقم: ٨١٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١ / ١٦، الرقم: ٩٩، والبزار في المسند، ١ / ٩٤٩، الرقم: ١٣٩، وابن حبان في الصحيح، ٤ / ٢١٢، الرقم: ٢٧١١۔

فَصْلٌ فِي فَضَائِلِ مَكَّةَ الْمُكَرَّمَةِ

﴿فضائلِ مکّہ مکرّمہ کا بیان﴾

٢١٧/ ٩٩۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ لَيْسَ لَهُ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ إِلَّا عَلَيْهِ الْمَـلَائِكَةُ صَافِّيْنَ يَحْرُسُوْنَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی شہر ایسا نہیں جسے دجال نہ روندے سوائے مکّہ مکرّمہ اور مدینہ منوّرہ کے۔ ان کے راستوں میں سے ہر راستہ پر صف بستہ فرشتے حفاظت کر رہے ہوں گے۔''

٢١٨/ ١٠٠۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: يَوْمَ افْتَتَحَ مَكَّةَ، فَإِنَّ هَذَا بَلَدٌ حَرَّمَهُ اللهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ، وَهُوَ

الحديث رقم ٩٩: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل المدينة، باب: لا يدخل الدجال المدينة، ٢/ ٦٦٥، الرقم: ١٧٨٢، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الفتن وأشراط الساعة، باب: قصة الجساسة، ٤/ ٢٢٦٥، الرقم: ٢٩٤٣، والنسائی فی السنن الكبری، ٢/ ٤٨٥، الرقم: ٤٢٧٤، وابن حبان فی الصحيح، ١٥/ ٢١٤، الرقم: ٦٨٠٣، والمقرئ فی السنن الواردة فی الفتن، ٦/ ١١٦٣، الرقم: ٦٣٨۔

الحديث رقم ١٠٠: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: جزاء الصَّيدِ، باب: لا يحل القتال بمكة، ٢/ ٦٥١، الرقم: ١٧٣٧، وفی كتاب: الجزية، باب: إثم الغادر للبر والفاجر، ٣/ ١١٦٤، الرقم: ٣٠١٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: الحج، باب: تحريم مكة وصيدها وخلاها وشجرها ولقطتها إلا لمنشد على الدوام، ٢/ ٩٨٦، الرقم: ١٣٥٣، والنسائی فی السنن، كتاب: مناسك الحج، باب: حرمة مكة، ٥/ ٢٠٣، الرقم: ٢٨٧٤، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١/ ٢٥٩، الرقم: ٢٣٥٣، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٣/ ٤٤١، الرقم: ٤٠٠٧۔

حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللهِ إِلَى يَومِ الْقِيَامَةِ، وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ، وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضي اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے جب مکہ مکرمہ فتح کیا تو اس روز فرمایا: اس شہر کواللہ تعالیٰ نے اس دن سے حرمت عطا فرمائی ہے جس روز آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا اور وہ اللہ تعالیٰ کی حرمت کے باعث تا قیامت حرام ہے اور اِس میں جنگ کرنا کسی کے لئے نہ مجھ سے پہلے حلال ہوا نہ میرے لئے مگر دن کی ایک ساعت کے لئے، پس وہ اللہ تعالیٰ کی حرمت کے ساتھ قیامت تک حرام ہے۔ نہ اِس کا کانٹا توڑا جائے اور نہ اس کا شکار بھڑکایا جائے اور اس کی گری پڑی چیز صرف وہ اٹھائے جس نے اعلان کرنا ہو اور نہ یہاں کی گھاس اُکھاڑی جائے۔‘‘

٢١٩ / ١٠١۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَدِيّ ابْنِ حَمْرَاءَ الزُّهْرِيّ ﷺ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَاقِفًا عَلَى الْحَزْوَرَةِ، فَقَالَ: وَاللهِ إِنَّكِ لَخَيْرُ أَرْضِ اللهِ وَأَحَبُّ أَرْضِ اللهِ إِلَى اللهِ وَلَوْلَا أَنِّي أُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبداللہ بن عدی بن حمرا ﷺ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی

الحديث رقم ١٠١: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل مكة، ٥/ ٧٢٢، الرقم: ٣٩٢٥، والنسائی فی السنن الكبرى، ٢/ ٤٧٩، الرقم: ٤٢٥٢ – ٤٢٥٣، وابن ماجه فی السنن، كتاب: المناسك، باب: فضل مكة، ٢/ ١٠٣٧، الرقم: ٣١٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ٣٠٥، الرقم: ١٨٧٣٩، وابن حبان فی الصحيح، ٩/ ٢٢، الرقم: ٣٧٠٨، والحاكم فی المستدرك، ٣/ ٨، الرقم: ٤٣٧٠، وقال الحاكم: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

اکرم ﷺ کو مقام حزورہ پر کھڑے ہوکر فرماتے ہوئے سنا: اللہ رب العزت کی قسم! اے مکہ تو اللہ تعالیٰ کی ساری زمین سے بہتر اور اللہ تعالیٰ کو ساری زمین سے زیادہ محبوب ہے اگر مجھے تجھ سے نکل جانے پر مجبور نہ کیا جاتا تو میں ہرگز نہ جاتا۔‘‘

٢٢٠ / ١٠٢۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِمَكَّةَ مَا أَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَأَحَبَّكِ إِلَيَّ وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمِي أَخْرَجُوْنِي مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ کو مخاطب کر کے فرمایا: (اے مکہ!) تو کتنا اچھا شہر ہے اور مجھے کتنا عزیز ہے اگر میری قوم مجھے یہاں سے نہ نکالتی تو میں تیرے علاوہ کہیں نہ ٹھہرتا۔‘‘

٢٢١ / ١٠٣۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ بِصَلَاةٍ، وَصَلَاتُهُ فِي مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ صَلَاةً، وَصَلَاتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُجَمَّعُ فِيْهِ بِخَمْسِ مِائَةِ صَلَاةٍ. وَصَلَاتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى بِخَمْسِيْنَ أَلْفِ صَلَاةٍ. وَصَلَاتُهُ فِي مَسْجِدِي بِخَمْسِيْنَ أَلْفِ صَلَاةٍ. وَصَلَاتُهُ فِي الْمَسْجِدِ

الحديث رقم ١٠٢: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل مكة، ٥ / ٧٢٣، الرقم: ٣٩٢٦، وابن حبان فی الصحيح، ٩ / ٢٣، الرقم: ٣٧٠٩، والحاكم فی المستدرك، ١ / ٦٦١، الرقم: ١٧٨٧، والطبرانی فی المعجم الكبير، ١٠ / ٢٦٧، ٢٧٠، الرقم: ١٠٦٢٤، ١٠٦٣٣، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٣ / ٤٤٣، الرقم: ٤٠١٣۔

الحديث رقم ١٠٣: أخرجه ابن ماجه فی السنن، کتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ماجاء فی الصلاة فی المسجد الجامع، ١ / ٤٥٣، الرقم: ١٤١٣، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٧ / ١١٢، الرقم: ٧٠٠٨، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢ / ١٤٠، الرقم: ١٨٣٣۔

الْحَرَامِ بِمِائَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالطَّبَرَانِيُّ.
وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رُوَاتُهُ ثِقَاتٌ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو اپنے گھر میں نماز پڑھے اسے ایک نماز کا اور جو قبیلے میں نماز پڑھے اسے پچیس نمازوں کا اور جو جامع مسجد میں نماز پڑھے اسے پانچ سو نمازوں کا، جو جامع مسجد اقصیٰ اور میری مسجد (مسجد نبوی) میں نماز پڑھے اسے پچاس ہزار کا اور جو مسجد حرام میں نماز پڑھے اسے ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔''

٢٢٢ / ١٠٤. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ، أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ؟ قَالَ: الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ. قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى. قُلْتُ: كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: أَرْبَعُوْنَ سَنَةً، ثُمَّ أَيْنَمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ بَعْدُ فَصَلِّهْ، فَإِنَّ الْفَضْلَ فِيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں عرض کیا: یارسول اللہ! زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مسجد الحرام۔ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اس کے بعد؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مسجد اقصیٰ۔ میں

الحديث رقم ١٠٤: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: يَزِفُّونَ النَّسلَانُ فِي المَشْيِ، ٣ / ١٢٣١، الرقم: ٣١٨٦، وفى كتاب: الأنبياء، باب: قول الله تعالى: وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ: [ص: ٣٠] الرَّاجِعُ الْمُنِيْبُ، ٣ / ١٢٦٠، الرقم: ٣٢٤٣، ومسلم فى الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، ١ / ٣٧٠، الرقم: ٥٣٠، والنسائى فى السنن، كتاب: المساجد، باب: ذكر أي مسجد وضع أولا، ٢ / ٣٢، الرقم: ٦٩٠، وفى السنن الكبرى، ١ / ٢٥٥، الرقم: ٧٦٩، وابن ماجه فى السنن، كتاب: المساجد والجماعات، باب: أي مسجد وضع أول، ١ / ٢٤٨، الرقم: ٧٥٣، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٥ / ١٥٠، الرقم: ٢١٣٧١، ٢١٤٢٠، ٢١٤٢٧، ٢١٤٢٨، ٢١٤٥٩، وابن خزيمة فى الصحيح، ٢ / ٥، الرقم: ٧٨٧، ١٢٩٠، وابن حبان فى الصحيح، ٤ / ٤٧٥، الرقم: ١٥٩٨: ١٤ / ١٢٠، الرقم: ٦٢٢٨، وعبد الرزاق فى المصنف، ١ / ٤٠٣، الرقم: ١٥٧٨-٥٩٢٥، والبزار فى المسند، ٩ / ٤١٠، الرقم: ٤٠١٥.

نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) ان دونوں (مسجدوں) کی تعمیر کے درمیان کتنا وقفہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: چالیس سال۔ لیکن تم جہاں وقت ہو جائے اسی جگہ نماز پڑھ لیا کرو اسی میں تمہارے لئے فضیلت ہے۔''

٢٢٣ / ١٠٥۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لِهٰذَا الْحَجَرِ لِسَانًا وَشَفَتَيْنِ يَشْهَدُ لِمَنِ اسْتَلَمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَقٍّ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک اس پتھر (حجرِ اسود) کو اللہ تعالیٰ نے ایک زبان اور دو ہونٹ عطا فرمائے ہیں جن سے یہ قیامت کے دن ان لوگوں کے بارے میں گواہی دے گا جنہوں نے حق سمجھ کر اسے بوسہ دیا ہوگا۔''

٢٢٤ / ١٠٦۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَاقُوْتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللهُ نُوْرَهُمَا وَلَوْلَمْ يَطْمِسْ نُوْرَهُمَا لَأَضَاءَتَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے

الحديث رقم ١٠٥: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ١ / ٢٦٦، الرقم: ٢٣٩٨، وابن خزيمة فى الصحيح، ٤ / ٢٢١، الرقم: ٢٧٣٦، وابن حبان فى الصحيح، ٩ / ٢٥، الرقم: ١ / ٣٧، والحاكم فى المستدرك، ١ / ٦٢٧، الرقم: ١٦٨٠، وأبويعلى فى المسند، ٥ / ١٠٧، الرقم: ٢٧١٩، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٣ / ٤٥٠، الرقم: ٤٠٣٥، والمقدسى فى الأحاديث المختارة، ١٠ / ٢٠٤، الرقم: ٢٠٩۔٢١٠.

الحديث رقم ١٠٦: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الحج عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في فضل الحجر الأسود والركن والمقام، ٣ / ٢٢٦، الرقم: ٨٧٨، ←

فرمایا: رکنِ یمانی اور مقامِ ابراہیم جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے نور کی روشنی بجھا دی ہے اگر اللہ تعالیٰ انہیں نہ بجھاتا تو ان کی روشنی مشرق سے مغرب تک سارا ماحول روشن کر دیتی۔''

------ وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٢١٣-٢١٤، الرقم: ٧٠٠٠-٧٠٠٨، وابن حبان في الصحيح، ٩/ ٢٤، الرقم: ٣٧١٠، والحاكم في المستدرك، ١/ ٦٢٦، الرقم: ١٦٧٧، وروى عن أنس بن مالك ﷺ بنحوه في المستدرك، ١/ ٦٢٧، الرقم: ١٦٧٨، وعبد الرزاق في المصنف، ٥/ ٣٩، الرقم: ٨٩٢١.

فَصْلٌ فِي فَضَائِلِ الْمَدِيْنَةِ الْمُنَوَّرَةِ

﴿فضائلِ مدینہ منوّرہ کا بیان﴾

۲۲۵ /۱۰۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کا حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔‘‘

۲۲٦ /۱۰۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الإِيْمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَی الْمَدِيْنَةِ، كما تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَی جُحْرِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الحديث رقم ۱۰۷: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الجمعة، باب: فضل ما بين القبر والمنبر، ۱/ ۳۹۹، الرقم: ۱۱۳۸، وفی کتاب: الحج، باب: کراهية النبی ﷺ أن تعری المدينة، ۲/ ٦٦۷، الرقم: ۱۷۸۹، وفی کتاب: الرقاق، باب: فی الحوض، ۵/ ۲٤۰۸، الرقم: ٦۲۱٦، وفی کتاب: الإعتصام بالکتاب والسنة، باب: ذکر النبی ﷺ ، وفی باب: حض علی إتفاق أهل العلم وماجتمع عليه الحرمان مکة والمدينة، ٦/ ۲٦۷۲، الرقم: ٦۹۰٤، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الحج، باب: ما بين القبر والمنبر روضة من رياض الجنة، ۲/ ۱۱۰، ۱۱۱، الرقم: ۱۳۹۰۔۱۳۹۱، والترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی فضل المدينة، ۵۰/ ۷۱۸۔ ۷۱۹، الرقم: ۳۹۱۵۔۳۹۱٦، والنسائی فی السنن، کتاب: المساجد، باب: فضل مسجد النبی ﷺ والصلاة فيه، ۲/ ۳۵، الرقم: ٦۹۵، والنسائی فی السنن الکبری، ۱/ ۲۵۷، الرقم: ۷۷٤، ۲/ ۳۵، الرقم: ٦۹۵، ومالك فی الموطأ، ۱/ ۱۹۷، الرقم: ٤٦۳۔٤٦٤، وأحمد بن حنبل، فی المسند، ۲/ ۲۳٦، الرقم: ۷۲۲۲۔

الحديث رقم ۱۰۸: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل المدينة، باب: ←

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے قریب) ایمان اِس طرح مدینہ منورہ کی طرف سمٹ جائے گا جیسے سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ آتا ہے۔''

٢٢٧ / ١٠٩۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مِنْ كَذَا إِلَى كَذَا، لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا، وَلَا يُحْدَثُ فِيهَا حَدَثٌ، مَنْ أَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وهذا لفظ البخاري وزاد مسلم: **لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرَفاً وَلَا عَدَلًا.**

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مدینہ منورہ فلاں جگہ سے فلاں جگہ تک حرم ہے اس کے درخت نہ کاٹے جائیں اور نہ اس میں کوئی فتنہ بپا کیا جائے جو اس میں فتنہ کا کوئی کام ایجاد کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے یہ الفاظ بھی انہی کے ہیں اور مسلم

------ باب: الإيمانُ يأرز إلى المدينة، ٢/ ٦٦٣، الرقم: ١٧٧٧، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان أن الإسلام بدأ غريبا وسيعود غريبا وإنه يأرز بين المسجدين، ١/ ١٣١، الرقم: ١٤٧، والترمذي فى السنن، كتاب: الإيمان عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء أن الإسلام بدأ غريبا وسيعود غريبا، ٥/ ١٨، الرقم: ٢٦٣٠، وابن ماجه فى السنن، كتاب: المناسك، باب: فضل المدينة، ٢/ ١٠٨، الرقم: ٣١١١، وابن حبان فى الصحيح، ٩/ ٤٦، الرقم: ٧٨٣٣۔

الحديث رقم ١٠٩: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: فضائل المدينة، باب: حرم المدينة، ٢/ ٦٦١، الرقم: ١٧٦٨، وفى كتاب: الإعتصام بالكتاب والسنة، باب: إثم من آوى محدثا، ٦/ ٢٦٦٥، الرقم: ٦٨٧٦، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الحج، باب: فضل المدينة ودعاء النبى ﷺ فيها بالبركة وبيان تحريمها وتحريم صيدها وشجرها وبيان حدود حرمها، ٢/ ٩٩٤، الرقم: ١٣٦٦، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٥/ ١٩٧، الرقم: ٩٧٣٩، والطحاوى فى شرح معانى الآثار، ٤/ ١٩٣۔

نے ان الفاظ کے اضافہ کے ساتھ روایت کیا ہے کہ: ’’قیامت کے دن اس کا فرض ونفل کچھ بھی قبول نہ ہوگا۔‘‘

٢٢٨ / ١١٠. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم: إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا. لَا يُقْطَعُ عِضَاهُهَا وَلَا يُصَادُ صَيْدُهَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا تھا اور میں دونوں کالے پتھروں والے میدانوں کے درمیان مدینہ منورہ کو حرم قرار دیتا ہوں نہ وہاں کوئی درخت اور جھاڑی کاٹی جائے اور نہ ہی وہاں کوئی جانور شکار کیا جائے۔‘‘

٢٢٩ / ١١١. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: وَلَا يُرِيدُ أَحَدٌ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ بِسُوْءٍ إِلَّا أَذَابَهُ اللهُ فِي النَّارِ ذَوْبَ الرَّصَاصِ، أَوْ ذَوْبَ الْمِلْحِ فِي الْمَاءِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اہلِ مدینہ کو تکلیف دینا چاہے گا تو اللہ تعالیٰ دوزخ میں اسے اس طرح پگھلائے

الحديث رقم ١١٠: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الحج، باب: فضل المدينة ودعاء النبى صلی الله عليه وآله وسلم فيها بالبركة وبيان تحريمها وتحريم صيدها وشجرها وبيان حدود حرمها، ٢ / ٩٩٢، الرقم: ١٣٦٢، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١ / ١٨٤، والعسقلانى فى فتح البارى، ٤ / ٨٤، والزرقانى فى شرحه على موطا إمام مالك، ٤ / ٢٨٣، والنووى فى شرحه على صحيح مسلم، ٩ / ١٣٦.

الحديث رقم ١١١: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الحج، باب: فضل المدينة ودعاء النبى صلی الله عليه وآله وسلم فيها بالبركة وبيان تحريمها وتحريم صيدها وشجرها وبيان حدود حرمها، ٢ / ٩٩٢، الرقم: ١٣٦٣، والنسائى فى السنن الكبرى، ٢ / ٤٨٦، الرقم: ٤٢٧٩، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١ / ١٨٤، الرقم: ١٦٠٦، وابن كثير الدورقى فى مسند سعد، ١ / ٨٢، الرقم: ٣٨، وإبراهيم الجندى فى فضائل المدينة، ١ / ٢٩، الرقم: ٢٨.

گا جس طرح آگ میں سیسہ پگھلتا ہے یا جس طرح نمک پانی میں پگھلتا ہے۔‘‘

٢٣٠ / ١١٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِيْنَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مدینہ منورہ کے راستوں پر فرشتے (بطور محافظ مقرر) ہیں لہٰذا طاعون اور دجال اس (مقدس شہر) میں داخل نہیں ہوں گے۔‘‘

٢٣١ / ١١٣۔ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ رُعْبُ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ، عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مسیح دجال کا رعب مدینہ کے اندر داخل نہیں ہوگا اس دن اس (شہر) کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے مقرر ہوں گے۔‘‘

الحديث رقم ١١٢: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: فضائل المدينة، باب: لا يدخل الدجال المدينة، ٢ / ٦٦٤، الرقم: ١٧٨١، وفى كتاب: الطب، باب: ما يُذْكَرُ في الطاعون، ٥ / ٢١٦٥، الرقم: ٥٣٩٩، وفى كتاب: الفتن، باب: لا يدخل الدجال المدينة، ٦ / ٢٦٠٩، الرقم: ٦٧١٤، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الحج، باب: صيانة المدينة من دخول الطاعون والدجال إليها، ٢ / ١٠٠٥، الرقم: ١٣٧٩، ومالك فى الموطأ، ٢ / ٨٩٢، الرقم: ١٥٨٢، والجندى فى فضائل المدينة، ١ / ٢٤، الرقم: ١٥، والمقرىء فى السنن الواردة فى الفتن، ٦ / ١١٦٥، الرقم: ٢، وأبونعيم فى المسند المستخرج، ٤ / ٤٧، الرقم: ٣١٩٣.

الحديث رقم ١١٣: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: فضائل المدينة، باب: لايدخُلُ الدَّجَّال المدينة، ٢ / ٦٦٤، الرقم: ١٧٨٠، وفى كتاب: الفتن، باب: ذكر الدجال، ٦ / ٢٦٠٧، الرقم: ٦٧٠٧، وابن حبان فى الصحيح، ٩ / ٤٨، الرقم: ٣٧٣١، ٦٨٠٥، والحاكم فى المستدرك، ٤ / ٥٨٥، الرقم: ٨٦٢٧، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٦ / ٤٠٦، الرقم: ٣٢٤٢٥، ٣٧٤٨٣.

٢٣٢ / ١١٤۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ: اَللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَي مَاجَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس رضی الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! مدینہ منورہ میں اس سے دوگنا برکت عطا فرما جتنی تو نے مکہ مکرمہ میں رکھی ہے۔‘‘

٢٣٣ / ١١٥۔ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ صَبَرَ عَلَى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا، كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ (يَعْنِي الْمَدِينَةَ) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَمَالِكٌ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، جو شخص مدینہ منورہ کی سختیوں اور مصیبتوں پر صبر کرے گا قیامت کے دن میں اس کا گواہ ہوں گا یا اس کی شفاعت کروں گا۔‘‘

٢٣٤ / ١١٦۔ عَن أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا يَصْبِرُ

الحديث رقم ١١٤: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل المدينة، باب: المدينة تَنْفِي الْخَبَثَ، ٢ / ٦٦٦، الرقم: ١٧٨٦، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الحج، باب: فضل المدينة ودعا النبی ﷺ فيها بالبرکة وبيان تحريمها وتحريم صيدها وشجرها وبيان حدود حرمها، ٢ / ٩٩٤، الرقم: ١٣٦٩، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢ / ١٤٨، الرقم: ١٨٧٣۔

الحديث رقم ١١٥: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: الحج، باب: الترغيب في سکنی المدينة والصبر علی لأوائها، ٢ / ١٠٠٤، الرقم: ١٣٧٧، والنسائی فی السنن الکبری، ٢ / ٤٨٧، الرقم: ٤٢٨١، ومالك فی الموطأ، ٢ / ٨٨٥، الرقم: ١٥٦٩، وابن حبان فی الصحيح، ٣ / ٥٦، الرقم: ٣٧٣٩، والبيهقی فی شعب الايمان، ٣ / ٤٩٦، الرقم: ٤١٧٩، والجندی فی فضائل المدينة، ١ / ٣١، الرقم: ٣٢۔ ٣٤، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢ / ١٤٥۔١٤٦، الرقم: ١٨٥٧۔١٨٥٨، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٣ / ٣٠٠: ٦ / ١١٩، وَقَالَ الهيثمیُّ: وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ۔

الحديث رقم ١١٦: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: الحج، باب: الترغيب في سکنی المدينة والصبر علی لأوائها، ٢ / ١٠٠٤، الرقم: ١٣٧٨۔

عَلَى لَأْوَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي، إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ شَهِيْدًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے جو شخص بھی مدینہ پاک کی تنگی اور سختی پر صبر کرے گا۔ قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا یا اس کے حق میں گواہی دوں گا۔‘‘

اَلْبَابُ الرَّابِعُ:

كَيْفِيَّةُ صَلَاةِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم

﴿حضور نبی اکرم صلی الله علیہ وآلہ وسلم کا طریقۂ نماز﴾

١. فَصْلٌ فِي الإِمَامَةِ وَعَدَمِ الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ

﴿امامت کرانے اور بلند آواز سے تسمیہ نہ پڑھنے کا بیان﴾

٢. فَصْلٌ فِي عَدَمِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ

﴿تکبیرِ اُولیٰ کے علاوہ نماز میں رفع یدین نہ کرنے کا بیان﴾

٣. فَصْلٌ فِي تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الإِمَامِ

﴿اِمام کے پیچھے قرأت نہ کرنے کا بیان﴾
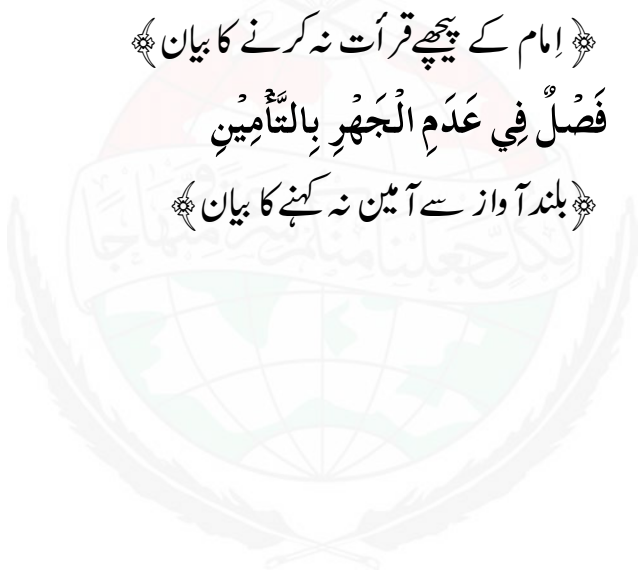
٤. فَصْلٌ فِي عَدَمِ الْجَهْرِ بِالتَّأْمِيْنِ

﴿بلند آواز سے آمین نہ کہنے کا بیان﴾

فَصْلٌ فِي الْإِمَامَةِ وَعَدَمِ الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿اِمامت کرانے اور بلند آواز سے تسمیہ نہ پڑھنے کا بیان﴾

٢٣٥ / ١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ رَكِبَ فَرَسًا فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ. قَالَ أَنَسٌ رضي الله عنه: فَصَلَّى لَنَا يَوْمَئِذٍ صَلَاةً مِنَ الصَّلَوَاتِ، وَهُوَ قَاعِدٌ، فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُوْدًا، ثُمَّ قَالَ لَمَّا سَلَّمَ: إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا. وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا، وَإِذَا قَالَ: ﴿سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ﴾، فقُوْلُوْا: ﴿رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الحديث رقم ١: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: صفة الصلاة، باب: إيجاب التكبير وافتتاح الصلاة، ١ / ٢٥٧، الرقم: ٦٩٩، وفى كتاب: الجمعة، باب: صلاة القاعد، ١ / ٣٧٥، الرقم: ١٠٦٣، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: ائتمام المأموم بالإمام، ١ / ٣٠٨، الرقم: ٤١١، وأبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: الإمام يصلى من قعود، ١ / ١٦٤، الرقم: ٦٠١، والنسائي في السنن، كتاب: الإمامة، باب: الإئتمام بالإمام يصلى قاعدا، ٢ / ٩٨، الرقم: ٨٣٢، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ماجاء فى إنما جعل الإمام ليؤتم به، ١ / ٣٩٢، الرقم: ١٢٣٨، ومالك في الموطأ، ١ / ١٣٥، الرقم: ٣٠٤، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٤١١، الرقم: ٩٣١٨، والشافعى في المسند، ١ / ٥٨، وابن حبان في الصحيح، ٥ / ٤٦١، الرقم: ٢١٠٣، ٥ / ٤٦٩، الرقم: ٢١٠٨، والنسائي في السنن الكبرى، ١ / ٢٩٢، الرقم: ٩٠٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧ / ٢٨٦، الرقم: ٣٦١٣٤، وعبد الرزاق في المصنف، ٢ / ٤٦٠، الرقم: ٤٠٧٨، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ١ / ٤٠٣، وأبويعلى في المسند، ٦ / ٢٨٣، الرقم: ٣٥٩٥، وأبوعوانة في المسند، ١ / ٤٣٦، الرقم: ١٦١٩، والبيهقى فى السنن الصغرى، ١ / ٣٢٠، الرقم: ٥٤٦، وفى السنن الكبرى، ٢ / ٩٧، الرقم: ٢٤٥١، والطبراني في مسند الشاميين، ١ / ٦٢، الرقم: ٦٦۔

''حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ گھوڑے پر سوار ہوئے اور آپ ﷺ کا دایاں پہلو مبارک زخمی ہو گیا سو آپ ﷺ نے ہمیں ایک نماز بیٹھ کر پڑھائی اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی پھر آپ ﷺ نے سلام پھیر کر فرمایا: امام تو بنایا ہی اس لیے جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ ﴿سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ﴾ کہے تو تم ﴿رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ﴾ کہو۔''

٢٣٦ / ٢۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: خَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ، فَصَلَّى لَنَا قَاعِدًا، فَصَلَّيْنَا مَعَهُ قُعُوْدًا، ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ: إِنَّمَا الإِمَامُ (أَوْ إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا، وَإِذَا قَالَ: ﴿سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ﴾، فَقُوْلُوْا: ﴿رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ﴾، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ گھوڑے

الحديث رقم ٢: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: صفة الصلاة، باب: إيجاب التكبير وافتتاح الصلاة، ١: ٢٥٧، الرقم: ٧٠٠، وفي كتاب: الجمعة، باب: صلاة القاعد، ١/ ٣٧٥، الرقم: ١٠٦٣، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: ائتمام المأموم بالإمام، ١/ ٣٠٨، الرقم: ٤١١، والترمذي في السنن، كتاب: الصلاة عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء إذا صلى الإمام قاعدا فصلوا قعودا، ٢/ ١٩٤، الرقم: ٣٦١، وقال أبوعيسى: هذا حديث حسن صحيح، وأبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: الإمام يصلي من قعود، ١/ ١٦٤، الرقم: ٦٠١، والنسائي في السنن، كتاب: التطبيق، باب: ما يقول المأموم، ٢/ ١٩٥، الرقم: ١٠٦١، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ماجاء في إنما جعل الإمام ليؤتم به، ١/ ٣٩٣، الرقم: ١٢٣٨، والشافعي في المسند، ١/ ٥٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ١١٠، الرقم: ١٢٠٩٥، وابن حبان في الصحيح، ٥/ ٤٧٧، الرقم: ٢١١٣۔

سے نیچے تشریف لے آئے تو خراش آ گئی، آپ ﷺ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ بیٹھ کر نماز پڑھی، پھر فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: امام اسی لئے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، جب رکوع کرے تو رکوع کرو، جب سر اٹھائے تو سر اٹھاؤ اور جب وہ ﴿سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ﴾ کہے تو تم ﴿رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ﴾ کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔‘‘

٢٣٧ / ٣۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَقِيْمُوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ، فَوَاللهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِي (وَرُبَّمَا قَالَ: مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي) إِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رکوع اور سجدے پورے کیا کرو، خدا کی قسم! میں تمہیں اپنے بعد بھی دیکھتا ہوں (اور کبھی فرمایا: پیٹھ پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں) جب تم رکوع اور سجدہ کرتے ہو۔‘‘

٢٣٨ / ٤۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنَى عَلَى ذِرَاعِهِ الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ. وَقَالَ أَبُوْحَازِمٍ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا يَنْمِي ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمَالِكٌ.

’’حضرت سہل بن سعد ﷺ نے فرمایا: لوگوں سے کہا جاتا تھا کہ نمازی حالت نماز

الحديث رقم ٣: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: صفة الصلوة، باب: الخشوع فی الصلاة، ١ / ٢٥٩، الرقم: ٧٠٩، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: الأمر بتحسين الصلاة وإتمامها والخشوع فيها، ١ / ٣١٩، الرقم: ٤٢٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣ / ١٣٠، الرقم: ١٢٣٤٣۔

الحديث رقم ٤: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: صفة الصلاة، باب: وضع اليمنى على اليسرى فى الصلوة، ١ / ٢٥٩، الرقم: ٧٠٧ ومالك في الموطأ، ١ / ١٥٩، الرقم: ٣٧٦، وأبو عوانة في المسند، ١ / ٤٢٩، الرقم: ١٥٩٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٦ / ١٤٠، الرقم: ٥٧٧٢۔

میں اپنے دائیں ہاتھ کو اپنی بائیں کلائی پر رکھے۔ ابوحازم نے فرمایا کہ مجھے تو یہی معلوم ہے کہ حضرت سہل اس بات کو نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب کرتے تھے۔‘‘

٢٣٩/ ٥۔ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ رضی الله عنه قَالَ: صَلَّى مَعَ عَلِيٍّ رضی الله عنه بِالْبَصْرَةِ، فَقَالَ: ذَكَّرَنَا هَذَا الرَّجُلُ صَلَاةً، كُنَّا نُصَلِّيهَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَفَعَ وَكُلَّمَا وَضَعَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بصرہ میں نماز پڑھی تو اُنہوں نے ہمیں وہ نماز یاد کروا دی جو ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔ بتایا کہ آپ جب بھی اُٹھتے اور جھکتے تو تکبیر کہا کرتے تھے۔‘‘

٢٤٠/ ٦۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ، فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَإِذَا انْصَرَفَ قَالَ إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ انہیں نماز پڑھایا کرتے تھے وہ جب بھی جھکتے اور اٹھتے تو تکبیر کہتے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: میری نماز تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کے ساتھ مشابہت رکھتی ہے۔‘‘

الحديث رقم ٥: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الأذان، باب: إتمام التكبير فی الركوع، ١/ ٢٧١، الرقم: ٧٥١، والبزار في المسند، ٩/ ٢٦، الرقم: ٣٥٣٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ٦٨، الرقم: ٢٣٢٦۔

الحديث رقم ٦: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: صفة الصلاة، باب: إتمام التكبير فی الركوع، ١/ ٢٧٢، الرقم: ٧٥٢، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: إثبات التكبير في كل خفض ورفع في الصلاة، ١/ ٢٩٣، الرقم: ٣٩٢، والنسائي في السنن، كتاب: التطبيق، باب: التكبير للنهوض، ٢/ ٢٣٥، الرقم: ١١٥٥، والشافعي في المسند، ١/ ٣٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٢٣٦، الرقم: ٧٢١٩، ومالك في الموطأ، ١/ ٧٦، الرقم: ١٦٦، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ١/ ٢٢١، وابن الجارود في المنتقى، ١/ ٥٧، الرقم: ١٩١، وابن حبان في الصحيح، ٥/ ٦٢، الرقم: ١٧٦٦۔

٢٤١ / ٧۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ رضي الله عنهما كَانُوْا يَفْتَتِحُوْنَ الصَّلَاةَ: بِ ﴿الْحَمْدُ ِللهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت انس بن مالک رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نماز کو ﴿اَلْحَمْدُ ِللهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ سے شروع کیا کرتے تھے۔''

٢٤٢ / ٨۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ رضی الله عنهم فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ: ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت انس بن مالک رضی الله عنه روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی الله عنهم کی اقتداء میں نماز پڑھی، مگر میں نے ان میں سے کسی کو ﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾ پڑھتے نہ سنا۔''

الحديث رقم ٧: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: صفة الصلاة، باب: ما يقول بعد التكبير، ١ / ٢٥٩، الرقم: ٧١٠، والشافعي في السنن المأثورة، ١ / ١٣٥-١٣٨.

الحديث رقم ٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: حجة من قال لا يجهر بالبسملة، ١ / ٢٩٩، الرقم: ٣٩٩، والنسائي فى السنن، كتاب: الافتتاح، باب: ترك الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم، ٢ / ٩٩، الرقم: ٩٠٧، والنسائي فى السنن الكبرى، ١ / ٣١٥، الرقم: ٩٧٩، وابن حبان فى الصحيح، ٥ / ١٠٣، الرقم: ١٧٩٩، وابن خزيمة فى الصحيح، ١ / ٢٤٩، ٢٥٠، الرقم: ٤٩٥-٤٩٧، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣ / ١٧٦، ٢٧٥، ٢٧٨، وابن أبي شيبة فى المصنف ١ / ٣٦٠، الرقم: ٤١٤٤، والدارقطني فى السنن، ١ / ٣١٤، ٣١٥، وأبو عوانة فى المسند، ١ / ٤٤٨، الرقم: ١٦٥٦، وابن الجعد فى المسند، ١ / ١٤٦، ٢٩٣، الرقم: ٩٢٢، ١٩٨٦، وعبد بن حميد فى المسند، ١ / ٣٥٩، الرقم: ١١٩١، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٢ / ٥١، الرقم: ٢٢٤٣، والطحاوى فى شرح معانى الآثار، ١ / ٢٦١، الرقم: ١١٦٦.

۲۴۳ / ۹۔ عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضی الله عنه، قَالَ: سَمِعَنِي أَبِي وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ، أَقُوْلُ: ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾، فَقَالَ لِي: أَي بُنَيَّ! مُحْدَثٌ إِيَّاكَ وَالْحَدَثَ، قَالَ: وَلَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ كَانَ أَبْغَضَ إِلَيْهِ الْحَدَثُ فِي الإِسْلَامِ يَعْنِي: مِنْهُ. قَالَ: وَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ، وَمَعَ عُمَرَ، وَمَعَ عُثْمَانَ رضی الله عنهم فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقُوْلُهَا، فَلَا تَقُلْهَا، إِذَا أَنْتَ صَلَّيْتَ، فَقُلِ: ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ [الفاتحة، ۱:۱]. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: حَدِيْثُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْهُمْ: أَبُوبَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَغَيْرُهُمْ رضی الله عنهم، وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ. وَبِهِ يَقُوْلُ: سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَابْنُ الْمُبَارَكِ، وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ: لَا يَرَوْنَ أَنْ يَجْهَرَ. بِ ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ﴾ قَالُوْا: وَيَقُوْلُهَا فِي نَفْسِهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے والد نے مجھے نماز میں ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ﴾ پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا: اے بیٹے! یہ بدعت ہے بدعت سے بچو۔ نیز فرمایا: میں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس سے زیادہ کسی اور بدعت کو اتنا ناپسند کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اور یہ بھی کہا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی لیکن ان میں سے کسی کو یہ ﴿بِسْمِ اللهِ﴾ جہراً کہتے ہوئے نہیں سنا لہٰذا تم بھی بلند آواز سے نہ کہو اور جب نماز پڑھو تو صرف ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ سے (قرأت) شروع کرو۔

’’امام ترمذی فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مغفل کی حدیث حسن ہے اور اکثر

الحديث رقم ۹: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الصلاة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی ترک الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم، ۲ / ۱۲، الرقم: ۲۴۴، وابن قدامة في المغني، ۱ / ۲۸۴۔

اصحاب رسول جن میں حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی رضی اللہ عنہم اور ان کے علاوہ کئی صحابہ کرام شامل ہیں اسی پر عمل پیرا رہے اور تابعین کا بھی اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، احمد اور اسحق ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ﴾ کو اونچی آواز سے پڑھنا جائز نہیں قرار دیتے بلکہ فرماتے ہیں کہ آہستہ پڑھنی چاہئے۔‘‘

۲٤٤ / ۱۰۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضي الله عنه، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَخَلْفَ أَبِي بَكْرٍ، وَخَلْفَ عُمَرَ رضي الله عنهما، فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ قَرَأَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ. رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی اور کسی کو بھی (بلند آواز سے) ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ﴾ پڑھتے ہوئے نہ سنا۔‘‘

۲٤٥ / ۱۱۔ عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَخَلْفَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رضي الله عنهم، وَكَانُوْا لَا يَجْهَرُوْنَ بِ ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ﴾. رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ، ابوبکر، عمر اور

الحديث رقم ۱۰: أخرجه الخوارزمي فی جامع المسانيد للإمام أبی حنيفة ۱ / ۳۱۸، ۳۲۳، والنسائی فی السنن، كتاب: الافتتاح، باب: ترك الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم، ۲ / ۹۹، الرقم: ۹۰۸، والنسائي فی السنن الكبری، ۱ / ۳۱۵، الرقم: ۹۸۰، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۵ / ۵٤ـ۵۵، والطحاوی فی شرح معانی الآثار، ۱ / ۲٦۰، ۲٦۱، الرقم: ۱۱٦۱، والبيهقی فی السنن الكبری، ۲ / ۵۲، الرقم: ۲۲٤۸۔

الحديث رقم ۱۱: أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبی حنيفة، ۱ / ۳۲۲، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۳ / ۱۷۹، ۲۷۵، وابن حبان فی الصحيح، ۵ / ۱۰۵، الرقم: ۱۸۰۲، وابن الجعد فی المسند، ۱ / ۱٤٦، الرقم: ۹۲۳، والبيهقی فی السنن الكبری، ۲ / ۵۲، الرقم: ۲۲٤۹، والطحاوی فی شرح معانی الآثار، ۱ / ۲٦۲، الرقم: ۱۱٦۷۔

عثمان رضی اللہ عنہ کی اِقتداء میں نماز پڑھی، یہ تمام حضرات ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے۔‘‘

٢٤٦ / ١٢۔ عَنْ أَبِي وَائِلٍ رضی الله عنه: أَنَّ عَلِيًّا وَعَمَّارًا رضي الله عنهما كَانَا لَا يَجْهَرَانِ بِـ ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی اور حضرت عمار رضی اللہ عنہما (نماز میں) ﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾ پڑھتے وقت آواز بلند نہیں کرتے تھے۔‘‘

٢٤٧ / ١٣۔ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ رضی الله عنه: جَهْرُ الإِمَامِ ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ بِدْعَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ امام کا بلند آواز سے ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ پڑھنا بدعت ہے۔‘‘

الحديث رقم ١٢: أخرجه ابن أبى شيبة فى المصنف، ١ / ٣٦١، الرقم: ٤١٤٩۔
الحديث رقم ١٣: أخرجه ابن أبى شيبة فى المصنف، ١ / ٣٦٠، الرقم: ٤١٣٨۔

فَصْلٌ فِي عَدَمِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ

﴿تکبیرِ اُولیٰ کے علاوہ نماز میں رفع یدین نہ کرنے کا بیان﴾

٢٤٨ / ١٤۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی الله عنه قَالَ: صَلَّى مَعَ عَلِيٍّ رضی الله عنه بِالْبَصْرَةِ، فَقَالَ: ذَكَّرَنَا هَذَا الرَّجُلُ صَلَاةً، كُنَّا نُصَلِّيهَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَفَعَ وَكُلَّمَا وَضَعَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بصرہ میں نماز پڑھی تو انہوں نے ہمیں وہ نماز یاد کروا دی جو ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) جب بھی اٹھتے اور جھکتے تو تکبیر کہا کرتے تھے۔''

٢٤٩ / ١٥۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ، فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ، فَإِذَا انْصَرَفَ قَالَ: إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ انہیں نماز پڑھایا کرتے تھے، وہ جب بھی جھکتے اور اٹھتے تو تکبیر کہتے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تم میں

الحديث رقم ١٤: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: صفة الصلاة، باب: إتمام التكبير فى الركوع، ١ / ٢٧١، الرقم: ٧٥١، والبيهقى في السنن الكبرى، ٢ / ٦٨، الرقم: ٢٣٢٦، والبزار في المسند، ٩ / ٢٦، الرقم: ٣٥٣٢.

الحديث رقم ١٥: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: صفة الصلاة، باب: إتمام التكبير فى الركوع، ١ / ٢٧٢، الرقم: ٧٥٢، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: اثبات التكبير فى كل خفض ورفع فى الصلاة، ١ / ٢٩٣، الرقم: ٣٩٢، والنسائى في السنن، كتاب: التطبيق، باب: التكبير للنهوض، ٢ / ٢٣٥، الرقم: ١١٥٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ٢٣٦، الرقم: ٧٢١٩، ومالك في الموطأ، ١ / ٧٦، الرقم: ١٦٦، والطحاوي في شرح معانى الآثار، ١ / ٢٢١.

سے میری نماز رسول اللہ ﷺ کی نماز سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے۔‘‘

٢٥٠ / ١٦۔ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه، أَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ كَبَّرَ، وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ، أَخَذَ بِيَدِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَقَالَ: قَدْ ذَكَّرَنِي هَذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ ﷺ، أَوْ قَالَ: لَقَدْ صَلَّى بِنَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

’’حضرت مطرف بن عبد اللہ رضی الله عنه روایت کرتے ہیں کہ میں نے اور حضرت عمران بن حصین رضی الله عنه نے حضرت علی بن ابی طالب رضی الله عنه کے پیچھے نماز پڑھی جب انہوں نے سجدہ کیا تو تکبیر کہی جب سر اٹھایا تو تکبیر کہی اور جب دو رکعتوں سے اٹھے تو تکبیر کہی۔ جب نماز مکمل ہو گئی تو حضرت عمران بن حصین رضی الله عنه نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: انہوں نے مجھے محمد مصطفیٰ ﷺ کی نماز یاد کرا دی ہے (یا فرمایا:) انہوں نے مجھے محمد مصطفیٰ ﷺ کی نماز جیسی نماز پڑھائی ہے۔‘‘

٢٥١ / ١٧۔ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی الله عنه يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ، يُكَبِّرُ حِينَ يَقُوْمُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُوْلُ: ﴿سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ﴾. حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ. ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ: ﴿رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ﴾. قَالَ عَبْدُ اللهِ: ﴿وَلَكَ الْحَمْدُ﴾. ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ

الحديث رقم ١٦: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: صفة الصلاة، باب: إتمام التکبير فی السجود، ١ / ٢٧٢، الرقم: ٧٥٣، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الصلاة، باب: إثبات التکبير فی کل خفض ورفع فی الصلاة، ١ / ٢٩٥، الرقم: ٣٩٣، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤ / ٤٤٤۔

الحديث رقم ١٧: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: صفة الصلاة، باب: التکبير إذا قام من السجود، ١ / ٢٧٢، الرقم: ٧٥٦، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الصلاة، باب: إثبات التکبير فی کل خفض ورفع فی الصلاة، ١ / ٢٩٣، الرقم: ٣٩٢۔

يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتَّى يَقْضِيَهَا، وَ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

''حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کھڑے ہوتے وقت تکبیر کہتے پھر رکوع کرتے وقت تکبیر کہتے پھر ﴿سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ﴾ کہتے جب کہ رکوع سے اپنی پشت مبارک کو سیدھا کرتے پھر سیدھے کھڑے ہوکر ﴿رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ﴾ کہتے۔ پھر جھکتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سر اٹھاتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سجدہ کرتے وقت تکبیر کہتے پھر سجدے سے سر اٹھاتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر ساری نماز میں اسی طرح کرتے یہاں تک کہ پوری ہوجاتی اور جب دو رکعتوں کے آخر میں بیٹھنے کے بعد کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے۔''

٢٥٢ / ١٨۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ كَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ صَلَاةٍ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ وَغَيْرِهَا، فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ، فَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُوْمُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُوْلُ: ﴿سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ﴾، ثُمَّ يَقُوْلُ: ﴿رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ﴾، قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ، ثُمَّ يَقُوْلُ: ﴿اللهُ أَكْبَرُ﴾، حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُوْمُ مِنَ الْجُلُوْسِ فِي الِاثْنَتَيْنِ، وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ، حَتَّى يَفْرُغَ مِنَ الصَّلَاةِ، ثُمَّ يَقُوْلُ حِينَ يَنْصَرِفُ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنِّي لَأَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، إِنْ كَانَتْ هٰذِهِ لَصَلَاتَهُ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا.

الحديث رقم ١٨: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: صفة الصلاة، باب: يهوي بالتكبير حين يسجد، ١ / ٢٧٦، الرقم: ٧٧٠، وأبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: تمام التكبير، ١ / ٢٢١، الرقم: ٨٣٦.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

''ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہر نماز میں تکبیر کہتے خواہ وہ فرض ہوتی یا دوسری، ماہِ رمضان میں ہوتی یا اس کے علاوہ جب کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور جب رکوع کرتے تو تکبیر کہتے۔ پھر ﴿سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ﴾ کہتے۔ پھر سجدہ کرنے سے پہلے ﴿رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ﴾ کہتے۔ پھر جب سجدے کے لئے جھکتے تو ﴿اَللّٰهُ اَكْبَرُ﴾ کہتے۔ پھر جب سجدے سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے، پھر جب (دوسرا) سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے، پھر جب سجدے سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے، پھر جب دوسری رکعت کے قعدہ سے اٹھتے تو تکبیر کہتے، اور ہر رکعت میں ایسا ہی کرتے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو جاتے۔ پھر فارغ ہونے پر فرماتے: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! تم سب میں سے میری نماز رسول اللہ ﷺ کی نماز کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتی ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے تادمِ وصال اسی طریقہ پر نماز ادا کی۔''

٢٥٣ / ١٩۔ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ مَالِكَ ابْنَ الْحُوَيْرِثِ رضی اللہ عنہ قَالَ لِأَصْحَابِهِ: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: وَذَاكَ فِي غَيْرِ حِينِ صَلَاةٍ، فَقَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَكَبَّرَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَامَ هُنَيَّةً، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ هُنَيَّةً، فَصَلَّى صَلَاةَ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ شَيْخِنَا هَذَا. قَالَ أَيُّوْبُ: كَانَ يَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ أَرَهُمْ يَفْعَلُونَهُ، كَانَ يَقْعُدُ فِي الثَّالِثَةِ وَالرَّابِعَةِ. قَالَ: فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ، فَقَالَ: لَوْ رَجَعْتُمْ إِلَى أَهْلِيكُمْ، صَلُّوْا صَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا، صَلُّوْا صَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَلْيُؤَذِّنْ أَحَدُكُمْ، وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز نہ بتاؤں؟ اور یہ نماز کے معینہ

الحديث رقم ١٩: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: صفة الصلاة، باب: المکث بين السجدتين إتمام التکبير فی الرکوع، ١/ ٢٨٢، الرقم: ٧٨٥۔

اوقات کے علاوہ کی بات ہے۔ سو انہوں نے قیام کیا، پھر رکوع کیا تو تکبیر کہی پھر سر اٹھایا تو تھوڑی دیر کھڑے رہے۔ پھر سجدہ کیا، پھر تھوڑی دیر سر اٹھائے رکھا پھر سجدہ کیا۔ پھر تھوڑی دیر سر اٹھائے رکھا۔ انہوں نے ہمارے ان بزرگ حضرت عمرو بن سلمہ کی طرح نماز پڑھی۔ ایوب کا بیان ہے وہ ایک کام ایسا کرتے جو میں نے کسی کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ وہ تیسری اور چوتھی رکعت میں بیٹھا کرتے تھے۔ فرمایا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ کے پاس ٹھہرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم اپنے گھر والوں کے پاس واپس جاؤ تو فلاں نماز فلاں وقت میں پڑھنا۔ جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک اذان کہے اور جو بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرے۔''

٢٥٤ / ٢٠۔ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه: أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: فَصَلَّى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ: ثُمَّ لَمْ يُعِدْ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت علقمہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اکرم ﷺ کی نماز نہ پڑھاؤں؟ راوی کہتے ہیں: پھر اُنہوں نے نماز پڑھائی اور ایک مرتبہ کے سوا اپنے ہاتھ نہ اٹھائے۔'' امام نسائی کی بیان کردہ روایت میں ہے: ''پھر انہوں نے ہاتھ نہ اٹھائے۔''

٢٥٥ / ٢١۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَخَالِدُ بْنُ عَمْرٍو وَ أَبُوْ حُذَيْفَةَ رضی الله عنهم، قَالُوْا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا، قَالَ: فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي

الحديث رقم ٢٠: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: التطبيق، باب: من لم يذكر الرفع عند الركوع، ١/ ٢٨٦، الرقم: ٧٤٨، والترمذي في السنن، كتاب: الصلاة عن رسول الله ﷺ، باب: رفع اليدين عند الركوع، ١/ ٢٩٧، الرقم: ٢٥٧، والنسائي في السنن، كتاب: الافتتاح، باب: ترك ذلك، ٢/ ١٣١، الرقم: ١٠٢٦، وفي السنن الكبرى، ١/ ٢٢١، ٣٥١، الرقم: ٦٤٥، ١٠٩٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٣٨٨، ٤٤١، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/ ٢١٣، الرقم: ٢٤٤١.

الحديث رقم ٢١: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: التطبيق، باب: من لم يذكر الرفع عند الركوع، ١/ ٢٨٦، الرقم: ٧٤٩.

أَوَّلِ مَرَّةٍ، وَ قَالَ بَعْضُهُمْ: مَرَّةً وَاحِدَةً. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت حسن بن علی، معاویہ، خالد بن عمرو اور ابو حذیفہ رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ سفیان نے اپنی سند کے ساتھ ہم سے حدیث بیان کی (کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے) پہلی دفعہ ہی ہاتھ اٹھائے، اور بعض نے کہا: ایک ہی مرتبہ ہاتھ اٹھائے۔''

٢٥٦ / ٢٢۔ عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَى قَرِيْبٍ مِنْ أُذُنَيْهِ ثُمَّ لَا يَعُوْدُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے، اور پھر ایسا نہ کرتے۔''

٢٥٧ / ٢٣۔ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ التَّكْبِيْرِ، ثُمَّ لَا يَعُوْدُ إِلَى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ. وَيَأْثِرُ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ أَبُوْحَنِيْفَةَ.

''حضرت اسود روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اُٹھاتے تھے، پھر نماز میں کسی اور جگہ ہاتھ نہ اٹھاتے اور یہ عمل حضور نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا کرتے۔''

٢٥٨ / ٢٤۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رضي الله عنهما، فَلَمْ يَرْفَعُوْا أَيْدِيَهِم إِلَّا عِنْدَ اسْتِفْتَاحِ الصَّلَاةِ. رَوَاهُ الدَّارُقُطْنِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ

الحديث رقم ٢٢: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: الصلاة، باب: من لم يذكر الرفع عند الركوع، ١ / ٢٨٧، الرقم: ٧٥٠، وعبد الرزاق في المصنف، ٢ / ٧٠، الرقم: ٢٥٣٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ١ / ٢١٣، الرقم: ٢٤٤٠، والدارقطني في السنن، ١ / ٢٩٣، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ١ / ٢٥٣، الرقم: ١١٣١۔

الحديث رقم ٢٣: أخرجه الخوارزمي فى جامع المسانيد، ١ / ٣٥٥۔

الحديث رقم ٢٤: أخرجه الدارقطني في السنن، ١ / ٢٩٥، وأبويعلى في المسند، ٨ / ٤٥٣، الرقم: ٥٠٣٩، والبيهقى في السنن الكبرى، ٢ / ٧٩، والهيثمى في مجمع الزوائد، ٢ / ١٠١۔

اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی، یہ سب حضرات صرف نماز کے شروع میں ہی اپنے ہاتھ بلند کرتے تھے۔‘‘

٢٥٩ / ٢٥۔ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ، وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ، لَا يَرْفَعُهُمَا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ. رَوَاهُ أَبُوْعَوَانَةَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے نماز شروع کرتے وقت اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھایا، اور جب آپ ﷺ رکوع کرنا چاہتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے، اور بعض نے کہا دونوں سجدوں کے درمیان (ہاتھ) نہیں اٹھاتے تھے۔‘‘

٢٦٠ / ٢٦۔ عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ، ثُمَّ لَا يَعُوْدُ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ.

’’حضرت اسود بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب ﷺ کو نماز ادا کرتے دیکھا ہے۔ آپ ﷺ تکبیر تحریمہ کہتے وقت دونوں ہاتھ اٹھاتے، پھر (بقیہ نماز میں ہاتھ) نہیں اٹھاتے تھے۔‘‘

٢٦١ / ٢٧۔ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ عَلِيًّا ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، ثُمَّ لَا يَعُوْدُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’عاصم بن کلیب اپنے والد کلیب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی ﷺ صرف تکبیر تحریمہ میں ہی ہاتھوں کو اٹھاتے تھے پھر دورانِ نماز میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔‘‘

الحديث رقم ٢٥: أخرجه أبو عوانة فی المسند، ١ / ٤٢٣، الرقم: ١٥٧٢۔

الحديث رقم ٢٦: أخرجه الطحاوي فی شرح معانی الآثار، ١ / ٢٩٤، الرقم: ١٣٢٩۔

الحديث رقم ٢٧: أخرجه ابن أبی شيبة فی المصنف، ١ / ٢١٣، الرقم: ٢٤٤٤۔

فَصْلٌ فِي تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الإِمَامِ

﴿ اِمام کے پیچھے قراءت نہ کرنے کا بیان ﴾

۲۶۲ / ۲۸۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى خَلْفَ الإِمَامِ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ.

رَوَاهُ أَبُوْحَنِيْفَةَ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کا پڑھنا ہی اس کا پڑھنا ہے۔‘‘

۲۶۳ / ۲۹۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: صَلَّى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالنَّاسِ، فَقَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَهُ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ، قَالَ: أَيُّكُمْ قَرَأَ خَلْفِي؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَقَالَ ﷺ: مَنْ صَلَّى خَلْفَ الإِمَامِ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ. رَوَاهُ أَبُوْحَنِيْفَةَ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی، تو ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے قراءت کی۔ آپ ﷺ نے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا: تم میں سے کس نے میرے پیچھے قراءت کی تھی؟ (لوگ حضور نبی اکرم ﷺ کی ناراضگی کے ڈر سے خاموش رہے، یہاں تک کہ) تین بار آپ ﷺ نے بتکرار یہی استفسار فرمایا۔ آخر ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو امام کے پیچھے ہو تو امام کی قراءت ہی اس کی قراءت ہے۔‘‘

الحديث رقم ۲۸: أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد، ۱ / ۳۳۱، والإمام محمد في الموطأ، باب: القراءة في الصلاة خلف الإمام، ۱ / ۹٦، وعبد بن حميد في المسند، ۱ / ۳۲۰، الرقم: ۱۰۵۰، والطبراني في المعجم الأوسط، ۸ / ٤۳، الرقم: ۷۹۰۳، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲ / ۱٦۰.

الحديث رقم ۲۹: أخرجه الحصكفى فى مسند الإمام الأعظم : ٦۱.

٢٦٤ / ٣٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا قَالَ: ﴿سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ﴾ فَقُوْلُوْا: ﴿رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ﴾، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا، فَصَلُّوْا جُلُوْسًا أَجْمَعُوْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو۔ جب رکوع کرے تو تم رکوع کرو، جب ﴿سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ﴾ کہے تو تم ﴿رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ﴾ کہو، جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو۔''

٢٦٥ / ٣١۔ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رضی الله عنه عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ الإِمَامِ، فَقَالَ: لَا قِرَاءَةَ مَعَ الإِمَامِ فِي شَيءٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

''عطاء بن یسار روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے امام کے ساتھ قراءت کے متعلق سوال کیا تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: امام کے ساتھ کسی چیز میں قراءت نہیں۔''

الحديث رقم ٣٠: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: صفة الصلاة، باب: إيجاب التكبير وافتتاح الصلاة، ١ / ٢٥٧، الرقم: ٧٠١، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: إئتمام المأموم مع الإمام، ١ / ٣٠٩، الرقم: ٤١٤، وأبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: الإمام يصلي من قعود، ١ / ١٦٤، الرقم: ٦٠٢، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: إذا قرأ الإمام فأنصتوا، ١ / ٢٧٦، الرقم: ٨٤٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ٣٤١، الرقم: ٨٤٨٣، والدارمی في السنن، ١ / ٣٤٣، الرقم: ١٣١١۔

الحديث رقم ٣١: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: سجود التلاوة، ١ / ٤٠٦، الرقم: ٥٧٧، والنسائی فی السنن، كتاب: الافتتاح، باب: ترك السجود فی النجم، ٢ / ١٦٠، الرقم: ٩٦٠، وفی السنن الكبرى، ١ / ٣٣١، الرقم: ١٠٣٢، وأبو عوانة فی المسند، ١ / ٥٢٢، الرقم: ١٩٥١، والبيهقی فی السنن الكبرى، ٢ / ١٦٣، الرقم: ٢٧٣٨۔

٢٦٦ / ٣٢۔ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيِّ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ ﷺ صَلَاةً. فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أُقِرَّتِ الصَّلَاةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكَاةِ. قَالَ: فَلَمَّا قَضَى أَبُوْ مُوْسَى الصَّلَاةَ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ: أَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ: فَأَرَمَّ الْقَوْمُ. ثُمَّ قَالَ: أَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا؟ فَأَرَمَّ الْقَوْمُ. فَقَالَ: لَعَلَّكَ يَاحِطَّانُ قُلْتَهَا؟ قَالَ: مَا قُلْتُهَا. وَلَقَدْ رَهِبْتُ أَنْ تَبْكَعَنِي بِهَا. فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنَا قُلْتُهَا. وَلَمْ أُرِدْ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ. فَقَالَ أَبُوْ مُوْسَى: أَمَا تَعْلَمُوْنَ كَيْفَ تَقُوْلُوْنَ فِي صَلَاتِكُمْ؟ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَطَبَنَا فَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا. فَقَالَ: إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ. ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ. فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا. وَإِذَا قَالَ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾. فَقُوْلُوْا: ﴿آمِيْنَ﴾. يُجِبْكُمُ اللهُ. فَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوْا وَارْكَعُوْا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تِلْكَ بِتِلْكَ. وَإِذَا قَالَ: ﴿سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ﴾. فَقُوْلُوْا: ﴿اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ﴾. يَسْمَعُ اللهُ لَكُمْ. فَإِنَّ اللهَ ﷻ قَالَ: عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ: ﴿سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ﴾. وَإِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوْا وَاسْجُدُوْا. فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَتِلْكَ بِتِلْكَ. وَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمْ: ﴿التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ. السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ

الحديث رقم ٣٢: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: التشهد فى الصلاة، ١ / ٣٠٣، ٣٠٤، الرقم: ٤٠٤، وابن حبان في الصحيح، ٥ / ٥٤١، الرقم: ٢١٦٧، والدارمى فى السنن، ١ / ٣٦٣، الرقم: ١٣٥٨۔

اللهِ وَبَرَكَاتُهُ. السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ. أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت حطّان بن عبداللہ رقاشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی، جب وہ قعدہ کے قریب تھے تو ایک شخص نے کہا: یہ نماز نیکی اور پاکیزگی کے ساتھ پڑھی گئی ہے، جب وہ نماز سے فارغ ہو گئے تو انہوں نے مڑ کر دیکھا اور پوچھا تم میں سے کس نے یہ بات کی تھی؟ سب خاموش رہے، انھوں نے پھر دوبارہ پوچھا کہ تم میں سے کس نے یہ بات کہی تھی؟ سب خاموش رہے، کہ آپ میری پٹائی کریں گے (یا ناراض ہوں گے) اس موقع پر حضرت موسیٰ نے مجھ سے کہا: اے حطّان! شاید تم نے یہ کلمہ کہا ہے؟ میں نے کہا: میں نے نہیں کہا، مجھے تو آپ کا ڈر تھا، پھر لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: میں نے یہ کلمہ کہا تھا اور میری نیت سوائے بھلائی کے اور کچھ نہ تھی، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے نماز میں کیا کہنا چاہیے؟ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور ہمیں نماز کا مکمل طریقہ بتلا دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز پڑھنے لگو تو سب سے پہلے اپنی صفیں درست کرو پھر تم میں سے کوئی شخص امامت کرے جب امام تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو۔ جب وہ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ کہے تو تم آمین کہو، اللہ تعالیٰ تمہاری اس دعا کو قبول فرمائے گا، پھر جب وہ تکبیر کہہ کر رکوع کرے تو تم بھی تکبیر کہہ کر رکوع کرو، امام تم سے پہلے رکوع کرے گا اور تم سے پہلے رکوع سے سر اٹھائے گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس طرح تمہارا عمل اس کے مقابلے میں ہو جائے گا اور جب امام ﴿سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ﴾ کہے تو تم ﴿اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ﴾ کہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارا قول سنتا ہے اور تمہارے نبی کی زبان پر اللہ تعالیٰ نے ﴿سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ﴾ جاری کردیا، پھر جب امام تکبیر کہہ کر سجدہ کرے تو تم بھی تکبیر کہہ کر سجدہ کرو، امام تم سے پہلے سجدہ کرے گا اور تم سے پہلے سجدہ سے سر اٹھائے گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا یہ عمل امام کے مقابلہ میں ہو گا اور جب امام قعدہ میں بیٹھ جائے تو تم سب سے پہلے یہ کلمات: ﴿التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ. السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ. السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ. أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ﴾ پڑھو۔‘‘

٢٦٧ / ٣٣۔ عَنْ قَتَادَةَ رضي الله عنه (مِنَ الزِّيَادَةِ): وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوْا. (وفي حديث) أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوْا.

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَقَالَ: هُوَ عِنْدِي صَحِيْحٌ.

’’حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں: جب امام قراء ت کرے تو تم خاموش رہو۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں بھی یہ الفاظ ہیں: اور جب امام قراء ت کرے تو تم خاموش رہو۔‘‘

امام مسلم نے فرمایا کہ یہ روایت میرے نزدیک صحیح ہے۔

٢٦٨ / ٣٤۔ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: مَنْ صَلَّى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ وَرَاءَ الإِمَامِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَمَالِكٌ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابونعیم وہب بن کیسان سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس نے کوئی رکعت پڑھی اور اس میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھی تو گویا اس نے نماز ہی نہیں پڑھی، سوائے اس کے کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔‘‘

الحديث رقم ٣٣: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: التشهد فى الصلاة، ١ / ٣٠٤، الرقم: ٤٠٤، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٢ / ١٥٥، الرقم: ٢٧٠٩۔

الحديث رقم ٣٤: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: الصلاة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فى ترك القراءة خلف الإمام إذا جهر الإمام بالقراءة، ١ / ٣٤٦، ٣٤٧، الرقم: ٣١٢، ٣١٣، ومالك فى الموطأ، كتاب: الصلاة، باب: ما جاء فى القرآن، ١ / ٨٤، الرقم: ١٨٧، وعبد الرزاق فى المصنف، ٢ / ١٢١، الرقم: ٢٧٤٥، وابن أبى شيبة فى المصنف، ١ / ٣١٧، الرقم: ٣٦٢١، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٢ / ١٦٠، الرقم: ٢٧٢٥، والطحاوى فى شرح معانى الآثار، ١ / ٢٨٢، الرقم: ١٢٦٥۔

٢٦٩ / ٣٥۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَرَأَ خَلْفَهُ: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: أَيُّكُمْ قَرَأَ؟ قَالُوْا: رَجُلٌ، قَالَ: قَدْ عَرَفْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

’’حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی۔ ایک شخص آیا اور اس نے آپ ﷺ کے پیچھے سورت: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ پڑھی۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تم میں سے قراء ت کس نے کی؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ایک آدمی نے۔ فرمایا: میں جان گیا تھا کہ تم میں سے کوئی مجھ سے جھگڑ رہا ہے۔‘‘

٢٧٠ / ٣٦۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ فَلَمَّا انْفَتَلَ قَالَ: أَيُّكُمْ قَرَأَ: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾؟ فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا. فَقَالَ: عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

’’حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں نماز پڑھائی۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تم میں سے سورۃ: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ کس نے پڑھی؟ ایک آدمی نے عرض کیا: میں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں جان گیا تھا کہ تم میں سے کوئی مجھ سے جھگڑ رہا ہے۔‘‘

٢٧١ / ٣٧۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ، فَقَالَ: هَلْ قَرَأَ مَعِي أَحَدٌ مِنْكُمْ آنِفاً؟ فَقَالَ

الحديث رقم ٣٥: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: الصلاة، باب: من رأى القراءة إذا لم يجهر، ١ / ٢١٩، الرقم: ٨٢٨۔

الحديث رقم ٣٦: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: الصلاة، باب: من رأى القراءة إذا لم يجهر، ١ / ٢١٩، الرقم: ٨٢٩۔

الحديث رقم ٣٧: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الصلاة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فى ترك القراءة خلف الإمام إذا جهر الإمام بالقراءة، ١ / ٣٤٤، ←

رَجُلٌ: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: إِنِّي أَقُوْلُ مَالِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ. قَالَ: فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِيْمَا جَهَرَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنَ الصَّلَوَاتِ بِالْقِرَاءَةِ، حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَمَالِكٌ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک جہری نماز سے فارغ ہوکر فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے اب میرے ساتھ قراءت کی تھی؟ ایک شخص نے عرض کیا: جی ہاں! یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: میں بھی کہہ رہا تھا کہ کیا ہوگیا ہے کہ مجھ سے قرآن میں جھگڑا کیا جا رہا ہے راوی بیان کرتے ہیں کہ یہ سننے کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جہری نمازوں میں قراءت سے رک گئے تھے۔''

۲۷۲ / ۳۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَ إِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوْا.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: امام اسی

------ ۳۴۵، الرقم: ۳۱۲، وأبوداود فی السنن، كتاب: الصلاة، باب: من كره القراءة بفاتحة الكتاب إذا جهر الإمام، ۱ / ۳۱۳، الرقم: ۸۲۶، والنسائي فی السنن، كتاب: الافتتاح، باب: ترك القراءة خلف الإمام فيما جهر به، ۲ / ۱۰۳، الرقم: ۹۱۹، وابن ماجه فی السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: إذا قرأ الإمام فأنصتوا، ۱ / ۴۵۹، الرقم: ۸۴۸، ومالك في الموطأ، كتاب: الصلاة، باب: ترك القراءة خلف الإمام فيما الرجعة فيه، ۱ / ۸۶، الرقم: ۱۹۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲ / ۲۴۰، ۲۸۴، ۲۸۵، ۳۰۱، ۴۸۷، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ۱ / ۲۸۰، ۲۸۱، الرقم: ۱۲۵۵۔

الحديث رقم ۳۸: أخرجه ابن ماجه فی السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: إذا قرأ الإمام فأنصتوا، ۱ / ۴۵۸، الرقم: ۸۴۶، وأبوداود فی السنن، ←

لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے، جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم لوگ بھی اللہ اکبر کہو، اور جب قراءت کرے تو چپ رہو۔‘‘

٢٧٣ / ٣٩۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا، وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا، وَإِذَا قَالَ: ﴿سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ﴾ فَقُوْلُوْا: ﴿اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ﴾.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: امام اسی لئے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو اور جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو اور جب وہ ﴿سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ﴾ کہے تو تم ﴿اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ﴾ کہو۔‘‘

٢٧٤ / ٤٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ. فَقَالَ: هَلْ قَرَأَ مَعِي اَحَدُكُمْ اٰنِفًا؟ قَالَ رَجُلٌ: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: إِنِّي أَقُوْلُ مَالِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ، فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِيْمَا جَهَرَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلَاةِ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

...... كتاب: الصلاة، باب: الإمام يصلى من قعود، ١ / ٢٣٧، الرقم: ٦٠٤، والنسائى فى السنن الكبرى، ١ / ٣٢٠، الرقم: ٩٩٣، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٣٧٦، ٤٢٠، وابن أبى شيبة فى المصنف، ١ / ٣٣١، الرقم: ٣٧٩٩، ٢ / ١١٥، الرقم: ٧١٣٧، والطحاوى فى شرح معانى الآثار، ١ / ٢٨١، الرقم: ١٢٥٧۔

الحديث رقم ٣٩: أخرجه النسائى فى السنن، كتاب: الافتتاح، باب: تأويل قوله ﷻ: وإذا قرىء القرآن فاستمعوا له وأنصتوا لعلكم ترحمون، ٢ / ١٤١، الرقم: ٩٢١۔

الحديث رقم ٤٠: أخرجه النسائى فى السنن، كتاب: الافتتاح، باب: قراءة أم القرآن خلف الإمام فيما جهر به الإمام، ٢ / ١٤٠، الرقم: ٩١٩۔

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات ﷺ ایک ایسی نماز سے فارغ ہوئے جس میں آپ ﷺ نے بلند آواز سے قرأت فرمائی تھی۔ تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا تم میں سے اب کسی شخص نے میرے ساتھ قرآن پڑھا؟ ایک شخص نے کہا: جی ہاں! یا رسول اللہ! میں نے پڑھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسی لیے تو میں بھی کہہ رہا تھا کیا ہو گیا ہے کہ کوئی شخص مجھ سے قرآن میں جھگڑ رہا ہے۔ جب سے لوگوں نے یہ سنا تو جس نماز میں آپ ﷺ بآواز بلند قراءت فرماتے تھے کوئی شخص آپ ﷺ کے پیچھے قراءت نہ کرتا۔‘‘

۲۷۵ / ۴۱۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ فَقَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَهُ: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ: مَنْ قَرَأَ: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾؟ قَالَ رَجُلٌ: أَنَا. قَالَ: قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ قَدْ خَالَجَنِيهَا. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ.

’’حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکارِ دوعالم ﷺ نے نمازِ ظہر ادا فرمائی ایک شخص نے آپ ﷺ کے پیچھے ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ پڑھا۔ جب آپ ﷺ نماز ادا فرما چکے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اس سورۂ کو کس شخص نے پڑھا، ایک شخص نے عرض کیا: میں نے! آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے ایسا معلوم ہوا گویا کوئی شخص مجھ سے قرآن میں جھگڑ رہا ہے۔‘‘

۲۷۶ / ۴۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا. وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوْا. وَإِذَا قَالَ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾، فَقُوْلُوْا: ﴿آمِينَ﴾. وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا. وَإِذَا قَالَ: ﴿سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ﴾، فَقُوْلُوْا: ﴿اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا

الحديث رقم ٤١: أخرجه النسائی فی السنن، کتاب: الافتتاح، باب: ترك القراءة خلف الإمام فيما لم جهر به، ٢ / ١٤١، الرقم: ٩١٧، والطحاوی فی شرح معانی الآثار، ١ / ٢٠٧۔

الحديث رقم ٤٢: أخرجه ابن ماجه فی السنن، کتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: إذا قرأ الإمام فأنصتوا، ١ / ٢٧٦، الرقم: ٨٤٦۔

وَلَكَ الْحَمْدُ﴾. وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا. وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا أَجْمَعِيْنَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام اس لیے ہوتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے۔ جب وہ ﴿اللہ اکبر﴾ کہے تو تم ﴿اللہ اکبر﴾ کہو جب وہ قراءت کرے تو خاموش رہو جب وہ ﴿ولا الضالین﴾ کہے تو تم ﴿آمین﴾ کہو جب وہ رکوع کرے تم رکوع کرو جب وہ ﴿سمع الله لمن حمده﴾ کہے تو تم ﴿اللهم ربنا ولك الحمد﴾ کہو جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو، اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔‘‘

٢٧٧ / ٤٣۔ عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا قَرَأَ الإِمَامُ فَأَنْصِتُوْا، فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ ذِكْرِ أَحَدِكُمُ التَّشَهُّدُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

’’حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام قراءت کرے تو تم خاموش رہو، اور جب وہ قعدہ میں ہو تو تم پہلے التحیات پڑھا کرو۔‘‘

٢٧٨ / ٤٤۔ عَنْ نَافِعٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما كَانَ إِذَا سُئِلَ: هَلْ يَقْرَأُ أَحَدٌ خَلْفَ الإِمَامِ. قَالَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ خَلْفَ الإِمَامِ فَحَسْبُهُ قِرَاءَةُ الإِمَامِ، وَ إِذَا صَلَّى وَحْدَهُ فَلْيَقْرَأْ. قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما لَا يَقْرَأُ خَلْفَ الإِمَامِ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَالطَّحَاوِيُّ.

’’حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب

الحديث رقم ٤٣: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: إذا قرأ الإمام فأنصتوا، ١/ ٢٧٦، الرقم: ٨٤٧۔

الحديث رقم ٤٤: أخرجه مالك في الموطأ، كتاب: النداء بالصلاة، باب: القراءة خلف الإمام فيما لا يجهر فيه بالقراءة، ١/ ٨٦، الرقم: ١٩٢، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ١/ ٢٨٤، الرقم: ١٢٨٣۔

مقتدی کی قرات کے بارے میں سوال کیا گیا کہ کیا مقتدی بھی امام کے پیچھے قراءت کرے گا؟ تو اُنہوں نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اسے امام کی قراءت کافی ہے اور جب اکیلا پڑھے تو خود قراءت کرے۔ نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خود بھی امام کے پیچھے قراءت نہیں کرتے تھے۔‘‘

۲۷۹ / ۴۵۔ عَنْ أَبِي مُوْسَى رضی الله عنه، قَالَ: عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، قَالَ: إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ، وَ إِذَا قَرَأَ الإِمَامُ فَأَنْصِتُوْا. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں تعلیم دیتے ہوئے فرمایا: جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو کوئی ایک تمہارا امام بن جائے اور جب اِمام قراءت کرے تو تم خاموش رہا کرو۔‘‘

۲۸۰ / ۴۶۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ رضی الله عنه، قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الإِمَامِ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي أَشْيَاخُنَا أَنَّ عَلِيًّا رضی الله عنه قَالَ: مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الإِمَامِ فَلَا صَلَاةَ لَهُ. قَالَ: وَأَخْبَرَنِي مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَأَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رضی الله عنهم كَانُوْا يَنْهَوْنَ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الإِمَامِ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

’’حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ امام کی اقتداء میں قراءت کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے، اور ہمارے مشائخ نے مجھے بتایا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس شخص کی نماز ہی نہیں جو امام کی اقتداء میں قراءت کرے اور حضرت موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم امام کے پیچھے قراءت کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔‘‘

الحديث رقم ۴۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴ / ۴۱۵۔

الحديث رقم ۴۶: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ۲ / ۱۳۹، الرقم: ۲۸۱۰، والإمام محمد في الموطأ، باب: القراءة في الصلوة خلف الإمام، ۱ / ۹۸۔

٢٨١ / ٤٧۔ عَنْ أَبِي وَائِلٍ رضی الله عنه قَالَ: سُئِلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الإِمَامِ. قَالَ: أَنْصِتْ فَإِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا سَيَكْفِيْكَ ذَاكَ الإِمَامُ. رَوَاهُ الإِمَامُ مُحَمَّدٌ فِي الْمُوَطَّأ.

''حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے امام کی اقتداء میں قراءت کرنے کے بارے میں پوچھا گیا، تو انہوں نے فرمایا: خاموش رہو کہ نماز میں مصروفیت ہے تجھے امام اس (قراءت) کی کفایت کر دے گا۔''

٢٨٢ / ٤٨۔ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه كَانَ لَا يَقْرَأُ خَلْفَ الإِمَامِ، فِيْمَا يَجْهَرُ فِيْهِ وَ فِيْمَا يُخَافِتُ فِيْهِ.

رَوَاهُ الإِمَامُ مُحَمَّدٌ فِي الْمُوَطَّأ.

''حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جہری (جن میں آواز سے قراءۃ ہوتی ہے) اور سری (جن میں قراءۃ آہستہ ہوتی ہے) دونوں طرح کی نمازوں میں امام کے پیچھے قراءت نہیں کرتے تھے۔''

٢٨٣ / ٤٩۔ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ الْقَيْسِ الْفَرَّاءُ الْمَدَنِيُّ أَخْبَرَنِي بَعْضُ وَلَدِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی الله عنه أَنَّهُ ذُكِرَ لَهُ أَنَّ سَعْدًا قَالَ: وَدِدْتُ أَنَّ الَّذِي يَقْرَءُ خَلْفَ الإِمَامِ فِي فِيْهِ جَمْرَةٌ. رَوَاهُ الإِمَامُ مُحَمَّدٌ فِي الْمُوَطَّأ.

''داود بن قیس فراء مدنی کہتے ہیں کہ مجھے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے کسی نے بتایا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: میں یہ پسند کرتا ہوں کہ جو شخص امام کے پیچھے قراءت کرے اس کے منہ میں انگارہ ہو۔''

الحديث رقم ٤٧: أخرجه الإمام محمد في الموطأ، باب: القراءة في الصلاة خلف الإمام: ٩٦، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ١ / ٢٨٤، الرقم: ١٢٧٣۔

الحديث رقم ٤٨: أخرجه الإمام محمد فى الموطأ، باب: القراءة فى الصلاة خلف الإمام: ٩٦۔

الحديث رقم ٤٩: أخرجه الإمام محمد فى الموطأ، باب: القراءة فى الصلاة خلف الإمام: ٩٨۔

٢٨٤ / ٥٠۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الإِمَامِ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

''عبداللہ بن ابی لیلیٰ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ امام کی اقتداء میں قراءت کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔''

٢٨٥ / ٥١۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُجْلَانَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ: وَدِدْتُ أَنَّ الَّذِي يَقْرَأُ خَلْفَ الإِمَامِ فِي فِيْهِ حَجَرٌ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

''امام محمد بن عجلان سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری یہ خواہش ہے کہ جو شخص امام کے پیچھے قراءت کرے اس کے منہ میں پتھر ہو۔''

٢٨٦ / ٥٢۔ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: أَقْرَأُ وَ الإِمَامُ بَيْنَ يَدَيَّ؟ قَالَ: لَا. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ.

''حضرت ابوحمزہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا: کیا میں قراءت کروں جبکہ امام میرے سامنے ہو؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں۔''

الحديث رقم ٥٠: أخرجه عبد الرزاق فی المصنف، ٢ / ١٣٨، الرقم: ٢٨٠٥۔
الحديث رقم ٥١: أخرجه عبد الرزاق فی المصنف، ٢ / ١٣٨، الرقم: ٢٨٠٦۔
الحديث رقم ٥٢: أخرجه الطحاوی في شرح معاني الآثار، ١ / ٢٨٤، الرقم: ١٢٨٢۔

فَصْلٌ فِي عَدَمِ الْجَهْرِ بِالتَّأْمِيْنِ

﴿بلند آواز سے آمین نہ کہنے کا بیان﴾

٢٨٧ / ٥٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا قَالَ الإِمَامُ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ فَقُوْلُوْا: آمِيْنَ. فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ کہے تو تم کہو: آمین۔ جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے کے موافق ہوگیا تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔‘‘

٢٨٨ / ٥٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا، يَقُوْلُ: لَا تُبَادِرُوا الْإِمَامَ. إِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا. وَإِذَا قَالَ: ﴿وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾، فَقُوْلُوْا: ﴿آمِيْنَ﴾. وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا. وَإِذَا قَالَ: ﴿سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ﴾، فَقُوْلُوْا: ﴿اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تعلیم دیتے تھے کہ

الحديث رقم ٥٣: أخرجه البخاري فى الصحيح، كتاب: صفة الصلاة، باب: جهر المأموم بالتأمين، ١ / ٢٧١، الرقم: ٧٤٩، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: التسميع والتحميد والتأمين، ١ / ٣٠٧، الرقم: ٤١٠، وأبوداود فى السنن، كتاب: الصلاة، باب: التأمين وراء الإمام، ١ / ٣٥٤، الرقم: ٩٣٥، والنسائى فى السنن، كتاب: الافتتاح، باب: جهر الإمام بآمين، وباب: الأمر بالتأمين خلف الإمام، ٢ / ١٠٥، الرقم: ٩٢٧، ٩٢٩، وابن حبان فى الصحيح، ٥ / ١٠٦، الرقم: ١٨٠٤، والحاكم فى المستدرك، ١ / ٣٤٠، الرقم: ٧٩٧.

الحديث رقم ٥٤: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: النهى عن مبادرة الإمام بالتكبير وغيره، ١ / ٣١٠، الرقم: ٤١٥، وابن خزيمة في الصحيح، ٣ / ٣٤، الرقم: ١٥٧٦، والبيهقي فى السنن الكبرى، ٢ / ٩٢، الرقم: ٢٤٢٤.

امام پر سبقت نہ کرو، جب امام تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو، اور جب وہ ﴿وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ کہے تو تم آمین کہو، اور جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب وہ ﴿سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ﴾ کہے تو تم ﴿اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ﴾ کہو۔‘‘

٢٨٩ / ٥٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا قَالَ الْقَارِئُ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ فَقَالَ مَنْ خَلْفَهُ: آمِيْنَ. فَوَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ أَهْلِ السَّمَاءِ. غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ کہے اور اس کے پیچھے مقتدی آمین کہیں اور آمین پڑھنے والوں کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہو جائے تو نمازی کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔‘‘

٢٩٠ / ٥٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا قَالَ الإِمَامُ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ فَقُوْلُوْا: ﴿آمِينَ﴾، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَقُوْلُ: ﴿آمِيْنَ﴾. وَإِنَّ الإِمَامَ يَقُوْلُ: ﴿آمِيْنَ﴾. فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِيْنُهُ تَأْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ کہے تو تم آمین کہو۔ بے شک فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور امام بھی آمین کہتا ہے۔ تو جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل جائے گی اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔‘‘

الحديث رقم ٥٥: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: التسميع والتحميد والتأمين، ١ / ٣٠٧، الرقم: ٤١٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ٤٤٩، الرقم: ٩٨٠٣، وأبوعوانة في المسند، ٢ / ٤٥٦، الرقم: ١٦٨٩۔

الحديث رقم ٥٦: أخرجه النسائى فى السنن، كتاب: الافتتاح، باب: جهر الإمام بآمين، ١ / ١٤٤، الرقم: ٩٢٧۔

٢٩١ / ٥٧۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا قَالَ الإِمَامُ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾، فَقُوْلُوْا: ﴿آمِيْنَ﴾، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَـلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ کہہ چکے تو تم آمین کہو کیونکہ جس شخص کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے موافق ہو جائے گا اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔''

٢٩٢ / ٥٨۔ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ فَقَالَ: ﴿آمِيْنَ﴾، وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ پڑھا تو کہا: آمین۔ اور آپ ﷺ نے آمین کی آواز کو پست کیا۔''

٢٩٣ / ٥٩۔ عَنْ أَبِي وَائِلٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنهما لَا يَجْهَرَانِ بِ ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾، وَلَا بِالتَّعَوُّذِ، وَلَا بِ

الحديث رقم ٥٧: أخرجه النسائى فى السنن، كتاب: الافتتاح، باب: الأمر بالتأمين خلف الإمام، ٢ / ١٤٤، الرقم: ٩٢٩۔

الحديث رقم ٥٨: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: الصلاة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فى التأمين، ١ / ٢٨٩، الرقم: ٢٤٨، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤ / ٣١٦، والحاكم فى المستدرك، ٢ / ٢٥٣، الرقم: ٢٩١٣، والطيالسى فى المسند: ١٣٨، الرقم: ١٠٢٤۔

الحديث رقم ٥٩: أخرجه الطبراني فى المعجم الكبير، ٩ / ٢٦٣، الرقم: ٩٣٠٤، والهيثمي فى مجمع الزوائد، ٢ / ١٠٨۔

﴿آمِيْنَ﴾. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضي الله عنهما تسمیہ ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ﴾، تعوذ ﴿أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ﴾، اور تأمین ﴿آمین﴾ بلند آواز سے نہیں کہتے تھے۔''

٢٩٤ / ٦٠۔ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَمْسٌ يُخْفَيْنَ: ﴿سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ﴾، وَالتَّعَوُّذُ، وَ ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ﴾، وَ ﴿آمِيْنَ﴾، وَ ﴿اللّٰهُمَّ! رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ﴾. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

''حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: پانچ چیزوں میں اِخفاء کیا جائے گا: ثناء ﴿سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ﴾ ، تعوذ ﴿أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ﴾، تسمیہ ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ﴾، تأمین ﴿آمین﴾ اور تحمید ﴿اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ﴾۔''

٢٩٥ / ٦١۔ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ وَعَلِيٌّ رضي الله عنهما لَا يَجْهَرَانِ بِ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ﴾، وَلَا بِالتَّعَوُّذِ، وَلَا بِالتَّأْمِيْنِ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ.

''حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی الله عنهما تسمیہ ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ﴾، تعوذ ﴿أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ﴾ اور تأمین ﴿آمین﴾ بلند آواز سے نہیں کہتے تھے۔''

٢٩٦ / ٦٢۔ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: أَرْبَعٌ يُخْفَيْنَ عَنِ الْإِمَامِ: التَّعَوُّذِ، وَبِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ، وَآمِيْنَ، وَاللّٰهُمَّ! رَبَّنَا وَلَكَ

الحديث رقم ٦٠: أخرجه عبد الرزاق فى المصنف، ٢ / ٨٧، الرقم: ٢٥٩٧۔

الحديث رقم ٦١: أخرجه الطحاوى فى شرح معاني الآثار، ١ / ٢٦٣، الرقم: ١١٧٣۔

الحديث رقم ٦٢: أخرجه الهندي في كنز العمال، ٨ / ٢٧٤، الرقم: ٢٢٨٩٤۔

الْحَمْدَ. رَوَاهُ الْهِنْدِيُّ.

’’امام ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چار چیزوں کو امام سے آہستہ کہا جائے گا: تعوذ ﴿أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ﴾، تسمیہ ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ﴾، تأمین ﴿آمین﴾ اور تحمید ﴿اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ﴾۔‘‘

اَلْبَابُ الْخَامِسُ:

صَلَاةُ التَّرَاوِيْحِ وَعَدَدُ رَكْعَاتِهَا

﴿نمازِ تراویح اور اس کی تعدادِ رکعات﴾

۲۹۷ / ۱۔ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ صَلَّى ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ، ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْقَابِلَةِ، فَكَثُرَ النَّاسُ، ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ، فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا أَصْبَحَ، قَالَ: قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ، وَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوْجِ إِلَيْكُمْ إِلَّا أَنِّي خَشِيْتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ، وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ

وزاد ابن خزيمة وابن حبان: وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُرَغِّبُهُمْ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَ بِعَزِيْمَةِ أَمْرٍ فَيَقُوْلُ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَكَانَ الْأَمْرُ

الحديث رقم ۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التهجد، باب: تحريض النبی ﷺ على صلاة الليل والنوافل من غير إيجاب، ۱ / ۳۸۰، الرقم: ۱۰۷۷، وفي كتاب: صلاة التروايح، باب: فضل من قام رمضان، ۲ / ۷۰۸، الرقم: ۱۹۰۸، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: الترغيب في قيام رمضان وهو التراويح، ۱ / ۵۲٤، الرقم: ۷٦۱، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في قيام شهر رمضان، ۲ / ٤۹، الرقم: ۱۳۷۳، والنسائي في السنن، كتاب: قيام الليل وتطوع النهار، باب: قيام شهر رمضان، ۳ / ۲۰۲، الرقم: ۱٦۰٤، وفي السنن الكبرى، ۱ / ٤۱۰، الرقم: ۱۲۹۷، ومالك في الموطأ، كتاب: الصلاة في رمضان، باب: الترغيب في الصلاة في رمضان، ۱ / ۱۱۳، الرقم: ۲٤۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦ / ۱۷۷، الرقم: ۲۵٤۸۵، وابن حبان في الصحيح، ۱ / ۳۵۳، الرقم: ۱٤۱، وابن خزيمة في الصحيح، ۳ / ۳۳۸، الرقم: ۲۲۰۷، و عبد الرزاق في المصنف، ۳ / ٤۳، الرقم: ٤۷۲۳، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲ / ٤۹۲، الرقم: ٤۳۷۷، وفي السنن الصغرى، ۱ / ٤۸۰، الرقم: ٤۸٦، والعسقلاني في تلخيص الحبير، ۲ / ۲۱۔

كَذٰلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ ﷺ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ ﷺ حَتَّى جَمَعَهُمْ عُمَرُ ﷺ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَصَلَّى بِهِمْ فَكَانَ ذٰلِكَ أَوَّلُ مَا اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَى قِيَامِ رَمَضَانَ.

وأخرجه العسقلاني في ''التلخيص'' أَنَّهُ ﷺ صَلَّى بِالنَّاسِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً لَيْلَتَيْنِ فَلَمَّا كَانَ فِي اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ اجْتَمَعَ النَّاسُ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ مِنَ الْغَدِ: خَشِيْتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَلَا تَطِيْقُوْهَا.

''اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں (نفل) نماز پڑھی تو لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر آپ ﷺ نے اگلی رات نماز پڑھی تو اور زیادہ لوگ جمع ہوگئے پھر تیسری یا چوتھی رات بھی اکٹھے ہوئے لیکن رسول اللہ ﷺ ان کی طرف تشریف نہ لائے۔ جب صبح ہوئی تو فرمایا: میں نے دیکھا جوتم نے کیا اور مجھے تمہارے پاس (نماز پڑھانے کے لئے) آنے سے صرف اس اندیشہ نے روکا کہ یہ تم پرفرض کر دی جائے گی اور یہ رمضان المبارک کا واقعہ ہے۔''

امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے ان الفاظ کا اضافہ کیا: اورحضور نبی اکرم ﷺ انہیں قیام رمضان (تراویح) کی رغبت دلایا کرتے تھے لیکن حکماً نہیں فرماتے تھے چنانچہ (ترغیب کے لئے) فرماتے کہ جو شخص رمضان المبارک میں ایمان اور ثواب کی نیت کے ساتھ قیام کرتا ہے تو اس کے سابقہ تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ کے وصال مبارک تک قیام رمضان کی یہی صورت برقرار رہی اور یہی صورت خلافت ابوبکر ﷺ اور خلافت عمر ﷺ کے اوائل دور تک جاری رہی یہاں تک کہ حضرت عمر ﷺ نے انہیں حضرت ابی بن کعب ﷺ کی اقتداء میں جمع کر دیا اور وہ انہیں نمازِ (تراویح) پڑھایا کرتے تھے لہٰذا یہ وہ ابتدائی زمانہ ہے جب لوگ نمازِ تراویح کے لئے (باجماعت) اکٹھے ہوتے تھے۔''

اور امام عسقلانی نے ''التلخیص'' میں بیان کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو دو راتیں ۲۰ رکعت نماز تراویح پڑھائی جب تیسری رات لوگ پھر جمع ہوگئے

تو آپ ﷺ ان کی طرف (حجرہ مبارک سے باہر) تشریف نہیں لائے۔ پھر صبح آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اندیشہ ہوا کہ (نمازِ تراویح) تم پر فرض کردی جائے گی لیکن تم اس کی طاقت نہ رکھو گے۔‘‘

٢٩٨ / ٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَإِذَا أُنَاسٌ فِي رَمَضَانَ يُصَلُّوْنَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: مَا هَؤُلَاءِ؟ فَقِيْلَ: هَؤُلَاءِ نَاسٌ لَيْسَ مَعَهُمْ قُرْآنٌ وَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يُصَلِّي وَهُمْ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَصَابُوْا وَنِعْمَ مَا صَنَعُوْا.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وفي رواية للبيهقي: **قَالَ: قَدْ أَحْسَنُوْا أَوْ قَدْ أَصَابُوْا وَلَمْ يَكْرَهْ ذَلِكَ لَهُمْ.**

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ (حجرہ مبارک سے) باہر تشریف لائے تو (آپ ﷺ نے دیکھا کہ) رمضان المبارک میں لوگ مسجد کے ایک گوشہ میں نماز پڑھ رہے تھے، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ کون ہیں؟ عرض کیا گیا: یہ وہ لوگ ہیں جنہیں قرآن پاک یاد نہیں اور حضرت ابی بن کعب نماز پڑھتے ہیں اور یہ لوگ ان کی اقتداء میں نماز پڑھتے ہیں تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انہوں نے درست کیا اور کتنا ہی اچھا عمل ہے جو انہوں نے کیا۔‘‘

اور بیہقی کی ایک روایت میں ہے فرمایا: انہوں نے کتنا احسن اقدام یا کتنا اچھا عمل کیا اور ان کے اس عمل کو حضور نبی اکرم ﷺ نے ناپسند نہیں فرمایا۔‘‘

الحديث رقم ٢: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في قيام شهر رمضان، ٢ / ٥٠، الرقم: ١٣٧٧، وابن خزيمة في الصحيح، ٣ / ٣٣٩، الرقم: ٢٢٠٨، وابن حبان في الصحيح، ٦ / ٢٨٢، الرقم: ٢٥٤١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢ / ٤٩٥، الرقم: ٤٣٨٦۔٤٣٨٨، وابن عبد البر في التمهيد، ٨ / ١١١، وابن قدامة في المغني، ١ / ٤٥٥۔

٢٩٩ / ٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَ بِعَزِيْمَةٍ، فَيَقُوْلُ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَالْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ، ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رضی الله عنه عَلَى ذٰلِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز تراویح پڑھنے کی رغبت دلایا کرتے تھے لیکن حکماً نہیں فرماتے تھے چنانچہ فرماتے کہ جس نے رمضان المبارک میں حصولِ ثواب کی نیت سے اور حالتِ ایمان کے ساتھ قیام کیا تو اس کے سابقہ (تمام) گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے وصالِ مبارک تک نمازِ تراویح کی یہی صورت برقرار رہی اور خلافتِ ابوبکر رضی اللہ عنہ میں اور پھر خلافتِ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے شروع تک یہی صورت برقرار رہی۔‘‘

الحديث رقم ٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: صلاة التروايح، باب: فضل من قام رمضان، ٢/ ٧٠٧، الرقم: ١٩٠٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: الترغيب في قيام رمضان وهو التراويح، ١/ ٥٢٣، الرقم: ٧٥٩، والترمذي في السنن، كتاب: الصوم عن رسول الله ﷺ، باب: الترغيب في قيام رمضان وما جاء فيه من الفضل، ٣/ ١٧١، الرقم: ٨٠٨، وقال أبو عيسى: هذا حديث حسن صحيح، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في قيام شهر رمضان، ٢/ ٤٩، الرقم: ١٣٧١، والنسائي في السنن، كتاب: الصيام، باب: ثواب من قام رمضان وصامه إيمانا واحتسابا، ٤/ ١٥٤، الرقم: ٢١٩٢، ومالك في الموطأ، كتاب: الصلاة في رمضان، باب: الترغيب في الصلاة في رمضان، ١/ ١١٣، الرقم: ٢٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٢٨١، الرقم: ٧٧٧٤، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/ ٣٣٨، الرقم: ٢٢٠٧، وابن حبان في الصحيح، ١/ ٣٥٣، الرقم: ١٤١، وعبد الرزاق في المصنف، ٤/ ٢٥٨، الرقم: ٧٧١٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ٤٩٣، الرقم: ٤٣٧٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/ ١٢٠، الرقم: ٩٢٩٩۔

٣٠٠ / ٤۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُوْنَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ، وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلَاتِهِ الرَّهْطُ، فَقَالَ عُمَرُ رضی الله عنه: إِنِّي أَرَى لَوْ جَمَعْتُ هَؤُلَاءِ عَلَى قَارِیءٍ وَاحِدٍ لَكَانَ أَمْثَلَ، ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرَى وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاةِ قَارِئِهِمْ، قَالَ عُمَرُ رضی الله عنه: نِعْمَ الْبِدْعَةُ هَذِهِ، وَالَّتِي يَنَامُوْنَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي يَقُوْمُوْنَ، يُرِيْدُ آخِرَ اللَّيْلِ، وَكَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ أَوَّلَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمَالِكٌ.

''حضرت عبدالرحمٰن بن عبد القاری روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رمضان کی ایک رات مسجد کی طرف نکلا تو لوگ متفرق تھے کوئی تنہا نماز پڑھ رہا تھا اور کسی کی اقتداء میں ایک گروہ نماز پڑھ رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے خیال میں انہیں ایک قاری کے پیچھے جمع کر دوں تو اچھا ہوگا پس انہوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پیچھے سب کو جمع کر دیا، پھر میں ایک اور رات ان کے ساتھ نکلا اور لوگ ایک امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (انہیں دیکھ کر) فرمایا: یہ کتنی اچھی بدعت ہے، اور جو لوگ اس نماز (تراویح) سے سو رہے ہیں وہ نماز ادا کرنے والوں سے زیادہ بہتر ہیں اور اس سے ان کی مراد وہ لوگ تھے (جو رات کو جلدی سو کر) رات کے پچھلے پہر میں نماز ادا کرتے تھے اور تراویح ادا کرنے والے لوگ رات کے پہلے پہر میں نماز ادا کرتے تھے۔''

الحديث رقم ٤: أخرجه البخاری فی صحيح، كتاب: صلاة التراويح، باب: فضل من قام رمضان، ٢ / ٧٠٧، الرقم: ١٩٠٦، ومالك فی الموطأ، كتاب: الصلاة فی رمضان، باب: الترغيب في الصلاة في رمضان، ١ / ١١٤، الرقم: ٦٥٠، وابن خزيمة فی الصحيح، ٢ / ١٥٥، الرقم: ١٥٥، وعبد الرزاق فی المصنف، ٤ / ٢٥٨، الرقم: ٧٧٢٣، والبيهقی فی السنن الكبرى، ١٢، ٤٩٣، الرقم: ٤٣٧٨، وفی شعب الإيمان، ٣ / ١٧٧، الرقم: ٣٢٦٩۔

٥/٣٠١۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رضی الله عنه، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ شَهْرَ رَمضَانَ فَفَضَّلَهُ عَلَى الشُّهُوْرِ، وَقَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

وفي رواية له: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَرَضَ صِيَامَ رَمَضَانَ عَلَيْكُمْ، وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَهُ، فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيْمَاناً وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

”حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے رمضان المبارک کا ذکر فرمایا تو سب مہینوں پر اسے فضیلت دی۔ بعد ازاں آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایمان اور حصولِ ثواب کی نیت کے ساتھ رمضان کی راتوں میں قیام کرتا ہے تو وہ گناہوں سے یوں پاک صاف ہو جاتا ہے جیسے وہ اس دن تھا جب اسے اس کی ماں نے جنم دیا تھا۔“

”اور ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کیے ہیں اور میں نے تمہارے لئے اس کے قیام (نمازِ تراویح) کو سنت قرار دیا ہے لٰہذا جو شخص ایمان اور حصول ثواب کی نیت کے ساتھ ماہ رمضان کے دنوں میں روزے رکھتا ہے اور راتوں میں قیام کرتا ہے وہ گناہوں سے یوں پاک صاف ہو جاتا ہے جیسے وہ اس دن تھا جب اسے اس کی ماں نے جنم دیا تھا۔“

٦/٣٠٢۔ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ فِي

الحديث رقم ٥: أخرجه النسائی فی السنن، کتاب: الصيام، باب: ذکر اختلاف يحيی بن أبی کثير والنضر بن شيبان فيه، ٤/١٥٨، الرقم: ٢٢٠٨۔٢٢١٠، وابن ماجه فی السنن، کتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ماجاء فی قيام شهر رمضان، ١/٤٢١، الرقم: ١٣٢٨۔

الحديث رقم ٦: أخرجه مالك في الموطأ، كتاب: الصلاة في رمضان، باب: الترغيب في الصلاة في رمضان، ١/١١٥، الرقم: ٢٥٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٩٦، الرقم: ٤٣٩٤، وفي شعب الإيمان، ٣/١٧٧، الرقم: ٣٢٧٠، والفريابي ←

زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ فِي رَمَضَانَ، بِثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْفِرْيَابِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْفِرْيَابِيُّ: إِسْنَادُهُ وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ وَقَالَ ابْنُ قُدَامَةَ فِي الْمُغْنِيِّ: وَهَذَا كَالإِجْمَاعِ.

''حضرت یزید بن رومان نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب ﷺ کے دور میں لوگ (بشمول وتر) ۲۳ رکعت پڑھتے تھے۔

۳۰۳/ ۷۔ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، أَنَّهُ سَمِعَ الْأَعْرَجَ يَقُوْلُ: مَا أَدْرَكْتُ النَّاسَ إِلَّا وَهُمْ يَلْعَنُوْنَ الْكَفَرَةَ فِي رَمَضَانَ، قَالَ: وَكَانَ الْقَارِیءُ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فِي ثَمَانِ رَكَعَاتٍ، فَإِذَا قَامَ بِهَا فِي اثْنَتَي عَشْرَةَ رَكْعَةً، رَأَى النَّاسُ أَنَّهُ قَدْ خَفَّفَ.

رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْفِرْيَابِيُّ وَقَالَ: إِسْنَادُهُ قَوِيٌّ.

وقال الإمام ولي الله الدهلوي: هو مذهب الشافعية والحنفية، وعشرون ركعة تراويح وثلاث وتر عند الفريقين هكذا قال المحلّي عن البيهقي.

------ في كتاب الصيام، ١/ ١٣٢، الرقم: ١٧٩، والعسقلاني في فتح الباري، ٤/ ٢٥٣، في الدراية في تخريج أحاديث الهداية، ١/ ٢٠٣، الرقم: ٢٥٧، وابن عبد البر في التمهيد، ٨/ ١١٥، والزرقاني في شرحه على الموطأ، ١/ ٣٤٢، وابن قدامة في المغني، ١/ ٤٥٦، والشوكاني في نيل الأوطار، ٣/ ٦٣، والزيلعي في نصب الراية، ٢/ ١٥٤، وابن رشد في بداية المجتهد، ١/ ١٥٢۔

الحديث رقم ٧: أخرجه مالك في الموطأ، كتاب: الصلاة في رمضان، باب: ماجاء في قيام رمضان، ١/ ١١٥، الرقم: ٧٥٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ٤٩٧، الرقم: ٤٤٠١، وفي شعب الإيمان، ٣/ ١٧٧، الرقم: ٣٢٧١، والفريابي في كتاب الصيام، ١/ ١٣٣، الرقم: ١٨١، وابن عبد البر في التمهيد، ١٧/ ٤٠٥، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٥/ ٧٠، الرقم: ٢٥، والسيوطي في تنوير الحوالك شرح موطأ مالك، ١/ ١٠٥، والزرقاني في شرحه على الموطأ، ١/ ٣٤٢، وولي الله الدهلوي في المسوى من أحاديث الموطأ، ١/ ١٧٥۔

’’حضرت مالک نے داود بن حصین سے روایت کیا، انہوں نے حضرت اعرج کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے لوگوں کو اس حال میں پایا کہ وہ رمضان میں کافروں پر لعنت کیا کرتے تھے انہوں نے فرمایا (نمازِ تراویح میں) قاری سورہ بقرہ کو آٹھ رکعتوں میں پڑھتا اور جب باقی بارہ رکعتیں پڑھی جاتیں تو لوگ دیکھتے کہ امام انہیں ہلکی (مختصر) کر دیتا۔‘‘

’’حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی نے (اس حدیث کی شرح میں) بیان کیا کہ بیس رکعت تراویح اور تین وتر شوافع اور احناف کا مذہب ہے۔ اسی طرح محلّی نے امام بیہقی سے بیان کیا۔‘‘

۸/۳۰۴۔ عَنْ عُرْوَةَ رضی الله عنه أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی الله عنه جَمَعَ النَّاسَ عَلَى قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ الرِّجَالَ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَالنِّسَاءَ عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ماہ رمضان میں تراویح کے لئے اکٹھا کیا۔ مردوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور عورتوں کو حضرت سلیمان بن حثمہ رضی اللہ عنہ تراویح پڑھاتے۔‘‘

۹/۳۰۵۔ وقال الإمام أبوعيسى الترمذي في سننه: وَأَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ، وَعَلِيٍّ رضي الله عنهما وَغَيْرِهِمَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً، وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ الْمُبَارَكِ،

الحديث رقم ۸: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ۲/۴۹۳، الرقم: ۴۳۸۰، والعسقلاني في فتح الباري، ۴/۲۵۲-۲۵۳، الرقم: ۱۹۰۵، والزرقاني في شرحه على الموطأ، ۱/۳۳۸، ۳۴۱، والسيوطي في تنوير الحوالك، ۱/۱۰۵، والعسقلاني في الدراية في تخريج أحاديث الهداية، ۱/۲۰۳، وفي تلخيص الحبير، ۲/۲۴، الرقم: ۵۴۹، وابن قدامة في المغني، ۱/۴۵۵.

الحديث رقم ۹: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الصوم عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في قيام شهر رمضان، ۳/۱۶۹، الرقم: ۸۰۶.

وَالشَّافِعِيِّ. وَقَالَ الشَّافِعِيُّ: وَهٰكَذَا أَدْرَكْتُ بِبَلَدِنَا بِمَكَّةَ يُصَلُّوْنَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

''امام ابوعیسیٰ ترمذی رضی اللہ عنہ نے اپنی سنن میں فرمایا: اکثر اہلِ علم کا مذہب بیس رکعت تراویح ہے جو کہ حضرت علی، حضرت عمر رضی اللہ عنہما اور حضور نبی اکرم ﷺ کے دیگر اصحاب سے مروی ہے اور یہی (کبار تابعین) سفیان ثوری، عبداللہ بن مبارک اور امام شافعی رحمہ اللہ علیہم کا قول ہے اور امام شافعی نے فرمایا: میں نے اپنے شہر مکہ میں (اہلِ علم کو) بیس رکعت تراویح پڑھتے پایا۔''

٣٠٦ / ١٠. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً سِوَى الْوِتْرِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حُمَيْدٍ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضي الله عنهما سے مروی ہے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ رمضان المبارک میں وتر کے علاوہ بیس رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے۔''

الحديث رقم ١٠: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/ ١٦٤، الرقم: ٧٦٩٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/ ٢٤٣، الرقم: ٧٩٨، ٥/ ٣٢٤، الرقم: ٥٤٤٠، وفي المعجم الكبير، ١١/ ٣٩٣، الرقم: ١٢١٠٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ٤٩٦، الرقم: ٤٣٩١، وعبد بن حميد في المسند، ١/ ٢١٨، الرقم: ٦٥٣، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٦/ ١١٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/ ١٧٢، وابن عبد البر في التمهيد، ٨/ ١١٥، والعسقلاني في فتح الباري، ٤/ ٢٥٤، الرقم: ١٩٠٨، وفي الدراية، ١/ ٢٠٣، الرقم: ٢٥٧، والسيوطي في تنوير الحوالك، ١/ ١٠٨، الرقم: ٢٦٣، والذهبي في ميزان الاعتدال، ١/ ١٧٠، والصنعاني في سبل السلام، ٢/ ١٠، والمزي في تهذيب الكمال، ٢/ ١٤٩، والخطيب البغدادى في موضع أوهام الجمع والتفريق، ١/ ٣٨٧، والزيلعي في نصب الراية، ٢/ ١٥٣، والزرقاني في شرحه على الموطأ، ١/ ٣٤٢، ٣٥١، والعظيم آبادي في عون المعبود، ٤/ ١٥٣، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٣/ ٤٤٥.

٣٠٧ / ١١. عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: كُنَّا نَنْصَرِفُ مِنَ الْقِيَامِ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ وَقَدْ دَنَا فُرُوْعُ الْفَجْرِ وَكَانَ الْقِيَامُ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ ثَلَاثَةً وَعِشْرِيْنَ رَكْعَةً. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

''حضرت سائب بن یزید نے بیان کیا کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں فجر کے قریب تراویح سے فارغ ہوتے تھے اور ہم (بشمول وتر) تئیس رکعات پڑھتے تھے۔''

٣٠٨ / ١٢. عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: كَانُوْا يَقُوْمُوْنَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً، قَالَ: وَكَانُوْا يَقْرَأُوْنَ بِالْمِئَيْنِ وَكَانُوا يَتَوَكَّؤُنَ عَلَى عَصِيِّهِمْ فِي عَهْدِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ مِنْ شِدَّةِ الْقِيَامِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْفَرْيَابِيُّ وَابْنُ الْجُعْدِ.

إِسْنَادُهُ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ كَمَا قَالَ الْفَرْيَابِيُّ.

''حضرت سائب بن یزید سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ماہ رمضان میں بیس رکعت تراویح پڑھتے تھے اور ان میں سو آیات والی سورتیں پڑھتے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں شدتِ قیام کی وجہ سے وہ اپنی لاٹھیوں سے ٹیک لگاتے تھے۔''

٣٠٩. / ١٣. عَنْ أَبِي الْخَصِيْبِ، قَالَ: كَانَ يَؤُمُّنَا سُوَيْدُ بْنُ غَفْلَةَ فِي

الحديث رقم ١١: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٤ / ٢٦١، الرقم: ٧٧٣٣، وابن حزم في الاحكام، ٢ / ٢٣٠.

الحديث رقم ١٢: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٢ / ٤٩٦، الرقم: ٤٣٩٣، وابن الحسن فريابي في كتاب الصيام، ١ / ١٣١، الرقم: ١٧٦، وقال: إسناده ورجاله ثقات، وابن جعد في المسند، ١ / ٤١٣، الرقم: ٢٨٢٥، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٣ / ٤٤٧.

الحديث رقم ١٣: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٢ / ٤٤٦، الرقم: ٤٣٩٥، والبخاري في الكنى، ١ / ٢٨، الرقم: ٢٣٤.

رَمَضَانَ فَيُصَلِّي خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكُنَى.

''ابو خصیب نے بیان کیا کہ ہمیں حضرت سوید بن غفلہ ماہ رمضان میں نماز تراویح پانچ ترویحوں (یعنی بیس رکعت میں) پڑھاتے تھے۔''

۳۱۰۔ / ۱۴۔ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ وَكَانَ مِنْ أَصحاب عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ يَؤُمُّهُمْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَقَالَ: وَفِي ذٰلِكَ قُوَّةٌ.

''حضرت شُتیر بن شکل سے روایت ہے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رمضان میں بیس رکعت تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے۔''

۳۱۱ / ۱۵۔ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَعَا الْقُرَّاءَ فِي رَمَضَانَ فَأَمَرَ مِنْهُمْ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً، قَالَ: وَكَانَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ يُوْتِرُ بِهِمْ. وَرَوَى ذٰلِكَ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت ابو عبد الرحمٰن سلمی سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رمضان المبارک میں قاریوں کو بلایا اور ان میں سے ایک شخص کو بیس رکعت تراویح پڑھانے کا حکم دیا اور خود حضرت علی رضی اللہ عنہ انہیں وتر پڑھاتے تھے۔'' یہ حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دیگر سند سے بھی مروی ہے۔

الحديث رقم ۱۴: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۲/ ۱۶۳، الرقم: ۷۶۸۰، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲/ ۴۹۶، الرقم: ۴۳۹۵.

الحديث رقم ۱۵: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ۲/ ۴۹۶، الرقم: ۴۳۹۶، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ۳/ ۴۴۴.

٣١٢ـ/ ١٦ـ عَنْ أَبِي الْحَسَنَاءِ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ﷺ أَمَرَ رَجُلًا أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت ابو الحسناء بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی ﷺ نے ایک شخص کو رمضان میں پانچ ترویحوں میں بیس رکعت تراویح پڑھانے کا حکم دیا۔‘‘

٣١٣/ ١٧ـ وفي رواية أَنَّ عَلِيًّا ﷺ كَانَ يُؤُمُّهُمْ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ. رَوَاهُ ابْنُ الإِسْمَاعِيْلِ الصَّنْعَانِيُّ وَقَالَ: فِيْهِ قُوَّةٌ.

’’ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی ﷺ انہیں بیس رکعت تراویح اور تین وتر پڑھایا کرتے تھے۔‘‘

٣١٤/ ١٨ـ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِهِمْ فِي رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَهَذَا أَيْضًا سِوَى الْوِتْرِ. رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

’’حضرت علی ﷺ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ رمضان المبارک میں مسلمانوں کو بیس رکعت تراویح پڑھائے اور یہ رکعات وتر کے علاوہ تھیں۔‘‘

٣١٥/ ١٩ـ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ﷺ أَمَرَ رَجُلًا

الحديث رقم ١٦: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/ ١٦٣، الرقم: ٧٦٨١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ٤٩٧، الرقم: ٤٣٩٧، وابن عبد البر في التمهيد، ٨/ ١١٥، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٣/ ٤٤٥، والصنعاني في سبل السلام، ٢/ ١٠، وابن قدامة في المغني، ١/ ٤٥٦، وقال: هذا كالإجماع.

الحديث رقم ١٧: أخرجه الصنعاني في سبل السلام، ٢/ ١٠، وابن قدامة في المغني، ١/ ٤٥٦، وقال: هذا كالإجماع.

الحديث رقم ١٨: أخرجه ابن عبد البر في التمهيد، ٨/ ١١٥.

الحديث رقم ١٩: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/ ١٦٣، الرقم: ٧٦٨٢، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٣/ ٤٤٥.

يُصَلِّيَ بِهِمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. إِسْنَادُهُ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ.

''حضرت یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ انہیں (مسلمانوں کو) بیس رکعت تراویح پڑھائے۔''

٣١٦/ ٢٠۔ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يُصَلِّي بِنَا فِي رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

''حضرت نافع بن عمر نے بیان کیا کہ حضرت ابن ابی ملیکہ ہمیں رمضان المبارک میں بیس رکعت تراویح پڑھایا کرتے تھے۔''

٣١٧/ ٢١۔ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رَفِيْعٍ قَالَ: كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فِي رَمَضَانَ بِالْمَدِيْنَةِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. إِسْنَادُهُ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ.

''حضرت عبدالعزیز بن رفیع نے بیان کیا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں لوگوں کو رمضان المبارک میں بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھاتے تھے۔''

٣١٨/ ٢٢۔ عَنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ كَانَ يَؤُمُّ النَّاسَ فِي رَمَضَانَ بِاللَّيْلِ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ وَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت حارث سے مروی ہے کہ وہ لوگوں کو رمضان المبارک کی راتوں میں (نماز تراویح) میں بیس رکعتیں اور تین وتر پڑھایا کرتے تھے اور رکوع سے پہلے دعا قنوت پڑھتے تھے۔''

٣١٩/ ٢٣۔ عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ فِي

الحديث رقم ٢٠: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/ ١٦٣، الرقم: ٧٦٨٣۔

الحديث رقم ٢١: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/ ١٦٣، الرقم: ٧٦٨٤، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٣/ ٤٤٥۔

الحديث رقم ٢٢: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/ ١٦٣، الرقم: ٧٦٨٥۔

الحديث رقم ٢٣: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/ ١٦٣، الرقم: ٧٦٨٦۔

رَمَضَانَ وَيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابوالبختری سے روایت ہے کہ وہ رمضان المبارک میں پانچ ترویح (یعنی بیس رکعتیں) اور تین وتر پڑھا کرتے تھے۔''

٣٢٠ / ٢٤۔ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: أَدْرَكْتُ النَّاسَ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ ثَلَاثًا وَعِشْرِيْنَ رَكْعَةً بِالْوِتْرِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

''حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ بشمول وتر ۲۳ رکعت تراویح پڑھتے تھے۔''

٣٢١ / ٢٥۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ رَبِيْعَةَ كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ فِي رَمَضَانَ خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ وَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

''حضرت سعید بن عبید سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ربیعہ انہیں رمضان المبارک میں پانچ ترویح (یعنی بیس رکعت) نماز تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے۔''

٣٢٢ / ٢٦۔ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه جَمَعَ النَّاسَ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ فَكَانَ يُصَلِّي بِهِمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

رَوَاهُ الذَّهَبِيُّ وَالْعَسْقَلَانِيُّ وَابْنُ قُدَامَةَ.

''حضرت حسن (بصری) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں

الحديث رقم ٢٤: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢ / ١٦٣، الرقم: ٧٦٨٨۔

الحديث رقم ٢٥: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢ / ١٦٣، الرقم: ٧٦٩٠۔

الحديث رقم ٢٦: أخرجه الذهبي في سير أعلام النبلاء، ١ / ٤٠٠، والعسقلاني في تلخيص الحبير، ٢ / ٢١، الرقم: ٥٤٠، وابن قدامة في المغني، ١ / ٤٥٦، ومالك في المدونة الكبرى، ١ / ٢٢٢، والسيوطي في تنوير الحوالك، ١ / ١٠٤، والزرقاني في شرحه على الموطأ، ١ / ٣٣٨، وابن تيمية في مجموع فتاوى، ٢ / ٤٠١۔

کوحضرت اُبی ابن بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں قیام رمضان کے لئے اکٹھا کیا تو وہ انہیں بیس رکعت تراویح پڑھاتے تھے۔‘‘

٣٢٣ / ٢٧۔ عَنِ الزَّعْفَرَانِيِّ عَنِ الشَّافِعِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ النَّاسَ يَقُوْمُوْنَ بِالْمَدِيْنَةِ بِتِسْعٍ وَثَـلَاثِيْنَ وَبِمَكَّةَ بِثَـلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ.

رَوَاهُ الْعَسْقَلَانِيُّ وَالشَّوْكَانِيُّ عَنْ مَالِكٍ.

’’حضرت زعفرانی امام شافعی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے لوگوں کو مدینہ منورہ میں انتالیس (٣٩) اور مکہ مکرمہ میں تئیس (٢٣) رکعت (بیس تراویح اور تین وتر) پڑھتے دیکھا۔‘‘

٣٢٤ / ٢٨۔ وقال ابن رشد القرطبي: فَاخْتَارَ مَالِكٌ فِي أَحَدِ قَوْلَيْهِ وَأَبُوحَنِيْفَةَ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَدَاوُدُ الْقِيَامَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً سِوَى الْوِتْرِ ...... أَنَّ مَالِكًا رَوَى عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ بِثَـلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

’’ابن رشد قرطبی نے فرمایا کہ امام مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے دو اقوال میں سے ایک میں اور امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام احمد اور امام داود ظاہری رضی اللہ عنہم نے بیس تراویح کا قیام پسند کیا ہے اور تین وتر اس کے علاوہ ہیں ......اسی طرح امام مالک رضی اللہ عنہ نے یزید بن رومان سے روایت بیان کی فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ تئیس (٢٣) رکعت (تراویح بشمول تین وتر) کا قیام کیا کرتے تھے۔‘‘

٣٢٥ / ٢٩۔ وقال الشيخ ابن تيمية في ’’الفتاوى‘‘: ثَبَتَ أَنَّ أُبَيَّ

الحديث رقم ٢٧: أخرجه العسقلاني في فتح الباري، ٤ / ٢٥٣، والشوكاني في نيل الأوطار، ٣ / ٦٤۔

الحديث رقم ٢٨: أخرجه ابن رشد في بداية المجتهد، ١ / ١٥٢۔

الحديث رقم ٢٩: أخرجه ابن تيمية في مجموع فتاوى، ١ / ١٩١، وإسماعيل بن محمد الأنصاري في تصحيح حديث صلاة التراويح عشرين ركعة، ١ / ٣٥۔

بْنَ كَعْبٍ كَانَ يَقُوْمُ بِالنَّاسِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً فِي رَمَضَانَ وَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ فَرَأَى كَثِيْرًا مِنَ الْعُلَمَاءِ أَنَّ ذٰلِكَ هُوَ السُّنَّةُ لِأَنَّهُ قَامَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ وَلَمْ يُنْكِرْهُ مُنْكِرٌ.

’’شیخ ابن تیمیہ نے ’’اپنے فتاوی‘‘ (مجموعہ فتاویٰ) میں کہا کہ ثابت ہوا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رمضان المبارک میں لوگوں کو بیس رکعت تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے تو اکثر اہلِ علم نے اسے سنت مانا ہے۔ اس لئے کہ وہ مہاجرین اور انصار (تمام) صحابہ کرام کے درمیان (ان کی موجودگی میں) قیام کرتے (بیس رکعت پڑھاتے) اور ان صحابہ میں سے کبھی کسی نے انہیں نہیں روکا۔

٣٢٦ / ٣٠۔ وَفِي مَجْمُوْعَةِ الْفَتَاوَى النَّجْدِيَّةِ: أَنَّ الشَّيْخَ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْوَهَّابِ ذَكَرَ فِي جَوَابِهِ عَنْ عَدَدِ التَّرَاوِيْحِ أَنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ لَمَّا جَمَعَ النَّاسَ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، كَانَتْ صَلَاتُهُمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

مجموعہ الفتاوی النجدیہ میں ہے کہ شیخ عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب نے تعداد رکعات تراویح سے متعلق سوال کے جواب میں بیان کیا کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز تراویح کے لئے جمع کیا تو وہ انہیں بیس رکعت پڑھاتے تھے۔‘‘

الحديث رقم ٣٠: أخرجه إسماعيل بن محمد الأنصاري في تصحيح حديث صلاة التراويح عشرين ركعة، ١/ ٣٥۔

اَلْبَابُ السَّادِسُ:

الدُّعَاءُ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَةِ

﴿فرض نمازوں کے بعد دعا کرنا﴾

١. فَصْلٌ فِي فَضْلِ الدُّعَاءِ

﴿فضیلتِ دعا کا بیان﴾

٢. فَصْلٌ فِي الدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَةِ

﴿فرض نمازوں کے بعد دعا کرنے کا بیان﴾

٣. فَصْلٌ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ

﴿دعا میں ہاتھ اٹھانے کا بیان﴾

فَصْلٌ فِي فَضْلِ الدُّعَاءِ

﴿فضیلتِ دُعا کا بیان﴾

۳۲۷ / ۱۔ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ﴾ [غافر، ۶۰:۴۰]. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَأَبُوْدَاوُدَ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دعا عین عبادت ہے پھر آپ ﷺ نے (بطور دلیل) یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اور تمہارے رب نے فرمایا ہے تم لوگ مجھ سے دعا کیا کرو میں ضرور قبول کروں گا، بیشک جو لوگ میری بندگی سے سرکشی کرتے ہیں وہ عنقریب دوزخ میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔''

۳۲۸ / ۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيْسَ

الحديث رقم ۱: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: التفسير عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة المؤمن، ۵ / ۳۷۴، الرقم: ۳۲۴۷، وفی باب: ومن سورة البقرة، ۵ / ۲۱۱، الرقم: ۲۹۶۹، وفی کتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فی فضل الدعاء، ۵ / ۴۵۶، الرقم: ۳۳۷۲، وأبو داود فی السنن، کتاب: الصلاة، باب: الدعاء، ۲ / ۷۶، الرقم: ۱۴۷۹، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الدعاء، باب: فضل الدعاء، ۲ / ۱۲۵۸، الرقم: ۳۸۲۸، والنسائی فی السنن الکبری، سورة غافر، ۶ / ۴۵۰، الرقم: ۱۱۴۶۴، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۴ / ۲۶۷، ۲۷۱، ۲۷۶، وابن حبان فی الصحيح، ۳ / ۱۷۲، الرقم: ۸۹۰، والحاکم فی المستدرک، ۱ / ۶۶۷، الرقم: ۱۸۰۲، وأبو يعلی فی المعجم، ۱ / ۲۶۲، الرقم: ۳۲۸، والطيالسی فی المسند، ۱ / ۱۰۸، الرقم: ۸۰۱۔

الحديث رقم ۲: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، ←

شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللهِ تَعَالَى مِنَ الدُّعَاءِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا سے زیادہ کوئی چیز محترم ومکرّم نہیں ہے۔‘‘

٣٢٩ / ٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيْبَ اللهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكَرْبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جسے پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ مشکلات اور تکالیف کے وقت اس کی دعا قبول کرے، وہ خوشحالی کے اوقات میں زیادہ سے زیادہ دعا کیا کرے۔‘‘

.... باب: ماجاء في فضل الدعاء، ٥/٤٥٥، الرقم: ٣٣٧٠، وابن ماجه فی السنن، كتاب: الدعاء، باب: فضل الدعاء ٢/١٢٥٨، الرقم: ٣٨٢٩، وابن حبان فی الصحيح، ٣/١٥١، الرقم: ٨٧٠، والحاكم فی المستدرك، ١/٦٦٦، الرقم: ١٨٠١، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/٣٦٢، ٢٥٢٣، والبيقهی فی شعب الإيمان، ٢/٣٨، الرقم: ١١٠٦، والبخاری فی الأدب المفرد، ١/٢٤٩، الحدث رقم: ٧١٢۔

الحديث رقم ٣: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء أن دعوة المسلم مستجاب، ٥/٤٦٢، الرقم: ٣٣٨٢، وأبو داود فی السنن، كتاب: الصلاة، باب: الدعاء، ٢/٧٦، الرقم: ١٤٧٩، وابن ماجه فی السنن، كتاب: الدعاء، باب: فضل الدعاء، ٢/١٢٥٨، الرقم: ٣٨٢٨، والنسائی فی السنن الكبری، باب: سورة غافر، ٦/٤٥٠، الرقم: ١١٤٦٤، وابن حبان فی الصحيح، ٣/١٧٢، الرقم: ٨٩٠، والحاكم فی المستدرك، ١/٦٦٧، الرقم: ١٨٠٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤/٢٦٧، ٢٧١، ٢٧٦، وأبو يعلی فی المعجم، ١/٢٦٢، الرقم: ٣٢٨، والطيالسی فی المسند، ١/١٠٨، الرقم: ٨٠١۔

۳۳۰ / ٤۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: الدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دعا عبادت کا بھی مغز (یعنی خلاصہ اور جوہر) ہے۔‘‘

۳۳۱ / ٥۔ عَنْ سَلْمَانَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرُّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دعا کے علاوہ کوئی چیز تقدیر کو ردّ نہیں کر سکتی اور نیکی کے علاوہ کوئی چیز عمر میں اضافہ نہیں کر سکتی۔‘‘

۳۳۲ / ٦۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: الدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالإِقَامَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

الحديث رقم ٤: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، باب: ماجاء فى فضل الدعاء، ٥/٤٥٦، الرقم: ٣٣٧١، والديلمى فى مسند الفردوس، ٢/٢٢٤، الرقم: ٣٠٨٧، والحكيم الترمذى فى نوادر الأصول، ٢/١١٣، وابن رجب فى جامع العلوم والحكم، ١/١٩١، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢/٣١٧، الرقم: ٢٥٣٤۔

الحديث رقم ٥: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: القدر عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، باب: ماجاء لا يرد القدر إلا الدعاء، ٤/٤٤٨، الرقم: ٢١٣٩، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٥/٢٧٧، ٢٨٠، ٢٨٢، الرقم: ٢٢٤٤٠، ٢٢٤٦٦، ٢٢٤٩١، والحاكم فى المستدرك، ١/٦٧٠، الرقم: ١٨١٤، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٦/١٠٩، الرقم: ٢٩٨٦٧، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٢/١٠٠، الرقم: ١٤٤٢، أخرجه أحمد والطبرانى عن ثوبان رضی الله عنه والبزار فى المسند، ٦/٥٠١ الرقم: ٢٥٤٠۔

الحديث رقم ٦: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الصلاة عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، ←

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيْثُ أَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیان مانگی جانے والی دعا ردّ نہیں ہوتی۔‘‘

٣٣٣ / ٧۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيْكَ وَلَا أُبَالِي. يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أُبَالِي. يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الثَّـلَاثَةِ.

...... باب: ماجاء فى أَنَّ الدُّعَاءَ لَا يُرَدُّ بينَ الْأَذَانِ وَالإِقامَةِ، ١ / ٤١٥، الرقم: ٢١٢، وفى كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: فى العَفْوِ وَالعافِيةِ، ٥ / ٥٧٦، الرقم: ٣٥٩٤-٣٥٩٥، والنسائى فى السنن الكبرى، ٦ / ٢٢، الرقم: ٩٨٩٥-٩٨٩٧، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣ / ١١٩، الرقم: ١٢٢٢١، ١٢٦٠٦، ١٣٦٩٣، وابن أبي شيبة فى المصنف، ٦ / ٣١، الرقم: ٢٩٢٤٧، وأبويعلى فى المسند، ٦ / ٣٦٣، الرقم: ٣٦٧٩، والمقدسى فى الأحاديث المختارة، ٤ / ٣٩٢، الرقم: ١٥٦٢، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤ / ١٣٨، الرقم: ٥١٣٩، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١ / ٣٣٤، وابن كثير فى تفسير القرآن العظيم، ٤ / ١٠٢۔

الحديث رقم ٧: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: فى فضل التوبة والاستغفار وَ مَا ذُكِرَ مِن رحمة اللّٰهِ لِعِبَادِه، ٥ / ٥٤٨، الرقم: ٣٥٤٠، والدارمى فى السنن، ٢ / ٤١٤، الرقم: ٢٧٨٨، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٥ / ١٦٧، الرقم: ٢١٥١٠- ٢١٥٤٤، والطبرانى عن ابن عباس رضى الله عنهما فى المعجم الكبير، ١٢ / ١٩، الرقم: ١٢٣٤٦، وفى المعجم الأوسط، ٥ / ٣٣٧، الرقم: ٥٤٨٣، وفى المعجم الصغير، ٢ / ٨٢، الرقم: ٨٢٠، والبيهقى عن أبى ذرٍ رضی اللہ عنہ فى شعب الإيمان، ٢ / ١٧، الرقم: ١٠٤٢، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١٠ / ٢١٦۔

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ابن آدم! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا رہے گا اور امید رکھے گا جو کچھ بھی تو کرتا رہے میں تجھے بخشتا رہوں گا اور مجھے کوئی پروا نہیں۔ اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کے بادلوں تک پہنچ جائیں پھر بھی تو بخشش مانگے تو میں بخش دوں گا مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اے ابن آدم! اگر تو زمین بھر کے برابر گناہ بھی لے کر میرے پاس آئے پھر مجھے اس حالت میں ملے کہ تو نے میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو یقیناً میں زمین بھر کے برابر تجھے بخشش عطا کروں گا۔''

۸/۳۳٤۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُوْ لِأَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ، إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ: وَلَكَ بِمِثْلٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے لئے اس کی عدم موجودگی میں دعا کرتا ہے تو (مقرر کردہ) فرشتہ کہتا ہے تیرے لیے بھی ایسا ہی ہو (جو تو نے اپنے بھائی کے لئے دعا کی ہے)۔''

۹/۳۳۵۔ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ: إِنَّ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم كَانَ يَقُوْلُ: دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيْهِ، بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ. عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ

الحديث رقم ۸: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: فضل الدعاء للمسلمين بظهر الغيب، ٤/۲۰۹٤، الرقم: ۲۷۳۲، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٦/٤٥۲، الرقم: ۳۷۵۹۸، وابن حبان فی الصحيح، ۳/۲٦۸، الرقم: ۹۸۹، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٦/۲۱، الرقم: ۲۹۱۵۸۔ ۲۹۱٦۱۔

الحديث رقم ۹: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: فضل الدعاء للمسلمين بظهر الغيب، ٤/۲۰۹٤، الرقم: ۲۷۳۳، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٦/٤٥۲، الرقم: ۲۷۵۹۹، والبيهقي فی السنن الکبری، ۳/۳۵۳، وابن غزوان فی کتاب الدعاء، ۱/۲۳٤، الرقم: ٦۳۔

مُوَكَّلٌ. كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيْهِ بِخَيْرٍ، قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ: آمِينَ. وَلَكَ بِمِثْلٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے: مسلمان کی اپنے بھائی کے لئے اس کی عدم موجودگی میں کی جانے والی دعا مقبول ہوتی ہے۔ اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے جب بھی وہ اپنے اس بھائی کے لئے نیک دعا کرتا ہے، تو فرشتہ کہتا ہے آمین اور تجھے بھی ایسے ہی نصیب ہو (جیسے کہ تو نے اپنے بھائی کے لئے دعا کی ہے)۔‘‘

٣٣٦ / ١٠۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَسْرَعَ الدُّعَاءِ إِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

’’حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دعاؤں میں سب سے جلدی قبول ہونے والی دعا وہ ہے جو ایک غائب شخص (اخلاص کے ساتھ) دوسرے غائب شخص کے لئے کرے۔‘‘

٣٣٧ / ١١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ

الحديث رقم ١٠: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فى دعوة الأخ لأخيه بظهر الغيب، ٤/ ٣٥٢، الرقم: ١٩٨٠، وأبو داود فى السنن، كتاب: الصلاة، باب: الدعاء بظهر الغيب، ٢/ ٨٩، الرقم: ١٥٣٥، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٦ / ٢١، الرقم: ٢٩١٥٩، والديلمى فى الفردوس بماثور الخطاب، ١/ ٣٦٩، الرقم: ١٤٩٠، وعبد بن حميد فى المسند، ١/ ١٣٣١، الرقم: ٣٢٧، ٣٣١، والقضاعى فى مسند الشهاب، ٢/ ٢٦٥، الرقم: ١٣٢٨۔١٣٣٠، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤ / ٤٣، الرقم: ٤٧٣٤۔

الحديث رقم ١١: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فى دعوةِ الوالدين، ٤ / ٣١٤، الرقم: ١٩٠٥، وفى كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: ما ذكر فى دعوة المسافر، ٥/ ٥٠٢، الرقم: ←

وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین (قسم کے لوگوں کی) دعائیں بلاشک وشبہ مقبول ہیں، مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور والد کی اپنی اولاد کے لئے کی گئی بد دعا۔‘‘

......٣٤٤٨، وأبو داود فى السنن، كتاب: الصلاة، باب: الدعاء بظهر الغيب، ٢/٨٩، الرقم: ١٥٣٦، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/٢٥٨، الرقم: ٧٥٠١، ٨٥٦٤، ١٠١٩٩، ١٠٧١٩، ١٠٧٨١، وابن حبان فى الصحيح، ٦/٤١٦، الرقم: ٢٦٩٩، وابن أبي شيبة فى المصنف، ٦/١٠٥، الرقم: ٢٩٨٣٠، والبخارى فى الأدب المفرد، ١/٢٥، الرقم: ٣٢، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ١/١٢، الرقم: ٢٤، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٣/٣٠٠، الرقم: ٣٥٩٤، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤/٤٣، الرقم: ٤٧٣٥۔

فَصْلٌ فِي الدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَةِ

﴿فرض نمازوں کے بعد دعا کرنے کا بیان﴾

٣٣٨ / ١٢۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی الله عنه قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ؟ قَالَ: جَوْفَ اللَّيْلِ الآخِرِ، وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا گیا: کس وقت کی دعا زیادہ سنی جاتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: رات کے آخری حصے میں (کی گئی دعا) اور فرض نمازوں کے بعد (کی گئی دعا جلد مقبول ہوتی ہے)۔''

٣٣٩ / ١٣۔ عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ شُعْبَةَ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ. وفي رواية للبخاري: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ

الحديث رقم ١٢: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: (٧٩)، ٥ / ٥٢٦، الرقم: ٣٤٩٩، والنسائى فى السنن الكبرى، ٦ / ٣٢، الرقم: ٩٩٣٦، وعبد الرزاق فى المصنف، ٢ / ٤٢٤، الرقم: ٣٩٤٤، والنسائى فى عمل اليوم والليلة، ١ / ١٨٦، الرقم: ١٠٨، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٣ / ٣٧٠، الرقم: ٣٤٢٨، وفى مسند الشاميين، ١ / ٤٥٤، الرقم: ٨٠٣، والبيهقى فى السنن الصغرى، ١ / ٤٧٧، الرقم: ٨٣٩-٨٤٠، وابن رجب فى جامع العلوم والحكم، ١ / ٢٧٣، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢ / ٣٢١، الرقم: ٢٥٥٠، والعسقلانى فى فتح البارى، ١١ / ١٣٤.

الحديث رقم ١٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: صفة الصلاة، باب: الذكر بعد الصلاة، ١ / ٢٨٩، الرقم: ٨٠٨، وفي كتاب: الدعوات، باب: الدعاء بعد الصلاة، ٥ / ٢٣٣٢، الرقم: ٥٩٧١، وفي كتاب: القدر، باب: لا مانع لما أعطى الله، ٦ / ٢٤٣٩، الرقم: ٦٣٤١، وفى كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: مايكره من ←

فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ إِذَا سَلَّمَ. وفي رواية مسلم: كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ. اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت مغیرہ بن شعبہ ﷛ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یوں کہا کرتے تھے اور بخاری کی روایت میں ہے: حضور نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے بعد جب سلام پھیرتے تو یوں کہا کرتے تھے اور مسلم کی روایت میں ہے: جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوتے اور سلام پھیرتے تو اس کے بعد یوں فرماتے: نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ! جسے تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روکے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولت مند کو تیرے مقابلے میں دولت نفع نہیں دے گی۔‘‘

٣٤٠ / ١٤۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْأَوْدِيِّ قَالَ: كَانَ سَعْدٌ ﷛ يُعَلِّمُ

------ كثرة السؤال وتكلف مالا يعنيه، ٦ / ٢٦٥٩، الرقم: ٦٨٦٢، ومسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفة، ١ / ٤١٤، الرقم: ٥٩٣، والترمذي نحوه في السنن، كتاب: الصلاة عن رسول الله ﷺ، باب: مايقول إذا أسلم من الصلاة، ٢ / ٩٦، الرقم: ٢٩٩، وأبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: ما يقول الرجل إذا سلم، ٢ / ٨٢، الرقم: ١٥٠٥، والنسائي في السنن، كتاب: السهو، باب: نوع آخر من الدعاء عند الانحراف من الصلاة، ٣ / ٧٠، الرقم: ١٣٤١-١٣٤٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤ / ٩٧، ٢٤٥-٢٤٧، ٢٥٠، ٢٥٤-٢٥٥، وابن خزيمة في الصحيح، ١ / ٣٦٥، الرقم: ٧٤٢، وابن حبان في الصحيح، ٥ / ٣٤٥، الرقم: ٢٠٠٥، ٢٠٠٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ١ / ٢٦٩، الرقم: ٣٠٩٦، ٦ / ٣٢، الرقم: ٢٩٢٦٠، وعبد الرزاق في المصنف ،٢ / ٢٤٤، الرقم: ٣٢٢٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢ / ١٨٥، الرقم: ٢٨٤٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠ / ٣٨٨، الرقم: ٩١٤۔

الحديث الرقم ١٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: ←

بَنِيْهِ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعلِّمُ الْمُعَلِّمُ الْغِلْمَانَ الْكِتَابَةَ وَيَقُوْلُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُنَّ دُبُرَ الصَّلَاةَ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوْذُبِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. فَحَدَّثْتُ بِهِ مُصْعَبًا فَصَدَّقَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عمرو بن میمون الاودی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے صاحبزادوں کو ان کلمات کی ایسے تعلیم دیتے جیسے استاد بچوں کو لکھنا سکھاتا ہے اور فرماتے: بیشک رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کیا کرتے تھے (آپ ﷺ فرماتے:) اے اللہ! میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں ذلت کی زندگی کی طرف لوٹائے جانے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دنیا کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور عذابِ قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (حضرت عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں) جب میں نے یہ حدیث حضرت مصعب (بن سعد) کے سامنے بیان کی تو انہوں نے بھی اس کی تصدیق کی۔‘‘

٣٤١ / ١٥۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِهِ يَوْمًا

...... مايتعوذ من الجبن، ٣/ ١٠٣٨، الرقم: ٢٦٦٧، وفي كتاب: الدعوات، باب: التعوذ من عذاب القبر، ٥/ ٢٣٤١، الرقم: ٦٠٠٤، والترمذي في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: في دعاء النبي وتعوذه في دبر كل صلاة، ٥/ ٥٦٢، الرقم: ٣٥٦٧، والنسائي في السنن، كتاب: الاستعاذة، باب: الاستعاذة من العجل، ٨/ ٢٦٧، الرقم: ٥٤٤٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/ ١٨٦، الرقم: ١٦٢١، وابن خزيمة في الصحيح، ١/ ٣٦٧، الرقم: ٧٤٦، وابن حبان في الصحيح، ٥/ ٣٧١، الرقم: ٢٠٢٤، والبزار في المسند، ٣/ ٣٤٣، الرقم: ١١٤٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ١٨، الرقم: ٢٩١٣٠، وأبويعلى في المسند، ٢/ ١١٠، الرقم: ٧٧١، والنسائي في عمل اليوم والليلة، ١/ ١٩٨، الرقم: ١٣١.

الحديث الرقم ١٥: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في الاستغفار، ←

ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ، إِنِّي لَأُحِبُّكَ فَقَالَ لَهُ مُعَاذٌ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي وَأَنَا أُحِبُّكَ قَالَ: أُوْصِيْكَ يَا مُعَاذُ لَا تَدَعَنَّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ أَنْ تَقُوْلَ: اَللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ قَالَ: وَأَوْصَى بِذَالِكَ مُعَاذٌ الصُّنَابِحِيَّ وَأَوْصَى بِهِ الصُّنَابِحِيُّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

’’حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے معاذ! میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا مانگنا ہرگز نہ چھوڑنا: اے اللہ! اپنے ذکر، شکر اور اچھی طرح عبادت کی ادائیگی میں میری مدد فرما۔ پھر حضرت معاذ نے صنابحی کو اس دعا کی نصیحت کی اور انہوں نے ابوعبدالرحمٰن کو نصیحت کی (کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا ضرور مانگنا)۔‘‘

٣٤٢ / ١٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَتَانِي اللَّيْلَةَ رَبِّي تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فِي أَحْسَنِ صُوْرَةٍ...... فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ،

...... ٢ / ٨٦، الرقم: ١٥٢٢، والنسائي في السنن الكبرى، باب: ما يستحب من الدعاء دبر الصلوات المكتوبات، ٦ / ٣٢، الرقم: ٩٩٣٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥ / ٢٤٤، الرقم: ٢٢١٧٢، وابن حبان في الصحيح، ٥ / ٣٦٥، الرقم: ٢٠٢١، والحاكم في المستدرك، ١ / ٤٠٧، الرقم: ١٠١٠، والبزار في المسند، ٧ / ١٠٤، الرقم: ٢٦٦١، والبيهقي في السنن الصغرى، ١ / ٢٧، الرقم: ١٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠ / ٦٠، الرقم: ١١٠، والنسائي في عمل اليوم والليلة، ١ / ١٨٧، الرقم: ١٠٩، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ١ / ٤٥، الرقم: ١١٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢ / ٣٠٠، الرقم: ٢٤٧٥.

الحديث رقم ١٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ومن سورة ص، ٥ / ٣٦٦، ٣٦٨، الرقم: ٣٢٣٣، ٣٢٣٥، ومالك ←

إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنَ وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ......الحديث. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَمَالِكٌ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج رات میرا رب میرے پاس نہایت احسن صورت میں آیا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا: اے محمد! جب آپ نماز ادا کر چکیں تو یہ دعا مانگیں: اے اللہ! میں تجھ سے اچھے اعمال کے اپنانے، برے اعمال کو چھوڑنے اور مساکین کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور جب تو اپنے بندوں کو آزمانے کا ارادہ کرے تو مجھے اس سے پہلے ہی بغیر آزمائے اپنے پاس بلا لے۔''

٣٤٣۔ /١٧۔ عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ رضی الله عنه قَالَ: مَا صَلَّيْتُ خَلْفَ نَبِيِّكُمْ ﷺ إِلَّا سَمِعْتُهُ حِيْنَ يَنْصَرِفُ يَقُوْلُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْلِي خَطَايَايَ وَذُنُوْبِي كُلَّهَا، اَللَّهُمَّ وَأَنْعِشْنِي وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي لِصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ، إِنَّهُ لَا يَهْدِي لِصَالِحِهَا، وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي مُعَاجِمِهِ الثَّـلَاثَةِ وَالْحَاكِمُ.

...... في الموطأ، كتاب: القرآن، باب: العمل في الدعاء، ١/ ٢١٨، الرقم: ٥٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٣٦٨، الرقم: ٣٤٨٤، ٥/ ٢٤٣، الرقم: ٢٢١٦٢، والحاكم في المستدرك، ١/ ٧٠٨، الرقم: ١٩٣٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/ ١٠٩، الرقم: ٢١٦، وعبد بن حميد في المسند، ١/ ٢٢٨، الرقم: ٦٨٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/ ١٥٩، الرقم: ٥٩١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/ ١٧٧۔

الحديث رقم ١٧: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ١/ ٣٦٥، الرقم: ٦١٠، وفي المعجم الأوسط، ٤/ ٣٦٢، الرقم: ٤٤٤٢، وفي المعجم الكبير، ٤/ ١٢٥؛ الرقم: ٣٨٧٥، ٨/ ٢٢٧، الرقم: ٧٨٩٣، والحاكم في المستدرك، ٣/ ٥٢٢، الرقم: ٥٩٤٢، والديلمي في مسند الفردوس، ١/ ٤٧٥، الرقم: ١٩٣٥، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ١/ ٤٥، الرقم: ١١٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ١٧٣، وقال: ورجاله وثقوا۔

والطبراني في الكبير عن أبي أمامة رضي الله عنه ولفظه: **قَالَ سَمِعْتُهُ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي خَطَايَايَ وَذُنُوْبِي......** فذكر الدعاء المذكور هنا.

''حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جب بھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھی تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنتا: اے میرے اللہ! میری تمام خطائیں اور گناہ بخش دے، اے میرے اللہ! مجھے (اپنی عبادت و اطاعت کے لئے) ہشاش بشاش رکھ اور مجھے اپنی آزمائش سے محفوظ رکھ اور مجھے نیک اعمال اور اخلاق کی رہنمائی عطا فرما، بیشک نیک اعمال اور اخلاق کی ہدایت تیرے سوا کوئی نہیں دیتا اور بُرے اعمال اور اخلاق سے تیرے سوا کوئی نہیں بچاتا۔

٣٤٤ / ١٨۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ مَقَامِي بَيْنَ كَتِفَي رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَكَانَ إِذَا سَلَّمَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ خَيْرَ عُمُرِي آخِرَهُ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ خَوَاتِيْمَ عَمَلِي رِضْوَانَكَ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ خَيْرَ أَيَّامِي يَوْمَ أَلْقَاكَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ السُّنِّيِّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں (نماز میں) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عین پیچھے کھڑا ہوتا تھا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سلام پھیرتے تو فرماتے: اے میرے اللہ! میری عمر کا آخری حصہ بہترین بنا دے، اے میرے اللہ! میرے اعمال کا خاتمہ اپنی رضا پر کر، اے میرے اللہ! میرے دنوں میں سے بہترین دن اس کو بنا جس دن میں تیرے ساتھ ملاقات کروں۔''

٣٤٥ / ١٩۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ: مَا دَنَوْتُ مِنْ نَبِيِّكُمْ صلى الله عليه وآله وسلم فِي

الحديث رقم ١٨: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٩ / ١٥٧، الرقم: ٩٤١١، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ١ / ٤٦، الرقم: ١٢٢، والديلمي في مسند الفردوس، ١ / ٤٨٠، الرقم: ١٩٦٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠ / ١١٠۔

الحديث رقم ١٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٨ / ٢٠٠، ٢٥١، الرقم: ←

صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ أَوْ تَطَوُّعٍ إِلَّا سَمِعْتُهُ يَدْعُوْ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ الدَّعْوَاتِ لَا يَزِيْدُ فِيْهِنَّ وَلَا يَنْقُصُ مِنْهُنَّ: اللَّهُمَّ اغْفِرْلِي ذُنُوبِي وَخَطَايَايَ اللَّهُمَّ أَنْعِشْنِي وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي لِصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ فَإِنَّهُ لَا يَهْدِي لِصَالِحِهَا وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ وَرِجَالُهُ رِجَالُ ثِقَاتٍ.

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں جب بھی فرض نماز یا نفل نماز میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے کھڑا ہوا تو میں نے آپ ﷺ کو ان کلمات سے دعا فرماتے ہوئے سنا جن میں آپ ﷺ نہ اضافہ فرماتے تھے اور نہ کمی (وہ کلمات یہ ہیں:) اے میرے اللہ! میری خطائیں اور گناہ بخش دے، اے میرے اللہ! مجھے (اپنی عبادت اور اطاعت کے لئے) ہشاش بشاش کر دے اور مجھے اپنی آزمائش سے محفوظ رکھ اور مجھے نیک اعمال اور اخلاق کی رہنمائی عطا فرما۔ پس بیشک تیرے سوا ان نیک اعمال کی رہنمائی کوئی نہیں فرماتا اور نہ ہی تیرے سوا برے اعمال واخلاق سے کوئی بچاتا ہے۔

٣٤٦ / ٢٠۔ عَنْ أَبِي مَرْوَانَ أَنَّ كَعْبًا (الْأَحْبَارَ) رضی اللہ عنہ حَلَفَ لَهُ بِاللهِ الَّذِي فَلَقَ الْبَحْرَ لِمُوْسَى عليه السلام إِنَّا لَنَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ أَنَّ دَاوُدَ نَبِيَّ اللهِ عليه السلام كَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ: اَللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِيْنِي الَّذِي جَعَلْتَهُ لِي عِصْمَةً وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي جَعَلْتَ فِيْهَا مَعَاشِي، اَللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ

------ ٧٨١١، ٧٩٨٢، والديلمي في مسند الفردوس، ١/ ٤٧٥، الرقم: ١٩٣٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ١١٢، وقال: رواه الطبراني ورجاله رجال الزبير بن خريق وهو ثقة،والمباركفورى في تحفة الأحوذي، ٢/ ١٧٠، والقزويني في التدوين، ٣/ ٢٥٢۔

الحديث رقم ٢٠: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: السهو، باب: نوع آخر من الدعاء وعند الانصراف من الصلاة، ٣/ ٧٣، الرقم: ١٣٤٦، وفي السنن الكبرى، ١/ ٤٠٠، الرقم: ١٢٦٩، وابن خزيمة في الصحيح، ١/ ٣٦٦، الرقم: ٧٤٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/ ٣٣، الرقم: ٧٢٩٨، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٨/ ٦٥، الرقم: ٥٩، وقال: إسناده صحيح۔

بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَأَعُوْذُ بِعَفُوِكَ مِنْ نِقْمَتِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَحَدَّثَنِي كَعْبٌ أَنَّ صُهَيْبًا حَدَّثَهُ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَانَ يَقُوْلُهُنَّ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنْ صَلَاتِهِ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ. إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

''مروان سے روایت ہے کہ ان کی موجودگی میں حضرت کعب (احبار) رضی اللہ عنہ نے حلف اٹھایا کہ اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے دریا کو چیر دیا! ہم نے تورات میں دیکھا ہے کہ حضرت داود علیہ السلام جب نماز سے فارغ ہوتے تو وہ (یعنی حضرت داود علیہ السلام) یوں دعا کرتے۔ ''اے اللہ! وہ دین جس سے میرا بچاؤ ہے اسے درست فرمادے۔ اور میری دنیا جس میں میرا رزق ہے اس کی اصلاح فرما۔ اے اللہ! میں تیرے غضب سے تیری رضامندی کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ اور تیرے عذاب سے تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں۔ تو جو کچھ عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں ہے۔ اور مال دار کا مال تیرے نزدیک کسی کام نہ آئے گا۔ حضرت مروان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ سے حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب نماز ادا فرما لیتے تو آپ ﷺ بھی یہ کلمات ارشاد فرماتے۔''

٣٤٧ / ٢١۔ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ فِي دُبُرِ

الحديث رقم ٢١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، ١/ ٤١٥، الرقم: ٥٩٤، وأبو داود في السنن، كتاب: الوتر، باب: ما يقول الرجل إذا سلم، ٢/ ٨٢، الرقم: ١٥٠٦-١٥٠٧، والنسائي في السنن، كتاب: السهو، باب: عدد التهليل والذكر بعد التسليم، ٣/ ٧٠، الرقم: ١٣٤٠، وفي السنن الكبرى، ١/ ٣٩٨، الرقم: ١٢٦٣، ٦/ ٣٨، الرقم: ٩٩٥٦، والشافعي في المسند، ١/ ٤٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣٣، الرقم: ٢٩٢٦٢، وأبو يعلى في المسند، ١٢/ ١٨٤، الرقم: ٦٨١١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ١٨٤، الرقم: ٢٨٣٩، والطبراني في كتاب الدعاء، ١/ ٢١٦، الرقم: ٦٨١۔

كُلِّ صَلَاةٍ حِيْنَ يُسَلِّمُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ. وَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُهَلِّلُ بِهِنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالشَّافِعِيُّ وَلَفْظُهُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ يَقُوْلُ بِصَوْتِهِ الْأَعْلَى...... فذكر الحديث.

”حضرت ابو زبیر سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہر نماز میں سلام پھیرنے کے بعد (دعا میں) کہا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہی ہے، اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی غالب آنے والا اور قوت رکھنے والا نہیں اور ہم سوائے اس کے کسی کی عبادت نہیں کرتے اس کے لئے تمام نعمتیں ہیں اور اسی کے لیے فضل اور تمام اچھی تعریفیں ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کا دین خالص ہے اگرچہ کافروں کو یہ ناگوار گزرے۔“

اور امام شافعی رضی اللہ عنہ کی روایت کے الفاظ ہیں: رسول اللہ ﷺ ان کلمات کو ہر نماز کے بعد بلند آواز سے ادا فرماتے تھے پھر آگے اسی طرح حدیث ذکر کی۔“

٣٤٨ / ٢٢۔ عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّى بِنَا إِمَامٌ لَنَا يُكْنَى أَبَا رِمْثَةَ فَقَالَ: صَلَّيْتُ هَذِهِ الصَّلَاةَ أَوْ مِثْلَ هَذِهِ الصَّلَاةِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: وَكَانَ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ رضي الله عنهما يَقُوْمَانِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ عَنْ يَمِيْنِهِ

الحديث رقم ٢٢: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في الرجل يتطوع في مكانه الذي صلى فيه المكتوبة، ١/ ٢٦٤، الرقم: ١٠٠٧، والحاكم في المستدرك، ١/ ٤٠٣، الرقم: ٩٩٦، والبيهقي في السنن الصغرى، ١/ ٣٩٥، الرقم: ٦٧٥، وفي السنن الكبرى، ٢/ ١٩٠، الرقم: ٢٨٦٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/ ٣١٦، الرقم: ٢٠٨٨.

وَكَانَ رَجُلٌ قَدْ شَهِدَ التَّكْبِيْرَةَ الْأُوْلَى مِنَ الصَّلَاةِ فَصَلَّى نَبِيُّ اللهِ ﷺ ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى رَأَيْنَا بَيَاضَ خَدَّيْهِ ثُمَّ انْفَتَلَ كَانْفِتَالِ أَبِي رِمْثَةَ يَعْنِي نَفْسَهُ فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِي أَدْرَكَ مَعَهُ التَّكْبِيْرَةَ الْأُوْلَى مِنَ الصَّلَاةِ يَشْفَعُ فَوَثَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ فَأَخَذَ بِمَنْكِبِهِ فَهَزَّهُ ثُمَّ قَالَ: اِجْلِسْ فَإِنَّهُ لَمْ يَهْلِكْ أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ صَلَوَاتِهِمْ فَصْلٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ بَصَرَهُ فَقَالَ: أَصَابَ اللهُ بِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

’’حضرت ارزق بن قیس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک امام نے ہمیں نماز پڑھائی جن کی کنیت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ تھی، انہوں نے فرمایا کہ میں نے یہ نماز یا اس جیسی نماز حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ پڑھی ہے۔ فرمایا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما پہلی صف میں دائیں جانب کھڑے تھے اور ایک آدمی نماز کی تکبیر اولیٰ میں آ شامل ہوا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھالی تو دائیں جانب سلام پھیرا، یہاں تک کہ آپ ﷺ کے رخساروں کی سفیدی ہم نے دیکھی۔ پھر ایسے ہی مڑے جیسے ابو رمثہ مڑے ہیں یعنی وہ خود۔ پس جو شخص تکبیر اولیٰ میں آ کر شامل ہوا تھا کھڑا ہو کر دوگانہ پڑھنے لگا پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کی طرف جھپٹے اور اسے کندھوں سے پکڑ کر ہلایا پھر فرمایا کہ بیٹھ جاؤ کیونکہ اہلِ کتاب صرف اس وجہ سے ہلاک ہوئے کہ ان کی نمازوں کے درمیان وقفہ نہیں رہتا تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے نگاہ مبارک اٹھائی اور فرمایا: اے ابن خطاب! اللہ تعالیٰ نے تمہیں صحیح بات کی توفیق مرحمت فرمائی ہے۔‘‘

٣٤٩ / ٢٣۔ وَقَدْ أَخْرَجَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، وَابْنُ جَرِيْرٍ وَابْنُ الْمُنْذِرِ وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَابْنُ مَرْدَوَيْهِ مِنْ طُرُقٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما فِي قَوْلِهِ

الحديث رقم ٢٣: أخرجه ابن جرير الطبري في جامع البيان، ٣٠ / ٢٣٦، والسيوطي في الدر المنثور، ٨ / ٥٥١، والبيضاوي في أنوار التنزيل، ٥ / ٥٠٦، والشوكاني في فتح القدير، ٥ / ٤٦٣، وابن الجوزي في زاد المسير، ٩ / ١٦٦، والآلوسی في روح المعانی، ٣٠ / ١٧٢۔

تَعَالَى: ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ﴾ [الم نشرح،٩٤: ٧] قَالَ: إِذَا فَرَغْتَ مِنَ الصَّلَاةِ فَانْصَبْ فِي الدُّعَاءِ وَاسْأَلِ اللهَ وَارْغَبْ إِلَيْهِ.

ذَكَرَهُ ابْنُ جَرِيْرٍ وَالسُّيُوطِيُّ.

''امام عبد بن حمید، امام ابن جریر، امام ابن منذر، امام ابن ابی حاتم اور امام ابن مردویہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضي الله عنهما کے طرف سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ﴾ میں روایت کیا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ ''اے محبوب! جب آپ نماز سے فارغ ہوجائیں تو دعا میں مشغول ہوجایا کریں اور اللہ تعالیٰ سے مانگا کریں اور اسی کی طرف (کامل یکسوئی سے) راغب ہوا کریں۔''

٣٥٠ / ٢٤۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ﴾ مِنَ الصَّلَاةِ ﴿فَانْصَبْ﴾ إِلَى الدُّعَاءِ ﴿وَإِلَى رَبِّكَ فَارْغَبْ﴾ [الم نشرح، ٩٤: ٧۔٨] فِي الْمَسْأَلَةِ.

ذَكَرَهُ السُّيُوطِيُّ وَقَالَ: أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي الذِّكْرِ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ﴾ یعنی جب آپ نماز سے فارغ ہوجائیں ﴿فَانْصَبْ﴾ تو دعا میں مشغول ہوجائیں ﴿وَ إِلَى رَبِّكَ فَارْغَبْ﴾ اور سوال کرنے میں اپنے رب کی طرف ہی راغب ہوا کریں۔''

٣٥١ / ٢٥۔ وَأَخْرَجَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَعَبْدُ بْنُ حَمَيْدٍ وَابْنُ جَرِيْرٍ وَابْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ قَتَادَةَ: ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ﴾ [الم نشرح،٩٤: ٧] قَالَ: إِذَا فَرَغْتَ مِنْ صَلَاتِكَ فَانْصَبْ فِي الدُّعَاءِ. ذَكَرَهُ السُّيُوطِيُّ وَالْجَصَّاصُ.

الحديث رقم ٢٤: أخرجه السيوطي في الدر المنثور، ٨ / ٥٥١، والشوكاني في فتح القدير، ٥ / ٤٦٣۔

الحديث رقم ٢٥: أخرجه السيوطي في الدر المنثور، ٨ / ٥٥٢، والجصاص في أحكام القرآن، ٥ / ٣٧٣، والنحاس في الناسخ والمنسوخ، ١ / ٧٧٣۔

’’امام عبد الرزاق اور امام عبد بن حمید، امام ابن جریر اور امام ابن منذر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے: ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ﴾ سے مراد یہ ہے کہ جب اپنی نماز سے فارغ ہو جائیں تو خود کو دعا میں مشغول کر لیں۔‘‘

٣٥٢ / ٢٦۔ عَنْ قَتَادَةَ وَالضَّحَاكِ وَمَقَاتِلَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ﴾ أَيْ إِذَا فَرَغْتَ مِنَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ فَانْصَبْ إِلَى رَبِّكَ فِي الدُّعَاءِ وَارْغَبْ إِلَيْهِ فِي الْمَسْأَلَةِ يُعْطِكَ.

رَوَاهُ فَخْرُ الدِّيْنِ الرَّازِيُّ وَالسُّيُوْطِيُّ.

’’حضرت قتادہ ضحاک اور مقاتل اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ﴾ کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ اس سے مراد ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرض نماز سے فارغ ہو جائیں تو خود کو اپنے رب کی طرف دعا کرنے میں مشغول کریں اور سوال کرنے (یعنی مانگنے) میں اسی کی طرف راغب ہوں وہ آپ کو عطا فرمائے گا۔‘‘

٣٥٣ / ٢٧۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللهَ عزوجل يَغْضَبْ عَلَيْهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَأَبُوْيَعْلَى وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ

الحديث رقم ٢٦: أخرجه الرازي في التفسير الكبير، ٣٢ / ٨، والسيوطي في الدر المنثور، ٨ / ٥٥، والبغوي في معالم التنزيل، ٤ / ٥٠٣، والسمعاني في تفسيره، ٦ / ٢٥٢، وابن الجوزي في زاد المسير، ٩ / ١٦٦، والشوكاني في فتح القدير، ٥ / ٤٦٢.

الحديث رقم ٢٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: منه (٢)، ٥ / ٤٥٦، الرقم: ٣٣٧٣، والحاكم في المستدرك، ١ / ٦٦٧-٦٦٨، الرقم: ١٨٠٦-١٨٠٧، وأبويعلى في المسند، ١٢ / ١٠، الرقم: ٦٦٥٥، والبخاري في الأدب المفرد، ١ / ٢٢٩، الرقم: ٦٥٨، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ١ / ١٩١.

تعالیٰ سے (دعا) نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ اس پر غضب فرماتا ہے۔‘‘

٣٥٤ / ٢٨۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ يَدْعُوَ ثَـلَاثًا وَيَسْتَغْفِرَ ثَـلَاثًا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تین دفعہ دعا اور تین دفعہ استغفار کرنا پسند فرمایا کرتے تھے۔‘‘

الحديث رقم ٢٨: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في الاستغفار، ٢ / ٨٦، الرقم: ١٥٢٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٦ / ١١٩، الرقم: ١٠٢٩١، وأحمد بن حنبل في المسند، ١ / ٣٩٤، ٣٩٧، الرقم: ٣٧٤٤، ٣٧٦٩۔٣٧٧٠، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠ / ١٥٩، الرقم: ١٠٣١٧، والشاشي في المسند، ٢ / ١٣٨، الرقم: ٦٧٧، والنسائي في عمل اليوم والليلة، ١ / ٣٣١، الرقم: ٤٥٧، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤ / ٣٤٨۔

فَصْلٌ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ

﴿دعا میں ہاتھ اٹھانے کا بیان﴾

۳۵۵ / ۲۹۔ قَالَ أَبُوْمُوْسَى الْأَشْعَرِيُّ رضی اللہ عنہ: دَعَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے، یہاں تک کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک بغلوں کی سفیدی دیکھی۔''

۳۵۶ / ۳۰۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (دعا کے لیے) ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بغل مبارک کی سفیدی دیکھی۔''

۳۵۷ / ۳۱۔ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما: رَفَعَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَدَيْهِ وَقَالَ:

الحديث رقم ۲۹: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الدعوات، باب: رَفْعِ الأيدي فی الدُّعاءِ، ۵/ ۲۳۳۵، وفی كتاب: المغازی، باب: غَزْوَةِ أَوْطاسٍ، ۴/ ۱۵۷۱، الرقم: ۴۰۶۸۔

الحديث رقم ۳۰: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الدعوات، باب: رَفْعِ الأيدي فی الدُّعاءِ، ۵/ ۲۳۳۵، وفی كتاب: الاستسقاء، باب: رفع الإمامِ يَدَه فِی الاسْتِسْقَاءِ، ۱/ ۳۴۹، الرقم: ۹۸۴، وفی كتاب: المناقب، باب: صفة النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ۳/ ۱۳۰۷، الرقم: ۳۳۷۲۔

الحديث رقم ۳۱: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الدعوات، باب: رَفْعِ الأيدي فی الدُّعاءِ، ۵/ ۲۳۳۵، وفی باب: بَعْثِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خالد بن الوليد إلى بنی جَذِيْمَةِ، ۴/ ۱۵۷۷، الرقم: ۴۰۸۴، وفی كتاب: الأحكام، باب: إذا قضى الحاكم بجور، أو خلاف أهل العلم فهو ردّ، ۶/ ۲۶۲۸، الرقم: ۶۷۶۶، والنسائی فی ←

اَللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھ اٹھائے عرض کیا: اے اللہ! جو خالد نے کیا میں تیری بارگاہ میں اس سے بری ہوں۔

٣٥٨ـ ٣٢/ ٣٢. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ، لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَزَّارُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو اپنے چہرہ اقدس پر پھیرنے سے پہلے (ہاتھ) نیچے نہ کرتے تھے۔''

٣٥٩ـ ٣٣/ ٣٣. عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا دَعَا

------ السنن، كتاب: آداب القضاة، باب: الردّ على الحاكم إذا قضى بغير الحق، ٨/ ٢٣٦، الرقم: ٥٤٠٥، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/ ١٥٠، الرقم: ٦٣٨٢، وابن حبان فى الصحيح، ١١/ ٥٣، الرقم: ٤٧٤٩، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٩/ ١١٥، وعبد الرزاق فى المصنف، ٥/ ٢٢١، الرقم: ٩٤٣٤.

الحديث رقم ٣٢: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في رفع الأيدي عند الدعاء، ٥/ ٤٦٣، الرقم: ٣٣٨٦، وعبد الرزاق فى المصنف، ٢/ ٢٤٧، الرقم: ٣٢٣٤، والحاكم فى المستدرك، ١/ ٧١٩، الرقم: ١٩٦٧، والبزار فى المسند، ١/ ٢٤٣، الرقم: ١٢٩، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٧/ ١٢٤، الرقم: ٧٠٥٣، وعبد بن حميد فى المسند، ١/ ٤٤، الرقم: ٣٩، والسيوطى فى الجامع الصغير، ١/ ١٥٦، الرقم: ٢٣٦، والمناوى فى فيض القدير، ٥/ ١٣٨.

الحديث الرقم ٣٣: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: الدعاء، ٢/ ٧٩، الرقم: ١٤٩٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ٢٢١، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ٢٤١، الرقم: ٦٣١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ٤٥، والسيوطي في الجامع الصغير، ١/ ١٤٥، الرقم: ٢١٦، والمقريزي في مختصر كتاب الوتر، ١/ ١٥٢.

فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسَحَ وَجْهَهُ بِيَدَيْهِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دعا فرماتے تو (اس کے لئے) اپنے دونوں ہاتھ مبارک اٹھاتے (پھر دعا کے بعد) اپنے چہرہ انور پر ہاتھ پھیرتے۔''

٣٦٠ / ٣٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَا مِنْ عَبْدٍ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ إِبِطُهُ يَسْأَلُ اللهَ مَسْأَلَةً إِلَّا آتَاهَا إِيَّاهُ مَالَمْ يَعْجَلْ. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَكَيْفَ عَجَلَتُهُ؟ قَالَ: يَقُوْلُ: قَدْ سَأَلْتُ وَسَأَلْتُ وَلَمْ أُعْطَ شَيْئًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب بھی کوئی شخص دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے (اور اتنے بلند کرتا ہے) یہاں تک کہ اس کی بغل (کی سفیدی) ظاہر ہو جاتی ہے پھر وہ جو کچھ اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عطا فرما دیتا ہے جب تک کہ وہ جلدی نہ کرے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جلدی سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس طرح کہے: میں نے مانگا، میں نے مانگا لیکن مجھے کچھ نہ دیا گیا۔''

٣٦١ / ٣٥. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: إِنَّ

الحديث رقم ٣٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: (١٣٨)، الرقم: ٣٦٠٨ / ٣٩٦٩.

الحديث رقم ٣٥: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٣ / ١٠٦، الرقم: ٨٧٦، وأبو يعلى في المسند، ٣ / ٣٩١، الرقم: ١٨٦٧، والبزار عن سلمان رضی الله عنه في المسند، ٦ / ٤٧٨، الرقم: ٢٥١١، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢ / ٤٢٣، الرقم: ١٣٥٥٧، والديلمي في مسند الفردوس، ١ / ٢٢١، الرقم: ٨٤٧، وابن راشد في الجامع، ١٠ / ٤٤٣، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢ / ١٦٥، الرقم: ١١١١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢ / ٣١٥، الرقم: ٢٥٢٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠ / ١٦٩، والهندى في كنز العمال، ٢ / ٨٧، الرقم: ٣٢٦٦، ٣٢٦٨.

رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ، يَسْتَحِيِي أَنْ يَرْفَعَ الْعَبْدُ يَدَيْهِ، فَيَرُدَّهُمَا صِفْرًا لَا خَيْرَ فِيْهِمَا، فَإِذَا رَفَعَ أَحَدُكُمْ يَدَيْهِ فَلْيَقُلْ: ﴿يَا حَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ﴾ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ إِذَا رَدَّ يَدَيْهِ فَلْيُفْرِغْ ذَلِكَ الْخَيْرَ عَلَى وَجْهِهِ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْيَعْلَى وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک تمہارا رب بڑا حیادار اور کریم ہے وہ اس بات سے حیا محسوس کرتا ہے کہ اس کا کوئی بندہ (اس کے سامنے دعا کے لئے) ہاتھ اٹھائے اور وہ انہیں خالی لوٹا دے پس جب بھی تم میں سے کوئی دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو یوں کہے: ﴿یا حي لا إله إلا أنت یا أرحم الرحمین﴾ یہ کلمات تین بار دہرائے پھر جب وہ اپنے ہاتھوں کو (واپس) ہٹائے تو وہ انہیں اپنے چہرہ پر پھیر لے۔

٣٦٢/ ٣٦۔ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ صَدْرِهِ فِي الدُّعَاءِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ.

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَقَالَ: وَرُبَّمَا رَأَيْتُ مَعْمَرًا يَفْعَلُهُ وَأَنَا أَفْعَلُهُ.

’’امام زہری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دعا میں اپنے ہاتھ مبارک سینہ اقدس تک بلند فرماتے اور پھر دعا کے بعد ان کو اپنے چہرہ انور پر پھیر لیتے۔‘‘

اس حدیث کو امام عبدالرزاق نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام معمر کو اکثر (دعا میں) ایسے کرتے دیکھا اور میرا اپنا معمول بھی یہی ہے۔‘‘

٣٦٣/ ٣٧۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا

الحديث رقم ٣٦: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٢/ ٢٤٧، الرقم: ٣٢٣٤-٣٢٣٥، ٣/ ١٢٣، الرقم: ٥٠٠٣.

الحديث رقم ٣٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١١/ ٤٣٥، الرقم: ١٢٢٣٤، وفي المعجم الأوسط، ٥/ ٢٥٠، الرقم: ٥٢٢٦، والسيوطي في الجامع الصغير، ١/ ١٤٥، الرقم: ٢١٧، والمناوي في فيض القدير، ٥/ ١٣٣.

دَعَا جَعَلَ بَاطِنَ كَفِّهِ إِلَى وَجْهِهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب دعا فرماتے تو اپنی مبارک ہتھیلیوں کو اپنے رخِ زیبا کی طرف فرما لیتے۔''

۳۶٤ / ۳۸۔ عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ الْأَنْصَارِيِّ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا دَعَا جَعَلَ بَاطِنَ كَفَّيْهِ إِلَى وَجْهِهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت خلاد بن سائب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب دعا فرماتے تو اپنی ہتھیلیوں کو اپنے چہرہ انور کے سامنے کر لیتے۔''

۳٦۵ / ۳۹۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَدْعُو هَكَذَا بِبَاطِنِ كَفَّيْهِ وَظَاهِرِهِمَا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ نَحْوَهُ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دعا کرتے ہوئے دیکھا اور آپ ﷺ نے اپنی ہتھیلیوں کے باطن اور (نماز استسقاء میں) ظاہر کو یوں کیا ہوا تھا۔''

۳٦٦ / ٤٠۔ عَنْ سَلْمَانَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: إِنَّ اللهَ عزوجل

الحديث رقم ۳۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤ / ٥٦، والسيوطي في الجامع الصغير، ١ / ١٤٦، الرقم: ٢١٧، ٢٤٧، والمزي في تهذيب الكمال، ٧ / ٧٧، الرقم: ١٤١٨، والعسقلاني في تلخيص الحبير، ٢ / ١٠٠، الرقم: ٧٢٣، والشوكاني في نيل الأوطار، ٤ / ٣٥.

الحديث رقم ۳۹: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: الدعاء، ٢ / ٧٨، الرقم: ١٤٨٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥ / ٤٢٧، الرقم: ٢٣٦٧٠، والشيباني في المبسوط، ١ / ١٠٢، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١١ / ٣٣٧، وابن عدي في الكامل، ٥ / ٣٢، الرقم: ١٢٠٢.

الحديث رقم ٤٠ / ٤١ / ٤٢: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٦ / ٢٥٦، الرقم: ٦١٤٨، وفي كتاب الدعاء، ١ / ٨٤، الرقم: ٢٠٣، ٢٠٥، والهندي في كنز العمال، ٢ / ٨٧، الرقم: ٣٢٦٧.

لَيَسْتَحْيِي إِذَا رَفَعَ الْعَبْدُ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا لَا شَيْءَ فِيْهِمَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت سلمان رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ عزوجل کو اس بات سے حیا آتی ہے کہ اس کا بندہ دعا کے لئے (اس کے سامنے) ہاتھ اٹھائے اور وہ انہیں خالی بغیر ان میں کچھ ڈالے لوٹا دے۔''

٣٦٧ / ٤١۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا دَعَا الْعَبْدُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَسَأَلَ، قَالَ اللهُ عزوجل: إِنِّي لَأَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِي أَنْ أَرُدَّهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الدُّعَاءِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی بندہ دعا کرتا ہے اور اپنے ہاتھ کو اٹھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بیشک میں اپنے اس بندے سے حیا کرتا ہوں کہ میں اس کی دعا کو رد کر دوں۔''

٣٦٨ / ٤٢۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ، يَسْتَحْيِي إِذَا رَفَعَ الْعَبْدُ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا لَا خَيْرَ فِيْهِمَا.

رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ فِي الْأَفْرَادِ كَمَا قَالَ الْهِنْدِيُّ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک تمہارا رب بڑا حیادار اور سخی ہے۔ اسے اس بات سے حیا آتی ہے کہ کوئی بندہ (دعا کے لئے اس کے سامنے) اپنے ہاتھ اٹھائے اور وہ انہیں خالی، ان میں خیرات ڈالے بغیر واپس لوٹا دے۔''

٣٦٩ / ٤٣۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا تَسْتُرُوا الْجُدُرَ مَنْ نَظَرَ فِي كِتَابِ أَخِيْهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَإِنَّمَا يَنْظُرُ فِي

الحديث رقم ٤٣: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: الدعاء، ٢ / ٧٨، الرقم: ١٤٨٥، والحاكم في المستدرك، ١ / ٧١٩، الرقم: ١٩٦٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٥٢، الرقم: ٢٩٤٠٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢ / ٢١٢، الرقم: ٢٩٦٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠ / ٣١٩، الرقم: ١٠٧٧٩، وفي ←

النَّارِ سَلُوا اللهَ بِبُطُوْنِ أَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْأَلُوْهُ بِظُهُورِهِمَا فَإِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوْا بِهَا وُجُوْهَكُمْ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دیواروں کو (پردوں سے) نہ چھپایا کرو اور جو شخص اپنے بھائی کے خط میں بغیر اس کی اجازت کے دیکھتا ہے بیشک وہ جہنم کی آگ میں دیکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ہتھیلیاں اوپر کر کے سوال کیا کرو اور ہاتھوں کی پشت اوپر نہ رکھا کرو اور جب فارغ ہو جاؤ تو انہیں چہروں پر مل لیا کرو۔‘‘

٣٧٠ / ٤٤۔ عَنِ الْأَسْوَدِ الْعَامِرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، الْفَجْرَ سَلَّمَ، انْحَرَفَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَدَعَا.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’اسود عامری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی معیت میں نماز فجر ادا کی پس جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو ایک طرف رخ انور موڑ کر اپنے دونوں مبارک ہاتھ اٹھائے اور دعا فرمائی۔‘‘

٣٧١ / ٤٥۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ

------ مسند الشاميين، ٢ / ٤٣٢، الرقم: ١٦٣٩، والشيباني في الأحاد والمثاني، ٤ / ٤١٠، الرقم: ٢٤٥٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٢ / ٣٠٦، الرقم: ٣٣٨٣، والمقريزي في مختصر كتاب الوتر، ١ / ١٥٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠ / ١٦٩، وقال: رجاله ثقات، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١١ / ٣٣٧۔

الحديث رقم ٤٤: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ١ / ٢٦٩، الرقم: ٣٠٩٣، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٢ / ١٧١، وقال: رواه ابن أبي شيبة في مصنفه، وابن القدامة في المغني، ١ / ٣٢٨۔

الحديث رقم ٤٥: أخرجه المقدسي في الأحاديث المختارة، ٩ / ٣٣٦، الرقم: ٣٠٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠ / ١٦٩، وقال: رواه الطبراني وترجم له فقال ←

رضي الله عنهما وَرَأَى رَجُلًا رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو قَبْلَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهَا قَالَ: لَهُ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ. رَوَاهُ الْمَقْدَسِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ كَمَا قَالَ الْهَيْثَمِيُّ. وَقَالَ: وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’محمد بن ابی یحییٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو دیکھا اور انہوں نے ایک آدمی کو نماز سے فارغ ہونے سے قبل ہاتھ اٹھائے دعا مانگتے ہوئے دیکھا پس جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اسے فرمایا: بیشک حضور نبی اکرم ﷺ (دعا کے لئے) ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ نہ ہو جائیں۔‘‘

٣٧٢ / ٤٦۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ بَسَطَ كَفَّيْهِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثُمَّ يَقُوْلُ: ﴿اللَّهُمَّ إِلَهِي وَإِلَهَ إِبْرَاهِيْمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوْبَ، وَإِلَهَ جِبْرِيْلَ وَمِيكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ عليهم السلام أَسْأَلُكَ: أَنْ تَسْتَجِيْبَ دَعْوَتِي فَإِنِّي مُضْطَرٌّ، وَتَعْصِمَنِي فِي دِيْنِي، فَإِنِّي مُبْتَلًى، وَتَنَالَنِي بِرَحْمَتِكَ، فَإِنِّي مُذْنِبٌ، وتَنْفِيَ عَنِّي الْفَقْرَ، فَإِنِّي مُتَمَسْكِنٌ﴾ إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ عزوجل أَنْ لَا يَرُدَّ يَدَيْهِ خَائِبَتَيْنِ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ السُّنِّيِّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالدَّيْلَمِيُّ وَالْهِنْدِيُّ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی بھی بندہ (مومن) ایسا نہیں جو ہر نماز کے بعد اپنی ہتھیلیاں (دعا کے لئے) پھیلاتا ہے پھر یہ کہتا ہے: ’’اے میرے اللہ! اے میرے اور ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کے

------ محمد بن يحيى الأسلمي عن عبدالله بن الزبير ورجاله ثقات، والمباركفورى في تحفة الأحوذي، ٢ / ١٠٠، وقال: رواه الطبراني ورجاله ثقات۔

الحديث رقم ٤٦: أخرجه ابن عساكر، ١٦ / ٣٨٣، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ١ / ٥٢، الرقم: ١٣٩؛ والديلمي في مسند الفردوس، ١ / ٤٨١، الرقم: ١٩٧٠، والهندي في كنز العمال، ٢ / ١٣٤، الرقم: ٣٤٧٥، والمباركفوري في تحفة الأحوزي، ٢ / ١٧١۔

معبود اور جبرائیل اور میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام کے معبود میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میری دعا کو قبول فرما کیونکہ میں مجبور ہوں اور تو مجھے میرے دین میں مضبوط رکھ کیونکہ میں آزمائش میں ہوں اور تو مجھے اپنی رحمت سے حصہ وافر عطا فرما کیونکہ میں گنہگار ہوں اور مجھ سے فقر کو دور فرما کیونکہ میں ایک مسکین ہوں۔'' پھر اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ کرم پر لے لیتا ہے اور اس کے ہاتھوں کو ناکام واپس نہیں لوٹاتا۔''

٣٧٣ / ٤٧۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم مِنَ الْبَيْتِ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَقَوْمٌ فِي الْمَسْجِدِ رَافِعِي أَيْدِيَهُمْ يَدْعُوْنَ اللهَ عزوجل، فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: هَلْ تَرَى مَا أَرَى بِأَيْدِي الْقَوْمِ؟ فَقُلْتُ: مَا تَرَى فِي أَيْدِيهِمْ؟ فَقَالَ: نُورٌ قُلْتُ: أُدْعُ اللهَ أَنْ يُرِيَنِيهِ، قَالَ: فَدَعَا، فَرَأَيْتُهُ، فَقَالَ: يَا أَنَسُ، اسْتَعْجَلْ بِنَا حَتَّى نُشْرِكَ الْقَوْمَ، فَأَسْرَعْتُ مَعَ نَبِيِّ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَرَفَعْنَا أَيْدِيَنَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الدُّعَاءِ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں گھر سے مسجد کی طرف نکلا اور کچھ لوگ مسجد میں اپنے ہاتھوں کو اٹھائے اللہ عزوجل سے دعا مانگ رہے تھے تو مجھے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم وہ چیز دیکھ رہے ہو جو ان کے ہاتھوں میں ہے؟ تو میں نے عرض کیا: آپ ان کے ہاتھوں میں کیا دیکھ رہے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (میں ان کے ہاتھوں میں) نور (دیکھ رہا ہوں) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے بھی یہ نور دکھائے، حضرت انس بیان کرتے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے انس! جلدی کرو یہاں تک کہ ہم بھی ان لوگوں کے ساتھ (دعا میں) شریک ہو سکیں۔ پس میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جلدی جلدی ان لوگوں کی طرف گیا پھر ہم نے بھی دعا کے لیے ہاتھ اٹھا لئے۔''

الحديث رقم ٤٧: أخرجه البخاري في التاريخ الكبير، ٣ / ٢٠٢، الرقم: ٦٩٢، والطبراني في كتاب الدعاء، ١ / ٨٥، الرقم: ٢٠٦۔

٣٧٤ / ٤٨۔ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الصَّلَاةُ مَثْنَى، مَثْنَى تَشَهَّدُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَتَخَشَّعُ وَتَضَرَّعُ، وَتَمَسْكُنُ وَتَذَرَّعُ وَتُقْنِعُ يَدَيْكَ تَقُوْلُ تَرْفَعُهُمَا إِلَى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِهِمَا وَجْهَكَ وَتَقُوْلُ: يَا رَبِّ يَا رَبِّ، وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَهُوَ كَذَا وَكَذَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت فضل بن عباس رضي الله عنهما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز (نفل) دو دو رکعتیں ہیں ہر دو رکعت کے بعد تشہد ہے، خشوع وخضوع سکون اور اپنے رب کی طرف ہاتھوں کو (دعا میں) اس طرح اٹھانا کہ ان کا اندرونی حصہ منہ کی جانب رہے اور پھر کہنا: اے رب! اے رب! جس نے ایسا نہ کیا وہ ایسا ہے وہ ایسا ہے۔‘‘

٣٧٥ / ٤٩۔ عَنِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الصَّلَاةُ مَثْنَى مَثْنَى أَنْ تَشَهَّدَ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَأَنْ تَبَأَّسَ وَتَمَسْكَنَ وَتُقْنِعَ بِيَدَيْكَ وَتَقُوْلُ: اللَّهُمَّ اللَّهُمَّ فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَهِيَ خِدَاجٌ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

الحديث رقم ٤٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الصلاة عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في التخشع في الصلاة، ٢ / ٢٢٥، الرقم: ٣٨٥، والنسائي في السنن الكبرى، ١ / ٢١٢، ٤٥٠، الرقم: ٦١٥، ١٤٤٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤ / ١٦٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨ / ٢٩٥، الرقم: ٧٥٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١ / ٢٠٣، الرقم: ٧٧٠، وأبو المحاسن في المعتصر المختصر، ١ / ٣٨، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ١ / ١٠٦، وابن قتيبة في تأويل مختلف الحديث، ١ / ١٦٨۔

الحديث رقم ٤٩: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في صلاة النهار، ٢ / ٢٩، الرقم: ١٢٩٦، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ماجاء في صلاة الليل والنهار مثنى مثنى، ١ / ٤١٩، الرقم: ١٣٢٥، والنسائي في السنن الكبرى، ١ / ٢١٢، ٤٥١، الرقم: ٦١٦، ١٤٤١، وابن خزيمة في الصحيح، ٢ / ٢٢٠-٢٢١، الرقم: ١٢١٢-١٢١٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ←

وقال الإمام ابن خزيمة بعد تخريج الحديث المذكور: في هذا الخبر زيادة شرح ذكر رفع اليدين ليقول: اللّٰهُمَّ اللّٰهُمَّ، وفي خبر الليث ترفعهما إلى ربك تستقبل بهما وجهك وتقول: يا ربّ يا ربّ، ورفع اليدين وتشهد قبل التسليم ليس من سنة الصلاة، وهذا دالٌّ على أنه إنما أمره برفع اليدين والدعا والمسألة بعد التسليم من المثنى.

''حضرت مطلب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نماز کی دو دو رکعتیں ہیں ہر دو رکعت پر تشہد ہے اور (نماز سے فراغت کے بعد بندہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں اپنی) مصیبت و غربت کا حال عرض کرتا ہے دونوں ہاتھ پھیلا کر کہتا ہے، یا اللہ! (یہ عطا فرما وہ عطا فرما) یا اللہ! جو ایسا نہ کرے اس کی نماز نامکمل ہے۔''

امام ابن خزیمہ اپنی صحیح میں اس حدیث کی تخریج کے بعد بیان فرماتے ہیں: اس حدیث میں دعا میں ہاتھ اٹھانے کی مزید شرح ہے اور یہ کہ دعا مانگنے والے کو کہنا چاہیے: اے میرے اللہ! اے میرے اللہ! اور لیث کی روایت میں ہے کہ دعا مانگنے والا اپنے دونوں ہاتھ اللہ کی طرف اٹھائے اور انہیں اپنے چہرہ کے سامنے رکھے اور یہ کہے: اے میرے رب! اے میرے رب! اور رفع یدین اور سلام سے پہلے تشہد سنت نماز میں سے نہیں ہے اور یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رفع یدین، اور دعا، اور سوال کرنا سلام کے بعد ہے یعنی دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد (اور نماز مکمل کرنے کے بعد) دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنی چاہیے۔''

٣٧٦ / ٥٠۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: اَلْمَسْأَلَةُ أَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ

------ ٤/ ١٦٧، والدارقطني في السنن، ١/ ٤١٨، الرقم: ٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ٤٨٨، الرقم: ٤٣٥٤، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/ ٤٠٧، الرقم: ٣٨١١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/ ٢٠٣، الرقم: ٧٧٠۔

الحديث رقم ٥٠: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: الدعاء، ٢/ ٧٩، الرقم: ١٤٨٩۔ ١٤٩٠، وعبد الرزاق في المصنف، ٢/ ٢٥٠، الرقم: ٣٢٤٧، والطبراني في كتاب الدعاء، ١/ ٨٦، الرقم: ٢٠٨، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٩/ ٤٨٦، الرقم: ٤٦٨۔ ٤٦٩، والعسقلاني في فتح الباري، ١١/ ١٤٣، ←

حَذْوَ مَنْكِبَيْكَ أَوْ نَحْوَهُمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ أَنْ تُشِيْرَ بِإِصْبَعٍ وَاحِدٍ وَالابْتِهَالُ أَنْ تَمُدَّ يَدَيْكَ جَمِيْعًا.

وفي رواية: عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه بِهَذَا الْحَدِيْثِ قَالَ فِيْهِ وَالابْتِهَالُ هَكَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَجَعَلَ ظُهُوْرَهُمَا مِمَّا يَلِي وَجْهَهُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مانگنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں تک اٹھاؤ یا ان کے برابر اور استغفار ایک انگلی سے اشارہ کرنا ہے اور اظہارِ عجز دونوں ہاتھوں کا اکٹھے پھیلانا ہے۔

اور حضرت عباس بن عبداللہ بن معبد بن عباس رضی اللہ عنہ اسی حدیث کی روایت میں فرماتے ہیں کہ اظہارِ عجز اس طرح ہے: پھر انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور ان کی پشت اپنے چہرے کے سامنے رکھی۔‘‘

٣٧٧ / ٥١۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا دَعَوْتَ اللهَ، فَادْعُ بِبُطُوْنِ كَفَّيْكَ. وَلَا تَدْعُ بِظُهُوْرِهِمَا. فَإِذَا فَرَغْتَ فَامْسَحْ بِهِمَا وَجْهَكَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے

...... وقال: أخرجه أبوداود والحلكم، وفي الدراية في تخريج أحاديث الهداية، ٢ / ١٧، الرقم: ٤٢٦، والزيلعي في نصب الراية، ٣ / ٥١، والصنعاني في سبل السلام، ٤ / ٢١٩، والزرقاني في شرح الموطأ، ٢ / ٥٩، الرقم: ١٢٣، والمناوي في فيض القدير، ١ / ١٨٤، والعظيم آبادي في عون المعبود، ٤ / ٢٥٣.

الحديث رقم ٥١: أخرجه ابن ماجه فى السنن، كتاب: الدعاء، باب: رفع اليدين فى الدعاء، ٢ / ١٢٧٢، الرقم: ٣٨٦٦، وفى كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، ١ / ٣٧٣، الرقم: ١١٨١، والكنانى فى مصباح الزجاجة، ١ / ١٤١، الرقم: ٤٢٢، والمقريزى فى مختصر كتاب الوتر، ١ / ١٥١، الرقم: ٦٥، والسيوطى فى شرح سنن ابن ماجه، ١ / ٢٧٥، الرقم: ٣٨٦٦.

فرمایا: جب اللہ ﷻ سے دعا کرو تو اپنے ہاتھ کی ہتھیلیوں سے دعا کیا کرو نہ کہ ان کی پشت سے اور جب دعا سے فارغ ہوجاؤ تو اپنے ہاتھوں کو منہ پر مل لو۔‘‘

٣٧٨ / ٥٢۔ وقال الإمام البيهقي (٣٨٤-٤٥٨ ھ) في الشعب وأما آدابه:

فَمِنْهَا: الْمُحَافَظَةُ عَلَى الدُّعَاءِ فِي الرَّخَاءِ دُوْنَ تَخْصِيْصِ حَالِ الشِّدَّةِ وَالْبَـلَاءِ.

وَمِنْهَا: افْتِتَاحُ الدُّعَاءِ وَخَتْمُهُ بِالصَّلَاةِ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

وَمِنْهَا: أَنْ يَّدْعُوَ فِي دُبُرِ صَلَوَاتِهِ.

وَمِنْهَا: أَنْ يَرْفَعَ الْيَدَيْنِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا الْمَنْكِبَيْنِ إِذَا دَعَا.

وَمِنْهَا: أَنْ يَمْسَحَ وَجْهَهُ بِيَدَيْهِ إِذَا فَرَغَ مِنَ الدُّعَاءِ.

’’امام بیہقی رضی اللہ عنہ نے ’’شعب الإیمان‘‘ میں فرمایا: آداب دعا میں سے ہے:
(انسان کا) ہمیشہ دعا پر استقامت اختیار کرنا خواہ وہ خوشحالی میں ہو اور دعا کو صرف سختی اور مصیبت کے (وقت کے) ساتھ خاص نہ کرنا۔
اور یہ کہ دعا کے آغاز اور آخر میں حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا۔
اور یہ کہ اپنی (تمام) نمازوں کے بعد دعا کرنا۔
اور یہ کہ (دونوں) ہاتھوں کو دعا میں اپنے کندھوں کے برابر بلند کرنا۔
اور یہ کہ دعا سے فارغ ہوکر اپنے ہاتھوں کو چہرے پر پھیرنا۔‘‘

٣٧٩ / ٥٣۔ وقال الإمام أبوزكريا يحيى بن شرف النووي (٦٣١-٦٧٦ ھ): قَالَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا وَغَيْرِهِمُ السُّنَّةُ فِي كُلِّ دُعَاءٍ لِرَفْعِ بَلَاءٍ كَالْقَحْطِ وَنَحْوِهِ أَنْ يَّرْفَعَ يَدَيْهِ وَيَجْعَلَ

الحديث رقم ٥٢: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ٤٥۔
الحديث رقم ٥٣: أخرجه النووي في شرحه على صحيح مسلم، ٦/ ١٩٠۔

ظَهْرَ كَفَّيْهِ إِلَى السَّمَاءِ احْتَجُّوْا بِهَذَا الْحَدِيْثِ قوله: عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلاَّ فِي الاسْتِسْقَاءِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ ابْطَيْهِ، هَذَا الْحَدِيْثُ يُوْهِمُ ظَاهِرُهُ أَنَّهُ لَمْ يَرْفَعْ ﷺ إِلاَّ فِي الاسْتِسْقَاءِ وَلَيْسَ الْأَمْرُ كَذٰلِكَ بَلْ قَدْ ثَبَتَ رَفْعُ يَدَيْهِ ﷺ فِي الدُّعَاءِ فِي مَوَاطِنَ غَيْرَ الاسْتِسْقَاءِ وَهِيَ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ تُحْصَرَ وَقَدْ جَمَعْتُ مِنْهَا نَحْوًا مِنْ ثَـلَاثِيْنَ حَدِيْثًا مِنَ الصَّحِيْحَيْنِ أَوْ أَحَدِهِمَا.

’’امام ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی نے فرمایا: ہمارے علمائے کرام اور بعض دیگر نے کہا ہے کہ ہر دعا میں جو کسی مصیبت جیسے قحط وغیرہ کے ٹالنے کے لئے ہو ہاتھ اٹھانا سنت ہے اور وہ اس طرح کہ اپنی ہتھیلیوں کی پشت آسمان کی طرف کرے۔ اس حدیث کو دلیل بناتے ہوئے بعض لوگوں نے حضرت انس رضی الله عنه کا قول بیان کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز استسقاء کے علاوہ دعا میں ہاتھ بلند نہیں فرماتے تھے حتی کہ (جب آپ ہاتھ بلند فرماتے تو) آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی مبارک نظر آتی تھی۔ اس حدیث کا ظاہر یہ وہم ڈالتا ہے کہ آپ نماز استسقاء کے علاوہ ہاتھ بلند نہیں فرماتے تھے جبکہ درحقیقت معاملہ ایسا ہرگز نہیں بلکہ یہ بات ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے نماز استسقاء کے علاوہ دیگر مواقع پر بھی ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی ہے اور یہ مواقع بے شمار ہیں اور میں نے صحیحین یا ان دونوں میں کسی ایک میں سے اس طرح کی تیس احادیث جمع کی ہیں۔‘‘

٣٨٠/ ٥٤۔ قال الإمام ابن تيمية (٦٦١-٧٢٨ ھ) في الفتاوى: وَإِنْ أَرَادَ أَنَّ مَنْ دَعَا اللّٰهَ لَا يَرْفَعُ إِلَيْهِ يَدَيْهِ فَهَذَا خِلَافُ مَا تَوَاتَرَتْ بِهِ السُّنَنُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَمَا فَطَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ عِبَادَهُ مِنْ

الحديث رقم ٥٤: أخرجه ابن تيمية في مجموع فتاوى، ٥/ ٢٦٥.

رَفْعِ الْأَيْدِي إِلَى اللهِ فِي الدُّعَاءِ.

''شیخ ابن تیمیہ نے اپنے فتاویٰ میں بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا اس کثرت سے ثابت ہے کہ اس کا شمار نہیں کیا جا سکتا۔ نیز فرماتے ہیں کہ اس کی احادیث متواتر ہیں اور اگر اس سے کسی نے یہ مراد لیا ہے کہ دعا کرنے والا اپنے ہاتھ نہ اٹھائے تو یہ حضور نبی اکرم ﷺ سے منقول سنن متواترہ کے خلاف ہے اور اس (انسانی) فطرت کے بھی خلاف ہے جس پر اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں (یعنی مانگنے والا ہمیشہ ہاتھ بڑھاتا ہے) اور وہ یہ ہے کہ دعا میں اللہ تعالیٰ کی طرف ہاتھ بلند کئے جائیں۔''

٣٨١ / ٥٥۔ وأخرج الإمام ابن رجب الحنبلي (٧٣٦-٧٩٥ هـ): مَدَّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ وَهُوَ مِنْ آدَابِ الدُّعَاءِ الَّتِي يُرْجَى بِسَبَبِهَا إِجَابَتُهُ.

''امام ابن رجب حنبلی نے ایک طویل حدیث میں (حضور نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی کی کیفیتِ دعا بیان کرتے ہوئے) بیان کیا: انہوں نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کئے اور یہ آدابِ دعا میں سے جس کے سبب امیدِ قبولیت رکھی جاتی ہے۔''

٣٨٢ / ٥٦۔ وقال الإمام جلال الدين السّيوطي (٨٤٩-٩١١ هـ): أَحَادِيْثُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ فَقَدْ وَرَدَ عَنْهُ ﷺ نَحْوُ مِائَةِ حَدِيْثٍ فِيْهِ رَفْعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ وَقَدْ جَمَعْتُهَا فِي جُزْءٍ ﴿فض الوعا في أحاديث رفع اليدين في الدعاء﴾ لَكِنَّهَا فِي قَضَايَا مُخْتَلِفَةٍ فَكُلُّ قَضِيَّةٍ مِنْهَا لَمْ تَتَوَاتَرْ وَالْقَدْرُ الْمُشْتَرَكُ فِيْهَا وَهُوَ

الحديث رقم ٥٥: أخرجه ابن رجب في جامع العلوم والحكم، ١/ ١٠٥.

الحديث رقم ٥٦: أخرجه السيوطي في تدريب الراوي، ٢/ ١٨٠.

الرَّفْعُ عِنْدَ الدُّعَاءِ تَوَاتَرَ بِاعْتِبَارِ الْمُجْمُوْعِ.

’’امام جلال الدین سیوطی نے فرمایا: دعا کے لئے ہاتھ اٹھانے کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ سے تقریباً سو کے قریب احادیث منقول ہیں جن میں یہ مذکور ہے کہ آپ ﷺ نے دعا میں ہاتھ بلند فرمائے ہیں ان تمام احادیث کو میں نے ایک مستقل کتاب (فض الوعا في أحاديث رفع اليدين في الدعاء) میں جمع کر دیا ہے اگرچہ یہ دعائیں مختلف قضایا سے متعلق ہیں مگر ان میں ہاتھ اٹھانا چونکہ قدر مشترک ہے اس لئے یہ (ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا) مجموعی اعتبار سے احادیث متواتر (سے ثابت) ہوگیا۔‘‘

اَلْبَابُ السَّابِعُ:

الإِخْـلَاصُ وَالرَّقَائِقُ

﴿اِخلاص اور رِقّتِ قلب﴾

١. فَصْلٌ فِي أَنَّ الْأَعْمَالَ بِالنِّيَّاتِ

﴿اَعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہونے کا بیان﴾

٢. فَصْلٌ فِي الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا

﴿دنیا سے بے رغبتی کا بیان﴾

٣. فَصْلٌ فِي الصِّدْقِ وَالإِخْلَاصِ

﴿سچائی اور اِخلاص کا بیان﴾

٤. فَصْلٌ فِي أَجْرِ الْحُبِّ فِي اللهِ تَعَالَى

﴿اللہ عزوجل کے لئے محبت کرنے کے ثواب کا بیان﴾

٥. فَصْلٌ فِي حُسْنِ الظَّنِّ بِاللهِ تَعَالَى

﴿اللہ عزوجل کے بارے میں حُسنِ ظن رکھنے کا بیان﴾

٦. فَصْلٌ فِي الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ تَعَالَى

﴿اللہ عزوجل کے خوف سے رونے کا بیان﴾

٧. فَصْلٌ فِي قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَتَحْسِيْنِ الصَّوْتِ بِهَا

﴿اچھی آواز سے تلاوتِ قرآن کرنے کا بیان﴾

٨. فَصْلٌ فِي الْقَنَاعَةِ وَتَرْكِ الطَّمَعِ

﴿قناعت اِختیار کرنے اور لالچ سے بچنے کا بیان﴾

٩. فَصْلٌ فِي التَّوْبَةِ وَالاسْتِغْفَارِ

﴿توبہ اور استغفار کا بیان﴾

١٠. فَصْلٌ فِي الْأَذْكَارِ وَالتَّسْبِيحَاتِ

﴿اذکار اور تسبیحات کا بیان﴾

فَصْلٌ فِي أَنَّ الْأَعْمَالَ بِالنِّيَّاتِ

﴿اَعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہونے کا بیان﴾

۳۸۳ / ۱۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: اَلْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَلِكُلِّ امْرِیءٍ مَا نَوَی، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَی اللهِ وَرَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَی اللهِ وَرَسُوْلِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا، أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَی مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی، پس جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہجرت کی اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اُس کے

الحديث رقم ۱: أخرجه البخاري فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: ماجاءَ أَنَّ الأعمال بِالنِيّةِ والحِسْبَةِ وَ لِكُلِّ امْرِیءٍ مَانَوَی، ۱ / ۳۰، الرقم: ٥٤، وفي كتاب: العتق، باب: الخطا والنسيان في العتاقة والطلاق ونحوه ولا عتاقه إلا لوجه الله، ۲ / ۸۹٤، الرقم: ۲۳۹۲، وفی كتاب: المناقب، باب: هجرة النبي صلی الله علیه وآله وسلم وأصحابه إلی المدينة، ۳ / ۱٤۱٦، الرقم: ۳٦۸٥، وفی كتاب: الأيمان والنذور، باب: النية فی الأيمان، ٦ / ۲٤٦۱، الرقم: ٦۳۱۱، وفی كتاب: الحيل، باب: فی ترك الحيل وأن لكل امریء مانوی في الأيمان وغيرها، ٦ / ۲٥٥۱، الرقم: ٦٥٥۳، وفی كتاب: بدء الوحي، باب: كيف كان بدء الوحي، ۱ / ۳، الرقم: ۱، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: قوله إنما الأعمال بالنية وأنه يدخل فيه الغزو وغيره من الأعمال، ۳ / ۱٥۱٥، الرقم: ۱۹۰۷، والترمذی فی السنن، كتاب: فضائل الجهاد عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، باب: ماجاء فيمن يقاتل رياء وللدنيا، ٤ / ۱۷۹، الرقم: ۱٦٤۷، وأبو داود فی السنن، كتاب: الطلاق، باب: فيما عني به الطلاق والنيات، ۲ / ۲٦۲، الرقم: ۲۲۰۱، والنسائی فی السنن، كتاب: الأيمان والنذور، باب: النية في اليمين، ۷ / ۱۳، الرقم: ۳۷۹٤، وابن ماجه فی السنن، كتاب: الزهد، باب: النية، ۲ / ۱٤۱۳، الرقم: ٤۲۲۷۔

رسول ﷺ کے لئے ہی شمار ہوگی، اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہوئی تو اس کی ہجرت اسی کے لیے ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔‘‘

٢/٣٨٤۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَ إِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فتح (مکہ) کے بعد (مکہ مکرمہ سے) ہجرت نہیں، ہاں جہاد اور نیت باقی ہے۔ جب تمہیں جہاد کی طرف بلایا جائے تو فوراً نکل پڑو۔‘‘

٣/٣٨٥۔ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ نُفَيْعِ بْنِ الْحَارِثِ الثَّقَفِيِّ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا، فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ؟ قَالَ: إِنَّهُ كَانَ رِيْصًا

الحديث رقم ٢: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الجهاد والسير، باب: فضل الجهاد والسِّيَر، ٣/١٠٢٥، الرقم: ٢٦٣١، وفی باب: وُجُوبِ النَّفِيْرِ، ما يجِبُ مِنَ الجهَادِ وَالنِّيَّةِ، ٤/١٠٤٠، الرقم: ٢٦٧٠، وفی باب: لا هِجْرَةَ بَعْدَ الفتح، ٣/١١٢٠، الرقم: ٢٩١٢، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الإمارة، باب: المبايعة بعد فتح مكة على الإسلام والجهاد والخير، وبيان معنى لا هجرة بعد الفتح، ٣/١٤٨٨، الرقم: ١٨٦٣۔ ١٨٦٤، والترمذی فی السنن، کتاب: السِّيَر عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی الهجرة، ٤/١٤٨، الرقم: ١٥٩٠، وَ قَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وابن الجارود فی المنتقى، ١/٢٥٧، الرقم: ١٠٣٠، وابن حبان فی الصحيح، ١٠/٤٥٢، الرقم: ٤٥٩٢، والدارمی فی السنن، ٢/٣١٢، الرقم: ٢٥١٢، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٧/٤٠٨، الرقم: ٣٦٩٣٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١/٢٢٦، الرقم: ١٩٩١، ٣٣٣٥، وأبويعلى فی المسند، ٨/٣٦٢، الرقم: ٤٩٥٢، والطبرانی فی المعجم الكبير، ١٠/٣٣٩، الرقم: ١٠٨٤٤۔

الحديث رقم ٣: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الإيمان، باب: وَ إِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا، الحجرات: (٩)، فَسَمَّاهُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ، ←

عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابوبکرہ نفیع بن حارث ثقفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب دو مسلمان اپنی تلواروں کے ساتھ ملیں (آپس میں لڑیں) تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قاتل کے متعلق تو درست (ہے) لیکن مقتول کیوں؟ فرمایا: کیوں کہ وہ بھی اپنے حریف کو قتل کرنے کا تمنائی تھا۔“

٣٨٦ / ٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صَخْرٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى أَجْسَادِكُمْ، وَلَا إِلَى صُوَرِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوْبِكُمْ. وفي رواية بلفظ: إِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوْبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَه.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نہ تمہارے جسموں کو دیکھتا ہے اور نہ ہی تمہاری صورتوں کو، بلکہ وہ تمہارے دلوں کو

...... ١ / ٢٠، الرقم: ٣١، وفی کتاب: الدیات، باب: قولِ اللّٰه تعالی: وَ مَنْ أَحْيَاهَا [المائدة: ٣٢]، ٦ / ٢٥٢٠، الرقم: ٦٤٨١، وفی کتاب: الفتن، باب: إذا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا، ٤ / ٢٢١٤، الرقم: ٦٦٧٢، ومسلم فی الصحیح، کتاب: الفتن وأشراط الساعة، باب: إذا تواجه المسلمان بِسَيْفَيْهِمَا، ٤ / ٢٢١٤، الرقم: ٢٨٨٨، وابن ملجه فی السنن، کتاب: الفتن، باب: إذا التقی المسلمان بِسَيْفَيْهِمَا، ٢ / ١٣١١، الرقم: ٣٩٦٣۔ ٣٩٦٤، والبزار فی المسند، ٩ / ١٠٤، والمنذري فی الترغيب والترهيب، ٣ / ٣١٩، الرقم: ٤٢٥١، وابن رجب فی جامع العلوم والحکم، ١ / ٣٥٤۔

الحديث رقم ٤: أخرجه مسلم فی الصحیح، کتاب: البر والصلة والآداب، باب: تحريم ظلم المسلم وخذله واحتقاره ودمه وعرضه وماله، ٤ / ١٩٨٦، الرقم: ٢٥٦٤، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الزهد، باب: القناعة، ٢ / ١٣٨٨، الرقم: ٤١٤٣، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ٢٨٤، الرقم: ٧٨١٤، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٧ / ٥٠٨، الرقم: ١١١٥١، والديلمی فی مسند الفردوس، ١ / ١٦٦، الرقم: ٦١٤، وابن المبارك فی کتاب الزهد، ١ / ٥٤٠، الرقم: ١٥٤٤۔

دیکھتا ہے۔ (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) ’’بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری شکلوں اور تمہارے اَموال کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں اور تمہارے اَعمال کو دیکھتا ہے۔‘‘

٣٨٧ / ٥. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ، وَعَمَلُ الْمُنَافِقِ خَيْرٌ مِنْ نِيَّتِهِ، وَكُلٌّ يَّعْمَلُ عَلَى نِيَّتِهِ، فَإِذَا عَمِلَ الْمُؤْمِنُ عَمَلًا ثَارَ فِي قَلْبِهِ نُوْرٌ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

’’حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے اور منافق کا عمل اس کی نیت سے بہتر ہے اور ہر ایک اپنی نیت پر عمل کرتا ہے۔ پس جب مومن کوئی (نیک) عمل کرتا ہے تو اس (نیک عمل کی برکت کے باعث اس) کے دل میں نور پھوٹ پڑتا ہے۔‘‘

الحديث رقم ٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٦ / ١٨٥، الرقم: ٥٩٤٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٤ / ٢٨٥، الرقم: ٦٨٤٢، والربيع عن عبد الله بن عباس في المسند، ١ / ٢٣، الرقم: ١، والقضاعي في مسند الشهاب، ١ / ١١٩، الرقم: ١٤٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥ / ٣٤٣، الرقم: ٦٨٦٠ والهيثمي في مجمع الزوائد، ١ / ٦١ وقال رجاله موثّقون.

فَصْلٌ فِي الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا

﴿دنیا سے بے رغبتی کا بیان﴾

٣٨٨ / ٦۔ رَوَى أَبُوْحَنِيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ حَدَّثَنِي دَاوُدُ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَعْقَلُ النَّاسِ أَتْرَكُهُمْ لِلدُّنْيَا. أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ عقل مند وہ ہے جو دنیا (کی محبت) کو سب سے زیادہ چھوڑنے والا ہو۔''

٣٨٩ / ٧۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا أَنَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِيَ اللهُ وَأَحَبَّنِيَ النَّاسُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ازْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللهُ، وَازْهَدْ فِيْمَا فِي أَيْدِيَ النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل

الحديث رقم ٦: أخرجه الخوارزمی فی جامع المسانيد للإمام أبی حنيفة، ١ / ١٩٩۔

الحديث رقم ٧: أخرجه ابن ماجه فی السنن، كتاب: الزهد، باب: الزهد فی الدنيا، ٢ / ١٣٧٣، الرقم: ٤١٠٢، والحاكم فی المستدرك، ٤ / ٣٤٨، الرقم: ٧٨٧٣، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٦ / ١٩٣، الرقم: ٥٩٧٢، والبيهقی فی شعب الإيمان، ١٧ ٣٤٤، الرقم: ١٠٥٢٢، والصيداوی فی معجم الشيوخ، ١ / ٣١٢، الرقم: ٢٨٢، والقضاعی فی مسند الشهاب، ١ / ٣٧٣، الرقم: ٦٤٣، والديلمی فی مسند الفردوس، ١ / ٤٣١، الرقم: ١٧٥٨، وابن عبد البر فی التمهيد، ٩ / ٢٠١۔

بتائیں جسے کرنے سے اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دنیا سے بے رغبت ہو جا، اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے رغبت ہوجا، لوگ بھی تجھ سے محبت کریں گے۔‘‘

۳۹۰ / ۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُوْلُ: يَا ابْنَ آدَمَ! تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَأَسُدَّ فَقْرَكَ وَ إِلاَّ تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَيْكَ شُغْلًا وَلَمْ أَسُدَّ فَقْرَكَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! تو میری عبادت کے لئے فارغ تو ہو میں تمہارا سینہ بے نیازی سے بھر دوں گا اور تیرا فقر و فاقہ ختم کر دوں گا؛ اور اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو میں تیرے ہاتھ کام کاج سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی (کبھی) ختم نہیں کروں گا۔‘‘

۳۹۱ / ۹۔ عَنْ أَبِي خَلَّادٍ رضی الله عنه (وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ) قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ أُعْطِيَ زُهْدًا فِي الدُّنْيَا وَقِلَّةَ مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوْا مِنْهُ، فَإِنَّهُ يُلْقَى الْحِكْمَةَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

الحديث رقم ۸: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله ﷺ، باب: (۳۰)، ۴ / ۶۴۲، الرقم: ۲۴۶۶، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الزهد، باب: الهم بالدنيا، ۲ / ۱۳۷۶، الرقم: ۴۱۰۷، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲ / ۳۵۸، الرقم: ۸۶۸۱، وابن حبان عن أبی هريرة رضی الله عنه فی الصحيح، ۲ / ۱۱۹، الرقم: ۳۹۳، والحاکم فی المستدرک، ۲ / ۴۸۱، الرقم: ۳۶۵۷، والطبرانی فی المعجم الکبير، ۲۰ / ۲۱۶، الرقم: ۵۰۰، والبيهقی فی شعب الإيمان، ۷ / ۲۸۸، الرقم: ۱۰۳۳۹، والديلمی عن أبی هريرة رضی الله عنه فی مسند الفردوس، ۵ / ۲۳۲، الرقم: ۸۰۴۵۔

الحديث رقم ۹: أخرجه ابن ماجه فی السنن، کتاب: الزهد، باب: الزهد فی الدنيا، ۲ / ۱۳۷۳، الرقم: ۴۱۰۱، والبيهقی عن أبی هريرة رضی الله عنه فی شعب الإيمان، ←

’’حضرت ابو خلاد رضی اللہ عنہ (جو کہ صحابی رسول ہیں) روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم دیکھو کہ کسی شخص کو دنیا میں زہد اور کم گوئی عطا کردی گئی ہے تو اس کا قرب حاصل کرو کیونکہ اسے حکمت عطا کر دی جاتی ہے۔‘‘

٣٩٢ / ١٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَاحَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے۔‘‘

٣٩٣ / ١١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: اَلزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا يُرِيْحُ الْقَلْبَ وَالْجَسَدَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ.

وأخرجه القضاعي عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما وزاد: وَالرَّغْبَةُ فِي الدُّنْيَا تُكْثِرُ الْهَمَّ وَالْحُزْنَ وَالْبِطَالَةُ تُقْسِي الْقَلْبَ.

------ ٤/٢٥٤، الرقم: ٤٩٨٥، ١٠٥٣٤، وأبو يعلى فى المسند، ١٢/١٧٥، الرقم: ٦٨٠٣، والشيبانى فى الآحاد والمثانى، ٤/٤٩٩، الرقم: ٢٤٤٨۔

الحديث رقم ١٠: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الزهد والرقائق، ٤/٢٢٧٢، الرقم: ٢٩٥٦، والترمذى فى السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ماجاء أن الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر، ٤/٥٦٢، الرقم: ٢٣٢٤، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الزهد، باب: مثل الدنيا، ٢/١٣٧٨، الرقم: ٤١١٣، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/٣٢٣، الرقم: ٨٢٧٢، وابن حبان فى الصحيح، ٢/٤٦٢، الرقم: ٦٨٧، والحاكم عن سلمان رضی الله عنه فى المستدرك، ٣/٦٩٩، الرقم: ٦٥٤٥، وقال الحاكم: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، والبزار عن سلمان رضی الله عنه فى المسند، ٦/٤٦١، الرقم: ٢٤٩٨۔

الحديث رقم ١١: أخرجه الطبرانى فى المعجم الأوسط، ٦/١٧٧، الرقم: ٦١٢٠، والقضاعى فى مسند الشهاب، ١/١٨٨، الرقم: ٢٧٨، والبيهقى فى شعب الإيمان، ←

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دنیا سے بے رغبتی دل اور جسم (دونوں) کو سکون بخشتی ہے۔''

''اور امام قضاعی نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: دنیا سے محبت غم و حزن میں اضافہ کرتی ہے اور فحش کلامی دل کو سخت کر دیتی ہے۔''

۳۹۴ / ۱۲۔ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: يَقُوْلُ: مَا تَزَيَّنَ الْأَبْرَارُ بِمِثْلِ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا.

رَوَاهُ أَبُوْيَعْلَى بِإِسْنَادِهِ.

''حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا: نیک لوگ دنیا سے بے رغبتی کے علاوہ کسی اور چیز کے ساتھ خوبصورت نہیں لگتے۔''

۳۹۵ / ۱۳۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنِ انْقَطَعَ إِلَى اللهِ عزوجل كَفَاهُ اللهُ كُلَّ مَؤُوْنَةٍ وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنِ انْقَطَعَ إِلَى الدُّنْيَا وَكَّلَهُ اللهُ إِلَيْهَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

...... ۳۴۷/۷، الرقم: ۱۰۵۳۶، والديلمی فی مسند الفردوس، ۲/۲۹۹، الرقم: ۳۳۶۴، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ۴/۷۵، الرقم: ۴۸۵۷، وابن رجب فی جامع العلوم والحکم، ۱/۲۹۷، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/۲۸۶.

الحديث رقم ۱۲: أخرجه أبو يعلى فی المسند، ۳/۱۹۱، الرقم: ۱۶۱۷، والديلمی فی مسند الفردوس، ۴/۱۰۵، الرقم: ۶۳۳۲، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ۴/۷۶، الرقم: ۴۸۶۰.

الحديث رقم ۱۳: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ۳/۳۴۶، الرقم: ۳۳۵۹، وفی المعجم الصغير، ۱/۲۰۱، الرقم: ۳۲۱، والبيهقی فی شعب الإيمان، ۲/۲۸، الرقم: ۱۰۷۶، ۱۳۵۱، والقضاعی فی مسند الشهاب، ۱/۲۹۸، الرقم: ۴۹۳، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ۲/۳۴۱، الرقم: ۲۶۴۲، وقال المنذری: رواه أبو الشيخ فی کتاب الثواب، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/۳۰۳، والقرطبی فی الجامع لأحکام القرآن، ۱۸/۱۶۱، وابن کثير فی تفسير القرآن العظيم، ۴/۳۸۱.

''حضرت عمران بن حصین ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص (دنیا سے) کٹ کر صرف اللہ ﷻ کی (راہ کی) طرف ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کی ہر ضرورت پوری کرتا ہے اور اسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہ ہو اور جو شخص (اللہ تعالیٰ سے) کٹ کر دنیا کی طرف ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اسی (دنیا) کے سپرد کر دیتا ہے۔''

٣٩٦ / ١٤ ۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرُزِقْتُمْ كَمَا تُرْزَقُ الطَّيْرُ، تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت عمر بن خطاب ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم اللہ تعالیٰ پر اس طرح بھروسہ کرتے جیسا بھروسہ کرنے کا حق ہے، تو تمہیں اس طرح رزق دیا جاتا جس طرح پرندوں کو رزق دیا جاتا ہے۔ وہ صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپس آتے ہیں۔''

الحديث رقم ١٤: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ، باب: فی التَّوَكُّلِ عَلَى اللّٰهِ، ٤ / ٥٧٣، الرقم: ٢٣٤٤، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الزهد، باب: التوکل واليقين، ٢ / ١٣٩٤، والحاکم فی المستدرك، ٤ / ٣٥٤، الرقم: ٧٨٩٤، والبزار فی المسند، ١ / ٤٧٦، الرقم: ٣٤٠، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ٣٠، الرقم: ٢٠٥، ٣٧٠، وأبو يعلی فی المسند، ١ / ٢١٢، الرقم: ٢٤٧، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٢ / ٦٦، الرقم: ١١٨٢، والطيالسی فی المسند، ١ / ١١، الرقم: ٥١،١٣٩، وعبد بن حميد فی المسند، ١ / ٣٢، الرقم: ١٠، والقضاعی فی مسند الشهاب، ٢ / ٣١٠، الرقم: ١٤٤٤۔

فَصْلٌ فِي الصِّدْقِ وَالإِخْلَاصِ

﴿سچائی اور اِخلاص کا بیان﴾

٣٩٧ / ١٥۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يَكُوْنَ صِدِّيْقًا، وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُوْرِ وَإِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ كَذَّابًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ رضی الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سچ (ہمیشہ) نیکی کی راہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کی راہ دکھاتی ہے۔ آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک وہ صدیق (سچا) بن جاتا ہے اور جھوٹ بدی کا راستہ دکھاتا ہے اور بدی دوزخ میں لے جاتی ہے۔ آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں جھوٹا ہی لکھ دیا جاتا ہے۔‘‘

الحديث رقم ١٥: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الأدب، باب: قول اللّٰہ تعالی: يَأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ: [التوبة: ١١٩] وَمَا يُنْهى عَنِ الكَذِبِ، ٥ / ٢٢٦١، الرقم: ٥٧٤٣، ومسلم فی الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: قبح الكذب وحسن الصدق وفضله، ٤ / ٢٠١٢، الرقم: ٢٦٠٧، والترمذی فی السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فی الصدق والكَذِبِ، ٤ / ٣٤٧، الرقم ١٩٧١، وأبو داود فی السنن، كتاب: الأدب، باب: فی التشديد فی الكذب، ٤ / ٢٩٧، الرقم: ٤٩٨٩، وابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: اجتناب البدع والجدل، ١ / ١٨، الرقم: ٤٦، ومالك فی الموطأ، ٢ / ٩٨٩، الرقم: ١٧٩٢، والدارمی فی السنن، ٢ / ٣٨٨، الرقم: ٢٧١٥، وابن حبان فی الصحيح، ١ / ٥٠٨، الرقم: ٢٧٤، والبيهقی فی السنن الكبری، ١٠ / ١٩٥، ٢٤٣، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ٣٨٤، الرقم: ٣٦٣٨، ٤١٠٨، وأبو يعلی فی المسند، ٩ / ٧١، الرقم: ٥١٣٨، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٩ / ٩٧، الرقم: ٨٥٢٢، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٤ / ١٩٩، الرقم: ٤٧٨٤۔ ٤٧٨٧، ٤٧٨٨، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٣ / ٣٦٥، الرقم: ٤٤٤٣۔

٣٩٨/ ١٦۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: مَنْ سَأَلَ اللهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ، بَلَّغَهُ اللهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ، وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ سے صدقِ دل کے ساتھ شہادت (کی موت) طلب کی تو اللہ تعالیٰ اسے شہداء کا مقام عطا فرمائے گا خواہ اسے بستر پر ہی موت (کیوں نہ) آئی ہو۔''

٣٩٩/ ١٧۔ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنهما قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: دَعْ مَا يُرِيْبُكَ إِلَى مَا لَا يُرِيْبُكَ، فَإِنَّ الصِّدْقَ طَمَأْنِينَةٌ، وَالْكَذِبَ رِيْبَةٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

الحديث رقم ١٦: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: استحباب طلب الشهادة فى سبيل الله تعالى، ٣/ ١٥١٧، الرقم: ١٩٠٨۔ ١٩٠٩، وأبوداود فى السنن، كتاب: الوتر، باب: فى الاستغفار، ٢/ ٨٥، الرقم: ٢، والنسائى فى السنن، كتاب: الجهاد، باب: مسألة الشهادة، ٦/ ٣٦، الرقم: ٣١٦٢، وفي السنن الكبرى، ٣/ ٢٥، الرقم: ٤٣٧٠، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الجهاد، باب: القتال فى سبيل الله سبحانه وتعالى، ٢/ ٩٣٥، الرقم: ٢٧٩٧، وابن حبان فى الصحيح، ٧/ ٤٦٥، الرقم: ٣١٩٢، والحاكم فى المستدرك، ٢/ ٨٧، الرقم: ٢٤١٢، وقال الحاكم: هذا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ. والبيهقى فى السنن الكبرى، ٩/ ١٦٩، وأبو عوانة فى المسند، ٤/ ٤٩٠، الرقم: ٧٤٤٦، وأبوالمحاسن فى معتصر المختصر، ١/ ٢٠٥، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢/ ١٧٧، الرقم: ٢٠٠٥۔

الحديث رقم ١٧: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، باب: (٦٠)، ٤/ ٦٦٨، الرقم: ٢٥١٨، والنسائى فى السنن، كتاب: الأشربة، باب: الحث على ترك الشبهات، ٨/ ٣٢٧، الرقم: ٥٧١١، وابن خزيمة فى الصحيح، ٤/ ٥٩، الرقم: ٢٣٤٨، وابن حبان فى الصحيح، ٢/ ٤٩٨، الرقم: ٧٢٢، والحاكم فى المستدرك، ٢/ ١٥، الرقم: ٢١٦٩، وقال الحاكم: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ. والدارمى فى السنن، ٢/ ٣١٩، الرقم: ٢٥٣٢، ←

’’حضرت ابو محمد حسن بن علی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد (آج بھی) یاد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: شک و شبہ والی چیز چھوڑ کر ہمیشہ شک و شبہ سے پاک چیز کو اختیار کرو، بیشک سچ سکون اور جھوٹ شک و شبہ ہے۔‘‘

٤٠٠ / ١٨۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ! مَا عَمَلُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: الصِّدْقُ إِذَا صَدَقَ الْعَبْدُ بَرَّ، وَإِذَا بَرَّ أَمِنَ، وَإِذَا أَمِنَ دَخَلَ الْجَنَّةَ. قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَا عَمَلُ النَّارِ؟ قَالَ:الْكَذِبُ إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ فَجَرَ، وَإِذَا فَجَرَ كَفَرَ، وَإِذَا كَفَرَ دَخَلَ يَعْنِي النَّارَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! جنت (میں لے جانے) والا عمل کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سچ بولنا۔ جب آدمی سچ بولتا ہے تو وہ نیکی کرتا ہے اور جب وہ نیکی کرتا ہے تو گناہ سے محفوظ ہو جاتا ہے اور جب وہ (گناہ سے) محفوظ ہو جاتا ہے تو جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! دوزخ (میں لے جانے) والا عمل کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جھوٹ۔ جب آدمی جھوٹ بولتا ہے تو وہ برائی کرتا ہے اور جب برائی کرتا ہے تو وہ کفر کرتا ہے اور جب کفر کرتا ہے تو دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے۔‘‘

...... وعبد الرزاق فی المصنف، ٣/١١٧، الرقم: ٤٩٨٤، والبزار فی المسند، ٤/١٧٥، الرقم: ١٣٣٦، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١/٢٠٠، الرقم: ١٧٢٣، ١٢٥٧٢، وأبو یعلی فی المسند، ١٢/١٣٢، الرقم: ٦٧٦٢، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ٣/٧٦، الرقم: ٢٧١١، والبیهقي فی السنن الکبری، ٥/٣٣٥، الرقم: ١٠٦٠١، وابن أبی شیبة فی المصنف، ٣/٤٧٤، الرقم: ٣٦، والطیالسی فی المسند، ١/١٦٣، الرقم: ١١٧٨، والمنذری فی الترغیب والترهیب، ٢/٣٥١، الرقم: ٢٦٨٦، والهیثمی فی موارد الظمآن، ١/١٣٧، الرقم: ٥١٢۔

الحدیث رقم ١٨: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٢/١٧٦، الرقم: ٦٦٤١، والمنذری فی الترغیب والترهیب، ٣/٣٦٦، الرقم: ٤٤٤٦،والهیثمی فی مجمع الزوائد، ١/٩٢، ١٤٢۔

٤٠١ / ١٩. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: حِيْنَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَوْصِنِي. قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَخْلِصْ دِيْنَكَ، يَكْفِكَ الْعَمَلُ الْقَلِيْلُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو جب یمن کی طرف بھیجا گیا تو انہوں نے بارگاہِ رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے خصوصی نصیحت فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دین میں اخلاص پیدا کرو، تمہیں تھوڑا عمل بھی کافی ہوگا۔''

٤٠٢ / ٢٠. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ، مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا إِلَّا مَا ابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُ اللهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ.

''حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دنیا ملعون ہے اور جو کچھ اس میں ہے وہ (بھی) ملعون ہے، سوائے اس (نیک) عمل کے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا طلب کی جائے۔''

٤٠٣ / ٢١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ

الحديث رقم ١٩: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٤/ ٣٤١، الرقم: ٧٨٤٤، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٥/ ٣٤٢، الرقم: ٦٨٥٩، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١/ ٢٢، والديلمى فى مسند الفردوس، ١/ ٤٣٥، الرقم: ١٧٧٢، والحسينى فى البيان والتعريف ١٠/ ٣٩، الرقم: ٧٩.

الحديث رقم ٢٠: أخرجه الطبرانى فى مسند الشاميين، ١/ ٣٥٣، الرقم: ٦١٢، والبيهقي فى شعب الإيمان، ٧/ ٣٨١، الرقم: ١٠٤٤١، وابن رجب فى جامع العلوم والحكم، ١/ ٢٩٨، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١/ ٢٤، الرقم: ١٠، وأحمد بن حنبل فى كتاب الزهد، ١/ ٦٢، الرقم: ١٢٧، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١٠/ ٢٢ ووثّقه، والحكيم الترمذي فى نوادر الأصول، ١/ ٢٥٥.

الحديث رقم ٢١: أخرجه ابن ماجه فى السنن، المقدمة، باب: فى الإيمان، ١/ ٢٧، ←

فَارَقَ الدُّنْيَا عَلَى الإِخْلَاصِ ِللهِ وَحْدَهُ وَعِبَادَتِهِ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ مَاتَ وَاللهُ عَنْهُ رَاضٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ وحدہ لا شریک کے لئے کامل اخلاص پر اور بلاشرک اس کی عبادت پر اور نماز قائم کرنے پر، زکوٰۃ دینے پر ہمیشہ عمل پیرا ہو کر دنیا سے رخصت ہو گا اس کی موت اس حال میں ہو گی کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو گا۔''

------ الرقم: ٧٠، والحاكم فی المستدرك، ٢/٣٦٢، الرقم: ٣٢٧٧، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٥/٣٤١، الرقم: ٦٨٥٦، والمقدسی فی الأحاديث المختارة، ٦/١٢٦، الرقم: ٢١٢٢، واللالكائي فی اعتقاد أهل السنة، ٤/٨٣٥، الرقم: ١٥٤٩، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ١/٢٢، الرقم: ١، والحارث فی المسند (زوائد الهيثمی)، ١/١٥٢، الرقم: ٧۔

فَصْلٌ فِي أَجْرِ الْحُبِّ فِي اللهِ تَعَالَى

﴿اللہ عزوجل کے لئے محبت کرنے کے ثواب کا بیان﴾

٤٠٤ / ٢٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِي؟ الْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: میری عظمت کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے آج کہاں ہیں؟ میں انہیں اپنے سائے میں جگہ دوں کیونکہ آج میرے سائے کے علاوہ کوئی اور سایہ نہیں ہے۔‘‘

٤٠٥ / ٢٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى. فَأَرْصَدَ اللهُ لَهُ عَلَى مَدْرَجَتِهِ مَلَكاً. فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ قَالَ: أَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ: أُرِيْدُ أَخًا لِي فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ. قَالَ: هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا. غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللهِ عزوجل. قَالَ: فَإِنِّي رَسُوْلُ اللهِ إِلَيْكَ بِأَنَّ اللهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

الحديث رقم ٢٢: أخرجه مسلم فى صحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: فى فضل الحب فى الله، ٤/ ١٩٨٨، الرقم: ٢٥٦٦، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/ ٢٣٧، الرقم: ٧٢٣، ٨٤٣٦، ٨٨١٨، ١٠٧٩٠، ١٠٩٢٣، وابن حبان فى الصحيح، ٢/ ٣٣٤، الرقم: ٥٧٤، والدارمى فى السنن، ٢/ ٤٠٣، الرقم: ٢٧٥٧، والبيهقى فى السنن الكبرى، ١٠/ ٢٣٢.

الحديث رقم ٢٣: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: فى فضل الحب فى الله، ٤/ ١٩٨٨، الرقم: ٦٥٦٧، وابن حبان فى الصحيح، ٢/ ٣٣١، ٣٣٧، الرقم: ٥٧٢، ٥٧٦، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/ ٤٠٨، ←

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے کے لئے ایک دوسری بستی میں گیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ کو بھیج دیا، جب اس شخص کا اس فرشتے کے پاس سے گزر ہوا تو فرشتے نے پوچھا: کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ اس شخص نے کہا: اس بستی میں میرا ایک (دینی) بھائی ہے اس سے ملنے کا ارادہ ہے۔ فرشتہ نے پوچھا: کیا تمہارا اس پر کوئی احسان ہے جس کی تکمیل مقصود ہے؟ اس نے کہا: اس کے سوا اور کوئی بات نہیں کہ مجھے اس سے صرف اللہ تعالیٰ کے لئے محبت ہے، تب اس فرشتہ نے کہا کہ میں تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام لایا ہوں کہ جس طرح تم اس شخص سے محض اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرتے ہو اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرتا ہے۔‘‘

۴۰۶ / ۲۴۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَيْفَ تَقُوْلُ فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

...... الرقم: ۹۲۸۰، ۹۹۵۹، ۱۰۶۰۸، وأبويعلى فى المعجم، ۱/۲۱۱، الرقم: ۲۵۴، والبيهقى فى شعب الإيمان، ۶/۴۸۸، وابن المبارك فى الزهد، ۱/۲۴۷، الرقم: ۷۱۰، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ۴/۱۰، الرقم: ۴۵۷۳، والذهبى فى سير أعلام النبلاء، ۷/۴۵۴، والخطيب البغدادى فى تاريخ بغداد، ۳/۴۰۰، الرقم: ۱۵۲۷، ۵۷۵۱، ۶۸۲۷، ۷۳۷۶۔

الحديث رقم ۲۴: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الأدب، باب: عَلَامَةِ الْحُبِّ فِي اللهِ ﷻ، ۵/۲۲۸۳، الرقم: ۵۸۱۷، ۵۸۱۸، ومسلم فى الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: المرء مع من أحب، ۴/۲۰۳۴، الرقم: ۲۶۴۰، والترمذى فى السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء أن الْمرءَ مَعَ مَن أحبَّ، ۴/۵۹۶، الرقم: ۲۳۸۷، وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، والنسائى فى السنن الكبرى، ۶/۳۴۴، الرقم: ۱۱۷۸، وأحمد بن حنبل فى المسند، ۴/۲۳۹، ۳۹۵، ۳۹۸، ۴۰۵، وأبو يعلى فى المسند، ۹/۱۰۰، الرقم: ۵۱۶۶، وابن حبان فى الصحيح، ۲/۳۱۶، الرقم: ۵۵۷، والبزار فى المسند، ۸/۳۲، الرقم: ۳۰۱۴، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ۴/۴۲، الرقم: ۳۵۶۳، والبيهقى فى شعب الإيمان، ۱/۳۸۷، الرقم: ۴۹۷، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ۴/۱۵، الرقم: ۴۵۹۷، والمقدسى فى الأحاديث المختارة، ۸/۳۶، الرقم: ۲۹۔

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوکر عرض کیا: (یا رسول اللہ!) اس شخص کے بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے جو کسی قوم سے محبت رکھتا ہے لیکن ان سے ملا نہیں ہے؟ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے روز) آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے۔‘‘

٤٠٧ / ٢٥۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ (وفي رواية لأحمد: **أَحَبَّ الْأَعْمَالِ**. وفي رواية للبزار: **أَفْضَلُ الْعِلْمِ**) **الْحُبُّ فِي اللهِ وَالْبُغْضُ فِي اللهِ.** رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ.

’’حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (اللہ عزوجل کے نزدیک) اعمال میں سب سے افضل عمل (اور احمد کی روایت میں ہے کہ سب سے پیارا عمل اور بزار کی روایت میں ہے کہ سب سے افضل علم) اللہ عزوجل کے لئے محبت رکھنا اور اللہ عزوجل ہی کے لئے دشمنی رکھنا ہے۔‘‘

٤٠٨ / ٢٦۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی الله عنه، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ اللهُ تَعَالَى: وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ

رَوَاهُ مَالِكٌ بِإِسْنَادِهِ الصَّحِيْحِ وَابْنُ حِبَّانَ.

الحديث رقم ٢٥: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: السنة، باب: مجانبة أهل الأهواء وبغضهم، ٤ / ١٩٨، الرقم: ٤٥٩٩، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٥ / ١٤٦، الرقم: ٢١٣٤١، والبزار فى المسند، ٩ / ٤٦١، الرقم: ٤٠٧٦، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤ / ١٤، الرقم: ٤٥٩٣، والديلمى فى مسند الفردوس، ١ / ٣٥٥، الرقم: ١٤٢٩۔

الحديث رقم ٢٦: أخرجه مالك فى الموطأ، ٢ / ٩٥٣، الرقم: ١٧١، وإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ، وَ صَحَّحَهُ ابن حبان فى الصحيح، ٢ / ٣٣٥، الرقم: ٥٧٥، والحاكم فى المستدرك، ٤ / ١٨٦، الرقم: ٧٣١٤، والبيهقى فى السنن الكبرى، ١٠ / ٢٣٣، وَ صَحَّحَهُ، وَ وَافَقَهُ الذهبي، وقال ابن عبد البر: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ۔

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میری خاطر محبت کرنے والوں، میری خاطر (میری) محافل سجانے والوں، میری خاطر ایک دوسرے سے ملنے والوں اور میری خاطر خرچ کرنے والوں کے لئے میری محبت واجب ہوگئی ہے۔''

۴۰۹ / ۲۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَوْ أَنَّ عَبْدَيْنِ تَحَابَّا لِلّٰهِ عزوجل، وَاحِدٌ فِي الْمَشْرِقِ وَآخَرُ فِي الْمَغْرِبِ، لَجَمَعَ اللهُ بَيْنَهُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَقُوْلُ: هَذَا الَّذِي كُنْتَ تُحِبُّهُ فِيَّ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر دو بندے اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کریں اور ایک مشرق میں ہو اور دوسرا مغرب میں (بھی) ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز انہیں ضرور ملا دے گا اور فرمائے گا: یہ ہے وہ (شخص) جس سے تو میری خاطر محبت کیا کرتا تھا۔''

الحديث رقم ۲۷: أخرجه البيهقی فی شعب الإيمان، ۶ / ۴۹۲، الرقم: ۹۰۲۲۔

فَصْلٌ فِي حُسْنِ الظَّنِّ بِاللهِ تَعَالَى

﴿اللہ ﷻ کے بارے میں حُسنِ ظن رکھنے کا بیان﴾

٢٨/٤١٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ يَقُوْلُ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوتا ہوں جو وہ میرے بارے میں رکھتا ہے، اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔''

٢٩/٤١١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي، فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَاءٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَاءٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا، وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي، أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الحديث رقم ٢٨: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى: يُرِيْدُوْنَ أَنْ يُبَدِّلُوْا كَلَامَ اللّٰهِ، ٦/٢٧٢٥، الرقم: ٧٠٦٦٣، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: فضل الذكر والدعاء والتقرب إلى الله تعالى، ٤/٢٠٦٧، الرقم: ٢٦٧٥، والترمذى فى السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى حسن الظن بالله، ٤/٥٩٦، الرقم: ٢٣٨٨، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/٤٤٥، الرقم: ٩٧٤٨.

الحديث رقم ٢٩: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى: ويحذركم الله نفسه، ٦/٢٦٩٤، الرقم: ٦٩٧٠، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: الحث على ذكر الله تعالى، ٤/٢٠٦١، الرقم: ٢٦٧٥، والترمذى فى السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ، باب: فى حسن الظن بالله ﷻ، ٥/٥٨١، الرقم: ٣٦٠٣، وقال أبوعيسى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ ←

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ میرے متعلق جیسا خیال رکھتا ہے میں اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں۔ جب وہ میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر (یعنی ذکرِ خفی) کرے تو میں بھی (اپنی شان کے لائق) اپنے دل میں اس کا ذکر کرتا ہوں، اور اگر وہ جماعت میں میرا ذکر (یعنی ذکرِ جلی) کرے تو میں اس کی جماعت سے بہتر جماعت (یعنی فرشتوں) میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک بالشت میرے نزدیک آئے تو میں ایک بازو کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں۔ اگر وہ ایک بازو کے برابر میرے نزدیک آئے تو میں دو بازوؤں کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آئے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔‘‘

۴۱۲ / ۳۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ اللهُ تَعَالَى: أَنَا مَعَ عَبْدِي إِذَا هُوَ ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَتَاهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اس کے لب میرے

...... صَحِيْحٌ، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الأدب، باب: فضل العمل، ۲/۱۲۵۵، الرقم: ۳۸۲۲، والنسائی فی السنن الکبری، ۴/۴۱۲، الرقم: ۷۷۳۰، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲/۴۱۳، الرقم: ۹۳۴، والبیهقی فی شعب الإیمان، ۱/۴۰۶، الرقم: ۵۵۰۔

الحديث رقم ۳۰: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: التوحید، باب: قول الله تعالی: لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ، [القیامة: ۱۶]، ۶/۲۷۳۶، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الأدب، باب: فضل الذکر، ۲/۱۲۴۶، الرقم: ۳۷۹۲، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲/۵۴۰، الرقم: ۱۰۹۸۱، ۱۰۹۸۸، ۱۰۹۸۹، وابن حبان فی الصحیح، ۳/۹۷، الرقم: ۸۱۵، والحاکم فی المستدرك، ۱/۶۷۳، الرقم: ۱۸۲۴، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۶/۳۶۳، الرقم: ۶۶۲۱، وفی مسند الشامیین، ۱/۳۲۰، الرقم: ۵۶۲، ۲/۳۱۹، الرقم: ۱۴۱۷، والدیلمی فی مسند الفردوس، ۳/۱۸۶، الرقم: ۴۵۱۱، وابن المبارك فی الزهد، ۱/۳۳۹، الرقم: ۹۵۶، والمنذری فی الترغیب والترهیب، ۲/۲۵۳، الرقم: ۲۲۸۹۔

ذکر کے لئے حرکت کرتے ہیں۔‘‘

٤١٣ / ٣١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: يَقُوْلُ اللهُ عزوجل: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ حِيْنَ يَذْكُرُنِي.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے اس گمان کے مطابق ہوتا ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے۔‘‘

٤١٤ / ٣٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: قَالَ: إِنَّ اللهَ عزوجل قَالَ: إِذَا تَلَقَّانِي عَبْدِي بِشِبْرٍ، تَلَقَّيْتُهُ بِذِرَاعٍ. وَإِذَا تَلَقَّانِي بِذِرَاعٍ، تَلَقَّيْتُهُ بِبَاعٍ، وَإِذَا تَلَقَّانِي بِبَاعٍ، أَتَيْتُهُ بِأَسْرَعَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میرا بندہ ایک بالشت میری طرف بڑھتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میری طرف بڑھتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں اور جب وہ دو ہاتھ میری طرف بڑھتا ہے تو میں تیزی سے اس کی طرف بڑھتا ہوں (یعنی اسی رفتار سے اس پر اپنی رحمت اور مدد ونصرت کا نزول فرماتا ہوں)۔‘‘

الحديث رقم ٣١: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: الحث على ذكر الله تعالى، ٤ / ٢٠٦١، الرقم: ٢٦٧٥، والترمذى فى السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: فى حسن الظن بالله عزوجل، ٥ / ٥٨١، الرقم: ٣٦٠٣، والنسائى فى السنن الكبرى، ٤ / ٤١٢، الرقم: ٧٧٣٠، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل العمل، ٢ / ١٢٥٥، الرقم: ٣٨٢٢، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٤١٣، الرقم: ٩٣٤٠، ١٠٢٥٨، ١٠٧١٥.

الحديث رقم ٣٢: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: الحث على ذكر الله تعالى، ٤ / ٢٠٦١، الرقم: ٢٦٧٥، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٣١٦، الرقم: ٨١٧٨، ٣ / ٢٨٣، الرقم: ١٤٠٤٥.

٤١٥ / ٣٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنهما أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللهَ ﷻ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَـلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما دونوں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب بھی لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے بیٹھتے ہیں انہیں فرشتے ڈھانپ لیتے ہیں اور رحمت الٰہی انہیں اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنی بارگاہ کے حاضرین میں کرتا ہے۔‘‘

٤١٦ / ٣٤۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ سُئِلَ:

الحديث رقم ٣٣: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، ٤ / ٢٠٧٤، الرقم: ٢٧٠٠، والترمذى فى السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فى القوم يجلسون فيذكرون الله ﷻ ما لهم من الفضل، ٥ / ٤٥٩، الرقم: ٣٣٧٨، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل الذكر، ٢ / ١٢٤٥، الرقم: ٣٧٩١، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣ / ٩٢، الرقم: ١١٨٩٣، وابن حبان فى الصحيح، ٣ / ١٣٦، الرقم: ٨٥٥، وأبو يعلى فى المسند، ١١ / ٢٠، الرقم: ٦١٥٩، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٦ / ٦٠، الرقم: ٢٩٤٧٥، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٢ / ١٣٧، الرقم: ١٥٠٠، والطيالسى فى المسند، ١ / ٢٩٦، الرقم: ٢٢٣٣، والبيهقى فى شعب الإيمان، ١ / ٣٩٨، الرقم: ٥٣٠، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢ / ٢٦٢، الرقم: ٢٣٢٨۔

الحديث رقم ٣٤: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: منه (٥)، ٥ / ٤٥٨، الرقم: ٣٣٧٦، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣ / ٧٥، الرقم: ١١٧٣٨، والبيهقى فى شعب الإيمان، ١ / ٤١٩، الرقم: ٥٨٩، وأبو يعلى فى المسند، ٢ / ٥٣٠، الرقم: ١٤٠١، وابن رجب فى جامع العلوم والحكم، ١ / ٢٣٨، ٤٤٤، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢ / ٢٥٤، الرقم: ٢٢٩٦۔

أَيُّ الْعِبَادِ أَفْضَلُ دَرَجَةً عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: الذَّاكِرُوْنَ اللهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتُ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَمِنَ الْغَازِي فِي سَبِيْلِ اللهِ؟ قَالَ: لَوْ ضَرَبَ بِسَيْفِهِ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِيْنَ حَتَّى يَنْكَسِرَ، وَ يَخْتَضِبَ دَمًا لَكَانَ الذَّاكِرُوْنَ اللهَ أَفْضَلُ مِنْهُ دَرَجَةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کون سے لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں درجہ میں افضل ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں۔ میں نے (تعجب سے) عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے غازی سے بھی (افضل ہوں گے؟) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (ہاں) اگرچہ مجاہد اپنی تلوار کافروں اور مشرکوں پر اس قدر چلائے کہ وہ ٹوٹ جائے اور خون آلود ہو جائے پھر بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے درجہ میں اُس سے افضل ہیں۔''

٤١٧ / ٣٥۔ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي فَلْيَظُنَّ بِي مَا شَاءَ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں جو وہ میرے بارے میں رکھتا ہے لہٰذا وہ جو چاہے میرے بارے میں گمان رکھ لے۔''

الحديث رقم ٣٥: أخرجه ابن حبان فی الصحيح، ٢ / ٤٠١، الرقم: ٦٣٣، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ٤٩١، والحاكم فی المستدرك، ٤ / ٢٦٨، الرقم: ٧٦٠٣، والدارمی فی السنن، ٢ / ٣٩٥، الرقم: ٢٧٣١، والطبرانی فی مسند الشاميين، ٢ / ٣٨٤، الرقم: ١٥٤٦، والهيثمی فی موارد الظمآن، ١ / ١٨٤، الرقم: ٧١٧.

فَصْلٌ فِي الْبُکَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ تَعَالَی

﴿ اللہ ﷻ کے خوف سے رونے کا بیان ﴾

٤١٨ / ٣٦. عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَقُوْلُ اللهُ ﷻ: أَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَکَرَنِي يَوْمًا أَوْ خَافَنِي فِي مَقَامٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَالْحَاکِمُ.

’’حضرت انس ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (روزِ قیامت) اللہ ﷻ فرمائے گا: دوزخ میں سے ایسے شخص کو نکال دو جس نے ایک دن بھی مجھے یاد کیا یا میرے خوف سے کبھی بھی مجھ سے ڈرا۔‘‘

٤١٩ / ٣٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ: عَيْنٌ بَکَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيْلِ اللهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَالْحَاکِمُ.

الحديث رقم ٣٦: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: صفة جهنم عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء أن للنار نفسين، ٤ / ٧١٢، الرقم: ٢٥٩٤، والحاکم فی المستدرک، ١ / ١٤١، الرقم: ٢٣٤، وقال الحاکم: صحيح الإسناد، ٥ / ٢٤٤، الرقم: ٨٠٨٤، وابن أبی عاصم فی کتاب السنة، ٢ / ٤٠٠، الرقم: ٨٣٣، والبيهقی فی کتاب الاعتقاد، ١ / ٢٠١.

الحديث رقم ٣٧: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: فضائل الجهاد عن رسول الله ﷺ، باب: ملجاء فی فضل الحرس فی سبيل الله، ٤ / ٩٢، الرقم: ١٦٣٩، والحاکم عن أبي هريرة ﷺ فی المستدرک، ٢ / ٩٢، الرقم: ٢٤٣٠، والقضاعی فی مسند الشهاب، ١ / ٢١٢، الرقم: ٣٢١، والطيالسی فی المسند، ١ / ٣٢١، الرقم: ٢٤٤٣، وعبد بن حميد فی المسند، ١ / ٤٢٢، الرقم: ١٤٤٧، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٤ / ١٦، الرقم: ٤٢٣٥، والديلمی فی مسند الفردوس، ٣ / ٤٨، الرقم: ٤١٢٥، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢ / ١٥٨، الرقم: ١٩١٨.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: دو آنکھوں کو (دوزخ کی) آگ نہیں چھوئے گی: (ایک) وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئی اور (دوسری) وہ آنکھ جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرہ دے کر رات گزاری۔‘‘

٤٢٠ / ٣٨۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ ذَكَرَ اللهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةٍ حَتَّى يُصِيْبَ الْأَرْضَ مِنْ دُمُوْعِهِ لَمْ يُعَذِّبْهُ اللهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور اس کے خوف سے اس کی آنکھیں اس قدر اشک بار ہوئیں کہ زمین تک اس کے آنسو پہنچ گئے تو اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے دن عذاب نہیں دے گا۔‘‘

٤٢١ / ٣٩۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى اللهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَأَثَرَيْنِ: قَطْرَةُ دُمُوْعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ وَقَطْرَةُ دَمٍ تُهَرَاقُ فِي سَبِيْلِ اللهِ. وَأَمَّا الْأَثَرَانِ: فَأَثَرٌ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَأَثَرُ فَرِيْضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ کوئی چیز پسند نہیں: اللہ تعالیٰ کے خوف سے (بہنے والے)

الحديث رقم ٣٨: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ٤ / ٢٨٩، الرقم: ٧٦٦٨، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٢ / ١٧٨، الرقم: ١٦٤١، ٦١٧٠، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٤ / ١١٣، الرقم: ٥٠٢٣۔

الحديث رقم ٣٩: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: فضائل الجهاد عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فی فضل المرابط، ٤ / ١٩٠، الرقم: ١٦٦٩، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٨ / ٢٣٥، الرقم: ٧٩١٨، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢ / ١٩٢، الرقم: ٢٠٦٧، وابن أبی عاصم فی کتاب الجهاد، ١ / ٣٢٣، الرقم: ١٠٨۔

آنسوؤں کا قطرہ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہنے والے خون کا قطرہ۔ رہے دو نشان تو ایک (ہے) اللہ تعالیٰ کی راہ (میں چلنے) کا نشان اور (دوسرا ہے) اللہ تعالیٰ کے فرائض میں (پڑ جانے والے) کسی فریضہ (کی ادائیگی) کا نشان۔"

۴۲۲ / ۴۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَالَ اللهُ عزوجل: وَعِزَّتِي! لَا أَجْمَعُ عَلَى عَبْدِي خَوْفَيْنِ وَأَمْنَيْنِ إِذَا خَافَنِي فِي الدُّنْيَا أَمَنْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِذَا أَمِنَنِي فِي الدُّنْيَا أَخَفْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت کی قسم! میں اپنے بندے پر دو خوف اور دو امن اکٹھے نہیں کروں گا اگر وہ مجھ سے دنیا میں خوف رکھے گا تو میں اسے قیامت کے روز امن میں رکھوں گا اور اگر وہ مجھ سے دنیا میں بے خوف رہا تو میں اسے قیامت کے روز خوف میں مبتلا کروں گا۔"

الحديث رقم ٤٠: أخرجه ابن حبان فى الصحيح، ٢/ ٤٠٦، الرقم: ٦٤٠، والبيهقى فى شعب الإيمان، ١/ ٤٨٢، الرقم: ٧٧٧، وابن المبارك فى كتاب الزهد، ١/ ٥٠، الرقم: ١٥٧، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤/ ١٣١، الرقم: ٥١١٠، والهيثمى فى موارد الظمان، ١/ ٦١٧، الرقم: ٢٤٩٤، وفى مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٠٨۔

فَصْلٌ فِي قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَتَحْسِينِ الصَّوْتِ بِهَا

﴿اچھی آواز سے تلاوتِ قرآن کرنے کا بیان﴾

٤٢٣ / ٤١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ما أَذِنَ اللّٰهُ لِشَيءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ ﷺ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی فعل پر اس قدر جزا عطا نہیں فرماتا جتنا نبی کے خوش الحانی سے قرآن مجید پڑھنے پر اجر عطا فرماتا ہے۔''

٤٢٤ / ٤٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا أَذِنَ اللّٰهُ لِشَيءٍ مَا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کسی امر پر اتنا ثواب نہیں دیا جتنا اپنے نبی ﷺ کو ترنم کے ساتھ قرآن کریم پڑھنے پر دیا

الحديث رقم ٤١: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قول النبى ﷺ: الماهر بالقرآن مع السفرة الكرام البررة وزينوا القرآن بأصواتكم، ٦/٢٧٤٣، الرقم: ٧١٠٥، ومسلم فى الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: استحباب تحسين الصوت بالقرآن، ١/٥٤٥، الرقم: ٧٩٢، وأبو داود فى السنن، كتاب: الصلاة، باب: استحباب الترتيل فى القراءة، ٢/٧٣، الرقم: ١٤٧٣، والنسائى فى السنن، كتاب: الافتتاح، باب: تزيين القرآن بالصوت، ٢/١٨٠، الرقم: ١٠١٧، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٢/٥، الرقم: ٢٢٥٦.

الحديث رقم ٤٢: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: فضائل القرآن، باب: من لم يتغن بالقرآن، ٤/١٩١٨، الرقم: ٤٧٣٥. ٤٧٣٦، وفى كتاب: فضائل القران، باب: قول الله تعالى ولا تنفع الشفاعة عنده إلا لمن أذن له ، ٦/٢٧٢٠، الرقم: ٧٠٤٤، ومسلم فى الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: استحباب تحسين الصوت بالقرآن، ١/٥٤٥، الرقم: ٧٩٣، ٧٩٢، وعبد الرزاق فى المصنف، ٢/٤٨٢، الرقم: ٤١٦٧.

ہے۔‘‘

٤٢٥ / ٤٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ. وزاد: غَيْرُهُ لَا يَجْهَرُ بِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو قرآن مجید کو خوب خوش الحانی کے ساتھ نہیں پڑھتا۔ (دوسرے راوی نے اس کے ساتھ یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ) جو بلند آواز سے نہیں پڑھتا۔‘‘

٤٢٦ / ٤٤۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اقْرَؤُوْا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِأَصْحَابِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: قرآن مجید پڑھا کرو، یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے شفاعت کرنے والا بن کر آئے گا۔‘‘

٤٢٧ / ٤٥۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

الحديث رقم ٤٣: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى: وأسرّوا قولكم أو اجهروا به، ٦ / ٢٧٣٧، الرقم: ٧٠٨٩، وأبوداود فى السنن، كتاب: الصلاة، باب: استحباب الترتيل فى القرأة، ٢ / ٧٣، الرقم: ١٤٦٩، والدارمى فى السنن، ١ / ٤١٧، الرقم: ١٤٩٠، والبيهقى فى السنن الصغرى، ١ / ٥٥٩، الرقم: ١٠٢٦۔

الحديث رقم ٤٤: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: فضل قراءة القرآن وسورة البقرة، ١ / ٥٥٣، الرقم: ٨٠٤، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٥ / ٢٥٤، الرقم: ٢٢٢٤٧، ٢٢٢٦٧، وابن حبان فى الصحيح، ١ / ٣٢٢، الرقم: ١١٦، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ١ / ١٥٠، الرقم: ٤٨، وفى المعجم الكبير، ٨ / ١١٨، الرقم: ٧٥٤٦، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٢ / ٣٤١، الرقم: ١٩٨٠۔

الحديث رقم ٤٥: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: فضائل القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فى فضل قارى القرآن، ٥ / ١٧١، الرقم: ٢٩٠٥، وابن ماجه فى السنن، المقدمة، باب فضل من تعلم القرآن وعلّمه، ١ / ٧٨، الرقم: ٢١٦، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٢ / ٣٢٩، ٥٥٢، الرقم: ١٩٤٧، ٢٦٩١۔

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَاسْتَظْهَرَهُ، فَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ أَدْخَلَهُ اللهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهُ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے قرآن حکیم پڑھا اور اسے حفظ کر لیا، اس کی حلال کردہ چیزوں کو حلال اور حرام کردہ چیزوں کو حرام سمجھا، اللہ تعالیٰ اس (قرأت وعلم قرآن) کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کر دے گا اور اس کے خاندان کے دس ایسے افراد کے حق میں (بھی) اس کی سفارش قبول کرے گا جن کے لیے دوزخ واجب ہو چکی ہوگی۔''

٤٢٨ / ٤٦۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ: إِقْرَأْ وَارْتَقِ وَ رَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا، فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُ بِهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قرآن مجید پڑھنے والے سے کہا جائے گا: قرآن پڑھتا جا اور جنت میں منزل بہ منزل اوپر چڑھتا جا اور یوں ترتیل سے پڑھ، جیسے تو دنیا میں ترتیل سے پڑھا کرتا تھا، تیرا ٹھکانہ جنت میں اس جگہ ہوگا جہاں تو آخری آیت تلاوت کرے گا۔''

الحديث رقم ٤٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: فضائل القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: (١٨)، ٥/١٧٧، الرقم: ٢٩١٤، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: استحباب الترتيل في القراءة، ٢/٧٣، الرقم: ١٤٦٤، وابن ماجه عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه في السنن، كتاب: الأدب، باب: ثواب القرآن، ٢/١٢٤٢، الرقم: ٣٧٨٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٩٢، الرقم: ٦٧٩٩، وابن حبان في الصحيح، ٣/٤٣، الرقم: ٧٦٦، والحاكم في المستدرك، ١/٧٣٩، الرقم: ٢٠٣٠، والبيهقي في السنن الصغرى، ١/٥٦٠، الرقم: ١٠٣٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٣١، الرقم: ٣٠٥٦.

٤٢٩ / ٤٧۔ عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ ِللهِ أَهْلِيْنَ مِنَ النَّاسِ. قَالُوْا: مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: أَهْلُ الْقُرْآنِ، هُمْ أَهْلُ اللهِ وَخَاصَّتُهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ.

وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

''حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سے کچھ (لوگ خاص) اللہ والے ہوتے ہیں۔ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کون (خوش نصیب) لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قرآن پڑھنے والے، وہی اللہ والے اور اس کے خواص ہیں۔''

٤٣٠ / ٤٨۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهِ شَيءٌ مِنَ الْقُرْآنِ، كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جس کے دل میں قرآن کریم کا کچھ حصہ بھی نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔''

الحديث رقم ٤٧: أخرجه ابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: فضل من تعلم القرآن وعلمه، ١/ ٧٨، الرقم: ٢١٥، والنسائی فی السنن الكبری، ٥/ ١٧، الرقم: ٨٠٣١، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣/ ١٢٧، الرقم: ١٢٣٠١، ٣/ ٢٤٢، الرقم: ١٣٥٦٦، والدارمي في السنن، ٢/ ٥٢٥، الرقم: ٣٣٢٦، والحاكم فی المستدرك، ١/ ٧٤٣، الرقم: ٢٠٤٦، والبيهقي فی شعب الإيمان، ٢/ ٥٥١، الرقم: ٢٦٨٨، والطيالسی في المسند، ١/ ٢٨٣، الرقم: ٢١٢٤۔

الحديث رقم ٤٨: أخرجه الترمذي فی السنن، كتاب: فضائل القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: (١٨)، ٥/ ١٧٧، الرقم: ٢٩١٣، والدارمی فی السنن، ٢/ ٥٢١، الرقم: ٣٣٠٦، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١/ ٢٢٣، الرقم: ١٩٤٧، والحاكم فی المستدرك، ١/ ٧٤١، الرقم: ٢٠٣٧، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٢/ ٣٢٨، الرقم: ١٩٤٣، والمقدسی فی الأحاديث المختارة، ٩/ ٥٣٧، الرقم: ٥٢٥۔

فَصْلٌ فِي الْقَنَاعَةِ وَتَرْكِ الطَّمَعِ

﴿ قناعت اِختیار کرنے اور لالچ سے بچنے کا بیان ﴾

۴۳۱ / ٤٩۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ، وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: امیری کثرتِ مال سے نہیں ہوتی بلکہ اصل امیری دل کا غنی (اور امیر) ہونا ہے۔''

۴۳۲ / ٥٠۔ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ، وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

الحديث رقم ٤٩: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: الغنی غنی النَّفسِ، ٥ / ٢٣٦٨، الرقم: ٦٠٨١، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: ليس الغنی عن كثرة العرض، ٢ / ٧٢٦، الرقم: ١٠٥١، والترمذی فی السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: ملجاء أنَّ الغنی غِنَى النَّفْسِ، ٤ / ٥٨٦، الرقم: ٢٣٧٣، وابن ملجه فی السنن، كتاب: الزهد، باب: القناعة، ٢ / ٣٨٦، الرقم: ٤١٣٧، وابن حبان فی الصحيح، ٢ / ٤٥٣، الرقم: ٦٧٩، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ٢٤٣، الرقم: ٧٣١٤، ٧٥٤٦، ٨١٥٩، ٩٠٥٠، وأبو يعلی فی المسند، ١١ / ١٣٢، الرقم: ٦٢٥٩۔

الحديث رقم ٥٠: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: لا صَدَقَةَ إِلَّا عَنْ ظَهْرِ غِنىً، ٢ / ٥١٨، الرقم: ١٣٦١، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: بيان أن اليد العليا خير من اليد السفلی، وأن اليد العليا هی المنفقة، وأن السفلی هي الآخذة، ٢ / ٧١٧، الرقم: ١٠٣٤، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ٤٠٣، الرقم: ١٥٣٦١، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٢ / ٤٢٦، الرقم: ١٠٦٨٧، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٣ / ١٩٢، الرقم: ٣٠٩١، والدارمی فی السنن، ١ / ٤٧٦، الرقم: ١٦٥٢۔

’’حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اوپر والا (یعنی دینے والا) ہاتھ نیچے والے (یعنی لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہے اور (صدقہ و خیرات کی) ابتدا اپنے اہل و عیال سے کرو اور بہترین صدقہ وہ ہے جس کے بعد استغناء قائم رہے اور جو سوال سے بچتا ہے اللہ تعالیٰ اسے سوال (کرنے) سے بچا لیتا ہے اور جو استغناء اختیار کرتا ہے اسے اللہ تعالیٰ غنی کر دیتا ہے۔‘‘

٤٣٣ / ٥١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ، تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ، وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، وَلَكِنِ الْمِسْكِيْنُ الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ، وَلَا يُفْطَنُ بِهِ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ، وَلَا يَقُوْمُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسکین وہ نہیں ہے جو لوگوں کے گرد چکر لگاتا رہے، ایک یا دو لقموں یا ایک دو کھجوروں کا لالچ اسے گھماتا پھراتا رہے، بلکہ مسکین تو وہ ہے کہ جس کے پاس نہ تو اتنا مال ہو کہ اس کی ضرورت کو پورا کر سکے، نہ وہ (ظاہراً) مسکین نظر آتا ہو کہ لوگ اسے صدقہ دیں اور نہ وہ (شرم کے مارے خود) کھڑے ہو کر لوگوں سے مانگتا ہے۔‘‘

الحديث رقم ٥١: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: قول الله تعالى: لا يسألون الناس إلحافا [البقرة: ٢٧٣] وَكَمِ الغِنَى، ٢ / ٥٣٨، الرقم: ١٤٠٩، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: المسكين الذي لا يجد غني، ولا يفطن له فيصدق عليه، ٢ / ٧١٩، الرقم: ١٠٣٩، والنسائی فی السنن، كتاب: الزكاة، باب: تفسيرالمسكين، ٥ / ٨٥، الرقم: ٢٥٧٢، ومالك فی الموطأ، كتاب: صفة النبی ﷺ، باب: ما جاء فی المسكين، ٢ / ٩٢٣، الرقم: ١٦٤٥، وابن حبان فی الصحيح، ٨ / ١٣٩، الرقم: ٣٣٥٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ٣١٦، الرقم: ٨١٧٢، ١٠٠٦٩، والبيهقی فی السنن الكبرى، ٧ / ١١، الرقم: ١٢٩٢٦، والطبرانی فی مسند الشاميين، ١ / ٩٥، الرقم: ١٣٩، وأبو يعلى فی المسند، ١١ / ٢٢٠، الرقم: ٦٣٣٧، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ١ / ٣٣٤، الرقم: ١٢٢٧.

٤٣٤ / ٥٢۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهُ، وَمَنْ أَنْزَلَهَا بِاللهِ، فَيُوشِكُ اللهُ لَهُ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ أَوْ آجِلٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص پر مفلسی آ گئی اور اس نے اپنی مفلسی (کو دور کرنے کے لئے اس) کو لوگوں کے سامنے پیش کیا تو اس کی مفلسی دور نہیں ہو گی اور جس شخص نے اپنی مفلسی کو اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کیا تو اللہ تعالیٰ اسے جلد یا بدیر (اپنی حکمت کے مطابق) رزق عطا فرمائے گا۔‘‘

٤٣٥ / ٥٣۔ عَنْ ثَوْبَانَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ تَكَفَّلَ لِي أَنْ لَا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا، وَأَتَكَفَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ؟ فَقُلْتُ: أَنَا. فَكَانَ لَا يَسْأَلُ

الحديث رقم ٥٢: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ماجاء فى الهم فى الدنيا وحبها، ٤ / ٥٦٣، الرقم: ٢٣٢٦، وأبو داود فى السنن، كتاب: الزكاة، باب: فى الاستعفاف، ٢ / ١٢٢، الرقم: ١٦٤٥، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١ / ٤٠٧، الرقم: ٣٨٦٩، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١٠ / ١٣، الرقم: ٩٧٨٥، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٤ / ١٩٦، الرقم: ٧٦٥٨، وفي شعب الإيمان، ٢ / ٢٩، الرقم: ١٠٧٨، والشاشى فى المسند، ٢ / ٢٠٠، الرقم: ٧٦٩، وأبويعلى فى المسند، ٩ / ٢٧٥، الرقم: ٥٣٩٩، وابن المبارك فى الزهد، ١ / ٣٤، الرقم: ١٣٢، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١ / ٣٣٧، الرقم: ١٢٣٩۔

الحديث رقم ٥٣: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: الزكاة، باب: كراهية المسألة، ٢ / ١٢١، الرقم: ١٦٤٣، والنسائى فى السنن نحوه، كتاب: الزكاة، باب: فضل من لا يسئل الناس شيئا، ٥ / ٩٦، الرقم: ٢٥٩٠، والحاكم فى المستدرك، ١ / ٥٧١، الرقم: ١٥٠٠، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٣ / ٢٧٢، الرقم: ٣٥٢١، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٢ / ٩٨، الرقم: ١٤٣٣، وابن عبد البر فى المتهيد، ٤ / ١٠٨، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١ / ٣٢٩، الرقم: ١٢١٠۔

أَحَدًا شَيْئًا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ لوگوں سے کوئی چیز نہیں مانگے گا تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں، میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں اس بات کی ضمانت دیتا ہوں۔ اس کے بعد حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کسی سے کچھ نہیں مانگا کرتے تھے۔''

٤٣٦ / ٥٤۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَ رُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللهُ بِمَا آتَاهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ وہ کامیاب ہو گیا جو اسلام لایا، اسے حسبِ ضرورت رزق عطا ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اسے جو کچھ دیا اسے اس پر قناعت بھی عطا فرمائی۔''

الحديث رقم ٥٤: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: الزکاة، باب: فی الکفاف والقناعة، ٢ / ٧٣٠، الرقم: ١٠٥٤، والترمذي فی السنن، کتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فی الکفاف والصبر عليه، ٤ / ٥٧٥، الرقم: ٢٣٤٨، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ١٦٨، الرقم: ٦٥٧٢، ٦٦٠٩، والحاکم فی المستدرك، ٤ / ١٣٧، الرقم: ٧١٤٩، وقال الحاکم: هذا حديث صحيح، والبيهقی فی السنن الکبری، ٤ / ١٩٦، الرقم: ٧٦٥٧، وفی شعب الإيمان، ٧ / ٢٩٠، الرقم: ١٠٣٦٥، وعبد بن حميد فی المسند، ١ / ١٣٦، الرقم: ٣٤١، وابن درهم فی کتاب الزهد وصفة الزاهدين، ١ / ٥٦، الرقم: ٩٣، وابن أبي عاصم فی کتاب الزهد، ١ / ٨، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ١ / ٣٣٤، الرقم: ١٢٢٨۔

فَصْلٌ فِي التَّوْبَةِ وَالاسْتِغْفَارِ

﴿توبہ اور استغفار کا بیان﴾

٤٣٧ / ٥٥۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ، وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر انسان خطا کار ہے اور اچھے خطا کار (خطا ہو جانے کے بعد ندامت سے سچی) توبہ کرنے والے ہیں۔‘‘

٤٣٨ / ٥٦۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: التَّائِبُ مِنَ

الحديث رقم ٥٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب (٤٩)، ٤ / ٦٥٩، الرقم: ٢٤٩٩، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر التوبة، ٢ / ١٤٢٠، الرقم: ٤٢٥١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣ / ١٩٨، الرقم: ١٣٠٧٢، والحاكم في المستدرك، ٤ / ٢٧٢، الرقم: ٧٦١٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧ / ٦٢، الرقم: ٣٤٢١٦، وأبو يعلى في المسند، ٥ / ٣٠١، الرقم: ٢٩٢٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥ / ٤٢٠، الرقم: ٧١٢٧، والروياني في المسند، ٢ / ٣٨٤، الرقم: ١٣٦٦، وعبد بن حميد في المسند، ١ / ٣٦٠، الرقم: ١١٩٧، وابن أبي عاصم في كتاب الزهد، ١ / ٩٦، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ١ / ٢٢٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤ / ٤٦، الرقم: ٤٧٥٠.

الحديث رقم ٥٦: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر التوبة، ٢ / ١٤١٩، الرقم: ٤٢٥٠، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠ / ١٥٠، الرقم: ١٠٢٨١، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠ / ١٥٤، وابن الجعد في المسند، ١ / ٢٦٦، الرقم: ١٧٥٦، والقضاعي في مسند الشهاب، ١ / ٩٧، الرقم: ١٠٨، والبيهقي عن ابن عباس رضی الله عنهما في شعب الإيمان، ٥ / ٤٣٦، الرقم: ٧١٧٨، ٧١٩٦، والديلمي في مسند الفردوس، ٢ / ٧٧، الرقم: ٢٤٣٢-٢٤٣٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠ / ٢٠٠.

الذَّنْبِ، كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

”حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: گناہ سے (سچی) توبہ کرنے والا اس شخص کی مانند ہے جس نے کوئی گناہ کیا ہی نہ ہو۔“

٤٣٩ / ٥٧۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يُسْرِفُ عَلَى نَفْسِهِ، فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ لِبَنِيْهِ: إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُوْنِي، ثُمَّ اطْحَنُوْنِي، ثُمَّ ذَرُّوْنِي فِي الرِّيْحِ، فَوَاللهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبَنِي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا، فَلَمَّا مَاتَ فُعِلَ بِهِ ذَلِكَ، فَأَمَرَ اللهُ الْأَرْضَ فَقَالَ: اجْمَعِي مَا فِيْكِ مِنْهُ، فَفَعَلَتْ، فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ، فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: يَا رَبِّ، خَشْيَتُكَ، أَوْ قَالَ: مَخَافَتُكَ يَا رَبِّ، فَغَفَرَ لَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الحديث رقم ٥٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَ الرَّقِيْمِ [الكهف: ٩]، ٣ / ١٢٨٣، الرقم: ٣٢٩٤، وفي كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى: يُرِيْدُوْنَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللهِ [الفتح:١٥]، ٦ / ٢٧٢٥، الرقم: ٧٠٦٧، وفي كتاب: الأنبياء، باب: ما ذُكِرَ عن بني إسرائيل، ٣ / ١٢٧٣، الرقم:٣٢٦٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: التوبة، باب: في سعة رحمة الله تعالى، وأنها سبقت غضبه، ٤ / ٢١١٠، الرقم: ٢٧٥٦، والنسائي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: أرواح المؤمنين، ٤ / ١١٢، الرقم: ٢٠٧٩۔ ٢٠٨٠، وفي السنن الكبرى، ١ / ٦٦٦، الرقم: ٢٢٠٦، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر التوبة، ٢ / ١٤٢١، الرقم: ٤٢٥٥، ومالك في الموطأ، كتاب: الجنائز، باب: جامع الجنائز، ١ / ٢٤٠، الرقم: ٥٧٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ٢٦٩، الرقم: ٧٦٣٥، والطبراني في مسند الشاميين، ١ / ٨٩، الرقم: ١٢٨، وابن المبارك في الزهد، ١ / ٣٧٢، الرقم: ١٠٥٦، وابن راشد في الجامع، ١١ / ٢٨٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤ / ١٣٠، الرقم: ٥١٠٥۔ ٥١٠٧۔

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی اپنے اوپر ظلم و زیادتی کرتا رہا (یعنی بہت زیادہ گناہوں میں ملوث رہا)، جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا: جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے اچھی طرح جلا دینا، پھر (میرے جلے ہوئے جسم کو) پیس دینا، پھر میری راکھ ہوا میں اُڑا دینا، اللہ کی قسم! اگر میرے ربّ نے مجھے پکڑ لیا تو وہ مجھے ایسا عذاب دے گا کہ اس جیسا عذاب کبھی کسی کو نہ دیا ہوگا، جب وہ فوت ہوگیا تو اس کے ساتھ اسی طرح کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا: اپنے اندر موجود اس کے (بکھرے ہوئے ذرّات) جمع کر دے، زمین نے ذرّات جمع کر دیئے تو وہ (پورے جسم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے) کھڑا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تمہیں اس کارروائی پر کس چیز نے آمادہ کیا تھا؟ اس نے کہا: اے میرے رب! تیری خشیت نے، یا عرض کیا: اے رب! تیرے خوف نے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔''

٤٤٠ / ٥٨۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ، إِذَا أَذْنَبَ، كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِي قَلْبِهِ. فَإِنْ تَابَ وَنَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ، صُقِلَ قَلْبُهُ. فَإِنْ زَادَ زَادَتْ حَتَّى تَعْلُوَ قَلْبَهُ. فَذَلِكَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَهُ اللهُ فِي كِتَابِهِ ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾ [المطففين، ١٤:٨٣]. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

الحديث رقم ٥٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ومن سورة ويل للمطففين، ٥ / ٤٣٤، الرقم: ٣٣٣٤، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الذنوب، ٢ / ١٤١٨، الرقم: ٤٢٤٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٦ / ١١٠، الرقم: ١٠٢٥١ ـ ١١٦٥٨، وفي عمل اليوم والليلة، ١ / ٣١٧، الرقم: ٤١٨، والحاكم في المستدرك، ٢ / ٥٦٢، الرقم: ٣٩٠٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠ / ١٨٨، وفي شعب الإيمان، ٥ / ٤٤٠، الرقم: ٧٢٠٣، والطبراني في المعجم الكبير، ١ / ٢٧٥، الرقم: ٨٠١، وابن حبان في الصحيح، ٧ / ٢٧، الرقم: ٢٧٨٧، والديلمي في مسند الفردوس، ١ / ١٩٩، الرقم: ٧٥١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤ / ٤٧، الرقم: ٤٧٥٢۔

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومن جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نشان بن جاتا ہے، پھر اگر وہ توبہ کر لے اور (گناہ سے) ہٹ جائے اور استغفار کرے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے (لیکن) اگر وہ زیادہ (گناہ) کرے تو یہ نشان بڑھتا جاتا ہے، یہاں تک کہ اس کے (پورے) دل کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے اور یہی وہ ’’رَانَ‘‘ (زنگ) ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب (قرآن مجید) میں فرمایا ہے: ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾ ’’ہرگز نہیں بلکہ ان کے دلوں پر ان کے عملوں کی وجہ سے سیاہی چھا گئی ہے۔‘‘

٤٤١ / ٥٩۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، تَابَ اللهُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مغرب سے سورج طلوع ہونے تک (یعنی قیامت بپا ہونے) سے پہلے پہلے توبہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔‘‘

٤٤٢ / ٦٠۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

الحديث رقم ٥٩: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: استحباب الاستغفار والاستكثار منه، ٤ / ٢٠٧٦، الرقم: ٢٧٠٣، والنسائى فى السنن الكبرى، ٦ / ٣٤٤، الرقم: ١١١٧٩، وابن حبان فى الصحيح، ٢ / ٣٩٦، الرقم: ٦٢٩، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٣٩٥، الرقم: ٩١١٩، ٩٥٠٥، ١٠٤٢٤، ١٠٥٨٩، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٧ / ٢٢٧، الرقم: ٧٣٤٤، ١٠ / ١٩٨، وابن منده فى الإيمان، ٢ / ٩٣٠، الرقم: ١٠٢٤، ١٠٢٥، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤ / ٤٥، الرقم: ٤٧٤١.

لحديث رقم ٦٠: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: فى فضل التوبة والاستغفار وما ذكر من رحمة الله لعباده، ٥ / ٥٤٧، ←

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی توبہ قبول فرماتا ہے جب تک روح اس کے حلق میں پہنچ کر غرغر نہیں کرتی (یعنی جب تک وہ حالت نزع میں مبتلا نہیں ہوتا)۔''

٤٤٣ / ٦١۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لِلْقُلُوْبِ صَدَأً كَصَدَإِ النُّحَاسِ (أَوْ كَصَدَإِ الْحَدِيْدِ) وَجِلَاؤُهَا الاسْتِغْفَارُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادِهِ.

''حضرت انس ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پیتل (یا لوہے) کی طرح دلوں کا بھی ایک زنگ ہے اور اس کی پالش (اور اس سے چھٹکارے کا ذریعہ) استغفار ہے۔''

٤٤٤ / ٦٢۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ قَالَ: وَعِزَّتِكَ! لَا أَبْرَحُ أُغْوِي عِبَادَكَ مَادَامَتْ أَرْوَاحُهُمْ فِي

...... الرقم: ٣٥٣٧، وابن ماجه فی السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر التوبة، ٢ / ١٤٢٠، الرقم: ٤٢٥٣، والحاكم فی المستدرك، ٤ / ٢٨٦، الرقم: ٧٦٥٩، وابن حبان فی الصحيح، ٢ / ٣٩٤، الرقم: ٦٢٨، وأبو يعلى فی المسند، ٩ / ٤٦٢، الرقم: ٥٤٠٩، ٥٧١٧، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ١٥٣، الرقم: ٦٤٠٨، ٢٣١١٨، وابن أبي شيبة فی المصنف، ٧ / ١٧٣، الرقم: ٣٥٠٧٧، والطبرانی فی مسند الشاميين، ١ / ١٢٤، الرقم: ١٩٤، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٥ / ٣٩٥، الرقم: ٧٠٦٣، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٤ / ٤٨، الرقم: ٤٧٨٤، والهيثمی فی موارد الظمآن، ١ / ٦٠٧، الرقم: ٢٤٤٩، وفی مجمع الزوائد، ١٠ / ١٩٧، وَقَالَ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ۔

الحديث رقم ٦١: أخرجه الطبرانی فی المعجم الصغير، ١ / ٣٠٧، الرقم: ٥٠٩، وفی المعجم الأوسط، ٧ / ٧٤، الرقم: ٦٨٩٤، والبيهقي فی شعب الإيمان، ١ / ٤٤١، الرقم: ٦٤٩، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢ / ٣١٠، الرقم: ٢٥٠٧، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١٠ / ٢٠٧۔

الحديث رقم ٦٢: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ٢٩، الرقم: ١١٢٥٥، ١١٧٤٧، والحاكم فی المستدرك، ٤ / ٢٩٠، الرقم: ٧٦٧٢، وأبو يعلى فی المسند، ←

أَجْسَادِهِمْ. فَقَالَ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي! لَا أَزَالُ أَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْيَعْلَى وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شیطان نے (بارگاہِ الٰہی میں) کہا: (اے اللہ!) مجھے تیری عزت کی قسم! میں تیرے بندوں کو جب تک ان کی روحیں ان کے جسموں میں باقی رہیں گی گمراہ کرتا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! جب تک وہ مجھ سے بخشش مانگتے رہیں گے میں انہیں بخشتا رہوں گا۔‘‘

٤٤٥ / ٦٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْلَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم گناہ نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں لے جائے گا اور ایسے لوگ لے آئے گا جو گناہ بھی کریں گے اور معافی بھی مانگیں گے اور اللہ تعالیٰ انہیں معاف کرے گا۔‘‘

......٢ / ٥٣٠، الرقم: ١٣٩٩، والديلمى فى مسند الفردوس، ٣ / ١٩٩، الرقم: ٤٥٥٩، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢ / ٣٠٩، الرقم: ٢٥٠٠۔

الحديث رقم ٦٣: أخرجه المسلم في الصحيح، كتاب: التوبة، باب: سقوط الذنوب بالاستغفار والتوبة، ٤ / ٢١٠٦، الرقم: ٢٧٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ٣٠٩، الرقم: ٨٠٦٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥ / ٤١٠، الرقم: ٧١٠٢، وأبويعلى فى المعجم، ١ / ٩٩، الرقم: ٩٣، والديلمي عن ابن عمر رضى الله عنهما فى مسند الفردوس، ٣ / ٣٦٠، الرقم: ٥٠٨٦، وابن راشد فى الجامع، ١١ / ١٨١، والسيوطى فى أسباب ورود الحديث، ١ / ٢٠٥، الرقم: ١٦٩۔ ١٧٦، والحسينى فى البيان والتعريف، ٢ / ١٦٨، الرقم: ١٣٩١، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤ / ٤٩، الرقم: ٤٧٦٣۔

٤٤٦ / ٦٤۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ لَزِمَ الْإِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللهُ لَهُ مِنْ كُلِّ هَمٍّ وَمِنْ ضِيْقٍ مَخْرَجًا، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص پابندی کے ساتھ استغفار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر غم سے نجات اور ہر مشکل سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے اور اسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کے وہم و گمان میں بھی نہ ہو۔‘‘

الحديث رقم ٦٤: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في الاستغفار، ٢ / ٨٥، الرقم: ١٥١٨، وابن ماجه في السنن، كتاب: الأدب، باب: الاستغفار، ٢ / ١٢٥٤، الرقم: ٣٨١٩، والنسائي في عمل اليوم والليلة، ١ / ٣٣٠، الرقم: ٤٥٦، والحاكم في المستدرك، ٤ / ٢٩١، الرقم: ٧٦٧٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ١ / ٢٤٨، الرقم: ٢٢٣٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠ / ٢٨١، الرقم: ١٠٦٦٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣ / ٣٥١، الرقم: ٦٢١٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢ / ٣٠٩، الرقم: ٢٥٠٢۔

فَصْلٌ فِي الْأَذْكَارِ وَالتَّسْبِيحَاتِ

﴿ اذکار اور تسبیحات کا بیان ﴾

٤٤٧ / ٦٥۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَفْضَلُ الذِّكْرِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بہترین ذکر ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ﴾ ہے، اور بہترین دعا ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ ہے۔''

٤٤٨ / ٦٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ، حَبِيْبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الحديث رقم ٦٥: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء أن دعوة المسلم مستجابة، ٥/ ٤٦٢، الرقم: ٣٣٨٣، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل الحامدين، ٢/ ١٢٤٩، الرقم: ٣٨٠٠، والنسائي فى السنن الكبرى، ٦/ ٢٠٨، الرقم: ١٠٦٦٧، وابن حبان فى الصحيح، ٣/ ١٢٦، الرقم: ٨٤٦، والحاكم فى المستدرك، ٤/ ٩٠، الرقم: ١٨٣٤.

الحديث رقم ٦٦: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الدعوات، باب: فضل التسبيح، ٥/ ٢٣٥٢، الرقم: ٦٠٤٣، وفى كتاب: الأيمان والنذور، باب: إِذَا قَالَ: واللّٰهِ لَا أَتَكَلَّمُ اليَومَ، فصلَّى أَوْ قَرَأَ، أَوْ سَبَّحَ، أَوْ كَبَّرَ، أو حَمِدَ، أو هَلَّلَ، فَهُوَ عَلَى نِيَّتِهِ، ٦/ ٢٤٥٩، الرقم: ٦٣٠٤، وفى كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى: وَ نَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ، [الأنبياء: ٤٧] ، ٦/ ٢٧٤٩، الرقم: ٧١٢٤، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: فضل التهليل و ←

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دو کلمات زبان پر (بہت) ہلکے پھلکے ہیں، ترازو میں (بہت) وزنی ہیں، رحمان کو بہت پیارے ہیں (اور وہ کلمات یہ ہیں:) ﴿سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ﴾ (اللہ تعالیٰ پاک ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں، اللہ تعالیٰ پاک ہے اور نہایت عظمت والا ہے)۔“

٤٤٩ / ٦٧۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، قَالَ: مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ، غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَزَّارُ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے کہا: ﴿سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ﴾ اس کے لئے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا گیا۔“

...... التسبيح والدعاء، ٤/ ٢٠٧٢، الرقم: ٢٦٩٤، والترمذي فى السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: (٦٠)، ٥/ ٥١٢، الرقم: ٣٤٦٧، وقال الترمذي: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل التسبيح، ٢/ ١٢٥١، الرقم: ٣٨٠٦، والنسائى فى السنن الكبرى، ٦/ ٢٠٧، الرقم: ١٠٦٦٦، وفى عمل اليوم والليلة، ١/ ٤٨٠، الرقم: ٨٣٠، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/ ٢٣٢، الرقم: ٧١٦٧، والبيهقى فى شعب الإيمان، ١/ ٤٢٠، الرقم: ٥٩١، وابن أبي شيبة فى المصنف، ٦/ ٥٣، الرقم: ٢٩٤١٣، ٣٥٠٢٦، والديلمى فى مسند الفردوس، ٣/ ٢٩٦، الرقم: ٤٨٨٧، وابن غزوان فى كتاب الدعاء، ١/ ٢٥٩، الرقم: ٨٣، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢/ ٢٧٢، الرقم: ٢٣٧٢۔

الحديث رقم ٦٧: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: (٦٠)، ٥/ ٥١١، الرقم: ٣٤٦٤۔٣٤٦٥، والبزار فى المسند، ٦/ ٤٣٦، الرقم: ٢٤٦٨، وابن حبان فى الصحيح، ٣/ ١٠٩، الرقم: ٨٢٦، وأبو يعلى فى المسند، ٤/ ١٦٥، الرقم: ٢٢٣٣، والطبرانى فى المعجم الصغير، ١/ ١٨١، الرقم: ٢٨٧، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢/ ٢٧٣، الرقم: ٢٣٧٧، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١٠/ ٩٤، وقال الهيثمى: إِسْنَادُهُ جَيِدٌ۔

٤٥٠ / ٦٨۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایک دن میں سو دفعہ ﴿سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ﴾ پڑھتا ہے اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں۔‘‘

٤٥١ / ٦٩۔ عَنْ أَبِي مُوْسَى رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ. أَوْ قَالَ: هَلْ أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ هِيَ كَنْزٌ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ؟ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ .مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الحديث رقم ٦٨: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الدعوات، باب: فضلِ التسبيح، ٥/٢٣٥٢، الرقم: ٦٠٤٢، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: فضل التهليل والتسبيح والدعاء، ٤/٢٠٧١، الرقم: ٢٦٩١، والترمذي فى السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: (٦٠)، ٥/٥١١، الرقم: ٣٤٤٤، وقال أبو عيسى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، ونحوه النسائى فى السنن، كتاب: السهو، باب: نوع آخر، ٣/٧٩، الرقم: ١٣٥٤، وابن ملجه فى السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل التسبيح، ٢/١٢٥٣، الرقم: ٣٨١٢، ومالك فى الموطأ، كتاب: القرآن، باب: ما جاء فى ذكر الله تبارك وتعالى، ١/٢٠٩، الرقم: ٤٨٩، وابن حبان فى الصحيح، ٣/١١١، الرقم: ٨٢٩، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/٣٠٢، الرقم: ٧٩٩٦، وابن أبي شيبة فى المصنف، ٦/٥٤، الرقم: ٢٩٤١٧، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢/٢٧٤، الرقم: ٢٣٨٠۔

الحديث رقم ٦٩: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الدعوات، باب: الدُّعَاءِ إِذَا عَلَا عَقَبَةً، ٥/٢٣٤٦، الرقم: ٦٠٢١، وفى كتاب: المغازى، باب: غزوة خيبر، ٤/١٥٤١، الرقم: ٣٩٦٨، وفى كتاب: التوحيد، باب: قولِ الله تعالى: وكان الله سميعا بصيرا، [النساء: ١٣٤]، ٦/٢٦٩٠، الرقم: ٦٩٥٢، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: استحباب خفض الصوت بالذكر، ٤/٢٠٧٦، الرقم: ٢٧٠٤، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الأدب، باب: ما ←

''حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم کہو ﴿ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ ﴾: ''اللہ تعالیٰ (کی توفیق) کے بغیر نہ برائی سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکی کرنے کی استطاعت۔ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے یا فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمہ کی خبر نہ دوں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے؟ (وہ کلمہ) ﴿ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ ﴾ ہے۔''

٤٥٢ / ٧٠۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: أَ لَا أَدُلُّكَ عَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ نہ بتاؤں؟ عرض کیا: وہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ﴿ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ ﴾ ''اللہ تعالیٰ (کی توفیق) کے بغیر نہ برائی سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکی کرنے کی استطاعت۔''

٤٥٣ / ٧١۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَنْ قَالَ: إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَي: ﴿حَسْبِيَ اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ﴾، سَبْعَ مَرَّاتٍ، كَفَاهُ اللهُ مَا أَهَمَّهُ صَادِقًا كَانَ أَوْ كَاذِبًا.

...... جاء في لاحول ولا قوة إلا باالله، ٢ / ١٢٥٦، الرقم: ٣٨٢٤۔ ٣٨٢٥، والنسائی عن أبی ذر رضی اللہ عنہ فی السنن الکبری، ٦ / ٩٦، الرقم: ١٠١٨٦، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤ / ٣٩٩، وابن حبان فی الصحيح، ٣ / ١٠١، الرقم: ٨٢٠۔

الحديث رقم ٧٠: أخرجه النسائی فی السنن الکبری، ٦ / ٩٧، الرقم: ١٠١٨٩، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٥ / ٢٢٨، الرقم: ٢٢٠٤٩، ٢٢١٥٢، والنسائی فی عمل اليوم والليلة، ١ / ٢٩٥، الرقم: ٣٥٧، وعبد بن حميد فی المسند، ١ / ٧٣، الرقم: ١٢٨، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢ / ٢٩١، الرقم: ٢٤٤١، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١٠ / ٩٧۔

الحديث رقم ٧١: أخرجه أبوداود فی السنن، کتاب: الأدب، باب: ما يقول إذا أصبح، ٤ / ٣٢١، الرقم: ٥٠٨١، والديلمی فی مسند الفردوس، ٣ / ٤٧٥، الرقم: ٥٤٧٢، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ١ / ٢٥٥، الرقم: ٩٦٨۔

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

''حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص صبح اور شام سات دفعہ یہ دعا پڑھتا ہے وہ سچا ہو یا جھوٹا اللہ تعالیٰ اس کے لئے (ہر فکر مند کرنے والے کام کے لئے) کافی ہوجاتا ہے ﴿حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ﴾: ''مجھے اللہ تعالیٰ کافی ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں اُسی پر میں نے توکل کیا اور وہ عرش عظیم کا رب ہے۔''

٤٥٤ / ٧٢۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اسْتَكْثِرُوْا مِنَ الْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ. قِيْلَ: وَمَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: التَّكْبِيْرُ وَالتَّهْلِيْلُ وَالتَّسْبِيْحُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا أَصَحُّ الإِسْنَادِ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: باقیات صالحات (باقی رہنے والی نیکیاں) زیادہ سے زیادہ جمع کرو۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ کون سی ہیں؟ فرمایا: ﴿اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، سُبْحَانَ اللهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ﴾ پڑھتے رہنا۔''

٤٥٥ / ٧٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ قَالَ:

الحديث رقم ٧٢: أخرجه ابن حبان فی الصحيح، ٣ / ١٢١، الرقم: ٨٤٠، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ٧٥، الرقم: ١١٧٣١، والحاكم فی المستدرك، ١ / ٦٩٤، الرقم: ١٨٨٩، وأبو يعلى فی المسند، ٢ / ٥٢٤، الرقم: ١٣٨٤، والبيهقی فی شعب الإيمان، ١ / ٤٢٥، الرقم: ٦٠٥، وابن رجب فی جامع العلوم والحكم، ١ / ٤٤٤، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢ / ٢٨٠، الرقم: ٢٤٠٣، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١٠ / ٨٧، وقال الهيثمی: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

الحديث رقم ٧٣: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ١ / ٦٨١، الرقم: ١٨٥٠، وابن الجعد فی المسند، ١ / ٢٥٧، الرقم: ١٧٠٧، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢ / ٢٨٤، الرقم: ٢٤١٦۔

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، قَالَ اللهُ: اسْلَمَ عَبْدِي وَاسْتَسْلَمَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی شخص کہتا ہے ﴿سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ﴾: ''اللہ تعالیٰ پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، اللہ تعالیٰ (کی توفیق) کے بغیر نہ برائی سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکی کرنے کی استطاعت۔'' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میرا بندہ میرا مطیع اور فرماں بردار ہو گیا ہے (اسے بخش دیا گیا)۔''

٤٥٦ / ٧٤۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ حِيْنَ يُصْبِحُ عَشْرًا وَحِيْنَ يُمْسِي عَشْرًا أَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ كَمَا قَالَ الْمُنْذِرِيُّ.

''حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت مجھ پر دس دفعہ درود بھیجے گا اسے قیامت کے روز میری شفاعت نصیب ہوگی۔''

٤٥٧ / ٧٥۔ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ:

الحديث رقم ٧٤: أخرجه المنذرى فى الترغيب والترهيب، ١ / ٢٦١، الرقم: ٩٨٧، وقال: رواه الطبرانى بإسنادين أحدهما جيد، ورجاله وثقوا، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١٠ / ١٢٠۔

الحديث رقم ٧٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: استحباب الذكر بهذا الصلاة وبيان صفته، ١ / ٤١٨، الرقم: ٥٩٦، والترمذى فى السنن، كتاب: الدعوت عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: منه (٢٥)، ٥ / ٤٧٩، الرقم: ٣٤١٢، والنسائى فى السنن، كتاب: السهو، باب: نوع آخر من عدد التسبيح، ←

مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُوْنَ تَسْبِيْحَةً وَثَلَاثٌ وَثَلَا ثُوْنَ تَحْمِيْدَةً وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُوْنَ تَكْبِيْرَةً.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فرض نمازوں کے بعد کئے جانے والے کچھ اذکار ایسے ہیں جنہیں پڑھنے والا یا کرنے والا ناکام نہیں ہوتا (جو کہ یہ ہیں) تینتیس (۳۳) دفعہ سبحان اللہ، تینتیس (۳۳) دفعہ الحمد للہ اور چونتیس (۳۴) دفعہ اللہ اکبر پڑھنا۔''

٤٥٨ / ٧٦۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَ لَا أُخْبِرُكُمْ بِوَصِيَّةِ نُوْحٍ ابْنَهُ؟ قَالُوْا: بَلَى، قَالَ: أَوْصَى نُوْحٌ ابْنَهُ فَقَالَ لِابْنِهِ: يَا بُنَيَّ! إِنِّي أُوْصِيْكَ بِاثْنَتَيْنِ وَأَنْهَاكَ عَنِ اثْنَتَيْنِ. أُوْصِيْكَ بِقَوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ فَإِنَّهَا لَوْ وُضِعَتْ فِي كَفَّةٍ وَوُضِعَتِ

------ ٣ / ٧٥، الرقم: ١٣٤٩، وفی السنن الكبرى، ١ / ٤٠١، الرقم: ١٢٧٢، ٩٩٨٣، ٩٩٨٤، وفی عمل اليوم والليلة، ١ / ٢٠٩، الرقم: ١٥٥۔ ١٥٦، وابن حبان فی الصحيح، ٥ / ٣٦٢، الرقم: ٢٠١٩، والبيهقی فی السنن الكبرى، ٢ / ١٨٧، الرقم:٢٨٤٩، وعبد الرزاق فی المصنف، ٢ / ٢٣٥، الرقم: ٣١٩٣، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٦ / ٣١، الرقم: ٢٩٢٥٢۔ ٢٩٢٥٤، والطبرانی فی المعجم الكبير، ١٩ / ١٢٢، الرقم:٢٥٩۔ ٢٦٠، والبخاری فی الأدب المفرد، ١ / ٢١٨، الرقم: ٦٢٢،و المنذری فی الترغيب والترهيب، ٢ / ٢٩٧، الرقم: ٦٤٦٥۔

الحديث رقم ٧٦: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ١٦٩، الرقم: ٦٥٨٣، والبخاری فی الأدب المفرد، ١ / ١٩٢، الرقم: ٥٤٨، والنسائی فی السنن الكبرى، ٦ / ٢٠٨، الرقم: ١٠٦٦٨، وفی عمل اليوم والليلة ، ١ / ٤٨١، الرقم: ٨٣٢، وابن رجب فی جامع العلوم والحكم، ١ / ٢١٧، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢ / ٢٦٩، الرقم: ٢٣٦٠، وقال المنذری: رواه البزار ورواته محتج بهم فی الصحيح، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١٠ / ٨٤، وقال الهيثمی : رَوَاهُ الْبَزَّارُ۔

السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ فِي كَفَّةٍ لَرَجَحَتْ بِهِنَّ، وَلَوْ كَانَتْ حَلْقَةً لَقَصَمَتْهُنَّ حَتَّى تَخْلُصَ إِلَى اللهِ فَذَكَرَهُ بِتَمَامِهِ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں حضرت نوح علیہ السلام کی اپنے بیٹے کو کی ہوئی وصیت نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) ضرور بتائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو وصیت کی: اے میرے پیارے بیٹے! میں تمہیں دو کاموں کا حکم دیتا ہوں اور دو کاموں سے روکتا ہوں۔ میں تمہیں ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ﴾ کے ذکر کی وصیت کرتا ہوں۔ کیونکہ یہ کلمہ اگر ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور آسمان و زمین دوسرے پلڑے میں رکھ دیئے جائیں تو یہ ان سے وزنی ہو جائے گا اور اگر (یہ آسمان و زمین) گول دائرے کی طرح بھی ہوں تو یہ انہیں چیرتا ہوا سیدھا اللہ تعالیٰ کی طرف چلا جائے گا۔'' اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی۔''

٤٥٩ / ٧٧۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا وَهُوَ يَقُوْلُ: يَا ذَا الْجَلَالِ وَالإِكْرَامِ! فَقَالَ: اسْتُجِيْبَ لَكَ فَسَلْ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو یہ الفاظ کہتے ہوئے سنا: ''﴿يَا ذَا الْجَلَالِ وَالإِكْرَامِ﴾'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری دعا قبول ہوگئی ہے، تم مانگو۔''

الحديث رقم ٧٧: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: (٩٤)، ٥ / ٥٤١، الرقم: ٣٥٢٧، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٥ / ٢٣٥، الرقم: ٣٢١٠٩، والبزار فى المسند، ٧ / ٨٢، الرقم: ٢٦٣٥، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٢٠ / ٥٦، الرقم: ٩٨، وعبد بن حميد فى المسند، ١ / ٦٦، الرقم: ١٠٧، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢ / ٣١٧، الرقم: ٢٥٣٧۔

٤٦٠ / ٧٨۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها **أَنَّ النَّبِيَّ** ﷺ **كَانَ يَقُوْلُ لِلْمَرِيْضِ: بِسْمِ اللهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا، وَرِيْقَةُ بَعْضِنَا، يُشْفَى سَقِيْمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا.**

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مریض کے لئے فرمایا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ کے نام سے شفاء طلب کر رہا ہوں، ہماری زمین کی مٹی اور ہم سے بعض کا لعاب اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہمارے مریض کو شفا دیتا ہے۔''

الحديث رقم ٧٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الطب، باب: رُقْيَةِ النَّبِي ﷺ، ٥ / ٢١٦٨، الرقم: ٥٤١٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: السلام، باب: استحباب الرقية من العين والنملة والحملة والنظرة، ٤ / ١٧٢٤، الرقم: ٢١٩٤، وأبو داود في السنن، كتاب: الطب، باب: كيف الرقى، ٤ / ١٢، الرقم: ٣٨٩٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٤ / ٣٦٨، الرقم: ٧٥٥٠، وابن ماجه في السنن، كتاب: الطب، باب: ما عوذ به النبي ﷺ وما عوذ به، ٢ / ١١٦٣، الرقم: ٣٥٢١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦ / ٩٣، الرقم: ٢٤٦٦١۔

اَلْبَابُ الثَّامِنُ:

فَضْلُ الْعِلْمِ وَالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ

﴿علم اور اَعمالِ صالحہ کی فضیلت﴾

١. فَصْلٌ فِي فَضْلِ الْعِلْمِ وَالْعُلَمَاءِ

﴿علم اور علماء کی فضیلت کا بیان﴾

٢. فَصْلٌ فِي فَضْلِ الذِّكْرِ وَالذَّاكِرِيْنَ

﴿ذکرِ الٰہی اور ذاکرین کی فضیلت کا بیان﴾

٣. فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ پر درود وسلام بھیجنے کی فضیلت کا بیان﴾

٤. فَصْلٌ فِي فَضْلِ قِيَامِ اللَّيْلِ

﴿رات کو قیام کرنے کی فضیلت کا بیان﴾

٥. فَصْلٌ فِي الْمَدَائِحِ النَّبَوِيَّةِ وَ إِنْشَادِهَا

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی مدح اور نعت خوانی کا بیان﴾

٦. فَصْلٌ فِي فَضْلِ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

﴿زیارتِ قبور کی فضیلت کا بیان﴾

٧. فَصْلٌ فِي فَضْلِ إِيْصَالِ الثَّوَابِ إِلَى الْأَمْوَاتِ

﴿فوت شدگان کو ثواب پہنچانے کی فضیلت کا بیان﴾

فَصْلٌ فِي فَضْلِ الْعِلْمِ وَالْعُلَمَاءِ

﴿علم اور علماء کی فضیلت کا بیان﴾

٤٦١ / ١۔ عَنْ مُعَاوِيَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: مَن يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللهُ يُعْطِي.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

’’حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرما دیتا ہے، اور میں تو بس تقسیم کرنے والا ہوں جبکہ دیتا اللہ تعالیٰ ہے۔‘‘

٤٦٢ / ٢۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ

الحديث رقم ١: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: العلم، باب: من يرد اللّٰه به خيرا يفقّهه فی الدين، ١/ ٣٩، الرقم: ٧١، وفی أبواب: فرض الخمس، باب: قول اللّٰه تعالی: فإن لله خمسه وللرسول، ٣/ ١١٣٤، الرقم: ٢٩٤٨، وفی كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: قول النبی صلى الله عليه وآله وسلم: لا تزال طائفة من أمتی ظاهرين علی الحق وهم أهل العلم، ٦/ ٢٦٦٧، الرقم: ٦٨٨٢، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: النهی عن المسألة، ٢/ ٧١٨، الرقم: ١٠٣٧، والترمذی عن ابن عباس فی السنن، كتاب: العلم عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: إذا اراد الله بعبد خيرا فقهه فی الدين، ٥/ ٢٨، الرقم: ٢٦٤٥، وابن ماجه عن معاوية وأبی هريرة رضی الله عنهما فی السنن، المقدمة، باب: فضل العلماء والحث علی طلب العلم، ١/ ٨٠، الرقم: ٢٢٠۔ ٢٢١، والنسائی فی السنن الكبری، ٣/ ٤٢٥، الرقم: ٥٨٣٩، ومالك فی الموطأ، ٢/ ٩٠٠، الرقم: ١٥٩٩، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/ ٢٣٤، الرقم: ٧٩٣، والدارمی فی السنن، ١/ ٨٥، الرقم: ٢٢٤۔ ٢٢۔

الحديث رقم ٢: أخرجه الترمذي فی السنن، كتاب: العلم عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: فضل طلب العلم، ٥/ ٢٩، الرقم: ٢٦٤٧، والطبرانی فی المعجم الصغير، ١/ ٢٣٤، الرقم: ٣٨٠، والمقدسی فی الأحاديث المختارة، ٦/ ١٢٤، الرقم: ٢١١٩، وإسناده حسن، والمنذری فی الترغيب، ١/ ٦٠، الرقم: ١٤٨۔

خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ كَانَ فِي سَبِيْلِ اللهِ حَتَّى يَرْجِعَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جوشخص حصولِ علم کے لئے نکلا وہ اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے جب تک کہ واپس نہیں لوٹ آتا۔''

٤٦٣ / ٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَلَا! إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا إِلَّا ذِكْرُ اللهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ. رَوَاهَ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَابْنُ مَاجَه.

''حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کا دم بھرنے والے اور عالم اور طالب علموں کو چھوڑ کر بقایا دنیا اور جو کچھ اس (دنیا) میں ہے سب ملعون ہیں۔''

٤٦٤ / ٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّ يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللهِ، لا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيْبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا، لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِي رِيْحَهَا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

الحديث رقم ٣: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ، باب: منه، (١٤)، ٤ / ٥٦١، الرقم: ٢٣٢٢، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الزهد، باب: مثل الدنيا، ٢ / ١٣٧٧، الرقم: ٤١١٢، والدارمى فى السنن، ١ / ١٠٦، الرقم: ٣٢٢، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٤ / ٢٣٦، الرقم: ٤٠٧٢، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١ / ١٢٢۔

الحديث رقم ٤: أخرجه أبو داود فى السنن، كتاب: العلم، باب: فى طلب العلم لغير اللّٰه‌تعالى، ٣ / ٣٢٣، الرقم: ٣٦٦٤، وابن ماجه فى السنن، المقدمة، باب: الانتقاع بالعلم والعمل به، ١ / ٩٢، الرقم: ٢٥٢، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٣٣٨، الرقم: ٨٤٣٨، وابن حبان فى الصحيح، ١ / ٢٧٩، الرقم: ٧٨، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٥ / ٢٨٥، الرقم: ٢٦١٢٧، وأبويعلى فى المسند، ١١ / ٢٦٠، الرقم: ٦٣٧٣، والبهيقى فى شعب الإيمان، ٢ / ٢٨٢، الرقم: ١٧٧٠، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١ / ٦٥، الرقم: ١٧٧۔

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے علم حاصل کیا جس سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کی جاتی ہے لیکن (اگر) وہ یہ علم حصولِ دنیا کے لئے سیکھتا ہے تو قیامت کے روز وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔‘‘

٤٦٥ / ٥۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رَجُلَانِ: أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ، كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ اللّٰهَ، وَمَلَائِكَتَهُ، وَأَهْلَ السَّمَوَاتِ، وَالْأَرْضِيْنَ، حَتَّى النَّمْلَةَ فِي جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوْتَ، لَيُصَلُّوْنَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَالدَّارِمِيُّ.

’’حضرت ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا: جن میں سے ایک عابد تھا اور دوسرا عالم، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عابد پر عالم کی فضیلت اسی طرح ہے جس طرح میری فضیلت تم میں سے ایک ادنیٰ (صحابی) پر ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے، (تمام) زمین و آسمان والے یہاں تک کہ چیونٹی اپنے بل میں اور مچھلیاں (بھی سمندروں، دریاؤں اور تالابوں میں) اس شخص کے لئے رحمت (کی دعا) مانگتے ہیں جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے۔‘‘

٤٦٦ / ٦۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم،

الحديث رقم ٥: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: العلم عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، باب: ماجاء فی فضل الفقه علی العبادة، ٥ / ٥٠، الرقم: ٢٦٨٥، والدارمی فی السنن، ١ / ١٠٠، الرقم: ٢٨٩، والطبرانی فی العمجم الکبیر، ٨ / ٢٣٣، الرقم: ٧٩١١، والمنذری فی الترغیب والترهیب، ١ / ٥٦، الرقم: ١٣٠۔

الحديث رقم ٦: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: العلم عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، باب: ماجاء فی فضل الفقه علی العبادة، ٥ / ٤٨، الرقم: ٢٦٨٢، وأبو حنیفة فی المسند، ١ / ٥٧، وأبوداود فی السنن، کتاب: العلم، باب: الحث علی طلب العلم، ٣ / ٣١٧، الرقم: ٣٦٤١، وابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: فضل العلماء والحث علی طلب العلم، ١ / ٨١، الرقم: ٢١٧٢٣، والدارمی فی المسند، ١ / ١١٠، الرقم: ٣٤٢، ←

يَقُولُ: مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَبْتَغِي فِيْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللهُ لَهُ طَرِيْقًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا، رِضَاءً لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْحِيْتَانُ فِي الْمَاءِ، وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ، كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِيْنَارًا، وَلَا دِرْهَمًا، إِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ، فَمَنْ أَخَذَ بِهِ، أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ. رَوَاهُ أَبُوْحَنِيْفَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی طلبِ علم میں کسی راستہ پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستے پر چلا دیتا ہے۔ اور بیشک فرشتے طالبِ علم کی رضا کے حصول کے لئے اس کے پاؤں تلے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ اور عالم کے لئے زمین و آسمان کی ہر چیز یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں بھی مغفرت طلب کرتی ہیں۔ اور عابد پر عالم کی فضیلت ایسے ہی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر ہے۔ اور بے شک علماء انبیاء کرام علیھم السلام کے وارث ہیں۔ بے شک انبیاء کرام کی وراثت درہم و دینار نہیں ہوتی بلکہ ان کی میراث علم ہے پس جس نے اسے پایا اسے (وراثتِ انبیاء سے) بہت بڑا حصہ مل گیا۔‘‘

٤٦٧ / ٧۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

...... والطبراني في مسند الشامين، ٢ / ٢٢٤، الرقم: ١٢٣١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢ / ٢٦٢، الرقم: ١٦٩٦۔ ١٦٩٧، والمحاملي في الأمالي، ١ / ٣٣٠، الرقم: ٣٥٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١ / ٥١، الرقم: ١٠٦۔

الحديث رقم ٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: العلم عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في فضل الفقه على العبادة، ٥ / ٤٨، الرقم: ٢٦٨١، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل العلماء والحث على طلب العلم، ١ / ٨١، الرقم: ٢٢٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦ / ١٩٤، الرقم: ٦١٦٦، وفي مسند الشاميين، ٢ / ١٦١، الرقم: ١١٠٩، وفي المعجم الكبير، ١١ / ٧٨، الرقم: ١١٠٩٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢ / ٢٦٦۔ ٢٦٧، الرقم: ١٧١٢۔ ١٧١٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١ / ٥٧، الرقم: ١٣٦۔

فَقِيْهٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

وفي رواية. وَلِكُلِّ شَيءٍ عِمَادٌ وَعِمَادُ هَذَا الدِّيْنِ الْفِقْهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک فقیہ، ایک ہزار عابد سے زیادہ شیطان پر سخت اور بھاری ہے۔

اور ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ ہر ایک شے کا ستون ہوتا ہے اور اس دین کا ستون (علم) فقہ ہے۔''

٤٦٨ / ٨۔ عَنْ أَنَسِ بنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مَثَلَ الْعُلَمَاءِ فِي الْأَرْضِ كَمَثَلِ النُّجُومِ فِي السَّمَاءِ يُهتَدَى بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ فَإِذَا انْطَمَسَتِ النُّجُوْمُ أَوْشَكَ أَنْ تَضِلَّ الْهُدَاةُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علمائے کرام زمین میں ان ستاروں کی طرح ہیں جن کے ذریعے بحر و بر کے اندھیروں میں راہنمائی حاصل کی جاتی ہے۔ اور اگر ستارے غروب ہوجائیں تو قریب ہے کہ (مسافروں کو راستہ دکھانے والے) راہنما بھٹک جائیں۔ (یعنی علماء کرام نہیں ہوں گے تو عوام گمراہ ہو جائیں گے)۔''

٤٦٩ / ٩۔ عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ: الْعِلْمُ عِلْمَانِ: فَعِلْمٌ فِي الْقَلْبِ فَذَلِكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ، وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَذَلِكَ حُجَّةُ اللهِ عَلَى ابْنِ آدَمَ.

الحديث رقم ٨: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٣/ ١٥٧، الرقم: ١٢٦٢١، والديلمى فى مسند الفردوس، ٤/ ١٣٤، الرقم: ٦٤١٨، وابن رجب فى جامع العلوم والحكم، ١/ ٣٤٣، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١/ ٥٦، الرقم: ١٢٨، و الهيثمى فى مجمع الزوائد، ١/ ١٢١۔ ١٢٢۔

الحديث رقم ٩: أخرجه الدارمى فى السنن، ١/ ١١٤، الرقم: ٣٦٤، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٢/ ٢٩٤، الرقم: ١٨٢٥، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ←

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْمُنْذَرِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

وفي رواية: اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ: فَعِلْمٌ ثَابِتٌ فِي الْقَلْبِ وَعِلْمٌ فِي اللِّسَانِ فَذٰلِكَ حُجَّةٌ عَلَى عِبَادِهِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علم دو (طرح کے) ہیں: ایک علم دل میں ہوتا ہے اور یہ علم نافع ہے اور ایک علم زبان پر ہوتا ہے یہ (علم) بنی آدم پر اللہ تعالیٰ کی حجت ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ علم دو (طرح کے) ہیں: ایک علم دل میں راسخ ہوتا ہے اور ایک علم زبان پر (جاری ہوتا) ہے پس یہ علم اللہ تعالیٰ کے بندوں پر حجت ہے (یعنی اگر صحیح عمل نہیں کریں گے تو یہ ان کے خلاف گواہ ہوگا)۔''

...... ١/ ٥٨، الرقم: ١٣٩-١٤٠، والديلمي عن عائشة رضى الله عنها فى مسند الفردوس، ٣/ ٦٨، الرقم: ٤١٩٤، وابن عمر الأزدى فى مسند الربيع، ١/ ٣٦٥، الرقم: ٩٤٧، وابن المبارك فى الزهد، ١/ ٤٠٧، الرقم: ١١٤١، والحكيم الترمذي نحوه فى نوادر الأصول، ٣/ ٤٢، وابن رجب فى جامع العلوم والحكم، ١/ ٣٤٣، والمناوى فى فيض القدير، ٤/ ٣٩٠۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ الذِّكْرِ وَالذَّاكِرِيْنَ

﴿ ذِکرِ الٰہی اور ذاکرین کی فضیلت کا بیان ﴾

۴۷۰ / ۱۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم: يَقُوْلُ اللهُ تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَاءٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَاءٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَ إِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَ إِنْ أَتَانِي يَمْشِي، أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ میرے متعلق جیسا خیال رکھتا ہے میں اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں۔ جب وہ میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر (یعنی ذکرِ خفی) کرے تو میں بھی اپنی (شایانِ شان) اپنے دل میں اس کا ذکر کرتا ہوں، اور اگر وہ جماعت میں میرا ذکر (یعنی ذکرِ جلی) کرے تو میں اس کی جماعت سے بہتر جماعت (یعنی فرشتوں) میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک بالشت میرے نزدیک آئے تو میں ایک بازو کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں۔ اگر وہ ایک بازو کے برابر میرے نزدیک آئے تو میں دو بازوؤں کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آئے تو میں

الحديث رقم ۱۰: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالی: ويحذرکم الله نفسه، ۶ / ۲۶۹۴، الرقم: ۶۹۷۰، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: الحث علی ذکر الله تعالی، ۴ / ۲۰۶۱، الرقم: ۲۶۷۵، والترمذی فی السنن، کتاب: الزهد عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: فی حسن الظن بالله عزوجل، ۵ / ۵۸۱، الرقم: ۳۶۰۳، وَقَالَ أَبُو عِيْسَی: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، والنسائی فی السنن الکبری، ۴ / ۴۱۲، الرقم: ۷۷۳۰، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الأدب، باب: فضل العمل، ۲ / ۱۲۵۵، الرقم: ۳۸۲۲۔

اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔‘‘

٤٧١ / ١١۔ عَنْ أَبِي مُوْسَى رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے ربّ کا ذکر کرنے والے اور نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ (دلوں) کی سی ہے۔‘‘

٤٧٢ / ١٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنهما أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللهَ عزوجل إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللهُ

الحديث رقم ١١: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الدعوات، باب: فضل ذكر الله عزوجل، ٥ / ٢٣٥٣، الرقم: ٦٠٤٤، ومسلم فی الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: استحباب صلاة النافلة فی بيته وجواز ها فی المسجد، ١ / ٥٣٩، الرقم: ٧٧٩، ولفظه: مثل البيت الذي يذكر الله فيه والبيت الذي لا يذكر الله فيه، وابن حبان فی الصحيح، ٣ / ١٣٥، الرقم: ٨٥٤، وأبويعلی فی المسند، ١٣ / ٢٩١۔ ٢٩٢، الرقم: ٧٣٠٦، والبيهقی فی شعب الإيمان، ١ / ٤٠١، الرقم: ٥٣٦۔

الحديث رقم ١٢: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن وعلی الذكر، ٤ / ٢٠٧٤، الرقم: ٢٧٠٠، والترمذی فی السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی القوم يجلسون فيذكرون الله عزوجل ما لهم من الفضل، ٥ / ٤٥٩، الرقم: ٣٣٧٨، وابن ماجه فی السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل الذكر، ٢ / ١٢٤٥، الرقم: ٣٧٩١، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ٩٢، الرقم: ١١٨٩٣، وابن حبان فی الصحيح، ٣ / ١٣٦، الرقم: ٨٥٥، وأبويعلی فی المسند، ١١ / ٢٠، الرقم: ٦١٥٩، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٦ / ٦٠، الرقم: ٢٩٤٧٥، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٢ / ١٣٧، الرقم: ١٥٠٠، والطيالسی فی المسند، ١ / ٢٩٦، الرقم: ٢٢٣٣، والبيهقی فی شعب الإيمان، ١ / ٣٩٨، الرقم: ٥٣٠، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢ / ٢٦٢، الرقم: ٢٣٢٨۔

فِيْمَنْ عِنْدَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما دونوں نے گواہی دی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب بھی لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے بیٹھتے ہیں فرشتے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں اور رحمتِ الٰہی انہیں اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور ان پر سکینہ کا نزول ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنی بارگاہ کے حاضرین میں کرتا ہے۔''

٤٧٣ / ١٣۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ سُئِلَ: أَيُّ الْعِبَادِ أَفْضَلُ دَرَجَةً عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: الذَّاكِرُوْنَ اللهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتُ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ وَمِنَ الْغَازِي فِي سَبِيْلِ اللهِ؟ قَالَ: لَوْ ضَرَبَ بِسَيْفِهِ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِيْنَ حَتَّى يَنْكَسِرَ، وَيَخْتَضِبَ دَمًا لَكَانَ الذَّاكِرُوْنَ اللهَ أَفْضَلُ مِنْهُ دَرَجَةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا: (یا رسول اللہ!) کون سے لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں درجہ میں افضل ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے سے بھی (زیادہ افضل ہوں گے)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (ہاں) اگر کوئی شخص اپنی تلوار کافروں اور مشرکوں پر اس قدر چلائے کہ وہ ٹوٹ جائے اور خون آلود ہو جائے پھر بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے اُس سے ایک درجہ افضل ہیں۔''

الحديث رقم ١٣: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: منه (٥)، ٥ / ٤٥٨، الرقم: ٣٣٧٦، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ٧٥، الرقم: ١١٧٣٨، والبيهقی فی شعب الإيمان، ١ / ٤١٩، الرقم: ٥٨٩، وأبويعلی فی المسند، ٢ / ٥٣٠، الرقم: ١٤٠١، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢ / ٢٥٤، الرقم: ٢٢٩٦.

٤٧٤ / ١٤ـ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَ لَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ، وَأَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ، وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ، وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوا عَدُوَّكُمْ، فَتَضْرِبُوْا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْا أَعْنَاقَكُمْ؟ قَالُوْا: بَلَى. قَالَ: ذِكْرُ اللهِ تَعَالَى، قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ: مَا شَيْءٌ أَنْجَى مِنْ عَذَابِ اللهِ مِنْ ذِكْرِ اللهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے اعمال میں سے سب سے اچھا ایسا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے مالک کے ہاں بہتر اور پاکیزہ ہے۔ تمہارے درجات میں سب سے بلند ہے۔ تمہارے سونے اور چاندی کی خیرات سے بھی افضل ہے، اور تمہارے دشمن کا سامنا کرنے یعنی جہاد سے بھی بہتر ہے درآنحالیکہ تم انہیں قتل کرو اور وہ تمہیں قتل کریں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: وہ عمل اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: (ذکرِ الٰہی سے بڑھ کر) کوئی چیز ایسی نہیں جو عذابِ الٰہی سے نجات دلانے والی ہو۔‘‘

٤٧٥ / ١٥ـ عَنْ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الصَّلَاةَ وَالصِّيَامَ وَالذِّكْرَ تُضَاعَفُ عَلَى النَّفَقَةِ فِي سَبِيْلِ اللهِ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ.

الحديث رقم ١٤: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: منه (٦)، ٥ / ٤٥٩، الرقم: ٣٣٧٧، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل الذكر، ٢ / ١٢٤٥، الرقم: ٣٧٩٠، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٥ / ٢٣٩، الرقم: ٢٢١٣٢، والحاكم فى المستدرك، ١ / ٦٧٣، الرقم: ١٨٢٥، والبيهقي فى شعب الإيمان، ١ / ٣٩٤، الرقم: ٥١٩، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢ / ٢٥٣، الرقم: ٢٢٩٤، وَقَالَ الْمُنْذَرِيُّ: إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ.

الحديث رقم ١٥: أخرجه أبو داود فى السنن، كتاب: الجهاد، باب: فى تضعيف الذكر فى سبيل، ٣ / ٨، الرقم: ٢٤٩٨، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣ / ٤٣٨، الرقم: ١٥٦١٣، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٢٠ / ١٨٦، الرقم: ٤٠٥، والديلمى ←

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک نماز، روزہ اور ذِکرِ الٰہی اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے پر بھی سات سو گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔‘‘

٤٧٦ / ١٦۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَكْثِرُوْا ذِكْرَ اللهِ حَتَّى يَقُوْلُوْا مَجْنُوْنٌ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْيَعْلَى. وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ لوگ تمہیں دیوانہ کہیں۔‘‘

٤٧٧ / ١٧۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُذْكُرُوا اللهَ ذِكْرًا، يَقُوْلُ الْمُنَافِقُوْنَ: إِنَّكُمْ تُرَاؤُوْنَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر اس کثرت سے کرو کہ منافق تمہیں ریاکار کہیں۔‘‘

------ فی مسند الفردوس، ٢ / ٢٤٩، الرقم: ٣١٧١، والمنذری فی الترغیب والترهیب، ٢ / ١٦٢، الرقم: ١٩٣٥، والهیثمی فی مجمع الزوائد، ٥ / ٢٨٢، وابن کثیر فی تفسیر القرآن العظیم، ٣ / ١٣٤۔

الحدیث رقم ١٦: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ٦٨، الرقم: ١١٦٧١، ٣ / ٧١، الرقم: ٣١١٦٩٢، وابن حبان فی الصحیح، ٣ / ٩٩، الرقم: ٨١٧، والحاکم فی المستدرك، ١ / ٦٧٧، الرقم: ١٨٣٩، وأبویعلی فی المسند، ٢ / ٥٢١، الرقم: ١٣٧٦، والبیهقی فی شعب الإیمان، ١ / ٣٩٧، الرقم: ٥٢٦، والدیلمی فی مسند الفردوس، ١ / ٧٢، الرقم: ٢١٢، وابن رجب فی جامع العلوم والحکم، ١ / ٤٤٤، والمنذری فی الترغیب والترهیب، ٢ / ٢٥٦، الرقم: ٢٣٠٤۔

الحدیث رقم ١٧: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر، ١٢ / ١٦٩، الرقم: ١٢٧٨٦، وأبو نعیم فی حلیة الأولیاء، ٣ / ٨١، وابن رجب فی جامع العلوم والحکم، ١ / ٤٤٤، والمناوی فی فیض القدیر، ١ / ٤٥٦۔

٤٧٨ / ١٨۔ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَكْثِرُوْا ذِكْرَ اللهِ حَتَّى يَقُوْلَ الْمُنَافِقُوْنَ: إِنَّكُمْ مُرَاؤُوْنَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابو جوزا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ منافق تمہیں ریاکار کہیں۔‘‘

٤٧٩ / ١٩۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: قَالَ: إِنَّ ِللهِ عزوجل: مَلَائِكَةً سَيَّارَةً فُضُلًا يَلْتَمِسُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ، يَجْتَمِعُوْنَ عِنْدَ الذِّكْرِ، فَإِذَا مَرُّوْا بِمَجْلِسٍ عَلَا بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ حَتَّى يَبْلُغُوا الْعَرْشَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جن کی باقاعدہ ذمہ داری یہی ہے کہ وہ صرف مجالسِ ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں اور مجالس ذکر میں شامل ہو جاتے ہیں۔ پس جب وہ کسی مجلسِ ذکر کے پاس سے گزرتے ہیں تو (اس مجلس میں اتنی کثرت سے شرکت کرتے ہیں کہ) تہہ در تہہ عرش تک پہنچ جاتے ہیں۔‘‘

٤٨٠ / ٢٠۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا

الحديث رقم ١٨: أخرجه البيهقي فی شعب الإيمان، ١/ ٣٩٧، الرقم: ٥٢٧ والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢/ ٢٥٦، الرقم: ٢٣٠٥، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١٠/ ٧٦، والمناوی فی فيض القدير، ٢/ ٨٥۔

الحديث رقم ١٩: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: فضل مجالس الذكر، ٤/ ٢٠٦٩، الرقم: ٢٦٨٩، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/ ٣٥٨، الرقم: ٨٦٨٩۔ ٨٧٠٥، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٤/ ٢٤٤، الرقم:٥٥٢٣۔

الحديث رقم ٢٠: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: (٨٥)، ٥/ ٥٣٢، الرقم: ٣٥١٠، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣/ ١٥٠، الرقم: ١٢٥٤٥، وأبو يعلی فی المسند، ٦/ ١٥٥، الرقم: ٣٤٣٢، والبيهقی فی ـــ

مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا، قَالُوْا: وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: حِلَقُ الذِّكْرِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم جنت کی کیاریوں سے گزرو تو (ان میں سے) خوب کھایا کرو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) جنت کی کیاریاں کون سی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ذِکر الٰہی کے حلقہ جات۔''

٤٨١ / ٢١۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: يَقُوْلُ اللهُ عزوجل: أَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِي يَوْمًا أَوْ خَافَنِي فِي مَقَامٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل فرمائے گا: دوزخ میں سے ایسے شخص کو نکال دو جس نے ایک دن بھی مجھے یاد کیا یا کبھی کسی مقام پر مجھ سے ڈرا۔''

٤٨٢ / ٢٢۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: لَيَبْعَثَنَّ اللهُ أَقْوَامًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي وُجُوْهِهِمُ النُّوْرُ عَلَى مَنَابِرِ اللُّؤْلُوءِ، يَغْبِطُهُمُ

------ شعب الإيمان، ١/٣٩٨، الرقم: ٥٢٩، والديلمي فی مسند الفردوس، ١/٢٦٨، الرقم: ١٠٤٤، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢/٢٦٢، الرقم: ٢٣٢٩.

الحديث رقم ٢١: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: صفة جهنم عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: ماجاء أن للنار نفسين، ٤/٧١٢، الرقم: ٢٥٩٤، والحاکم فی المستدرک، ١/١٤١، الرقم: ٢٣٤، وقال الحاکم: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، ٥/٢٤٤، الرقم: ٨٠٨٤، وابن أبی عاصم فی کتاب السنة، ٢/٤٠٠، الرقم: ٨٣٣، والبيهقی فی الاعتقاد، ١/٢٠١.

الحديث رقم ٢٢: أخرجه المنذری فی الترغيب والترهيب، ٢/٢٦٢، الرقم: ٢٣٦٢: ٤/١٢، الرقم: ٤٥٨٣، وقال المنذری: رواه الطبرانی بإسنادٍ حَسَنٍ، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١٠/٧٧، وَ قَالَ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ، والسيوطی فی الدر المنثور، ١٠/٣٦٨.

النَّاسُ لَيْسُوْا بِأَنْبِيَاءٍ وَلَا شُهَدَاءَ، قَالَ: فَجَثَّى أَعْرَابِيٌّ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ حَلِّهِمْ لَنَا نَعْرِفْهُمْ. قَالَ: هُمُ الْمُتَحَابُّوْنَ فِي اللهِ مِنْ قَبَائِلَ شَتَّى وَ بِلَادٍ شَتَّى يَجْتَمِعُوْنَ عَلَى ذِكْرِ اللهِ يَذْكُرُوْنَهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ كَمَا قَالَ الْمُنْذِرِيُّ.

وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

''حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کچھ ایسے لوگوں کو اٹھائے گا جن کے چہرے پُرنور ہوں گے، وہ موتیوں کے منبروں پر (بیٹھے) ہوں گے، لوگ انہیں دیکھ کر رشک کریں گے، نہ تو وہ انبیاء ہوں گے اور نہ ہی شہداء۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی اپنے گھٹنے کے بل بیٹھ کر کہنے لگا: یا رسول اللہ! آپ ہمارے سامنے ان کا حلیہ بیان فرمائیں تاکہ ہم انہیں جان لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو مختلف قبیلوں اور مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، اکٹھے ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔''

٤٨٣ / ٢٣۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا غَنِيمَةُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ؟ قَالَ: غَنِيمَةُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ الْجَنَّةُ الْجَنَّةُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ. إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

''حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: یا رسول اللہ! مجالسِ ذکر کی غنیمت (یعنی نفع) کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجالسِ ذکر کی غنیمت جنت ہے جنت ہے۔''

٤٨٤ / ٢٤۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه، قَالَ: إِنَّ الَّذِيْنَ لَا تَزَالُ أَلْسِنَتُهُمْ

الحديث رقم ٢٣: أخرجه أحمد بن حنبل، ٢/ ١٧٧، الرقم: ٦٦٥١، ٦٧٧٧، والطبراني في مسند الشاميين، ٢/ ٢٧٣، الرقم: ١٣٢٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/ ٢٦١، الرقم: ٢٣٢٤ والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٧٨، المناوي في فيض القدير، ٤/ ٤٠٧، والسيوطي في الدر المنثور، ١/ ٣٦٦.

الحديث رقم ٢٤: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/ ١١١، الرقم: ٣٤٥٨٧، ←

رَطَبَةً مِنْ ذِكْرِ اللهِ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَهُمْ يَضْحَكُوْنَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جن لوگوں کی زبانیں ہمیشہ ذِکرِ الٰہی سے تر رہتی ہیں وہ مسکراتے ہوئے جنت میں داخل ہوں گے۔''

٤٨٥ / ٢٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ لَيَرَوْنَ بُيُوْتَ أَهْلِ الذِّكْرِ تَضِيءُ لَهُمْ كَمَا تَضِيءُ الْكَوَاكِبُ لِأَهْلِ الْأَرْضِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آسمان والے اہل ذِکر کے گھروں کو ایسے روشن دیکھتے ہیں جیسے زمین والے ستاروں کو روشن دیکھتے ہیں۔''

٤٨٦ / ٢٦۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: يَقُوْلُ الرَّبُّ عزوجل يَوْمَ الْقِيَامَةِ: سَيُعْلَمُ أَهْلُ الْجَمْعِ مِنْ أَهْلُ الْكَرَمِ؟ فَقِيْلَ: وَمَنْ أَهْلُ الْكَرَمِ، يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: أَهْلُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ فِي الْمَسَاجِدِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَصَحَّحَهُ.

.... ٣٥٠٥٢، وأبو نعيم فى حلية الأولياء، ١ / ٢١٩، وابن المبارك فى الزهد، ١ / ٣٩٧، وابن أبى عاصم فى الزهد، ١ / ١٣٦، وابن الجوزى فى صفوة الصفوة، ١ / ٦٣٩، والسيوطى فى الدر المنثور، ١ / ٣٦٦، وابن رجب فى جامع العلوم والحكم، ١ / ٤٤٥۔

الحديث رقم ٢٥: أخرجه ابن أبي شيبة فى المصنف، ٧ / ١٧٠، الرقم: ٣٠٥٥٥، وابن حبان فى طبقات المحدثين، ٤ / ٢٨٢، الرقم: ٦٦٨، والسيوطى فى الدر المنثور، ١ / ٣٦٧۔

الحديث رقم ٢٦: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٣ / ٦٨، الرقم: ١١٦٧٠، ١١٧٤٠، وابن حبان فى الصحيح، ٣ / ٩٨، الرقم: ٨١٦، وأبو يعلى فى المسند، ٢ / ٥٣١، الرقم: ١٤٠٣، والبيهقى فى شعب الإيمان، ١ / ٤٠١، الرقم: ٥٣٥، والديلمى فى مسند الفردوس، ٥ / ٢٥٣، الرقم: ٨١٠٤، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢ / ٢٥٩، الرقم: ٢٣١٨۔

''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے: قیامت کے دن اکٹھا ہونے والوں کو پتہ چلے گا کہ بزرگی اور سخاوت والے کون لوگ ہیں؟ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! بزرگی والے کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مساجد میں مجالسِ ذِکر منعقد کرنے والے۔''

٤٨٧ / ٢٧۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ قَوْمٍ اجْتَمَعُوْا يَذْكُرُوْنَ اللهَ لَا يُرِيْدُوْنَ بِذٰلِكَ إِلَّا وَجْهَهُ، إِلَّا نَادَاهُمْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ: أَنْ قُوْمُوْا مَغْفُوْرًا لَكُمْ، قَدْ بُدِّلَتْ سَيِّئَاتُكُمْ حَسَنَاتٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کچھ لوگ محض اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کی خاطر اجتماعی طور پر اس کا ذکر کرتے ہیں تو آسمان سے ایک منادی آواز دیتا ہے: کھڑے ہو جاؤ! تمہیں بخش دیا گیا ہے، تمہارے گناہ نیکیوں میں بدل دیئے گئے ہیں۔''

٤٨٨ / ٢٨۔ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ حَنْظَلَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا يَذْكُرُوْنَ اللهَ عزوجل فِيْهِ فَيَقُوْمُوْنَ حَتَّى يُقَالَ لَهُمْ: قُوْمُوْا قَدْ غَفَرَ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَبُدِّلَتْ سَيِّئَاتُكُمْ حَسَنَاتٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

الحديث رقم ٢٧: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٣ / ١٤٢، الرقم: ١٢٤٧٦، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٢ / ١٥٤، الرقم: ١٥٥٦، والبيهقى فى شعب الإيمان، ١ / ٤٠١، الرقم: ٥٣٤، ٦٩٤، وأبو يعلى فى المسند، ٧ / ١٦٧، الرقم: ٤١٤١، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٦ / ٦٠، الرقم: ٢٩٤٧٧، ٧ / ٢٤٤، الرقم: ٣٥٧١٣، وابن أبى عاصم فى كتاب الزهد، ١ / ٢٠٥، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢ / ٢٦٠، الرقم: ٢٣٢٠، وقال: رواه أحمد ورواته محتج بهم.

الحديث رقم ٢٨: أخرجه الطبرانى فى المعجم الكبير، ٦ / ٢١٢، الرقم: ٦٠٣٩، والبيهقى فى شعب الإيمان، ١ / ٤٥٤، الرقم: ٦٩٥، والمنذرى الترغيب والترهيب، ٢ / ٢٦٠، الرقم: ٢٣٢١، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١٠ / ٧٦۔

''حضرت سہیل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب لوگ مجلسِ ذکر میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر (کرنے کے بعد اس مجلس سے) اٹھتے ہیں تو انہیں کہا جاتا ہے: کھڑے ہو جاؤ! اللہ تعالیٰ نے تمہارے گناہ بخش دیئے ہیں اور تمہارے گناہ نیکیوں میں بدل دیئے گئے ہیں۔''

٤٨٩ / ٢٩۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَنْ ذَكَرَ اللهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةٍ حَتَّى يُصِيبَ الْأَرْضَ مِنْ دُمُوعِهِ لَمْ يُعَذِّبْهُ اللهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور اس کے خوف سے اس کی آنکھیں اس قدر اشک بار ہوئیں کہ زمین تک اس کے آنسو پہنچ گئے تو اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے دن عذاب نہیں دے گا۔''

٤٩٠ / ٣٠۔ عَنْ مُعَاذٍ رضی الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ، فَقَالَ: أَيُّ الْجِهَادِ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ: أَكْثَرُهُمْ ِللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ذِكْرًا، قَالَ: فَأَيُّ الصَّائِمِيْنَ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ: أَكْثَرُهُمْ ِللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ذِكْرًا، ثُمَّ ذَكَرَ لَنَا الصَّلَاةَ وَالزَّكَاةَ وَالْحَجَّ وَالصَّدَقَةَ، كُلُّ ذَلِكَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: أَكْثَرُهُمْ ِللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ذِكْرًا. فَقَالَ: أَبُوْبَكْرٍ رضی الله عنه لِعُمَرَ رضی الله عنه: يَا أَبَا حَفْصٍ ذَهَبَ الذَّاكِرُوْنَ بِكُلِّ خَيْرٍ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: أَجَلْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

الحديث رقم ٢٩: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ٤ / ٢٨٩، الرقم: ٧٦٦٨، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٢ / ١٧٨، الرقم: ١٦٤١، ٦١٧٠، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٤ / ١١٣، الرقم: ٥٠٢٣۔

الحديث رقم ٣٠: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ٤٣٨، الرقم: ١٥٦٩٩، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٢٠ / ١٨٦، الرقم: ٤٠٧، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢ / ٢٥٧، الرقم: ٢٣٠٩، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١ / ٧٤۔

’’حضرت معاذ ؓ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے آپ ﷺ سے سوال کیا: کس جہاد کا سب سے زیادہ اجر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس بندے کا جہاد جو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا ہے، اس نے سوال کیا: کس روزہ دار کا اجر سب سے زیادہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کا، پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمارے لئے نماز، زکوٰۃ، حج اور صدقہ کا ذکر کیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ان سب عبادتوں میں اس کا اجر سب سے زیادہ اسے ہوگا جو اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ ذکر کرنے والا ہو گا۔ (یہ سن کر) حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے حضرت عمر ؓ سے کہا: اے ابوحفص! ذکر کرنے والے تمام بھلائی لے گئے؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں (ابوبکر تو سچ کہہ رہا ہے)۔‘‘

فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ پر درود وسلام بھیجنے کی فضیلت کا بیان﴾

٤٩١۔ ٣١/۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ: وَكَتَبَ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: حَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود (رحمت) بھیجتا ہے۔ اور امام ترمذی نے ان الفاظ کا اضافہ کیا: اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں بھی اس (درود پڑھنے) کے بدلے میں لکھ دیتا ہے۔''

٤٩٢۔ ٣٢/۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ

الحديث رقم ٣١: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: الصلاة على النبي ﷺ بعد التشهد، ١/٣٠٦، الرقم: ٤٠٨، والترمذى فى السنن، أبواب: الوتر عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في فضل الصلاة على النبى ﷺ، ٢/٣٥٣، ٣٥٤، الرقم: ٤٨٤-٤٨٥، والنسائى فى السنن، كتاب: السهو، باب: الفضل فى الصلاة على النبى ﷺ، ٣/٥٠، الرقم: ١٢٩٦، وفى السنن الكبرى، ١/٣٨٤، الرقم: ١٢١٩، والدارمى فى السنن، ٢/٤٠٨، الرقم: ٢٧٧٢، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/٣٧٥، الرقم: ٨٨٦٩- ١٠٢٩٢، وابن حبان فى الصحيح، ٣/١٨٧، الرقم: ٩٠٦، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٢/٢٥٣، الرقم: ٨٧٠٢، والطبرانى فى المعجم الصغير، ٢/١٢٦، الرقم: ٨٩٩، وأبويعلى بإسناده فى المسند، ١١/٣٨٠، الرقم: ٦٤٩٥، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٢/٢١١، الرقم: ١٥٥٩، وأبو عوانة فى المسند، ١/٥٤٦، الرقم: ٢٠٤٠۔

الحديث رقم ٣٢: أخرجه النسائى فى السنن، كتاب: السهو، باب: الفضل في الصلاة على النبى ﷺ، ٤/٥٠، الرقم: ١٢٩٧، وفى السنن الكبرى، ١/٣٨٥، الرقم: ←

صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيْئَاتٍ، وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، اس کے دس گناہ معاف کیے جاتے ہیں اور اس کے لئے دس درجات بلند کیے جاتے ہیں۔''

٤٩٣ / ٣٣۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَوْلَى النَّاسِ بِي يَومَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز لوگوں میں سے میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو (اس دنیا میں) ان میں سے سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجتا ہے۔''

------ ١٢٢٠/١٠١٩٤، وفی عمل اليوم والليلة، ١/٢٩٦، الرقم: ٣٦٢، والبخاری فی الأدب المفرد، ١/٢٢٤، الرقم: ٦٤٣، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٢/٢٥٣، والرقم: ٨٧٠٣، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣/١٠٢، الرقم: ١٢٠١٧، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٢/٢١٠، الرقم: ١٥٥٤، والحاكم فی المستدرك، ١/٧٣٥، الرقم: ٢٠١٨۔

الحديث رقم ٣٣: أخرجه الترمذی فی السنن أبواب: الوتر عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فی فضل الصلاة على النبی ﷺ، ٢/٣٥٤، الرقم: ٤٨٤، وابن حبان فی الصحيح، ٣/١٩٢، الرقم: ٩١١، والبيهقی فی السنن الكبری، ٣/٢٤٩، الرقم: ٥٧٩١، وفی شعب الإيمان، ٢/٢١٢، الرقم: ١٥٦٣، وأبويعلى فی المسند، ٨/٤٢٧، الرقم: ٥٠١١، والديلمی فی مسند الفردوس، ١/٨١، الرقم: ٢٥٠، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢/٣٢٧، الرقم: ٢٥٧٥۔

٤٩٤ / ٣٤۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: إِنَّ ِللهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْأَرْضِ يُبَلِّغُوْنِي مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلا شبہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں بعض گشت کرنے والے فرشتے ہیں جو مجھے میری امت کا سلام پہنچاتے ہیں۔''

٤٩٥ / ٣٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللهُ عَلَيَّ رُوْحِي حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

الحديث رقم ٣٤: أخرجه النسائی فی السنن كتاب: السهو، باب: السلام علی النبی صلی الله عليه وآله وسلم، ٣ / ٤٣، الرقم: ١٢٨٢، وفی السنن الكبری، ١ / ٣٨٠، الرقم: ١٢٠٥، ٦ / ٢٢، الرقم: ٩٨٩٤، وفي عمل الليوم والليلة، ١ / ٦٧، الرقم: ٦٦، والدارمی فی السنن، ٢ / ٤٠٩، الرقم: ٢٧٧٤، وابن حبان فی الصحيح، ٣ / ١٩٥، الرقم: ٩١٤، والحاكم فی المستدرك، ٢ / ٤٥٦، الرقم: ٣٥٧٦، والبزار فی المسند، ٥ / ٣٠٧، الرقم: ١٤٢١٠، ١٤٣٢٠، وأبويعلی فی المسند، ٩ / ١٣٧، الرقم: ٥٢١٣، والطبرانی فی المعجم الكبير، ١٠ / ٢١٩، الرقم: ١٠٥٢٨۔ ١٠٥٣٠، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٢ / ٢١٧، الرقم: ١٥٨٢، وابن شيبة فی المصنف، ٢ / ٢٥٣، الرقم: ٨٧٠٥، ٣١٧٢١، وعبد الرزاق فی المصنف، ٢ / ٢١٥، الرقم: ٣١١٦، والشاشی فی المسند، ٢ / ٢٥٢، ، الرقم: ٨٢٥۔ ٨٢٦، وابن حيان فی العظمة، ٣ / ٩٩٠، الرقم: ٥١٣، وابن المبارك فی الزهد، ١ / ٣٦٤، الرقم: ١٠٢٨، والديلمی عن أبی هريرة رضی الله عنه فی مسند الفردوس، ١ / ١٨٣، الرقم: ٦٨٦، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢ / ٣٢٦، الرقم: ٢٥٧٠۔

الحديث رقم ٣٥: أخرجه أبوداود فی السنن، كتاب: المناسك، باب: زيارة القبور، ٢ / ٢١٨، الرقم: ٢٠٤١، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ٥٢٧، الرقم: ١٠٨٦٧، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٣ / ٢٦٢، الرقم: ٣٠٩٢، ٩٣٢٩، والبيهقی فی السنن الكبری، ٥ / ٢٤٥، الرقم: ١٠٠٥٠، وفی شعب الإيمان، ٢ / ٢١٧، الرقم: ٤١٨١۔ ٤١٦١، وابن راهويه فی المسند، ١ / ٤٥٣، الرقم: ٥٢٦، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢ / ٣٢٦، الرقم: ٢٥٧٣، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١٠ / ١٦٢۔

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (میری امت میں سے کوئی شخص) ایسا نہیں جو مجھ پر سلام بھیجے مگر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر میری روح واپس لوٹا دی ہوئی ہے یہاں تک کہ میں ہر سلام کرنے والے کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔‘‘

٤٩٦ / ٣٦۔ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: حَيْثُمَا كُنْتُمْ فَصَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر درود بھیجا کرو، بیشک تمہارا درود مجھے پہنچ جاتا ہے۔‘‘

٤٩٧ / ٣٧۔ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبِشْرُ يُرَى فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ: إِنَّهُ جَاءَنِي جِبْرِيْلُ عليه السلام، فَقَالَ: إِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ: أَمَا يُرْضِيْكَ يَا مُحَمَّدُ، أَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا، وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

’’حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک مرتبہ تشریف لائے۔

الحديث رقم ٣٦: أخرجه أحمد بن حنبل عن أبي هريرة رضي الله عنه في المسند، ٢ / ٣٦٧، الرقم: ٨٧٩٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٣ / ٨٢، الرقم: ٢٧٢٩، وفي المعجم الأوسط، ١ / ١٧، الرقم: ٣٦٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٥ / ١٥، الرقم: ٧٣٠٧ والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢ / ٣٢٦، الرقم: ٢٥٧١.

الحديث رقم ٣٧: أخرجه النسائي في السنن كتاب: السهو، باب: الفضل في الصلاة على النبي ﷺ ٣ / ٥٠، الرقم ١٢٩٥، والدارمي في السنن ٢ / ٤٠٨، الرقم: ٢٧٧٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤ / ٣٠، وابن المبارك في كتاب الزهد، ١ / ٣٦٤، الرقم: ١٠٦٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٥ / ١٠٠، الرقم: ٤٧٢٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢ / ٢٥٢، الرقم: ٨٦٩٥.

آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس پر خوشی ظاہر ہو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابھی ابھی جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا: آپ کا رب فرماتا ہے: اے محمد! کیا آپ اس بات پر راضی نہیں کہ آپ کی امت میں سے جو شخص ایک مرتبہ آپ پر درود بھیجے، میں اس پر دس رحمتیں بھیجوں؟ اور آپ کی امت میں سے کوئی آپ پر ایک مرتبہ سلام بھیجے تو میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجوں۔‘‘

٤٩٨ / ٣٨۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه، قَالَ: إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّكَ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ یقیناً دعا اس وقت تک زمین اور آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور اس میں سے کوئی بھی چیز اوپر نہیں جاتی جب تک تم اپنے نبی مکرم ﷺ پر درود نہ پڑھ لو۔‘‘

٤٩٩ / ٣٩۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ: كُلُّ دُعَاءٍ مَحْجُوْبٌ حَتَّى يُصَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ، وَآلِ مُحَمَّدٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر دعا اس وقت تک پردہ حجاب میں رہتی ہے جب تک حضور نبی اکرم ﷺ پر اور آپ ﷺ کے اہلِ بیت پر درود نہ بھیجا جائے۔‘‘

الحديث رقم ٣٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الصلاة عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى فضل الصلاة على النبى ﷺ، ٢ / ٣٥٦ الرقم ٤٨٦، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢ / ٣٣٠، الرقم: ٢٥٩٠۔

الحديث رقم ٣٩: أخرجه الطبرانى فى المعجم الأوسط، ١ / ٢٢٠، الرقم: ٧٢١، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٢ / ٢١٦، الرقم: ١٥٧٥، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢ / ٣٣٠، الرقم: ٢٥٨٩ وقال رواته ثقات، والديلمى فى مسند الفردوس، ٣ / ٢٥٥، الرقم: ٤٧٥٤، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١٠ / ١٦٠۔

٥٠٠ / ٤٠۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما، قَالَ: مَنْ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَاحِدَةً، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتُهُ سَبْعِيْنَ صَلَاةً. رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو حضور نبی اکرم ﷺ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر ستر مرتبہ (بصورتِ رحمت) درود بھیجتے ہیں۔‘‘

٥٠١ / ٤١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي مَجْلِسٍ فَتَفَرَّقُوْا مِنْ غَيْرِ ذِكْرِ اللهِ وَالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو لوگ کسی مجلس میں اکٹھے ہوئے اور پھر (اس مجلس میں) اللہ تعالیٰ کا ذکر اور حضور نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھے بغیر وہ منتشر ہو گئے تو وہ مجلس ان کے لئے قیامت کے روز باعث حسرت (و باعثِ خسارہ) بننے کے سوا اور کچھ نہیں ہو گی۔‘‘

٥٠٢ / ٤٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا قَعَدَ قَوْمٌ

الحديث رقم ٤٠: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ١٧٢، ١٨٧، الرقم: ٦٦٠٥۔ ٦٧٥٤، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢ / ٣٢٥، الرقم: ٢٥٦٦ وقال: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١٠ / ١٦٠، وقال: رواه أحمد وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

الحديث رقم ٤١: أخرجه ابن حبان فى الصحيح، ٢ / ٣٥١، الرقم: ٥٩٠، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٤٤٦، الرقم: ٩٧٦٣، وابن المبارك فى الزهد، ١ / ٣٤٢، الرقم: ٩٦٢، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١٠ / ٧٩ وقال الهيثمي: رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح۔

الحديث رقم ٤٢: أخرجه ابن حبان فى الصحيح، ٢ / ٣٥٢، الرقم: ٥٩١، وابن أبى عاصم فى كتاب الزهد، ١ / ٢٧، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢ / ٢٦٣، ←

مَقْعَدًا لَا يَذْكُرُوْنَ اللهَ فِيْهِ وَيُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنْ أُدْخِلُوا الْجَنَّةَ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی قوم کسی بیٹھنے کی جگہ (یعنی مجلس میں) بیٹھے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے اور حضور نبی اکرم ﷺ پر درود نہ بھیجے تو وہ مجلس روزِ قیامت ان کے لئے حسرت (وخسارہ) کا باعث ہونے کے سوا کچھ نہیں ہوگی اگرچہ وہ لوگ جنت میں بھی داخل ہو جائیں (لیکن انہیں ہمیشہ اس بات کا پچھتاوا رہے گا)۔''

٥٠٣ / ٤٣. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ عَشْرًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ مِائَةً وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِائَةً كَتَبَ اللهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ بَرَاءَةً مِنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَةً مِنَ النَّارِ وَأَسْكَنَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الشُّهَدَاءِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتوں کا نزول فرماتا ہے اور جو شخص مجھ پر دس مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو شخص مجھ پر سو مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (یعنی پیشانی پر) منافقت اور آگ (دونوں) سے ہمیشہ کے لئے آزادی لکھ دیتا ہے اور روزِ قیامت اس کا قیام (اور درجہ) شہداء کے ساتھ ہوگا۔''

...... الرقم: ٢٣٣١، والهيثمی فی موارد الظمآن، ١/ ٥٧٧، الرقم: ٢٣٢٢، وفی مجمع الزوائد، ١٠/ ٧٩.

الحديث رقم ٤٣: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٧/ ١٨٨، الرقم: ٧٢٣٥، وفی المعجم الصغير، ٢/ ١٢٦، الرقم: ٨٩٩، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢/ ٣٢٣، الرقم: ٢٥٦٠، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١٠/ ١٦٣.

٥٠٤ / ٤٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: صَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ عَلَيَّ زَكَاةٌ لَكُمْ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْيَعْلَى بِإِسْنَادِهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر درود پڑھا کرو بلاشبہ (تمہارا) مجھ پر درود پڑھنا تمہارے لئے (روحانی و جسمانی) پاکیزگی کا باعث ہے۔‘‘

٥٠٥ / ٤٥۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ حِيْنَ يُصْبِحُ عَشْرًا وَحِيْنَ يُمْسِي عَشْرًا أَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ كَمَا قَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ.

’’حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت مجھ پر دس دفعہ درود بھیجے گا اسے قیامت کے روز میری شفاعت نصیب ہو گی۔‘‘

الحديث رقم ٤٤: أخرجه ابن أبی شيبة فی المصنف، ٢ / ٢٥٣، الرقم: ٨٧٠٤، وأبو يعلى فی المسند، ١١ / ٢٩٨، الرقم: ٦٤١٤، والحارث فی المسند (زوائد الهيثمی)، ٢ / ٩٦٢، الرقم: ١٠٦٢، وهناد فی الزهد، ١ / ١١٧، الرقم: ١٤٧۔

الحديث رقم ٤٥: أخرجه المنذری فی الترغيب والترهيب، ١ / ٢٦١، الرقم: ٩٨٧، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١٠ / ١٢٠، وَقَالَ الْمُنذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ: رواه الطبرانی بإسنادين أحدهما جيد ورجاله وثقوا۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ قِيَامِ اللَّيْلِ

﴿رات کو قیام کرنے کی فضیلت کا بیان﴾

٥٠٦/ ٤٦۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْكِتَابَ وَقَامَ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ، وَرَجُلٌ أَعْطَاهُ اللهُ مَالًا فَهُوَ يَتَصَدَّقُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حسد (یعنی رشک) صرف دو آدمیوں سے کرنا چاہئے: ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک عطا کیا ہوا اور وہ رات کو نماز میں اس کی تلاوت کرے، دوسرا وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے نوازا ہو وہ اسے رات کی گھڑیوں اور دن کے مختلف حصوں میں (راہِ الٰہی میں) خرچ کرتا رہے۔''

الحديث رقم ٤٦: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: فضائل القرآن، باب: اغْتِبَاطِ صَاحِبِ القرآنِ، ٤/ ١٩١٩، الرقم: ٤٧٣٧، وفى كتاب: التمني، باب: تَمَنِّي القُرآنِ وَالعِلْمِ، ٦/ ٢٦٤٣، الرقم: ٦٨٠٥، ومسلم فى الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: فضل من يقوم بالقرآن ويعلمه، وفضل من تعلم حكمة من فقه أوغيره فعمل بها وعلمها، ١/ ٥٥٨۔ ٥٥٩، الرقم: ٨١٥، والترمذى فى السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ ، باب: ماجاء فى الحسد، ٤/ ٣٣٠، الرقم: ١٩٣٦، وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔ وابن ماجه فى السنن، كتاب: الزهد، باب: الحسد، ٢/ ٤٠٨، الرقم: ٤٢٠٩، وابن حبان فى الصحيح، فى الصحيح، ١/ ٣٣٢، الرقم: ١٢٥، ١٢٦، والنسائى فى السنن الكبرى، ٥/ ٢٧، الرقم: ٨٠٧٢، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/ ٨، الرقم: ٤٥٥٠، ٤٩٢٤، ٥٦١٨، ٦٤٠٣، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٢/ ٣٧٥، الرقم: ٢٢٧١۔٢٦٨٨، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٦/ ١٥٣، الرقم: ٣٠٢٨١۔ ٣٠٢٨٢، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٤/ ١٨٨، الرقم: ٧٦١٥۔ ٧٦١٦، وأبويعلى فى المسند، ٩/ ٢٩١، الرقم: ٥٤١٧۔

٥٠٧ / ٤٧۔ عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً، لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللهَ خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ، وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: رات کو ایک ایسی ساعت بھی آتی ہے جس میں کوئی مسلمان اللہ عزوجل سے دنیا و آخرت کی کوئی بھی چیز مانگے، اللہ تعالیٰ اسے وہی عنایت فرما دیتا ہے اور یہ ساعت ہر رات آتی ہے۔''

٥٠٨ / ٤٨۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ، فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ، وَهُوَ قُرْبَةٌ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ، وَمَكْفَرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ، وَمَنْهَاةٌ عَنِ الإِثْمِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ أَصَحُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رات کا قیام اپنے اوپر لازم کر لو کہ وہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور تمہارے لیے قربِ خداوندی کا باعث ہے، برائیوں کو مٹانے والا اور گناہوں سے روکنے والا ہے۔''

٥٠٩ / ٤٩۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ وأَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنهما قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ

الحديث رقم ٤٧: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: : صلاة المسافرين وقصرها، باب: فى الليل ساعة مستجاب فيها الدعاء، ١ / ٥٢١، الرقم: ٧٥٧، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣ / ٣٣١، الرقم: ١٤٥٨٤، وأبويعلى فى المسند، ٤ / ١٨٩، الرقم: ٢٢٨١، والمنذري فى الترغيب والترهيب، ١ / ٢٤١، الرقم: ٩٧١۔

الحديث رقم ٤٨: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: فى دعاء النبى ﷺ، ٥ / ٥٥٢، الرقم: ٣٥٤٩، والحاكم فى المستدرك، ١ / ٤٥١، الرقم: ١١٥٦، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٢ / ٥٠٢، الرقم: ٤٤٢٣، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٨ / ٩٢، الرقم: ٧٧٦٦۔

الحديث رقم ٤٩: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: التطوع، باب: الحث على قيام الليل، ٢ / ٧٠، الرقم: ١٤٥١، وابن ماجه فى السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة ←

اللهِ ﷺ: مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ فَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ جَمِيْعًا كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِيْنَ اللهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتِ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص خود رات کو بیدار ہو اور اپنی اہلیہ کو (بھی) بیدار کرے، دونوں دو رکعت نماز مل کر ادا کریں تو ان کا شمار اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مردوں اور (کثرت سے) ذکر کرنے والی عورتوں میں ہو گا۔''

٥١٠ / ٥٠. عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رضی الله عنه أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: أَقْرَبُ مَايَكُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الآخِرِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

------ فيها، باب: ماجاء فيمن أيقظ أهله من الليل، ١/٤٢٣، الرقم: ١٣٣٥، والنسائی فی السنن الكبرى، ١/٤١٣، الرقم: ١٣١٠، ١١٤٠٦، والحاكم فی المستدرك، ١/٤٦١، الرقم: ١١٨٩، ٣٥٦١، وعبد الرزاق فی المصنف، ٣/٤٨، الرقم: ٤٧٣٨، والبيهقی فی السنن الكبرى، ٢/٥٠١، الرقم: ٤٤٢٠، وفی السنن الصغرى، ١/٤٧٣، الرقم: ٨٦٩، وفی شعب الإيمان، ٣/١٢٦، الرقم: ٣٠٨٣، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ١/٢٤٢، الرقم: ٩٢٢.

الحديث رقم ٥٠: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: (١١٩)، ٥/٥٦٩، الرقم: ٣٥٧٩، والنسائی فی السنن، كتاب: المواقيت، باب: النهي عن الصلاة بعد العصر، ١/٢٧٩، الرقم: ٥٧٢، وفی كتاب: التطبيق، باب: أقرب مايكون العبد من الله ﷻ، ٢/٢٢٦، الرقم: ١١٣٧، وابن خزيمة فی الصحيح، ٢/١٨٢، الرقم: ١١٤٧، والحاكم فی المستدرك، ١/٤٥٣، الرقم: ١١٦٢، وَقَالَ الحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، والبهيقی فی السنن الكبرى، ٣/٤، الرقم: ٤٤٣٩، والطبرانی فی مسند الشامين، ١/٣٤٩، الرقم: ٦٠٥، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ١/٢٤٥، الرقم: ٩٣٣.

’’حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے: اللہ عزوجل اپنے بندے کے سب سے زیادہ نزدیک رات کے آخری حصے میں ہوتا ہے۔ اگر تم اس وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہو تو ضرور ہو جاؤ۔‘‘

٥١١ / ٥١۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رضي الله عنها عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: يُحْشَرُ النَّاسُ فِي صَعِيْدٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُنَادِي مُنَادٍ فَيَقُوْلُ: أَيْنَ الَّذِيْنَ كَانَتْ تَتَجَافَى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ؟ فَيَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِيْلٌ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُوْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ إِلَى الْحِسَابِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگ قیامت کے دن ایک میدان میں اکٹھے کئے جائیں گے اور ایک منادی اعلان کرے گا، جن لوگوں کے پہلو (اپنے رب کی یاد میں) بستروں سے جدا رہتے تھے، وہ کہاں ہیں؟ وہ کھڑے ہو جائیں گے، ان کی تعداد بہت کم ہو گی اور وہ جنت میں بغیر حساب و کتاب کے داخل ہوجائیں گے پھر باقی (بچ جانے والے) لوگوں کے حساب وکتاب کا حکم جاری کردیا جائے گا۔‘‘

٥١٢ / ٥٢۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَشْرَافُ أُمَّتِي حَمَلَةُ الْقُرْآنِ وَأَصْحَابُ اللَّيْلِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

الحديث رقم ٥١: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣ / ١٦٩، الرقم: ٣٢٤٤، ٦٩٣، ٣٢٤٦، ونحوه الحاكم في المستدرك، ٢ / ٤٣٣، الرقم: ٣٥٠٨، وابن المبارك في كتاب الزهد، ١ / ١٠١، الرقم: ٣٥٣، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٤ / ١٠٢، والطبري في جامع البيان، ٣٠ / ١٨٦، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣ / ٤٦١۔

الحديث رقم ٥٢: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٢ / ٥٥٦، الرقم: ٢٧٠٣، والإسماعيلي في معجم الشيوخ، ١ / ٣١٩، الرقم: ٦، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢ / ١٢٥، الرقم: ١٢٦٦٢، (إِلَّا وَأَصْحَابُ اللَّيْلِ) والمنذري في الترغيب والترهيب، ١ / ٢٤٣، الرقم: ٩٣٠، وقال المنذري: رواه ابن أبي الدنيا في كتاب التهجد، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧ / ١٦١۔

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قرآن کے عالم و عامل اور شب زندہ دار (لوگ) میری امت کے اشراف (سردار) ہیں۔''

٥١٣ / ٥٣۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ: مَكْتُوْبٌ فِي التَّوْرَاةِ لَقَدْ أَعَدَّ اللهُ لِلَّذِيْنَ تَتَجَافَى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ مَا لَمْ تَرَ عَيْنٌ، وَلَمْ تَسْمَعْ أُذُنٌ وَ لَمْ يَخْطُرْ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ، وَلَا يَعْلَمُهُ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ، وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ قَالَ: وَنَحْنُ نَقْرَؤُهَا: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ [السجدة، ٣٢:١٧]. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تورات میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تہجد گزاروں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں، کسی کان نے سنی نہیں، کسی انسان کے دل میں ان کا خیال (تک) نہیں آیا، نہ ہی انہیں کوئی مقرب فرشتہ جانتا ہے اور نہ ہی کوئی نبی مرسل۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم بھی قرآن پاک میں اس (مفہوم) کے ہم معنی آیت تلاوت کرتے ہیں: ''سو کسی کو معلوم نہیں جو آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے پوشیدہ رکھی گئی ہے، یہ ان (اعمالِ صالحہ) کا بدلہ ہوگا جو وہ کرتے رہے تھے۔''

٥١٤ / ٥٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الآخِرُ

الحديث رقم ٥٣: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٤٤٨، الرقم: ٣٥٥٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٣٤، ١٠٨، الرقم: ٣٤٠٠٣، ٣٤٥٦٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٤٦، الرقم: ٩٣٨.

الحديث رقم ٥٤: أخرجه البخاري في الصحيح، أبواب: التهجد، باب: الدُّعاءِ وَ الصَّلَاةِ مِن آخِرِ اللَّيْلِ، ١/٣٨٤، الرقم: ١٠٩٤، وفي كتاب: الدعوات، باب: الدُّعاءُ نصفَ اللَّيْلِ، ٥/٢٣٣٠، الرقم: ٥٩٦٢، وفي كتاب: التوحيد، باب: قول ←

فَيَقُوْلُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيْبَ لَهُ، وَمَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات کو جب رات کا تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو آسمان دنیا پر نزولِ اجلال فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے: ہے کوئی جو مجھ سے دعا کرے تاکہ میں اس کی دعا قبول کروں، ہے کوئی جو مجھ سے سوال کرے کہ میں اسے عطا کروں، ہے کوئی جو مجھ سے معافی چاہے کہ اسے بخش دوں۔‘‘

٥١٥ / ٥٥۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَكَانَ أَوَّلُ مَا سَمِعْتُ مِنْ كَلَامِهِ ﷺ أَنْ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوْا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْأَرْحَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

------ الله تعالى: يريدونَ أَن يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللهِ [الفتح: ١٥]، ٦ / ٢٧٢٣، الرقم: ٧٠٥٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: الترغيب في الدعاء والذكر في آخر الليل والإجابة فيه، ١ / ٥٢١، الرقم: ٧٠٥، والترمذي في السنن، كتاب: الصلاة عن رسول الله ﷺ باب: ما جاء في نُزُولِ الرَّبِّ ﷻ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنيا كُلَّ لَيْلَة، ٢ / ٣٠٧، الرقم: ٤٤٦، وقال أَبُوْعِيْسَى: وَهَذَا أَصحُّ الرِّوَايَاتِ. وفي كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: (٧٩)، ٥ / ٥٢٦، الرقم: ٣٤٩٨، وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، والنسائي في السنن الكبرى، ٤ / ٤٢٠، الرقم: ٧٧٦٨، ١٠٣١٣، ١٠٣١٤، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في أي ساعات اللّيل أفضل، ١ / ٤٣٥، الرقم: ١٣٦٦، ومالك في الموطأ، ١ / ٢١٤، الرقم: ٤٩٨۔

الحديث رقم ٥٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله ﷺ، باب: (٤٢)، ٤ / ٦٥٢، الرقم: ٢٤٨٥، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في قيام الليل، ١ / ٤٢٣، الرقم: ١٣٣٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥ / ٤٥١، الرقم: ٢٣٨٣٥۔

وَقَالَا أَبُوْعِيْسَى وَالْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے پہلا کلام جو میں نے سنا یہ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! سلام پھیلاؤ (یعنی کثرت سے ایک دوسرے کو سلام کیا کرو) کھانا کھلایا کرو، خونی رشتوں کے ساتھ بھلائی کیا کرو اور راتوں کو (اٹھ کر) نماز پڑھا کرو، جب کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔‘‘

فَصْلٌ فِي الْمَدَائِحِ النَّبَوِيَّةِ وَإِنْشَادِهَا

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی مدح اور نعت خوانی کا بیان﴾

٥١٦ / ٥٦۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لِحَسَّانَ: إِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللهِ وَرَسُوْلِهِ، وَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، يَقُوْلُ: هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفَى وَاشْتَفَى. قَالَ حَسَّانُ:

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ وَعِنْدَ اللهِ فِي ذَاكَ الْجَزَاءُ

هَجَوْتَ مُحَمَّدً بَرًّا حَنِيْفًا رَسُوْلَ اللهِ شِيْمَتُهُ الْوَفَاءُ

فَإِنَّ أَبِي وَ وَالِدَهُ وَعِرْضِي لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: (اے حسان) جب تک تم اللہ ﷻ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ان کا دفاع کرتے

الحديث رقم ٥٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: من أحب أن لا يسب نسبه، ٣ / ١٢٩٩، الرقم: ٣٣٣٨، وفي كتاب: المغازي، باب: حديث الإفك، ٤ / ١٥٢٣، الرقم: ٣٩١٤، وفي كتاب: الأدب، باب: هجاء المشركين، ٥ / ٢٢٧٨، الرقم: ٥٧٩٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل حسان بن ثابت ﷺ، ٤ / ١٩٣٤۔ ١٩٣٥، الرقم: ٢٤٨٩۔٢٤٩٠، وابن حبان في الصحيح، ١٣ / ١٠٣، الرقم: ٥٧٨٧، وأبو يعلى في المسند، ٧ / ٣٤١، الرقم: ٤٣٧٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥ / ٢٧٣، الرقم: ٢٦٠٢١، والحاكم في المستدرك، ٣ / ٥٥٥، الرقم: ٦٠٦٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠ / ٢٣٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٤ / ٣٨، الرقم: ٣٥٨٢، والبغوى في شرح السنة، ١٢ / ٣٧٧، الرقم: ٣٤٠٨۔

رہو گے روح القدس (جبرائیل علیہ السلام) تمہاری تائید کرتے رہیں گے، نیز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ حسان نے کفارِ قریش کی ہجو کرکے مسلمانوں کو شفا دی (یعنی ان کا دل ٹھنڈا کر دیا) اور اپنے آپ کو شفا دی (یعنی اپنا دل ٹھنڈا کیا) حضرت حسان نے (کفار کی ہجو میں) کہا:

''تم نے محمد ﷺ کی ہجو کی، تو میں نے آپ ﷺ کی طرف سے جواب دیا ہے اور اس کی اصل جزا اللہ ﷻ ہی کے پاس ہے۔''

''تم نے محمد ﷺ کی ہجو کی، جو نیک اور ادیانِ باطلہ سے اعراض کرنے والے ہیں، وہ اللہ ﷻ کے (سچے) رسول ہیں اور ان کی خصلت وفا کرنا ہے۔''

''بلا شبہ میرا باپ، میرے اجداد اور میری عزت (ہمارا سب کچھ)، محمد مصطفیٰ ﷺ کی عزت و ناموس کے دفاع کے لئے تمہارے خلاف ڈھال ہیں۔''

٥١٧/ ٥٧۔ عَنْ عُرْوَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها تَكْرَهُ أَنْ يُسَبَّ عِنْدَهَا حَسَّانُ وَتَقُوْلُ: فَإِنَّهُ قَالَ:

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کو (سخت) ناپسند فرماتی تھیں کہ ان کے سامنے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا جائے (حضرت حسان بھی ان پر تہمت لگانے والوں میں شامل تھے) فرماتی تھیں (انہیں برا بھلا مت کہو) انہوں نے (حضور نبی اکرم ﷺ کی شان میں) یہ نعت پڑھی ہے:

الحديث رقم ٥٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: حديث الإفك، ٤/ ١٥١٨، الرقم: ٣٩١٠، ومسلم في الصحيح، كتاب: التوبة، باب: في حديث الإفك وقبول توبة القاذف، ٤/ ٢١٣٧، الرقم: ٢٧٧٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/ ٢٩٦، الرقم: ٨٩٣١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ١٩٧، وأبويعلى في المسند، ٨/ ٣٤١، الرقم: ٤٩٣٣، والحاكم في المستدرك، ٣/ ٥٥٥، الرقم: ٦٠٦٠۔

''بلاشبہ میرا باپ، میرے اجداد اور میری عزت (ہمارا سب کچھ)، محمد مصطفیٰ ﷺ کی عزت و ناموس کے دفاع کے لئے تمہارے خلاف ڈھال ہیں۔''

٥١٨ / ٥٨۔ عَنْ هِشَامٍ رضي الله عنه عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ رضي الله عنها، فَقَالَتْ: لَا تَسُبَّهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

''حضرت ہشام رضی اللہ عنہ نے اپنے والد (حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما) سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا: میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنے لگا (کیونکہ وہ بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے والوں میں شامل تھے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: انہیں برا بھلا نہ کہو وہ (اپنی شاعری کے ذریعے) رسول اللہ ﷺ کا کفار کے مقابلہ میں دفاع کیا کرتے تھے۔''

٥١٩ / ٥٩۔ عَنِ الْبَرَاءِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِحَسَّانَ: اهْجُهُمْ أَوْهَاجِهِمْ وَجِبْرِيْلُ مَعَكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الحديث رقم ٥٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب، حديث الإفك، ٤ / ١٥٢٣، الرقم: ٣٩١٤، وفي كتاب: الأدب، باب: هجاء المشركين، ٥ / ٢٢٧٨، الرقم: ٥٧٩٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل حسان بن ثابت رضي الله عنه، ٤ / ١٩٣٣، الرقم: ٢٤٨٧، والبخاري في الأدب المفرد، ١ / ٢٩٩، الرقم: ٨٦٣، والحاكم في المستدرك، ٣ / ٥٥٥، الرقم: ٦٠٦٣، وقال: هذا حديث صحيح، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٣ / ١٠٧، الرقم: ١٤٩.

الحديث رقم ٥٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: بدء الخلق، باب: ذكر الملائكة، ٣ / ١١٧٦، الرقم: ٣٠٤١، وفي كتاب: المغازي، باب: مرجع النبي ﷺ من الأحزاب ومخرجه إلى بنى قريظة، ٤ / ١٥١٢، الرقم: ٣٨٩٧، وفي كتاب: الأدب، باب: هجاء المشركين، ٥ / ٢٢٧٩، الرقم: ٥٨٠١، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة رضي الله عنهم، باب: فضائل حسان بن ثابت رضي الله عنه، ٤ / ١٩٣٣، الرقم: ٢٤٨٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٣ / ٤٩٣، الرقم: ٦٠٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤ / ٣٠٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠ / ٢٣٧، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤ / ٢٩٨، والطبراني في المعجم الصغير، ١ / ٩٠، الرقم: ١١٩ ←

وفي رواية البخاري: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ ﷺ: اهْجُ الْمُشْرِكِيْنَ فَإِنَّ جِبْرِيْلَ مَعَكَ.

''حضرت براء ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسان ﷺ سے فرمایا: مشرکین کی ہجو کرو (یعنی ان کی مذمت میں اشعار پڑھو) اور حضرت جبرائیل ؑ بھی (اس کام میں) تمہارے ساتھ ہیں۔''

بخاری کی ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے قریظہ کے روز حضرت حسان بن ثابت ﷺ سے فرمایا: ''مشرکین کی ہجو (یعنی مذمت) کرو یقیناً جبرائیل ؑ بھی (میری ناموس کے دفاع میں) تمہارے ساتھ شریک ہیں۔''

٥٢٠ / ٦٠۔ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ رضي الله عنها وَعِنْدَهَا حَسَّانُ ابْنُ ثَابِتٍ ﷺ يُنْشِدُهَا شِعْرًا يُشَبِّبُ بِأَبْيَاتٍ لَهُ وَقَالَ:

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيْبَةٍ وَتُصْبِحُ غَرْثَى مِنْ لُحُوْمِ الْغَوَافِلِ

فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ رضي الله عنها: لَكِنَّكَ لَسْتَ كَذَلِكَ قَالَ مَسْرُوْقٌ: فَقُلْتُ لَهَا: لِمَ تَأْذَنِيْنَ لَهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْكِ وَقَدْ قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝﴾ [النور، ٢٤: ١١] فَقَالَتْ: وَأَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَمَى قَالَتْ لَهُ: إِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ أَوْ يُهَاجِي عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

.... وفي المعجم الأوسط، ٢/ ٤٩، الرقم: ١٢٠٩، ٣/ ٢٦٨، الرقم: ٣١٠٨، وفي المعجم الكبير، ٤/ ٤١، الرقم: ٣٥٨٨۔ ٣٥٨٩، وابن تيمية في الصارم المسلول، ١/ ٢١٤۔

الحديث رقم ٦٠: أخرجه البخارى في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: حديث الإفك، ٤/ ١٥٢٣، الرقم: ٣٩١٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل حسان بن ثابت ﷺ، ٤/ ١٩٣٤، الرقم: ٢٤٨٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/ ٢٣٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٣/ ١٣٥، الرقم: ١٧٥۔

''حضرت مسروق بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عائشہ رضي اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے، درآں حالیکہ ان کے پاس حضرت حسان رضی اللہ عنہ بیٹھے انہیں اپنے اشعار سنا رہے تھے، حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: ''وہ پاکیزہ اور دانشمند ہیں ان پر کسی کے عیب جوئی کی تہمت نہیں ہے وہ صبح غافلوں کے گوشت سے بھوکی اٹھتی ہیں (یعنی کسی کی غیبت نہیں کرتیں)۔'' حضرت عائشہ رضي اللہ عنہا نے ان سے (ازراہ تفننًا) فرمایا: لیکن تم اس طرح نہیں تھے، مسروق نے کہا: آپ انہیں اپنے پاس آنے کی کیوں اجازت دیتی ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''اور ان میں سے جس نے اس (بہتان) میں سب سے زیادہ حصہ لیا اس کے لئے زبردست عذاب ہے۔'' حضرت عائشہ رضي اللہ عنہا نے فرمایا: اندھے ہونے سے زیادہ اور کون سا بڑا عذاب ہوگا؟ حضرت حسان رضی اللہ عنہ تو حضور نبی اکرم ﷺ کے دفاع میں کفار کو جواب دیتے تھے، یا ان (کفار) کی ہجو و مذمت کرتے تھے۔''

٥٢١ / ٦١۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُوْمُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَوْ قَالَ: يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. وَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا يُفَاخِرُ أَوْ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ مسجد نبوی میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لئے منبر رکھتے تھے جس پر وہ کھڑے

الحديث رقم ٦١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الأدب عن رسول الله ﷺ، باب: ملجاء في إنشاد الشعر، ٥/ ١٣٨، الرقم: ٢٨٤٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦ /٧٢، الرقم: ٢٤٤٨١، والحاكم في المستدرك، ٣/ ٥٥٤۔ ٥٥٥، الرقم: ٦٠٥٨۔٦٠٥٩، والطحاوي في شرح معانى الآثار، ٤/ ٢٩٨، وأبو يعلى في المسند، ٨/ ١٨٩، الرقم: ٤٧٤٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٤/ ٣٧، الرقم: ٣٥٨٠، والخطيب البغدادي في موضح أوهام الجمع والتفريق، ٢/ ٤٢٣، الرقم: ٤٢٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/ ١٢٣۔

ہو کر حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف سے (مشرکین کے مقابلہ میں) فخر یا دفاع کرتے تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے: بے شک اللہ تعالیٰ روح القدس کے ذریعے حسان کی مدد فرماتا رہے گا۔ جب تک وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے فخر یا دفاع کرتا رہے گا۔''

٥٢٢ / ٦٢۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ فَيَقُومُ عَلَيْهِ يَهْجُوْ مَنْ قَالَ فِي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ مَعَ حَسَّانَ مَا نَافَحَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لئے مسجد میں منبر رکھوایا کرتے تھے اور وہ اس پر کھڑے ہو کر حضور نبی اکرم ﷺ کی گستاخی کرنے والوں کی ہجو (یعنی مذمت) کیا کرتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک جب تک حسان رسول اللہ ﷺ کی طرف سے دفاع کرتا رہے گا روح القدس (حضرت جبرائیل علیہ السلام) بھی حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے ساتھ (ان کے مددگار) ہوں گے۔''

٥٢٣ / ٦٣۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَنَى لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يُنْشِدُ عَلَيْهِ الشِّعْرَ.

وفي رواية: يَهْجُوْ عَلَيْهِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اهْجُهُمْ أَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيْلُ مَعَكَ.

الحديث رقم ٦٢: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الأدب، باب: ماجاء في الشعر، ٤ / ٣٠٤، الرقم: ٥٠١٥، والعسقلاني في فتح البارى، ١ / ٥٤٨، الرقم: ٤٤٢، والشوكاني في نيل الأوطار، ٢ / ١٦٩۔

الحديث رقم ٦٣: أخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤ / ٢٩٨، وابن شاهين في ناسخ الحديث ومنسوخه، ١ / ٤٨٤، الرقم: ٦٤٨، وابن عدي في الكامل، ٤ / ٢٧٤، الرقم: ١١٠٦، وابن تيمية في الصارم المسلول، ١ / ٢١٤، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٤ / ٣٠٠، الرقم: ٤٩١٣۔

رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَابْنُ شَاهِيْنَ وَابْنُ عَدِيٍّ وَوَافَقَهُ ابْنُ تَيْمِيَّةَ وَالذَّهَبِيُّ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لئے مسجد میں منبر بنوا رکھا تھا۔ وہ اس پر (حضور نبی اکرم ﷺ کی شان میں) نعت پڑھتے۔‘‘

اور ایک روایت میں ہے کہ اس پر کھڑے ہو کر (حضور نبی اکرم ﷺ کے دفاع میں) مشرکین کی ہجو کرتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’مشرکین کی ہجو کرو اور حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی تمہارے ساتھ (اس کام میں مدد گار) ہیں۔‘‘

٥٢٤ / ٦٤۔ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيْعٍ رضی الله عنه قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ إِنِّي قَدْ مَدَحْتُ بِمَدْحَةٍ وَمَدَحْتُكَ بِأُخْرَى فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَاتِ وَابْدَأْ بِمَدْحَةِ اللهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

’’حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ بے شک میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی ہے اور آپ ﷺ کی نعت بیان کی ہے۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا لاؤ (مجھے بھی سناؤ) اور ابتداء اللہ تعالیٰ کی حمد سے کرو۔‘‘

٥٢٥ / ٦٥۔ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيْعٍ رضی الله عنه قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي قَدْ حَمِدْتُ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِمَحَامِدَ وَمِدَحٍ،

الحديث رقم ٦٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤ / ٢٤، الرقم: ١٥٧١١، والطبراني في العجم الكبير، ١ / ٢٨٧، الرقم: ٨٤٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤ / ٨٩، الرقم: ٤٣٦٥، والبخاري في الأدب المفرد، ١ / ١٢٦، الرقم: ٣٤٢، والحسيني في البيان والتعريف، ٢ / ٢٥٢، الرقم: ١٦٣٦، وقال: أخرجه البغوى، وابن عدي في الكامل، ٥ / ٢٠٠۔

الحديث رقم ٦٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣ / ٤٣٥، الرقم: ١٥٠٣٣، ١٥٠٣٨، وفي فضائل الصحابة، ١ / ٢٦٠۔ ٢٦١، الرقم: ٣٣٤۔ ٣٣٥، والبخاري في الأدب المفرد، ١ / ١٢٥، الرقم: ٣٤٢، والطبراني في المعجم الكبير، ١ / ٢٨٧ ←

وَإِيَّاكَ، قَالَ: هَاتِ مَا حَمِدْتَ بِهِ رَبَّكَ ﷻ قَالَ: فَجَعَلْتُ أُنْشِدُهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْنُعَيْمٍ.

وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت اسود بن سریع ﷛ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور آپ کی مدحت و نعت بیان کی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: لاؤ مجھے بھی سناؤ (اور ابتداء) اللہ تعالیٰ کی حمد سے کرو جو تم نے بیان کی ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ میں نے (حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے) پڑھنا شروع کر دیا۔‘‘

٥٢٦/٦٦۔ عَنْ أَنَسٍ ﷛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ ﷛ بَيْنَ يَدَيْهِ يَمْشِي وَهُوَ يَقُوْلُ:

خَلُّوا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيْلِهِ الْيَوْمَ نَضْرِبْكُمْ عَلَى تَنْزِيْلِهِ

ضَرْبًا يَزِيْلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيْلِهِ وَيُذْهِلُ الْخَلِيْلَ عَنْ خَلِيْلِهِ

------ الرقم: ٨٤٤، وأبونعيم في حلية الأولياء، ١/٤٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/١١٨، ٩/٦٦، ١٠/٩٥، وقال: رجال أحمد رجال الصحيح، والحسيني في البيان والتعريف، ١/١٥٤، الرقم: ٤١١، وقال: أخرجه الإمام أحمد والبخاري في الأدب والنسائي والحاكم أحد أسانيد أحمد رجاله رجال الصحيح، والمناوي في فيض القدير، ٢/١٦٢، وقال: أحد أسانيد أحمد رجاله رجال الصحيح.

الحديث رقم ٦٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الأدب عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في إنشاد الشعر، ٥/١٣٩، الرقم: ٢٨٤٧، والنسائي في السنن، كتاب: مناسك الحج، باب: إنشاد الشعر في الحرم والمشي بين يدي الإمام، ٥/٢٠٢، الرقم: ٢٨٧٣، وفي السنن الكبرى، ٢/٣٨٣، الرقم: ٣٨٥٦، والبغوي في شرح السنة، ١٢/٣٧٤-٣٧٥، الرقم: ٣٤٠٤-٣٤٠٥، وقال: إسناده صحيح، والعسقلاني في فتح الباري، ٧/٥٠٢، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١/٢٣٥، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٣/١٥١، والقسطلاني في المواهب اللدنية، ١/٢٩٧.

فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا ابْنَ رَوَاحَةَ، بَيْنَ يَدَي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَفِي حَرَمِ اللهِ تَقُوْلُ الشِّعْرَ؟ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: خَلِّ عَنْهُ يَا عُمَرُ، فَلَهِيَ أَسْرَعُ فِيْهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَغَوِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عمرہ قضاء کے موقع پر حضور نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ میں اس شان سے داخل ہوئے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے آگے آگے چل رہے تھے اور یہ اشعار پڑھ رہے تھے:

''کافروں کے بیٹو! حضور نبی اکرم ﷺ کے راستہ سے ہٹ جاؤ۔ آج ان کے آنے پر ہم تمہاری گردنیں ماریں گے۔ ایسی ضرب جو کھوپڑیوں کو گردن سے جدا کردے اور دوست کو دوست سے الگ کردے۔''

اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عبداللہ بن رواحہ! رسول اللہ ﷺ کے سامنے اور اللہ تعالیٰ کے حرم میں شعر کہتے ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! اسے چھوڑ دو! یہ اشعار اِن (دشمنوں) کے حق میں تیروں سے تیز تر اثر کرتے ہیں۔''

٥٢٧ / ٦٧۔ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَنْشَدَ النَّبِيَّ ﷺ كَعْبُ بْنُ زُهَيْرٍ بَانَتْ سُعَادُ فِي مَسْجِدِهِ بِالْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا بَلَغَ قَوْلَهُ:

إِنَّ الرَّسُوْلَ لَنُوْرٌ يُسْتَضَاءُ بِهِ وَ صَارِمٌ مِنْ سُيُوْفِ اللهِ مَسْلُوْلُ

أَشَارَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِكُمِّهِ إِلَى الْخَلْقِ لِيَسْمَعُوْا مِنْهُ ....الحديث.

الحديث رقم ٦٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣ / ٦٧٠۔ ٦٧٣، الرقم: ٦٤٧٧۔ ٦٤٧٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠ / ٢٤٣، الرقم: ٧٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩ / ١٧٧۔١٧٨، الرقم: ٤٠٣، وابن قانع في معجم الصحابة، ٢ / ٣٨١، والعسقلاني في الإصابة، ٥ / ٥٩٤، وابن هشام في السيرة النبوية، ٥ / ١٩١، والكلاعي في الاكتفاء، ٢ / ٢٦٨، وابن كثير في البداية والنهاية (السيرة)، ٤ / ٣٧٣۔

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وفي رواية: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا انْتَهَى خَبْرُ قَتْلِ ابْنِ خَطْلٍ إِلَى كَعْبِ بْنِ زُهَيْرِ بْنِ أَبِي سَلْمَى وَكَانَ بَلَغَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم أَوْعَدَهُ بِمَا أَوْعَدَهُ ابْنَ خَطْلٍ فَقِيْلَ لِكَعْبٍ إِنْ لَمْ تُدْرِكْ نَفْسَكَ قُتِلْتَ، فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَسَأَلَ عَنْ أَرَقِّ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَدُلَّ عَلَى أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنه وَأَخْبَرَهُ خَبَرَهُ فَمَشَى أَبُوْبَكْرٍ وَكَعْبٌ عَلَى إِثْرِهِ حَتَّى صَارَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ يَعْنِي أَبَابَكْرٍ: الرَّجُلُ يُبَايِعُكَ فَمَدَّ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم يَدَهُ فَمَدَّ كَعْبٌ يَدَهُ فَبَايَعَهُ وَسَفَرَ عَنْ وَجْهِهِ فَأَنْشَدَهُ:

نَبِئْتُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ أَوْعَدَنِي   وَالْعَفْوُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ مَأْمُوْلُ

إِنَّ الرَّسُوْلَ لَنُوْرٌ يُسْتَضَاءُ بِهِ   مُهَنَّدٌ مِنْ سُيُوْفِ اللهِ مَسْلُوْلُ

فَكَسَاهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم بُرْدَةً لَهُ فَاشْتَرَاهَا مُعَاوِيَةُ رضي الله عنه مِنْ وَلَدِهِ بِمَالٍ فَهِيَ الَّتِي تَلْبَسُهَا الْخُلَفَاءُ فِي الْأَعْيَادِ.

رَوَاهُ ابْنُ قَانِعٍ وَالْعَسْقَلَانِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ فِي الْبَدَايَةِ، وَقَالَ: قُلْتُ: وَرَدَ فِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَعْطَا بُرْدَتَهُ حِيْنَ أَنْشَدَهُ الْقَصِيْدَةَ ...... وَهَكَذَا الْحَافِظُ أَبُوْالْحَسَنِ ابْنُ الْأَثِيْرِ فِي الْغَابَةِ قَالَ هِيَ الْبُرْدَةُ الَّتِي عِنْدَ الْخُلَفَاءِ، قُلْتُ: وَهَذَا مِنَ الْأُمُوْرِ الْمَشْهُوْرَةِ جِدًّا.

”حضرت موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کعب بن زہیر نے اپنے مشہور قصیدے ”بانت سعاد“ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد نبوی میں مدح کی اور جب اپنے اس قول پر پہنچا:

”بیشک (یہ) رسولِ مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ نور ہیں جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے اور

آپ ﷺ (کفر وظلمت کے علمبرداروں کے خلاف) اللہ تعالیٰ کی تیز دھار تلواروں میں سے ایک عظیم تیغِ آبدار ہیں۔‘‘

حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے دستِ اقدس سے لوگوں کی طرف اشارہ کیا کہ وہ انہیں (یعنی کعب بن زہیر) کو (غور سے) سنیں۔‘‘

اور حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جب کعب بن زہیر کے پاس (گستاخِ رسول) ابن خطل کے قتل کی خبر پہنچی اور اسے یہ خبر بھی پہنچ چکی تھی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے بھی وہی دھمکی دی ہے جو آپ ﷺ نے ابن خطل کو دی تھی تو کعب سے کہا گیا کہ اگر تو بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی ہجو سے باز نہیں آئے گا تو قتل کر دیا جائے گا تو اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کے سب سے زیادہ نرم دل صحابی کے بارے میں معلومات کیں تو اسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتایا گیا تو وہ ان کے پاس گیا اور انہیں اپنی ساری بات بتا دی پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور کعب بن زہیر چپکے سے چلے (تاکہ کوئی صحابی راستے میں ہی اسے پہچان کر قتل نہ کر دے) یہاں تک کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے پہنچ گئے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) یہ ایک آدمی ہے جو آپ کی بیعت کرنا چاہتا ہے سو حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا دستِ اقدس آگے بڑھایا تو کعب بن زہیر نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر آپ ﷺ کی بیعت کر لی پھر اپنے چہرے سے نقاب ہٹا لیا اور اپنا وہ قصیدہ پڑھا جس میں ہے:

’’مجھے خبر دی گئی کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دھمکی دی ہے اور رسول اللہ ﷺ کے ہاں عفو و درگزر کی (زیادہ) امید کی جاتی ہے۔‘‘

اور اسی قصیدہ میں ہے:

’’بیشک (یہ) رسولِ مکرم ﷺ وہ نور ہیں جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے اور آپ ﷺ (کفر وظلمت کے علمبرداروں کے خلاف) اللہ تعالیٰ کی تیز دھار تلواروں میں سے ایک عظیم تیغِ آبدار ہیں۔‘‘

پس حضور نبی اکرم ﷺ نے (خوش ہو کر) اسے اپنی چادر پہنائی جس کو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کی اولاد سے مال کے بدلہ میں خرید لیا اور یہی وہ چادر ہے جسے (بعد میں) خلفاء

عیدوں (اوراہم تہواروں کے موقع) پر پہنا کرتے تھے۔

اس حدیث کو امام ابن قانع اور امام عسقلانی نے روایت کیا ہے اور امام ابن کثیر نے ''البدایہ'' میں روایت کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ میں کہتا ہوں کہ بعض روایات میں آیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی چادر مبارک ان کو اس وقت عطا فرمائی جب انہوں نے اپنے قصیدے کے ذریعے آپ ﷺ کی مدح فرمائی...... اور اسی طرح حافظ ابوالحسن ابن الاثیر نے ''اسد الغابہ'' میں بیان کیا ہے کہ یہ وہی چادر ہے جو خلفا کے پاس رہی اور یہ بہت ہی مشہور واقعہ ہے۔''

٥٢٨ / ٦٨۔ عَنْ خُرَيْمِ بْنِ أَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنهما: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي أُرِيْدُ أَنْ أَمْدَحَكَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَاتِ لَا يَفْضُضُ اللهُ فَاكَ فَأَنْشَأَ الْعَبَّاسُ رضي الله عنه يَقُوْلُ:

وَأَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ أَشْرَقَتِ الْأَرْضُ وَضَائَتْ بِنُوْرِكَ الْأُفُقُ

فَنَحْنُ فِي الضِّيَاءِ وَفِي النُّوْرِ وَسُبُلُ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِي وَالْحَاكِمُ وَأَبُوْنُعَيْمٍ.

''حضرت خریم بن اوس بن حارثہ بن لام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی

الحديث رقم ٦٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٤ / ٢١٣، الرقم: ٤١٦٧، والحاكم في المستدرك، ٣ / ٣٦٩، الرقم: ٥٤١٧، وأبونعيم في حلية الأولياء، ١ / ٣٦٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨ / ٢١٧، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢ / ١٠٢، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ١ / ٥٣، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٢ / ٤٤٧، الرقم: ٦٦٤، والعسقلاني في الإصابة، ٢ / ٢٧٤، الرقم: ٢٢٤٧، والخطابي في إصلاح غلط المحدثين، ١ / ١٠١، الرقم: ٥٧، وابن قدامة في المغني، ١٠ / ١٧٦، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١ / ٦٦، وابن كثير في البداية والنهاية (السيرة)، ٢ / ٢٥٨، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٣ / ١٤٦، والحلبي في السيرة، ١ / ٩٢۔

اکرم ﷺ کے خدمتِ اقدس میں موجود تھے تو حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما نے آپ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کی مدح و نعت پڑھنا چاہتا ہوں تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لاؤ مجھے سناؤ اللہ تعالیٰ تمہارے دانت صحیح و سالم رکھے (یعنی تم اسی طرح کا عمدہ کلام پڑھتے رہو) تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے یہ پڑھنا شروع کیا:

''اور آپ وہ ذات ہیں کہ جب آپ کی ولادت باسعادت ہوئی تو (آپ کے نور سے) ساری زمین چمک اٹھی اور آپ کے نور سے اُفقِ عالم روشن ہوگیا پس ہم ہیں اور ہدایت کے راستے ہیں اور ہم آپ کی عطا کردہ روشنی اور آپ ہی کے نور میں ان (ہدایت کی راہوں) پر گامزن ہیں۔''

٥٢٩ / ٦٩۔ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ النَّابِغَةَ الْجَعْدِيَّ (وَإِسْمُهُ قَيْسُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ لَهُ صُحْبَةٌ) يَقُوْلُ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَأَنْشَدْتُهُ قَوْلِي...... فَلَمَّا أَنْشَدْتُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَفْضُضُ اللهُ فَاكَ. قَالَ: وَكَانَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ ثَغْرًا. وَكَانَ إِذَا سَقَطَتْ لَهُ سِنٌّ نَبَتَتْ أُخْرَى.

وفي رواية: عَبْدِ اللهِ بْنِ جَرَّادٍ لِهَذَا لْخَبْرِ، قَالَ: فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ كَأَنَّ فَاهُ الْبَرْدُ الْمَنْهَلُ يَتَلَأْلَأُ وَيُبْرِقُ، مَا سَقَطَتْ لَهُ سِنٌّ وَلَا تَفَلَّتَتْ لِقَوْلِ

الحديث رقم ٦٩: أخرجه ابن عبد البر في الاستيعاب، ٤ / ١٥١٤-١٥١٧، ١٧٤٣، الرقم: ٢٦٤٨، ٣١٥٤، والعسقلاني في الإصابة، ٥ / ٥٨٨، الرقم: ٧٤٠٧، ٦ / ٣٩٤، وقال: أخرجه البزار وأبونعيم في تاريخ أصبهان، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨ / ١٢٦، وقال: رواه البزار، والحارث في المسند (زوائد الهيثمي)، ٢ / ٨٤٤، الرقم: ٨٩٤، وابن حيان في طبقات المحدثين بأصبهان، ١ / ٢٧٤-٢٧٦، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢ / ٢٨٢، وابن كثير في البداية والنهاية (السيرة)، ٦ / ١٦٨، وفي ريح النسرين فيمن عاش من الصحابة، ١ / ٧٧، والقنوجي في أبجد العلوم، ١ / ٣٢٩، وقال: أخرجه السيوطي والبيهقي.

رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: أَجَدْتَ لَا يَفْضُضِ اللهُ فَاكَ. قَالَ: وَعَاشَ النَّابِغَةُ بِدَعْوَةِ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى أَتَتْ عَلَيْهِ مِائَةٌ وَاثْنَتَا عَشَرَةَ سَنَةً.

رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَالْعَسْقَلَانِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ وَقَالَ: رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

وَقَالَ السُّيُوْطِيُّ فِي الْخَصَائِصِ: أَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ وَأَبُوْنُعَيْمٍ مِنْ طَرِيْقِ يَعْلَى بْنِ الْأَشْدَقِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّابِغَةَ ﷺ نَابِغَةَ بَنِي جَعْدَةَ ﷺ يَقُوْلُ: أَنْشَدْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ هَذَا الشِّعْرَ فَأَعْجَبَهُ، فَقَالَ: أَجَدْتَ لَا يَفْضُضِ اللهُ فَاكَ. فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ وَلَقَدْ أَتَى عَلَيْهِ نَيِّفٌ وَمِائَةٌ سَنَةٍ وَمَا ذَهَبَ لَهُ سِنٌّ ثُمَّ أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنِ النَّابِغَةِ وَأَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي أُسَامَةَ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْهُ وَفِيْهِ: فَكَانَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ ثَغْرًا فَكَانَ إِذَا سَقَطَتْ لَهُ سِنٌّ نَبَتَتْ لَهُ أُخْرَى وَأَخْرَجَهُ ابْنُ السُّكْنِ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْهُ، وَفِيْهِ: فَرَأَيْتُ أَسْنَانَ النَّابِغَةِ أَبْيَضَ مِنَ الْبَرْدِ لِدَعْوَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

’’حضرت حسین بن عبید اللہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے اس نے بتایا جس نے حضرت نابغہ جعدی ﷺ (اور ان کا پورا نام قیس بن عبد اللہ بن عمرو ﷺ ہے اور انہیں صحبتِ رسول اللہ ﷺ کا شرف حاصل ہے) سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو اپنا کلام سنایا پس جب میں نے آپ ﷺ کی مدح کی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دانت سلامت رکھے (اور تم اسی طرح کا عمدہ کلام پڑھتے رہو) اور (اس دعا کے نتیجہ میں) وہ تمام لوگوں سے بڑھ کر خوبصورت دانتوں والے تھے اور جب ان کا کوئی دانت گرتا تو اس جگہ دوسرا دانت نکل آتا تھا۔‘‘

اور یہی حدیث عبد اللہ بن جراد سے بھی مروی ہے اس میں ہے کہ میں نے آپ (نابغہ جعدی ﷺ) کی طرف دیکھا گویا ان کا منہ (پہاڑوں پر) گری ہوئی برف کی طرف روشن اور چمکدار تھا۔ ان کا کوئی دانت گرا نہ خراب ہوا۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کی بدولت کہ ’’تم نے کیا خوب میری مدح کی ہے اللہ تعالیٰ تمہارے دانت سلامت رکھے۔‘‘ آپ بیان

کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی دعا کی بدولت حضرت نابغہ رضی اللہ عنہ نے طویل زندگی پائی یہاں تک کہ آپ ۱۱۲ سال زندہ رہے۔‘‘

امام سیوطی ’’الخصائص‘‘ میں بیان کرتے ہیں کہ امام بیہقی اور ابونعیم نے یعلی بن اشدق کے طریق سے یہ حدیث روایت کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نابغہ جو کہ نابغہ بنی جعدہ ہیں کو بیان کرتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں: میں نے اس شعر کے ذریعے حضور نبی اکرم ﷺ کی مدح سرائی کی تو آپ ﷺ کو یہ بہت پسند آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے کیا خوب کہا ہے! اللہ تعالیٰ تمہارے دانت سلامت رکھے۔ پس میں نے انہیں دیکھا کہ ان کی عمر سو اور کچھ سال اوپر ہوگئی تھی لیکن ان کا کوئی دانت نہیں گرا تھا۔ اور امام بیہقی نے یہ حدیث ایک اور طریق سے حضرت نابغہ سے روایت کی ہے اور ابن ابی اسامہ نے بھی ان ہی سے ایک اور طریق سے اس کی روایت کی ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں: ’’حضرت نابغہ رضی اللہ عنہ تمام لوگوں سے بڑھ کر خوبصورت دانتوں والے تھے اور جب ان کا کوئی دانت گرتا تو اس کی جگہ دوسرا دانت نکل آتا‘‘ اور امام ابن سکن نے آپ ہی سے ایک اور طریق سے اس کو روایت کیا ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں: ’’میں نے حضرت نابغہ رضی اللہ عنہ کے دندان سفید اولوں سے بڑھ کر سفید دیکھے اور یہ حضور نبی اکرم ﷺ کی ان کے لئے دعا کا نتیجہ تھا۔‘‘

٥٣٠ / ٧٠۔ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ اللهَ عزوجل قَدْ أَنْزَلَ فِي الشِّعْرِ مَا أَنْزَلَ فَقَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهِ وَلِسَانِهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَكَأَنَّ مَا تَرْمُوْنَهُمْ بِهِ نَضْحُ النَّبْلِ.

الحديث رقم ٧٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ٣٨٧، الرقم: ٢٧٢١٨، ٣/ ٤٥٦، وابن حبان في الصحيح، ١٣/ ١٠٢، الرقم: ٥٧٨٦، ١١/ ٥، الرقم: ٤٧٠٧، والبخاري في التاريخ الكبير، ٥/ ٣٠٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/ ٧٥، الرقم: ١٥١۔١٥٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/ ٢٣٩، والبغوي في شرح السنة، ١٢/ ٣٧٨، الرقم: ٣٤٠٩، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٣/ ١٣٢٥، والمزي في تهذيب الكمال، ٢٤/ ١٩٥، والحسيني في البيان والتعريف، ١/ ٢١٦، الرقم: ٥٦٦۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْبَغَوِيُّ.

''حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: بیشک اللہ تبارک و تعالیٰ نے شعر کے بارے میں نازل کیا جو نازل کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک مومن اپنی تلوار اور زبان دونوں کے ساتھ جہاد کرتا ہے اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! گویا جو الفاظ تم ان (کفار و مشرکین) کی مذمت میں کہتے ہو وہ (ان کے لئے) بمنزلہ تیر برسانے کے ہیں۔''

فَصْلٌ فِي فَضْلِ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

﴿زیارتِ قبور کی فضیلت کا بیان﴾

٥٣١ / ٧١۔ رَوَى أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: نَهَيْنَاكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ وَقَدْ أُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ فَزُوْرُوْهَا وَلَا تَقُوْلُوْا هِجْرًا.

رَوَاهُ أَبُوْحَنِيْفَةَ

''امام اعظم ابوحنیفہ علقمہ بن مرثد سے وہ سلیمان بن بریدہ سے اور وہ اپنے والد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ہم نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا، محمد مصطفیٰ (ﷺ) کو اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کرنے کا اذن دے دیا گیا ہے، سو (اب) تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو اور بے ہودہ باتیں مت کیا کرو۔''

٥٣٢ / ٧٢۔ عَنْ بُرَيْدَةَ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ

الحديث رقم ٧١: أخرجه الخوارزمى فى جامع المسانيد للإمام أبى حنيفة، ٢/١٩٩، وأبو يوسف فى كتاب الآثار، ١/٢٢٥، الرقم: ٩٩٦، والنسائى فى السنن، كتاب: الجنائز، باب: زيارة القبور، ٤/٨٩، الرقم: ٢٠٣٣، ومالك فى الموطأ، ٢/٤٨٥، الرقم: ١٠٣١، والشافعى فى المسند، ١/٣٦١، والحاكم فى المستدرك، ١/٥٣٢، الرقم: ١٣٩٣۔

الحديث رقم ٧٢: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: استئذان النبى ﷺ ربه عزوجل فى زيارة قبر أمه، ٢/٦٧٢، الرقم: ٩٧٧، وفى كتاب: الأضاحى، باب: بيان ماكان من النهى عن أكل لحوم الأضاحى بعد ثلاث فى أول الإسلام وبيان نسخه وإباحة إلى متى شاء، ٣/١٥٦٣، الرقم: ١٩٧٧، والترمذى فى السنن، كتاب: الجنائزعن رسول الله، باب: ماجاء فى الرخصة فى زيارة القبور، ٤، ٣/٣٧٠، الرقم: ١٠٥٤ وزاد: (فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْآخِرَةَ)۔ وأبو داود فى السنن، كتاب: الجنائز، باب: فى زيارة القبور، ٣/٢١٨، الرقم: ٣٢٣٥، والنسائى فى السنن، كتاب: الجنائز، باب: زيارة القبور، ٤/٨٩، الرقم: ٢٠٣٢۔

عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ: فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْآخِرَةَ.

’’حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا کرتا تھا، پس اب تم زیارتِ (قبور) کیا کرو۔‘‘

اسے امام مسلم نے روایت کیا اور امام ترمذی نے ان الفاظ کا اضافہ بیان کیا کہ ’’یہ تمہیں آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔‘‘

٥٣٣ / ٧٣۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم (كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم) يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيْعِ، فَيَقُوْلُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ، وَأَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ، غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ، وَإِنَّا، إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کی جب میرے یہاں باری ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) رات کے آخری پہر بقیع کے قبرستان میں تشریف لے جاتے اور (اہلِ قبرستان سے) فرماتے: تم پر سلامتی ہو، اے مومنوں کے گھر والو! جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ تمہارے پاس آ گئی کہ جسے کل ایک مدت بعد پاؤ گے اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔ اے اللہ! بقیع غرقد (اہلِ مدینہ کے قبرستان) والوں کی مغفرت فرما۔‘‘

٥٣٤ / ٧٤۔ عَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يُعَلِّمُهُمْ إِذَا

الحديث رقم ٧٣: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: ما يقال عند دخول القبور والدعاء لأهلها، ٢ / ٦٦٩، الرقم: ٩٧٤، والنسائى فى السنن، كتاب: الجنائز، باب: الأمر بالاستغفار للمؤمنين، ٤ / ٩٣، الرقم: ٢٠٣٩، وأبويعلى فى المسند، ٨ / ١٩٩، الرقم: ٤٧٥٨، وابن حبان فى الصحيح، ٧ / ٤٤٤، الرقم: ٣١٧٢.

الحديث رقم ٧٤: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: ما يقال عند دخول القبور والدعاء لأهلها، ٢ / ٦٧١، الرقم: ٩٧٥، وأحمد بن حنبل فى المسند ←

خَرَجُوْا إِلَى الْمَقَابِرِ فَكَانَ قَائِلُهُمْ يَقُوْلُ ...... وفي رواية زُهَيْرٍ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ. وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، لَلَاحِقُوْنَ. أَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ. رواه مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ انہیں سکھایا کرتے تھے کہ جب وہ قبور کی زیارت کے لئے جائیں تو ان میں سے کہنے والا کہے:...... اور حضرت زہیر کی روایت میں ہے اے مومنوں اور مسلمانوں کے گھر والو! تم پر سلامتی ہو اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی ضرور بالضرور تم سے ملنے والے ہیں، ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت کے طلب گار ہیں۔‘‘

٥٣٥ / ٧٥۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، في رواية طويلة قَالَتْ: قُلْتُ: كَيْفَ أَقُوْلُ لَهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ (تَعْنِي فِي زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ) قَالَ: قُوْلِي: السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ، وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِيْنَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک طویل روایت میں بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں زیارتِ قبور کے وقت اہلِ قبور سے کس طرح مخاطب ہوا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یوں کہا کرو: اے مومنو اور مسلمانوں کے گھر

...... المسند، ٥/ ٣٥٣، الرقم: ٢٣٠٣٥، والروياني في المسند، ١/ ٦٧، الرقم: ١٥، وابن حبان في الصحيح، ٧/ ٤٤٥، الرقم: ٣١٧٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/ ٧٩، الرقم: ٧٠٠٥۔

الحديث رقم ٧٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: ما يقال عند دخول القبر والدعاء لأهلها، ٢/ ٦٦٩، الرقم: ٩٧٤، والنسائي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: الأمر بالاستغفار للمؤمنين، ٤/ ٩١، الرقم: ٢٠٣٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ٢٢١، الرقم: ٢٥٨٩٧، وعبد الرزاق في المصنف، ٣/ ٥٧٦، الرقم: ٦٧٢٢۔

والو! تم پر سلامتی ہو، اللہ تعالیٰ ہمارے اگلے اور پچھلے لوگوں پر رحم فرمائے اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی تمہیں ملنے والے ہیں۔"

٥٣٦ / ٧٦۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِقُبُوْرِ الْمَدِيْنَةِ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ، أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْأَثَرِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي الْبَابِ: عَنْ بُرَيْدَةَ، وَعَائِشَةَ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

"حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ کے قبرستان سے گزرے تو اہلِ قبور کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: "اے اہلِ قبور! تم پر سلامتی ہو اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے تم ہم سے پہلے پہنچے ہو اور ہم بھی تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔"

٥٣٧ / ٧٧۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ، فَزُوْرُوْهَا، فَإِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا، وَتُذَكِّرُ الْآخِرَةَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

"حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا کرتا تھا اب زیارتِ (قبور) کیا کرو کیونکہ یہ دنیا میں زاہد بناتی ہے (یعنی دنیاوی لذتوں سے بے رغبتی پیدا کرتی ہے) اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔"

الحديث رقم ٧٦: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الجنائز عن رسول الله ﷺ، باب: ما يقول الرجل إذا دخل المقابر، ٢/ ٣٥٧، الرقم: ١٠٥٣.

الحديث رقم ٧٧: أخرجه ابن ماجه فى السنن، كتاب: الجنائز، باب: ماجاء فى زيارة القبور، ١/ ٥٠١، الرقم: ١٥٧١.

فَصْلٌ فِي فَضْلِ إِيْصَالِ الثَّوَابِ إِلَى الْأَمْوَاتِ

﴿فوت شدگان کو ثواب پہنچانے کی فضیلت کا بیان﴾

٥٣٨ / ٧٨۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ نَذْرٌ قَضَى عَنْهُ وَلِيُّهُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو کوئی فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ روزے (باقی) ہوں تو اس کا ولی اس کی طرف سے وہ روزے رکھے۔''

''اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی روایت میں ہے کہ فرمایا: اگر اس (فوت ہونے والے) پر کسی نذر کا پورا کرنا باقی ہو (جو اس نے مانی تھی) تو وہ اس کی طرف سے اس کا ولی پوری کرے۔''

الحديث رقم ٧٨: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الصوم، باب: من مات وعليه صوم، ٢ / ٦٩٠، الرقم: ١٨٥١، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الصيام، باب: قضاء الصيام عن الميت، ٢ / ٨٠٣، الرقم: ١١٤٧، وأبو داود فی السنن، كتاب: الصيام، باب: فيمن مات وعليه صيام، ٢ / ٣١٥، الرقم: ٢٤٠٠، ٢٤٠١، وفی كتاب: الأيمان والنذور، باب: ما جاء فيمن مات وعليه صيام صام عنه وليه، ٣ / ٢٣٧، الرقم: ٣٣١١، والنسائی فی السنن الكبری، ٢ / ١٧٥، الرقم: ٢٩١٩، وابن حبان فی الصحيح، ٨ / ٣٣٤، الرقم: ٣٥٦٩، وأبو يعلی فی المسند، ٧ / ٣٩٠، الرقم: ٤٤١٧: ٨ / ٢٠٠، الرقم: ٤٧٦١، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٤ / ٢٥٣، الرقم: ٤١٢١، والبيهقی فی السنن الكبری، ٤ / ٢٥٥، ٢٥٦، الرقم: ٨٠١٠: ٦ / ٢٧٩، الرقم: ١٢٤٢٤، والدار قطنی فی السنن، ٢ / ١٩٤، الرقم: ٧٩۔ ٨٠، وقال الدار قطني: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ، وابن الجارود فی المنتقی، ١ / ٢٣٧، الرقم: ٩٤٣، وابن أبي شيبة فی المصنف، ٣ / ١١٣، الرقم: ١٢٥٩٨۔

٥٣٩ / ٧٩۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا، وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ، فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي بَابِ: وُصُوْلِ ثَوَابِ الصَّدَقَاتِ إِلَى الْمَيِّتِ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اورعرض کیا: میری والدہ اچانک فوت ہوگئی ہے اور میرا خیال ہے کہ اگر وہ (بوقت نزع) گفتگو کرسکتی تو صدقہ (کی ادائیگی کا حکم) کرتی۔ اگر میں اس کی طرف سے خیرات کروں تو کیا اسے ثواب پہنچے گا آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔''

اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے اور امام مسلم نے ''صدقات کے ثواب کا فوت شدگان تک پہنچنے'' کے عنوان سے باقاعدہ باب قائم کیا ہے۔

الحديث رقم ٧٩: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الجنائز، باب: موتِ الفَجْأَةِ البَغْتَةِ، ١ / ٤٦٧، الرقم: ١٣٢٢، وفی کتاب: الوصايا، باب: ما يستحب لمن يتوفی فجأة أن يتصدقوا عنه وقضاء النذور عن الميت، ٣ / ١٠١٥، الرقم: ٢٦٠٩، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الزکاة، باب: وصول ثواب الصدقة عن الميت إليه، ٢ / ٦٩٦، الرقم: ١٠٠٤، وفی کتاب: الوصية، باب: وصول ثواب الصدقات إلی الميت، ٣ / ١٢٥٤، الرقم: ١٠٠٤، وأبوداود فی السنن، کتاب: الوصايا، باب: ما جاء فيمن مات وصية يتصدق عنه، ٣ / ١١٨، الرقم: ٢٨٨١، والنسائی فی السنن، کتاب: الوصايا، باب: إذا مات الفجأة هل يستحب لأهله أن يتصدقوا عنه، ٦ / ٢٥٠، الرقم: ٣٦٤٩، وفی السنن الکبری، ٤ / ١٠٩، الرقم: ٦٤٧٦، وابن ماجه فی السنن، کتاب، الوصايا، باب: من مات ولم يوصی هل يتصدق عنه، ٢ / ٩٠٦، الرقم: ٢٧١٧، ومالك فی الموطأ، کتاب: الأقضية باب: صدقة الحي عن الميت، ٢ / ٧٦٠، الرقم: ١٤٥١، وابن خزيمة فی الصحيح، ٤ / ١٢٤، الرقم: ٢٤٩٩، وابن حبان فی الصحيح، ٨ / ١٤٠، الرقم: ٣٣٥٣، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٦ / ٥١، الرقم: ٢٤٢٩٦، وأبو يعلی فی المسند، ٧ / ٤١٠، الرقم: ٤٤٣٤، والبيهقی فی السنن الکبری، ٤ / ٦٢، الرقم: ٦٨٩٥، ١٢٤٠٩، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ١ / ٢١٨، الرقم: ٧٠٣۔

٥٤٠ / ٨٠۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ، جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ، فَلَمْ تَحُجَّ حَتَّى مَاتَتْ، أَفَأَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا، أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَةً؟ اقْضُو اللهَ، فَاللهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (قبیلہ) جُہَینہ کی ایک عورت نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کیا: میری والدہ نے حج کی منت مانی تھی لیکن وہ حج نہ کرسکی یہاں تک کہ فوت ہوگئی۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تم اس کی طرف سے حج کرو۔ بھلا بتاؤ تو اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا نہ کرتیں؟ پس اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرو کیونکہ وہ زیادہ حق دار ہے کہ اُس کا قرض ادا کیا جائے۔‘‘

٥٤١ / ٨١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ أَبِي

الحديث رقم ٨٠: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الإحصار وجزاء الصيد، باب: الحج والنذور عن الميت، وَ الرَّجُلُ يَحُجُّ عَنِ الْمَرْأَةِ، ٢/ ٦٥٦، الرقم: ١٧٥٤، وفى كتاب: الأيمان والنذور، باب: من مات وعليه نَذْرٌ، ٦/ ٢٤٦٤، الرقم: ٦٣٢١، وفى كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: مَن شَبَّهَ أَصْلًا مَعْلُوْمًا بِأَصْلٍ مُبَيَّنٍ وَقد بَيَّنَ النَّبِيُّ ﷺ حُكْمُهُمَا لِيُفْهِمَ السَّائِلَ، ٦/ ٢٦٦٨، الرقم: ٦٨٨٥، والنسائى فى السنن، كتاب: مناسك الحج، باب: الحج عن الميت الذي نذر أن يحج، ٥/ ١١٦، الرقم: ٢٦٣٢، وفى السنن الكبرى، ٢/ ٣٢٢، الرقم: ٣٦١٢، وابن خزيمة فى الصحيح، ٤/ ٣٤٦، الرقم: ٣٠٤١، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١٢/ ٥٠، الرقم: ١٢٤٤٣۔١٢٤٤٤، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٤/ ٣٣٥، الرقم: ٨٤٥٥: ٥/ ١٧٩، الرقم: ٩٦٣٤، ١٢٣٨٢، ١٢٤٠٧، وابن الجارود فى المنتقى، ١/ ١٣٣، الرقم: ٥٠١، ٩٤٤، وابن جعد فى المسند، ١/ ٢٥٨، الرقم: ١٧١٠۔

الحديث رقم ٨١: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الوصية، باب: وصول ثواب الصدقات إلى الميت، ٣/ ١٢٥٤، الرقم: ١٦٣٠، والنسائى فى السنن، كتاب: الوصايا، باب: فضل الصدقة عن الميت، ٦/ ٢٥١، الرقم: ٣٦٥٢، وابن ملجه فى ←

مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا وَلَمْ يُوصِ. فَهَلْ يُكَفِّرُ عَنْهُ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا والد فوت ہو گیا ہے اور اس نے مال چھوڑا ہے اور اس نے وصیت بھی نہیں کی اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا یہ (صدقہ) اس کے گناہوں کا کفّارہ ہو جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔''

٥٤٢ / ٨٢۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ فَقَالَ: أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ، أَكُنْتِ تَقْضِيْنَهُ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: فَدَيْنُ اللهِ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وفي رواية: فَقَالَتْ: إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کیا: میری ماں فوت ہو گئی ہے اور اس پر ایک ماہ

------ السنن، كتاب: الوصايا، باب: من مات ولم يوصى هل يتصدق عنه، ٢/ ٢٠٦، الرقم: ٢٧١٦، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/ ٣٧١، الرقم: ٨٨٢٨، وابن خزيمة فى الصحيح، ٤/ ١٢٣، الرقم: ٢٤٩٨، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٦/ ٢٧٨، الرقم: ١٢٤١٤، وأبو يعلى فى المسند، ١١/ ٣٧٩، الرقم: ٦٤٩٤، وأبو عوانة فى المسند، ٣/ ٤٩٣، الرقم: ٥٨١٦۔

الحديث رقم ٨٢: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الصيام، باب: قضاء الصيام عن الميت، ٢/ ٨٠٤، الرقم: ١١٤٨، والنسائى فى السنن الكبرى، ٢/ ١٧٣۔١٧٤، الرقم: ٢٩١٥۔٢٩١٢، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الصيام، باب: من مات وعليه صيام من نذر، ١/ ٥٥٩، الرقم: ١٧٥٨، وابن حبان فى الصحيح، ٨/ ٢٩٩، ٣٣٥، الرقم: ٣٥٣٠، ٣٥٧٠، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٤/ ٢٥٥، الرقم: ٨٠١٢، وابن الجارود فى المنتقى، ١/ ٢٣٧، الرقم: ٩٤٢۔

کے روزے واجب ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بتاؤ اگر اس پر کچھ قرض ہوتا تو کیا تم اس کی طرف سے وہ قرض ادا کرتیں؟ اس عورت نے عرض کیا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پس اللہ تعالیٰ زیادہ حقدار ہے کہ اس کا قرض (پہلے) ادا کیا جائے۔‘‘

’’اور ایک روایت میں یہ الفاظ مروی ہیں کہ اس نے عرض کیا: میری بہن فوت ہوگئی ہے اور اس پر دو ماہ کے مسلسل روزے واجب ہیں۔ (تو آپ ﷺ نے اسے اس کی طرف سے ادائیگی کا حکم دیا)۔‘‘

٥٤٣ / ٨٣۔ عَنْ بُرَيْدَةَ رضی الله عنه قَالَ: بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، إِذَا أَتَتْهُ امْرَأَةٌ. فَقَالَتْ: إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ. قَالَ: فَقَالَ: وَجَبَ أَجْرُكِ. وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيْرَاثُ. قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنَّهُ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ. أَفَأَصُوْمُ عَنْهَا؟ قَالَ: صُوْمِي عَنْهَا. قَالَتْ: إِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ. أَفَأَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ: حُجِّي عَنْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عورت آئی اور عرض کیا: میں نے اپنی ماں کو ایک باندی صدقہ میں دی تھی اور اب میری ماں فوت ہوگئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں ثواب مل گیا اور وراثت نے وہ باندی تمہیں لوٹا دی۔ اس عورت نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ماں پر ایک ماہ کے روزے (بھی باقی) تھے کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اس کی

الحديث رقم ٨٣: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الصيام، باب: قضاء الصيام عن الميت، ٢ / ٨٠٥، الرقم: ١١٤٩، والترمذی فی السنن، كتاب: الزكاة عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في الْمُتَصَدِّقِ يَرِثُ صَدَقَتَهُ، ٣ / ٥٤، الرقم: ٦٦٧، والنسائی فی السنن الكبری، ٤ / ٦٦-٦٧، الرقم: ٦٣١٤-٦٣١٦، وابن ماجه فی السنن، كتاب: الصدقات، باب: من تصدق بصدقه ثم ورثها، ٢ / ٨٠٠، الرقم: ٢٣٩٤، والبيهقی فی السنن الكبری، ٤ / ٢٥٦، الرقم: ٨٠١٩، وابن أبي شيبة فی المصنف، ٤ / ٣٥٦، الرقم: ١٢١، وعبد الرزاق فی المصنف، ٩ / ١٢٠، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٥ / ٣٤٩، ٣٥١، ٣٥٩، ٣٦١، الرقم: ٢٣٠٠٦، ٢٣٠٢١-٢٣٠٨٢، ٢٣١٠٤۔

طرف سے روزے رکھو۔ اس نے عرض کیا: میری ماں نے حج بھی کبھی نہیں کیا تھا کیا میں اس کی طرف سے حج بھی ادا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اس کی طرف سے حج بھی ادا کرو (اسے ان سب اعمال کا ثواب پہنچے گا)۔‘‘

٥٤٤ / ٨٤۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ أَفَيَنْفَعُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّ لِي مَخْرَفًا فَأُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَبِهِ: يَقُوْلُ أَهْلُ الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ: لَيْسَ شَيْءٌ يَصِلُ إِلَى الْمَيِّتِ إِلَّا الصَّدَقَةُ وَ الدُّعَاءُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میری والدہ فوت ہو چکی ہے اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں تو کیا وہ اسے کوئی نفع دے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اس نے عرض کیا: میرے پاس ایک باغ ہے آپ گواہ رہیں میں نے یہ باغ اس کی طرف سے صدقہ کر دیا۔‘‘

’’امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور علماء کا یہی قول ہے وہ فرماتے ہیں: میت کو صرف صدقہ اور دعا پہنچتی ہے۔‘‘

٥٤٥ / ٨٥۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ أُمَّهُ مَاتَتْ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ

الحديث رقم ٨٤: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: الزكاة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فى الصدقة عن الميت، ٣/ ٥٦، الرقم: ٦٦٩، وأبو داود فى السنن، كتاب: الوصايا، باب: ما جاء فيمن مات وصية يتصدق عنه، ٣/ ١١٨، الرقم: ٢٨٨٢، والنسائى فى السنن، كتاب: الوصايا، باب: فضل الصدقة عن الميت، ٦/ ٢٥٢، الرقم: ٣٦٥٥، وفى السنن الكبرى، ٤/ ١١٠، الرقم: ٦٤٨٢، والحاكم فى المستدرك، ١/ ٥٨١، الرقم: ١٥٣١، وابن خزيمة فى الصحيح، ٤/ ١٢٥، الرقم: ٢٥٠٢، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١/ ٣٧٠، الرقم: ٣٥٠٤۔

الحديث رقم ٨٥: أخرجه النسائى فى السنن، كتاب: الوصايا، باب: ذكر اختلاف على سفيان، ٦/ ٢٥٤۔ ٢٥٥، الرقم: ٣٦٦٢۔ ٣٦٦٦، وفى السنن الكبرى، ٤/ ١١٢، الرقم: ٦٤٩١، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الأدب، باب:فضل صدقة ←

اللهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ، أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: سَقْيُ الْمَاءِ. فَتِلْكَ سِقَايَةُ سَعْدٍ أَوْ آلِ سَعْدٍ بِالْمَدِيْنَةِ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ان کی والدہ فوت ہوگئی۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری والدہ فوت ہوگئی ہے، کیا میں اس کی طرف سے صدقہ کر سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! انہوں نے عرض کیا: تو کونسا صدقہ بہتر رہے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پانی پلانا۔ (تو انہوں نے ایک کنواں خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا) پس یہ کنواں مدینہ منورہ میں سعد یا آل سعد کی پانی کی سبیل (کے نام سے مشہور تھا)۔''

٥٤٦ / ٨٦۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ أُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: الْمَاءُ، قَالَ: فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ: هَذِهِ لِأُمِّ سَعْدٍ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! امّ سعد (یعنی ان کی والدہ ماجدہ) کا انتقال ہو گیا ہے۔ سو (ان کی طرف سے) کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پانی (پلانا) تو انہوں نے ایک کنواں کھدوایا اور کہا: یہ امّ سعد کا کنواں ہے۔''

------ الماء، ٢/١٢١٤، الرقم: ٣٦٨٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٨٤، الرقم: ٢٢٥١٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/٢٠، الرقم: ٥٣٧٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٢٢١، الرقم: ٣٣٧٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٤٢، الرقم: ١٤٢٣-١٤٢٤.

الحديث رقم ٨٦: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الزكاة، باب: في فضل سقي الماء، ٢/١٣٠، الرقم: ١٦٨١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٤١، الرقم: ١٤٢٤، والحسيني في البيان والتعريف، ١/١٢٠، الرقم: ٣٠٧، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ١/٣٦٢، الرقم: ١٩١٢.

٥٤٧ / ٨٧۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا مَاتَ الإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَـلَاثَةٍ: إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ. أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ. أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے سوائے تین چیزوں کے (ان کا اجرا سے برابر ملتا رہتا ہے:) ایک وہ صدقہ جس کا نفع جاری رہے، دوسرا وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے تیسری وہ نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔''

٥٤٨ / ٨٨۔ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: قَالَ طَاوُوْسُ رضی اللہ عنہ: إِنَّ الْمَوْتَى يُفْتَنُوْنَ

الحديث رقم ٨٧: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الوصية، باب: ما يلحق الإنسان من الثواب بعد وفاته، ٣/١٢٥٥، الرقم: ١٦٣١، والبخارى فى الأدب المفرد، ١/٢٨، الرقم: ٣٨، وأبوداود فى السنن، كتاب: الوصايا، باب: ماجاء فى الصدقة عن الميت، ٣/١١٧، الرقم: ٢٨٨٠، وابن ماجه فى السنن، المقدمة، باب: ثواب معلم الناس الخير، ١/٨٨، الرقم: ٢٣٩، وابن خزيمة فى الصحيح، ٤/١٢٢، الرقم: ٢٤٩٤، وابن حبان فى الصحيح، ٧/٢٨٦، الرقم: ٣٠١٦: ١١/٢٦٦، الرقم: ٤٩٠٢، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/٣٧٢، الرقم: ٨٨٣١، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٦/٢٧٨، الرقم: ١٢٤١٥، وفى شعب الإيمان، ٣/٢٤٧، الرقم: ٣٤٤٧، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٤/٨، الرقم: ٣٤٧٢، وفى المعجم الصغير، ١/٢٤٢، الرقم: ٣٩٥، وأبويعلى فى المسند، ١١/٣٤٣، الرقم: ٦٤٥٧، وابن الجارود فى المنتقى، ١/١٠١، الرقم: ٣٧٠، وأبو عوانة فى المسند، ٣/٣٩٤۔٣٩٥، الرقم: ٥٨٢٤، وأبو المحاسن فى معتصر المختصر، ٢/٣٠٦، والديلمى فى مسند الفردوس، ١/٢٨٣، الرقم: ١١٠٩، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١/٥٥، الرقم: ١٢٤۔١٢٥،١٥٦،١٨٨۔

الحديث رقم ٨٨: أخرجه أبونعيم فى حلية الأولياء، ٤/١١، والسيوطى فى الديباج على صحيح مسلم، ٢/٤٩١، الرقم: ٩٠٥، وفى شرحه على سنن النسائى، ٤/١٠٤، ونور الدين السندى فى حاشية السندى على النسائى، ٤/١٠٣، الرقم: ←

فِي قُبُوْرِهِمْ سَبْعًا فَكَانُوْا يَسْتَحِبُّوْنَ أَنْ يُطْعَمَ عَنْهُمْ تِلْكَ الْأَيَّامِ.

رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ السُّيُوْطِيُّ: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ وَلَهُ حُكْمُ الرَّفْعِ.

’’حضرت سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت طاووس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک سات دن تک مردوں کو قبروں میں آزمایا جاتا ہے اس لئے لوگ ان دنوں میں ان کی طرف سے کھانا کھلانے کو مستحب سمجھتے تھے۔‘‘

...... ٢٠٦٠، وابن الجوزی فی صفوة الصفوة، ٢/ ٢٨٩۔

اَلْبَابُ التَّاسِعُ:

عَظَمَةُ الرِّسَالَةِ وَشَرَفُ الْمُصْطَفٰی ﷺ

﴿عظمتِ رِسالت اور شرفِ مصطفیٰ ﷺ﴾

١. فَصْلٌ فِي شَرَفِ النُّبُوَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ ﷺ

﴿نبوتِ محمدی ﷺ کے شرف کا بیان﴾

٢. فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ النَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے مناقب کا بیان﴾

٣. فَصْلٌ فِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَيٌّ فِي قَبْرِهٖ بِرُوْحِهٖ وَجَسَدِهٖ

﴿حضور ﷺ کا روضہ انور میں اپنی روح مبارک اور جسدِ اقدس کے ساتھ زندہ ہونے کا بیان﴾

٤. فَصْلٌ فِي سَعَةِ عِلْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَمَالِ مَعْرِفَتِهٖ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی وسعتِ علم اور کمالِ معرفت کا بیان﴾

٥. فَصْلٌ فِي أَنَّ الْأُمَّةَ تُسْئَلُ عَنْ مَكَانَةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْقُبُوْرِ

﴿اُمت سے قبر میں مقامِ مصطفیٰ ﷺ سے متعلق پوچھے جانے کا بیان﴾

٦. فَصْلٌ فِي الشَّفَاعَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

﴿روزِ قیامت شفاعت کا بیان﴾

فَصْلٌ فِي شَرَفِ النُّبُوَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ ﷺ

﴿نبوتِ محمدی ﷺ کے شرف کا بیان﴾

٥٤٩/ ١۔ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ: أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت جبیر بن مطعم رضی الله عنه روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پانچ نام ہیں۔ میں محمد اور اَحمد ہوں اور میں ماحی (یعنی مٹانے والا) ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے سے کفر کو محو کر دے گا اور میں حاشر ہوں۔ سب لوگ میری پیروی میں ہی (روزِ حشر) جمع کیے جائیں گے اور میں عاقب (یعنی سب سے آخر میں آنے والا) ہوں۔‘‘

٥٥٠/ ٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مَثَلِي

الحديث رقم ١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: ما جاء في أسماء رسول الله ﷺ، ٣/ ١٢٩٩، الرقم: ٣٣٣٩، وأيضًا في كتاب: التفسير، باب: تفسير سورة الصف، ٤/ ١٨٥٨، الرقم: ٤٦١٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: في أسمائه ﷺ، ٤/ ١٨٢٨، الرقم: ٢٣٥٤، والترمذي في السنن، كتاب: الأدب، باب: ما جاء في أسماء النبي ﷺ، ٥/ ١٣٥، الرقم: ٢٨٤٠، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح، ومالك في الموطأ، كتاب: أسماء النبي ﷺ، باب: أسماء النبي ﷺ، ٢/ ١٠٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ٨٠، ٨٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/ ٤٨٩، الرقم: ١١٥٩٠، والدارمي في السنن، ٢/ ٤٠٩، الرقم: ٢٧٧٥، وابن حبان في الصحيح، ١٤/ ٢١٩، الرقم: ٦٣١٣، وأبو يعلى في المسند، ١٣/ ٣٨٨، الرقم: ٧٣٩٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤/ ٤٤، الرقم: ٣٥٧٠، وأيضًا في المعجم الكبير، ٢/ ١٢٠، الرقم: ١٥٢٠-١٥٢٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٤٠، الرقم: ١٣٩٧.

الحديث رقم ٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: خَاتَم ـــ

وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهِ وَيَعْجَبُوْنَ لَهُ وَيَقُوْلُوْنَ: هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ: فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری مثال اور گزشتہ انبیائے کرام کی مثال ایسی ہے، جیسے کسی نے ایک بہت خوبصورت مکان بنایا اور اسے خوب آراستہ کیا، لیکن ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ آ آ کر اس مکان کو دیکھنے لگے اور اس پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگے: یہاں اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سو میں وہی اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں (یعنی میرے بعد بابِ نبوت ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا ہے)۔‘‘

٣ / ٥٥١۔ عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ أَسْمَاءً. فَقَالَ: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ، وَالْمُقَفِّي وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اپنے کئی اَسماء گرامی بیان فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور میں اَحمد ہوں اور مقفی (بعد میں آنے والا) اور حاشر ہوں (جس کی پیروی میں روزِ حشر سب جمع کیے جائیں گے) اور

------ النَّبِيِينَ ﷺ، ٣ / ١٣٠٠، الرقم: ٣٣٤١۔٣٣٤٢، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: ذكر كونه ﷺ خاتم النبين، ٤ / ١٧٩١، الرقم: ٢٢٨٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ٣٩٨، الرقم: ٩١٥٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٦ / ٤٣٦، الرقم: ١١٤٢٢، وابن حبان في الصحيح، ١٤ / ٣١٥، الرقم: ٦٤٠٥۔

الحديث رقم ٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: في أسمائه ﷺ، ٤ / ١٨٢٨، الرقم: ٢٣٥٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤ / ٣٩٥، ٤٠٤، ٤٠٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣١١، الرقم: ٣١٦٩٢۔ ٣١٦٩٣، والحاكم في المستدرك، ٢ / ٦٥٩، الرقم: ٤١٨٥۔٤١٨٦، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤ / ٣٢٧، الرقم: ٤٣٣٨، ٤٤١٧، وابن الجعد في المسند، ١ / ٤٧٩، الرقم: ٣٣٢٢۔

نبی التوبہ اور نبی الرحمہ ہوں۔‘‘

٥٥٢ / ٤۔ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيْلَ، وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ، وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ، وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اولادِ اسماعیل علیہ السلام سے بنی کنانہ کو اور اولادِ کنانہ میں سے قریش کو اور قریش میں سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھے شرفِ انتخاب بخشا اور پسندیدہ قرار دیا۔‘‘

٥٥٣ / ٥۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَقْسِمُ، جَاءَ عَبْدُ

الحديث رقم ٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: فضل نسب النبي ﷺ، ٤ / ١٧٨٢، الرقم: ٢٢٧٦، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ: باب: ما جاء في فضل النبي ﷺ، ٥ / ٥٨٣، الرقم: ٣٦٠٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤ / ١٠٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣١٧، الرقم: ٣١٧٣١، وابن حبان في الصحيح، ١٤ / ١٣٥، الرقم: ٦٢٤٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢ / ٦٦، الرقم: ١٦١، وأبو يعلى في المسند، ١٣ / ٤٦٩، الرقم: ٧٤٨٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦ / ٣٦٥، الرقم: ١٢٨٥٢، ٣٥٤٢، وأيضًا في شعب الإيمان، ٢ / ١٣٩، الرقم: ١٣٩١، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤ / ٧٥١، الرقم: ١٤٠٠.

الحديث رقم ٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: استابة المرتدين والمعاندين، باب: مَن ترك قتال الخوارجِ لِلتَّأَلُّفِ، ولئلا ينفر الناس عنه، ٦ / ٢٥٤٠، الرقم: ٦٥٣٤، ٦٥٣٢، وأيضًا في كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ٣ / ١٣٢١، الرقم: ٣٤١٤، وأيضًا في كتاب: فضائل القرآن، باب: البكاء عند قراء ة القرآن، ٤ / ١٩٢٨، الرقم: ٤٧٧١، وأيضًا في كتاب: الأدب، باب: ما جاء في قول الرَّجل: ويلك، ٥ / ٢٢٨١، الرقم: ٥٨١١، وأيضًا عن جابر رضی اللہ عنہ في الأدب المفرد / ٢٧٠، الرقم: ٧٧٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: ذكر ـــــ

اللهِ بْنُ ذِي الْخُوَيْصِرَةِ التَّمِيْمِيُّ فَقَالَ: اعْدِلْ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: وَيْحَكَ، وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ. قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: ائْذَنْ لِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، (أَوْ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه: يَا رَسُوْلَ اللهِ، دَعْنِي أَقْتُلْ هَذَا الْمُنَافِقَ الْخَبِيثَ)، قَالَ: دَعْهُ، فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا، يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يُنْظَرُ فِي قُذَذِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَصْلِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ فِي رِصَافِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَضِيِّهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيءٌ، قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ...... الحديث. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ عبد اللہ بن ذی الخویصرہ تمیمی آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! عدل سے تقسیم کیجیے۔ (اس کے اس طعن پر) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کم بخت! اگر میں عدل نہیں کرتا تو اور کون عدل کرے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اجازت عطا فرمائیں کہ میں اس (خارجی منافق) کی گردن اُڑا دوں (یا عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیں کہ میں

------ الخوارج وصفاتهم، ٢/٧٤٤، الرقم: ١٠٦٤، ونحوه النسائي عن أبي برزة رضي الله عنه في السنن، كتاب: تحريم الدم، باب: من شهر سيفه ثم وضعه في الناس، ٧/١١٩، الرقم: ٤١٠٣، وأيضًا في السنن الكبرى، ٦/٣٥٥، الرقم: ١١٢٢٠، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: في ذكر الخوارج، ١/٦١، الرقم: ١٧٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٥٦، الرقم: ١١٥٥٤، ١٤٨٦١، وابن الجارود في المنتقى، ١/٢٧٢، الرقم: ١٠٨٣، وابن حبان في الصحيح، ١٥/١٤٠، الرقم: ٦٧٤١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٥٦٢، الرقم: ٣٧٩٣٢، وعبد الرزاق في المصنف، ١٠/١٤٦، وأبو يعلى في المسند، ٢/٢٩٨، الرقم: ١٠٢٢، ونحوه البزار عن أبي برزة رضي الله عنه في المسند، ٩/٣٠٥، الرقم: ٣٨٤٦، والحاكم عن أبي برزة رضي الله عنه في المستدرك، ٢/١٦٠، الرقم: ٢٦٤٧، وقال: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيْحٌ، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/٣٥، الرقم: ٩٠٦٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/١٧١.

اس خبیث منافق کی گردن اُڑا دوں؟) آپ ﷺ نے فرمایا: رہنے دو۔ اس کے کچھ ساتھی ایسے ہیں (یا ہوں گے) کہ ان کی نمازوں کے سامنے تم اپنی نمازوں کو اور ان کے روزوں کے سامنے تم اپنے روزوں کو حقیر جانو گے۔ لیکن وہ لوگ دین سے اس طرح خارج ہوں گے جس طرح تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔ (تیر پھینکنے کے بعد) تیر کے پر کو دیکھا جائے گا تو اس میں بھی خون کا کوئی اثر نہ ہوگا۔ تیر کی باڑ کو دیکھا جائے گا تو اس میں بھی خون کا کوئی نشان نہ ہوگا اور تیر (جانور کے) گوبر اور خون سے پار نکل چکا ہوگا۔ (ایسی ہی ان خبیثوں کی مثال ہے کہ دین کے ساتھ ان کا سرے سے کوئی تعلق ہی نہ ہوگا)۔''

٥٥٤ / ٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، اقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ﴾ [الأحزاب، ٣٣: ٦]، فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ تَرَكَ مَالًا فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانُوْا، فَإِنْ تَرَكَ دَيْنًا، أَوْ ضَيَاعًا فَلْيَأْتِنِي وَأَنَا مَوْلَاهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی مومن ایسا نہیں کہ میں دنیا و آخرت میں جس کی جان سے بھی زیادہ قریب نہ ہوں۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ''نبی مکرم ﷺ مومنوں کے لیے ان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں۔'' سو جو مسلمان مال چھوڑ کر مرے تو جو بھی اس کا خاندان ہوگا وہی اس کا وارث ہوگا لیکن اگر قرض یا بچے چھوڑ کر مرے تو وہ (قرض خواہ یا بچے) میرے پاس آئیں میں اُن کا سرپرست ہوں (اور آپ ﷺ کے بعد اسلامی ریاست یہ دونوں ذِمّہ داریاں نبھائے گی)۔''

الحديث رقم ٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التفسير، باب: النّبيّ أولى بالمؤمنين من أنفسهم، ٤ / ١٧٩٥، الرقم: ٤٥٠٣، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجمعة، باب: تخفيف الصلاة والخطبة، ٢ / ٥٩٢، الرقم: (٤٣) ٨٦٧، والنسائي في السنن، كتاب: صلاة العيدين، باب: كيف الخطبة، ٣ / ١٨٨، الرقم: ١٥٧٨، والدارمي في السنن، ٢ / ٣٤١، الرقم: ٢٥٩٤، وابن خزيمة في الصحيح، ٣ / ١٤٣، الرقم: ١٧٨٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦ / ٢٣٨، الرقم: ١٢١٤٨.

٥٥٥ / ٧۔ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ رضی الله عنه قَالَ: جَاءَ الْعَبَّاسُ رضی الله عنه إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَكَأَنَّهُ سَمِعَ شَيْئًا، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنبَرِ فَقَالَ: مَنْ أَنَا؟ قَالُوْا: أَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنَّ اللهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا وَخَيْرِهِمْ نَسَبًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

”حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور وہ اس وقت (کافروں سے کچھ ناشائستہ کلمات) سن کر (غصہ کی حالت میں تھے۔ پس واقعہ پر مطلع ہو کر) حضور نبی اکرم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: میں کون ہوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ پر سلامتی ہو، آپ رسول اللہ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں محمد بن عبداللہ بن عبد المطلب ہوں۔ خدا نے مخلوق کو پیدا کیا تو مجھے بہترین خلق (یعنی انسانوں) میں پیدا کیا، پھر مخلوق کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا (یعنی عرب و عجم)، تو مجھے بہترین طبقہ (یعنی عرب) میں داخل کیا۔ پھر ان کے مختلف قبائل بنائے تو مجھے بہترین قبیلہ (یعنی قریش) میں داخل فرمایا۔ پھر ان کے گھرانے بنائے تو مجھے بہترین گھرانے (یعنی بنو ہاشم) میں داخل کیا اور بہترین نسب والا بنایا، (اس لیے میں ذاتی شرف اور حسب و نسب ہر ایک لحاظ سے تمام مخلوق سے افضل ہوں)۔“

الحديث رقم ٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ باب: (٩٩)، ٥ / ٥٤٣ الرقم: ٣٥٣٢، وفي كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ باب: في فضل النبي ﷺ، ٥ / ٥٨٤، الرقم: ٣٦٠٧۔٣٦٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١ / ٢١٠، الرقم: ١٧٨٨، والبيهقي في دلائل النبوة، ١ / ١٤٩، والديلمي في مسند الفردوس، ١ / ٤١، الرقم: ٩٥، والحسيني في البيان والتعريف، ١ / ١٧٨، الرقم: ٤٦٦، والهندي في كنز العمال، ١١ / ٤١٥، الرقم: ٣١٩٥٠۔

٥٥٦ /٨۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَتَى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

الحديث رقم ٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٥، الرقم: ٣٦٠٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٦٦، ٥/٥٩،٣٧٩، الرقم: ٢٣٦٢٠، والحاكم في المستدرك، ٢/٦٦٥-٦٦٦، الرقم: ٤٢٠٩-٤٢١٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٣٦٩، الرقم: ٣٦٥٥٣، وأبو سعد النيشابوري في شرف المصطفى ﷺ، ١/٢٨٦، الرقم: ٧٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٢٧٢، الرقم: ٤١٧٥، وأيضًا في المعجم الكبير، ١٢/٩٢،١١٩، الرقم: ١٢٥٧١، ١٢٦٤٦، ٢٠/٣٥٣، الرقم: ٨٣٣، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٧/١٢٢، ٩/٥٣، وأيضاً في دلائل النبوة، ١/١٧، والبخاري في التاريخ الكبير، ٧/٣٧٤، الرقم: ١٦٠٦، والخلال في السنة، ١/١٨٨، الرقم: ٢٠٠، إسناده صحيح، وابن أبي عاصم في السنة، ١/١٧٩، الرقم: ٤١١، إسناده صحيح، وأيضًا في الآحاد والمثاني، ٥/٣٤٧، الرقم: ٢٩١٨، وعبد الله بن أحمد في السنة، ٢/٣٩٨، الرقم: ٨٦٤، إسناده صحيح، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/١٤٨، ٧/٦٠، وابن حبان في الثقات، ١/٤٧، وابن قانع في معجم الصحابة، ٢/١٢٧، الرقم: ٥٩١، ٣/١٢٩، ١١٠٣، وابن خياط في الطبقات، ١/٥٩،١٢٥، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٧٥٣، الرقم: ١٤٠٣، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٩/١٤٢-١٤٣، الرقم: ١٢٣-١٢٤، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ١/١٠، وأيضًا في الإكمال، ١/٤٢٨، الرقم: ٨٩٨، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٢٨٤، الرقم: ٤٨٤٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٦/٣٨٢، ٤٥/٤٨٨-٤٨٩، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٣/٧٠، الرقم: ١٠٣٢، ٥/٨٢، الرقم: ٢٤٧٢، ١٠/١٤٦، الرقم: ٥٢٩٢، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ٢/٢٤٤، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ٥/١٤٧، الرقم: ٢٩٠، وأيضًا في الإصابة، ٦/٢٣٩، وأيضًا في تعجيل المنفعة، ١/٥٤٢، الرقم: ١٥١٨، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٤/١٤٨٨، الرقم: ٢٥٨٢، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٧/٣٨٤، ١١/١١٠، وقال: هذا حديث صالح السند، وابن كثير في البداية والنهاية، ٢/٣٠٧، ٣٢٠-٣٢١، والجرجاني في تاريخ جرجان، ←

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے لیے نبوت کب واجب ہوئی؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (میں اس وقت بھی نبی تھا) جبکہ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ابھی روح اور جسم کے درمیانی مرحلہ میں تھی (یعنی روح اور جسم کا باہمی تعلق بھی ابھی قائم نہ ہوا تھا)۔‘‘

وفي رواية: عَنْ مَيْسَرَةَ الْفَجْرِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ: مَتَى كُنْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت میسرہ فجر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے پوچھا: (یا رسول اللہ!) آپ کب نبوت سے سرفراز کیے گئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (میں اس وقت بھی نبی تھا) جب حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ابھی روح اور مٹی کے مرحلہ میں تھی۔‘‘

وفي رواية: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَتَى كُتِبْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ وَرِجَالُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ رِجَالُ الصَّحِيْحِ. وَقَالَ الذَّهَبِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ صَالِحُ السَّنَدِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا: (یا رسول اللہ!) آپ کے لئے نبوت کب فرض کی گئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (میں اُس وقت بھی نبی تھا جبکہ) حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ابھی روح اور مٹی کے مرحلہ میں تھی۔‘‘

------ ١/٣٩٢، الرقم: ٦٥٣، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٧-٨، ١٨، وأيضاً في الحاوي للفتاوى، ٢/١٠٠، والقسطلاني في المواهب اللدنية، ١/٦٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٢٣، وقال: رواه الطبراني والبزار، وذكره الألباني في سلسلة الأحاديث الصحيحة، ٤/٤٧١، الرقم: ١٨٥٦.

وفي رواية عنه: قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَتَى أُخِذَ مِيْثَاقُكَ؟ قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''اور ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ سے میثاق (یعنی وعدۂ نبوت) کب لیا گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (میں اُس وقت بھی نبی تھا) جبکہ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ابھی روح اور جسم کے درمیانی مرحلہ میں تھی۔''

وفي رواية: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ رَجُلٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَتَى جُعِلْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: وَآدَمَ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

''اور ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ نے ایک صحابی سے روایت کیا، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کب نبی بنائے گئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (میں اُس وقت بھی نبی تھا) جبکہ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ابھی روح اور جسم کے درمیانی مرحلہ میں تھی۔''

وفي رواية: عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَتَى جُعِلْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: وَآدَمُ مُنْجَدِلٌ فِي الطِّيْنِ.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ كَمَا ذَكَرَ السُّيُوْطِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ.

''ایک اور روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو کب نبی بنایا گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (میں اُس وقت بھی نبی تھا) جب حضرت آدم علیہ السلام (کا جسم ابھی) مٹی میں گندھا ہوا تھا۔''

وفي رواية: عَنْ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: مَتَى اسْتُنْبِئْتَ؟ فَقَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ حِيْنَ أُخِذَ مِنِّي الْمِيْثَاقُ.

رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

''اور ایک روایت میں حضرت عامر ﷛ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ کب شرفِ نبوت سے سرفراز کئے گئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب مجھ سے میثاقِ نبوت لیا گیا تھا اُس وقت حضرت آدم ﷤ روح اور جسم کے درمیانی مرحلہ میں تھے۔''

٥٥٧ / ٩۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، عَنْ جِبْرِيْلَ ﷤ قَالَ: قَلَّبْتُ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَلَمْ أَجِدْ رَجُلًا أَفْضَلَ مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَلَمْ أَرَ بَيْتًا أَفْضَلَ مِنْ بَيْتِ بَنِي هَاشِمٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَاللَّالْكَائِيُّ.

''اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا حضور نبی اکرم ﷺ سے اور آپ ﷺ، حضرت جبریل ﷤ سے روایت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں نے تمام زمین کے اطراف و اکناف اور گوشہ گوشہ کو چھان مارا، مگر نہ تو میں نے محمد مصطفیٰ ﷺ سے بہتر کسی کو پایا اور نہ ہی میں نے بنو ہاشم کے گھر سے بڑھ کر بہتر کوئی گھر دیکھا۔''

٥٥٨ / ١٠۔ عَنْ عَلِيٍّ ﷛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: خَرَجْتُ مِنْ نِكَاحٍ وَلَمْ أَخْرُجْ مِنْ سِفَاحٍ، مِنْ لَدُنْ آدَمَ إِلَى أَنْ وَلَدَنِي أَبِي وَأُمِّي.

الحديث رقم ٩: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦ / ٢٣٧، الرقم: ٦٢٨٥، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤ / ٧٥٢، الرقم: ١٤٠٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨ / ٢١٧۔

الحديث رقم ١٠: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥ / ٨٠، الرقم: ٤٧٢٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٠٣، الرقم: ٣١٦٤١، والبيهقي عن ابن عباس رضي الله عنهما في السنن الكبرى، ٧ / ١٩٠، والديلمي في مسند الفردوس، ٢ / ١٩٠، الرقم: ٢٩٤٩، والحسيني في البيان والتعريف، ١ / ٢٩٤، الرقم: ٧٨٤، والهندي في كنز العمال، ١١ / ٤٠٢، الرقم: ٣١٨٧٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨ / ٢١٤۔

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نکاح کے ساتھ متولد ہوا نہ کہ غیر شرعی طریقہ پر، اور میرا (یہ نسبتی تقدس) حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر حضرت عبد اللہ اور حضرت آمنہ رضی اللہ عنہما کے مجھے جننے تک برقرار رہا (اور زمانہ جاہلیت کی بدکرداریوں اور آوارگیوں کی ذرا بھر بھی ملاوٹ میرے نسب میں نہیں پائی گئی)۔''

٥٥٩ / ١١۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، أَخْبِرْنِي عَنْ أَوَّلِ شَيءٍ خَلَقَهُ اللهُ تَعَالَى قَبْلَ الْأَشْيَاءِ؟ قَالَ: يَا جَابِرُ، إِنَّ اللهَ تَعَالَى قَدْ خَلَقَ قَبْلَ الْأَشْيَاءِ نُوْرَ نَبِيِّكَ مِنْ نُوْرِهِ، فَجَعَلَ ذَلِكَ النُّوْرَ يَدُوْرُ بِالْقُدْرَةِ حَيْثُ شَاءَ اللهُ تَعَالَى، وَلَمْ يَكُنْ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ لَوْحٌ وَلَا قَلَمٌ، وَلَا جَنَّةٌ وَلَا نَارٌ، وَلَا مَلَكٌ وَلَا سَمَاءٌ، وَلَا أَرْضٌ وَلَا شَمْسٌ وَلَا قَمَرٌ، وَلَا جِنِّيٌّ، وَلَا إِنْسِيٌّ، فَلَمَّا أَرَادَ اللهُ تَعَالَى أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ قَسَمَ ذَلِكَ النُّورَ أَرْبَعَةَ أَجْزَاءٍ: فَخَلَقَ مِنَ الْجُزْءِ الْأَوَّلِ الْقَلَمَ، وَمِنَ الثَّانِيِّ: اللَّوْحَ وَمِنَ الثَّالِثِ: الْعَرْشَ، ثُمَّ قَسَمَ الْجُزْءَ الرَّابِعَ أَرْبَعَةَ أَجْزَاءٍ فَخَلَقَ مِنَ الْأَوَّلِ: حَمَلَةَ الْعَرْشِ، وَمِنَ الثَّانِيِّ: الْكُرْسِيَّ وَمِنَ الثَّالِثِ: بَاقِيَ الْمَلَائِكَةِ، ثُمَّ قَسَمَ الْجُزْءَ الرَّابِعَ أَرْبَعَةَ أَجْزَاءٍ، فَخَلَقَ مِنَ الْأَوَّلِ: السَّمَوَاتِ، وَمِنَ الثَّانِيِّ: الْأَرْضِيْنَ وَمِنَ الثَّالِثِ: اَلْجَنَّةَ وَالنَّارَ ...... الحديث. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

الحديث رقم ١١: أخرجه القسطلاني في المواهب اللدنية، ١ / ٧١، وقال: أخرجه عبد الرزاق بسنده، والزرقاني في شرح المواهب اللدنية، ١ / ٨٩-٩١، والعجلوني في كشف الخفاء، ١ / ٣١١، الرقم: ٨٢٧، وقال: رواه عبد الرزاق بسنده عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما، والعيدروسي في تاريخ النور السافر، ١ / ٨، وقال: رواه عبد الرزاق بسنده، والحلبي في السيرة، ١ / ٥٠، والتهانوي في نشر الطيب / ١٣۔

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا: میں نے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! مجھے بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کس شے کو پیدا فرمایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے جابر! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق (کو پیدا کرنے) سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور (کے فیض) سے پیدا فرمایا، یہ نور اللہ تعالیٰ کی مشیت سے جہاں اس نے چاہا سیر کرتا رہا۔ اس وقت نہ لوح تھی نہ قلم، نہ جنت تھی نہ دوزخ، نہ (کوئی) فرشتہ تھا، نہ آسمان تھا نہ زمین، نہ سورج تھا نہ چاند، نہ جن تھے اور نہ انسان، جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ مخلوق کو پیدا کرے تو اس نے اس نور کو چار حصوں میں تقسیم کر دیا۔ پہلے حصہ سے قلم بنایا، دوسرے حصہ سے لوح اور تیسرے حصہ سے عرش بنایا۔ پھر چوتھے حصہ کو (مزید) چار حصوں میں تقسیم کیا تو پہلے حصہ سے عرش اٹھانے والے فرشتے بنائے اور دوسرے حصہ سے کرسی اور تیسرے حصہ سے باقی فرشتے پیدا کیے۔ پھر چوتھے حصے کو مزید چار حصوں میں تقسیم کیا تو پہلے حصہ سے آسمان بنائے، دوسرے حصہ سے زمین اور تیسرے حصہ سے جنت اور دوزخ بنائی......۔‘‘

فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ النَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے مناقب کا بیان﴾

٥٦٠ / ١٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں جامع کلمات کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہوں اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے اور جب میں سویا ہوا تھا اس وقت میں نے خود کو دیکھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے لیے لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں تھما دی گئیں۔''

٥٦١ / ١٣۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي

الحديث رقم ١٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: قول النبي ﷺ: بعثت بجوامع الكلم، ٦ / ٢٦٥٤، الرقم: ٦٨٤٥، وفي كتاب: الجهاد، باب: قول النبي ﷺ: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مسيرة شهر، ٣ / ١٠٨٧، الرقم: ٢٨١٥، وفي كتاب: التعبير، باب: المفاتيح في اليد، ٦ / ٢٥٧٣، الرقم: ٦٦١١، ومسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، ١ / ٣٧١، الرقم: ٥٢٣، والنسائي في السنن، كتاب: الجهاد، باب: وجوب الجهاد، ٦ / ٣-٤، الرقم: ٣٠٨٧-٣٠٨٩، وفي السنن الكبرى، ٣ / ٣، الرقم: ٤٢٩٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ٢٦٤، ٤٥٥، الرقم: ٧٥٧٥، ٩٨٦٧، وابن حبان في الصحيح، ١٤ / ٢٧٧، الرقم: ٦٣٦٣۔

الحديث رقم ١٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: فضل نسب النبي وتسليم الحجر عليه ﷺ قبل النبوة، ٤ / ١٧٨٢، الرقم: ٢٢٧٧، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في آيات إثبات نبوة النبي ﷺ وما قد خصه الله ﷻ، ٥ / ٥٩٢، الرقم: ٣٦٢٤، والدارمي في السنن، ١ / ٢٤، الرقم: ٢٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥ / ٨٩، ٩٥، ١٠٥، الرقم: ٢٠٨٦٠، ٢٠٩٣١، ←

لَأَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں مکّہ مکرّمہ کے اُس پتھر کو بہت اچھی طرح سے جانتا ہوں جو میری بعثت سے پہلے مجھ پر سلام بھیجا کرتا تھا یقیناً میں اُسے اب بھی (اُسی طرح) پہچانتا ہوں۔''

٥٦٢ / ١٤۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَكَّةَ، فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيْهَا، فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

وفي رواية: عَنْ عَبَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَدْخُلُ مَعَهُ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ الْوَادِيَ. فَلَا يَمُرُّ بِحَجَرٍ وَلَا شَجَرٍ إِلَّا قَالَ:

......، ٢١٠٤٣، وأبو يعلى في المسند، ١٣ / ٤٥٩، الرقم: ٧٤٦٩، وابن حبان في الصحيح، ١٤ / ٤٠٢، الرقم: ٦٤٨٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣١٣، الرقم: ٣١٧٠٥، ومالك في المدونة الكبرى، ١ / ١٤٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢ / ٢٩١، الرقم: ٢٠١٢، وأيضًا في المعجم الصغير، ١ / ١١٥، الرقم: ١٦٧، وأيضًا في المعجم الكبير، ٢ / ٢٢٠، ٢٣١، ٢٣٨، الرقم: ١٩٠٧، ١٩٦١، ١٩٩٥، والطيالسي في المسند، ١ / ١٠٦، الرقم: ٧٨١، والديلمي في مسند الفردوس، ١ / ٥٨، الرقم: ١٦١، والعسقلاني في فتح الباري، ٢ / ٨٩.

الحديث رقم ١٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: (٦)، ٥ / ٥٩٣، الرقم: ٣٦٢٦، والدارمي في السنن، باب ما أكرم الله به نبيه من إيمان الشجر به والبهائم والجن، ١ / ٣١، الرقم: ٢١، والحاكم في المستدرك، ٢ / ٦٧٧، الرقم: ٤٢٣٨، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٢ / ١٣٤، الرقم: ٥٠٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢ / ١٥٠، الرقم: ١٨٨٠، والمزي في تهذيب الكمال، ١٤ / ١٧٥، الرقم: ٣١٠٣، والجرجاني في تاريخ جرجان، ١ / ٣٢٩، الرقم: ٦٠٠.

السَّلَامُ عَلَيْكَ، يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَأَنَا أَسْمَعُهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.(١)

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں مکہ مکرمہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھا۔ ہم مکہ مکرمہ کی ایک جانب چلے تو جو پہاڑ اور درخت بھی آپ ﷺ کے سامنے آتا (وہ آپ ﷺ کی خدمت میں یوں سلام) عرض کرتا: ﴿اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ﴾ '(یا رسول اللہ! آپ پر سلام ہو)۔''

''ایک روایت میں حضرت عباد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا، فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ فلاں فلاں وادی کا سفر کیا اور دیکھا کہ آپ ﷺ جس بھی پتھر یا درخت کے پاس سے گزرتے تو وہ یوں عرض کرتا: ﴿اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ﴾ (یا رسول اللہ! آپ پر سلام ہو!) اور میں بھی یہ تمام (آوازیں) سن رہا تھا۔''

٥٦٣ / ١٥۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَنْتَظِرُوْنَهُ قَالَ: فَخَرَجَ، حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ فَسَمِعَ حَدِيْثَهُمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: عَجَبًا إِنَّ اللهَ ﷻ اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهِ خَلِيْلًا، إِتَّخَذَ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا، وَقَالَ آخَرُ: مَاذَا بِأَعْجَبَ مِنْ كَلَامِ مُوْسَى: كَلَّمَهُ تَكْلِيْمًا، وَقَالَ آخَرُ: فَعِيْسَى كَلِمَةُ اللهِ وَرُوْحُهُ، وَقَالَ آخَرُ: آدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ وَقَالَ: قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ أَنَّ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَمُوْسَى نَجِيُّ اللهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَعِيْسَى رُوْحُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَآدَمُ

---

(١): أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ٢/ ١٥٤، وابن كثير في شمائل الرسول، ١/ ٢٥٩، ٢٦٠، وأيضًا في البداية والنهاية، ٣/ ١٦.

الحديث رقم ١٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل النبي ﷺ، ٥/ ٥٨٧، الرقم: ٣٦١٦، والدارمي في السنن، باب: (٨)، ما أعطي النبي ﷺ من الفضل، ١/ ٣٩، الرقم: ٤٧.

اصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ، أَ لَا وَأَنَا حَبِيْبُ اللهِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ لِي فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِي فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ وَلَا فَخْرَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ چند صحابہ کرام ﷺ حضور نبی اکرم ﷺ کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے جب ان کے قریب پہنچے تو انہیں کچھ گفتگو کرتے ہوئے سنا۔ اُن میں سے بعض نے کہا: کیا خوب! اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا۔ دوسرے نے کہا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے سے زیادہ بڑی بات تو نہیں۔ ایک نے کہا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں۔ کسی نے کہا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو چن لیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ اُن کے پاس تشریف لائے سلام کیا اور فرمایا: میں نے تمہاری گفتگو اور تمہارا اظہارِ تعجب سنا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں۔ بیشک وہ ایسے ہی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نجی اللہ ہیں۔ بیشک وہ اسی طرح ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں۔ واقعی وہ اسی طرح ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا۔ وہ بھی یقیناً ایسے ہی (شرف والے) ہیں۔ سن لو! میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ میں قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھانے والا ہوں اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ قیامت کے دن سب سے پہلا شفاعت کرنے والا بھی میں ہی ہوں اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ سب سے پہلے جنت کا کنڈا کھٹکھٹانے والا بھی میں ہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ میرے لئے اسے کھولے گا اور مجھے اس میں داخل فرمائے گا۔ میرے ساتھ فقیر و غریب مومن ہوں گے اور مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں۔ میں اولین و آخرین میں سب سے زیادہ عزت والا ہوں لیکن مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں۔''

٥٦٤ / ١٦۔ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمَ

الحديث رقم ١٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، ـــــ

الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّيْنَ، وَخَطِيْبَهُمْ، وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ:هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میں انبیاء کرام علیہم السلام کا امام وخطیب اور شفیع ہوں گا اور اس پر (مجھے) فخر نہیں۔''

٥٦٥ / ١٧. عَنْ أَبِي مُوْسَى الأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ أَبُوْ طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ، وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي أَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَلَمَّا أَشْرَفُوْا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوْا، فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ، وَكَانُوْا قَبْلَ ذَلِكَ يَمُرُّوْنَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَفِتُ، قَالَ: فَهُمْ يَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ، فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ، حَتَّى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: هَذَا سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ، هَذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، يَبْعَثُهُ اللهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ، فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ: مَا عِلْمُكَ؟ فَقَالَ: إِنَّكُمْ حِيْنَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا، وَلَا يَسْجُدَانِ

...... باب: في فضل النبي ﷺ، ٥ / ٥٨٦، الرقم: ٣٦١٣، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الشفاعة، ٢ / ١٤٤٣، الرقم: ٤٣١٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥ / ١٣٧، ١٣٨، الرقم: ٢١٢٨٣، ٢١٢٩٠، والحاكم في المستدرك، ١ / ١٤٣، الرقم: ٢٤٠، ٦٩٦٩، وعبد بن حميد في المسند، ١ / ٩٠، الرقم: ١٧١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٣ / ٣٨٥، الرقم: ١١٧٩، والمزي في تهذيب الكمال، ٣ / ١١٨.

الحديث رقم ١٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في نبوة النبي ﷺ، ٥ / ٥٩٠، الرقم: ٣٦٢٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣١٧، الرقم: ٣١٧٣٣، ٣٦٥٤١، وابن حبان في الثقات، ١ / ٤٢، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١ / ٤٥، الرقم: ١٩، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ١ / ٥١٩.

إِلَّا لِنَبِيٍّ، وَإِنِّي أَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ كَتِفِهِ مِثْلَ التُّفَاحَةِ، ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا، فَلَمَّا أَتَاهُمْ بِهِ، وَكَانَ هُوَ فِي رِعْيَةِ الْإِبِلِ، قَالَ: أَرْسِلُوْا إِلَيْهِ، فَأَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ. فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ إِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ، فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ، فَقَالَ: انْظُرُوْا إِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ...... قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ أَيُّكُمْ وَلِيُّهُ؟ قَالُوْا: أَبُوْ طَالِبٍ. فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهُ حَتَّى رَدَّهُ أَبُوْ طَالِبٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو طالب رؤسائے قریش کے ہمراہ شام کے سفر پر روانہ ہوئے تو حضور نبی اکرم ﷺ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ جب راہب کے پاس پہنچے وہ سواریوں سے اترے اور انہوں نے اپنے کجاوے کھول دیئے۔ راہب ان کی طرف آ نکلا حالانکہ (روسائے قریش) اس سے قبل بھی اس کے پاس سے گزرا کرتے تھے لیکن وہ ان کے پاس نہیں آتا تھا اور نہ ہی ان کی طرف کوئی توجہ کرتا تھا۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ ابھی کجاوے کھول ہی رہے تھے کہ وہ راہب ان کے درمیان چلنے لگا یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے قریب پہنچا اور آپ ﷺ کا دستِ اقدس پکڑ کر کہا: یہ تمام جہانوں کے سردار اور رب العالمین کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث فرمائے گا۔ روسائے قریش نے اس سے پوچھا کہ آپ یہ سب کیسے جانتے ہیں؟ اس نے کہا: جب تم لوگ گھاٹی سے نمودار ہوئے تو کوئی پتھر اور درخت ایسا نہیں تھا جو سجدہ میں نہ گر پڑا ہو۔ اور وہ صرف نبی ہی کو سجدہ کرتے ہیں نیز میں انہیں مہر نبوت سے بھی پہچانتا ہوں جو ان کے کاندھے کی ہڈی کے نیچے سیب کی مثل ہے۔ پھر وہ واپس چلا گیا اور اس نے ان لوگوں کے لئے کھانا تیار کیا۔ جب وہ کھانا لے آیا تو آپ ﷺ اونٹوں کی چراگاہ میں تھے۔ راہب نے کہا انہیں بلا لو۔ آپ ﷺ تشریف لائے تو آپ کے سرِ انور پر بادل سایہ فگن تھا اور جب آپ لوگوں کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ تمام لوگ (پہلے سے ہی) درخت کے سایہ میں پہنچ چکے ہیں لیکن جیسے ہی آپ ﷺ تشریف فرما ہوئے تو سایہ آپ ﷺ کی طرف جھک گیا۔ راہب نے کہا: درخت کے سائے کو دیکھو وہ آپ ﷺ پر جھک گیا ہے۔ پھر راہب

نے کہا: میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ ان کا سرپرست کون ہے؟ انہوں نے کہا ابوطالب! چنانچہ وہ حضرت ابوطالب کو مسلسل واسطہ دیتا رہا (کہ انہیں واپس بھیج دیں) یہاں تک کہ حضرت ابوطالب نے آپ ﷺ کو واپس (مکہ مکرمہ) بھجوا دیا۔''

٥٦٦ / ١٨۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ مُلْجَمًا مُسْرَجًا، فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيْلُ: أَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هٰذَا؟ قَالَ: فَمَا رَكِبَكَ أَحَدٌ أَكْرَمُ عَلَى اللهِ مِنْهُ. قَالَ: فَارْفَضَّ عَرَقًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْيَعْلَى وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت انس رضی الله عنه روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں شب معراج براق لایا گیا جس پر زین کسی ہوئی تھی اور لگام ڈالی ہوئی تھی۔ (حضور نبی اکرم ﷺ کی سواری بننے کی خوشی میں) اس براق کے رقص کی وجہ سے آپ ﷺ کا اس پر سوار ہونا مشکل ہوگیا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اسے کہا: کیا تو حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اس طرح کر رہا ہے؟ حالانکہ آج تک تجھ پر کوئی ایسا شخص سوار نہیں ہوا جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ ﷺ جیسا معزز و محترم ہو۔ یہ سن کر وہ براق شرم سے پسینہ پسینہ ہوگیا۔''

٥٦٧ / ١٩۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا سَيِّدُ

الحديث رقم ١٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة بني اسرائيل، ٥ / ٣٠١، الرقم: ٣١٣١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣ / ١٦٤، الرقم: ١٢٦٩٤، وابن حبان في الصحيح، ١ / ٢٣٤، وأبو يعلى في المسند، ٥ / ٤٥٩، الرقم: ٣١٨٤، وعبد بن حميد في المسند، ١ / ٣٥٧، الرقم: ١١٨٥، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٧ / ٢٣، الرقم: ٢٤٠٤، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٣ / ٤٣٥، الرقم: ١٥٧٤، والعسقلاني في فتح الباري، ٧ / ٢٠٦.

الحديث رقم ١٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة بني إسرائيل، ٥ / ٣٠٨، الرقم: ٣١٤٨، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الشفاعة، ٢ / ١٤٤٠، الرقم: ٤٣٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣ / ٢، الرقم: ١١٠٠٠، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤ / ٧٨٨، الرقم: ١٤٥٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤ / ٢٣٨، الرقم: ٥٥٠٩.

وَلَدِ آدَمَ يومَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَبِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمَ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِوَائِي، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ، قَالَ: فَيَفْزَعُ النَّاسُ ثَلَاثَ فَزَعَاتٍ فَيَأْتُونَ آدَمَ ......فذكر الحديث إلى أن قَالَ: فَيَأْتُونَنِي فَأَنْطَلِقُ مَعَهُمْ، قَالَ ابْنُ جُدْعَانَ: قَالَ أَنَسٌ رضی الله عنه: فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: فَآخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَأُقَعْقِعُهَا فَيُقَالُ: مَنْ هَذَا؟ فَيُقَالُ: مُحَمَّدٌ فَيَفْتَحُونَ لِي وَيُرَحِّبُونَ بِي فَيَقُولُونَ: مَرْحَبًا فَأَخِرُّ سَاجِدًا فَيُلْهِمُنِيَ اللهُ مِنَ الثَّنَاءِ وَالْحَمْدِ فَيُقَالُ لِي: ارْفَعْ رَأْسَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَقُلْ يُسْمَعْ لِقَوْلِكَ وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي قَالَ اللهُ: ﴿عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُوْدًا﴾ [الإسراء، ١٧: ٧٩]. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

وروى ابن ماجه عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْأَرْضُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ، وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ، وَلِوَاءُ الْحَمْدِ بِيَدِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں روزِ قیامت (تمام) اولادِ آدم کا قائد ہوں گا اور مجھے (اس پر) فخر نہیں، حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہو گا اور کوئی فخر نہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام اور دیگر تمام انبیاء کرام اس دن میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ اور میں پہلا شخص ہوں گا جس سے زمین شق ہو گی اور کوئی فخر نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ تین بار خوفزدہ ہوں گے پھر وہ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر شفاعت کی درخواست کریں گے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی یہاں تک کہ فرمایا: پھر لوگ میرے پاس آئیں گے (اور) میں ان کے ساتھ (ان کی شفاعت کے لئے) چلوں گا۔ ابن جدعان (راوی) کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

گویا کہ میں اب بھی حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں جنت کے دروازے کی زنجیر کھٹکھٹاؤں گا، پوچھا جائے گا: کون؟ جواب دیا جائے گا: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ۔ چنانچہ وہ میرے لیے دروازہ کھولیں گے اور مرحبا کہیں گے۔ میں (بارگاہِ الٰہی میں) سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی حمد و ثناء کا کچھ حصہ الہام فرمائے گا۔ مجھے کہا جائے گا: سر اٹھایئے، مانگیں عطا کیا جائے گا۔ شفاعت کیجئے، قبول کی جائے گی، اور کہئے آپ کی بات سنی جائے گی۔ (آپ ﷺ نے فرمایا:) یہی وہ مقام محمود ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''یقیناً آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا۔''

اور امام ابن ماجہ نے بھی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انہوں نے بیان فرمایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور اس پر بھی فخر نہیں، قیامت کے روز سب سے پہلے میری زمین شق ہوگی اس پر بھی فخر نہیں، سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔ اس پر بھی فخر نہیں اور حمدِ باری تعالیٰ کا جھنڈا قیامت کے دن میرے ہی ہاتھ میں ہوگا اور اس پر بھی فخر نہیں۔''

٥٦٨ / ٢٠۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ فَضَّلَنِي عَلَى الْأَنْبِيَاءِ أَوْ قَالَ: أُمَّتِي عَلَى الْأُمَمِ وَأَحَلَّ لِيَ الْغَنَائِمَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: حَدِيْثُ أَبِي أُمَامَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء سے زیادہ فضیلت عطا فرمائی یا فرمایا: میری امت کو دیگر تمام امتوں پر فضیلت عطا کی اور میرے لئے مالِ غنیمت کو حلال فرما دیا۔''

الحديث رقم ٢٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: السير عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في الغنيمة، ٤ / ١٢٣، الرقم: ١٥٥٣، والطبراني نحوه في المعجم الكبير، ٨ / ٢٥٧، الرقم: ٨٠٠١، والروياني في المسند، ٢ / ٣٠٨، الرقم: ١٢٦٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ١ / ٢٢٢، الرقم: ٩٩٩، وفي السنن الصغرى، ١ / ١٨٠، الرقم: ٢٤٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠ / ١٦.

٥٦٩ / ٢١۔ عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا أَوَّلُهُمْ خُرُوْجًا وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَفَدُوْا، وَأَنَا خَطِيْبُهُمْ إِذَا أَنْصَتُوْا، وَأَنَا مُشَفِّعُهُمْ إِذَا حُبِسُوْا، وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيِسُوْا. اَلْكَرَامَةُ وَالْمَفَاتِيْحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلَى رَبِّي، يَطُوْفُ عَلَيَّ أَلْفُ خَادِمٍ كَأَنَّهُمْ بَيْضٌ مَكْنُوْنٌ أَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُوْرٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے میں (اپنی قبر انور سے) نکلوں گا اور جب لوگ وفد بن کر جائیں گے تو میں ہی ان کا قائد ہوں گا اور جب وہ خاموش ہوں گے تو میں ہی ان کا خطیب ہوں گا۔ میں ہی ان کی شفاعت کرنے والا ہوں جب وہ روک دیئے جائیں گے، اور میں ہی انہیں خوشخبری دینے والا ہوں جب وہ مایوس ہو جائیں گے۔ بزرگی اور جنت کی چابیاں اس روز میرے ہاتھ میں ہوں گی۔ میں اپنے رب کے ہاں اولادِ آدم میں سب سے زیادہ مکرّم ہوں میرے اردگرد اس روز ہزار خادم پھریں گے گویا کہ وہ پوشیدہ حسن ہیں یا بکھرے ہوئے موتی ہیں۔‘‘

٥٧٠ / ٢٢۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: نَحْنُ الْآخِرُوْنَ، وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِنِّي قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ: إِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللهِ، وَمُوْسَى صَفِيُّ اللهِ، وَأَنَا حَبِيْبُ اللهِ، وَمَعِي لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِنَّ اللهَ عزوجل وَعَدَنِي فِي أُمَّتِي، وَأَجَارَهُمْ مِنْ ثَلَاثٍ: لَا

الحديث رقم ٢١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٥، الرقم: ٣٦١٠، والدارمي في السنن، باب: ما أعطي النبي ﷺ من الفضل، ١/٣٩، الرقم: ٤٨، والخلال في السنة، ١/٢٠٨، الرقم: ٢٣٥، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٧، الرقم: ١١٧، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ١/٢٣٥، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ١/١٨٢، والمناوي في فيض القدير، ٣/٤٠.

الحديث رقم ٢٢: أخرجه الدارمي في السنن باب: ما أعطي النبي ﷺ من الفضل، ١/٤٢، الرقم: ٥٤، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٦/٣٢٣.

يَعُمُّهُمْ بِسَنَةٍ، وَلَا يَسْتَأْصِلُهُمْ عَدُوٌّ، وَلَا يَجْمَعُهُمْ عَلَى ضَلَالَةٍ.رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

''حضرت عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم آخر میں آنے والے اور قیامت کے دن سب سے سبقت لے جانے والے ہیں۔ میں بغیر کسی فخر کے یہ بات کہتا ہوں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام صفی اللہ ہیں اور میں حبیب اللہ ہوں۔ قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے میری امت کے متعلق وعدہ کر رکھا ہے اور تین باتوں سے اسے (امت کو) بچایا ہے۔ ایسا قحط ان پر نہیں آئے گا جو پوری امت کا احاطہ کر لے اور کوئی دشمن اسے جڑ سے نہیں اکھاڑ سکے گا اور (اللہ تعالیٰ) انہیں کبھی گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا۔''

٥٧١ / ٢٣۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں (تمام) رسولوں کا قائد ہوں اور یہ (کہ مجھے اس پر) فخر نہیں اور میں خاتم النبیین ہوں اور (مجھے اس پر) کوئی فخر نہیں ہے۔ میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور میں ہی وہ پہلا (شخص) ہوں جس کی شفاعت قبول ہوگی ہے اور (مجھے اس پر) کوئی فخر نہیں ہے۔''

٥٧٢ / ٢٤۔ عَنْ نَبِيْهِ بْنِ وَهْبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ رضي الله عنها، فَذَكَرُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ كَعْبٌ: مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ إِلَّا نَزَلَ

الحديث رقم ٢٣: أخرجه الدارمي في السنن، باب: ما أعطي النبي ﷺ من الفضل، ١ / ٤٠، الرقم: ٤٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ١ / ٦١، الرقم: ١٧٠، والبيهقي في كتاب الاعتقاد، ١ / ١٩٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨ / ٢٥٤، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١٠ / ٢٢٣، والمناوي في فيض القدير، ٣ / ٤٣.

الحديث رقم ٢٤: أخرجه الدارمي في السنن، (٥) باب: ما أكرم الله تعالى نبيه بعد موته، ١ / ٥٧، الرقم: ٩٤، وأبو نعيم فى حلية الأولياء، ٥ / ٣٩٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣ / ٤٩٢، الرقم: ٤١٧٠، وابن حيان في العظمة، ٣ / ١٠١٨، الرقم: ٥٣٧، وابن كثير فى تفسير القرآن العظيم، فى قول الله تعالى: هو الذي يصلى عليكم وملائكته۔۔الخ، ٣ / ٥١٨.

سَبْعُوْنَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِکَةِ حَتَّی يَحُفُّوْا بِقَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ يَضْرِبُوْنَ بِأَجْنِحَتِهِمْ، وَيُصَلُّوْنَ عَلَی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، حَتَّی إِذَا أَمْسَوْا عَرَجُوْا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوْا مِثْلَ ذٰلِکَ، حَتَّی إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْأَرْضُ خَرَجَ فِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا مِنَ الْمَـلَائِکَةِ يَزِفُّوْنَهُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت نبیہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کا ذکر کیا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: جب بھی دن نکلتا ہے ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں اور وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ اقدس کو گھیر لیتے ہیں اور قبر اقدس پر اپنے پَر مارتے ہیں (یعنی اپنے پروں سے جھاڑو دیتے ہیں۔) اور حضور نبی اکرم ﷺ پر درود (و سلام) بھیجتے ہیں اور شام ہوتے ہی واپس آسمانوں پر چلے جاتے ہیں اور اتنے ہی مزید اُترتے ہیں اور وہ بھی دن والے فرشتوں کی طرح کا عمل دہراتے ہیں۔ حتی کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ مبارک (روزِ قیامت) شق ہو گی تو آپ ﷺ ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں (میدانِ حشر میں) تشریف لائیں گے۔‘‘

٥٧٣ / ٢٥۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: أَوْحَی اللّٰهُ إِلَی عِيْسَی عليه السلام، يَا عِيْسَی، آمِنْ بِمُحَمَّدٍ وَأْمُرْ مَنْ أَدْرَکَهُ مِنْ أُمَّتِکَ أَنْ يُؤْمِنُوْا بِهِ فَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ آدَمَ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَلَا النَّارَ. وَلَقَدْ خَلَقْتُ الْعَرْشَ عَلَی الْمَاءِ فَاضْطَرَبَ فَکَتَبْتُ عَلَيْهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ فَسَکَنَ. رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَالْخَلَّالُ.

وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ وَ وَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے

الحديث رقم ٢٥: أخرجه الحاکم في المستدرك، ٢ / ٦٧١، الرقم: ٤٢٢٧، والخلال في السنة، ١ / ٢٦١، الرقم: ٣١٦، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٥ / ٢٩٩، الرقم: ٦٣٣٦، والعسقلاني في لسان الميزان، ٤ / ٣٥٤، الرقم: ١٠٤٠، و ابن حيان في طبقات المحدثين بأصبهان، ٣ / ٢٨٧۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی: اے عیسیٰ! حضرت محمد (ﷺ) پر ایمان لے آؤ اور اپنی امت کو بھی حکم دو کہ جو بھی ان کا زمانہ پائے تو (ضرور) ان پر ایمان لائے (جان لو!) اگر محمد (ﷺ) نہ ہوتے تو میں حضرت آدم علیہ السلام کو بھی پیدا نہ کرتا۔ اور اگر محمد مصطفیٰ (ﷺ) نہ ہوتے تو میں نہ جنت پیدا کرتا اور نہ دوزخ، جب میں نے پانی پر عرش بنایا تو اس میں لرزش پیدا ہوگئی، لہٰذا میں نے اس پر ''لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ'' لکھ دیا تو وہ ٹھہر گیا۔''

فَصْلٌ فِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَيٌّ فِي قَبْرِهٖ بِرُوْحِهٖ وَجَسَدِهٖ

﴿حضور ﷺ کا روضہ اَنور میں اپنی روح مبارک اور جسدِ اقدس کے ساتھ زندہ ہونے کا بیان﴾

٥٧٤ / ٢٦۔ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيْهِ قُبِضَ، وَفِيْهِ النَّفْخَةُ، وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ، فَأَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيْهِ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ

الحديث رقم ٢٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: فضل يوم الجمعة وليلة الجمعة، ١/ ٢٧٥، الرقم: ١٠٤٧، وأيضًا في باب: في الاستغفار، ٢/ ٨٨، الرقم: ١٥٣١، والنسائي في السنن، كتاب: الجمعة، باب: بإكثار الصلاة على النبي ﷺ يوم الجمعة، ٣/ ٩١، الرقم: ١٣٧٤، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/ ٥١٩، الرقم: ١٦٦٦، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة، باب: في فضل الجمعة، ١/ ٣٤٥، الرقم: ١٠٨٥، والدارمي في السنن، ١/ ٤٤٥، الرقم: ١٥٧٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ٨، الرقم: ١٦٢٠٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/ ٢٥٣، الرقم: ٨٦٩٧، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/ ١١٨، الرقم: ١٧٣٣-١٧٣٤، وابن حبان في الصحيح، ٣/ ١٩٠، الرقم: ٩١٠، والحاكم في المستدرك، ١/ ٤١٣، الرقم: ١٠٢٩، والبزار في المسند، ٨/ ٤١١، الرقم: ٣٤٨٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/ ٩٧، الرقم: ٤٧٨٠، وأيضًا في المعجم الكبير، ١/ ٢٦١، الرقم: ٥٨٩، والبيهقي في السنن الصغرى، ١/ ٣٧١، الرقم: ٦٣٤، وأيضًا في السنن الكبرى، ٣/ ٢٤٨، الرقم: ٥٧٨٩، وأيضًا في شعب الإيمان، ٣/ ١٠٩، الرقم: ٣٠٢٩، وأيضًا في فضائل الأوقات/ ٤٩٧، ٢٧٥، والجهضمي في فضل الصلاة على النبي ﷺ، ١/ ٣٧، الرقم: ٢٢، والواديا شي في تحفة المحتاج، ١/ ٥٢٤، الرقم: ٦٦١، والعسقلاني في فتح الباري، ١١/ ٣٧٠، والعجلوني في كشف الخفاء، ١/ ١٩٠، الرقم: ٥٠١.

عَلَيَّ، قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: بَلِيْتَ. قَالَ: إِنَّ اللهَ ﷻ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ.

وفي رواية: فَقَالَ: إِنَّ اللهَ جَلَّ وَعَلَا حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَامَنَا.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ. وَقَالَ الْوَادِيَاشِيُّ: صَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ. وَقَالَ الْعَجْلُوْنِيُّ: رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ. وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: تَفَرَّدَ بِهِ أَبُوْ دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ النَّوَوِيُّ فِي الْأَذْكَارِ. وَقَالَ الشَّوْكَانِيُّ: رَوَاهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيُّ.

''حضرت اَوس بن اَوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک تمہارے دنوں میں سے جمعہ کا دن سب سے بہتر ہے اِس دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن انہوں نے وفات پائی اور اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن سخت آواز ظاہر ہو گی۔ پس اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا درود آپ کے وصال کے بعد آپ کو کیسے پیش کیا جائے گا؟ جبکہ آپ کا جسدِ مبارک خاک میں مل چکا ہو گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں ایسا نہیں ہے) بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاءِ کرام (علیہم السلام) کے جسموں کو (کھانا یا کسی بھی قسم کا نقصان پہنچانا) حرام کر دیا ہے۔''

''اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ بزرگ و برتر نے زمین پر حرام قرار دیا ہے کہ وہ ہمارے جسموں کو کھائے۔''

٥٧٥ / ٢٧۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ

الحديث رقم ٢٧: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: المناسك، باب زيارة القبور، ٢ / ٢١٨، الرقم: ٢٠٤١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ٥٢٧، الرقم: ١٠٨٦٧، ←

يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللهُ عَلَيَّ رُوْحِي، حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَفِيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيْدَ الإِسْكَنْدَرَانِيُّ وَلَمْ أَعْرِفْهُ وَمَهْدِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ ثِقَةٌ......وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی بھی شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھ پر میری روح لوٹا دی ہوئی ہے (اور میری توجہ اس کی طرف مبذول فرماتا ہے) یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔‘‘

٥٧٦ / ٢٨۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَكْثِرُوْا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ وَإِنَّ أَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ: قُلْتُ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللهِ حَيٌّ يُرْزَقُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ. وَقَالَ الْمُنَاوِيُّ: قَالَ

------ والطبراني في المعجم الأوسط، ٣ / ٢٦٢، الرقم: ٣٠٩٢، ٩٣٢٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥ / ٢٤٥، الرقم: ١٠٠٥٠، وأيضًا في شعب الإيمان، ٢ / ٢١٧، الرقم: ٥١٨١۔ ٤١٦١، وابن راهويه في المسند، ١ / ٤٥٣، الرقم: ٥٢٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢ / ٣٢٦، الرقم: ٢٥٧٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠ / ١٦٢۔

الحديث رقم ٢٨: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الجنائز، باب: ذكر وفاته ودفنه ﷺ، ١ / ٥٢٤، الرقم: ١٦٣٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢ / ٣٢٨، الرقم: ٢٥٨٢، والمزي في تهذيب الكمال، ١٠ / ٢٣، الرقم: ٢٠٩٠، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣ / ٥١٥، ٤ / ٤٩٣، والمناوي في فيض القدير، ٢ / ٨٧، والعجلوني في كشف الخفاء، ١ / ١٩٠، الرقم: ٥٠١، والشوكاني في نيل الأوطار، ٣ / ٣٠٤۔

الدَّمِيْرِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ. وَقَالَ الْعَجْلُوْنِيُّ: حَسَنٌ.

’’حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر نہایت کثرت سے درود بھیجا کرو، یہ یوم مشہود (یعنی میری بارگاہ میں فرشتوں کی خصوصی حاضری کا دن) ہے۔ اِس دن فرشتے (خصوصی طور پر کثرت سے میری بارگاہ میں) حاضر ہوتے ہیں، جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اُس کے فارغ ہونے تک اُس کا درود میرے سامنے پیش کر دیا جاتا ہے۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) اور آپ کے وصال کے بعد (کیا ہو گا)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں (میری ظاہری) وفات کے بعد بھی (میرے سامنے اسی طرح پیش کیا جائے گا کیوں کہ) اللہ تعالیٰ نے زمین کے لیے انبیائے کرام علیہم السلام کے جسموں کا کھانا حرام کر دیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا نبی زندہ ہوتا ہے اور اُسے رزق بھی عطا کیا جاتا ہے۔‘‘

٥٧٧ / ٢٩۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ زَارَ قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي.

رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی گویا اس نے میری حیات میں میری زیارت کی۔‘‘

٥٧٨ / ٣٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَقَدْ

الحديث رقم ٢٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٢ / ٤٠٦، الرقم: ١٣٤٩٦، والدارقطني عن حاطب رضي الله عنه في السنن، ٢ / ٢٧٨، الرقم: ١٩٣ والبيهقي في شعب الإيمان، ٣ / ٤٨٩، الرقم: ٤١٥٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤ / ٢۔

الحديث رقم ٣٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: ذكر المسيح ابن مريم والمسيح الدجال، ١ / ١٥٦، الرقم: ١٧٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٦ / ٤٥٥، الرقم: ١١٤٨٠، وأبو عوانة فى المسند، ١ / ١١٦ الرقم: ٣٥٠، وأبو نعيم في المسند المستخرج، ١ / ٢٣٩، الرقم: ٤٣٣، والعسقلاني في فتح الباري، ٦ / ٤٨٧۔

رَأَيْتُنِي فِي الْحِجْرِ، وَقُرَيْشٌ تَسْأَلُنِي عَنْ مَسْرَايَ، فَسَأَلَتْنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ أُثْبِتْهَا، فَكَرِبْتُ كُرْبَةً مَا كَرِبْتُ مِثْلَهُ قَطُّ، قَالَ: فَرَفَعَهُ اللهُ لِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ. مَا يَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ بِهِ. وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَإِذَا مُوْسَى عليه السلام قَائِمٌ يُصَلِّي، فَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ. وَإِذَا عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليه السلام قَائِمٌ يُصَلِّي، أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِيُّ. وَإِذَا إِبْرَاهِيْمُ عليه السلام قَائِمٌ يُصَلِّي، أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ (يَعْنِي نَفْسَهُ) فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَأَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلَاةِ، قَالَ قَائِلٌ: يَا مُحَمَّدُ، هَذَا مَالِكٌ صَاحِبُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ. فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَبَدَأَنِي بِالسَّلَامِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے خود کو حطیم کعبہ میں پایا اور قریش مجھ سے سفرِ معراج کے بارے میں سوالات کر رہے تھے۔ انہوں نے مجھ سے بیت المقدس کی کچھ چیزیں پوچھیں جنہیں میں نے (یاد داشت میں) محفوظ نہیں رکھا تھا جس کی وجہ سے میں اتنا پریشان ہوا کہ اس سے پہلے کبھی اتنا پریشان نہیں ہوا تھا، تب اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو اٹھا کر میرے سامنے رکھ دیا۔ وہ مجھ سے بیت المقدس کے متعلق جو بھی چیز پوچھتے میں (اسے دیکھ دیکھ کر) انہیں بتا دیتا اور میں نے خود کو گروہ انبیائے کرام علیھم السلام میں پایا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے مصروفِ صلاۃ تھے، اور وہ قبیلہ شنوءہ کے لوگوں کی طرح گھنگریالے بالوں والے تھے اور پھر (دیکھا کہ) حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کھڑے مصروفِ صلاۃ تھے اور عروہ بن مسعود ثقفی ان سے بہت مشابہ ہیں، اور پھر دیکھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے مصروفِ صلاۃ تھے اور تمہارے آقا (یعنی خود حضور نبی اکرم ﷺ) ان کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہ ہیں پھر نماز کا وقت آیا، اور میں نے ان سب انبیائے کرام علیھم السلام کی امامت کرائی۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھے ایک کہنے والے نے کہا: یہ مالک ہیں جو جہنم کے داروغہ ہیں، انہیں سلام کیجئے۔ پس میں ان کی طرف متوجہ ہوا تو انہوں نے (مجھ سے) پہلے مجھے سلام کیا۔‘‘

٥٧٩ / ٣١۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَتَيْتُ، (وفي رواية هدّاب:) مَرَرْتُ عَلَى مُوْسَى لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْأَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: معراج کی شب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا، (اور ھدّاب کی ایک روایت میں ہے کہ فرمایا:) سرخ ٹیلے کے پاس سے میرا گزر ہوا (تو میں نے دیکھا کہ) حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں کھڑے مصروفِ صلاۃ تھے۔‘‘

٥٨٠ / ٣٢۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا كَانَ أَيَّامُ الْحَرَّةِ لَمْ يُؤَذَّنْ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثًا وَلَمْ يُقَمْ وَلَمْ يَبْرَحْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ رضي الله عنه مِنَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ لَا يَعْرِفُ وَقْتَ الصَّلَاةِ إِلَّا بِهَمْهَمَةٍ يَسْمَعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَانْفَرَدَ بِهِ.

الحديث رقم ٣١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب: من فضائل موسى عليه السلام، ٤ / ١٨٤٥، الرقم: ٢٣٧٥، والنسائي في السنن، كتاب: قيام الليل وتطوع النهار، باب: ذكر صلاة نبي الله موسى عليه السلام، ٣ / ٢١٥، الرقم: ١٦٣١۔١٦٣٢، وفي السنن الكبرى، ١ / ٤١٩، الرقم: ١٣٢٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣ / ١٤٨، الرقم: ١٢٥٢٦۔١٣٦١٨، وابن حبان في الصحيح، ١ / ٢٤٢، الرقم: ٥٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨ / ١٣، الرقم: ٧٨٠٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧ / ٣٣٥، الرقم: ٣٦٥٧٥، وأبو يعلى في المسند، ٦ / ٧١، الرقم: ٣٣٢٥، وعبد بن حميد في المسند، ١ / ٣٦٢، الرقم: ١٢٠٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٤ / ١٧٠، الرقم: ٦٥٢٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨ / ٢٠٥، والعسقلانس فس فتح البلاري، ٦ / ٤٤٤۔

الحديث رقم ٣٢: أخرجه الدارمي في السنن، باب: (١٥)، ما أكرم الله تعالى نبيه ﷺ بعد موته، ١ / ٥٦، الرقم: ٩٣، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٢ / ٤٠٠، الرقم: ٥٩٥١، والسيوطي في شرح سنن ابن ماجه، ١ / ٢٩١، الرقم: ٤٠٢٩۔

’’حضرت سعید بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ایام حرّہ (جن دنوں یزید نے مدینہ منورہ پر حملہ کروایا تھا) کا واقعہ پیش آیا تو حضور نبی اکرم ﷺ کی مسجد میں تین دن تک اذان اور اقامت نہیں کہی گئی اور حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ (جو کہ جلیل القدر تابعی ہیں انہوں نے مسجد نبوی میں پناہ لی ہوئی تھی اور) انہوں نے (تین دن تک) مسجد نہیں چھوڑی تھی اور وہ نماز کا وقت نہیں جانتے تھے مگر ایک دھیمی سی آواز کے ذریعے جو وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرانور سے سنتے تھے۔‘‘

٥٨١/ ٣٣۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءٌ فِي قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَابْنُ عَدِيٍّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ. وَقَالَ ابْنُ عَدِيٍّ: وَأَرْجُوْ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُ أَبِي يَعْلَى ثِقَاتٌ. وَقَالَ الشَّوْكَانِيُّ: فَقَدْ صَحَّحَهُ الْبَيْهَقِيُّ وَأَلَّفَ فِي ذَلِكَ جُزْءًا. وَقَالَ الزَّرْقَانِيُّ: وَجَمَعَ الْبَيْهَقِيُّ كِتَابًا لَطِيْفًا فِي حَيَاةِ الْأَنْبِيَاءِ وَرَوَى فِيْهِ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ مَرْفُوْعًا.

الحديث رقم ٣٣: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٦/ ١٤٧، الرقم: ٣٤٢٥، وابن عدي في الكامل، ٢/ ٣٢٧، الرقم: ٤٦٠، وقال: هذا أحاديث غرائب حسان وأرجو أنه لا بأس به، والديلمي في مسند الفردوس، ١/ ١١٩، الرقم: ٤٠٣، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/ ٤٨٧، وأيضًا في لسان الميزان، ٢/ ١٧٥، ٢٤٦، الرقم: ٧٨٧، ١٠٣٣، وقال: رواه البيهقي، وقال: ابن عدي: أرجو أنه لا بأس به، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٢/ ٢٠٠، ٢٧٠، وقال: رواه البيهقي، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢١١، وقال: رواه أبو يعلى والبزار، ورجال أبي يعلى ثقات، والسيوطي في شرحه على سنن النسائي، ٤/ ١١٠، والعظيم آبادي في عون المعبود، ٦/ ١٩، وقال: وألفت عن ذالك تأليفا سميته: انتباه الأنكياء بحياة الأنبياء، والمناوي في فيض القدير، ٣/ ١٨٤، والشوكاني في نيل الأوطار، ٥/ ١٧٨، وقال: فقد صححه البيهقي وألف في ذلك جزءا، والزرقاني في شرحه على موطأ الإمام مالك، ٤/ ٣٥٧، وقال: وجمع البيهقي كتابا لطيفا في حياة الأنبياء وروى فيه بإسناد صحيح عن أنس رضی اللہ عنہ مرفوعا.

وقال العسقلاني في "الفتح": قَدْ جَمَعَ الْبَيْهَقِيُّ كِتَابًا لَطِيفًا فِي حَيَاةِ الْأَنْبِيَاءِ فِي قُبُوْرِهِمْ أَوْرَدَ فِيْهِ حَدِيْثَ أَنَسٍ ﷺ: اَ لْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءٌ فِي قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ. أَخْرَجَهُ مِنْ طَرِيْقِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ وَهُوَ مِنْ رِجَالِ الصَّحِيْحِ عَنِ الْمُسْتَلِمِ بْنِ سَعِيْدٍ وَقَدْ وَثَّقَهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ عَنِ الْحَجَّاجِ الْأَسْوَدِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي زِيَادٍ الْبَصْرِيُّ وَقَدْ وَثَّقَهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَعِيْنٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْهُ وَأَخْرَجَهُ أَيْضًا أَبُوْ يَعْلٰى فِي مُسْنَدِهِ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَأَخْرَجَهُ الْبَزَّارُ وَصَحَّحَهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انبیاء کرام علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔''

''امام عسقلانی فتح الباری میں بیان کرتے ہیں کہ امام بیہقی نے انبیاء کرام علیہم السلام کے اپنی قبروں میں زندہ ہونے کے بارے میں (صحیح اَحادیث پر مشتمل) ایک خوبصورت کتاب لکھی ہے جس میں انہوں نے حضرت انس ﷺ کی یہ حدیث بھی وارد کی ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبور میں (حیاتِ ظاہری کی طرح ہی) زندہ ہوتے ہیں اور صلاۃ بھی ادا کرتے ہیں۔ یہ حدیث اُنہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر کے طریق سے روایت کی ہے اور وہ صحیح حدیث کے رواۃ میں سے ہیں۔ اُنہوں نے مستلم بن سعید سے روایت کی اور امام احمد بن حنبل نے بھی انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابن حبان نے یہ حدیث حجاج اسود سے روایت کی ہے اور وہ ابن ابی زیاد البصری ہیں اور اُنہیں بھی امام اَحمد بن حنبل نے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابن معین نے بھی حضرت ثابت سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ امام ابو یعلی نے بھی اپنی مسند میں اسی طریق سے یہ حدیث روایت کی ہے اور امام بزار نے بھی اس کی تخریج کی ہے اور امام بیہقی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔''

فَصْلٌ فِي سَعَةِ عِلْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَمَالِ مَعْرِفَتِهِ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی وسعتِ علم اور کمالِ معرفت کا بیان﴾

٥٨٢/ ٣٤۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ، فَصَلَّى الظُّهْرَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَذَكَرَ السَّاعَةَ، وَذَكَرَ أَنَّ بَيْنَ يَدَيْهَا أُمُوْرًا عِظَامًا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ عَنْهُ: فَوَاللهِ لَا تَسْأَلُوْنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هَذَا، قَالَ أَنَسٌ: فَأَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ، وَأَكْثَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ يَقُوْلَ: سَلُوْنِي. فَقَالَ أَنَسٌ: فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: أَيْنَ مَدْخَلِي يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: النَّارُ. فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ: مَنْ أَبِي يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: أَبُوْكَ حُذَافَةُ. قَالَ: ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُوْلَ: سَلُوْنِي، سَلُونِي. فَبَرَكَ عُمَرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: رَضِيْنَا بِاللهِ رَبًّا، وَبِالإِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُوْلًا. قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حِيْنَ قَالَ عُمَرُ: ذَلِكَ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ

الحديث رقم ٣٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: ما يكره من كثرة السؤال وتكلف ما لايعنيه، ٦/ ٢٦٦٠، الرقم: ٦٨٦٤، وفي كتاب: مواقيت الصلاة، باب: وقت الظهر عند الزوال، ١/ ٢٠٠، الرقم: ٢٠٠١، ٢٢٧٨، وفي كتاب: العلم، باب: حسن برك على ركبتيه عند الإمام أو المحدث، ١/ ٤٧، الرقم: ٩٣، وفي الأدب المفرد/ ٤٠٤، الرقم: ١١٨٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: توقيره ﷺ وترك إكثار سؤال عما لا ضرورة إليه، ٤/ ١٨٣٢، الرقم: ٢٣٥٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ١٦٢، الرقم: ١٢٦٨١، وأبو يعلى في المسند، ٦/ ٢٨٦، الرقم: ٣٢٠١، وابن حبان في الصحيح، ١/ ٣٠٩، الرقم: ١٠٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/ ٧٢، الرقم: ٩١٥٥.

آنِفًا فِي عُرْضِ هَذَا الْحَائِطِ، وَأَنَا أُصَلِّي، فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آفتاب ڈھلا تو حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور ظہر کی نماز پڑھی پھر سلام پھیرنے کے بعد آپ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور قیامت کا ذکر کیا اور پھر فرمایا: اس سے پہلے بڑے بڑے واقعات و حادثات ہیں، پھر فرمایا: جو شخص کسی بھی نوعیت کی کوئی بات پوچھنا چاہتا ہے تو وہ پوچھے، خدا کی قسم! میں جب تک یہاں کھڑا ہوں تم جو بھی پوچھو گے اس کا جواب دوں گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے زار وقطار رونا شروع کر دیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ جلال کے سبب بار بار یہ اعلان فرما رہے تھے کہ کوئی سوال کرو، مجھ سے (جو چاہو) پوچھ لو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! میرا ٹھکانہ کہاں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دوزخ میں (کیوں کہ وہ منافق تھا)۔ پھر حضرت عبد اللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا باپ حذافہ ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ بار بار فرماتے رہے مجھ سے سوال کرو، مجھ سے سوال کرو۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض کیا: (یا رسول اللہ!) ہم اللہ تعالیٰ کے ربّ ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہیں (اور ہمیں کچھ نہیں پوچھنا)۔ راوی کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ گذارش کی تو حضور نبی اکرم ﷺ خاموش ہو گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! ابھی ابھی اس دیوار کے سامنے مجھ پر جنت اور دوزخ پیش کی گئیں جبکہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو آج کی طرح میں نے خیر اور شر کو کبھی نہیں دیکھا۔‘‘

٥٨٣ / ٣٥۔ عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَقَامًا مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُوْنُ فِي مَقَامِهِ ذَلِكَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ، إِلَّا حَدَّثَ بِهِ

الحديث رقم ٣٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: القدر، باب: وكان أمر الله قدرا مقدورا، ٦ / ٢٤٣٥، الرقم: ٦٢٣٠، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفتن وأشراط الساعة، باب: إخبار النبي ﷺ فيما يكون إلى قيام الساعة، ٤ / ٢٢١٧، الرقم: ٢٨٩١، والترمذي مثله عن أبي سعيد الخدري رضی اللہ عنہ في السنن، كتاب: الفتن ←

حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابِي هٰؤُلَاءِ وَإِنَّهُ لَيَكُوْنُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيْتُهُ فَأَرَاهُ فَأَذْكُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ إِذَا رَآهُ عَرَفَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمارے درمیان ایک مقام پر کھڑے ہو کر خطاب فرمایا: آپ ﷺ نے اپنے اس دن کے قیام فرما ہونے سے لے کر قیامت تک کی کوئی ایسی چیز نہ چھوڑی، جس کو آپ ﷺ نے بیان نہ فرما دیا ہو۔ جس نے اسے یاد رکھا یاد رکھا اور جو اسے بھول گیا سو بھول گیا۔ اس واقعہ کو میرے دوست واحباب جانتے ہیں، بعض چیزوں کو میں بھول گیا تھا لیکن جب میں نے انہیں دیکھا تو وہ یاد آ گئیں۔ جس طرح کوئی شخص کسی شخص کا چہرہ بھول جاتا ہے اور جب وہ سامنے آتا ہے تو اسے پہچان لیتا ہے۔''

٣٦ / ٥٨٤ ۔ عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَامَ فِيْنَا النَّبِيُّ ﷺ مَقَامًا، فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتَّى دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ، حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان قیام فرما ہوئے اور آپ ﷺ نے مخلوقات کی ابتدا سے لے کر جنتیوں کے جنت میں داخل ہو جانے اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہو جانے تک ہمیں سب کچھ بتا دیا۔ جس نے

------ عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء أخبر النبي ﷺ أصحابه بما هو كائن إلى يوم القيامة، ٤/٤٨٣، الرقم: ٢١٩١، وأبو داود في السنن، كتاب: الفتن والملاحم، باب: ذكر الفتن ودلائلها، ٤/٩٤، الرقم: ٤٢٤٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٨٥، الرقم: ٢٣٣٢٢، والبزار في المسند، ٧/٢٣١، الرقم: ٨٤٩٩، وقال: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، والطبراني مثله عن أبي سعيد الخدري رضی اللہ عنہ في مسند الشاميين، ٢/٢٤٧، الرقم: ١٢٧٨، والخطيب التبريزي في مشكوٰة المصابيح، ٢/٢٧٨، الرقم: ٥٣٧٩۔

الحديث رقم ٣٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: بدء الخلق، باب: ما جاء في قول الله تعالى: وهو الذي يبدأ الخلق ثم يعيده وهو أهون عليه، ٣/١١٦٦، الرقم: ٣٠٢٠۔

اسے یاد رکھا، یاد رکھا اور جو اسے بھول گیا سو وہ بھول گیا۔‘‘

٥٨٥ / ٣٧۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَخْطَبَ ﷺ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْفَجْرَ. وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الظُّهْرُ، فَنَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ. فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ. فَخَطَبَنَا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَأَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ قَالَ: فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظُنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت عمرو بن اخطب انصاری ﷺ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے نماز فجر میں ہماری امامت فرمائی اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور ہمیں خطاب فرمایا یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہوگیا۔ پھر آپ ﷺ نیچے تشریف لے آئے نماز پڑھائی بعد ازاں پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہمیں خطاب فرمایا حتی کہ عصر کا وقت ہو گیا پھر منبر سے نیچے تشریف لائے اور نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا پس آپ ﷺ نے ہمیں ہر اس بات کی خبر دے دی جو جو آج تک وقوع پذیر ہو چکی تھی اور جو قیامت تک ہونے والی تھی۔ حضرت عمرو بن اخطب ﷺ فرماتے ہیں ہم میں زیادہ جاننے والا وہی ہے جو ہم میں سب سے زیادہ حافظہ والا تھا۔‘‘

٥٨٦ / ٣٨۔ عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بِمَا

الحديث رقم ٣٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفتن وأشراط الساعة، باب: إخبار النبي ﷺ فيما يكون إلى قيام الساعة، ٤ / ٢٢١٧، الرقم: ٢٨٩٢، والترمذي فى السنن، كتاب: الفتن عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء ما أخبر النبي ﷺ أصحابه بما هو كائن إلى يوم القيامة، ٤ / ٤٨٣، الرقم: ٢١٩١، وابن حبان في الصحيح، ١٥ / ٩، الرقم: ٦٦٣٨، والحاكم في المستدرك، ٤ / ٥٣٣، الرقم: ٨٤٩٨، وأبو يعلى في المسند، ١٢ / ٢٣٧، الرقم: ٢٨٤٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١٧ / ٢٨، الرقم: ٤٦، وابن أبي عاصم في الأحاد والمثاني، ٤ / ١٩٩، الرقم: ٢١٨٣۔

الحديث رقم ٣٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفتن وأشراط الساعة، باب إخبار النبي ﷺ فيما يكون إلى قيام الساعة، ٤ / ٢٢١٧، الرقم: ٢٨٩١، وأحمد ←

هُوَ كَائِنٌ إِلَى أَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ. فَمَا مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا قَدْ سَأَلْتُهُ إِلَّا أَنِّي لَمْ أَسْأَلْهُ مَا يُخْرِجُ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ.رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ مَنْدَه.

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے قیامت تک رونما ہونے والی ہر ایک بات بتا دی اور کوئی ایسی بات نہ رہی جسے میں نے آپ ﷺ سے پوچھا نہ ہو البتہ میں نے یہ نہ پوچھا کہ اہلِ مدینہ کو کون سی چیز مدینہ سے نکالے گی؟''

٥٨٧ / ٣٩۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَتَانِي رَبِّي فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ. قَالَ: فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قُلْتُ: رَبِّي لَا أَدْرِي، فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ، حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ، فَعَلِمْتُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ.

...... بن حنبل في المسند، ٥/ ٣٨٦، الرقم: ٢٣٣٢٩، والبزار في المسند، ٧/ ٢٢٢، الرقم: ٢٧٩٥، والطيالسي في المسند، ١/ ٥٨، الرقم: ٤٣٣، وابن منده في كتاب الإيمان، ٢/ ٩١٢، الرقم: ٩٩٦، وإسناده صحيح، والحاكم في المستدرك، ٤/ ٤٧٢، الرقم: ٨٣١١، والمقري في السنن الواردة في الفتن، ٤/ ٨٨٩، الرقم: ٤٥٨.

الحديث رقم ٣٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة ص، ٥/ ٣٦٦-٣٦٨، الرقم: ٣٢٣٣-٣٢٣٥، والدارمي في السنن، كتاب الرؤيا، باب: في رؤية الرب تعالى فى النوم، ٢/ ١٧٠، الرقم: ٢١٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٣٦٨، الرقم: ٣٤٨٤، ٤/ ٦٦، ٥/ ٢٤٣، الرقم: ٢٢١٦٢، ٢٣٢٥٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/ ٢٩٠، الرقم: ٨١١٧، وأيضًا، ٢٠/ ١٠٩، ١٤١، الرقم: ٢١٦، ٦٩٠، والروياني في المسند، ١/ ٤٢٩، الرقم: ٦٥٦، ٢/ ٢٩٩، الرقم: ١٢٤١، وأبو يعلى فى المسند، ٤/ ٤٧٥، الرقم: ٢٦٠٨، و ابن أبي شيبة فى المصنف، ٦/ ٣١٣، الرقم: ٣١٧٠٦، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٥/ ٤٩، الرقم: ٢٥٨٥، وأيضًا في السنة، ١/ ٢٠٣، الرقم: ٤٦٥، إِسْنَادُهُ حَسَنٌ، وَرِجَالُهُ ثِقَات، وعبد بن حميد في المسند، ١/ ٢٢٨، الرقم: ٦٨٢، وعبد الله بن أحمد في السنة، ٢/ ٤٨٩، الرقم: ١١٢١، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٣/ ١٢٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/ ١٥٩، الرقم: ٥٩١، وابن عبد البر في التمهيد، ٢٤/ ٣٢٣، وابن النجاد في الرّد على من يقول القرآن مخلوق، ١/ ٥٨٥٦، الرقم: ٧٦-٧٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/ ١٧٦-١٧٨.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ يَعْلَى. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

وفي رواية عنه: قَالَ: فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَتَلَا: ﴿وَكَذٰلِكَ نُرِيْ إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوْتَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْقِنِيْنَ﴾ [الأنعام، ٦:٧٥]. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

وفي رواية: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضي الله عنه قَالَ: فَتَجَلَّى لِي كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

وفي رواية: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ: فَعَلِمْتُ فِي مَقَامِي ذٰلِكَ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالرُّوْيَانِيُّ.

وفي رواية: فَعَلِمْتُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَبَصَرْتُهُ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

وفي رواية: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ: فَمَا سَأَلَنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا عَلِمْتُهُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

إِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (معراج کی رات) میرا رب میرے پاس (اپنی شان کے لائق) نہایت حسین صورت میں آیا اور فرمایا: یا محمد! میں نے عرض کیا: میرے پروردگار! میں حاضر ہوں بار بار حاضر ہوں۔ فرمایا: عالمِ بالا کے فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! میں نہیں جانتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا اور میں نے اپنے سینے میں اس کی ٹھنڈک محسوس کی۔ اور میں وہ سب کچھ جان گیا جو کچھ مشرق و مغرب کے درمیان ہے۔‘‘

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ایک اور روایت کے الفاظ کچھ

یوں ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اور میں جان گیا جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ’’اور اسی طرح ہم ابراہیم (علیہ السلام) کو آسمانوں اور زمین کی تمام بادشاہتیں (یعنی عجائباتِ خلق) دکھا رہے ہیں اور (یہ) اس لئے کہ وہ عین الیقین والوں میں سے ہو جائے۔‘‘ [الانعام، ٦:٧٥]۔

’’اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اور مجھ پر ہر شے کی حقیقت ظاہر کر دی گئی جس سے میں نے (سب کچھ) جان لیا۔‘‘

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پس مجھ سے دنیا و آخرت کے بارے میں کیئے جانے والے سوالات کے جوابات میں نے اسی مقام پر جان لئے۔‘‘

’’اور ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اور میں نے دنیا و آخرت کی ہر ایک شے کی حقیقت جان بھی لی اور دیکھ بھی لی۔‘‘

’’اور حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پس مجھ سے جب بھی کسی چیز کے متعلق سوال کیا گیا تو میں نے اسے جان لیا۔ پس اس کے بعد کبھی ایسا نہیں ہوا کہ مجھ سے کسی شے کے متعلق سوال کیا گیا ہو اور میں اسے جانتا نہ ہوں۔‘‘

٥٨٨ / ٤٠۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ في رواية طويلة أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ شَاوَرَ، حِيْنَ بَلَغَنَا إِقْبَالُ أَبِي سُفْيَانَ، وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: وَالَّذِي

الحديث رقم ٤٠: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة بدر، ٣/١٤٠٣، الرقم: ١٧٧٩، ونحوه فی كتاب: الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب: عرض مقعد الميت من الجنة أو النار عليه وإثبات عذاب القبر والتعوذ منه، ٤/٢٢٠٢، الرقم: ٢٨٧٣، وأبو داود فی السنن، كتاب: الجهاد، باب: فی الأسير ينال منه ويضرب ويقرن، ٣/٥٨، الرقم: ٢٠٧١، والنسائی فی السنن، كتاب: الجنائز، باب: أرواح المؤمنين، ٤/١٠٨، الرقم: ٢٠٧٤، وفی السنن الكبری، ١/٦٦٥، الرقم: ٢٢٠١، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣/٢١٩، الرقم: ١٣٣٢٠، وابن حبان فی الصحيح، ١١/٢٤، الرقم: ٤٧٢٢، والبزار فی المسند، ١/٣٤٠، الرقم: ٢٢٢، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٧/٣٦٢، الرقم: ٣٦٧٠٨، والطبرانی ـــــ

نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُخِيْضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا. وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا. قَالَ: فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ النَّاسَ، فَانْطَلَقُوْا حَتَّى نَزَلُوْا بَدْرًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ قَالَ: وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ، هَاهُنَا وَهَاهُنَا. قَالَ: فَمَا مَاتَ أَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب ہمیں ابوسفیان کے (قافلہ کی شام سے واپس) آنے کی خبر پہنچی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام سے مشورہ فرمایا۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہماری رائے جاننا چاہتے ہیں تو (عرض ہے کہ) اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر آپ ہمیں سمندر میں گھوڑے ڈالنے کا حکم دیں تو ہم سمندر میں بھی گھوڑے ڈال دیں گے، اگر آپ ہمیں برک الغماد پہاڑ سے گھوڑوں کے سینے ٹکرانے کا حکم دیں تو ہم ایسا بھی کریں گے۔ تب آپ ﷺ نے لوگوں کو بلایا لوگ آئے اور وادی بدر میں اُترے۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ فلاں کافر کے (قتل ہو کر) گرنے کی جگہ ہے، آپ ﷺ زمین پر اس جگہ اور کبھی اُس جگہ دستِ اقدس رکھتے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر (دوسرے دن) کوئی کافر حضور نبی اکرم ﷺ کی بتائی ہوئی جگہ سے ذرا برابر بھی اِدھر اُدھر نہیں مرا۔‘‘

٥٨٩ / ٤١۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَعَى زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ

...... فی المعجم الأوسط، ٨ / ٢١٩، الرقم: ٨٤٥٣، وفی المعجم الصغير، ٢ / ٢٣٣، الرقم: ١٠٨٥، وأبو يعلی فی المسند، ٦ / ٦٩، الرقم: ٣٣٢٢، وابن الجوزی فی صفوة الصفوة، ١ / ١٠٢، والخطيب التبريزي فی مشكاة المصابيح، ٢ / ٣٨١، الرقم: ٥٨٧١۔

الحديث رقم ٤١: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: المغازی، باب: غزوة مؤته من أرض الشام، ٤ / ١٥٥٤، الرقم: ٤٠١٤، وفی کتاب: الجنائز، باب: الرجل ينعی إلی أهل الميت بنفسه، ١ / ٤٢٠، الرقم: ١١٨٩، وفی کتاب: الجهاد، باب: تمنی الشهادة، ٣ / ١٠٣٠، الرقم: ٢٦٤٥، وفی باب: من تأمر فی الحرب من غير إمرة إذا ←

رَوَاحَةَ ﷺ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ، فَقَالَ: أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيْبَ، ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِيْبَ، ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيْبَ. وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتَّى أَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللهِ، حَتَّى فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِمْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت انس ﷺ روایت فرماتے ہیں کہ (جنگِ موتہ کے موقع پر) حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت زید، حضرت جعفر اور حضرت عبد اللہ بن رواحہ ﷺ کے متعلق خبر آنے سے پہلے ہی اُن کے شہید ہو جانے کے متعلق لوگوں کو بتا دیا تھا چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: اب جھنڈا زید نے سنبھالا ہوا ہے لیکن وہ شہید ہوگئے۔ اب جعفر نے جھنڈا سنبھال لیا ہے اور وہ بھی شہید ہوگئے۔ اب ابن رواحہ نے جھنڈا سنبھالا ہے اور وہ بھی جامِ شہادت نوش کر گئے۔ یہ فرماتے ہوئے آپ ﷺ کی چشمانِ مبارک اشک بار تھیں۔ (پھر آپ ﷺ نے فرمایا:) یہاں تک کہ اب اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار (یعنی خالد بن ولید) نے جھنڈا سنبھال لیا ہے اُس کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے کافروں پر فتح عطا فرمائی ہے۔''

٥٩٠ / ٤٢۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَكْتُبُ

------ خاف العدو، ٣/ ١١١٥، الرقم: ٢٨٩٨، وفى كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فى الإسلام، ٣/ ١٣٢٨، الرقم: ٣٤٣١، وفى كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب خالد بن الوليد ﷺ، ٣/ ١٣٧٢، الرقم: ٣٥٤٧، ونحوه النسائى فى السنن الكبرى، ٥/ ١٨٠، الرقم: ٨٦٠٤، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١/ ٢٠٤، الرقم: ١٧٥٠، والحاكم فى المستدرك، ٣/ ٣٣٧، الرقم: ٥٢٩٥، وقال: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٢/ ١٠٥، الرقم: ١٤٥٩۔١٤٦١، والخطيب التبريزى فى مشكاة المصابيح، كتاب: أحوال القيامة وبداء الخلق، باب: فى المعجزات، الفصل الأول، ٢/ ٣٨٤، الرقم: ٥٨٨٧۔

الحديث رقم ٤٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ٣/ ١٣٢٥، الرقم: ٣٤٢١، ومسلم في الصحيح، كتاب: صفات المنافقين وأحكامهم، ٤/ ٢١٤٥، الرقم: ٢٧٨١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ١٢٠، ٢٤٥، الرقم: ١٢٢٣٦، ١٣٣٤٨، وأبو يعلى في المسند، ٧/ ٢٢، الرقم: ٣٩١٩، ←

لِلنَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ قَرَأَ الْبَقَرَةَ، وَآلَ عِمْرَانَ، وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا قَرَأَ الْبَقَرَةَ، وَآلَ عِمْرَانَ جَدَّ فِيْنَا يَعْنِي عَظُمَ ...... فَارْتَدَّ ذَالِكَ الرَّجُلِ عَنِ الإِسْلَامِ، فَلَحِقَ بِالْمُشْرِكِيْنَ، وَقَالَ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ إِنْ كُنْتُ لَأَكْتُبُ مَا شِئْتُ فَمَاتَ ذَالِكَ الرَّجُلُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ الأَرْضَ لَمْ تَقْبَلْهُ، وَقَالَ أَنَسٌ رضي الله عنه: فَحَدَّثَنِي أَبُوْ طَلْحَةَ رضي الله عنه أَنَّهُ أَتَى الْأَرْضَ الَّتِي مَاتَ فِيْهَا ذَالِكَ الرَّجُلُ فَوَجَدَهُ مَنْبُوْذًا، فَقَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ: مَا شَأْنُ هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَقَالُوْا: قَدْ دَفَنَّاهُ مِرَارًا فَلَمْ تَقْبَلْهُ الْأَرْضُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی جو حضور نبی اکرم ﷺ کے لیے کتابت کیا کرتا تھا اور اس آدمی نے سورہ بقرہ اور آل عمران پڑھ رکھی تھی، اور جس کسی آدمی نے سورہ بقرہ اور آل عمران پڑھ رکھی ہوتی تھی، تو وہ ہم میں نہایت معزز گردانا جاتا تھا...... وہ شخص اسلام سے مرتد ہو گیا اور مشرکوں سے جا ملا اور ان سے کہنے لگا کہ میں تم میں سب سے زیادہ جاننے والا ہوں میں محمد مصطفیٰ (ﷺ) کے لیے جو چاہتا لکھ دیتا تھا سو جب وہ شخص مر گیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کو زمین بھی قبول نہیں کرے گی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہیں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ اس جگہ آئے جہاں وہ شخص مرا تھا تو دیکھا اس کی لاش زمین پر باہر پڑی تھی۔ انہوں نے لوگوں سے پوچھا کہ اس شخص کا کیا معاملہ ہے؟ تو لوگوں نے بتایا کہ ہم نے اسے کئی بار دفن کیا ہے مگر زمین نے اسے قبول نہیں کیا (اور جب بھی اسے دفن کیا گیا تو زمین نے ہر بار اسے باہر نکال پھینکا)۔‘‘

...... وابن حبان في الصحيح، ٣/ ١٩، الرقم: ٧٤٤، وعبد بن حميد في المسند، ١/ ٣٨١، الرقم: ١٢٧٨، والبيهقي في السنن الصغرى، ١/ ٥٦٨، الرقم: ١٠٥٤، وأيضًا في إثبات عذاب القبر، ١/ ٥٦، الرقم: ٥٤، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٢/ ٣٨٧، الرقم: ٥٧٩٨، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ٢/ ١٨٨، والعيني في عمدة القاري، ١٦/ ١٥٠، الرقم: ١٢١.

فَصْلٌ فِي أَنَّ الْأُمَّةَ تُسْئَلُ عَنْ مَكَانَةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْقُبُوْرِ

﴾ اُمت سے قبر میں مقامِ مصطفیٰ ﷺ سے متعلق پوچھے جانے کا بیان ﴿

٥٩١ / ٤٣۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ، وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ وَ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ، فَيَقُوْلَانِ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ لِمُحَمَّدٍ ﷺ، فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ: أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهُ. فَيُقَالُ لَهُ: انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ، قَدْ أَبْدَلَكَ اللهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ، فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا. قَالَ: وَأَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُوْلُ: لَا أَدْرِي! كُنْتُ أَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ! فَيُقَالُ: لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ، وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً، فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيْهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بندے کو (مرنے کے بعد) جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی (تدفین کے بعد واپس) لوٹتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سن رہا ہوتا ہے تو اس وقت اس کے پاس دو

الحديث رقم ٤٣: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: ما جاء فى عذاب القبر، ١ / ٤٦٢، الرقم: ١٣٠٨، وفى كتاب: الجنائز، باب: الميت يسمع خفق النعال، ١ / ٤٤٨، الرقم: ١٦٧٣، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب: التى يصرف بها فى الدنيا أهل الجنة وأهل النار، ٤ / ٢٢٠٠، الرقم: ٢٨٧٠، وأبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: فى المسألة في القبر وعذاب القبر، ٤ / ٢٣٨، الرقم: ٤٧٥٢، والنسائى فى السنن كتاب: الجنائز، باب: المسألة فى القبر ٤ / ٩٧، الرقم: ٢٠٥١، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣ / ١٢٦، الرقم: ١٢٢٩٣۔

فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھا کر کہتے ہیں تو اس شخص یعنی (سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ) کے متعلق (دنیا میں) کیا کہا کرتا تھا؟ اگر وہ مومن ہو تو کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے (کامل) بندے اور اس کے (سچے) رسول ہیں۔ اس سے کہا جائے گا: (اگر تو انہیں پہچان نہ پاتا تو تیرا جو ٹھکانہ ہوتا) جہنم میں اپنے اس ٹھکانے کی طرف دیکھ کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے اس (معرفتِ مقامِ مصطفیٰ ﷺ کے) بدلہ میں جنت میں ٹھکانہ دے دیا ہے۔ پس وہ دونوں کو دیکھے گا اور اگر منافق یا کافر ہو تو اس سے پوچھا جائے گا تو اس شخص (یعنی سیدنا محمد ﷺ) کے متعلق (دنیا میں) کیا کہا کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے کہ مجھے تو معلوم نہیں، میں وہی کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے۔ اس سے کہا جائے گا تو نے نہ جانا اور نہ پڑھا۔ اسے لوہے کے گُرز سے مارا جائے گا تو وہ (شدتِ تکلیف) سے چیختا چلاتا ہے جسے سوائے جنات اور انسانوں کے سب قریب والے سنتے ہیں۔‘‘

٥٩٢ / ٤٤۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: فِي خُطْبَتِهِ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْ شَيءٍ كُنْتُ لَمْ أَرَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا، حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، وَلَقَدْ أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ مِثْلَ أَوْ قَرِيْبَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ لَا أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ، يُؤْتَى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ: مَا عِلْمُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ؟ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُوْقِنُ فَيَقُوْلُ: هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ، جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى، فَأَجَبْنَا وَآمَنَّا وَاتَّبَعْنَا

الحديث رقم ٤٤: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الوضوء، باب: مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ إِلَّا مِنَ الْغَشَيِ الْمُثْقِلِ، ١/ ٧٩، الرقم: ١٨٢، وفی كتاب: الجمعة، باب: صلاة النساء مع الرجال فی الكسوف، ١/ ٣٥٨، الرقم: ١٠٠٥، وفی كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ، ٦/ ٢٦٥٧، الرقم: ٦٨٥٧، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الكسوف، باب: ما عرض علی النبی ﷺ فی صلاة الكسوف من أمر الجنة والنار، ٢/ ٦٢٤، الرقم: ٩٠٥، ومالك فی الموطأ، ١/ ١٨٩، الرقم: ٤٤٧، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٦/ ٣٤٥، الرقم: ٢٦٩٧٠۔

فَيُقَالُ: نَمْ صَالِحًا فَقَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُؤْمِنًا وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ، لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ، فَيَقُوْلُ: لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سورج گرہن کے روز حضور نبی اکرم ﷺ (نمازِ کسوف سے) فارغ ہو گئے تو آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی ایسی چیز نہیں جسے میں نے اپنی اس جگہ پر دیکھ نہ لیا ہو یہاں تک کہ جنت و دوزخ بھی اور مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ قبروں میں تمہارا امتحان ہو گا۔ دجال کے فتنے جیسی آزمائش یا اُس کے قریب تر کوئی شے۔ (راوی کہتے ہیں مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے ان میں سے کون سی بات فرمائی) تم میں سے ہر ایک کے پاس فرشتہ آئے گا اس سے کہا جائے گا کہ اس شخص (حضور نبی اکرم ﷺ) کے متعلق تو کیا جانتا ہے؟ جو ایمان والا یا یقین والا ہو گا وہ کہے گا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے رسول محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں جو ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت کے ساتھ تشریف لائے۔ ہم نے ان کی بات مانی، اِن پر ایمان لائے اور اِن کی پیروی کی۔ اسے کہا جائے گا: آرام سے سو جا، ہمیں معلوم تھا کہ تو ایمان والا ہے۔ اگر وہ منافق یا شک کرنے والا ہو گا (راوی کہتے ہیں مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے ان میں سے کون سی بات فرمائی) تو کہے گا: مجھے نہیں معلوم میں لوگوں کو جو کچھ کہتے ہوئے سنتا تھا وہی کہہ دیتا تھا۔‘‘

٥٩٣ / ٤٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ أَوْ قَالَ أَحَدُكُمْ، أَتَاهُ مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَزْرَقَانِ، يُقَالُ لِأَحَدِهِمَا: الْمُنْكَرُ، وَالآخَرُ: النَّكِيْرُ، فَيَقُوْلَانِ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟

الحديث رقم ٤٥: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: الجنائز، باب: ما جاء فى عذاب القبر، ٣/ ٣٨٣، الرقم: ١٠٧١، وابن حبان فى الصحيح، ٧/ ٣٨٦، الرقم: ٣١١٧، وابن أبي شيبة فى المصنف، ٣/ ٥٦، الرقم: ١٢٠٦٢، وابن أبي عاصم فى السنة، ٢/ ٤١٦، الرقم: ٨٦٤، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤/ ١٩٩، الرقم: ٥٣٩٩، والمباركفورى فى تحفة الأحوذى، ٤/ ١٥٦، والمناوى فى فيض القدير، ٢/ ٣٣١.

فَيَقُوْلُ: مَا كَانَ يَقُوْلُ: هُوَ عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ، فَيَقُوْلَانِ: قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا، ثُمَّ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِي سَبْعِيْنَ، ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهُ فِيْهِ، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: نَمْ، فَيَقُوْلُ: أَرْجِعُ إِلَى أَهْلِي فَأُخْبِرُهُمْ؟ فَيَقُوْلَانِ: نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ الَّذِي لَا يُوْقِظُهُ إِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ، حَتَّى يَبْعَثَهُ اللهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ وَإِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ: سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ فَقُلْتُ مِثْلَهُ لَا أَدْرِي فَيَقُوْلَانِ: قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ، فَيُقَالُ لِلْأَرْضِ الْتَئِمِي عَلَيْهِ فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ فَتَخْتَلِفُ فِيْهَا أَضْلَاعُهُ فَلَا يَزَالُ فِيْهَا مُعَذَّبًا حَتَّى يَبْعَثَهُ اللهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب میت کو یا تم میں سے کسی ایک کو (مرنے کے بعد) قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو اس کے پاس سیاہ رنگ کے نیلگوں آنکھوں والے دو فرشتے آتے ہیں۔ ایک کا نام منکر اور دوسرے کا نام نکیر ہے۔ وہ دونوں اس میت سے پوچھتے ہیں تو اس عظیم ہستی (رسولِ مکرم ﷺ) کے بارے میں (دنیا میں) کیا کہتا تھا؟ وہ شخص وہی بات کہتا ہے جو دنیا میں کہا کرتا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بیشک حضور نبی اکرم ﷺ اس کے (خاص) بندے اور (سچے) رسول ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہمیں معلوم تھا کہ تو یہی کہے گا پھر اس کی قبر کو لمبائی و چوڑائی میں ستر ستر ہاتھ کشادہ کر دیا جاتا ہے اور نور سے بھر دیا جاتا ہے پھر اسے کہا جاتا ہے: (سکون واطمینان سے) سو جا، وہ کہتا ہے میں واپس جاکر گھر والوں کو بتا آؤں۔ وہ کہتے ہیں نہیں (نئی نویلی) دلہن کی طرح سو جاؤ۔ جسے گھر والوں میں سے جو اسے محبوب ترین ہوتا ہے وہی اٹھاتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ (روزِ محشر) اُسے اس کی خواب گاہ سے (اسی حال میں) اٹھائے گا اور اگر وہ شخص منافق ہو تو (ان سوالات کے جواب میں) کہے گا: میں نے ایسا ہی کہا جیسا میں لوگوں کو کہتے ہوئے سنا، میں نہیں جانتا (وہ صحیح تھا یا غلط)۔ پس وہ دونوں فرشتے کہیں گے کہ ہم جانتے تھے کہ تم ایسا ہی کہو گے۔ پس

زمین سے کہا جائے گا کہ اس پر مِل جا بس وہ اس پر اکٹھی ہو جائے گی (یعنی اسے دبائے گی) یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں داخل ہو جائیں گی وہ مسلسل عذاب میں مبتلا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اسی حالتِ (عذاب) میں اس جگہ سے اٹھائے گا۔‘‘

٥٩٤ / ٤٦۔ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: وَأَمَّا فِتْنَةُ الْقَبْرِ فَبِي تُفْتَنُوْنَ وَعَنِّي تُسْأَلُوْنَ فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ الصَّالِحُ أُجْلِسَ فِي قَبْرِهِ غَيْرَ فَزِعٍ وَلَا مَشْعُوْفٍ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: فِيْمَ كُنْتَ؟ فَيَقُوْلُ: فِي الإِسْلَامِ فَيُقَالُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ فِيْكُمْ؟ فَيَقُوْلُ: مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ عِنْدِ اللهِ ﷻ فَصَدَّقْنَاهُ فَيُقَالُ لَهُ: هَلْ رَأَيْتَ اللهَ؟ فَيَقُوْلُ: مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَرَى اللهَ فَيُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قِبَلَ النَّارِ فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيُقَالُ لَهُ: انْظُرْ إِلَى مَا وَقَاكَ اللهُ ﷻ ثُمَّ يُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ إِلَى الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيْهَا فَيُقَالُ لَهُ: هَذَا مَقْعَدُكَ وَيُقَالُ لَهُ: عَلَى الْيَقِيْنِ كُنْتَ وَعَلَيْهِ مِتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قبر کا امتحان میرے ہی بارے میں ہوگا اور (قبر میں) تم سے میرے ہی متعلق پوچھا جائے گا۔ پس اگر کوئی نیک آدمی ہوگا تو اسے بغیر کسی ڈر اور خوف کے اس کی قبر میں بٹھایا جائے گا، پھر اسے کہا جائے گا تو کس ملّت سے تھا؟ تو وہ کہے گا دین اسلام پر، پھر اس سے کہا جائے گا: یہ کون شخص ہیں جو تم میں موجود تھے؟ پس وہ کہے گا یہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، یہ اللہ کی طرف سے ہمارے پاس واضح نشانیاں لے کر مبعوث ہوئے۔ پس ہم نے ان کی تصدیق کی پس اس سے کہا

الحديث رقم ٤٦: أخرجه ابن ماجه فى السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر القبر والبلى، ٢/١٤٢٦، الرقم: ٤٢٦٨، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٦/١٣٩، الرقم: ٢٥١٣٣، وابن منده فى الإيمان، ٢/٩٦٧، الرقم: ١٠٦٧، وعبد الله بن أحمد فى السنة، ١/٣٠٨، الرقم: ٦٠٢، والعسقلانى فى فتح البارى، ٣/٢٤٠۔

جائے گا کیا تو نے اللہ کو دیکھ رکھا ہے؟ تو وہ کہے گا کہ کوئی شخص اللہ کو نہیں دیکھ سکتا پس جہنم کی طرف سے اس کی قبر میں سوراخ کر دیا جائے گا پس وہ اس کی طرف دیکھے گا کہ اس کا بعض اس کے بعض کو تباہ کر رہا ہے پھر اسے کہا جائے گا اس کی طرف دیکھ جس سے اللہ ﷻ نے تمہیں بچا لیا پھر جنت کی طرف سے اس کی قبر میں ایک سوراخ کر دیا جائے گا تو وہ اس کی رونق و جمال کی طرف دیکھے گا پس اُسے کہا جائے گا یہ ہے تیرا جنت میں ٹھکانہ، اور پھر اسے کہا جائے گا کہ تو یقین پر زندہ رہا اِسی پر مرا اور اِسی پر اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو تجھے زندہ کیا جائے گا۔‘‘

٥٩٥ / ٤٧۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ جِنَازَةً. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ تُبْتَلَى فِي قُبُوْرِهَا، فَإِذَا الإِنْسَانُ دُفِنَ فَتَفَرَّقَ عَنْهُ أَصْحَابُهُ، جَاءَهُ مَلَكٌ فِي يَدِهِ مِطْرَاقٌ فَأَقْعَدَهُ قَالَ: مَا تَقُوْلُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَإِنْ كَانَ مُؤْمِنًا قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، فَيَقُوْلُ: صَدَقْتَ ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى النَّارِ فَيَقُوْلُ: هَذَا كَانَ مَنْزِلُكَ لَوْ كَفَرْتَ بِرَبِّكَ، فَأَمَّا إِذَا آمَنْتَ فَهَذَا مَنْزِلُكَ فَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى الْجَنَّةِ، فَيُرِيْدُ أَنْ يَنْهَضَ إِلَيْهِ فَيَقُوْلُ لَهُ: اسْكُنْ، وَيُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ......الحديث.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک جنازہ میں شامل ہوا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اس امت (کے لوگوں) کی قبر میں آزمائش ہوگی۔ پس جب انسان دفن کر دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی (اس کے پاس سے) منتشر ہو جاتے ہیں تو اس کے پاس فرشتہ جس کے ہاتھ میں گرز ہوتا ہے، اسے وہ بٹھاتا ہے اور کہتا ہے: اس ہستی (محمد مصطفیٰ ﷺ) کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ پس اگر وہ

الحديث رقم ٤٧: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٣/٣، الرقم: ١١٠١٣، ١٤٨٦٤، وابن أبى عاصم فى السنة، ٢/٤١٧، الرقم: ٥٦٥، وعبد الله بن أحمد فى السنة، ٢/٦١٢، الرقم: ١٤٥٦.

مؤمن ہو تو کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک محمد مصطفیٰ ﷺ اس کے (خاص) بندے اور (افضل ترین) رسول ہیں۔ پس وہ (فرشتہ) اسے کہتا ہے: تو نے سچ کہا پھر اس کے لئے دوزخ کی طرف ایک دروازہ کھولا جاتا ہے اور (فرشتہ) کہتا ہے: تیرا یہ ٹھکانہ ہوتا اگر تو اپنے رب کے ساتھ کفر کرتا لیکن تو ایمان لایا پس تیرا یہ (جنت) ٹھکانہ ہے۔ پھر اس کے لئے جنت کی طرف دروازہ کھولا جاتا ہے۔ وہ شخص (فرحت وخوشی کے مارے بے اختیار ہو کر) اس دروازے کی طرف بڑھتا ہے تو فرشتہ اس سے کہتا ہے: ٹھہر جاؤ اور اس کے لئے اس کی قبر میں ہی وسعت پیدا کر دی جاتی ہے۔‘‘

٥٩٦ / ٤٨۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما في رواية طويلة **قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ** ﷺ: **أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ شَيءٌ لَمْ أَكُنْ رَأَيْتُهُ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا وَقَدْ أُرِيْتُكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي قُبُوْرِكُمْ يُسْأَلُ أَحَدُكُمْ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ؟ وَمَا كُنْتَ تَعْبُدُ؟ فَإِنْ قَالَ: لَا أَدْرِي رَأَيْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ وَيَصْنَعُوْنَ شَيْئًا فَصَنَعْتُهُ قِيْلَ لَهُ: أَجَلْ عَلَى الشَّكِّ عِشْتَ وَعَلَيْهِ مِتَّ هَذَا مَقْعَدُكَ مِنَ النَّارِ وَإِنْ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ قِيْلَ لَهُ: عَلَى الْيَقِيْنِ عِشْتَ وَعَلَيْهِ مِتَّ هَذَا مَقْعَدُكَ مِنَ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.**

’’حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما ایک طویل روایت میں بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! کوئی بھی چیز ایسی نہیں جسے میں نے نہ دیکھا ہو لیکن یہ کہ اب میں اسے اپنی اس جگہ سے دیکھ رہا ہوں اور تحقیق مجھے تمہیں اپنی قبروں میں آزمائش میں مبتلا ہوتے دکھایا گیا ہے۔ تم میں سے ہر کسی سے سوال کیا جائے گا: تو (دنیا میں) اس ہستی (یعنی حضور نبی اکرم ﷺ کے) بارے میں کیا کہا کرتا تھا؟ اور تو (دنیا میں) کس کی عبادت کیا کرتا تھا؟ پھر اگر اس نے کہا کہ میں نہیں جانتا میں نے جس طرح لوگوں کو (ان کے بارے میں) کہتے سنا میں نے بھی اسی طرح کہہ دیا اور جو کچھ انہیں کرتے ہوئے دیکھا اسی طرح کر

الحديث رقم ٤٨: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٦ / ٣٥٤، وسنده حسن.

دیا تو اس سے کہا جائے گا کہ ہاں تو شک پر زندہ رہا اور اسی پر مرا پس اب یہ رہا تیرا آگ کا ٹھکانہ اور اگر اس نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو اس سے کہا جائے گا کہ تو یقین پر زندہ رہا اور اسی پر مرا لہٰذا تیرا ٹھکانہ یہ جنت ہے۔‘‘

٥٩٧ / ٤٩۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه في رواية طويلة قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ أَتَاهُ مَلَكٌ، فَيَقُوْلُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَعْبُدُ؟ فَإِنَّ اللهُ هَدَاهُ قَالَ: كُنْتُ أَعْبُدُ اللهَ فَيُقَالُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُوْلُ: هُوَ عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهُ فَمَا يُسْأَلُ عَنْ شَيْءٍ غَيْرِهَا فَيَقُوْلُ: دَعُوْنِي حَتَّى أَذْهَبَ فَأُبَشِّرَ أَهْلِي فَيُقَالُ لَهُ: اسْكُنْ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومن کو جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے جو پوچھتا ہے تو کس کی عبادت کیا کرتا تھا؟ پس اللہ تعالیٰ اسے ہدایت عطا فرماتا ہے اور وہ کہتا ہے میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتا تھا۔ پھر اس سے پوچھا جاتا ہے کہ تو اس عظیم ہستی (سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ) کے متعلق کیا کہا کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پس اس کے سوا اس سے کسی اور شے کے متعلق نہیں پوچھا جاتا اور اسی روایت میں ہے کہ وہ کہتا ہے کہ مجھے چھوڑ دو تاکہ میں اپنے گھر والوں کو بشارت دوں، اسے کہا جاتا ہے کہ یہیں (عیش و عشرت سے) رہو۔‘‘

٥٩٨ / ٥٠۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی الله عنه قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ

الحديث رقم ٤٩: أخرجه أبو داود فى السنن، كتاب: السنة، باب: فى المسألة فى القبر وعذاب القبر، ٤/٢٣٨، الرقم: ٤٧٥١، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/٢٣٣، الرقم: ١٣٤٧٢، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤/١٩٤، الرقم: ٥٣٩٤، والعسقلانى فى فتح البارى، ٣/٢٣٧۔

الحديث رقم ٥٠: أخرجه أبو داود فى السنن، كتاب السنة، باب فى المسألة فى القبر وعذاب القبر، ٤/٢٣٨، الرقم: ٤٧٥١، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/٢٣٣، الرقم: ٢۔

فِي جنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ، فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوْسِنَا الطَّيْرُ وَفِي يَدِهِ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهِ فِي الْأَرْضِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: اسْتَعِيْذُوْا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَقَالَ: وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ حِيْنَ يُقَالُ لَهُ: يَا هَذَا مَنْ رَبُّكَ؟ وَمَا دِيْنُكَ؟ وَمَنْ نَبِيُّكَ؟

وفي رواية له قَالَ: وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ: رَبِّيَ اللهُ، فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَا دِيْنُكَ؟ فَيَقُوْلُ: دِيْنِيَ الإِسْلَامُ، فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيْكُمْ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُ: هُوَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَيَقُوْلَانِ: وَمَا يُدْرِيْكَ؟ فَيَقُوْلُ: قَرَأْتُ كِتَابَ اللهِ فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ.

وفي رواية له: فَذَلِكَ قَوْلُ اللهِ ﷻ: ﴿يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾، [إبراهيم،١٤: ٢٧] قَالَ: فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ قَد صَدَقَ عَبْدِي فَأَفْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوْا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ وَأَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ: فَيَأْتِيهِ مِنْ رُوْحِهَا وَطِيْبِهَا قَالَ: وَيُفْتَحُ لَهُ فِيْهَا مَدَّ بَصَرِهِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہم ایک انصاری کے جنازہ کے لئے گئے اور قبر کے قریب جا کر رک گئے، جب تک وہ دفن نہیں کر دیا گیا حضور نبی اکرم ﷺ وہیں تشریف فرما رہے اور آپ ﷺ کے اردگرد ہم بھی یوں خاموش ہو کر بیٹھ گئے گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔ آپ ﷺ کے دستِ اقدس میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ ﷺ زمین کو کریدنے لگے اور سر مبارک کو اٹھایا اور دو یا تین مرتبہ فرمایا: عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مردہ ان کے

جوتوں کی آواز سنتا ہے جب وہ (اس کے ساتھی) پیٹھ پھیر کر جاتے ہیں۔ اس وقت اس سے پوچھا جاتا ہے: اے انسان! تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ اور تیرا نبی کون ہے؟

’’اور ایک روایت میں ہے کہ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، پس اسے بٹھا کر اسے پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ دونوں فرشتے اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے۔ دونوں اس سے پوچھتے ہیں کہ یہ ہستی کون ہے جو تمہاری طرف مبعوث کی گئی تھی؟ وہ کہتا ہے کہ یہ تو ہمارے آقا محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ دونوں پوچھتے ہیں تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ وہ کہتا ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھی لہٰذا ان پر ایمان لایا اور ان کی تصدیق کی۔‘‘

’’اور ایک روایت میں ہے کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ’’اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو (اس) مضبوط بات (کی برکت) سے دنیوی زندگی میں بھی ثابت قدم رکھتا ہے اور آخرت میں (بھی)۔‘‘ کا یہی مطلب ہے پس آسمان سے ایک پکارنے والے کی آواز آتی ہے، میرے بندے تو نے سچ کہا لہٰذا جنت میں اس کا بستر لگا دو اور اسے جنتی لباس پہنا دو اور اس کے لئے جنت کا ایک دروازہ کھول دو۔ پس اس کے ذریعے اسے جنت کی ہوا اور خوشبو آتی ہے اور تاحد نظر اس کی قبر فراخ کر دی جاتی ہے۔‘‘

فَصْلٌ فِي الشَّفَاعَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

﴿روزِ قیامت شفاعت کا بیان﴾

٥٩٩ / ٥١۔ عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: إِنَّ النَّاسَ يَصِيْرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُثًا، كُلُّ أُمَّةٍ تَتْبَعُ نَبِيَّهَا يَقُوْلُوْنَ: يَا فُلَانُ اشْفَعْ، يَا فُلَانُ اشْفَعْ، حَتَّى تَنْتَهِيَ الشَّفَاعَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذٰلِكَ يَوْمَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت آدم بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: روزِ قیامت سب لوگ گروہ در گروہ ہو جائیں گے۔ ہر امت اپنے اپنے نبی کے پیچھے ہوگی اور عرض کرے گی: اے فلاں! شفاعت فرمایئے، اے فلاں! شفاعت کیجئے۔ یہاں تک کہ شفاعت کی بات حضور نبی اکرم ﷺ پر آ کر ختم ہوگی۔ پس اس روز شفاعت کے لئے اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا۔''

٦٠٠ / ٥٢۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُوْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَبْلُغَ الْعَرَقُ نِصْفَ الْأُذُنِ، فَبَيْنَاهُمْ كَذٰلِكَ اسْتَغَاثُوْا بِآدَمَ، ثُمَّ بِمُوْسَى، ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

الحديث رقم ٥١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: تفسير القرآن، باب: قوله: عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا، ٤ / ١٧٤٨، الرقم: ٤٤٤١، والنسائى فى السنن الكبرى، ٦ / ٣٨١، الرقم: ٢٩٥، وابن منده فى الإيمان، ٢ / ٨٧١، الرقم: ٩٢٧.

الحديث رقم ٥٢: أخرجه البخاري فى الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: مَنْ سأل الناس تَكَثُّرًا، ٢ / ٥٣٦، الرقم: ١٤٠٥، وابن منده فى كتاب الإيمان، ٢ / ٨٥٤، الرقم: ٨٨٤، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٨ / ٣٠، الرقم: ٨٧٢٥، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٣ / ٢٦٩، الرقم: ٣٥٠٩، والديلمى فى مسند الفردوس، ٢ / ٣٧٧، الرقم: ٣٦٧٧، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١٠ / ٣٧١، ووثّقه.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز سورج لوگوں کے بہت قریب آ جائے گا یہاں تک کہ (اس کی تپش کے باعث لوگوں کے) نصف کانوں تک پسینہ پہنچ جائے گا لوگ اس حالت میں (پہلے) حضرت آدم علیہ السلام سے مدد مانگنے جائیں گے، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے، پھر بالآخر (ہر ایک کے انکار پر) حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے مدد مانگیں گے۔‘‘

٦٠١ / ٥٣۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری شفاعت میری اُمت کے ان افراد کے لئے ہے جنہوں نے کبیرہ گناہ کیے۔‘‘

٦٠٢ / ٥٤۔ عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خُيِّرْتُ بَيْنَ الشَّفَاعَةِ وَبَيْنَ أَنْ يُّدْخَلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ. فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ لِأَنَّهَا أَعَمُّ وَأَكْفَى أَتَرَوْنَهَا لِلْمُتَّقِيْنَ؟ لَا. وَلَكِنَّهَا لِلْمُذْنِبِيْنَ،

الحديث رقم ٥٣: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی الشفاعة، ٤ / ٦٢٥، الرقم: ٢٤٣٥، وأبوداود فی السنن، کتاب: السنة، باب: فی الشفاعة، ٤ / ٢٣٦، الرقم: ٤٧٣٩، وابن ماجه عن جابر رضی الله عنه فی السنن، کتاب: الزهد، باب: ذکر الشفاعة، ٢ / ١٤٤١، الرقم: ٤٣١٠، والحاکم فی المستدرک، ١ / ١٣٩، الرقم: ٢٢٨، وقال الحاکم: هذا حديث صحيح علی شرط الشيخين، وأبو يعلی فی المسند، ٦ / ٤٠، الرقم: ٣٢٨٤، والطبرانی فی المعجم الصغير، ١ / ٢٧٢، الرقم: ٤٤٨، والطيالسی فی المسند، ١ / ٢٣٣، الرقم: ١٦٦٩۔

الحديث رقم ٥٤: أخرجه ابن ماجه فی السنن، کتاب: الزهد، باب: ذکر الشفاعة، ٢ / ١٤٤١، الرقم: ٤٣١١، وأحمد بن حنبل عن ابن عمر رضی الله عنهما فی المسند، ٢ / ٧٥، الرقم: ٥٤٥٢، والبيهقی فی الاعتقاد، ١ / ٢٠٢، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١٠ / ٣٧٨۔

الْخَطَّائِينَ الْمُتَلَوِّثِينَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ اختیار دیا گیا کہ خواہ میں قیامت کے روز شفاعت کو چن لوں یا میری آدھی اُمت کو (بلاحساب و کتاب) جنت میں داخل کر دیا جائے تو میں نے اس میں سے شفاعت کو اختیار کیا ہے کیونکہ وہ عام اور (پوری اُمت کے لئے) کافی ہوگی اور تم شائد یہ خیال کرو کہ وہ پرہیزگاروں کے لئے ہوگی؟ نہیں بلکہ وہ (میری شفاعت) بہت زیادہ گناہگاروں، خطاکاروں اور برائیوں میں مبتلا ہونے والوں کے لئے ہوگی۔''

٦٠٣ / ٥٥۔ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَتَدْرُوْنَ مَا خَيَّرَنِي رَبِّيَ اللَّيْلَةَ؟ قُلْنَا: اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ: فَإِنَّهُ خَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يُدْخَلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ، وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ. فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنَا مِنْ أَهْلِهَا، قَالَ: هِيَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

''حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جانتے ہو رات میرے رب نے مجھے کیا اختیار دیا ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول سب سے بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے مجھے یہ اختیار دیا کہ اگر میں چاہوں تو میری نصف اُمت کو (بلاحساب و کتاب) جنت میں داخل کر دیا جائے یا یہ کہ میں شفاعت کروں، میں نے شفاعت کو پسند کیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے ہمارے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں (بھی) شفاعت کے حقداروں میں (شامل) کر

الحديث رقم ٥٥: أخرجه ابن ماجه فی السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الشفاعة، ٢ / ١٤٤٤، الرقم: ٤٣١٧، وابن منده فی الإيمان، ٢٠ / ٨٧٣، الرقم: ٩٣٢، والحاكم فی المستدرك، ١ / ١٣٥، الرقم: ٢٢١، والطبرانی فی المعجم الكبير، ١٨ / ٦٨، الرقم: ١٢٦، وفی مسند الشاميين، ١ / ٣٢٦، الرقم: ٥٧٥۔

دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ہر مسلمان کے لئے ہے۔‘‘

٦٠٤ / ٥٦۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي. رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے میری قبر کی زیارت کی (روزِ قیامت) اس کے حق میں میری شفاعت واجب ہو گئی۔‘‘

٦٠٥ / ٥٧۔ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُوْنَ أَلْفًا، أَوْسَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ (لَا يَدْرِي أَبُوْحَازِمٍ أَيُّهُمَا قَالَ): مُتَمَاسِكُونَ آخِذٌ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، لايَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ، وُجُوْهُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’امام ابو حازم حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ستر ہزار یا سات لاکھ افراد جنت میں داخل ہوں گے (ابو حازم کو یاد نہیں رہا کہ ان میں سے کون سی تعداد مروی ہے) وہ ایک دوسرے کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہوں گے ان میں سے پہلا شخص اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو گا جب تک ان کا آخری فرد بھی داخل نہ ہو جائے (یعنی وہ اپنے ہزاروں لاکھوں افراد کی نگرانی کر رہا

الحديث رقم ٥٦: أخرجه الدار قطني في السنن، ٢ / ٢٧٨، الرقم: ١٩٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣ / ٤٩٠، الرقم: ٤١٥٩، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٢ / ٦٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤ / ٢، وقال الهيثمي: رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

الحديث رقم ٥٧: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الرّقاق، باب: صفة الجنة والنار، ٥ / ٢٣٩٩، الرقم: ٦١٨٧، وفى باب: يدخل الجنة سبعون ألفا بغير حساب، ٥ / ٢٣٩٦، الرقم: ٦١٧٧، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب، ١ / ١٩٨، الرقم: ٢١٩.

ہوگا) ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔‘‘

٦٠٦ / ٥٨۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مُجَادَلَةُ أَحَدِكُمْ فِي الْحَقِّ يَكُوْنُ لَهُ فِي الدُّنْيَا بِأَشَدَّ مُجَادَلَةً مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِرَبِّهِمْ فِي إِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ أُدْخِلُوا النَّارَ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا إِخْوَانُنَا كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَنَا وَيَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَيَحُجُّوْنَ مَعَنَا فَأَدْخَلْتَهُمُ النَّارَ قَالَ: فَيَقُوْلُ: اذْهَبُوْا فَأَخْرِجُوْا مَنْ عَرَفْتُمْ مِنْهُمْ، قَالَ: فَيَأْتُوْنَهُمْ فَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِصُوَرِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ النَّارُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ إِلَى كَعْبَيْهِ، فَيُخْرِجُوْنَهُمْ، فَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا قَدْ أَخْرَجْنَا مَنْ أَمَرْتَنَا قَالَ: وَيَقُوْلُ: أَخْرِجُوْا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزْنُ دِيْنَارٍ مِنَ الْإِيْمَانِ ثُمَّ قَالَ: مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزْنُ نِصْفِ دِينَارٍ حَتَّى يَقُوْلَ: مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزْنُ ذَرَّةٍ. قَالَ أَبُوْسَعِيْدٍ: فَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْ فَلْيَقْرَأْ هَذِهِ الآيَةَ: ﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ﴾ إِلَى ﴿عَظِيْمًا﴾.

[النساء، ٤:٤٨]. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے کسی ایک شخص کا بھی دنیا میں کسی حق بات کے لئے تکرار کرنا اس قدر سخت نہیں ہوگا جو تکرار مومنین کاملین اپنے پروردگار سے اپنے ان بھائیوں کے لئے کریں گے جو جہنم میں داخل

الحديث رقم ٥٨: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: في قول الله تعالى: وجوه يومئذ ناضرة إلى ربها ناظرة، ٦ / ٢٧٠٧، الرقم: ٧٠٠١، والنسائى فى السنن، كتاب: الإيمان وشرائعه، باب: زيادة الإيمان، ٨ / ١١٢، الرقم: ٥٠١٠، وابن ماجه فى السنن، المقدمة، باب: فى الإيمان، ١ / ٢٣، الرقم: ٦٠، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣ / ٩٤، الرقم: ١١٧، والحاكم فى المستدرك، ٤ / ٦٢٦، الرقم: ٨٧٣٦، وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، وابن راشد فى الجامع، ١١ / ٤١٠۔

کئے جا چکے ہوں گے۔ وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! ہمارے یہ بھائی ہمارے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے اور ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور ہمارے ہی ساتھ حج کرتے تھے اور تو نے انہیں دوزخ میں ڈال دیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اچھا تم جنہیں پہچانتے ہو انہیں جا کر خود ہی دوزخ سے نکال لو۔ کہتے ہیں: وہ ان کے پاس جائیں گے اور ان کی شکلیں دیکھ کر انہیں پہچان لیں گے۔ ان میں سے بعض کو تو آگ نے پنڈلیوں کے نصف تک اور بعض کو ٹخنوں تک پکڑا ہو گا۔ وہ انہیں نکالیں گے اور پھر عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمیں جن کے نکالنے کا حکم فرمایا تھا انہیں ہم نے نکال لیا ہے، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: انہیں بھی جا کر نکال لو جن کے دل میں ایک دینار کے بھر بھی ایمان ہے۔ پھر فرمائے گا: اسے بھی نکال لاؤ جس کے دل میں نصف دینار کے برابر ایمان ہے (پھر) یہاں تک فرمائے گا: اسے بھی (نکال لاؤ) جس کے دل میں ذرّہ برابر ایمان ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب جس شخص کو یقین نہ آئے تو وہ یہ آیتِ کریمہ پڑھ لے۔ ''بیشک اللہ اِس بات کو نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس سے کم تر (جو گناہ بھی ہو) جس کے لئے چاہتا ہے بخش دیتا ہے۔'' [النساء، ٤:٤٨]۔

٦٠٧ / ٥٩۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَصُفُّ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صُفُوْفًا (وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: أَهْلُ الْجَنَّةِ) فَيَمُرُّ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ عَلَى الرَّجُلِ، فَيَقُوْلُ: يَا فُلَانُ، أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ اسْتَسْقَيْتَ فَسَقَيْتُكَ شَرْبَةً؟ قَالَ: فَيَشْفَعُ لَهُ، وَيَمُرُّ الرَّجُلُ، فَيَقُوْلُ: أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ نَاوَلْتُكَ طَهُوْرًا؟ فَيَشْفَعُ لَهُ، وَيَقُوْلُ: يَا فُلَانُ، أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ بَعَثْتَنِي فِي حَاجَةِ كَذَا وَكَذَا؟ فَذَهَبْتُ لَكَ، فَيَشْفَعُ لَهُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَبُوْيَعْلَى.

الحديث رقم ٥٩: أخرجه ابن ملجه فى السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل صدقة الماء، ٢/١٢١٥، الرقم: ٣٦٨٥، وأبو يعلى فى المسند، ٧/٧٨، الرقم: ٤٠٠٦، والطبراني فى المعجم الأوسط، ٦/٣١٧، الرقم: ٦٥١١، والمنذري فى الترغيب والترهيب، ٢/٣٩، الرقم: ١٤١٥، والهيثمي فى مجمع الزوائد، ١٠/٣٨٢، والقرطبي فى الجامع لأحكام القرآن، ٣/٢٧٥۔

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگ صفیں بنائیں گے (ابن نمیر نے کہا یعنی کہ اہلِ جنت) تو دوزخیوں میں سے ایک شخص جنتیوں میں سے ایک شخص کے پاس سے گزرے گا اور کہے گا: اے فلاں! تجھے یاد ہے کہ ایک دن تو نے پانی مانگا تھا اور میں نے تجھے پانی پلایا تھا؟ راوی فرماتے ہیں: پس وہ جنتی اس دوزخی کے لئے شفاعت کرے گا۔ ایک اور آدمی دوسرے آدمی کے پاس سے گزرے گا تو کہے گا: تجھے یاد ہے کہ میں نے ایک دن تجھے طہارت کے لئے پانی دیا تھا؟ چنانچہ وہ اس کے لئے شفاعت کرے گا۔ ایک اور آدمی کہے گا: اے فلاں: تجھے یاد ہے کہ ایک دن تو نے مجھے اس اس کام کے لئے بھیجا تھا چنانچہ میں تیری خاطر چلا گیا تھا؟ پس وہ اس کی شفاعت کرے گا۔''

فَصْلٌ فِي أَجْرِ حُبِّ النَّبِيِّ ﷺ وَالصُّحْبَةِ الصَّالِحَةِ

﴿حضور ﷺ سے محبت اور صحبتِ صالحین کے اجر کا بیان﴾

۶۰۸ / ۶۰۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ السَّاعَةِ، فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: وَمَاذَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ: لَا شَيْءَ (وفي رواية أحمد: قَالَ: مَا أَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيْرِ عَمَلٍ لَا صَلَاةٍ وَلَا صِيَامٍ) إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ ﷺ. فَقَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قَالَ أَنَسٌ: فَمَا فَرِحْنَا بِشَيْءٍ فَرَحَنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قَالَ أَنَسٌ: فَأَنَا أُحِبُّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ وَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ مَعَهُمْ بِحُبِّي إِيَّاهُمْ وَإِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِمِثْلِ أَعْمَالِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس رضی الله عنه فرماتے ہیں کہ کسی آدمی نے حضور نبی اکرم ﷺ سے قیامت کے متعلق سوال کیا کہ (یا رسول اللہ!) قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اس

الحديث رقم ٦٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: مناقب عمر بن الخطاب أبي حفص القرشي العدوي، ٣ / ١٣٤٩، الرقم: ٣٤٨٥، وفي كتاب: الأدب، باب: ما جاء في قول الرجل ويلك، ٥ / ٢٢٨٥، الرقم: ٥٨١٥، وأيضًا في الأدب المفرد / ١٢٩، الرقم: ٣٥٢، ومسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: المرء مع من أحب، ٤ / ٢٠٣٢، الرقم: ٢٦٣٩، والترمذي في السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ باب: ما جاء أن المرء مع من أحب، ٤ / ٥٩٥، الرقم: ٢٣٨٥، وقال أبو عيسى: هذا حديث صحيح، وأبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: إخبار الرجل الرجل بمحبته إياه، ٤ / ٣٣٣، الرقم: ٥١٢٧، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣ / ١٠٤، ١٦٨، ١٧٨، الرقم: ١٢٠٣٢، ١٢٧٣٨، ١٢٨٤٦، وابن حبان في الصحيح، ١٠ / ٣٠٨، الرقم: ١٠٥، وأبو يعلى في المسند، ٥ / ٣٧٢، الرقم: ٣٠٢٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨ / ٢٥٤، الرقم: ٨٥٥٦.

کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اس نے عرض کیا: میرے پاس تو کوئی تیاری نہیں۔ (امام احمد کی روایت میں ہے کہ اس نے عرض کیا: میں نے تو اس کے لئے بہت سے اعمال تیار نہیں کیے، نہ بہت سی نمازیں اور نہ بہت سے روزے) سوائے اس کے کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم (قیامت کے روز) اسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت رکھتے ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں (یعنی تمام صحابہ کو) کبھی کسی خبر سے اتنی خوشی نہیں ہوئی جتنی خوشی حضور نبی اکرم ﷺ کے اس فرمانِ اقدس سے ہوئی کہ تم اس کے ساتھ ہو گے جس سے محبت کرتے ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں حضور نبی اکرم ﷺ سے محبت کرتا ہوں اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے محبت کرتا ہوں لہٰذا امید کرتا ہوں کہ ان کی محبت کے باعث میں بھی ان حضرات کے ساتھ ہی رہوں گا اگرچہ میرے اعمال تو ان کے اعمال جیسے نہیں۔‘‘

٦٠٩ / ٦١۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ: مَتَى السَّاعَةُ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ: حُبَّ اللهِ وَرَسُوْلِهِ. قَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: (یا رسول اللہ!) قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے اس کے لیے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اس نے عرض کیا: اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت (یہی میرا سرمایہ حیات ہے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تجھے محبت ہے۔‘‘

الحديث رقم ٦١: أخرجه البخاري في صحيح، كتاب: الأدب، باب: علامة الحب فى الله، ٣ / ١٣٤٩، الرقم: ٣٤٨٥، ومسلم فى الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: المرء مع من أحب، ٤ / ٢٠٣٢، الرقم: ٢٦٣٩، والترمذى فى السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء أن المرء مع من أحب، ٤ / ٥٩٥، الرقم: ٢٣٨٥.

٦١٠ / ٦٢۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ خَارِجَانِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَقِيَنَا رَجُلٌ عِنْدَ سُدَّةِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ فَكَأَنَّ الرَّجُلَ اسْتَكَانَ ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا أَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيْرَ صِيَامٍ وَلَا صَلَاةٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلٰكِنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ اور میں ایک مرتبہ مسجد سے نکل رہے تھے کہ مسجد کے دروازے پر ایک آدمی ملا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ وہ آدمی کچھ دیر خاموش رہا پھر اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اس کے لئے (فرائض سے) زیادہ روزہ، نماز اور صدقہ وغیرہ (اعمال) تو تیار نہیں کئے لیکن (اتنا ہے کہ) میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو تم اسی کے ساتھ ہوگے جس سے تم محبت رکھتے ہو۔‘‘

الحديث رقم ٦٢: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الأحكام، باب: القضاء والفتيا فى الطريق، ٦ / ٢٦١٥، الرقم: ٦٧٣٤، وفى كتاب: الأدب، باب: ما جاء في قول الرّجل ويلك، ٥ / ٢٢٨٢، الرقم: ٥٨١٥، وفى كتاب: الأدب، باب: علامة حبّ الله عزوجل لقوله: (وَإِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِي يُحْبِبْكُمُ اللهُ)، [آل عمران: ٣١]، ٥ / ٢٢٨٥، الرقم: ٥٨١٦۔٥٨١٩، وفى كتاب: فضائل أصحاب النّبِي ﷺ، باب: مناقب عمر بن الخطاب، ٣ / ١٣٤٩، الرقم: ٣٤٨٥، ومسلم فى الصحيح، كتاب: البرو الصلة والآداب، باب: المرء مع من أحبَّ ٤ / ٢٠٣٢۔ ٢٠٣٣، الرقم: ٢٦٣٩، والترمذى نحوه فى السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء أن المرء مع من أحب، ٤ / ٥٩٥، الرقم: ٢٣٨٥ وَصَحَّحَهُ، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣ / ٤٦٥ الرقم: ١٢٧١٥، وابن خزيمة فى الصحيح، ٣ / ١٤٩، الرقم: ١٧٩٦، وابن حبان فى الصحيح، ١ / ١٨٢، الرقم: ٨، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٧ / ٢٦٧، الرقم: ٧٤٦٥، والطيالسى فى المسند، ١ / ٢٨٤، الرقم: ٢١٣١، وأبو يعلى فى المسند، ٥ / ٣٧٢، الرقم: ٣٠٢٣، والبيهقى فى شعب الإيمان، ١ / ٣٨٧، الرقم: ٤٩٨۔

٦١١/ ٦٣ـ عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَعْمَلَ كَعَمَلِهِمْ قَالَ: أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ: فَإِنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ: فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قَالَ: فَأَعَادَهَا أَبُوْ ذَرٍّ فَأَعَادَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

’’حضرت ابو ذر ﷺ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک آدمی کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے لیکن ان جیسا عمل نہیں کر سکتا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! تو اس کے ساتھ ہو گا جس سے تجھے محبت ہے۔ انہوں نے عرض کیا: میں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے دوبارہ فرمایا: اے ابوذر! تو یقیناً ان کے ساتھ ہو گا جن سے تجھے محبت ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابوذر ﷺ نے اپنا سوال دہرایا تو رسول اللہ ﷺ نے بھی اسے دہرا کر بیان فرمایا۔‘‘

٦١٢/ ٦٤ـ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَاللهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ. فَقَالَ: انْظُرْ مَاذَا تَقُوْلُ. قَالَ: وَاللهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ. فَقَالَ: انْظُرْ مَاذَا تَقُوْلُ. قَالَ: وَاللهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ، ثَلَاثَ

الحديث رقم ٦٣: أخرجه أبو داود فى السنن، كتاب: الأدب، باب: أخبار الرجل الرجل بمحبته إليه، ٤/ ٣٣٣، الرقم: ٥١٢٦، والبزار فى المسند، ٩/ ٣٧٣، الرقم: ٣٩٥، والدارمى فى السنن، ٢/ ٤١٤، الرقم: ٢٧٨٧، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٥/ ١٥٦، الرقم: ٢١٤١٦، ٢١٥٠١، وابن حبان فى الصحيح، ٢/ ٣١٥، الرقم: ٥٥٦، والبخارى فى الأدب المفرد/ ١٢٨، الرقم: ٣٥١، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤/ ١٥، الرقم: ٤٥٩٨.

الحديث رقم ٦٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في فضل الفقر، ٤/ ٥٧٦، الرقم: ٢٣٥٠، وابن حبان في الصحيح، ٧/ ١٨٥، الرقم: ٢٩٢٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٧٣، الرقم: ١٤٧١، والروياني في المسند، ٢/ ٨٨، الرقم: ٨٧٢، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/ ٦٢٠، الرقم: ٢٥٠٥، والحسيني في البيان والتعريف، ١/ ٢٩٢، الرقم: ٧٧٧، والمزي في تهذيب الكمال، ١٢/ ٣٩٨.

مَرَّاتٍ. فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ تُحِبُّنِي فَأَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا، فَإِنَّ الْفَقْرَ أَسْرَعُ إِلَى مَنْ يُحِبُّنِي مِنَ السَّيْلِ إِلَى مُنْتَهَاهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سوچو! کیا کہہ رہے ہو؟ اس نے پھر عرض کیا: اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (پھر) سوچو! کیا کہہ رہے ہو؟ اس نے پھر عرض کیا: اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ اس نے تین مرتبہ یہ بات دہرائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو مجھ سے محبت کرتا ہے تو فقر کے لیے تیار ہوجا کیونکہ مجھ سے محبت کرنے والوں کی طرف فقر اس سے بھی زیادہ تیزی سے بڑھتا ہے جتنی تیزی سے سیلاب اپنی منزل کی طرف بڑھتا ہے۔‘‘

۶۱۳ / ۶۵۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَكُونَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَحَتَّى يُقْذَفَ فِي النَّارِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ، (وفي رواية: أَنْ يَرْجِعَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا) بَعْدَ أَنْ نَجَّاهُ اللهُ مِنْهُ، وَلَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اللہ ﷻ اور اس کا رسول ﷺ اسے باقی ہر ایک سے محبوب تر نہ ہوجائیں، اور اس وقت تک جب کہ وہ کفر سے

الحديث رقم ٦٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٠٧، الرقم: ١٣١٧٤، ٣/٢٧٨، الرقم: ١٣٩٩١-١٣٩٩٢، ٣/٢٣٠، الرقم: ١٣٤٣١، وابن حبان في الصحيح، ١/٤٧٣، الرقم: ٢٣٧، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٩٤، الرقم: ١٣٢٨، وابن منده في الإيمان، ١/٤٣٣، الرقم: ٢٨٣، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ١/٣٣.

نجات پانے کے بعد دوبارہ (حالت) کفر (اور ایک روایت میں ہے کہ یہودیت اور نصرانیت) کی طرف لوٹنے کو وہ اس طرح ناپسند کرتا ہو کہ اس کے بدلے اسے آگ میں پھینکا جانا پسند ہو۔ اور تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اسے اُس کی اولاد اور اس کے والد (یعنی والدین) اور تمام لوگوں سے محبوب تر نہ ہو جاؤں۔‘‘

٦١٤/٦٦۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّكَ لَأَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَإِنَّكَ لَأَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِي وَأَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ وَلَدِي، وَإِنِّي لَأَكُوْنُ فِي الْبَيْتِ، فَأَذْكُرُكَ فَمَا أَصْبِرُ حَتَّى آتِيَكَ فَأَنْظُرُ إِلَيْكَ وَإِذَا ذَكَرْتُ مَوْتِي وَمَوْتَكَ عَرَفْتُ أَنَّكَ إِذَا دَخَلْتَ الْجَنَّةَ رُفِعْتَ مَعَ النَّبِيِّيْنَ، وَأَنِّي إِذَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ حَسِبْتُ أَنْ لَا أَرَاكَ، فَلَمْ يَرُدَّ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ شَيْئًا حَتَّى نَزَلَ جِبْرِيْلُ عليه السلام بِهَذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَمَنْ يُطِعِ اللهَ وَالرَّسُولَ فَأُولٰئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ......﴾ [النساء، ٤: ٦٩] فَدَعَا بِهِ فَقَرَأَهَا عَلَيْهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک صحابی نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے میری جان اور میرے اہل و عیال اور میری اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ جب میں اپنے گھر میں ہوتا ہوں تو بھی آپ کو ہی یاد کرتا رہتا ہوں اور اس وقت تک چین نہیں آتا جب تک حاضر ہوکر آپ کی زیارت نہ کرلوں۔ لیکن جب مجھے اپنی موت اور آپ کے وصال مبارک کا خیال آتا ہے تو سوچتا ہوں کہ آپ تو جنت میں انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ بلند ترین مقام پر جلوہ افروز ہوں

الحديث رقم ٦٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/١٥٢، الرقم: ٤٧٧، وفي المعجم الصغير، ١/٥٣، الرقم: ٥٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/٢٤٠، ٨/١٢٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٥٢٤، والسيوطي في الدر المنثور، ٢/١٨٢۔

گے اور اگر میں جنت میں داخل ہوں گا تو خدشہ ہے کہ کہیں آپ کی زیارت سے محروم نہ ہو جاؤں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس صحابی کے جواب میں سکوت فرمایا: یہاں تک کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ آیت مبارکہ لے کر اترے: ''اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرے تو یہی لوگ (روز قیامت) اُن (ہستیوں) کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے (خاص) انعام فرمایا ہے۔'' پس آپ ﷺ نے اس شخص کو بلایا اور اسے یہ آیت پڑھ کر سنائی۔''

٦١٥/ ٦٧۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَدِرَتْ رِجْلُ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اذْكُرْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ. فَقَالَ: (يَا) مُحَمَّدَاهُ .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

''حضرت عبدالرحمٰن بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا پاؤں سن ہوگیا تو ایک آدمی نے ان سے کہا کہ لوگوں میں سے جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہو اسے یاد کریں، تو انہوں نے یا محمد (صلی اللہ علیک وسلم) کا نعرہ بلند کیا۔''

٦١٦/ ٦٨۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: إِذَا أَحَبَّ اللهُ

الحديث رقم ٦٧: أخرجه البخاري في الأدب المفرد/ ٣٣٥، الرقم: ٩٦٤، وابن الجعد في المسند، ١/ ٣٦٩، الرقم: ٢٥٣٩، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٤/ ١٥٤، وابن السني في عمل اليوم والليلة/ ١٤١، الرقم: ١٦٨، ١٧٠، ١٧٢، والقاضي عياض في الشفا/ ٤٩٨، الرقم: ١٢١٨، ويحيى بن معين في التاريخ، ٤/ ٢٤، الرقم: ٢٩٥٣، والمناوي في فيض القدير، ١/ ٣٩٩، والمزي في تهذيب الكمال، ١٧/ ١٤٢.

الحديث رقم ٦٨: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: بدء الخلق، باب: ذِكرِ المَلَائِكَةِ، ٣/ ١١٧٥، الرقم: ٣٠٣٧، وفى كتاب: الأدب، باب: المِقَةِ مِن اللّٰهِ تَعَالَى، ٥/ ٢٢٤٦، الرقم: ٥٦٩٣، وفى كتاب: التوحيد، باب: كَلَام الرَّبِّ مَعَ جِبْرِيْلَ، ونِداءِ اللّٰهِ الملائِكَةَ، ٦/ ٢٧٢١، الرقم: ٧٠٤٧، وفى مسلم فى الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: إذا أحب الله عبداً حببه إلى عباده، ٤/ ٢٠٣٠، الرقم: ٢٦٣٧، ومالك فى الموطأ، كتاب: الشعر، باب: ماجاء فى المتحابين فى الله، ٢/ ٩٥٣، الرقم: ١٧١٠، ←

الْعَبْدَ نَادَى جِبْرِيْلَ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحْبِبْهُ. فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ، فَيُنَادِي جِبْرِيْلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوْهُ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْأَرْضِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جرائیل علیہ السلام کو بلاتا ہے (اور حکم دیتا ہے) کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت رکھتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو تو حضرت جبرئیل علیہ السلام اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام آسمانی مخلوق میں ندا دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو پھر آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر زمین والوں (کے دلوں) میں بھی اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔''

٦١٧ / ٦٩۔ عَنْ أَبِي مُوْسَى رضی الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَالسُّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ، فَحَامِلُ الْمِسْكِ: إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ، وإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبَةً. وَنَافِخُ الْكِيرِ: إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيْحًا خَبِيْثَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

------ وابن حبان فی الصحیح، ٢ / ٨٦، الرقم: ٣٦٥، وأحمدبن حنبل فی المسند، ٢ / ٤١٣، الرقم: ٩٣٤١، ١٠٦٨٥، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٣ / ١٦٠، الرقم: ٢٨٠٠، والبیهقی فی کتاب الزهد الکبیر، ٢ / ٣٠١، الرقم: ٨٠٥، والأزدی فی مسند الربیع، ١ / ٤٥، الرقم: ٦٧، وابن راهویه فی المسند، ١ / ٣٦٦، الرقم: ٣٧٥، وأبو المحاسن فی معتصر المختصر، ٢ / ٢٢٨۔

الحدیث رقم ٦٩: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: الذبائح والصید، باب: المِسكِ، ٥ / ٢١٠٤، الرقم: ٥٢١٤، وفی کتاب: البیوع، باب: فی العَطَّارِ وبیع المِسكِ، ٢ / ٧٤١، الرقم: ١٩٩٥، ومسلم فی الصحیح، کتاب: البر والصلة والآداب، باب: استحباب مجالسة الصالحین، ومجانبة قرناء السوء، ٤ / ٢٠٢٦، الرقم: ٢٢٧٠، ٧٣٠٧، والبیهقی فی شعب الإیمان، ٧ / ٥٤، الرقم: ٩٤٣٥، والقضاعی فی مسند الشهاب، ٢ / ٢٨٨، الرقم: ١٣٨٠، والرویانی فی المسند، ١ / ٣١٨، الرقم: ٩٧٤، والمنذری فی الترغیب والترهیب، ٤ / ٢٤، الرقم: ٤٦٣٨۔

’’حضرت ابو موسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اچھے اور برے ساتھی کی مثال مشک والے اور بھٹی دھونکنے والے جیسی ہے کیونکہ مشک والا یا تو تحفۃً تمہیں (تھوڑی بہت خوشبو) دے دے گا یا تم اس سے خرید لو گے ورنہ عمدہ خوشبو تو تم پا ہی لو گے، رہی بھٹی والے (لوہار) کی بات تو (اس کی بھٹی کی آگ) یا تمہارے کپڑے جلا دے گی وگرنہ تمہیں (بھٹی کی) بدبو تو ضرور پہنچے گی۔‘‘

٦١٨ / ٧٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللهِ، مَالَنَا إِذَا كُنَّا عِنْدَكَ رَقَّتْ قُلُوْبُنَا، وَزَهِدْنَا فِي الدُّنْيَا، وَكُنَّا مِنْ أَهْلِ الآخِرَةِ، فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ فَآنَسْنَا أَهَالِيْنَا، وَشَمَمْنَا أَوْلَادَنَا أَنْكَرْنَا أَنْفُسَنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَوْ أَنَّكُمْ تَكُوْنُوْنَ إِذَا خَرَجْتُمْ مِنْ عِنْدِي كُنْتُمْ عَلَى حَالِكُمْ ذٰلِكَ لَزَارَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ فِي بُيُوْتِكُمْ، وَلَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَجَاءَ اللهُ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ كَي يُذْنِبُوْا فَيَغْفِرَ لَهُمْ .....الحديث.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں کیا ہوگیا ہے کہ جب ہم آپ کی بارگاہِ اقدس میں ہوتے ہیں تو ہمارے دل نرم ہوتے ہیں ہم دنیا سے بے رغبت اور آخرت کے باسی ہو جاتے ہیں اور جب آپ کی بارگاہ سے چلے جاتے ہیں اور اپنے گھر والوں میں گھل مل جاتے ہیں اور اپنی اولاد سے ملتے جلتے رہتے ہیں تو ہمارے دل بدل جاتے ہیں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم اسی حالت میں رہو جس طرح میرے پاس سے اٹھ کر جاتے ہو تو فرشتے تمہارے گھروں میں تمہاری زیارت کریں اور اگر تم گناہ نہ کرو تو

الحديث رقم ٧٠: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: صفة الجنة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی صفة الجنة ونعيمها، ٤ / ٦٧٢، الرقم: ٢٥٢٦، وابن حبان فی الصحيح، ١٦ / ٣٩٦، الرقم، ٣٧٨٧، والطيالسی فی المسند، ١ / ٣٣٧، الرقم: ٢٥٨٣، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٥ / ٤٠٩، الرقم: ٧١٠١، وعبد بن حميد فی المسند، ١ / ٤١٥، الرقم: ١٤٢٠، وابن المبارك فی الزهد، ١ / ٣٨٠، الرقم: ١٠٧٥۔

اللہ تعالیٰ ضرور ایک نئی مخلوق لے آئے گا تا کہ وہ گناہ کریں (اور پھر توبہ کر لیں) اور پھر اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے۔"

٦١٩ / ٧١۔ عَنْ أَبِي مُوْسَى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ مَثَلُ الْعَطَّارِ إِنْ لَمْ يُصِبْكَ مِنْهُ أَصَابَكَ رِيْحُهُ، وَمَثَلُ الْجَلِيْسِ السُّوْءِ مَثَلُ الْقَيْنِ إِنْ لَمْ يُحرِقْكَ بِشَرَرِهِ عَلَقَ بِكَ مِنْ رِيْحِهِ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

"حضرت ابو موسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اچھے ساتھی کی مثال عطار کی سی ہے اس سے اگر تمہیں اور کچھ بھی نہ ملے تو اس کی (اچھی) خوشبو تو پہنچ ہی جائے گی، اور برے ساتھی کی مثال لوہار کی سی ہے اگر اس (کی بھٹی کے) شعلے تجھے نہ بھی جلائیں تو اس کی (بھٹی کی) بدبو تو تمہیں ضرور پہنچے گی۔"

٦٢٠ / ٧٢۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا

الحديث رقم ٧١: أخرجه ابن حبان فى الصحيح، ٢ / ٣٤١، الرقم: ٥٧٩، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤ / ٤٠٤، الرقم: ١٩٦٢٤، والبزار فى المسند، ٨ / ٤٤، الرقم: ٣٠٢٧، ٣١٩٠، والحاكم فى المستدرك، ٤ / ٣١٢، الرقم: ٧٧٤٩، وأبو يعلى فى المسند، ٧ / ٢٧٤، الرقم: ٤٢٩٥، والمقدسى فى الأحاديث المختارة، ٦ / ١٩٩، الرقم: ٢٢١٥، ٢٢١٦، وقال المقدسى: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ، والقضاعى فى مسند الشهاب، ٢ / ٢٨٧، الرقم: ١٣٧٧، وابن خلاد فى أمثال الحديث، ١ / ١١٣، الرقم: ٧٧-٧٨، وابن أبى عاصم فى كتاب الزهد، ١ / ٢٧٤، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٨ / ٦١، وقال الهيثمى: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

الحديث رقم ٧٢: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فى صُحْبَةِ الْمُؤْمِنِ، ٤ / ٦٠٠، الرقم: ٢٣٩٥، وأبو داود فى السنن، كتاب: الأدب، باب: مَن يؤمر أن يجالس، ٤ / ٢٥٩، الرقم: ٤٨٣٢، والدارمى فى السنن، ٢ / ١٤٠، الرقم: ٢٠٥٧، وابن حبان فى الصحيح، ٢ / ٣١٤، الرقم: ٥٥٤-٥٥٥-٥٦٠، والحاكم فى المستدرك، ٤ / ١٤٣، الرقم: ٧١٦٩، وَقَالَ الحَاكِمُ: هَذَاحَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٣ / ٢٧٧، الرقم: ٣١٣٦، ←

تُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا، وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو سعید (خدری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (سچے) مومنوں کی صحبت ہی اختیار کرو اور تمہارا کھانا صرف پرہیزگار (دوست) ہی کھائے۔‘‘

...... وأبو يعلى فى المسند، ٢/٤٨٤، الرقم: ١٣١٥، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٧/٤٢، الرقم: ٩٣٨٣، وابن المبارك فى الزهد، ١/١٢٤، الرقم: ٣٦٤، والديلمى فى مسند الفردوس، ٥/٣٥١، الرقم: ٨٤٠٣، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤/١٥، الرقم: ٤٥٩٩.

فَصْلٌ فِي التَّبَرُّكِ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَبِآثَارِهِ

﴿حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس اور آپ ﷺ کے آثارِ مبارکہ سے حصولِ برکت کا بیان﴾

٦٢١ / ٧٣۔ عَنِ السَّائِبِ ابْنِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ، فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهِ، ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ، فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میری خالہ جان مجھے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں لے جا کر عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! میرا بھانجا بیمار ہے۔ آپ ﷺ نے میرے سر پر اپنا دستِ اقدس پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا فرمائی پھر وضو فرمایا تو میں نے آپ ﷺ کے وضو کا پانی پیا پھر آپ ﷺ کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ کے دونوں مبارک شانوں کے درمیان مہرِ نبوت کی زیارت کی جو کبوتر (یا اس کی مثل کسی پرندے) کے انڈے جیسی تھی۔''

الحديث رقم ٧٣: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الوَضُوء، باب: اسْتِعْمَالِ فَضْلِ وَضُوءِ النَّاسِ، ١ / ٨١، الرقم: ١٨٧، وفى كتاب: المناقب، باب: كُنْيَةِ النِّبِيِّ ﷺ، ٣ / ١٣٠١، الرقم: ٣٣٤٧، وفى باب: خَاتَمِ النُّبُوَّةِ، ٣ / ١٣٠١، الرقم: ٣٣٤٨، وفى كتاب: المرضى، باب: مَن ذَهبَ بِالصَّبِيِّ المَرِيْضِ لِيُدْعى لَهُ، ٥ / ٢١٤٦، الرقم: ٥٣٤٦، وفى كتاب: الدعوات، باب: الدُّعَاءِ لِلصِّبْيَانِ بِالْبَرَكَةِ وَمسَحِ رُؤُوسِهِمْ، ٥ / ٢٣٣٧، الرقم: ٥٩٩١، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: إثبات خاتَم النُّبُوَةِ وصفته ومحله من جسده ﷺ، ٤ / ١٨٢٣، الرقم: ٢٣٤٥، والنسائى فى السنن الكبرى، ٤ / ٣٦١، الرقم: ٧٥١٨، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٧ / ١٥٧، الرقم: ٦٦٨٢، وابن أبي عاصم فى الآحاد والمثانى، ٤ / ٣٧٩، الرقم: ٢٤٢٠، ٣٤٣٠۔

٦٢٢ / ٧٤۔ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رضي الله عنه يَقُوْلُ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالْهَاجِرَةِ، فَأُتِيَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَأْخُذُوْنَ مِنْ فَضْلِ وَضُوْئِهِ فَيَتَمَسَّحُوْنَ بِهِ، فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ. وَقَالَ أَبُوْ مُوْسَى: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِقَدَحٍ فِيْهِ مَاءٌ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيْهِ وَمَجَّ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ لَهُمَا: اشْرَبَا مِنْهُ، وَأَفْرِغَا عَلَى وُجُوْهِكُمَا وَنُحُوْرِكُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية عنه: قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ، وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوْءَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُوْنَ ذَاكَ الْوَضُوْءَ، فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ، ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا، وَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا، صَلَّى إِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ

الحديث رقم ٧٤: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الوضوء، باب: اسْتِعْمَالِ فَضْلِ وَضُوْءِ النَّاسِ، ١/ ٨٠، الرقم: ١٨٥، وفی كتاب: الصلاة فی الثياب، باب: الصلاةِ فِی الثَّوبِ الأَحْمَرِ، ١/ ١٤٧، الرقم: ٣٦٩، وفی كتاب: الصلاة، باب: سترة الإمام سترة من خلفه، ١/ ١٨٧، الرقم: ٤٧٣، وفی باب: الصلاة إلی العَنَزَةِ، ١/ ١٨٨، الرقم: ٤٧٧، وفی باب: السُّتْرَةُ بِمَكَّةَ وَغَيْرِهَا، ١/ ١٨٨، الرقم: ٤٧٩، وفی كتاب: الأذان، باب: الأذان لِلْمُسَافِرِ، إذا كانوا جماعةً، والإقامة، وكذلك بِعَرَفَةَ وَ جَمْعٍ، ١/ ٢٢٧، الرقم: ٦٠٧، وفی كتاب: المناقب، باب: صِفَةِ النَّبِيِّ ﷺ، ٣/ ١٣٠٤، الرقم: ٣٣٧٣، وفی كتاب: المغازی، باب: غَزْوَة الطَّائِفِ، ٤/ ١٥٧٣، الرقم: ٤٠٧٣، وفی كتاب: اللباس، باب: التَّشْمِيْر فِی الثِّيَابِ، ٥/ ٢١٨٢، الرقم: ٥٤٤٩، وفی كتاب: الوضوء، باب: الغسل والوضوء فی المخضب والقدح، والخشب والحجارة، ١/ ٨٣، الرقم: ١٩٣، ومسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي موسى وأبي عامر الأشعريين رضی الله عنهما، ٤/ ١٩٤٣، الرقم: ٢٤٩٧، وأبو يعلی فی المسند، ١٣/ ٣٠١، الرقم: ٣٠١۔

رَكْعَتَيْنِ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ، يَمُرُّوْنَ مِنْ بَيْنِ يَدَيِ الْعَنَزَةِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو جُحَیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے۔ پانی لایا گیا تو آپ ﷺ نے وضو فرمایا۔ لوگ آپ ﷺ کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو لینے لگے اور اُسے اپنے اوپر ملنے لگے۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں ادا فرمائیں اور آپ ﷺ کے سامنے نیزہ تھا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا۔ پس اپنے ہاتھوں اور چہرہ اقدس کو اُسی میں دھویا اور اُسی میں کلی کی پھر اُن دونوں (یعنی حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت ابو عامر اشعری) سے فرمایا: اس میں سے پی لو اور اپنے چہروں اور سینوں پر بھی ڈال لو۔‘‘

’’اور حضرت ابو جُحَیفہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو چمڑے کے ایک سرخ خیمے میں دیکھا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حضور نبی اکرم ﷺ کا استعمال شدہ پانی لیتے دیکھا اور میں نے لوگوں کو آپ ﷺ کے استعمال شدہ پانی کی طرف لپکتے دیکھا جسے کچھ مل گیا اُس نے اسے اپنے اُوپر مل لیا اور جسے اس میں سے ذرا بھی نہ ملا اُس نے اپنے ساتھی کے ہاتھ سے تری حاصل کی (اور اسے اپنے جسم پر مل لیا)، پھر میں نے دیکھا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نیزہ لے کر گاڑ دیا تو حضور نبی اکرم ﷺ سُرخ لباس میں جوڑے کو سمیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے اور نیزے کی طرف منہ کرکے لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائیں اور میں نے دیکھا کہ نیزے سے پرے آدمی اور جانور گزر رہے ہیں۔‘‘

٦٢٣ / ٧٥۔ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَهُوَ الَّذِي مَجَّ رَسُوْلُ

الحديث رقم ٧٥: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الوضوء، باب: اسْتِعْمَالِ فضلِ وَضُوءِ النَّاسِ، ١ / ٨١، الرقم: ١٨٦، وفی كتاب: العلم، باب: متى يَصِحُّ سمَاعُ الصَّغِيْرِ، ١ / ٤١، الرقم: ٧٧، وفی كتاب: الدعوات، باب: الدُّعَاءِ لِلصّبيَانِ بالبركةِ ومسح رُؤُوسِهِمْ، ٥ / ٢٣٣٨، الرقم: ٥٩٩٣، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤ / ٣٢٩، وابن حبان فی الصحيح، ١١ / ٢٢١، الرقم: ٤٨٧٢، وعبد الرزاق فی المصنف، ٥ / ٣٣٦، الرقم: ٩٧٢٠، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٢٠ / ١٢، الرقم: ١٣، والبيهقی فی السنن الكبری، ٩ / ٢٢٠، وفی شعب الإيمان، ٥ / ٣٣٣، الرقم: ٦٨٢٩، والعسقلانی فی فتح الباری، ١١ / ١٥١، الرقم: ٥٩٩٣۔

اللهِ ﷺ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ غُلَامٌ مِنْ بِئْرِهِمْ. وَقَالَ عُرْوَةُ، عَنِ الْمِسْوَرِ وَغَيْرِهِ، يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ: وَإِذَا تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلَى وَضُوْئِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ وہی بزرگ ہیں کہ جن کے چہرے پر جب یہ بچے تھے اُن کے کنویں کے پانی سے حضور نبی اکرم ﷺ نے کلی فرمائی تھی اور عروہ نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی جن میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کی تصدیق کرتا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب وضو فرماتے تو قریب تھا کہ لوگ وضو کے پانی پر آپس میں لڑ مرتے۔''

٦٢٤/٧٦۔ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ رضي الله عنهما قَالَا: إِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَيْنَيْهِ قَالَ: فَوَاللهِ مَا تَنَخَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ، وَإِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوْا أَمْرَهُ، وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلَى وَضُوْئِهِ وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوْا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّوْنَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيْمًا لَهُ. فَرَجَعَ عُرْوَةُ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَي قَوْمِ وَاللهِ لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوْكِ، وَوَفَدْتُ عَلَى قَيْصَرَ وَكِسْرَى وَالنَّجَاشِيِّ وَاللهِ إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُحَمَّدًا. وَاللهِ، إِنْ تَنَخَّمَ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ، وَ إِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوْا أَمْرَهُ وَ إِذَا تَوَضَّأَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلَى

الحديث رقم ٧٦: أخرجه البخاري فى الصحيح، كتاب: الشروط، باب: الشروط فى الجهاد والمصالحة مع أهل الحرب وكتابة، ٢/٩٧٤، الرقم: ٢٥٨١، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤/٣٢٩، وابن حبان فى الصحيح، ١١/٢١٦، الرقم: ٤٨٧٢، والطبراني فى المعجم الكبير، ٢٠/٩، الرقم: ١٣، والبيهقي فى السنن الكبرى، ٩/٢٢٠۔

وَضُوْئِهِ، وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوْا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّوْنَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيْمًا لَهُ...... الحديث. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، عروہ بن مسعود (جب بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں کفار کا وکیل بن کر آیا تو) صحابہ کرام ﷺ (کے معمولاتِ تعظیم مصطفیٰ ﷺ) کو دیکھتا رہا کہ جب بھی آپ ﷺ اپنا لعاب دہن پھینکتے تو کوئی نہ کوئی صحابی اسے اپنے ہاتھ پر لے لیتا تھا جسے وہ اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا تھا۔ جب آپ ﷺ کسی بات کا حکم دیتے ہیں تو اس کی فوراً تعمیل کی جاتی تھی۔ جب آپ ﷺ وضو فرماتے ہیں تو لوگ آپ ﷺ کے استعمال شدہ پانی کو حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑتے تھے۔ (اور ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے ہر ایک کی کوشش ہوتی تھی کہ یہ پانی میں حاصل کروں) جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے ہیں تو صحابہ کرام اپنی آوازوں کو آپ ﷺ کے سامنے پست رکھتے تھے اور انتہائی تعظیم کے باعث آپ ﷺ کی طرف نظر جما کر بھی نہیں دیکھتے تھے۔ اس کے بعد عروہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا اور ان سے کہنے لگا: اے قوم! اللہ ربّ العزت کی قسم! میں (بڑے بڑے عظیم الشان) بادشاہوں کے درباروں میں وفد لے کر گیا ہوں، میں قیصر و کسریٰ اور نجاشی جیسے بادشاہوں کے درباروں میں حاضر ہوا ہوں۔ لیکن خدا کی قسم! میں نے کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا کہ اس کے درباری اس کی اس طرح تعظیم کرتے ہوں جیسے محمد ﷺ کے صحابہ کرام محمد ﷺ کی تعظیم کرتے ہیں۔ خدا کی قسم! جب وہ تھوکتے ہیں تو ان کا لعاب دہن کسی نہ کسی شخص کی ہتھیلی پر ہی گرتا ہے، جسے وہ اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا ہے۔ جب وہ کوئی حکم دیتے ہیں تو فوراً ان کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے، جب وہ وضو فرماتے ہیں تو یوں محسوس ہونے لگتا ہے کہ لوگ وضو کا استعمال شدہ پانی حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ لڑنے مرنے پر آمادہ ہو جائیں گے وہ ان کی بارگاہ میں اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں، اور غایت تعظیم کے باعث وہ ان کی طرف آنکھ بھر کر دیکھ نہیں سکتے۔‘‘

٦٢٥ / ٧٧۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: لَمَّا رَمَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

الحديث رقم ٧٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الحج، باب: بيان أن السنة يوم النحر أن يرمي ثم ينحر ثم يحلق، ٢/ ٩٤٨، الرقم: ١٣٠٥، والترمذي في السنن، ←

الْجَمْرَةَ وَنَحَرَ نُسُكَهُ وَحَلَقَ، نَاوَلَ الْحَالِقُ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَحَلَقَهُ، ثُمَّ دَعَا أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ، ثُمَّ نَاوَلَهُ الشِّقَّ الْأَيْسَرَ، فَقَالَ: احْلِقْ فَحَلَقَهُ، فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ، فَقَالَ: اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے مقام جمرہ پر کنکریاں ماریں اور اپنی قربانی کا فریضہ ادا فرما لیا تو آپ ﷺ نے سر انور کا دایاں حصہ حجام کے سامنے کر دیا، اس نے بال مبارک مونڈے پھر آپ ﷺ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کو وہ بال عطا فرمائے، اِس کے بعد حجام کے سامنے (سر انور کی) بائیں جانب کی اور فرمایا: یہ بھی مونڈ و، اس نے ادھر کے بال مبارک بھی مونڈ دیئے، آپ ﷺ نے وہ بال بھی حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائے اور فرمایا: یہ بال لوگوں میں تقسیم کر دو۔''

٦٢٦/ ٧٨۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، وَالْحَلَّاقُ يَحْلِقُهُ وَأَطَافَ بِهِ أَصْحَابُهُ، فَمَا يُرِيْدُوْنَ أَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ إِلَّا فِي يَدِ رَجُلٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

...... كتاب: الحج عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء بأي جانب الرأس يبدأ في الحلق، ٣/ ٢٥٥، الرقم: ٩١٢، وأبو داود فى السنن، كتاب: المناسك، باب: الحلق والتقصير، ٢/ ٢٠٣،الرقم: ١٩٨١، والنسائى فى السنن الكبرى، ٢/ ٤٤٩، الرقم: ٤١١٤، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/ ١١١، الرقم: ١٢١١٣، وابن حبان فى الصحيح، ٩/ ١٩١، الرقم: ١٧٤٣، وابن خزيمة فى الصحيح، ٤/ ٢٩٩، الرقم: ٢٩٢٨، والحاكم فى المستدرك، ١/ ٦٤٧،الرقم: ١٧٤٣، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

الحديث رقم ٧٨: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: قرب النبى ﷺ من الناس وتبركهم به، ٤/ ١٨١٢، الرقم: ٢٣٢٥، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/ ١٣٣،١٣٧، الرقم: ١٢٤٢٣، وعبد بن حميد فى المسند، ١/ ٣٨٠، الرقم: ١٢٧٣۔

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا: حجام آپ ﷺ کے سر مبارک کی حجامت بنا رہا تھا اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے گرد گھوم رہے تھے اور ان (میں سے ہر ایک) کی یہ کوشش تھی کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا کوئی ایک بال مبارک بھی زمین پر گرنے نہ پائے بلکہ ان میں سے کسی نہ کسی کے ہاتھ میں آ جائے۔‘‘

٦٢٧ / ٧٩۔ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: قُلْتُ لِعُبَيْدَةَ: عِنْدَنَا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ ﷺ، أَصَبْنَاهُ مِنْ قِبَلِ أَنَسٍ رضی الله عنه، أَوْ مِنْ قِبَلِ أَهْلِ أَنَسٍ رضی الله عنه، فَقَالَ: لَأَنْ تَكُوْنَ عِنْدِي شَعَرَةٌ مِنْهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبیدہ سے کہا: ہمارے پاس حضور نبی اکرم ﷺ کے کچھ موئے مبارک ہیں جنہیں ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یا حضرت انس کے گھر والوں سے حاصل کیا ہے۔ حضرت عبیدہ نے فرمایا: اگر ان میں سے ایک موئے مبارک بھی میرے پاس ہوتا تو وہ مجھے دنیا اور جو کچھ اس (دنیا) میں ہے ان سب سے کہیں زیادہ محبوب ہوتا۔‘‘

٦٢٨ / ٨٠۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما في رواية طويلة قَالَ: أَخْبَرَتْنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما عَنْ جُبَّةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: هَذِهِ جُبَّةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ كِسْرَوَانِيَّةٍ لَهَا لِبْنَةُ دِيْبَاجٍ فَرْجَيْهَا مَكْفُوْفَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ فَقَالَتْ: هَذِهِ

الحديث رقم ٧٩: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الوضوء، باب: الماء الذي يغسل به شعرا الإنسان وكان عطاء لا يرى، ١ / ٧٥، الرقم: ١٦٨، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٧ / ٦٧، الرقم: ١٣١٨٨.

الحديث رقم ٨٠: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: اللباس والزينة، باب: تحريم استعمال إناء الذهب والفضة على الرجال، ٣ / ١٦٤١، الرقم: ٢٠٦٩، وأبو داود فى السنن، كتاب: اللباس، باب: الرخصة فى العلم وخيط الحرير، ٤ / ٤٩، الرقم: ٤٠٥٤، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٢ / ٤٢٣، الرقم: ٤٠١٠، وفى شعب الإيمان ٥ / ١٤١، الرقم: ٦١٠٨، وأبو عوانة فى المسند، ١ / ٢٣٠، الرقم: ٥١١، وابن راهويه فى المسند، ١ / ١٣٣، الرقم: ٣٠.

كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ حَتَّى قُبِضَتْ، فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْبَسُهَا، فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضَى يُسْتَشْفَى بِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

''حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہما کے غلام حضرت عبداللہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے حضور نبی اکرم ﷺ کے جبّہ مبارک کے متعلق بتایا اور فرمایا: یہ حضور نبی اکرم ﷺ کا جبّہ مبارک ہے اور پھر انہوں نے ایک جبّہ نکال کر دکھایا جو موٹا دھاری دار کسروانی (کسریٰ کے بادشاہ کی طرف منسوب ہے) جبّہ تھا جس کا گریبان دیباج کا تھا اور اس کے دامنوں پر دیباج کے سنجاف تھے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ مبارک جبّہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ان کی وفات تک محفوظ رہا، جب ان کی وفات ہوئی تو یہ میں نے لے لیا۔ یہی وہ مبارک جبّہ ہے جسے حضورنبی اکرم ﷺ پہنتے تھے۔ سو ہم اسے دھو کر اس کا پانی بیماروں کو پلاتے ہیں اور اس کے ذریعے شفا طلب کی جاتی ہے۔''

٦٢٩ / ٨١۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْخُلُ بَيْتَ أُمِّ سُلَيْمٍ رضي الله عنها فَيَنَامُ عَلَى فِرَاشِهَا. وَلَيْسَتْ فِيْهِ. قَالَ: فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ فَنَامَ عَلَى فِرَاشِهَا. فَأُتِيَتْ فَقِيْلَ لَهَا: هَذَا النَّبِيُّ ﷺ نَامَ فِي بَيْتِكِ، عَلَى فِرَاشِكِ. قَالَ: فَجَاءَتْ وَقَدْ عَرِقَ، وَاسْتَنْقَعَ عَرَقُهُ عَلَى قِطْعَةِ أَدِيْمٍ، عَلَى الْفِرَاشِ. فَفَتَحَتْ عَتِيْدَتَهَا فَجَعَلَتْ تُنَشِّفُ ذَلِكَ الْعَرَقَ فَتَعْصِرُهُ فِي قَوَارِيرِهَا. فَفَزِعَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: مَا تَصْنَعِيْنَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ؟ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! نَرْجُو بَرَكَتَهُ لِصِبْيَانِنَا قَالَ: أَصَبْتِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت اُم سُلیم رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے جاتے اور ان کے بچھونے پر سو جاتے جبکہ وہ گھر میں نہیں ہوتی

الحديث رقم ٨١: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: طيب عرق النبي ﷺ والتبرك به، ٤ / ١٨١٥، الرقم: ٢٣٣١، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ٢٢١، الرقم: ١٣٣٤ / ١٣٣٩.

تھیں۔ ایک دن آپ ﷺ تشریف لائے اور اُن کے بچھونے پر سو گئے، وہ آئیں تو ان سے کہا گیا: حضور نبی اکرم ﷺ تمہارے گھر میں تمہارے بچھونے پر آرام فرما ہیں۔ یہ سن کر وہ (فوراً) گھر آئیں دیکھا تو آپ ﷺ کو پسینہ مبارک آیا ہوا ہے اور آپ ﷺ کا پسینہ مبارک چمڑے کے بستر پر جمع ہو گیا ہے۔ حضرت اُمّ سُلیم نے اپنی بوتل کھولی اور پسینہ مبارک پونچھ پونچھ کر بوتل میں جمع کرنے لگیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ اچانک اٹھ بیٹھے اور فرمایا: اے اُمّ سُلیم! کیا کر رہی ہو؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اس (پسینہ مبارک) سے اپنے بچوں کے لئے برکت حاصل کریں گے (اور اسے بطور خوشبو استعمال کریں گے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے ٹھیک کیا ہے۔‘‘

فَصْلٌ فِي التَّوَسُّلِ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَالصَّالِحِيْنَ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ اور صالحین سے توسّل کا بیان﴾

٦٣٠ / ٨٢۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی الله عنه كَانَ إِذَا قُحِطُوْا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنهما فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِيْنَا، وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا، قَالَ: فَيُسْقَوْنَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب قحط پڑ جاتا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے بارش کی دعا کرتے اور عرض کرتے: اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی مکرّم ﷺ کا وسیلہ پکڑا کرتے تھے تو تو ہم پر بارش برسا دیتا تھا اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی مکرم ﷺ کے معزز چچا جان کو وسیلہ بناتے ہیں کہ تو ہم پر بارش برسا۔ فرمایا: تو ان پر بارش برسا دی جاتی۔‘‘

٦٣١ / ٨٣۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ دِيْنَارٍ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضي الله

الحديث رقم ٨٢: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الاستسقاء، باب: سُؤَالِ النَّاسِ الإمام الاستسقاء إِذا قَحَطُوا، ١ / ٣٤٢، الرقم: ٩٦٤، وفی كتاب: فضائل الصحابة، باب: ذكر العَبَّاسِ بنِ عَبْدِ المُطَّلِبِ رضی الله عنهما، ٣ / ١٣٦٠، الرقم: ٣٥٠٧، وابن خزيمة فی الصحيح، ٢ / ٣٣٧، الرقم: ١٤٢١، وابن حبان فی الصحيح، ٧ / ١١٠، الرقم: ٢٨٦١، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٣ / ٤٩، الرقم: ٢٤٣٧، والبيهقی فی السنن الكبری، ٣ / ٣٥٢، الرقم: ٦٢٢٠، وابن أبي عاصم فی الآحاد والمثانی، ١ / ٢٧٠، الرقم: ٣٥١، واللالكائي فی كرامات الأولياء، ١ / ١٣٥، الرقم: ٨٧ وابن عبد البر فی الاستيعاب، ٢ / ٨١٤، وابن جرير الطبری فی تاريخ الأمم والملوك، ٤ / ٤٣٣۔

الحديث رقم ٨٣: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الاستسقاء، باب: سُؤَالِ النَّاسِ الإِمَامَ الإستسقاءَ إذا قَحَطُوا، ١ / ٣٤٢، الرقم: ٩٦٣، وابن ماجه فی السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء فی الدعاء فی الاستسقاء، ١ / ٤٠٥، الرقم: ١٢٧٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ٩٣، الرقم: ٥٦٧٣، ٢٦ ←

عنهما يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ أَبِي طَالِب:

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ
ثِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلأَرَامِلِ

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا سَالِمٌ، عَنْ أَبِيهِ: رُبَّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَسْقِي، فَمَا يَنْزِلُ حَتَّى يَجِيْشَ كُلُّ مِيْزَابٍ.

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ
ثِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلأَرَامِلِ

وَهُوَ قَوْلُ أَبِي طَالِبٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجه وَأَحْمَدُ.

''حضرت عبد اللہ بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو حضرت ابوطالب کا یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا:

''وہ گورے (مکھڑے والے ﷺ) جن کے چہرے کے توسل سے بارش مانگی جاتی ہے، یتیموں کے والی، بیواؤں کے سہارا ہیں۔''

حضرت عمر بن حمزہ کہتے ہیں کہ حضرت سالم (بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم) نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ کبھی میں شاعر کی اس بات کو یاد کرتا اور کبھی حضور نبی اکرم ﷺ کے چہرہ اقدس کو تکتا کہ اس (رخ زیبا) کے توسل سے بارش مانگی جاتی تو آپ ﷺ (منبر سے) اترنے بھی نہ پاتے کہ سارے پرنالے بہنے لگتے۔ مذکورہ بالا شعر حضرت ابوطالب کا ہے۔''

------ والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٥٢، الرقم: ٦٢١٨-٦٢١٩، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١٤/٣٨٦، الرقم: ٧٧٠٠، والعسقلاني في تغليق التعليق، ٢/٣٨٩، الرقم: ١٠٠٩، وابن كثير في البداية والنهاية، ٤/٢، ٤٧١، والمزي في تحفة الأشراف، ٥/٣٥٩، الرقم: ٦٧٧٥۔

٦٣٢ / ٨٤۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رضي الله عنه أَنَّ رَجُلًا ضَرِيرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ادْعُ اللهَ لِي أَنْ يُعَافِيَنِي. فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ أَخَّرْتُ لَكَ وَهُوَ خَيْرٌ. وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ. فَقَالَ: ادْعُهُ. فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوءَهُ وَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ. وَيَدْعُوَ بِهَذَا الدُّعَاءِ: ﴿اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ. يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتُقْضَى. اَللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ﴾.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ أَبُوْ إِسْحَاقَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيحٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ: صَحِيْحٌ.

’’حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لئے خیر و عافیت (یعنی بینائی کے لوٹ آنے) کی دعا فرمایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو تیرے لئے دعا کو مؤخر کر دوں جو تیرے لئے بہتر ہے اور اگر تو چاہے تو تیرے لئے (ابھی) دعا کر دوں۔ اس

الحديث رقم ٨٤: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: في دعاء الضعيف، ٥ / ٥٦٩، الرقم: ٣٥٧٨، والنسائى فى السنن الكبرى، ٦ / ١٦٨، الرقم: ١٠٤٩٤، ١٠٤٩٥، وابن ماجه فى السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء فى صلاة الحاجة، ١ / ٤٤١، الرقم: ١٣٨٥، وابن خزيمة فى الصحيح، ٢ / ٢٢٥، الرقم: ١٢١٩، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤ / ١٣٨، الرقم: ١٧٢٤٠-١٧٢٤٢، والحاكم فى المستدرك، ١ / ٤٥٨، ٧٠٠، ٧٠٧، الرقم: ١١٨٠، ١٩٠٩، ١٩٢٩، والطبرانى فى المعجم الصغير، ١ / ٣٠٦، الرقم: ٥٠٨، وفى المعجم الكبير، ٩ / ٣٠، الرقم: ٨٣١١، والبخارى فى التاريخ الكبير، ٦ / ٢٠٩، الرقم: ٢١٩٢، وعبد بن حميد فى المسند، ١ / ١٤٧، الرقم: ٣٧٩، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١ / ٢٧٢، الرقم: ١٠١٨، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٢ / ٢٧٩.

نے عرض کیا: (آقا) دعا فرما دیجئے۔ آپ ﷺ نے اسے اچھی طرح وضو کرنے اور دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا: یہ دعا کرنا: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ. يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتُقْضَى. اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ﴾ ''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں نبی رحمت محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلہ سے، اے محمد ﷺ میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی بارگاہ میں اپنی حاجت پیش کرتا ہوں تاکہ پوری ہو۔ اے اللہ! میرے حق میں سرکار دوعالم ﷺ کی شفاعت قبول فرما۔''

٦٣٣ / ٨٥۔ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ أَوْسِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: قُحِطَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ قَحْطًا شَدِيْدًا، فَشَكَوْا إِلَى عَائِشَةَ رضي الله عنها فَقَالَتْ: انْظُرُوْا قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ فَاجْعَلُوا مِنْهُ كِوًى إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى لَا يَكُوْنَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ، قَالَ فَفَعَلُوْا، فَمُطِرْنَا مَطَرًا حَتَّى نَبَتَ الْعُشْبُ، وَسَمِنَتِ الإِبِلُ حَتَّى تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ فَسُمِّيَ عَامَ الْفَتْقِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

''حضرت ابو جوزاء اوس بن عبد اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ کے لوگ سخت قحط میں مبتلا ہو گئے تو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے (اپنی ناگفتہ بہ حالت کی) شکایت کی۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ انور (یعنی روضہ اقدس) کے پاس جاؤ اور وہاں سے ایک کھڑکی آسمان کی طرف اس طرح کھولو کہ قبرِ انور اور آسمان کے درمیان کوئی پردہ حائل نہ رہے۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے ایسا ہی کیا تو بہت زیادہ بارش ہوئی یہاں تک کہ خوب سبزہ اگ آیا اور اونٹ اتنے موٹے ہو گئے کہ (محسوس ہوتا تھا) جیسے وہ چربی سے پھٹ پڑیں گے لہٰذا اس سال کا نام ہی ''عَامُ الْفَتْق'' (پیٹ) پھٹنے کا سال رکھ دیا گیا۔''

الحديث رقم ٨٥: أخرجه الدارمی فی السنن، باب: (١٥): ما أكرم الله تعالى نبيّه ﷺ بعد موته، ١ / ٥٦، الرقم: ٩٢، والخطيب التبريزی فی مشكاة المصابيح، ٤ / ٤٠٠، الرقم: ٥٩٥٠، وابن الجوزی فی الوفاء بأحوال المصطفى ﷺ، ٢ / ٨٠١، وتقی الدين السبكی فی شفاء السقام، ١ / ١٢٨، والقسطلانی فی المواهب اللدنية، ٤ / ٢٧٦، وفی شرحه الزرقانی، ١١ / ١٥٠۔

٦٣٤ / ٨٦ـ عَنْ مَالِكِ الدَّارِ رضي الله عنه قَالَ: أَصَابَ النَّاسَ قَحْطٌ فِي زَمَنِ عُمَرَ رضي الله عنه، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اسْتَسْقِ لِأُمَّتِكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوْا، فَأَتَي الرَّجُلَ فِي الْمَنَامِ فَقِيْلَ لَهُ: ائْتِ عُمَرَ فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ، وَأَخْبِرْهُ أَنَّكُمْ مَسْقِيُّوْنَ وَقُلْ لَهُ: عَلَيْكَ الْكِيْسُ! عَلَيْكَ الْكِيْسُ! فَأَتَى عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ فَبَكَى عُمَرُ ثُمَّ قَالَ: يَا رَبِّ لَا آلُوْ إِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّلَائِلِ.

’’حضرت مالک دار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ قحط میں مبتلا ہو گئے پھر ایک صحابی حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر اطہر پر حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ (اللہ تعالیٰ سے) اپنی امت کے لئے سیرابی مانگیں کیونکہ وہ (قحط سالی کے باعث) ہلاک ہو گئی ہے پھر خواب میں حضور نبی اکرم ﷺ اس صحابی کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: عمر کے پاس جا کر اسے میرا سلام کہو اور اسے بتاؤ کہ تم سیراب کئے جاؤ گے اور عمر سے (یہ بھی) کہہ دو (دین کے دشمن (سامراج) تمہاری جان لینے کے در پے ہیں) عقلمندی اختیار کرو، عقلمندی اختیار کرو پھر وہ صحابی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں خبر دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا: اے اللہ! میں کوتاہی نہیں کرتا مگر یہ کہ عاجز ہو جاؤں۔‘‘

٦٣٥ / ٨٧ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّهُ قَالَ: اسْتَقَى عُمَرُ بْنُ

الحديث رقم ٨٦: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٥٦، الرقم: ٣٢٠٠٢، والبيهقي في دلائل النبوة، ٧/٤٧، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٣/١١٤٩، والسبكي في شفاء السقام، ١/١٣٠، والهندي في كنزل العمال، ٨/٤٣١، الرقم: ٢٣٥٣٥، وابن تيمية في اقتضاء الصراط المستقيم/٣٧٣، وابن كثير في البداية والنهاية، ٥/١٦٧، وقال: إسناده صحيح، والعسقلاني في الإصابة، ٣/٤٨٤ وقال: رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شيبةَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

الحديث رقم ٨٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٣٧٧، الرقم: ٥٤٣٨، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٣/٩٨، والسيوطي في الجامع الصغير، ١/٣٠٥، الرقم: ٥٥٩، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/٩٢، والعسقلاني في فتح الباري، ٢/٤٩٧، ←

الْخَطَّابِ ﷺ عَامَ الرِّمَادَةِ بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنهما فَقَالَ: اللَّهُمَّ، هَذَا عَمُّ نَبِيِّكَ الْعَبَّاسُ نَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِهِ فَاسْقِنَا فَمَا بَرِحُوا حَتَّى سَقَاهُمُ اللهُ. قَالَ: فَخَطَبَ عُمَرُ النَّاسَ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَرَى لِلْعَبَّاسِ مَا يَرَى الْوَلَدُ لِوَالِدِهِ يُعَظِّمُهُ وَيُفَخِّمُهُ وَيَبِرُّ قَسَمَهُ فَاقْتَدُوْا أَيُّهَا النَّاسُ، بِرَسُوْلِ اللهِ فِي عَمِّهِ الْعَبَّاسِ وَاتَّخَذُوْهُ وَسِيْلَةً إِلَى اللهِ ﷻ فِيْمَا نَزَلَ بِكُمْ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے عام الرمادہ (قحط و ہلاکت کے سال) میں حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما کو وسیلہ بنایا اور اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا مانگی اور عرض کیا: اے اللہ! یہ تیرے نبی مکرم ﷺ کے معزز چچا حضرت عباس ہیں ہم ان کے وسیلہ سے تیری نظر کرم کے طلب گار ہیں ہمیں پانی سے سیراب کر دے وہ دعا کر ہی رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں پانی سے سیراب کر دیا۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر حضرت عمر ﷺ نے لوگوں سے خطاب فرمایا: اے لوگو! حضور نبی اکرم ﷺ حضرت عباس ﷺ کو ویسا ہی سمجھتے تھے جیسے بیٹا باپ کو سمجھتا ہے (یعنی حضور نبی اکرم ﷺ حضرت عباس ﷺ کو بمنزل والد سمجھتے تھے) آپ ﷺ ان کی تعظیم و توقیر کرتے اور ان کی قسموں کو پورا کرتے تھے۔ اے لوگو! تم بھی حضرت عباس ﷺ کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ کی اقتداء کرو اور انہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وسیلہ بناؤ (تاکہ وہ تم پر بارش برسائے)۔''

٦٣٦ / ٨٨۔ عَنْ مُصْعَبِ ابْنِ سَعْدٍ ﷺ قَالَ: رَأَى سَعْدٌ ﷺ أَنَّ لَهُ

------ والقسطلانی فی المواهب اللدنية، ٤/ ٢٧٧، والسبكی فی شفاء السقام/ ١٢٨، والمباركفوری فی تحفة الأحوذی، ٩/ ٣٤٨، والمناوی فی فيض القدير، ٥/ ٢١٥۔

الحديث رقم ٨٨: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الجهاد، باب: مَنِ اسْتَعَانَ بِالضُّعَفَاءِ وَ الصَّالِحِين فِي الْحَرْبِ، ٣/ ١٠٦١، الرقم: ٢٧٣٩، والترمذی فی السنن، كتاب: الجهاد عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی الاستفتاح بصعاليك المسلمين، ٤/ ٢٠٦، الرقم: ١٧٠٢، وأبو داود فی السنن، كتاب: الجهاد، باب: فی ـــ

فَضْلًا عَلَى مَنْ دُوْنَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ إِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وفي رواية: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ابْغُوْنِي فِي ضُعَفَائِكُمْ، فَإِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِكُمْ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے دل میں خیال آیا کہ انہیں ان لوگوں پر فضیلت ہے جو مالی لحاظ سے کمزور ہیں۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یاد رکھو تمہارے کمزور اور ضعیف لوگوں کے وسیلہ سے ہی تمہیں نصرت عطا کی جاتی ہے اور ان کے وسیلہ سے ہی تمہیں رزق دیا جاتا ہے۔‘‘

’’اور ایک روایت میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اپنے کمزور لوگوں میں تلاش کرو بے شک تمہیں اپنے کمزور لوگوں کی وجہ سے ہی رزق دیا جاتا ہے اور ان ہی کی وجہ سے تمہاری مدد کی جاتی ہے۔‘‘

٦٣٧ / ٨٩۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

------ الانتصار برزل الخيل والضعفة، ٣/ ٣٢، الرقم: ٢٥٩٤، والنسائی فی السنن، كتاب: الجهاد، باب: الاستنصار بالضعيف، ٦/ ٤٥، الرقم: ٣١٧٩، وفی السنن الكبری، ٣/ ٣٠، الرقم: ٤٣٨٨، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٥/ ١٩٨، الرقم: ٢١٧٧٩، وابن حبان فی الصحيح، ١١/ ٨٥، الرقم: ٤٧٦٧، والحاكم فی المستدرك، ٢/ ١١٦، ١٥٧، الرقم: ٢٥٠٩، ٢٦٤١، وَقَالَ الحاكمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، والبيهقی فی السنن الكبری، ٣/ ٣٤٥، الرقم: ٦١٨١: ٦/ ٣٣١، الرقم: ١٢٦٨٤، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٤/ ٧١، الرقم: ٤٨٤٢۔٤٨٤٣۔

الحديث رقم ٨٩: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ٢/ ١٨٢، الرقم: ٩٩٢، وفي المعجم الأوسط، ٦/ ٣١٣، الرقم: ٦٥٠٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٥٣، ←

لَمَّا أَذْنَبَ آدَمُ عليه السلام الذَّنْبَ الَّذِي أَذْنَبَهُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى الْعَرْشِ فَقَالَ: أَسَأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ ﷺ إِلَّا غَفَرْتَ لِي فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ: وَمَا مُحَمَّدٌ؟ وَمَنْ مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ: تَبَارَكَ اسْمُكَ، لَمَّا خَلَقْتَنِي رَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى عَرْشِكَ فَرَأَيْتُ فِيْهِ مَكْتُوْبًا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَعْظَمَ عِنْدَكَ قَدْرًا مِمَّنْ جَعَلْتَ اسْمَهُ مَعَ اسْمِكَ، فَأَوْحَى اللهُ عزوجل إِلَيْهِ: يَا آدَمُ، إِنَّهُ آخِرُ النَّبِيِّيْنَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ، وَإِنَّ أُمَّتَهُ آخِرُ الْأُمَمِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ، وَلَوْلَاهُ يَا آدَمُ مَا خَلَقْتُكَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش سرزد ہوئی تو انہوں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور عرض گزار ہوئے: (یا اللہ!) اگر تو نے مجھے معاف نہیں کیا ہے تو میں (تیرے محبوب) محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلہ سے تجھ سے سوال کرتا ہوں (کہ تو مجھے معاف فرما دے) تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی۔ محمد مصطفیٰ کون ہیں؟ پس حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: (اے مولا!) تیرا نام پاک ہے جب تو نے مجھے پیدا کیا تو میں نے اپنا سر تیرے عرش کی طرف اٹھایا وہاں میں نے ’’لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ‘‘ لکھا ہوا دیکھا لہٰذا میں جان گیا کہ یہ ضرور کوئی بڑی ہستی ہے جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ ملایا ہے پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: ’’اے آدم! وہ (محمد ﷺ) تیری نسل میں سے آخری نبی ہیں اور ان کی امت بھی تیری نسل کی آخری امت ہو گی اور اگر وہ نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔‘‘

٦٣٨ / ٩٠۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا انْفَلَتَتْ دَابَّةُ أَحَدِكُمْ بِأَرْضِ فَلَاةٍ فَلْيُنَادِ يَا عِبَادَ اللهِ احْبِسُوْا عَلَيَّ،

...... والسيوطي في جامع الأحاديث، ١١ / ٩٤۔

الحديث رقم ٩٠: أخرجه الطبراني فى المعجم الكبير، ١٠ / ٢١٧، الرقم: ١٠٥١٨، ١٧ / ١١٧، الرقم: ٢٩٠، وأبو يعلى فى المسند، ٩ / ١٧٧، الرقم: ٥٢٦٩، والديلمي فى مسند الفردوس، ١ / ٣٣٠، الرقم: ١٣١١، والهيثمي فى مجمع الزوائد، ١٠ / ١٣٢۔

يَا عِبَادَ اللهِ، احْبِسُوْا عَلَيَّ، فَإِنَّ ِللهِ فِي الْأَرْضِ حَاضِرًا سَيَحْبِسُهُ عَلَيْكُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ يَعْلَى.

وفي رواية: عَنْ عَتَبَةَ بْنِ غَزْوَانَ ﷺ عَنْ نَبِيِّ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أَضَلَّ أَحَدُكُمْ شَيْأً أَوْ أَرَادَ أَحَدُكُمْ عَوْنًا وَهُوَ بِأَرْضٍ لَيْسَ بِهَا أَنِيْسٌ فَلْيَقُلْ: يَا عِبَادَ اللهِ أَغِيْثُوْنِي يَا عِبَادَ اللهِ أَغِيْثُوْنِي فَإِنَّ ِللهِ عِبَادًا لَا نَرَاهُمْ وَقَدْ جُرِّبَ ذَلِكَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی سواری جنگل بیاباں میں چھوٹ جائے تو اس (شخص) کو (یہ) پکارنا چاہیے: اے اللہ کے بندو! میری سواری پکڑا دو، اے اللہ کے بندو! میری سواری پکڑا دو کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے (ایسے) بندے اس زمین میں ہوتے ہیں، وہ تمہیں (تمہاری سواری) پکڑا دیں گے۔‘‘

’’اور ایک روایت میں حضرت عتبہ بن عزوان ﷺ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی کوئی شے گم ہو جائے یا وہ کوئی مدد چاہے اور وہ ایسی جگہ ہو کہ جہاں اس کا کوئی مدد گار بھی نہ ہو تو اسے چاہیے کہ کہے: اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ کے ایسے بھی بندے ہیں جنہیں ہم دیکھ تو نہیں سکتے (لیکن وہ لوگوں کی مدد کرنے پر مامور ہیں) اور یہ تجربہ شدہ بات ہے۔‘‘

فَصْلٌ فِي عَدَمِ نَظِيْرِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْكَوْنِ

﴿ کائنات میں حضور ﷺ کی مثل نہ ہونے کا بیان ﴾

٦٣٩ / ٩١۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ، قَالُوْا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے صومِ وِصال (یعنی سحری و اِفطاری کے بغیر مسلسل روزے رکھنے) سے منع فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں ہرگز تمہاری مثل نہیں ہوں، مجھے تو (اپنے رب کے ہاں) کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔''

٦٤٠ / ٩٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ

الحديث رقم ٩١: أخرجه البخاري فى الصحيح، كتاب: الصوم، باب: الوصال ومن قال: ليس فى اللّيل صيام، ٢ / ٦٩٣، الرقم: ١٨٦١، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الصيام، باب: النهى عن الوصال فى الصوم، ٢ / ٧٧٤، الرقم: ١١٠٢، وأبوداود فى السنن، كتاب: الصوم، باب: فى الوصال، ٢ / ٣٠٦، الرقم: ٢٣٦٠، والنسائى فى السنن الكبرى، ٢ / ٢٤١، الرقم: ٣٢٦٣، ومالك فى الموطأ، ١ / ٣٠٠، الرقم: ٦٦٧، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ١٠٢، الرقم: ٥٧٩٥، وابن حبان فى الصحيح، ٨ / ٣٤١، الرقم: ٣٥٧٥، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٢ / ٣٣٠، الرقم: ٩٥٨٧، وعبد الرزاق فى المصنف، ٤ / ٢٦٨، الرقم: ٧٧٥٥، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٤ / ٢٨٢، الرقم: ٨١٥٧.

الحديث رقم ٩٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الحدود، باب: حُكم التعزير والأدب، ٦ / ٢٥١٢، رقم: ٦٤٥٩، وفي كتاب: التمني، باب ما يجوز من اللو، ٦ / ٢٦٤٦، رقم: ٦٨١٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصيام، باب: النهي عن الوصال في الصوم، ٢ / ٧٧٤، رقم: ١١٠٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٢ / ٢٤٢، رقم: ٣٢٦٤، والدارمي في السنن، كتاب: الصوم، باب: النهي عن ←

فِي الصَّوْمِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ: إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ. قَالَ: وَأَيُّكُمْ مِثْلِي؟ إِنِّي أَبِيْتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيْنِ......الحديث.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو صومِ وصال سے منع فرمایا تو بعض صحابہ نے آپ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ خود تو صومِ وصال رکھتے ہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کون میری مثل ہو سکتا ہے؟ میں تو اس حال میں رات بسر کرتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔''

٦٤١ / ٩٣۔ عَنْ عائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَهُمْ، فَقَالُوْا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ! قَالَ: إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ، إِنِّي يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں پر شفقت کے باعث انہیں وصال کے روزے رکھنے سے منع فرمایا تو صحابہ کرام نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم جیسا نہیں ہوں۔ مجھے تو میرا رب کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔''

...... الوصال في الصوم، ٢ / ١٥، رقم: ١٧٠٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢ / ٦٨، الرقم: ١٢٧٤۔

الحديث رقم ٩٣: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الصوم، باب: الوصال ومن قال: ليس فی اللّيل صيامٌ، ٢ / ٦٩٣، الرقم: ١٨٦٣، وفی كتاب: التمنی، باب: ما يَجُوْزُ مِنَ اللَّوْ، ٦ / ٢٦٤٥، الرقم: ٦٨١٥، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الصيام، باب: النهی عن الوصال في الصوم، ٢ / ٧٧٦، الرقم: ١١٠٥، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ١٥٣، الرقم: ٦٤١٣، والبيهقی فی السنن الكبری، ٤ / ٢٨٢، الرقم: ٨١٦١، وابن راهويه فی المسند، ٢ / ١٦٨، الرقم: ٦٦٩، وأبوالمحاسن فی معتصر المختصر، ١ / ١٥٠، وابن رجب فی جامع العلوم والحكم، ١ / ٤٣٧۔

٩٤/٦٤٢۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: وَاصَلَ النَّبِيُّ ﷺ آخِرَ الشَّهْرِ، وَوَاصَلَ أُنَاسٌ مِنَ النَّاسِ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: لَوْ مُدَّ بِيَ الشَّهْرُ، لَوَاصَلْتُ وِصَالًا يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُوْنَ تَعَمُّقَهُمْ، إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ، إِنِّي أَظَلُّ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مہینے کے آخر میں سحری افطاری کے بغیر مسلسل روزے رکھنے شروع کر دیئے تو بعض دیگر لوگوں نے بھی وصال کے روزے رکھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ تک جب یہ بات پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ رمضان کا مہینہ میرے لیے اور لمبا ہو جاتا تو میں مزید وصال کے روزے رکھتا تاکہ میری برابری کرنے والے میری برابری کرنا چھوڑ دیتے۔ میں قطعًا تمہاری مثل نہیں ہوں، مجھے تو میرا رب (اپنے ہاں) کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔''

٩٥/٦٤٣۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: أَتِمُّوا الرُّكُوْعَ

الحديث رقم ٩٤: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: التمنى، باب: ما يجوز من اللَّوْ، وقوله تعالى: لَوْ أَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً، [هود:٨٠]، ٦/٢٦٤٥، الرقم: ٦٨١٤، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الصيام، باب: النهى عن الوصال فى الصوم، ٢/٧٧٦، الرقم: ١١٠٤، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/١٢٤، الرقم: ١٢٢٧٠، ١٣٠٣٥، ١٣٠٩٢، ١٣٦٨١، وابن حبان فى الصحيح، ١٤/٣٢٥، الرقم: ٦٤١٤، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٢/٣٣٠، الرقم: ٩٥٨٥، وأبويعلى فى المسند، ٦/٣٦، الرقم: ٣٢٨٢، ٣٥٠١، والبهيقى فى السنن الكبرى، ٤/٢٨٢، الرقم: ٨١٦٠، وعبد بن حميد فى المسند، ١/٤٠٠، الرقم: ١٣٥٣۔

الحديث رقم ٩٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأيمان والنذور، باب: كيف كانت يمين النبي ﷺ، ٦/٢٤٤٩، الرقم: ٦٢٦٨، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: الأمر بتحسين الصلاةو إتمامها والخشوع فيها، ١/٣٢٠، الرقم: ٤٢٥، والنسائي في السنن، كتاب: التطبيق، باب: الأمر بإتمام السجود، ٢/٢١٦، الرقم: ١١١٧، وفي السنن الكبرى، ١/٢٣٥، الرقم: ٧٠٤، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/١١٥، الرقم: ١٢١٦٩، وأبو يعلى في المسند، ٥/٣٤١، الرقم: ٢٩٧١، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٥٤، الرقم: ١١٧٠۔

وَالسُّجُوْدَ فَوَاللهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا مَا سَجَدْتُمْ. وفي حديث سعيد: إِذَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا سَجَدْتُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رکوع اور سجود کو اچھی طرح سے ادا کیا کرو۔ اللہ کی قسم! بلاشک و شبہ میں اپنی پشت کے پیچھے سے بھی تمہارے رکوع و سجود کو دیکھتا ہوں۔ اور حضرت سعید کے الفاظ ہیں کہ میں تمہیں رکوع اور سجدہ کی حالت میں بھی دیکھتا ہوں۔''

٦٤٤ / ٩٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هَاهُنَا؟ فَوَاللهِ! مَا يَخْفَى عَلَيَّ خُشُوْعُكُمْ وَلَا رُكُوْعُكُمْ، إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہی دیکھتے ہو کہ میرا منہ ادھر ہے؟ اللہ کی قسم! مجھ سے تمہارے (دلوں کی حالت اور ان کا) خشوع و خضوع پوشیدہ ہے نہ تمہارے (ظاہری حالت کے) رکوع، میں تمہیں اپنی پشت پیچھے سے بھی (اسی طرح) دیکھتا ہوں (جیسے اپنے سامنے سے دیکھتا ہوں)۔''

٦٤٥ / ٩٧۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا

الحديث رقم ٩٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: عظة الإمام الناس في إتمام الصلاة وذكر القبلة، ١ / ١٦١، الرقم: ٤٠٨، وفي كتاب: الأذان، باب: الخشوع في الصلاة، ١ / ٢٥٩، الرقم: ٧٠٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: الأمر بتحسين الصلاة وإتمامها والخشوع فيها، ١ / ٢٥٩، الرقم: ٤٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ٣٠٣، ٣٦٥، ٣٧٥، الرقم: ٨٠١١، ٨٧٥٦، ٨٨٦٤.

الحديث رقم ٩٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: الأمر بتحسين الصلاة وإتمامها والخشوع فيها، ١ / ٣١٩، الرقم: ٤٢٣، والنسائي في السنن، كتاب: الإمامة، باب: الركوع دون الصف، ٢ / ١١٨، الرقم: ٨٧٢، وفي السنن الكبرى، ١ / ٣٠٣، الرقم: ٩٤٤، وأبو عوانة في المسند، ٢ / ١٠٥، والبيهقي في ←

ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقَالَ: يَا فُلَانُ! أَلَا تُحْسِنُ صَلَاتَكَ؟ أَلَا يَنْظُرُ الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّى كَيْفَ يُصَلِّي؟ فَإِنَّمَا يُصَلِّي لِنَفْسِهِ، إِنِّي وَاللهِ! لَأُبْصِرُ مِنْ وَرَائِي كَمَا أُبْصِرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز ہمیں جماعت کرانے کے بعد رخ انور پھیرا، پھر ایک شخص کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے شخص! تم نے نماز اچھی طرح کیوں نہیں ادا کی؟ کیا نمازی نماز ادا کرتے وقت یہ غور نہیں کرتا کہ وہ کس طرح نماز پڑھ رہا ہے؟ وہ محض اپنے لئے نماز پڑھتا ہے۔ خدا کی قسم! میں تمہیں اپنی پشت پیچھے بھی ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسا کہ سامنے سے دیکھتا ہوں۔''

٦٤٦ / ٩٨۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الظُّهْرَ وَفِي مُؤَخَّرِ الصُّفُوْفِ رَجُلٌ، فَأَسَاءَ الصَّلَاةَ، فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا فُلَانُ! أَلَا تَتَّقِي اللهَ؟ أَلَا تَرَى كَيْفَ تُصَلِّي؟ إِنَّكُمْ تَرَوْنَ أَنَّهُ يَخْفَى عَلَيَّ شَيءٌ مِمَّا تَصْنَعُوْنَ؟ وَاللهِ إِنِّي لَأَرَى مِنْ خَلْفِي كَمَا أَرَى مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نماز ظہر پڑھائی، آخری صفوں میں ایک شخص تھا جس نے اپنی نماز خراب کر دی۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیرا تو اسے پکارا: اے فلاں! کیا تو اللہ سے نہیں ڈرتا؟ کیا تو نہیں دیکھتا کہ تو کس طرح نماز پڑھ رہا ہے؟ تم یہ سمجھتے ہو جو تم کرتے ہو اس میں سے مجھ پر کچھ پوشیدہ

------ السنن الكبرى، ٢ / ٢٩٠، الرقم: ٣٣٩٨، وفي السنن الصغرى، ١ / ٤٩٥، الرقم: ٨٧٨، وفي شعب الإيمان، ٣ / ١٣٤، الرقم: ٣١١٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١ / ٢٠٢، الرقم: ٧٦٨.

الحديث رقم ٩٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ٤٤٩، الرقم: ٩٧٩٥، وابن خزيمة في الصحيح، ١ / ٣٣٢، الرقم: ٦٦٤، والعسقلاني في فتح الباري، ٢ / ٢٢٦.

رہ جاتا ہے؟ اللہ کی قسم! میں اپنی پشت پیچھے بھی اسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔‘‘

٦٤٧ / ٩٩۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ فَأُكْسَى حُلَّةً مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ أَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُوْمُ ذٰلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں سب سے پہلا شخص ہوں جس کی زمین (یعنی قبر) شق ہوگی، پھر مجھے ہی جنت کے جوڑوں میں سے ایک جوڑا پہنایا جائے گا، پھر میں عرش کی دائیں جانب (مقام محمود پر) کھڑا ہوں گا، اس مقام پر مخلوق میں سے میرے سوا کوئی نہیں کھڑا ہوگا۔‘‘

الحديث رقم ٩٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل النبي ﷺ، ٥ / ٥٨٥، الرقم: ٣٦١١، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٧ / ٩٢، والمناوي في فيض القدير، ٣ / ٤١.

فَصْلٌ فِي تَعْظِيمِ النَّبِيِّ ﷺ وَتَوْقِيرِهِ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی تعظیم وتوقیر کا بیان﴾

٦٤٨ / ١٠٠. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَا تَقُوْمُوْا حَتَّى تَرَوْنِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب نماز کے لیے اِقامت کہی جائے تو کھڑے نہ ہوا کرو یہاں تک کہ تم مجھے دیکھ لو (یعنی میرے ادب و تعظیم میں کھڑے ہوا کرو)۔''

الحديث رقم ١٠٠: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الأذان، باب: متی يقومُ الناسُ إذا رأوا الإمام عند الإقامة، ١ / ٢٢٨، الرقم: ٦١١، وفی باب: لا يسعی إلی الصلاة مستعجلًا، ولْيَقُم بِالسكينة والوقارِ، ١ / ٢٢٨، الرقم: ٦١٢، وفی كتاب: الجمعة، باب: المشّي إِلی الجُمُعَةِ، ١ / ٣٠٨، الرقم: ٨٦٧، ومسلم فی الصحيح، كتاب: المساجد، باب: متی يقوم الناس للصلاة، ١ / ٤٢٢، الرقم: ٦٠٤-٦٠٦، والترمذی فی السنن، كتاب: الجمعة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی الكلام بعد نزول الإمام من المنبر، ٢ / ٣٩٤، الرقم: ٥١٧، وفی أبواب: العيدين، باب: كراهية أن يَنْتَظِر النَّاسُ الإِمامَ وهم قيام، عند افتتاح الصلاة، ٢ / ٤٨٧، الرقم: ٥٩٢، وأبو داود فی السنن، كتاب: الصلاة، باب: فی الصلاة تقام ولم يأت الإمام ينتظرونه قعودا، ١ / ١٤٨، الرقم: ٥٣٩، والنسائی فی السنن، كتاب: الأذان، باب: إقامة المؤذن عند خروج الإمام، ٢ / ٣١، الرقم: ٦٨٧، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٥ / ٣٠٤، الرقم: ٢٢٦٤٠، ٢٢٦٤٩، ٢٢٦٦٦، ٢٢٦٧٥، ٢٢٧٠٢، والدارمی فی السنن، ١ / ٣٢٣، الرقم: ١٢٦٢، وابن حبان فی الصحيح، ٥ / ٥١، الرقم: ١٧٥٥، وابن خزيمة فی الصحيح، ٣ / ١٤، الرقم: ١٥٢٦، وعبد الرزاق فی المصنف، ١ / ٥٠٤، الرقم: ١٩٣٢، وأبو يعلی فی المسند، ١ / ١٨١، الرقم: ٢٠٧، والبيهقی فی السنن الكبری، ٢ / ٢٠، الرقم: ٢١١٩.

٦٤٩ / ١٠١۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی الله عنه وَكَانَ تَبِعَ النَّبِيَّ ﷺ، وَخَدَمَهُ وَصَحِبَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجَعِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الْإِثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوْفٌ فِي الصَّلَاةِ، فَكَشَفَ النَّبِيُّ ﷺ سِتْرَ الْحُجْرَةِ، يَنْظُرُ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ، كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ، ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَهَمَمْنَا أَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَنَكَصَ أَبُوْبَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ، وَظَنَّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَارِجٌ إِلَى الصَّلَاةِ، فَأَشَارَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ: أَنْ أَتِمُّوْا صَلَاتَكُمْ وَأَرْخَى السِّتْرَ، فَتُوُفِّيَ مِنْ يَوْمِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ جو کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابی اور خادم خاص تھے فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے مرض الوصال میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے، چنانچہ پیر کے روز لوگ صفیں بنائے نماز ادا کر رہے تھے کہ اتنے میں حضور ﷺ نے حجرہ مبارک کا پردہ اٹھایا اور کھڑے کھڑے ہمیں دیکھنے لگے۔ اس وقت حضور

الحديث رقم ١٠١: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الأذان، باب: أَهْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ أَحَقُّ بِالإِمَامَةِ، ١ / ٢٤٠، الرقم: ٦٤٨، وفى كتاب: الأذان، باب: هل يلتفت لأمر ينزل به، ١ / ٢٦٢، الرقم: ٧٢١، وفى كتاب: التهجد، باب: من رجع القهقرى فى صلاته، ١ / ٤٠٣، الرقم: ١١٤٧، وفى كتاب: المغازى، باب: مرض النبى ﷺ وفاته، ٤ / ١٦١٦، الرقم: ٤١٨٣، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: استخلاف الإمام إذا عرض له عذر من مرض وسفر وغيرهما من يصلى بالناس، ١ / ٣١٦، الرقم: ٤١٩، والنسائى نحوه فى السنن، كتاب: الجنائز، باب: الموت يوم الاثنين، ٤ / ٧، الرقم: ١٨٣١، وابن ماجه نحوه فى السنن، كتاب: الجنائز، باب: ما جاء فى ذكر مرض رسول الله ﷺ ، ١ / ٥١٧، الرقم: ١٦٢٤، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣ / ١٦٣، ١٩٦-١٩٧، ٢١١، وابن حبان فى الصحيح، ١٤ / ٥٨٧، الرقم: ٥٨٧، وابن خزيمة فى الصحيح، ٢ / ٣٧٢، الرقم: ١٤٨٨۔

نبی اکرم ﷺ کا چہرہ انور قرآن کے اوراق کی طرح معلوم ہوتا تھا، جماعت کو دیکھ کر آپ ﷺ مسکرائے۔ آپ ﷺ کے دیدار پرُانوار کی خوشی میں قریب تھا کہ ہم نماز توڑ دیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خیال ہوا کہ شاید آپ ﷺ نماز میں تشریف لا رہے ہیں۔ اس لئے انہوں نے ایڑیوں کے بل پیچھے ہٹ کر صف میں مل جانا چاہا، لیکن حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اشارہ سے فرمایا کہ تم لوگ نماز پوری کرو، پھر آپ ﷺ نے پردہ گرادیا اور اسی روز آپ ﷺ کا وصال ہوگیا۔‘‘

٦٥٠ / ١٠٢۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَانَتِ الصَّلَاةُ، فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: أَ تُصَلِّي لِلنَّاسِ فَأُقِيْمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَصَلَّى أَبُوْ بَكْرٍ، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ، وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ، فَلَمَّا أَكْثَرَ

الحديث رقم ١٠٢: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الأذان، باب: من دَخَلَ لِيَؤُمَّ النَّاسَ فجاء الإمام الأول فَتَأَخَّرَ الْأَوَّلُ أو لَمْ يَتَأَخَّرْ جازت صلاته فيه عائشة عن النبي ﷺ، ١/ ٢٤٢، الرقم: ٦٥٢، وفى أبواب: العمل فى الصلاة، باب: ما يجوز من التسبيح والحمد فى الصلاة للرجال، ١/ ٤٠٢، الرقم: ١١٤٣، وفى باب: التصفيق للنساء، ١/ ٤٠٣، الرقم: ١١٤٦، وفى باب: الأيدى فى الصلاة، ١/ ٤٠٧، الرقم: ١١٦٠، وفى أبواب: السهو، باب: الإشارة فى الصلاة، ١/ ٤١٤، الرقم: ١١٧٧، ٢٥٤٤، ٢٥٤٧، ٦٧٦٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: تقديم الجماعة من يصلى بهم إذا تأخر الإمام، ١/ ٣١٦، الرقم: ٤٢١، وأبو داود فى السنن، كتاب: الصلاة، باب: التصفيق فى الصلاة، ١/ ٢٤٧، الرقم: ٩٤٠، والنسائى فى السنن، كتاب: آداب القضاة، باب: مصير الحاكم إلى رعيته للصلح بينهم، ٨/ ٢٤٣، الرقم: ٥٤١٣، وفى كتاب: الإمامة، باب: إذ تقدم الرجل من الرعية ثم جاء الوالى هل يتأخر، ٢/ ٧٧، الرقم: ٧٨٤، ومالك فى الموطأ، كتاب: قصر الصلاة فى السفر، باب: الإلتفات والتصفيق عند الحاجة فى الصلاة، ١/ ١٦٣، الرقم: ٦١.

النَّاسُ التَّصْفِيقَ، الْتَفَتَ، فَرَأَى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ. فَرَفَعَ أَبُوْ بَكْرٍ ﷺ يَدَيْهِ، فَحَمِدَ اللهُ عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ ذٰلِكَ، ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُوْبَكْرٍ حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ، وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ: يَا أَبَابَكْرٍ! مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ. فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيقَ، مَنْ رَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ، فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ، وَ إِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ قبیلہ بنی عمرو بن عوف میں (کسی مسئلہ پر) صلح کرانے تشریف لے گئے، اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا۔ مؤذن نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: کیا آپ نماز پڑھا دیں گے تاکہ میں اقامت کہوں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھانا شروع کر دی، دورانِ نماز حضور ﷺ بھی تشریف لے آئے اور صفوں کو چیرتے ہوئے صف اول میں جا کر کھڑے ہو گئے، لوگوں نے (حضرت ابوبکر کو متوجہ کرنے کے لئے) تالیاں بجائیں لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز میں کسی اور جانب التفات نہیں فرمایا کرتے تھے۔ جب تالیوں کی آواز زیادہ ہو گئی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ متوجہ ہوئے تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ (تشریف لے آئے ہیں تو انہوں نے اپنی جگہ سے پیچھے ہٹنے کا ارادہ کیا) لیکن حضور ﷺ نے فرمایا: اپنی جگہ پر کھڑے رہو۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دونوں ہاتھ اٹھا کر خدا کا شکر ادا کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں امامت کا حکم دیا ہے۔ اس کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹے حتی کہ صف اول کے برابر آ گئے اور حضور نبی اکرم ﷺ نے آگے (بڑھ کر امامت کرائی)۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! جب میں نے حکم دیا تھا تو تم مصلّٰی پر کیوں نہیں ٹھہرے رہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض

کیا: (یا رسول اللہ!) ابو قحافہ کے بیٹے کی کیا مجال کہ وہ حضور کے سامنے امامت کرائے۔ اس کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام ﷺ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اس کی کیا وجہ ہے کہ میں نے تمہیں تالیاں بجاتے دیکھا؟ اگر کسی کو نماز میں کوئی حادثہ پیش آئے تو (بلند آواز سے) سبحان اللہ کہے چنانچہ جب کوئی سبحان اللہ کہے تو اس کی طرف توجہ دی جائے، اور تالیاں بجانا تو صرف عورتوں کے لئے مخصوص ہے۔‘‘

٦٥١ / ١٠٣. عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ رضي الله عنهما قَالَا: إِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَيْنَيْهِ قَالَ: فَوَاللهِ مَا تَنَخَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ، وَإِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوْا أَمْرَهُ، وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلَى وَضُوْئِهِ وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوْا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّوْنَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيْمًا لَهُ. فَرَجَعَ عُرْوَةُ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَي قَوْمِ وَاللهِ لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوْكِ، وَفَدْتُ عَلَى قَيْصَرَ وَكِسْرَى وَالنَّجَاشِيِّ وَاللهِ إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُحَمَّدًا. وَاللهِ، إِنْ تَنَخَّمَ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ، وَ إِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوْا أَمْرَهُ وَ إِذَا تَوَضَّأَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلَى وَضُوْئِهِ، وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوْا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّوْنَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيْمًا لَهُ......الحديث. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

الحديث رقم ١٠٣: أخرجه البخاري فى الصحيح، كتاب: الشروط، باب: الشروط فى الجهاد والمصالحة مع أهل الحرب وكتابة، ٢ / ٩٧٤، الرقم: ٢٥٨١، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤ / ٣٢٩، وابن حبان فى الصحيح، ١١ / ٢١٦، الرقم: ٤٨٧٢، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٢٠ / ٩، الرقم: ١٣، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٩ / ٢٢٠.

’’حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، عروہ بن مسعود (جب بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں کفار کا وکیل بن کر آیا تو) صحابہ کرام ﷺ (کے معمولاتِ تعظیم مصطفیٰ ﷺ) کو دیکھتا رہا کہ جب بھی آپ ﷺ اپنا لعاب دہن پھینکتے تو کوئی نہ کوئی صحابی اسے اپنے ہاتھ پر لے لیتا تھا جسے وہ اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا تھا۔ جب آپ ﷺ کسی بات کا حکم دیتے ہیں تو اس کی فوراً تعمیل کی جاتی تھی۔ جب آپ ﷺ وضو فرماتے ہیں تو لوگ آپ ﷺ کے استعمال شدہ پانی کو حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑتے تھے۔ (اور ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے ہر ایک کی کوشش ہوتی تھی کہ یہ پانی میں حاصل کروں) جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے ہیں تو صحابہ کرام اپنی آوازوں کو آپ ﷺ کے سامنے پست رکھتے تھے اور انتہائی تعظیم کے باعث آپ ﷺ کی طرف نظر جما کر بھی نہیں دیکھتے تھے۔ اس کے بعد عروہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا اور ان سے کہنے لگا: اے قوم! اللہ ربّ العزت کی قسم! میں (بڑے بڑے عظیم الشان) بادشاہوں کے درباروں میں وفد لے کر گیا ہوں، میں قیصر و کسریٰ اور نجاشی جیسے بادشاہوں کے درباروں میں حاضر ہوا ہوں۔ لیکن خدا کی قسم! میں نے کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا کہ اس کے درباری اس کی اس طرح تعظیم کرتے ہوں جیسے محمد ﷺ کے صحابہ کرام محمد ﷺ کی تعظیم کرتے ہیں۔ خدا کی قسم! جب وہ تھوکتے ہیں تو ان کا لعاب دہن کسی نہ کسی شخص کی ہتھیلی پر ہی گرتا ہے، جسے وہ اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا ہے۔ جب وہ کوئی حکم دیتے ہیں تو فوراً ان کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے، جب وہ وضو فرماتے ہیں تو یوں محسوس ہونے لگتا ہے کہ لوگ وضو کا استعمال شدہ پانی حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ لڑنے مرنے پر آمادہ ہو جائیں گے وہ ان کی بارگاہ میں اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں، اور غایت تعظیم کے باعث وہ ان کی طرف آنکھ بھر کر دیکھ نہیں سکتے۔‘‘

۶۵۲ / ۱۰۴۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَنَا أَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهُ فَأَتَاهُ فَوَجَدَهُ

الحديث رقم ۱۰۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام ۳ / ۱۳۲۲، الرقم: ۳۴۱۷، وفي كتاب: تفسير القرآن، باب: لاترفعوا أصواتكم فوق صوت النبی ﷺ، الآية، ۴ / ۱۸۳۳، الرقم: ۴۵۶۵.

جَالِسًا فِي بَيْتِهِ مُنَكِّسًا رَأْسَهُ فَقَالَ: مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ: شَرٌّ، كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَتَى الرَّجُلُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ: كَذَا وَكَذَا فَقَالَ مُوسَى بْنُ أَنَسٍ: فَرَجَعَ الْمَرَّةَ الآخِرَةَ بِبِشَارَةٍ عَظِيمَةٍ، فَقَالَ: اذْهَبْ إِلَيْهِ، فَقُلْ لَهُ: إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَلَكِنْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (تم میں سے) کوئی ایسا ہے جو ثابت بن قیس کی خبر لا کر دے۔ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کو ان کی خبر لا کر دوں گا سو وہ گئے تو انہیں دیکھا کہ وہ اپنے گھر میں سر جھکائے بیٹھے ہیں۔ پوچھا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا: برا حال ہے کیونکہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی آواز سے اپنی آواز اونچی کر بیٹھا تھا لہٰذا میرے تمام عمل ضائع ہو چکے اور دوزخیوں میں میرا شمار ہو گیا۔ اس آدمی نے آ کر آپ ﷺ کی خدمت میں ان کی تمام صورتِ حال عرض کی۔ حضرت موسیٰ بن انس فرماتے ہیں کہ وہ آدمی بہت بڑی بشارت لے کر دوبارہ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کے پاس جاؤ اور کہو کہ تم جہنمی نہیں بلکہ جنتیوں میں سے ہو۔''

٦٥٣ / ١٠٥. عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ قَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِي رَجُلٌ فَنَظَرْتُ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: اذْهَبْ فَأْتِنِي بِهَذَيْنِ فَجِئْتُهُ بِهِمَا قَالَ: مَنْ أَنْتُمَا أَوْمِنْ أَيْنَ أَنْتُمَا قَالاَ: مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ قَالَ: لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ لَأَوْجَعْتُكُمَا تَرْفَعَانِ أَصْوَاتَكُمَا فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں کھڑا تھا کہ کسی نے

الحديث رقم ١٠٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: رفع الصوت في المساجد، ١/١٧٩، الرقم: ٤٥٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٤٧، الرقم: ٤١٤٣، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٢٩٤.

مجھے کنکری ماری۔ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ جاؤ اور ان دونوں آدمیوں کو میرے پاس لے آؤ۔ میں دونوں کو لے آیا۔ آپ نے فرمایا: تم کون لوگ ہو یا تم کس علاقے سے ہو؟ دونوں نے عرض کیا: (ہم) اہلِ طائف (میں) سے ہیں۔ فرمایا: اگر تم اس شہر (مدینہ منورہ) کے رہنے والے ہوتے تو میں تمہیں سزا دیتا کہ تم رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں آواز بلند کرتے ہو۔''

٦٥٤ / ١٠٦۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، وَالْحَلَّاقُ يَحْلِقُهُ وَأَطَافَ بِهِ أَصْحَابُهُ، فَمَا يُرِيْدُوْنَ أَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ إِلَّا فِي يَدِ رَجُلٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حجام آپ ﷺ کے سر مبارک کے بال کاٹ رہا تھا اور آپ ﷺ کے صحابہ آپ ﷺ کے گرد گھوم رہے تھے اور ان میں سے ہر ایک کی یہ کوشش تھی کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا کوئی ایک موئے مبارک بھی زمین پر گرنے نہ پائے بلکہ ان میں سے کسی نہ کسی کے ہاتھ میں آ جائے۔''

٦٥٥ / ١٠٧۔ عَنِ ابْنِ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ وَهُوَ فِي سِيَاقَةِ الْمَوْتِ فَبَكَى طَوِيْلًا، وَقَالَ: وَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَلَا أَجَلَّ فِي عَيْنِي مِنْهُ، وَمَا كُنْتُ أُطِيْقُ

الحديث رقم ١٠٦: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: قرب النبى ﷺ من الناس وتبركهم به، ٤ / ١٨١٢، الرقم: ٢٣٢٥، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣ / ١٣٣، ١٣٧، الرقم: ١٢٤٢٣، وعبد بن حميد فى المسند، ١ / ٣٨٠، الرقم: ١٢٧٣۔

الحديث رقم ١٠٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: كون الإسلام يهدم ما قبله وكذا الهجرة والحج، ١ / ١١٢، الرقم: ١٢١، وابن منده في الإيمان، ١ / ٤٢٠، الرقم: ٢٧٠، وأبو عوانة في المسند، ١ / ٧٠، الرقم: ٢٠٠، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٤ / ٢٥٩، والحسيني في البيان والتعريف، ١ / ١٥٧، الرقم: ٤١٨، والمناوي في فيض القدير، ٢ / ١٦٧۔

أَنْ أَمْلَأَ عَيْنَيَّ مِنْهُ إِجْلَالًا لَهُ، وَلَوْ سُئِلْتُ أَنْ أَصِفَهُ مَا أَطَقْتُ لِأَنِّي لَمْ أَكُنْ أَمْلَأُ عَيْنَيَّ مِنْهُ ......الحديث. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت ابن شماسہ مہری بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ مرض الموت میں مبتلا تھے، ہم ان کی عیادت کے لئے گئے۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کافی دیر تک روتے رہے، پھر فرمانے لگے: مجھے حضور نبی اکرم ﷺ سے زیادہ کوئی شخص محبوب نہ تھا، نہ میری نظر میں آپ ﷺ سے بڑھ کر کوئی بزرگ تھا نہ ہی آپ ﷺ کی جلالت کے پیش نظر میں آپ ﷺ کو جی بھر کے دیکھ سکا۔ اور اگر مجھے کہا جائے کہ رسول اللہ ﷺ کا حلیہ بیان کرو، تو میں آپ ﷺ کا حلیہ بیان نہیں کرسکتا کیونکہ میں آپ ﷺ کو کبھی آنکھ بھر کر نہیں دیکھ سکا۔''

٦٥٦ / ١٠٨۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى رضی اللہ عنہ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما حَدَّثَهُ وَذَكَرَ قِصَّةً، قَالَ: فَدَنَوْنَا يَعْنِي مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَبَّلْنَا يَدَهُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے گفتگو فرمائی اور ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے قریب ہوئے اور ہم نے آپ ﷺ کے دستِ اقدس کو بوسہ دیا۔''

٦٥٧ / ١٠٩۔ عَنْ زَارِعٍ رضی اللہ عنہ (وَكَانَ فِي وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ) قَالَ: لَمَّا قَدِمْنَا

الحديث رقم ١٠٨: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: الأدب، باب: فى قبلة اليد، ٤/٣٥٦، الرقم: ٥٢٢٣، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٧/١٠١، الرقم: ١٣٣٦٢، وفى شعب الإيمان، ٦/٤٧٦، الرقم: ٨٩٦٥.

الحديث رقم ١٠٩: أخرجه أبو داود فى السنن، كتاب: الأدب، باب: قبلة الجسد، ٤/٣٥٧، الرقم: ٥٢٢٥، والبخارى فى الأدب المفرد/٣٣٩، الرقم: ٩٧٥، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٥/٢٧٥، الرقم: ٥٣١٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/١٤١، الرقم: ٧٧٢٩، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩/٢، والحسينى فى البيان والتعريف، ١/٢٤١، والمقرى فى تقبيل اليد، ١/٨٠، الرقم: ٢٠.

الْمَدِيْنَةَ فَجَعَلْنَا نَتَبَادَرُ مِنْ رَوَاحِلِنَا، فَنُقَبِّلُ يَدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَرِجْلَيْهِ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

''حضرت زارع رضی اللہ عنہ جو کہ وفد عبدالقیس میں شامل تھے بیان کرتے ہیں کہ جب ہم مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو تیزی سے اپنی سواریوں سے اتر کر رسول اللہ ﷺ کے دستِ اقدس اور قدم مبارک چومنے لگے۔''

٦٥٨ / ١١٠۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: كُنَّا فِي غَزْوَةٍ، فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً، قُلْنَا: كَيْفَ نَلْقِي النَّبِيَّ ﷺ وَقَدْ فَرَرْنَا؟ فَنَزَلَتْ: ﴿إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ﴾ [الأنفال، ٨: ١٦] فَقُلْنَا: لَا نَقْدِمُ الْمَدِيْنَةَ فَلَا يَرَانَا أَحَدٌ. فَقُلْنَا: لَوْ قَدِمْنَا. فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، قُلْنَا: نَحْنُ الفَرَّارُوْنَ، قَالَ: أَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ، قَالَ: فَدَنَوْنَا فَقَبَّلْنَا يَدَهُ، فَقَالَ: أَنَا فِئَةُ الْمُسْلِمِيْنِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں تھے کہ لوگ بری طرح بکھر کر محاذ سے پیچھے ہٹ گئے تو ہم نے کہا کہ اب رسول اللہ ﷺ کو کیا منہ دکھائیں گے۔ ہم لوگ (جنگ سے) بھاگ گئے۔ اس پر آیت نازل ہوئی: ''بجز ان کے جو جنگی چال کے طور پر رُخ بدل دیں۔'' ہم نے کہا: اب مدینہ منورہ نہیں جائیں گے تاکہ ہمیں کوئی نہ دیکھے۔ پھر سوچا کہ مدینہ میں چلے جائیں۔ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز کے لیے باہر تشریف لائے۔ ہم نے عرض کیا: ہم بھگوڑے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ تم پلٹ کر حملہ کرنے والے ہو۔ پس ہم قریب ہوئے اور ہم نے آپ ﷺ کا دستِ اقدس چوم لیا۔

الحديث رقم ١١٠: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الجهاد، باب: في التولي يوم الزحف، ٣/ ٤٦، الرقم: ٢٦٤٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٧٠، الرقم: ٥٣٨٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٥٤١، الرقم: ٣٣٦٨٦، البخاري في الأدب المفرد/ ٣٣٨، الرقم: ٩٧٢، والحسيني في البيان والتعريف، ١/ ٢٩٥، الرقم: ٧٨٦۔

آپ ﷺ نے فرمایا: میں ہر مسلمان کی پناہ گاہ ہوں۔‘‘

٦٥٩ / ١١١۔ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ رضي الله عنه في رواية طويلة أَرْسَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضي الله عنه إِلَی قُرَيْشٍ ...... فَدَعُوْا عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضي الله عنه لِيَطُوْفَ بِالْبَيْتِ فَأَبَی أَنْ يَطُوْفَ وَقَالَ: كُنْتُ لَا أَطُوْفُ بِهِ حَتَّی يَطُوْفَ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَرَجَعَ إِلَی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے طویل واقعہ میں مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو (صلح حدیبیہ کے موقع پر) کفار کی طرف (سفیر بنا کر) روانہ کیا...... (مذاکرات کے بعد) انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو طواف کعبہ کی دعوت دی تو انہوں نے فوراً انکار کر دیا اور فرمایا: میں اس وقت تک طواف نہیں کروں گا جب تک رسول اللہ ﷺ طواف نہیں کر لیتے اور پھر (بغیر طواف کئے) پلٹ کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آ گئے۔‘‘

٦٦٠ / ١١٢۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُوْحَی إِلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ رضي الله عنه فَلَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ حَتَّی

الحديث رقم ١١١: أخرجه البيهقی فی السنن الكبری، ٩/ ٢٢١، وأبو المحاسن فی معتصر المختصر، ٢/ ٣٦٩۔

الحديث رقم ١١٢: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ٢٤/ ١٤٧، الرقم: ٣٩٠، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٨/ ٢٩٧، وابن كثير فی البداية والنهاية، ٦/ ٨٣، والقاضی عياض فی الشفاء، ١/ ٤٠٠، والسيوطی فی الخصائص الكبری، ٢/ ١٣٧، والحلبی فی السيرة الحلبية، ٢/ ١٠٣، والقرطبی فی الجامع لأحكام القرآن، ١٥/ ١٩٧۔

رواه الطبرانی بأسانيد، ورجال أحدهما رجال الصحيح غير إبراهيم بن حسن، وهو ثقة، وثّقهٗ ابن حبان، ورواه الطحاوی في مشكل الآثار (٢/ ٩، ٤/ ٣٨٨۔ ٣٨٩) وللحديث طرق أخری عن أسماء، وعن أبي هريرة، وعليّ ابن أبي طالب، وأبي سعيد الخدري رضی اللہ عنہم

غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ! إِنَّ عَلِيًّا كَانَ فِي طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِكَ فَارْدُدْ عَلَيْهِ الشَّمْسَ. قَالَتْ أَسْمَاءُ رضي الله عنها: فَرَأَيْتُهَا غَرَبَتْ وَرَأَيْتُهَا طَلَعَتْ بَعْدَ مَا غَرَبَتْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہو رہی تھی اور آپ ﷺ کا سرِ اقدس حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا، وہ عصر کی نماز نہیں پڑھ سکے یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا اس پر سورج واپس لوٹا دے۔ حضرت اسماء فرماتی ہیں: میں نے اسے غروب ہوتے ہوئے بھی دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ وہ غروب ہونے کے بعد دوبارہ طلوع ہوا۔‘‘

٦٦١ / ١١٣۔ عَنْ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ رضي الله عنه قَالَ: وُلِدْتُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَامَ الْفِيْلِ قَالَ: وَسَأَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رضي الله عنه قُبَاثَ بْنَ أَشْيَمَ أَخَا بَنِي يَعْمَرَ بْنِ لَيْثٍ أَأَنْتَ أَكْبَرُ أَمْ رَسُوْلُ اللهِ؟ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَكْبَرُ مِنِّي وَأَنَا

------ وقد جمع طرقه أبو الحسن الفضلي، وعبيد الله بن عبد الله الحسكا المتوفى سنة (٤٧٠هـ) في (مسألة في تصحيح حديث ردّ الشمس)، والسيوطي في (كشف اللبس عن حديث الشمس). وقال السيوطي فى الخصائص الكبرى (٢/١٣٧): أخرجه ابن منده، وابن شاهين، والطبرانى بأسانيد بعضها على شرط الصحيح. وقال الشيباني في حدائق الأنوار (١/١٩٣): أخرجه الطحاوي في مشكل الحديث. الآثار. بإسنادين صحيحين.

وقال الإمام النووي فى شرح مسلم (١٢/٥٢): ذكر القاضى رحمه الله: أن نبينا ﷺ حبست له الشمس مرّتين...... ذكر ذلك الطحاوي وقال: رواته ثقات.

وحسّنه الحافظ أبوزرعة العراقى في تكملة الكتاب والده ’’طرح التثريب‘‘ (٧/٢٧٤).

الحديث رقم ١١٣: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في ميلاد النبى ﷺ، ٥/٥٨٩، الرقم: ٣٦١٩، والحاكم فى المستدرك، ٣/٧٢٤، الرقم: ٦٦٢٤، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١٩/٣٧، الرقم: ٧٥، وابن أبي عاصم فى الآحاد والمثانى، ١/٤٠٧، الرقم: ٥٦٦، ٩٢٧.

أَقْدَمُ مِنْهُ فِي الْمِيْلَادِ...... الحديث. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت قیس بن مخرمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں اور حضور نبی اکرم ﷺ عام الفیل میں پیدا ہوئے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بنی یعمر بن لیث کے بھائی قباث بن اشیم سے پوچھا: آپ بڑے ہیں یا حضور نبی اکرم ﷺ بڑے ہیں؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ مجھ سے بڑے ہیں اور میری تو (صرف) ولادت پہلے ہے۔''

٦٦٢ / ١١٤. عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ أَبِي رَزِيْنَ رضی الله عنه قَالَ: قِيْلَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنهما أَيُّمَا أَكْبَرُ أَنْتَ أَمِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: هُوَ أَكْبَرُ مِنِّي وَأَنَا وَلِدْتُ قَبْلَهُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

''حضرت مغیرہ بن ابی رزین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا: کون بڑا ہے آپ یا حضور نبی اکرم ﷺ؟ تو انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ مجھ سے بڑے ہیں اور میری تو (صرف) پیدائش آپ ﷺ سے پہلے ہوئی ہے۔''

الحديث رقم ١١٤: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ٣ / ٣٦٢، الرقم: ٥٣٩٨، وابن أبي شيبة فی المصنف، ٥ / ٢٩٦، الرقم: ٢٦٢٥٦، ٧ / ١٨، الرقم: ٣٣٩٢١، وابن أبي عاصم فی الآحاد والمثانی، ١ / ٢٦٩، الرقم: ٣٥٠، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩ / ٢٧٠، وقال: رواه الطبرانی ورجاله رجال الصحيح.

اَلْبَابُ الْعَاشِرُ:

جَامِعُ الْمَنَاقِبِ

﴿جامع مناقب﴾

١. فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أَهْلِ الْبَيْتِ وَقَرَابَةِ الرَّسُوْلِ سلام الله عليهم

﴿حضور ﷺ کے اہلِ بیت اور اہلِ قرابت کے مناقب کا بیان﴾

٢. فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ الْخُلَفَاءِ وَصَحَابَةِ الرَّسُوْلِ رضی اللہ عنہم

﴿خلفائے راشدین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مناقب کا بیان﴾

٣. فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ الإِمَامِ الْمَهْدِيِّ الْمُنْتَظَرِ علیہ السلام

﴿مناقبِ امام مہدی منتظر علیہ السلام کا بیان﴾

٤. فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ الأَئِمَّةِ الْفُقَهَاءِ الْمُجْتَهِدِيْنَ رضی اللہ عنہم

﴿ائمہ فقہاءِ مجتہدین رضی اللہ عنہم کے مناقب کا بیان﴾

٥. فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ الأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ رضی اللہ عنہم

﴿اولیاء اور صالحین رضی اللہ عنہم کے مناقب کا بیان﴾

٦. فَصْلٌ فِي مَا أَعَدَّهُ اللهُ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ لِعِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ

﴿صالحین کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تیار کردہ تسکین چشم و جاں کا بیان﴾

فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أَهْلِ الْبَيْتِ وَقَرَابَةِ الرَّسُوْلِ سلام اللہ علیهم

﴿حضور ﷺ کے اہلِ بیت اور قرابت داروں کے مناقب کا بیان﴾

٦٦٣ / ١ـ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا فِيْنَا خَطِيْباً. بِمَاءٍ يُدْعَى خُمًّا. بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ. فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَ وَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ . أَلَا أَيُّهَاالنَّاسُ، فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُوْلُ رَبِّي فَأُجِيْبُ، وَأَنَا تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ: أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللهِ فِيْهِ الْهُدَى وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللهِ. وَاسْتَمْسِكُوْا بِهِ. فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ. ثُمَّ قَالَ: وَأَهْلُ بَيْتِي. أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي.رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ ہمیں خطبہ دینے کے لئے مکہ اور مدینہ منورہ کے درمیان اس تالاب پر کھڑے ہوئے جسے خُم کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور وعظ و نصیحت کے بعد فرمایا: اے لوگو! میں تو بس ایک آدمی ہوں عنقریب میرے رب کا پیغام لانے والا فرشتہ (یعنی فرشتہ اجل) میرے پاس آئے گا اور میں اسے لبیک کہوں گا۔ میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، ان میں سے پہلی اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرو اور اسے مضبوطی سے تھام لو، پھر آپ ﷺ نے کتاب اللہ (کی تعلیمات پر عمل کرنے کی) ترغیب دی اور اس کی طرف راغب کیا پھر فرمایا: اور (دوسرے) میرے اہلِ بیت ہیں میں تمہیں اپنے اہل

الحديث رقم ١: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ، ٣/ ١٨٧٣، الرقم: ٢٤٠٨، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤/ ٣٦٦، الرقم: ١٩٢٦٥، وابن حبان فى الصحيح، ١/ ١٤٥، الرقم: ١٢٣، وابن خزيمة فى الصحيح، ٤/ ٦٢، الرقم: ٢٣٥٧، واللالكائي فى اعتقاد أهل السنة، ١/ ٧٩، الرقم: ٨٨، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٢/ ١٤٨، الرقم: ٢٦٧٩، وابن كثير فى تفسير القرآن العظيم، ٣/ ٤٨٧.

بیت کے متعلق اللہ کی یاد دلاتا ہوں، میں تمہیں اپنے اہلِ بیت کے متعلق اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔ میں تمہیں اپنے اہلِ بیت کے متعلق اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔‘‘

٦٦٤ / ٢۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : إِنِّي تَارِكٌ فِيْكُم مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِي أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الآخَرِ: كِتَابُ اللهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَعِتْرَتِي: أَهْلُ بَيْتِي وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِي فِيْهِمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تم میں ایسی دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم نے انہیں مضبوطی سے تھامے رکھا تو میرے بعد ہر گز گمراہ نہ ہوگے۔ ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی رسی ہے اور میری عترت یعنی اہلِ بیت اور یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ دونوں میرے پاس (اکٹھے) حوض کوثر پر آئیں گی پس دیکھو کہ تم میرے بعد ان سے کیا سلوک کرتے ہو؟‘‘

٦٦٥ / ٣۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ

الحديث رقم ٢: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فی مناقب أهل بيت النبی ﷺ، ٥/ ٦٦٣، الرقم: ٣٧٨٨ / ٣٧٨٦، والنسائی فی السنن الكبری، ٥/ ٤٥، الرقم: ٨١٤٨، ٨٤٦٤، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣/ ١٤، ٢٦، ٥٩، الرقم: ١١١١٩، ١١٢٢٧، ١١٥٧٨، والحاكم فی المستدرك، ٣/ ١١٨، الرقم: ٤٥٧٦، وأبو يعلی فی المسند، ٢/ ٣٠٣، الرقم: ١٠٢٦٧، ١١٤٠، والطبرانی عن أبي سعيد رضی الله عنه فی المعجم الأوسط، ٣/ ٣٧٤، الرقم: ٣٤٣٩، وفی المعجم الصغير، ١/ ٢٢٦، الرقم: ٣٢٣، وفی المعجم الكبير، ٣/ ٦٥، الرقم: ٢٦٧٨، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٦/ ١٣٣، الرقم: ٣٠٠٨١، وابن أبی عاصم فی السنة، ٢/ ٦٤٤، الرقم: ١٥٥٣۔

الحديث رقم ٣: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فی مناقب أهل بيت النبی ﷺ، ٥/ ٦٦٢، الرقم: ٣٧٨٦، والطبرانی فی ←

اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوْا: كِتَابَ اللهِ، وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے سنا حضور نبی اکرم ﷺ فرما رہے تھے: اے لوگو! میں تمہارے درمیان ایسی چیزیں چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم انہیں پکڑے رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ (ان میں سے ایک) اللہ تعالیٰ کی کتاب اور (دوسری) میرے اہلِ بیت (ہیں)۔‘‘

٦٦٦ / ٤۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ، مِنْ شَعَرٍ أَسْوَدَ. فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنهما فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ ﷺ فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ رضي الله عنها فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ ﷺ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ [الأحزاب، ٣٣:٣٣]. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت ایک اونی منقش چادر اوڑھے ہوئے باہر تشریف لائے تو آپ کے پاس حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آئے تو آپ ﷺ نے اُنہیں اُس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت حسین ﷺ آئے اور وہ بھی ان کے ہمراہ چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ ﷺ نے انہیں بھی اس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو آپ ﷺ نے اُنہیں بھی چادر میں لے لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ’’اہلِ بیت! تم سے ہر قسم کے گناہ

...... المعجم الأوسط، ٥/ ٨٩، الرقم: ٤٧٥٧، وفی المعجم الكبير، ٣/ ٦٦، الرقم: ٢٦٨٠، وابن كثير فی تفسير القرآن العظيم، ٤/ ١١٤۔

الحديث رقم ٤: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أهل بيت النّبی ﷺ، ٤/ ١٨٨٣، ٢٤٢٤، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٦/ ٣٧٠، الرقم: ٣٢١٠٢، والحاكم فی المستدرك، ٣/ ١٥٩، الرقم: ٤٧٠٧۔ ٤٧٠٩، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، والبيهقی فی السنن الكبری، ٢/ ١٤٩، الرقم: ٢٦٨٠۔

کا مَیل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے۔‘‘

٦٦٧ / ٥۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلْمَةَ رَبِيْبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ [الأحزاب، ٣٣:٣٣] فِي بَيْتِ أُمِّ سَلْمَةَ فَدَعَا فَاطِمَةَ، وَحَسَنًا، وَحُسَيْنًا، فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ، وَعَلِيٌّ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا، قَالَتْ أُمُّ سَلْمَةَ: وَأَنَا مَعَهُمْ يَا نَبِيَّ اللهِ، قَالَ: أَنْتِ عَلَى مَكَانِكِ وَأَنْتِ عَلَى خَيْرٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضور نبی اکرم ﷺ کے پروردہ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اُم المؤمنین اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر حضور نبی اکرم ﷺ پر یہ آیت ’’پس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اہلِ بیت! تم سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے۔‘‘ نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ اور حسنین کریمین سلام اللہ علیہم کو بلایا اور انہیں ایک کملی میں ڈھانپ لیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ نے انہیں بھی کملی میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، پس ان سے ہر قسم کی آلودگی دور فرما اور انہیں خوب پاک و صاف کر دے۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں (بھی) ان کے ساتھ ہوں، فرمایا: تم اپنی جگہ رہو اور تم تو بہتر مقام پر فائز ہو۔‘‘

الحديث رقم ٥: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة الأحزاب، ٥ / ٣٥١، الرقم: ٣٢٠٥، وفی کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ٥ / ٦٩٩، الرقم: ٣٨٧١، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٤ / ١٣٤، الرقم: ٣٧٩٩۔

٦٦٨ / ٦۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی الله عنه قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَآءَنَا وَ أَبْنَآءَكُم﴾ [آل عمران، ٣:٦١] دَعَا رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آیتِ مباہلہ نازل ہوئی: ’’آپ فرما دیں کہ آ جاؤ ہم (مل کر) اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور اپنے آپ کو بھی اور تمہیں بھی (ایک جگہ پر) بلا لیتے ہیں۔‘‘ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حسین علیہم السلام کو بلایا، پھر فرمایا: یا اللہ! یہ میرے اہلِ بیت ہیں۔‘‘

٦٦٩ / ٧۔ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضی الله عنه قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ قُرَيْشًا إِذَا لَقِيَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَقُوْهُمْ بِبَشْرٍ حَسَنٍ، وَإِذَا لَقُوْنَا لَقُوْنَا بِوُجُوْهٍ لَا نَعْرِفُهَا. قَالَ: فَغَضِبَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم غَضَبًا شَدِيْدًا، وَقَالَ:

الحديث رقم ٦: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علي بن أبی طالب رضی الله عنه، ٤ / ١٨٧١، الرقم: ٢٤٠٤، والترمذی فی السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: ومن سورة آل عمران، ٥ / ٢٢٥، الرقم: ٢٩٩٩، وفی كتاب: المناقب عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: (٢١)، ٥ / ٦٣٨، الرقم: ٣٧٢٤، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ١٨٥، الرقم: ١٦٠٨، والنسائی فی السنن الكبری، ٥ / ١٠٧، الرقم: ٨٣٩٩، والحاكم فی المستدرك، ٣ / ١٦٣، الرقم: ٤٧١٩، والبيهقی فی السنن الكبری، ٧ / ٦٣، الرقم: ١٣١٦٩-١٣١٧٠.

الحديث رقم ٧: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ٢٠٧، الرقم: ١٧٧٢، ١٧٧٧، ١٧٦٥٦، ١٧٦٥٧، ١٧٦٥٨، والحاكم فی المستدرك، ٣ / ٣٧٦، الرقم: ٥٤٣٣، ٢٩٦٠، والنسائی فی السنن الكبری، ٥ / ٥١ الرقم: ٨١٧٦، والبزار فی المسند، ٦ / ١٣١، الرقم: ٢١٧٥، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٢ / ١٨٨، الرقم: ١٥٠١، والديلمی فی مسند الفردوس، ٤ / ٣٦١، الرقم: ٧٠٣٧.

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيْمَانُ حَتَّى يُحِبَّكُمْ ِللهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَلِقَرَابَتِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَزَّارُ.

وفي رواية: قَالَ: وَاللهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ امْرِئٍ إِيْمَانٌ حَتَّى يُحِبَّكُمْ ِللهِ، وَلِقَرَابَتِي.

''حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنھما سے مروی ہے کہ میں نے بارگاہِ رسالت ﷺ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! قریش جب آپس میں ملتے ہیں تو حسین مسکراتے چہروں سے ملتے ہیں اور جب ہم سے ملتے ہیں تو (جذبات سے عاری) ایسے چہروں کے ساتھ ملتے ہیں جنہیں ہم نہیں جانتے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ یہ سن کر شدید جلال میں آ گئے اور فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! کسی بھی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور میری قرابت کی خاطر تم سے محبت نہ کرے۔''

ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: ''خدا کی قسم! کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہ ہوگا جب تک اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اکرم ﷺ اور میری قرابت کی وجہ سے تم سے محبت نہ کرے۔''

٦٧٠ / ٨۔ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنهما قَالَ: كُنَّا نَلْقَى النَّفَرَ مِنْ قُرَيْشٍ، وَهُمْ يَتَحَدَّثُوْنَ فَيَقْطَعُوْنَ حَدِيْثَهُمْ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَحَدَّثُوْنَ فَإِذَا رَأَوْا الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي قَطَعُوْا حَدِيْثَهُمْ وَاللهِ، لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيْمَانُ حَتَّى يُحِبَّهُمْ ِللهِ وَلِقَرَابَتِهِمْ مِنِّي. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ.

الحديث رقم ٨: أخرجه ابن ماجه فى السنن، المقدمة، باب: فضل العباس بن عبد المطلب رضي الله عنه، ١ / ٥٠، الرقم: ١٤٠، والحاكم فى المستدرك، ٤ / ٨٥، الرقم: ٦٩٦٠، والمقدسى فى الأحاديث المختارة، ٨ / ٣٨٢، الرقم: ٤٧٢، والديلمى فى مسند الفردوس، ٤ / ١١٣، الرقم: ٦٣٥٠.

”حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ہم جب قریش کی جماعت سے ملتے اور وہ باہم گفتگو کر رہے ہوتے تو گفتگو روک دیتے ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں اس امر کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جب میرے اہل بیت سے کسی کو دیکھتے ہیں تو گفتگو روک دیتے ہیں؟ اللہ رب العزت کی قسم! کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہوگا جب تک ان (یعنی میرے اہلِ بیت) سے اللہ تعالیٰ کے لیے اور میری قرابت کی وجہ سے محبت نہ کرے۔“

٦٧١ / ٩۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي مَثَلُ سَفِينَةِ نُوْحٍ، مَنْ رَكِبَ فِيْهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ وَالْحَاكِمُ.

وفي رواية: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما قَالَ: مَنْ رَكِبَهَا سَلِمَ، وَمَنْ تَرَكَهَا غَرِقَ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے اہلِ بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی طرح ہے جو اس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہو گیا۔“

اور ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا: جو اس میں سوار ہوا وہ سلامتی پا گیا اور جس نے اسے چھوڑ دیا وہ غرق ہو گیا۔

الحديث رقم ٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٢ / ٣٤، الرقم: ٢٣٨٨، ٢٦٣٨، ٢٦٣٨، ٢٦٣٦، وفي المعجم الأوسط، ٤ / ١٠، الرقم: ٣٤٧٨: ٥ / ٣٥٥، الرقم: ٥٥٣٦: ٦ / ٨٥، الرقم: ٥٨٧٠، وفي المعجم الصغير، ١ / ٢٤٠، الرقم: ٣٩١: ٢ / ٨٤، الرقم: ٨٢٥، والحاكم في االمستدرك، ٣ / ١٦٣، الرقم: ٤٧٢٠، والبزار في المسند، ٩ / ٣٤٣، الرقم: ٣٩٠٠، والديلمي في مسند الفردوس، ١ / ٢٣٨، الرقم: ٩١٦۔

٦٧٢ / ١٠۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سَبَبِي وَنَسَبِي. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے: قیامت کے دن میرے حسب و نسب کے سواء ہر سلسلہ نسب منقطع ہو جائے گا۔‘‘

٦٧٣ / ١١۔ عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِكُلِّ بَنِي أُمٍّ عُصْبَةٌ يَنْتَمُوْنَ إِلَيْهِمْ إِلَّا ابْنَي فَاطِمَةَ فَأَنَا وَلِيُّهُمَا وَعُصْبَتُهُمَا.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَبُوْ يَعْلَى. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر ماں کے بیٹوں کا آبائی خاندان ہوتا ہے جس کی طرف وہ منسوب ہوتے ہیں سوائے فاطمہ کے بیٹوں کے، پس میں ہی ان کا ولی ہوں اور میں ہی ان کا نسب ہوں۔‘‘

٦٧٤ / ١٢۔ عَنْ عُمَرَ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: كُلُّ

الحديث رقم ١٠: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ٣ / ١٥٣، الرقم: ٤٦٨٤، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٣ / ٤٤، الرقم: ٢٦٣٣، ٢٦٣٤۔٢٦٣٥، وفی المعجم الأوسط، ٥ / ٣٧٦، الرقم: ٥٦٠٦، وعبد الرزاق فی المصنف، ٦ / ١٦٣، الرقم: ١٠٣٥٤، والبيهقی فی السنن الكبرى، ٧ / ٦٣، الرقم: ١٣١٧١، والمقدسی فی الأحاديث المختارة، ١ / ١٩٧، الرقم: ١٠١، وَقَالَ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ، والديلمی فی مسند الفردوس، ٣ / ٢٥٥، الرقم: ٤٧٥٥، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩ / ١٧٣، وقال: إسنادُهُ حَسَنٌ۔

الحديث رقم ١١: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ٣ / ١٧٩، الرقم: ٤٧٧٠، وأبو يعلی فی المسند، ٢ / ١٠٩، الرقم: ٦٧٤١، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٣ / ٤٤، الرقم: ٢٦٣١۔٢٦٣٢۔

الحديث رقم ١٢: أخرجه الديلمی فی مسند الفردوس، ٣ / ٢٣٤، الرقم: ٤٧٨٧، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٤ / ٢٢٤۔

بَنِي أُنْثَى فَإِنَّ عُصْبَتَهُمْ لِأَبِيْهِمْ مَا خَلَا بَنِي فَاطِمَةَ، فَإِنِّي أَنَا عُصْبَتُهُمْ وَأَنَا أَبُوْهُمْ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے: ہر عورت کی اولاد کا نسب اپنے باپ کی طرف ہوتا ہے سوائے اولاد فاطمہ کے کیونکہ میں ہی ان کا نسب اور میں ہی ان کا باپ ہوں۔''

٦٧٥ / ١٣. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ اللهَ عزوجل جَعَلَ ذُرِّيَّةَ كُلِّ نَبِيٍّ فِي صُلْبِهِ، وَإِنَّ اللهَ جَعَلَ ذُرِّيَّتِي فِي صُلْبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کی اولاد اس کی صلب میں رکھی اور بیشک اللہ تعالیٰ نے میری اولاد علی بن ابی طالب کی صلب میں رکھی ہے۔''

٦٧٦ / ١٤. عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يُصَلِّ فِيْهَا عَلَيَّ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِي، لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ. وَقَالَ أَبُوْ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ: لَوْ صَلَّيْتُ صَلَاةً لَا أُصَلِّي فِيْهَا عَلَى مُحَمَّدٍ، مَا رَأَيْتُ أَنَّ صَلَاتِي تَتِمُّ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے نماز پڑھی اور مجھ پر اور میرے اہل بیت پر درود نہ پڑھا اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔

الحديث رقم ١٣: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر، ٣ / ٤٣، الرقم: ٢٦٣٠، والدیلمی فی مسند الفردوس، ١ / ١٧٢، الرقم: ٦٤٣، والهیثمی فی مجمع الزوائد، ٩ / ١٧٢، والمناوی فی فض القدیر، ٢ / ٢٢٣.

الحديث رقم ١٤: أخرجه الدارقطنی فی السنن، ١ / ٣٥٥، الرقم: ٦-٧، والبيهقی فی السنن الکبری، ٢ / ٥٣٠، الرقم: ٣٩٦٩، وابن الجوزي فی التحقيق في أحاديث الخلاف، ١ / ٤٠٢، الرقم: ٥٤٤، والشوکانی فی نیل الأوطار، ٢ / ٣٢٢.

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر میں نماز پڑھوں اور اس میں حضور نبی اکرم ﷺ پر درود پاک نہ پڑھوں تو میں نہیں سمجھتا کہ میری نماز کامل ہوگی۔‘‘

٦٧٧ / ١٥۔ عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ هَذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَ يُبَشِّرَنِي بِأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک فرشتہ جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہ اترا تھا اس نے اپنے پروردگار سے اجازت مانگی کہ مجھے سلام کرے اور مجھے یہ خوشخبری دے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اہلِ جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما جنت کے تمام جوانوں کے سردار ہیں۔‘‘

٦٧٨ / ١٦۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَقَدْ بَسَطَ شَمْلَةً، فَجَلَسَ عَلَيْها هُوَ وَفَاطِمَةُ وَعَلِيٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، ثُمَّ أَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَجَامِعِهِ فَعَقَدَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ ارْضَ عَنْهُمْ كَمَا أَنَا

الحديث رقم ١٥: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب الحسن والحسين عليهما السلام، ٥ / ٦٦٠، الرقم: ٣٧٨١، والنسائی فی السنن الکبری، ٨٠، ٩٥، الرقم: ٨٢٩٨، ٨٣٦٥، وفي فضائل الصحابة، ١ / ٥٨، ٧٦، الرقم: ١٩٣، ٢٦٠، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٥ / ٣٩١، الرقم: ٢٣٣٦٩، وفی فضائل الصحابة، ٢ / ٧٨٨، الرقم: ١٤٠٦، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٦ / ٣٨٨، الرقم: ٣٢٢٧١، والحاکم فی المستدرک، ٣ / ١٦٤، الرقم: ٤٧٢١۔ ٤٧٢٢، والطبرانی فی المعجم الکبير، ٢٢ / ٤٠٢، الرقم: ١٠٠٥، وأبو نعيم فی حلية الأولياء، ٤ / ١٩٠، والبيهقی فی الاعتقاد: ٣٢٨۔

الحديث رقم ١٦: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٥ / ٣٤٨، الرقم: ٥٥١٤، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩ / ١٦٩۔

عَنْهُمْ رَاضٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ درآں حالیکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چادر بچھائی ہوئی تھی۔ پس اس پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (بنفسِ نفیس) حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین علیھم السلام بیٹھ گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس چادر کے کنارے پکڑے اور ان پر ڈال کر اس میں گرہ لگا دی۔ پھر فرمایا: اے اللہ! تو بھی ان سے راضی ہو جا، جس طرح میں ان سے راضی ہوں۔''

٦٧٩ / ١٧۔ عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ: يَا فَاطِمَةُ، وَاللهِ، مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مِنْكِ، وَاللهِ! مَا كَانَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ أَبِيْكِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْكِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے اور کہا: اے فاطمہ! خدا کی قسم! میں نے آپ کے سوا کسی شخص کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک محبوب تر نہیں دیکھا اور خدا کی قسم! لوگوں میں سے مجھے بھی آپ کے والدِ محترم کے بعد کوئی آپ سے زیادہ محبوب نہیں۔''

٦٨٠ / ١٨۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: الْحَسَنُ أَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ، وَالْحُسَيْنُ أَشْبَهُ بِالنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ

الحديث رقم ١٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣ / ١٦٨، الرقم: ٤٧٣٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧ / ٤٣٢، الرقم: ٣٧٠٤٥، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١ / ٣٦٤، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٥ / ٣٦٠، الرقم: ٢٩٥٢، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٤ / ٤٠١۔

الحديث رقم ١٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: مناقب الحسن والحسين، ٥ / ٦٦٠، الرقم: ٣٧٧٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ١ / ٩٩، الرقم: ٧٧٤، ٨٥٤، وابن حبان في الصحيح، ١٥ / ٤٣٠، الرقم: ٦٩٧٤، والطيالسي في المسند، ١ / ٩١، الرقم: ١٣٠، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٢ / ٣٩٤، الرقم: ٧٨٠۔

ذٰلِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن علیہ السلام سینہ سے سر تک رسول اللہ ﷺ کی کامل شبیہ ہیں اور حضرت حسین علیہ السلام سینہ سے نیچے تک حضور ﷺ کی کامل شبیہ ہیں۔‘‘

٦٨١ / ١٩۔ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاالطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَرِيْحَةَ...... أَوْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، (شَكَّ شُعْبَةُ)...... عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

الحديث رقم ١٩: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فى مناقب علي بن أبى طالب رضي الله عنه، ٥/ ٦٣٣، الرقم: ٣٧١٣، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٥/ ١٩٥، ٢٠٤، الرقم: ٥٠٧١، ٥٠٩٦۔

رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ حُبْشَى بْنِ جُنَادَةَ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ:

الحاكم فى المستدرك، ٣/ ١٣٤، الرقم: ٤٦٥٢، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١٢/ ٧٨، الرقم: ١٢٥٩٣، والخطيب البغدادى فى تاريخ بغداد، ١٢/ ٣٤٣، وابن عساكر فى تاريخ دمشق الكبير، ٤٥/ ٧٧، ١٤٤، وابن كثير فى البداية والنهاية، ٥/ ٤٥١، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩/ ١٠٨۔

رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي الْكُتُبِ الآتِيَةِ:

ابن أبى عاصم فى السنة: ٦٠٢، الرقم: ١٣٥٥، وابن ابى شيبه فى المصنف، ٦/ ٣٦٦، الرقم: ٣٢٠٧٢۔

وَ قَدْ رُوِيَ هٰذَ الْحَدِيْثُ عَنْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ فِي الْكُتُبِ الآتِيَةِ:

إبن أبى عاصم فى السنة: ٦٠٢، الرقم: ١٣٥٤، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٤/ ١٧٣، الرقم: ٤٠٥٢، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ١/ ٢٢٩، الرقم: ٣٤٨۔

وَرُوِيَ هٰذَا لْحَدِيْثُ عَنْ بُرَيْدَةَ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ:

عبد الرزاق فى المصنف، ١١/ ٢٢٥، الرقم: ٢٠٣٨٨، والطبرانى فى المعجم الصغير، ١: ٧١، وابن عساكرفى تاريخ دمشق الكبير، ٤٥/ ١٤٣۔

وَرُوِيَ هٰذَالْحَدِيْثُ عَنْ بُرَيْدَةَ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ:

إبن أبى عاصم فى السنة: ٦٠١، الرقم: ١٣٥٣، وابن عسلكر فى تاريخ دمشق الكبير، ٤٥/ ١٤٦، وابن كثيرفى البداية والنهاية، ٥/ ٤٥٧، وحسام الدين هندى فى كنز العمال، ١١/ ٦٠٢، رقم: ٣٢٩٠٤۔

وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

وقد روى شعبة هذا الحديث عن ميمون أبي عبد الله عن زيد بن أرقم عن النبي ﷺ.

''شعبہ، سلمہ بن کہیل سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوطفیل سے سنا کہ ابوسریحہ ...... یا زید بن ارقم رضی الله عنہما...... (شعبہ کو راوی کے متعلق شک ہے) سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے۔''

شعبہ نے اس حدیث کو میمون ابوعبد اللہ سے، اُنہوں نے زید بن ارقم سے اور اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

٦٨٢ / ٢٠۔ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّمِيْمِيِّ رضی الله عنه قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلَى عَائِشَةَ رضي الله عنها فَسُئِلَتْ أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَتْ: فَاطِمَةُ، فَقِيْلَ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَتْ: زَوْجُهَا، إِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ يَعْلَى وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت جمیع بن عمر تمیمی بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سے حضور نبی اکرم ﷺ کے ہاں کون زیادہ محبوب تھا؟ اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: فاطمہ (سلام اللہ علیہا)۔ عرض کیا گیا: مردوں میں سے (کون زیادہ محبوب تھا؟) فرمایا: ان کے شوہر اور جہاں تک میں جانتی ہوں وہ بہت زیادہ روزے رکھنے والے اور راتوں کو عبادت کے لئے بہت قیام کرنے والے تھے۔''

------ وَرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مَالِكِ بْنِ حُوَيْرِثٍ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ:

الطبراني في المعجم الكبير، ١٩ / ٢٥٢، الرقم: ٦٤٦، وابن عساكر، تاريخ دمشق الكبير، ٤٥: ١٧٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٠٦۔

الحديث رقم ٢٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فضل فاطمة بنتِ محمد ﷺ، ٥ / ٧٠١، الرقم: ٣٨٧٤، وأبو يعلى في المعجم، ١ / ١٢٨، الرقم: ٢٣٥، والحاكم في المستدرك، ٣ / ١٧١، الرقم: ٤٧٤٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢ / ٤٠٣۔٤٠٤، الرقم: ١٠٠٨۔١٠٠٩۔

٦٨٣ / ٢١. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رضی الله عنهم: أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ، وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت زید بن ارقم رضی الله عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی الله عنہم سے فرمایا: تم جس سے لڑو گے میں اُس کے ساتھ حالت جنگ میں ہوں اور جس سے تم صلح کرنے والے ہو میں بھی اُس سے صلح کرنے والا ہوں۔‘‘

٦٨٤ / ٢٢. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ وَأَهْلِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَعِتْرَتِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ عِتْرَتِهِ. وَذَاتِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ ذَاتِهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی الله عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کی جان سے بھی محبوب تر نہ ہو جاؤں اور میرے اہلِ بیت اسے اس کے اہل خانہ سے محبوب تر نہ ہو جائیں اور میری اولاد اسے اپنی اولاد سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جائے اور میری ذات اسے اپنی ذات سے محبوب تر نہ ہو جائے۔‘‘

الحديث رقم ٢١: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ٥ / ٦٩٩، الرقم: ٣٨٧٠، وابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: فضل الحسن والحسين ابنَيْ عَلِيِّ بْنِ أبي طالِبٍ رضی الله عنهم، ١ / ٥٢، الرقم: ١٤٥، والحاکم فی المستدرك، ٣ / ١٦١، الرقم: ٤٧١٤، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٥ / ١٨٢، الرقم: ٥٠١٥، وفی المعجم الکبير، ٣ / ٤٠، الرقم: ٢٦٢٠، والصيداوی فی معجم الشيوخ، ١ / ١٣٣، الرقم: ٨٥.

الحديث رقم ٢٢: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبير، ٧ / ٧٥، الرقم: ٦٤١٦، وفی المعجم الأوسط، ٦ / ٥٩، الرقم: ٥٧٩٠، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٢ / ١٨٩، الرقم: ١٥٠٥، والديلمی فی مسند الفردوس، ٥ / ١٥٤، الرقم: ٧٧٩٥، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١ / ٨٨.

فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ الْخُلَفَاءِ وَصَحَابَةِ الرَّسُوْلِ ﷺ

﴿خلفائے راشدین اور صحابہ کرام ﷺ کے مناقب کا بیان﴾

٦٨٥ / ٢٣۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَسُبُّوْا أَصْحَابِي، فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا، مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ورواه مسلم عن أبي هريرة ﷺ وزاد فيه: (لَا تَسُبُّوْا أَصْحَابِي لَا تَسُبُّوْا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ) ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهِ.

''حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کو برا مت کہو۔ اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دے تو پھر بھی وہ ان کے سیر بھر یا اس سے آدھے کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔''

اسے بخاری نے روایت کیا ہے اور امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے ان الفاظ کے اضافہ کے ساتھ روایت کیا ہے: ''میرے صحابہ کو برا مت کہو، میرے صحابہ کو برا مت کہو

الحديث رقم ٢٣: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: قول النبى ﷺ: لو كنت متخذاً خليلا، ٣ / ١٣٤٣، الرقم: ٣٤٧٠، ومسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: تحريم سب الصحابة، ٤ / ١٩٦٧، الرقم: ٢٥٤٠، والترمذى في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: (٥٩)، ٥ / ٦٩٥، الرقم: ٣٨٦١ وقال: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وأبو داود فى السنن، كتاب: السنة، باب: في النهى عن سب أصحاب رسول الله ﷺ، ٤ / ٢١٤، الرقم: ٤٦٥٨، وابن ماجه فى السنن، باب: فضائل أصحاب رسول الله ﷺ، فضل أهل بدر، ١ / ٥٧، الرقم: ١٦١، والنسائى فى السنن الكبرى، ٥ / ٨٤، الرقم: ٨٣٠٨، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣ / ١١، الرقم: ١١٠٩٤، ١١٥٣٤، ١١٥٣٥، ١١٦٢٦، وابن حبان فى الصحيح، ١٦ / ٢٣٨، الرقم: ٧٢٥٣، وأبو يعلى فى المسند، ٢ / ٣٤٢، الرقم: ١٠٨٧، وابن أبي شيبة فى المصنف، ٦ / ٤٠٤، الرقم: ٣٢٤٠٤، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ١ / ٢١٢، الرقم: ٦٨٧۔

(دو مرتبہ فرمایا)۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔" پھر اسی طرح پوری حدیث بیان کی۔"

٦٨٦ / ٢٤۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللّٰهَ اللّٰهَ فِي أَصْحَابِي، لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا بَعْدِي، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللهَ، وَمَنْ آذَى اللهَ فَيُوْشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

"حضرت عبد اللہ بن مغفل ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ ﷺ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو! اللہ سے ڈرو! اور میرے بعد انہیں تنقید کا نشانہ مت بنانا کیونکہ جس نے ان سے محبت کی اس نے میری وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے میرے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا اور جس نے انہیں تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچائی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچائی عنقریب اللہ تعالیٰ اُسے پکڑے گا۔"

٦٨٧ / ٢٥۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ أَصْحَابِي فَقُوْلُوْا: لَعْنَةُ اللهِ عَلَى شَرِّكُمْ.

الحديث رقم ٢٤: أخرجه الترمذی في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فيمن سبّ أصحاب النبی ﷺ، ٥ / ٦٩٦، الرقم: ٣٨٦٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥ / ٥٤، ٥٧، الرقم: ٢٠٥٤٩-٢٠٥٧٨، وابن أبي عاصم فی السنة، ٢ / ٤٧٩، الرقم: ٩٩٢، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٢ / ١٩١، الرقم: ١٥١١، والرويانی في المسند ٢ / ٩٢، الرقم: ٨٨٢، والديلمی في مسند الفردوس، ١ / ١٤٦، الرقم: ٥٢٥، والهيثمی فی موارد الظمآن، ١ / ٥٦٨، الرقم: ٢٢٨٤.

الحديث رقم ٢٥: أخرجه الترمذی فيالسنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی فضل من رَأَى النَّبِيَّ ﷺ وَ صَحِبَهُ، ٥ / ٦٩٧، الرقم: ٣٨٦٦، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٨ / ١٩١، الرقم: ٨٣٦٦، والديلمی في مسند الفردوس، ١ / ٢٦٣، الرقم: ١٠٢٢.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو برا بھلا کہتے ہیں تو تم (انہیں) کہو: تمہارے شر پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔‘‘

٦٨٨ / ٢٦۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے صحابہ کو گالی دی تو اس پر اللہ تعالیٰ کی، تمام فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔‘‘

٦٨٩ / ٢٧۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ

الحديث رقم ٢٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٢ / ١٤٢، الرقم: ١٢٧٠٩، وعن أبي سعيد ﷺ في المعجم الأوسط، ٥ / ٩٤، الرقم: ٤٧٧١، وابن أبي شيبة عن عطا بن أبي رباح في المصنف، ٦ / ٤٠٥، الرقم: ٣٢٤١٩، والخلال في السنة، ٣ / ٥١٥، الرقم: ٨٣٣، وابن أبي عاصم في السنة، ٢ / ٤٨٣، الرقم: ١٠٠١، وابن الجعد في المسند، ١ / ٢٩٦، الرقم: ٢٠١٠، والديلمي في مسند الفردوس، ٥ / ١٤، الرقم: ٧٣٠٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠ / ٢١، والمناوي في فيض القدير، ٥ / ٢٧٤۔

الحديث رقم ٢٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أصحاب النبي ﷺ، ٣ / ١٣٣٥، الرقم: ٣٤٥٠، وفي كتاب: الرقاق، باب: ما يحذر من زهرة الدنيا والتنافس فيها، ٥ / ٢٣٦٢، الرقم: ٦٠٦٤، وفي كتاب: الأيمان والنذور، باب: إِثم مَن لا يَفِي بِالنَّذرِ، ٦ / ٢٤٦٣، الرقم: ٦٣١٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل الصحابة ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم، ٤ / ١٩٦٤، الرقم: ٢٥٣٥، والترمذي في السنن، كتاب: الفتن عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في القرن الثالث، ٤ / ٥٠٠، الرقم: ٢٣٠٢-٢٣٠٣، وفي كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في فضل من رأى النبي ﷺ وصَحِبَه، ٥ / ٦٩٥، الرقم: ٣٨٥٩، والنسائي في السنن، كتاب: الأيمان والنذور، باب: الوفاء بالنذر، ٧ / ١٧، الرقم: ٣٨٠٩، وابن ماجه في ←

اللهِ ﷺ: خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ. ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، قَالَ عِمْرَانُ: فَلَا أَدْرِي: أَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثاً. ثُمَّ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ، وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ، وَيَنْذُرُوْنَ وَلَا يَفُوْنَ، وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری بہترین امت میرے زمانہ کی ہے پھر ان کے زمانہ کے بعد کے لوگ اور پھر ان کے زمانہ کے بعد کے لوگ (حضرت عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے زمانہ کے بعد دو زمانوں کا ذکر فرمایا یا تین زمانوں کا)۔ پھر تمہارے بعد ایسی قوم آئے گی کہ وہ گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی۔ وہ خیانت کریں گے اور ان پر یقین نہیں کیا جائے گا۔ وہ نذریں مانیں گے مگر ان کو پورا نہیں کریں گے اور ان میں موٹاپا ظاہر ہو گا۔''

٦٩٠ / ٢٨۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُ أُمَّتِي

.... السنن، كتاب: الأحكام، باب: كراهية الشهادة لمن لم يستشهد، ٢ / ٧٩١، الرقم: ٢٣٦٢، والبيهقى فى السنن الكبرى، كتاب: النذور، باب: الوفاء بالنذر، ١٠ / ٧٤، والبزار فى المسند، ٩ / ١٨، الرقم: ٣٥٢١، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤ / ٤٢٧، الرقم: ١٩٨٣٥، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١٨ / ٢٣٣، الرقم: ٥٨١، والطيالسى فى المسند، ١ / ١١٣، الرقم: ٨٤١، والطحاوى فى شرح معانى الآثار، ٤ / ١٥١، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤ / ٥، الرقم: ٤٥٤٦.

الحديث رقم ٢٨: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الشهادت، باب: لا يشهد على شهادة جور إذا شهد، ٢ / ٩٣٨، الرقم: ٢٥٠٩، وفى كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أصحاب النبي ﷺ، ٣ / ١٣٣٥، الرقم: ٣٤٥١، وفى كتاب: الرقاق، باب: ما يحذر من زهرة الدنيا والتنافس فيها، ٥ / ٢٣٦٢، الرقم: ٦٠٦٥، وفى كتاب: الأيمان والنذور، باب: إذا قال أشهد بالله أو شهدت بالله، ٦ / ٢٤٥٢، الرقم: ٢٦٨٢، ومسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل الصحابة ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم، ٤ / ١٩٦٢، الرقم: ٢٥٣٣، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٦ / ٤٠٤، الرقم: ٣٢٤٠، وأبو يعلى فى المسند، ٩ / ٤٠، الرقم: ٥١٠٣.

الْقَرْنُ الَّذِيْنَ يَلُوْنِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو میرے قریب ہیں، پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے قریب ہیں، پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے قریب ہیں۔''

٦٩١ / ٢٩۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم: أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ الْقَرْنُ الَّذِي أَنَا فِيْهِ ثُمَّ الثَّانِيُّ ثُمَّ الثَّالِثُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ (یا رسول اللہ!) کون سے لوگ بہتر ہیں؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے بہتر لوگ اس زمانے کے ہیں جس زمانہ میں، میں موجود ہوں اس کے بعد دوسرے زمانہ کے لوگ اور اس کے بعد تیسرے زمانہ کے لوگ۔''

٦٩٢ / ٣٠۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ: أَنْتُمْ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ، وَكُنَّا أَلْفاً وَأَرْبَعَ مِائَةٍ، وَلَوْ كُنْتُ أُبْصِرُ الْيَوْمَ لَأَرَيْتُكُمْ مَكَانَ الشَّجَرَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

الحديث رقم ٢٩: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل الصحابة ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم، ٤ / ١٩٦٥، الرقم: ٢٥٣٦، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٦ / ١٥٦، الرقم: ٢٥٢٧٢، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٦ / ٤٠٤، الرقم: ٣٢٤٠٩، وابن أبی عاصم فی السنة، ٢ / ٦٢٩، الرقم: ١٤٧٥۔

الحديث رقم ٣٠: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: المغازی، باب: غزوة الحديبية، ٤ / ١٥٢٦، الرقم: ٣٩٢٣، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الامارة، باب: استحباب مبايعة الإمام الجيش، عند إرادة القتال، وبيان بيعة الرضوان تحت الشجرة، ٣ / ١٤٨٤، الرقم: ١٨٥٦، والشافعی فی المسند / ٢١٧، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ٣٠٨، الرقم: ١٤٣٥٢، وأبوعوانة فی المسند، ٤ / ٣٠١، الرقم: ٦٨١٨، والبيهقی فی السنن الکبری، ٥ / ٢٣٥، الرقم: ٩٩٨١، والخراسانی فی کتاب السنن، ٢ / ٣٦٧، الرقم: ٢٨٨٥، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٧ / ٣٨٥، الرقم: ٣٦٨٤٩۔

حدیبیہ کے دن ہمیں فرمایا: تم زمین پر بسنے والوں میں سب سے بہتر ہو اور ہم چودہ سو افراد تھے اور اگر آج میں دیکھ سکتا تو تمہیں اس درخت کی جگہ دکھا دیتا (اس وقت حضرت جابر رضی اللہ عنہ نابینا ہو چکے تھے)۔‘‘

٦٩٣ / ٣١۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَهْلِ بَدْرٍ: فَلَعَلَّ اللهَ اطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ، أَوْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اصحاب بدر کے لئے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اہلِ بدر کی طرف توجہ فرمائی اور فرمایا: تم جو عمل کرنا چاہتے ہو کرو بیشک تمہارے لئے جنت لازم ہو گئی ہے یا فرمایا: میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔‘‘

٦٩٤ / ٣٢۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَامَ فِيْنَا مِثْلَ مُقَامِي فِيْكُمْ فَقَالَ: احْفَظُوْنِي فِي أَصْحَابِي. ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ.

الحديث رقم ٣١: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: المغازى، باب: فضل مَن شَهِدَ بدراً، ٤ / ١٤٦٣، الرقم: ٣٧٦٢، وفى كتاب: الجهاد، باب: الجاسوس، ٣ / ١٠٩٥، الرقم: ٢٨٤٥، وفى كتاب: المغازى، باب: وَمَا بَعَثَ بِهِ حَاطِبُ بْنُ أَبِى بلتعة إلى أهل مكة يُخْبِرُهُمْ بِغَزْوِ النَّبِيِّ ﷺ، ٤ / ١٥٥٧، الرقم: ٤٠٢٥، ومسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أهل بدر رضی اللہ عنہم، وقصة حاطب بن أبي بلتعة رضی اللہ عنہ، ٤ / ١٩٤١، الرقم: ٢٤٩٤، والترمذى فى السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة الممتحنة، ٥ / ٤٠٩، الرقم: ٣٣٠٥، والدارمى فى السنن، ٢ / ٤٠٤، الرقم: ٢٧٦١۔

الحديث رقم ٣٢: أخرجه ابن ماجه فى السنن، كتاب: الأحكام، باب: كراهية الشهادة لمن لم يستشهد، ٢ / ٧٩١، الرقم: ٢٣٦٣، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١ / ١٨، الرقم: ١١٤، والحاكم فى المستدرك، ١ / ١٩٨۔ ١٩٩، الرقم: ٣٨٨، ٣٩٠، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٦ / ٣٠٦، الرقم: ٦٤٨٣، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٧ / ٩١، الرقم: ١٣٢٩٩، واللالكائي فى اعتقاد أهل السنة، ١ / ١٠٦، الرقم: ١٥٥، والحسينى فى البيان والتعريف، ٢ / ٢١٩، الرقم: ١٥٤٦۔

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وفي رواية: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما: فَقَالَ: اسْتَوْصَوْا بِأَصْحَابِي خَيْرًا.

''حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جابیہ کے مقام پر ہمیں خطبہ دیا پھر فرمایا: ہمارے درمیان حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوں قیام فرما تھے جیسے میں تمہارے درمیان کھڑا ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کے بارے میں میری حفاظت کرو (یعنی ان کی عزت و احترام کرو!) (اور ان لوگوں کی عزت و احترام کرو) جو ان کے بعد آنے والے ہیں پھر (ان لوگوں کی) جو ان کے بعد آنے والے ہیں۔

اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ایک روایت میں فرمایا: میرے صحابہ سے اچھا سلوک کرنا۔''

٦٩٥ / ٣٣۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: لَا تَمُسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِي أَوْ رَآى مَنْ رَآنِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس مسلمان کو جہنم کی آگ ہرگز نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا یا مجھے دیکھنے والے (یعنی میرے صحابی) کو دیکھا۔''

٦٩٦ / ٣٤۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

الحديث رقم ٣٣: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ماجاء فى فضل من رأى النبى صلى الله عليه وآله وسلم وصحبه، ٥ / ٦٩٤، الرقم: ٣٨٥٨، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١٧ / ٣٥٧، الرقم: ٩٨٣، وفى المعجم الأوسط، ١ / ٣٠٨، الرقم: ١٠٣٦، وابن أبى عاصم فى السنة، ٢ / ٦٣٠، الرقم: ١٤٨٤، والديلمى فى مسند الفردوس، ٥ / ١١٦، الرقم: ٧٦٥٩، والهيثمى فى المجمع الزوائد، ١٠ / ٢١۔

الحديث رقم ٣٤: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: فى مناقب أبى بكر وعمر رضى الله عنهما كليهما، ٥ / ٦١٦، الرقم: ٣٦٨٠، والحاكم ←

مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا لَهُ وَزِيْرَانِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَ وَزِيْرَانِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، فَأَمَّا وَزِيْرَايَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرِيْلُ وَمِيكَائِيْلُ، وَأَمَّا وَزِيْرَايَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے لئے دو وزیر آسمان والوں میں سے اور دو وزیر زمین والوں میں سے ہوتے ہیں۔ سو آسمان والوں میں سے میرے دو وزیر، جبرائیل و میکائیل علیہما السلام ہیں اور زمین والوں میں سے میرے دو وزیر ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔‘‘

٦٩٧ / ٣٥۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ رَآى أَبَابَكْرٍ وَ عُمَرَ فَقَالَ: هَذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو فرمایا: یہ دونوں (میرے لئے) کان اور آنکھ کی حیثیت رکھتے ہیں۔‘‘

٦٩٨ / ٣٦۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَعِدَ أُحُدًا،

...... فی المستدرك، ٢ / ٢٩٠، الرقم: ٣٠٤٧، وابن الجعد فی المسند، ١ / ٢٩٨، الرقم: ٢٠٢٦، والديلمی فی مسند الفردوس، ٤ / ٣٨٢، الرقم: ٧١١١، والمباركفوری فی تحفة الأحوذی، ١٠ / ١١٤۔

الحديث رقم ٣٥: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فی مناقب أبی بكر وعمر رضی الله عنهما كليهما، ٥ / ٦١٣، الرقم: ٣٦٧١۔

الحديث رقم ٣٦: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: قول النبی ﷺ: لو كنت متخذا خليلا، ٣ / ١٣٤٤، الرقم: ٣٤٧٢، وفی باب: مناقب عثمان بن عفان أبي عمرو القرشی رضی اللہ عنہ، ٣ / ١٣٤٤، الرقم: ٣٤٩٦، وفی مناقب عمر بن الخطاب أبي حفص القرشی العدوی رضی اللہ عنہ، ٣ / ١٣٤٦، الرقم: ٣٤٨٣، ←

وَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ، فَرَجَفَ بِهِمْ، فَقَالَ: اثْبُتْ أُحُدُ! فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ، وَشَهِيْدَانِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُحد پہاڑ پر تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم بھی تھے، اچانک پہاڑ اُن کے (آنے کی خوشی کے) باعث (جوشِ مسرت سے) جھومنے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اُحد! ٹھہر جا تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔''

٦٩٩ / ٣٧۔ عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رضي الله عنهما: هَذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ إِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: یہ دونوں انبیاء و مرسلین علیہم السلام کے علاوہ اوّلین و آخرین میں سے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہیں۔''

------ والترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: فی مناقب عثمان بن عفان رضي الله عنه، ٥ / ٦٢٤، الرقم: ٣٦٩٧، وأبو داود فی السنن، کتاب: السنة، باب: فی الخلفاء، ٤ / ٢١٢، الرقم: ٤٦٥١، والنسائي في السنن الکبری، ٥ / ٤٣، الرقم: ٨١٣٥، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ١١٢، الرقم: ١٢١٢٧، ٢٢٨٦٢، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٦ / ٣٣٨، الرقم: ٦٥٦٦، وابن حبان فی الصحيح، ١٤ / ٤١٥، الرقم: ٦٤٩٢، وأبو يعلی فی المسند، ٥ / ٢٨٩، الرقم: ٢٩١٠.

الحديث رقم ٣٧: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: فی مناقب أبی بكر وعمر رضی الله عنهما کليهما، ٥ / ٦١٠، الرقم: ٣٦٦٤-٣٦٦٥، وابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: فی فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، ١ / ٣٦، الرقم: ٩٥-١٠٠، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ٨٠، الرقم: ٦٠٢، وابن حبان فی الصحيح، ١٥ / ٣٣٠، الرقم: ٦٩٠٤، والبزار فی المسند، ٢ / ١٣٢، الرقم: ٤٩٠، وأبو يعلی فی المسند، ١ / ٤٠٥، الرقم: ٥٣٣، وابن أبی عاصم فی السنة، ٢ / ٦١٧، الرقم: ١٤١٩، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٢ / ٩١، الرقم: ١٣٤٨، ٧ / ٦٨، الرقم: ٦٨٧٣، وفی المعجم الصغير، ٢ / ١٧٣، الرقم: ٩٧٦.

٧٠٠ / ٣٨۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ هُوَ وَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اهْدَأْ، فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حرا پہاڑ پر تشریف فرما تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم تھے اتنے میں پہاڑ نے حرکت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھہر جا، کیونکہ تیرے اوپر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی نہیں ہے۔‘‘

٧٠١ / ٣٩۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: إِنَّ اللهَ نَظَرَ فِي قُلُوْبِ الْعِبَادِ، فَوَجَدَ قَلْبَ مُحَمَّدٍ ﷺ، خَيْرَ قُلُوْبِ الْعِبَادِ، فَاصْطَفَاهُ لِنَفْسِهِ، فَابْتَعَثَهُ اللهُ بِرِسَالَتِهِ، ثُمَّ نَظَرَ فِي قُلُوْبِ الْعِبَادِ بَعْدَ قَلْبِ مُحَمَّدٍ، فَوَجَدَ قُلُوْبَ أَصْحَابِهِ خَيْرَ قُلُوْبِ الْعِبَادِ، فَجَعَلَهُمْ وُزَرَاءَ نَبِيِّهِ، يُقَاتِلُوْنَ عَلَى دِيْنِهِ (وَفِي رِوَايَةٍ: فَجَعَلَهُمْ أَنْصَارَ دِيْنِهِ) فَمَا رَأَى الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا،

الحديث رقم ٣٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل طلحة والزبير رضی الله عنهما، ٤ / ١٨٨٠، الرقم: ٢٤١٧، والترمذی في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فی مناقب عثمان بن عفان رضی الله عنه، ٥ / ٦٢٤، الرقم: ٣٦٩٦، والنسائی في السنن الكبری، ٥ / ٥٩، الرقم: ٨٢٠٧ ، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ٤١٩، الرقم: ٩٤٢٠، وابن حبان في الصحيح، ١٥ / ٤٤١، الرقم: ٦٩٨٣، وابن أبی عاصم فی السنة، ٢ / ٦٢١، الرقم: ١٤٤١۔

الحديث رقم ٣٩: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ٣٧٩، الرقم: ٣٦٠٠، والبزار فی المسند، ٥ / ٢١٢، الرقم: ١٨١٦، ١٧٠٢، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٤ / ٥٨، الرقم: ٣٦٠٢، وفی المعجم الكبير، ٩ / ١١٢، ١١٥، الرقم: ٨٥٨٢، ٨٥٩٣، والبيهقی فی الاعتقاد، ١ / ٣٢٢، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١ / ١٧٧، ٨ / ٢١٢۔

فَهُوَ عِنْدَ اللهِ حَسَنٌ، وَمَا رَأَوْا سَيِّئًا، فَهُوَ عِنْدَ اللهِ سَيِّءٌ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمام بندوں کے دلوں کی طرف نظر کی تو قلب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام لوگوں کے دلوں سے بہتر قلب پایا تو اسے اپنے لئے چن لیا (اور خاص کر لیا) اور انہیں اپنی رسالت کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل کو (صرف اپنے لئے) منتخب کرنے کے بعد دوبارہ قلوبِ انسانی کو دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام کے دلوں کو سب بندوں کے دلوں سے بہتر پایا انہیں اپنے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وزیر بنا دیا وہ ان کے دین کے لئے جہاد کرتے ہیں (اور ایک روایت میں ہے کہ انہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کا مددگار بنا دیا) پس جس شے کو مسلمان اچھا جانیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک (بھی) اچھی اور جسے بُرا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بُری ہے۔''

٧٠٢ / ٤٠۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَهْمَا أُوْتِيْتُمْ مِنْ كِتَابِ اللهِ فَالْعَمَلُ بِهِ لَا عُذْرَ لِأَحَدٍ فِي تَرْكِهِ فَإِن لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللهِ فَسُنَّةٌ مِنِّي مَاضِيَةً فَإِنْ لَمْ يَكُنْ سُنَّتِي فَمَا قَالَ أَصْحَابِي إِنَّ أَصْحَابِي بِمَنْزِلَةِ النُّجُومِ فِي السَّمَاءِ فَأَيُّمَا أَخَذْتُم بِهِ اهْتَدَيْتُمْ وَاخْتِلَافُ أَصْحَابِي لَكُم رَحْمَةٌ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ حُمَيْدٍ وَالْقُضَاعِيُّ.

الحديث رقم ٤٠: أخرجه البيهقى فى المدخل إلى السنن الكبرى، ١/١٦٢، الرقم: ١٥٢، وعبد بن حميد نحوه فى المسند، ١/٢٥٠، الرقم: ٧٨٣، والقضاعى فى مسند الشهاب، باب: مثل أصحابى مثل النجوم، ٢/٢٧٥، الرقم: ١٣٤٦، والديلمى فى مسند الفردوس، ٤/١٦٠، الرقم: ٦٤٩٧، والذهبى فى ميزان الاعتدال، ٢/١٤٢: ٨/٧٣، وفى لسان الميزان، ٢/١١٨، ١٣٧، الرقم: ٥٩٤، والخطيب البغدادى فى الكفاية فى علم الرواية، ١/٤٨، والسيوطى فى مفتاح الجنة، ١/٤٥، وابن كثير فى تحفة الطالب، ١/٤٥١، الرقم: ٣٤١، وابن الملقن فى خلاصة البدر المنير، ٢/٤٣١، الرقم: ٢٨٦٨ والزرقانى فى شرحه، ٢/٣٠٢، وابن عبد البر فى التمهيد، ٤/٢٦٣، والعسقلانى فى فتح البارى، ٤/٥٧، وابن قدامة فى المغنى، ٣/٢١٠٩، وآمدى فى الإحكام، ١/٢٩٠، وابن حزم فى الإحكام، ٥/٦١۔

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب بھی تمہیں کتاب اللہ کا حکم دیا جائے تو اس پر عمل لازم ہے، اس پر عمل نہ کرنے پر کسی کا عذر قابل قبول نہیں، اگر وہ (مسئلہ) کتاب اللہ میں نہ ہو تو میری سنت میں اسے تلاش کرو جو تم میں موجود ہو اور اگر میری سنت سے بھی نہ ہو تو (اس مسئلہ کا حل) میرے صحابہ کے اقوال کے مطابق (تلاش) کرو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کی مثال یوں ہے جیسے آسمان پر ستارے (جو کہ یکساں روشنی دیتے ہیں)، ان میں سے جس کا دامن پکڑ لو گے ہدایت پا جاؤ گے اور میرے صحابہ کا اختلاف (بھی) تمہارے لئے رحمت ہے۔''

٧٠٣ / ٤١۔ عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذُعْلُوْقٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: لَا تَسُبُّوا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَلَمُقَامُ أَحَدِهِمْ سَاعَةً، خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ عُمْرَهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت نسیر بن ذعلوق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام کو برا مت کہو، کیونکہ حضور نبی اکرم ﷺ کی صحبت میں گزرا ہوا ان کا ایک لمحہ تمہاری زندگی بھر کے اعمال سے بہتر ہے۔''

٧٠٤ / ٤٢۔ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضی الله عنه قَالَ: وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا بَعْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَ وَجِلَتْ مِنْهَا

الحديث رقم ٤١: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل أهل بدر، ١ / ٥٧، الرقم: ١٦٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٤٠٥، الرقم: ٣٢٤١٥، وابن أبي عاصم في كتاب السنة، ٢ / ٤٨٤، الرقم: ١٠٠٦.

الحديث رقم ٤٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: العلم عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في الأخذ بالسنة واجتناب البدع، ٥ / ٤٤، الرقم: ٢٦٧٦، وأبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: في لزوم السنة ٤ / ٢٠٠، الرقم: ٤٦٠٧، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: اتباع سنة الخلفاء الراشدين المهديين، ١ / ١٥، الرقم: ٤٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤ / ١٢٦، وابن حبان في الصحيح، ١ / ١٧٨، الرقم: ٥، والحاكم في المستدرك، ١ / ١٧٤، الرقم: ٣٢٩، وقال: هذا حديث صحيح ليس له علة، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨ / ٢٤٦، الرقم: ٦١٨.

الْقُلُوْبُ، فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا يَارَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: أُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ يَرَى اخْتِلَافاً كَثِيْرًا، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ، فَإِنَّهَا ضَلَالَةٌ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ، فَعَلَيْهِ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ، عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عرباض بن ساریہ ﷺ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز کے بعد ہمیں نہایت فصیح و بلیغ وعظ فرمایا، جس سے آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے اور دل (خشیتِ الٰہی سے) کانپنے لگے۔ ایک شخص نے کہا: یہ تو الوداع کہنے والے شخص کے وعظ جیسا (خطاب) ہے۔ یا رسول اللہ! آپ ہمیں کیا وصیت فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں پرہیزگاری اور سننے اور ماننے کی وصیت کرتا ہوں، خواہ تمہارا حاکم حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ اس لیے کہ تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ بہت سے اختلاف دیکھے گا۔ خبردار (شریعت کے خلاف) نئی باتوں سے بچنا کیونکہ یہ گمراہی کا راستہ ہے۔ لہٰذا تم میں سے جو شخص یہ زمانہ پائے اسے چاہیے کہ میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء کی سنت اختیار کرے تم لوگ اسے (سنت کو) دانتوں سے مضبوطی سے پکڑ لینا۔‘‘

٧٠٥ / ٤٣۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ

الحديث رقم ٤٣: أخرجه الترمذى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فى مناقب عمر بن الخطاب ﷺ، ٥ / ٦١٧، الرقم: ٣٦٨٢، وأبو داود فى السنن، كتاب: الخراج والإمارة والفيء، باب: فى تدوين العطاء، ٣ / ١٣٨، الرقم: ٢٩٦١، ٢٩٦٢، وابن ملجه فى السنن، المقدمة، باب: فى فضائل أصحاب رسول الله ﷺ، ١ / ٤٠، الرقم: ١٠٨، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٥٣، الرقم: ٥١٤٥، وابن حبان فى الصحيح، ١٥ / ٣١٢، الرقم: ٦٨٨٩، والحاكم فى المستدرك، ٣ / ٩٣، الرقم: ٤٥٠١، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٦ / ٢٩٥، الرقم: ١٢٥٠٣۔

جَعَلَ الْحَقَّ (وفي رواية: وَضَعَ الْحَقَّ) عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما: مَا نَزَلَ بِالنَّاسِ أَمْرٌ قَطُّ فَقَالُوْا فِيْهِ وَقَالَ فِيْهِ عُمَرُ أَوْ قَالَ ابْنُ الْخَطَّابِ فِيْهِ، (شَكَّ خَارِجَةُ) إِلَّا نَزَلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ عَلَى نَحْوِ مَا قَالَ عُمَرُ. رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر کی زبان اور دل پر جاری کر دیا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کبھی لوگوں کو کوئی مسئلہ درپیش ہوا اور لوگوں نے اس میں بات کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اس مسئلہ پر کچھ کہا تو قرآن حکیم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قول کے موافق نازل ہوا۔‘‘

فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ الإِمَامِ الْمَهْدِيِّ الْمُنْتَظَرِ عليه السلام

﴿مناقبِ اِمام مہدی منتظر علیہ السلام کا بیان﴾

٧٠٦ / ٤٤ ۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَ إِمَامُكُمْ مِنْكُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں کا اس وقت (خوشی سے) کیا حال ہوگا جب تم میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اُتریں گے اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا۔''

٧٠٧ / ٤٥ ۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، قَالَ: فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليهما السلام فَيَقُوْلُ أَمِيْرُهُمْ: تَعَالَ صَلِّ لَنَا. فَيَقُوْلُ: لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللهِ هَذِهِ الْأُمَّةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

الحديث رقم ٤٤: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: نُزُول عيسى بن مريم عليهما السلام، ٣ / ١٢٧٢، الرقم: ٣٢٦٥، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: نزول عيسى بن مريم حاكما بشريعة نبيّنا محمد صلى الله عليه وآله وسلم، ١ / ١٣٦، الرقم: ١٥٥، وابن حبان فی الصحيح، ١٥ / ٢١٣، الرقم: ٦٨٠٢، والعسقلانی فی فتح البارى، ٦ / ٤٩٣۔

الحديث رقم ٤٥: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: نزول عيسى بن مريم حاكماً بشريعة نبينا محمد صلى الله عليه وآله وسلم، ١ / ١٣٧، الرقم: ١٥٦، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ٣٤٥، الرقم: ١٤٧٦٢۔ ١٥١٦٧، وابن حبان فی الصحيح، ١٥ / ٢٣١، الرقم: ٦٨١٩، وابن الجارود فی المنتقى، ١ / ٢٥٧، الرقم: ١٠٣١، وأبو عوانة فی المسند، ١ / ٩٩، الرقم: ٣١٧، وابن منده فی الإيمان، ١ / ٥١٧، الرقم: ٥١٨، والبيهقی فی السنن الكبرى، ٩ / ١٨٠۔

”حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا: میری امت میں سے ایک جماعت قیامِ حق کے لیے کامیاب جنگ قیامت تک کرتی رہے گی حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان مبارک کلمات کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: آخر میں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آسمان سے اتریں گے تو مسلمانوں کا امیر ان سے عرض کرے گا: تشریف لائیں ہمیں نماز پڑھائیں اس کے جواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: (اس وقت) میں امامت نہیں کراؤں گا۔ تم ایک دوسرے پر امیر ہو (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت امامت سے انکار فرما دیں گے) اس فضیلت و بزرگی کی بناء پر جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عطا کی ہے۔“

٧٠٨ / ٤٦ ۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَلِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِيءُ اسْمُهُ إِسْمِي قَالَ عَاصِمٌ وَحَدَّثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى يَلِيَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے اہلِ بیت سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اسی ایک دن کو اتنا دراز فرما دے گا کہ وہ شخص (یعنی مہدی علیہ السلام) خلیفہ ہو جائے۔“

٧٠٩ / ٤٧ ۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَذْهَبُ

الحديث رقم ٤٦: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الفتن عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في المهدي، ٤ / ٥٠٥، الرقم: ٢٢٣١، وأبو داود فی السنن، کتاب: المهدی، ٤ / ٢٣٦، الرقم: ٤٢٨٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ٣٧٦، الرقم: ٣٥٧١، والطبرانی فی المعجم الکبير، ١٠ / ١٣٣، الرقم: ١٠٢١٥، والمقري فی السنن الواردة فی الفتن، ٥ / ١٠٤، الرقم: ٥٦٢، والهيثمی فی موارد الظمآن، ١ / ٤٦٤، الرقم: ١٨٧٧.

الحديث رقم ٤٧: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الفتن عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في المهدي، ٤ / ٥٠٥، الرقم: ٢٢٣٠، وأبو داود فی السنن، کتاب: ←

الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ إِسْمِي.
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.
وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دنیا اس وقت تک ختم نہ ہو گی جب تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص عرب کا بادشاہ نہ ہو جائے جس کا نام میرے نام کے مطابق (یعنی محمد) ہو گا۔‘‘

٧١٠ / ٤٨۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: الْمَهْدِيُّ مِنِّي، أَجْلَى الْجَبْهَةِ، أَقْنَى الْأَنْفِ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا، وَيَمْلِكُ سَبْعَ سِنِيْنَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مہدی مجھ سے (یعنی میری نسل سے) ہوں گے ان کا چہرہ خوب نورانی، چمک دار اور ناک ستواں و بلند ہو گی۔ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے، جس طرح پہلے وہ ظلم و جور سے بھری ہو گی۔ (مطلب یہ ہے کہ امام مہدی کی خلافت سے پہلے دنیا میں ظلم و زیادتی کی حکمرانی ہو گی اور عدل و انصاف کا نام و نشان تک نہ ہو گا) اور وہ سات سال تک بادشاہت (خلافت) کریں گے۔‘‘

٧١١ / ٤٩۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: الْمَهْدِيُّ مِنَّا

------ المهدي، ٤ / ١٠٦، الرقم: ٤٢٨٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ٤٤٨، الرقم: ٤٢٧٩، والحاكم فی المستدرك، ٤ / ٤٨٨، الرقم: ٨٣٦٤، والبزار فی المسند، ٥ / ٢٠٤، الرقم: ١٨٠٤، والطبرانی فی المعجم الكبير، ١٠ / ٤٣٥، الرقم: ١٠٢٢٣، والشاشی فی المسند، ٢ / ١١٠، الرقم: ٢٣٥.

الحديث رقم ٤٨: أخرجه أبوداود فی السنن، كتاب: المهدي، ٤ / ١٠٧، الرقم: ٤٢٨، والحاكم فی المستدرك، ٤ / ٥١٢، الرقم: ٨٤٣٨، والطبرانی المعجم الأوسط، ٩ / ١٧٦، الرقم: ٩٤٦٠.

الحديث رقم ٤٩: أخرجه ابن ماجه فی السنن، كتاب: الفتن، باب: خروج المهدي، ٢ / ١٣٦٧، الرقم: ٤٠٨٥، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ٨٤، الرقم: ٦٤٥، ←

أَهْلَ الْبَيْتِ يُصْلِحُهُ اللهُ تَعَالَى فِي لَيْلَةٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلَى.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (امام) مہدی میرے اہلِ بیت سے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ایک ہی رات میں صالح بنا دے گا (یعنی اپنی توفیق و ہدایت سے ایک ہی شب میں ولایت کے اس بلند مقام پر پہنچا دے گا جو ان کے لئے مطلوب ہوگا)۔''

۷۱۲ / ۵۰۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِي مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

''اُم المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مہدی میری نسل اور فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی اولاد میں سے ہوگا۔''

۷۱۳ / ۵۱۔ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ: وَنَظَرَ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ فَقَالَ: إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ النَّبِيُّ ﷺ، وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمَّى بِإِسْمِ نَبِيِّكُمْ ﷺ يُشْبِهُهُ فِي الْخُلُقِ وَلَا يُشْبِهُهُ فِي الْخَلْقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً يَمْلَاءُ الْأَرْضَ عَدْلًا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

''حضرت ابو اسحاق روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے امام حسن علیہ السلام کو دیکھ کر فرمایا: بے شک میرا یہ بیٹا سردار ہوگا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام رکھا ہے اور عنقریب اس کی نسل سے ایک ایسا شخص پیدا ہوگا اور اس کا نام تمہارے نبی ﷺ کے نام پر ہوگا وہ اخلاق میں تمہارے نبی ﷺ سے مشابہت رکھتا ہو گا اور صورت میں

...... وأبو يعلى فى المسند، ١ / ٣٥٩، الرقم: ٤٦٥، وابن أبي شيبة فى المصنف، ٧ / ٥١٣، الرقم: ٣٧٦٤٤.

الحديث رقم ٥٠: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: المهدى، ٤ / ١٠٧، الرقم: ٤٢٨٤، والمقري فى السنن الواردة فى الفتن، ٥ / ١٠٥٧، الرقم: ٥٧٥، والعظيم آبادى فى عون المعبود، ١١ / ٢٥١، والمناوى فى فيض القدير، ٦ / ٢٧٧.

الحديث رقم ٥١: أخرجه أبو داود فى السنن، كتاب: المهدى، ٤ / ١٠٨، الرقم: ٤٢٩٠، والعظيم آبادى فى عون المعبود، ١١ / ٢٥٧، والمباركفورى فى تحفة الأحوزى، ٦ / ٤٠٣، والسيوطى فى شرحه سنن ابن ملجه، ١ / ٣٠٠، الرقم: ٤٠٨٥.

آپ ﷺ کے مشابہ نہ ہوگا۔ پھر حضرت علی علیہ السلام نے قصہ بیان فرمایا کہ وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔‘‘

٧١٤ / ٥٢۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يَزَالُ الإِسْلَامُ عَزِيْزًا إِلَى اثْنَي عَشَرَ خَلِيْفَةً ثُمَّ قَالَ: كَلِمَةٌ لَمْ أَفْهَمْهَا. فَقُلْتُ لِأَبِي: مَا قَالَ؟ فَقَالَ: كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بارہ خلیفہ ہونے تک اسلام غالب رہے گا پھر آپ ﷺ نے ایک بات فرمائی جسے میں نہیں سمجھ سکا۔ میں نے اپنے والد سے پوچھا: حضور نبی اکرم ﷺ نے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ (تمام خلفاء) قریش سے ہوں گے۔‘‘

٧١٥ / ٥٣۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى تُمْلَأَ الْأَرْضُ ظُلْمًا وَجَوْرًا وَعُدْوَانًا ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي مَنْ يَمْلَأُهَا قِسْطًا وَعَدْلًا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کہ زمین ظلم و جور اور سرکشی سے بھر نہ جائے، بعد ازاں میرے اہلِ بیت سے ایک شخص (مہدی) پیدا ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ (یعنی خلیفہ

الحديث رقم ٥٢: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: الناس تبع لقريش والخلافة من قريش، ٣ / ١٤٥٣، الرقم: ١٨٢١، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٥ / ١٠٦، الرقم: ٢١٠٥٨، وابن حبان فی الصحيح، ١٥ / ٤٤، الرقم: ٦٦٦٢، وأبو عوانة فی المسند، ٤ / ٣٧٠، الرقم: ٦٩٨٢، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٢ / ١٩٥، الرقم: ١٧٩٢، وابن أبي عاصم فی الأحاد والمثانی، ٣ / ١٢٦، الرقم: ١٤٤٨، والعسقلانی فی فتح الباری، ١٣ / ٢١١۔

الحديث رقم ٥٣: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ٤ / ٦٠٠، الرقم: ٨٦٦٩، والهيثمی فی موارد الظمآن، ١ / ٤٦٤، الرقم: ١٨٨٠۔

مہدی کے ظہور سے پہلے قیامت نہیں آئے گی)۔‘‘

٧١٦ / ٥٤۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: نَحْنُ وَلَدُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، سَادَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ: أَنَا وَحَمْزَةُ وَعَلِيٌّ وَجَعْفَرٌ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَالْمَهْدِيُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خود فرماتے ہوئے سنا ہے: ہم عبدالمطلب کی اولاد اہلِ جنت کے سردار ہوں گے؛ یعنی میں، حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین اور مہدی۔‘‘

٧١٧ / ٥٥۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يُبَايَعُ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِي بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ كَعِدَّةِ أَهْلِ بَدْرٍ، فَيَأْتِيْهِ عَصَبُ الْعِرَاقِ وَأَبْدَالُ الشَّامِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ایک شخص (مہدی) کی رکن اور مقامِ ابراہیم کے درمیان اہلِ بدر کی تعداد (۳۱۳ افراد) کی مثل بیعت کی جائے گی۔ بعدازاں اس امام کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال (بیعت کے لئے) آئیں گے۔‘‘

الحديث رقم ٥٤ : أخرجه ابن ماجه فى السنن، كتاب: الفتن، باب: خروج المهدي، ٢/١٣٦٨، الرقم: ٤٠٨٧۔

الحديث رقم ٥٥: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٤/٤٧٨، الرقم: ٨٣٢٨، وابن أبي شيبة فى المصنف، ٧/٤٦٠، الرقم: ٣٧٢٢٣۔

فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ الْأَئِمَّةِ الْفُقَهَاءِ الْمُجْتَهِدِيْنَ رضی الله عنہم

﴿ائمہ فقہاءِ مجتہدین رضی الله عنہم کے مناقب کا بیان﴾

٧١٨/ ٥٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنہ قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صلی الله علیہ وآلہ وسلم فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ: ﴿وَآخَرِيْنَ مِنهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾. [الجمعة، ٦٢:٣] قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هُمْ يَارَسُوْلَ اللهِ؟ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حَتَّى سَأَلَ ثَلَاثًا، وَفِيْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ، وَضَعَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیہ وآلہ وسلم يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ كَانَ الإِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا، لَنَالَهُ رِجَالٌ، أَوْ رَجُلٌ، مِنْ هَؤُلَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سورہ جمعہ (کی یہ آیت) نازل ہوئی ''اور اِن میں سے دوسرے لوگوں میں بھی (اس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تزکیہ و تعلیم کے لئے بھیجا ہے) جو ابھی اِن لوگوں سے نہیں ملے۔'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کون حضرات ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب ارشاد نہ فرمایا تو میں نے تین مرتبہ دریافت کیا اور

الحديث رقم ٥٦: أخرجه البخارى فى الصحيح، ١٦/ ٢٩٨، كتاب: التفسير/ الجمعة، باب: قوله: وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ: ٤،٣/ ١٨٥٨، الرقم: ٤٦١٥، ومسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل فارس، ٤/ ١٩٧٢، الرقم: ٢٥٤٦، والترمذى فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم، باب: فِي فضل العجم، ٥/ ٧٢٥، الرقم: ٣٩٤٢، وفى كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم، باب: وَمِنْ سُورَةِ محمد صلی الله علیہ وآلہ وسلم، ٥/ ٣٨٤، الرقم: ٣٢٦٠۔ ٣٢٦١، وفى باب: وَمِنْ سَوْرَةِ الْجُمَعَةِ، ٥/ ٤١٣، الرقم: ٣٣١٠، وابن حبان فى الصحيح، ١٦/ ٢٩٨، الرقم: ٧٣٠٨، وأبو نعيم فى حلية الأولياء، ٦/ ٦٤، والديلمى فى مسند الفردوس، ٤/ ٣٦٧، الرقم: ٧٠٦٠، والعسقلانى فى فتح البارى، ٨/ ٦٤٢، الرقم: ٤٦١٥، والحسينى فى البيان والتعريف، ٢/ ١٧٠، الرقم: ١٣٩٩، وابن كثير فى تفسير القرآن العظيم، ٤/ ٣٦٤، الرقم: ٤٧٩٧، والطبرى فى جامع البيان، ٢٨/ ٩٦، والقرطبى فى الجامع لأحكام القرآن، ١٨/ ٩٣۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی ہمارے درمیان موجود تھے رسول اللہ ﷺ نے اپنا دستِ اقدس حضرت سلمان رضی اللہ عنہ (کے کندھوں) پر رکھ کر فرمایا: اگر ایمان ثریا (یعنی آسمان دنیا کے سب سے اونچے مقام) کے قریب بھی ہوا تو ان (فارسیوں) میں سے کچھ لوگ یا ایک آدمی (راوی کو شک ہے) اسے وہاں سے بھی حاصل کر لے گا۔‘‘

٧١٩ / ٥٧۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَوْ كَانَ الدِّيْنُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَذَهَبَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ فَارِسَ أَوْ قَالَ: مِنْ أَبْنَاءِ فَارِسَ، حَتَّى يَتَنَاوَلَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر دین ثریا پر بھی ہوتا تب بھی فارس کا ایک شخص اسے حاصل کر لیتا۔ یا فرمایا: فارس (والوں) کی اولاد میں سے ایک شخص اسے حاصل کر لیتا۔‘‘

٧٢٠ / ٥٨۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَوْ كَانَ الدِّيْنُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَذَهَبَ رَجُلٌ مِنْ فَارِسَ أَوْ أَبْنَاءِ فَارِسَ حَتَّى يَتَنَاوَلَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر دین ثریا پر بھی ہوتا تب بھی فارس کا ایک شخص اسے حاصل کر لیتا یا فارس (والوں) کی اولاد میں سے ایک شخص اسے حاصل کر لیتا۔‘‘

٧٢١ / ٥٩۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَوْ كَانَ الدِّيْنُ

الحديث رقم ٥٧: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل فارس، ٤ / ١٩٧٢، الرقم: ٢٥٤٦، والهيثمی فی مجمع الزوائد، باب: ما جاء فی ناس من أبناء فارس، ١٠ / ٦٤، والمقري في السنن الواردة فی الفتن، ٣ / ٧٤٤، الرقم: ٣٦٦، وابن عساكر فی تاريخ دمشق الكبير، ٢٣ / ٢١٨، والحسينی فی البيان والتعريف، ٢ / ١٧٠، الرقم: ١٣٩٩، والمناوی فی فيض القدير، ٥ / ٣٢٢، والقرطبی فی الجامع لأحكام القرآن، ١٨ / ٩٣۔

الحديث رقم ٥٨: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ٣٠٨، الرقم: ٨٠٦٧۔

الحديث رقم ٥٩: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ١٠ / ٢٠٤، الرقم: ١٠٤٧٠، ←

مُعَلَّقاً بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ نَاسٌ مِنْ أَبْنَاءِ فَارِسَ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر دین ثریا کے ساتھ بھی معلق ہوا تو اہلِ فارس میں سے ایک شخص اسے ضرور پا لے گا۔''

٧٢٢ / ٦٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، لَوْ كَانَ الْعِلْمُ بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ (أَبْنَاءِ) فَارِسَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُمْ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اگر علم ثریا کے ساتھ بھی معلق ہوا تو اہلِ فارس میں سے کچھ لوگ اسے ضرور پالیں گے۔''

٧٢٣ / ٦١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، أَفْلَحَ مَنْ كَفَّ يَدَهُ، تَقَرَّبُوْا يَا بَنِي فَرُّوْخَ إِلَى اللهِ، فَإِنَّ

------ وابن أبي شيبة في المصنف، باب: ماجاء في العجم، ٦ / ٤١٥، الرقم: ٣٢٥١٥۔ ٣٢٥١٦، والديلمي في مسند الفردوس، ٣ / ٣٦٠، الرقم: ٥٠٨٤، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٢٣ / ٢١٨، والواسطي في تاريخ واسط، ١ / ٢٢٠، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١٠ / ٣١٢، الرقم: ٥٤٦٠، وفي تالي تلخيص المتشابه، ١ / ٢٠٩، الرقم: ١٠٨، وابن قانع في معجم الصحابة، ٣ / ١٢٩، الرقم: ١١٠٢، والعسقلاني في الإصابة، ٦ / ٢١٣، الرقم: ٨٢١٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، باب: ما جاء في ناس من أبناء فارس، ١٠ / ٦٥۔

الحديث رقم ٦٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ٤٢٠، الرقم: ٩٤٣٠، ٧٩٣٧، ٩٤٥٤، ١٠٠٥٩، والبزار في المسند، ٩ / ١٩٥، الرقم: ٣٧٤١، وابن حبان في الصحيح، باب: ذكر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لأهل الفارس بقول الإيمان والحق، ١٦ / ٢٩٩، الرقم: ٧٣٠٩، والهيثمي في موارد الظمآن، باب: في ناس من أبناء فارس، ١ / ٥٧٤، الرقم: ٢٣٠٩، وفي مجمع الزوائد، باب: ما جاء في ناس من أبناء فارس، ١٠ / ٦٤، والحارث في مسند زوائد الهيثمي، ٢ / ٩٤٣، والقيسراني في تذكرة الحفاظ، ٣ / ٩٧٢، الرقم: ٩١٢، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١٠ / ٢١٠، وابن عسكر في تاريخ دمشق الكبير، ٥١ / ١٤٠۔

الحديث رقم ٦١: أخرجه الطحاوي في مشكل الآثار، ٣ / ٩٤۔

الْعَرَبَ قَدْ أَعْرَضَتْ، وَوَاللهِ، إِنَّ مِنْكُمْ لَرِجَالًا لَوْكَانَ الْعِلْمُ بِالثُّرَيَّا لَنَالُوْهُ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بربادی ہے عربوں کے لئے اس شر سے جو عنقریب آنے والا ہے۔ وہ فلاح پا گیا جس نے اس سے اپنا ہاتھ روک لیا۔ اے بنی فروخ! اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو، یقیناً عربوں نے اس سے ترکِ تعلق کرلیا اور اللہ کی قسم! یقیناً تم میں سے ضرور ایسے لوگ بھی ہوں گے کہ اگر علم ثریا پر بھی ہوا تو وہ اسے ضرور پالیں گے۔“

٧٢٤ / ٦٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اقْتَرِبُوْا يَا بَنِي فَرُّوخَ إِلَى الذِّكْرِ، وَاللهِ! إِنَّ مِنْكُمْ لَرِجَالًا لَوْ أَنَّ الْعِلْمَ كَانَ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلُوْهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے بنی فروخ! (اللہ تعالیٰ کے) ذکر کے قریب ہو جاؤ۔ اللہ رب العزت کی قسم! یقیناً تم میں سے ایسے لوگ ہوں گے اگر علم ثریا کے ساتھ بھی معلق ہوا تو وہ ضرور اسے پالیں گے۔“

٧٢٥ / ٦٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ادْنُوْا يَا مَعْشَرَ الْمَوَالِيِّ إِلَى الذِّكْرِ، فَإِنَّ الْعَرَبَ قَدْ أَعْرَضَتْ، وَإِنَّ الإِيْمَانَ لَوْ كَانَ مُعَلَّقًا بِالْعَرَشِ كَانَ مِنْكُمْ مَنْ يَطْلُبُهُ رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي تَارِيْخِهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے گروہ موالی! (یعنی عجم) ذکر کے قریب ہو جاؤ یقیناً عربوں نے اس سے منہ موڑ لیا۔ اور یقیناً اگر ایمان عرش کے ساتھ بھی معلق ہوا تب بھی تم میں سے ایک شخص اسے ضرور پا لے گا۔“

الحديث رقم ٦٢: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٤ / ٣٤٢، الرقم: ٥٣٣٠.
الحديث رقم ٦٣: أخرجه أبو نعيم فى تاريخ أصبهان، ١ / ٦.

٧٢٦/ ٦٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه روايةً: يُوْشِكُ أَنْ يَضْرِبَ النَّاسُ (الرَّجُلُ) أَكْبَادَ الإِبِلِ يَطْلُبُوْنَ الْعِلْمِ. وفي رواية: يَخْرُجُ النَّاسُ مِنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، فَلَا يَجِدُوْنَ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عنقریب لوگ طلبِ علم میں اونٹوں کی سینہ کوبی کریں گے (یعنی نہایت تیزی سے سفر کریں گے) اور ایک راویت میں ہے کہ مشرق و مغرب سے لوگ علم کی تلاش میں نکل کھڑے ہوں گے لیکن وہ عالم مدینہ سے زیادہ صاحبِ علم کسی کو نہیں پائیں گے۔''

٧٢٧/ ٦٥۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَا تَسُبُّوْا قُرَيْشًا، فَإِنَّ عَالِمَهَا يَمْلَأُ طِبَاقَ الْأَرْضِ عِلْمًا. رَوَاهُ الطَّيَالِسِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

''حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قریش کو گالی مت دو بیشک اہلِ قریش کا عالم تمام دنیا کو علم (کی روشنی) سے بھر دے گا۔''

الحديث رقم ٦٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: العلم عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ما جاء في عالم المدينة، ٥/ ٥٧، الرقم: ٢٦٨٠، والنسائي في السنن الكبرى، باب: عالم المدينة، ٢/ ٤٨٩، الرقم: ٤٢٩١، والحاكم في المستدرك، ١/ ١٦٨، الرقم: ٢٣٠٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/ ٣٨٥، الرقم: ١٦٨١، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ٢/ ٣٣٩، والحميدي في المسند، ٢/ ٤٨٥، الرقم: ١١٤٧، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٥/ ٣٠٦، الرقم، ١/ ١٩٥، الرقم: ٩٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/ ١٣٤، وابن عبد البر في التمهيد، ١/ ٨٤.

الحديث رقم ٦٥: أخرجه الطيالسي في المسند، ١/ ٣٩، الرقم: ٣٠٩، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٦٣٧، الرقم: ١٥٢٣، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٦/ ٢٩٥، ٩/ ٦٥، والشاشي في المسند، ٢/ ١٦٩، الرقم: ٧٢٨، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٢/ ٦١، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/ ١٢، الرقم: ٧٢٩٥، والبيهقي في بيان من أخطا على الشافعي، ١/ ٩٤، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ٩/ ٢٤، والمزي في تهذيب الكمال، ٢٤/ ٣٦٤.

فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ رضی الله عنہم

﴿ اولیاء اور صالحین رضی الله عنہم کے مناقب کا بیان ﴾

٧٢٨ / ٦٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَحَبَّ اللهُ الْعَبْدَ نَادَى جِبْرِيْلَ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلَانًا، فَأَحْبِبْهُ، فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ، فَيُنَادِي جِبْرِيْلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلَانًا، فَأَحِبُّوْهُ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْأَرْضِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو آواز دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت رکھتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس حضرت جبرئیل علیہ السلام اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام آسمانی مخلوق میں ندا دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر زمین والوں (کے دلوں) میں اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔''

٧٢٩ / ٦٧۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا، فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي

الحديث رقم ٦٦: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: بدء الخلق، باب: ذكر الملائكة، ٣ / ١١٧٥، الرقم: ٣٠٣٧، وفی كتاب: الأدب، باب: المِقَةِ من الله تعالی، ٥ / ٢٢٤٦، الرقم: ٥٦٩٣، وفی كتاب: التوحيد، باب: كلام الرب مع جبريل ونداء الله الملائكة، ٦ / ٢٧٢١، الرقم: ٧٠٤٧، ومسلم فی الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: إذا أحب الله عبدا حببه إلی عباده، ٤ / ٢٠٣٠، الرقم: ٢٦٣٧، ومالك فی الموطأ، ٢ / ٩٥٣، الرقم: ١٧١٠۔

الحديث رقم ٦٧: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: التواضع، ٥ / ٢٣٨٤، الرقم: ٦١٣٧، وابن حبان فی الصحيح، ٢ / ٥٨، الرقم: ٣٤٧، والبيهقی فی السنن الكبری، ١٠ / ٢١٩، باب (٦٠)، وفی كتاب الزهد الكبير، ٢ / ٢٦٩، الرقم: ٦٩٦۔

بِشَيءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي، يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ: كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وإِنْ سَأَلَنِي، لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي، لَأُعِيذَنَّهُ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے میں اُس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں اور میرا بندہ ایسی کسی چیز کے ذریعے میرا قرب نہیں پاتا جو مجھے فرائض سے زیادہ محبوب ہو اور میرا بندہ نفلی عبادات کے ذریعے برابر میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اسے ضرور عطا کرتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ مانگتا ہے تو میں ضرور اسے پناہ دیتا ہوں۔ میں نے جو کام کرنا ہوتا ہے اس میں کبھی اس طرح متردد نہیں ہوتا جیسے بندۂ مومن کی جان لینے میں ہوتا ہوں۔ اسے موت پسند نہیں اور مجھے اس کی تکلیف پسند نہیں۔‘‘

٧٣٠ / ٦٨۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ لَأُنَاسًا مَا هُمْ بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللهِ. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! تُخْبِرُنَا مَنْ هُمْ؟ قَالَ: هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللهِ عَلَى غَيْرِ أَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ، وَلَا أَمْوَالٍ يَتَعَاطُوْنَهَا،

الحديث رقم ٦٨: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: البيوع، باب: في الرهن، ٣: ٢٨٨، الرقم: ٣٥٢٧، والنسائي في السنن الكبرى، سورة يونس، ٦ / ٣٦٢، الرقم: ١١٢٣٦، والبيهقي في شعب الايمان، ٦ / ٤٨٦، الرقم: ٨٩٩٨.

فَوَاللهِ إِنَّ وُجُوْهَهُمْ لَنُوْرٌ وَإِنَّهُمْ لَعَلَى نُوْرٍ، لَا يَخَافُوْنَ إِذَا خَافَ النَّاسُ، وَلَا يَحْزَنُوْنَ إِذَا حَزِنَ النَّاسُ، وَقَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿أَلَا إِنَّ أَوْلِيَآءَ اللهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾. [يونس، ١٠: ٦٢].

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے برگزیدہ بندے ہیں جو نہ انبیاء کرام ہیں نہ شہداء، قیامت کے دن انبیاء کرام علیہم السلام اور شہداء انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ مقام دیکھ کر اُن پر رشک کریں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمیں ان کے بارے میں بتائیں کہ وہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایسے لوگ ہیں جن کی ایک دوسرے سے محبت صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر ہوتی ہے نہ کہ رشتہ داری اور مالی لین دین کی وجہ سے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! ان کے چہرے نور ہوں گے اور وہ نور (کے منبروں) پر ہوں گے، انہیں کوئی خوف نہیں ہوگا جب لوگ خوفزدہ ہوں گے، انہیں کوئی غم نہیں ہوگا جب لوگ غم زدہ ہوں گے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''خبردار! بیشک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اورنہ وہ رنجیدہ و غمگین ہوں گے۔''

٦٩/٧٣١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ عِبَادًا لَيْسُوْا بِأَنْبِيَاءَ، يَغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ. قِيْلَ: مَنْ هُمْ لَعَلَّنَا نُحِبُّهُمْ؟ قَالَ: هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللهِ مِنْ غَيْرِ أَرْحَامٍ وَلَا إِنْتِسَابٍ، وُجُوْهُهُمْ نُوْرٌ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ، لَا يَخَافُوْنَ إِذَا خَافَ النَّاسُ، وَلَا يَحْزَنُوْنَ إِذَا حَزِنَ النَّاسُ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ [يونس، ١٠: ٦٢].

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ يَعْلَى وَالْبَيْهَقِيُّ.

الحديث رقم ٦٩: أخرجه ابن حبان فى الصحيح، ٢/٣٣٢، الرقم: ٥٧٣، وأبو يعلى فى المسند، ١٠/٤٩٥، الرقم: ٦١١٠، والبيقهى فى شعب الإيمان، ٦/٤٨٥، الرقم: ٨٩٩٧، ٨٩٩٩، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤/١٢، الرقم: ٤٥٨٠۔

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو انبیاء نہیں لیکن انبیاء کرام اور شہداء بھی ان پر رشک کریں گے۔ عرض کیا گیا: (یا رسول اللہ!) وہ کون لوگ ہیں (ہمیں ان کی صفات بتائیں)؟ تاکہ ہم بھی ان سے محبت کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ ایسے بندے ہیں جو آپس میں بغیر کسی قرابت داری اور واسطہ کے محض اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرتے ہیں، ان کے چہرے پر نور ہوں گے اور وہ نور کے منبروں پر جلوہ افروز ہوں گے، انہیں کوئی خوف نہیں ہوگا جب لوگ خوفزدہ ہوں گے اور انہیں کوئی غم نہیں ہو گا جب لوگ غمزدہ ہوں گے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ’’خبردار! بے شک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ وغمگین ہوں گے۔‘‘

٧٣٢ / ٧٠۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رضي الله عنها قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ؟ قَالُوْا: بَلَى، يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: خِيَارُكُمُ الَّذِيْنَ إِذَا رُؤُوْا، ذُكِرَ اللهُ ﷻ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

’’حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تمہیں تم میں سے سب سے بہتر لوگوں کے بارے میں خبر نہ دوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہتر لوگ وہ ہیں کہ جب انہیں دیکھا جائے تو اللہ تعالیٰ یاد آ جائے۔‘‘

٧٣٣ / ٧١۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ أَوْلِيَاءِ اللهِ؟ فَقَالَ: الَّذِيْنَ إِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللهُ ﷻ.

الحديث رقم ٧٠: أخرجه ابن ماجه فى السنن، كتاب: الزهد، باب: من لا يؤبه له، ٢/١٣٧٩، الرقم: ٤١١٩، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٦/٤٥٩، الرقم: ٢٧٦٤٠، والبخارى فى الأدب المفرد/١١٩، الرقم: ٣٢٣، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٢٤/١٦٧، الرقم: ٤٢٣.

الحديث رقم ٧١: أخرجه النسائى فى السنن الكبرى، سورة يونس، ٦/٣٦٢، الرقم: ١١٢٣٥، وابن المبارك فى كتاب الزهد، ١/٧٢، الرقم: ٢١٧، والمقدسى فى الأحاديث المختارة، ١٠/١٠٨، الرقم: ١٠٥، والحكيم الترمذى فى نوادر الأصول، ٢/٣٩، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١٠/٧٨.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَوَثَّقَهُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے اولیاء اللہ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ (اولیاء اللہ ہیں) جنہیں دیکھنے سے اللہ یاد آ جائے۔‘‘

٧٣٤ / ٧٢۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مِنَ النَّاسِ مَفَاتِيْحُ لِذِكْرِ اللهِ إِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یقیناً بعض لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی کنجیاں ہوتے ہیں انہیں دیکھ کر اللہ تعالیٰ یاد آجاتا ہے۔‘‘

٧٣٥ / ٧٣۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يُحِقُّ الْعَبْدُ حَقِيقَةَ الإِيْمَانِ حَتَّى يَغْضَبَ ِللهِ وَيَرْضَى ِللهِ، فَإِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ، اسْتَحَقَّ حَقِيْقَةَ الإِيْمَانِ، وَإِنَّ أَحِبَّائِي وَأَوْلِيَائِي الَّذِيْنَ يُذْكَرُوْنَ بِذِكْرِي وَأُذْكَرُ بِذِكْرِهِمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

’’حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت کونہیں پا سکتا جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہی (کسی سے) ناراض اور اللہ تعالیٰ کے لئے ہی (کسی سے) راضی نہ ہو (یعنی اس کی رضا کا مرکز و محور فقط

الحديث رقم ٧٢: أخرجه الطبراني فی المعجم الكبير، ١٠ / ٢٠٥، الرقم: ١٠٤٧٦، والبيهقی فی شعب الإيمان، ١ / ٤٥٥، الرقم: ٤٩٩، وابن أبی الدنيا فی كتاب الأولياء / ١٧، الرقم: ٢٦، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١٠ / ٧٨، وَصَحَّحَهُ۔

الحديث رقم ٧٣: أخرجه الطبراني فی المعجم الأوسط، ١ / ٢٠٣، الرقم: ٦٥١، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ٤٣٠، الرقم: ١٥٦٣٤، وابن أبي الدنيا فی كتاب الأولياء / ١٥، الرقم: ١٩، وابن رجب فی جامع العلوم والحكم، ١ / ٣٦٥، والديلمی فی مسند الفردوس، ٥ / ١٥٢، الرقم: ٧٧٨٩، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٤ / ١٤، الرقم: ٤٥٨٩، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١ / ٥٨۔

ذاتِ الٰہی ہو جائے) اور جب اس نے یہ کام کرلیا تو اس نے ایمان کی حقیقت کو پا لیا، اور بے شک میرے احباب اور اولیاء وہ لوگ ہیں کہ میرے ذکر سے ان کی یاد آ جاتی ہے اور ان کے ذکر سے میری یاد آ جاتی ہے (یعنی میرا ذکر ان کا ذکر ہے اور ان کا ذکر میرا ذکر ہے)۔‘‘

٧٣٦/ ٧٤۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: إِنَّ يَسِيْرَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ، وَ إِنَّ مَنْ عَادَى ِللهِ وَلِيًّا، فَقَدْ بَارَزَ اللهَ بِالْمُحَارَبَةِ. إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْأَبْرَارَ الْأَتْقِيَاءَ الْأَخْفِيَاءَ، الَّذِيْنَ إِذَا غَابُوْا لَمْ يُفْتَقَدُوْا، وَإِنْ حَضَرُوْا لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُعْرَفُوْا. قُلُوْبُهُمْ مَصَابِيْحُ الْهُدَى يَخْرُجُوْنَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک معمولی دکھاوا بھی شرک ہے اور جس نے اولیاء اللہ سے دشمنی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ سے اعلان جنگ کیا، بے شک اللہ تعالیٰ ان نیک متقی لوگوں کو محبوب رکھتا ہے جو چھپے رہتے ہیں، اگر وہ غائب ہو جائیں تو انہیں تلاش نہیں کیا جاتا اور اگر وہ موجود ہوں تو انہیں (کسی بھی مجلس میں یا کام کے لئے) بلایا نہیں جاتا اور نہ ہی انہیں پہچانا جاتا ہے، ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں ایسے لوگ ہر طرح کی آزمائش اور تاریک فتنے سے (بخیر و عافیت) نکل جاتے ہیں۔‘‘

٧٣٧/ ٧٥۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَيُّ

الحديث رقم ٧٤: أخرجه ابن ماجه فى السنن، كتاب: الفتن، باب: من ترجى له السلامة من الفتن، ٢/ ١٣٢٠، الرقم: ٣٩٨٩، والحاكم فى المستدرك، ١/ ٤٤، الرقم: ٤، ٤/ ٣٦٤، الرقم: ٧٩٣٣، والطبرانى فى المعجم الصغير، ٢/ ١٢٢، الرقم: ٨٩٢، والديلمى فى مسند الفردوس، ٥/ ٥٤٨، الرقم: ٩٠٤٩، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١/ ٣٤، الرقم: ٤٩.

الحديث رقم ٧٥: أخرجه أبو يعلى فى المسند، ٤/ ٣٢٦، الرقم: ٢٤٣٧، وعبد بن ←

جُلَسَائِنَا خَيْرٌ؟ قَالَ: مَنْ ذَكَّرَكُمُ اللهَ رُؤْيَتُهُ وَزَادَ فِي عِلْمِكُمْ مَنْطِقُهُ وَذَكَّرَكُمْ بِالْآخِرَةِ عَمَلُهُ. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَنَحْوَهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! ہمارے بہترین ہم نشین کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا ہم نشین جس کا دیکھنا تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد دلائے اور جس کی گفتگو تمہارے علم میں اضافہ کرے اور جس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔''

...... حميد في المسند، ١/٢١٣، الرقم: ٦٣١، وأبو نعيم فى حلية الأولياء، ٧/٤٦، وابن المبارك فى الزهد، ١/١٢١، الرقم: ٣٥٥، وابن أبى الدنيا فى الأولياء/١٧، الرقم: ٢٥، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١/٦٣، الرقم: ١٦٣، والهندى فى كنز العمال، ٩/٢٨، ٣٧، الرقم: ٢٤٧٦٤، ٢٤٨٢٠، والحسينى فى البيان والتعريف، ٢/٣٩، الرقم: ٩٩٤، والزرقانى في شرحه، ٤/٥٥٣، والمناوى فى فيض القدير، ٣/٤٦٧.

فَصْلٌ فِي مَا أَعَدَّهُ اللهُ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ لِعِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ

﴿صالحین کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تیار کردہ تسکینِ چشم و جاں کا بیان﴾

٧٣٨/ ٧٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: قَالَ اللهُ عزوجل: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ: مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَؤُوْا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ [السجدة، ٣٢:١٧].

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل کا فرمان ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی نعمتیں تیار کی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے

الحديث رقم ٧٦: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: بدء الخلق، باب: ماجاء فی صفة الجنة وأنها مخلوقة، ٣/١١٨٥، الرقم: ٣٠٧٢، وفی کتاب: التفسير/ السجدة، باب: قوله: فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ:[١٧]، ٤/١٧٩٤، الرقم: ٤٥٠١۔ ٤٥٠٢، وفی کتاب: التوحيد، باب: قوله تعالی: يُرِيْدُوْنَ أَنْ يُبَدِّلُوْا كَلَامَ اللهِ: [الفتح: ١٥]، ٦/ ٢٧٢٣، الرقم: ٧٠٥٩، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الجنة وصفة نعيمها، باب: (٥١)، ٤/ ١٢٧٤۔٢١٧٥، الرقم: ٢٨٢٤، والترمذی فی السنن، کتاب: تفسير القرآن عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، باب: ومن سورة السجدة، ٥/٣٤٦، الرقم: ٣١٩٧، وفی باب: ومن سورة الواقعة، ٥/ ٤٠٠، الرقم: ٣٢٩٢، وقال أبو عيسی: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الزهد، باب: صفة الجنة، ٢/ ١٤٤٧، الرقم: ٤٣٢٨، والنسائی فی السنن الکبری، ٦/٣١٧، الرقم: ١١٠٨٥، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/٤٣٨، الرقم: ١٠٤٢٨، ٩٦٤٧، ٢٢٨٧٧، وابن حبان فی الصحيح، ٢/ ٩١، الرقم: ٣٦٩، والحاکم فی المستدرک، ٢/ ٤٤٨، الرقم: ٣٥٤٩۔ ٣٥٥٠، وقال الحاکم: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ۔

دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی فرد بشر کے دل میں ان کا خیال آیا ہے۔ چاہتے ہو تو پڑھو: ''سو کسی کو معلوم نہیں جو آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے پوشیدہ رکھی گئی ہے، یہ ان (اعمالِ صالحہ) کا بدلہ ہوگا جو وہ کرتے رہے تھے۔''

٧٣٩ / ٧٧۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ ﷻ يَقُوْلُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، فَيَقُولُ: هَلْ رَضِيْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبِّ وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، فَيَقُوْلُ: أَلَا أُعْطِيْكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا رَبِّ، وَأَيُّ شَيءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ؟ فَيَقُوْلُ: أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي؟ فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ ﷻ جنتیوں سے فرمائیں گے: اے جنتیو! وہ کہیں گے: ''اے ہمارے پروردگار ہم تیرے حکم کے سامنے بار بار سرِ تسلیم خم کر کے دوہری سعادت چاہتے ہیں اور ہر قسم کی بھلائی تیرے اختیار میں ہے۔'' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم خوش ہو؟ وہ کہیں گے اے رب! ہم خوش کیوں نہ ہوں تو نے ہمیں وہ کچھ عطا کیا ہے جو مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر نہ عطا کروں؟ وہ کہیں گے اس سے بہتر کیا ہوسکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے اپنی رضا و خوشنودی تمہیں دے دی۔ آج کے بعد میں تم پر کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔''

الحديث رقم ٧٧: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: صفة الجنة والنار، ٥ / ٢٣٩٨، الرقم: ٦١٨٣، وفی كتاب: التوحيد، باب: كلام الرب مع أهل الجنة، ٦ / ٢٧٣٢، الرقم: ٧٠٨٠، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الجنة وصفة نعيمها، باب: إحلال الرضوان على أهل الجنة، ٤ / ٢١٧٦، الرقم: ٢٨٢٩، والترمذي فی السنن، كتاب: صفة الجنة عن رسول الله ﷺ، باب: (١٨)، والنسائی فی السنن الكبری، ٤ / ٤١٦، الرقم: ٧٧٤٩، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ٨٨، الرقم: ١١٨٥٣، وابن حبان فی الصحيح، ١٦ / ٤٧٠، الرقم: ٧٤٤٠، وابن المبارك فی الزهد، ١ / ١٢٩، الرقم: ٤٣٠، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٤ / ٣١٣، الرقم: ٥٧٥٠۔

٧٤٠ / ٧٨۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا يَأْتُوْنَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيْحُ الشِّمَالِ فَتَحْثُوْ فِي وُجُوْهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ. فَيَزْدَادُوْنَ حُسْنًا وَجَمَالًا، فَيَرْجِعُوْنَ إِلَى أَهْلِيْهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَجَمَالًا. فَيَقُوْلُ لَهُمْ أَهْلُوْهُمْ: وَاللهِ، لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا. فَيَقُوْلُوْنَ: وَأَنْتُمْ، وَاللهِ لَقَدْ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالدَّارِمِيُّ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک ایسا بازار ہے جس میں لوگ ہر جمعہ کے روز آئیں گے، شمالی جانب سے ہوا چلے گی اور ان کے کپڑوں اور چہروں پر لگے گی جس سے ان کا حسن و جمال بڑھ جائے گا۔ جب وہ اپنے گھر والوں کے پاس واپس جائیں گے تو ان کا حسن و جمال بڑھا ہوا دیکھ کر وہ کہیں گے: اللہ کی قسم! ہم سے دور جا کر تمہارا حسن و جمال بڑھ گیا ہے اور یہ ان سے کہیں گے کہ اللہ کی قسم! ہمارے بعد تمہارا بھی حسن و جمال بڑھ گیا ہے۔''

٧٤١ / ٧٩۔ عَنْ صُهَيْبٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، قَالَ: يَقُوْلُ اللهُ عزوجل: تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا أَزِيْدُكُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا؟ أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: فَيُكْشِفُ الْحِجَابَ

الحديث رقم ٧٨: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: صفة الجنة ونعيمها، باب: فی سوق الجنة وما ينالون فيها من النعيم والجمال، ٤/٢١٧٨، الرقم: ٢٨٣٣، والدارمی فی السنن، ٢/٤٣٦، الرقم: ٢٨٤١، وابن المبارك فی الزهد، ١/٥٢٤، الرقم: ١٤٩١، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٤/٣٠١، الرقم: ٥٧٢٧۔

الحديث رقم ٧٩: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: إثبات رؤية المؤمنين فی الآخرة ربهم، ١/١٦٣، الرقم: ١٨١، والترمذي فی السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة يونس، ٥/٢٨٦، الرقم: ٣١٠٥، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤/٣٣٢، وعبد الله بن أحمد فی السنة، ١/٢٤٥، الرقم: ٤٤٩، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٤/٣٠٩، الرقم: ٥٧٤٤۔

فَمَا أُعْطُوْا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ ﷻ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الآيَةَ: ﴿لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَ زِيَادَةٌ﴾ [يونس، ١٠:٢٦].

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے، اللہ ﷻ فرمائے گا: تم کچھ اور چاہتے ہو تو میں تمہیں دوں؟ وہ عرض کریں گے: (اے ہمارے رب! کیا تو نے ہمارے چہرے منور نہیں کر دیئے کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کر دیا اور ہمیں دوزخ سے نجات نہیں دی۔ فرمایا: اس کے بعد اللہ تعالیٰ پردہ اٹھادے گا، انہیں اپنے پروردگار کے دیدار سے بہتر کوئی چیز نہیں ملی ہو گی پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''ایسے لوگوں کے لئے جو نیک کام کرتے ہیں نیک جزا ہے (بلکہ) اس پر اضافہ بھی ہے۔''

٧٤٢ / ٨٠۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: أَسْأَلُ اللهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي سُوْقِ الْجَنَّةِ، فَقَالَ سَعِيْدٌ: أَوَ فِيْهَا سُوْقٌ؟ قَالَ: نَعَمْ أَخْبَرَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوْهَا نَزَلُوْا فِيْهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ، فَيُؤْذَنُ لَهُمْ فِي مِقْدَارِ يَومِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُوْرُوْنَ رَبَّهُمْ، وَ يُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهُ.

قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَهَلْ نَرَى رَبَّنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا: لَا، قَالَ: كَذَلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ ﷻ وَلَا يَبْقَى فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ

الحديث رقم ٨٠: أخرجه الترمذی، کتاب: صفة الجنة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی سوق الجنة، ٤/٦٨٥، الرقم: ٢٥٤٩، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الزهد، باب: صفة الجنة، ٢/١٤٥٠، الرقم: ٤٣٣٦، وابن حبان فی الصحيح، ١٦/٤٦٤۔ ٤٦٧، الرقم: ٧٤٣٧، وابن أبی عاصم فی السنة، ١/٢٥٨، الرقم: ٥٨٥۔ ٥٨٦، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٤/٣٠١، الرقم: ٥٧٢٨۔

رَجُلٌ إِلَّا حَاضَرَهُ اللهُ مُحَاضَرَةً......

ثُمَّ نَنْصَرِفُ إِلَى مَنَازِلِنَا، فَيَتَلَقَّانَا أَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ: مَرْحَبًا وَأَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَإِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ وَالطِّيْبِ أَفْضَلُ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ، فَيَقُوْلُ: إِنَّا جَالَسْنَا الْيَومَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ ﷻ، وَيَحِقُّ لَنَا أَن نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی ملاقات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو انہوں نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو جنت کے بازار میں اکٹھا کر دے۔ سعید کہنے لگے: کیا جنت میں کوئی بازار بھی ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں مجھے رسول اللہ ﷺ نے بتایا ہے کہ جب جنتی جنت میں داخل ہوجائیں گے تو وہ اپنے عملوں کی برتری کے لحاظ سے مراتب حاصل کریں گے۔ دنیا کے جمعہ کے روز کے برابر انہیں اجازت دی جائے گی کہ وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے۔ اور وہ ان کے لیے اپنا عرش ظاہر کرے گا......۔''

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، کیا تم سورج اور چودھویں کے چاند کو دیکھنے میں کوئی شک کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسی طرح تم اپنے پروردگار کے دیدار میں کوئی شک نہیں کرو گے۔ اس محفل میں کوئی ایسا شخص نہیں ہوگا جس سے اللہ تعالیٰ براہِ راست گفتگو نہ فرمائے۔......''

''انہوں نے کہا کہ پھر ہم واپس اپنے گھروں میں آ جائیں گے۔ ہماری بیویاں ہمارا استقبال کریں گی اور کہیں گی خوش آمدید، خوش آمدید، تم واپس آئے ہو، تو تمہارا حسن و جمال ہم سے جدا ہوتے وقت سے بڑھ گیا ہے۔ وہ کہے گا: آج ہماری مجلس ہمارے رب جبار سے ہوئی ہے۔ ہم اسی (خوبصورت) شکل وصورت میں تبدیل ہونے کے حق دار تھے۔''

٧٤٣ / ٨١۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

الحديث رقم ٨١: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٢/ ٣٦٢، والطبرانى فى ـــــ

إِنَّ اللهَ ﷻ أَحَاطَ حَائِطَ الْجَنَّةِ لَبِنَةً مِنْ ذَهَبٍ وَلَبِنَةً مِنْ فِضَّةٍ ثُمَّ شَقَّقَ فِيْهَا الْأَنْهَارَ وَغَرَسَ الْأَشْجَارَ فَلَمَّا نَظَرَتِ الْمَلَائِكَةُ إِلَى حُسْنِهَا قَالَتْ: طُوْبَى لَكِ مَنَازِلَ الْمُلُوْكِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ وَأَحْمَدُ مُخْتَصَرًا.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ ﷻ نے جنت کی بیرونی دیوار اس طرح بنائی ہے کہ اس کی ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک چاندی کی پھر اس میں نہریں چلائیں اور درخت لگائے۔ جب فرشتوں نے اس کی خوب صورتی کو دیکھا تو انہوں نے کہا: اے (روحانیت اور ولایت کے) بادشاہوں کی جائے قرار! تجھے مبارک ہو۔‘‘

٧٤٤/ ٨٢۔ عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ في رواية طويلة قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَيَكُونُ أَوَّلُ مَا يَسْمَعُوْنَ مِنْهُ أَنْ يَقُوْلَ أَيْنَ عِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَطَاعُوْنِي بِالْغَيْبِ وَلَمْ يَرَوْنِي وَصَدَّقُوْا رُسُلِي وَاتَّبَعُوْا امْرِي فَسَلُوْنِي فَهَذَا يَوْمُ الْمَزِيْدِ قَالَ: فَيَجْتَمِعُوْنَ عَلَى كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ رَبِّ! رَضِيْنَا عَنْكَ فَارْضَ عَنَّا قَالَ: فَيَرْجِعُ اللهُ تَعَالَى فِي قَوْلِهِمْ أَنْ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ إِنِّي لَوْ لَمْ أَرْضَ عَنْكُمْ لَمَا أَسْكَنْتُكُمْ جَنَّتِي فَسَلُوْنِي فَهَذَا يَوْمُ الْمَزِيْدِ قَالَ: فَيَجْتَمِعُوْنَ

------ المعجم الأوسط، ٣/ ٧٤، الرقم: ٢٥٣٢، والحميدى مختصرا فى المسند، ٢/ ٤٨٦، الرقم: ١١٥٠، والبزار فى المسند، ٤/ ١٨٩، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٩٧، وقال: رواه البزار مرفوعا وموقوفا، والطبراني في الأوسط ورجال الموقوف رجال الصحيح، والديلمى فى مسند الفردوس، ١/ ١٧٨، الرقم: ٦٦٤: ٢/ ١١٥، الرقم: ٢٦٠٥، وابن المبارك فى الزهد، ١/ ٥١٢، الرقم: ١٤٥٧، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤/ ٢٨٢، الرقم: ٥٦٥٠۔ وقال: أخرجه البيهقى۔

الحديث رقم ٨٢: أخرجه البزار فى المسند، ٧/ ٢٨٨، الرقم: ٢٨٨١، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤/ ٣١١، الرقم: ٥٧٤٨، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١٠/ ٤٢٢۔

عَلَى كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ رَبِّ وَجْهَكَ أَرِنَا نَنْظُرُ إِلَيْهِ قَالَ: فَكَشَفَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى تِلْكَ الْحُجُبَ وَيَتَجَلَّى لَهُمْ شَيءٌ لَوْ لَا أَنَّهُ قَضَى عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَحْتَرِقُوْا لَاحْتَرَقُوْا مِمَّا غَشِيَهُمْ مِنْ نُوْرِهِ فَيَغْشَاهُمْ مِنْ نُوْرِهِ.

قَالَ: فَيَرْجِعُونَ إِلَى مَنَازِلِهِمْ وَقَدْ خَفُوْا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ وَخَفِيْنَ عَلَيْهِمْ مِمَّا غَشِيَهُمْ مِنْ نُوْرِهِ تبارك وتعالى فَإِذَا صَارُوْا إِلَى مَنَازِلِهِمْ تَرَادَّ النُّوْرُ وَأَمْكَنَ وَتَرَادَّ وَأَمْكَنَ حَتَّى يَرْجِعُوْا إِلَى صُوَرِهِمُ الَّتِي كَانُوْا عَلَيْهَا قَالَ: فَيَقُوْلُ لَهُمْ أَزْوَاجُهُمْ: لَقَدْ خَرَجْتُمْ مِنْ عِنْدِنَا عَلَى صُوْرَةٍ وَ رَجَعْتُمْ عَلَى غَيْرِهَا قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى تَجَلَّى لَنَا فَنَظَرْنَا مِنْهُ إِلَى مَا خَفِيْنَا بِهِ عَلَيْكُمْ قَالَ: فَلَهُمْ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ الضِّعْفُ عَلَى مَا كَانُوْا قَالَ: وَذٰلِكَ قَوْلُهُ ﷻ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ [السجدة، ٣٢: ١٧]. رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

’’حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو سب سے پہلی بات سنیں گے، وہ یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے وہ بندے کہاں ہیں جنہوں نے مجھے دیکھے بغیر میری اطاعت کی اور میرے رسولوں کی تصدیق کی اور میرا حکم مانا؟ تم مجھ سے مانگو یہ یوم المزید (یعنی میرے لطف و کرم کی بے بہا بارشوں کا دن) ہے وہ تمام لوگ ایک بات پر اتفاق کریں گے کہ اے رب! ہم تجھ سے خوش ہیں، تو ہم سے خوش ہو جا۔ اللہ تعالیٰ ان سے دوبارہ فرمائے گا: اے جنتیو! اگر میں تم سے راضی نہ ہوتا تو میں تمہیں جنت میں نہ ٹھہراتا۔ تم مجھ سے مانگو یہ یوم المزید ہے۔ وہ بیک آواز کہیں گے اے رب! ہمیں اپنا چہرہ انور دکھا، ہم تیرا دیدار کرلیں۔ اللہ تعالیٰ وہ پردے اٹھادے گا اور ان کے سامنے ایک چیز جلوہ افروز ہوگی اگر اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق یہ فیصلہ نہ کیا ہوتا کہ وہ جلیں گے نہیں تو وہ اس کے نور کی وجہ سے جل بھی جائیں، اس کے بعد اس کا نور ان پر سایہ فگن ہوجائے گا......

وہ اپنے ٹھکانوں کی طرف آ جائیں گے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے حاصل ہونے والے نور سے ان کی بیویاں ان کے متعلق لاعلم ہوں گی اور وہ ان کے متعلق لاعلم ہوں گے، جب وہ گھر پہنچیں گے تو نور بڑھتا جائے گا اور پختہ ہوتا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ اپنی ان شکلوں کی طرف لوٹ آئیں گے جن میں وہ پہلے تھے۔ ان کی بیویاں ان سے کہیں گی تم جس شکل و صورت میں ہمارے ہاں سے گئے تھے اس کے علاوہ شکل و صورت میں واپس ہوئے۔ وہ کہیں گے اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمارے سامنے جلوہ افروز ہوا اور ہم نے اس کا دیدار کیا تو ہماری شکلیں تم سے مخفی رہ گئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر سات روز میں انہیں اس سے دوگنا (دیدار) نصیب ہو گا اور یہی بات اللہ ﷻ کے اس فرمان میں ہے: ''سو کسی کو معلوم نہیں جو آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے پوشیدہ رکھی گئی ہے، یہ ان (اعمالِ صالحہ) کا بدلہ ہوگا جو وہ کرتے رہے تھے۔''
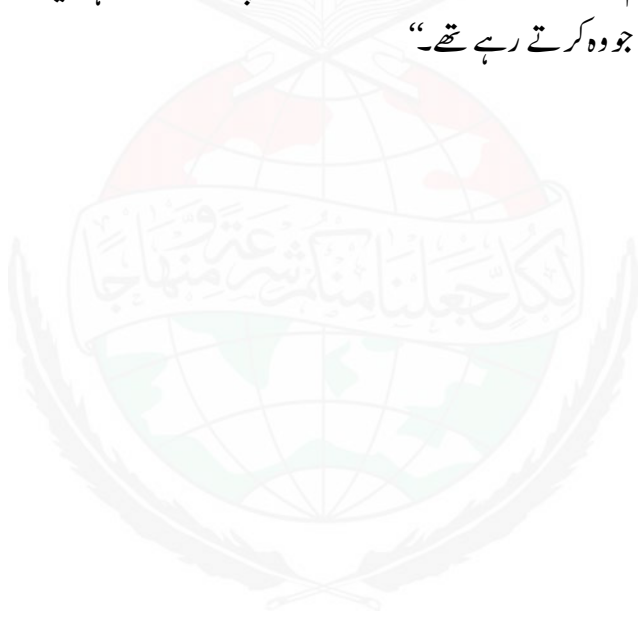
اَلْبَابُ الْحَادِي عَشَرَ:

اَلْمُعْجِزَاتُ وَالْكَرَامَاتُ

﴿معجزات اور کرامات﴾

۱. فَصْلٌ فِي مُعْجِزَاتِ النَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے معجزات کا بیان﴾

۲. فَصْلٌ فِي كَرَامَاتِ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ رضی الله عنہم

﴿اولیاء اور صالحین رضی الله عنہم کی کرامات﴾

فَصْلٌ فِي مُعْجِزَاتِ النَّبِيِّ ﷺ

﴿ حضور نبی اکرم ﷺ کے معجزات کا بیان ﴾

١/٧٤٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی الله عنه قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِلْقَتَيْنِ. فَسَتَرَ الْجَبَلُ فِلْقَةً وَكَانَتْ فِلْقَةٌ فَوْقَ الْجَبَلِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اللَّهُمَّ اشْهَدْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

وفي رواية: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً، فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ مَرَّتَيْنِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا واقعہ حضور نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں پیش آیا، ایک ٹکڑا پہاڑ میں چھپ گیا اور ایک ٹکڑا

الحديث رقم ١: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: المناقب، باب: سؤال المشركين أن يريهم النبي ﷺ آية، فأراهم انشقاق القمر، ٣/١٣٣٠، الرقم: ٣٤٣٧-٣٤٣٩، وفى كتاب: التفسير/القمر، باب: وَانْشَقَّ الْقَمَرُ: وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوْا، [١، ٢]، ٤/١٨٤٣، الرقم: ٤٥٨٣-٤٥٨٧، ومسلم فى الصحيح، كتاب: صفات المنافقين وأحكامهم، باب: انشقاق القمر، ٤/٢١٥٨-٢١٥٩، الرقم: ٢٨٠٠-٢٨٠١، والترمذى فى السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: من سورة القمر، ٥/٣٩٨، الرقم: ٣٢٨٥-٣٢٨٩، والنسائى فى السنن الكبرى، ٦/٤٧٦، الرقم: ١٥٥٢-١٥٥٣، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١/٣٧٧، الرقم: ٣٥٨٣، ٣٩٢٤، ٤٣٦٠، وابن حبان فى الصحيح، ٤/٤٢٠، الرقم: ٦٤٩٥، والحاكم فى المستدرك، ٢/٥١٣، الرقم: ٣٧٥٨-٣٧٦١، وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ. والبزار فى المسند، ٥/٢٠٢، الرقم: ١٨٠١-١٨٠٢، وأبويعلى فى المسند، ٥/٣٠٦، الرقم: ٢٩٢٩، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٢/١٣٢، الرقم: ١٥٥٩-١٥٦١، والطيالسى فى المسند، ١/٣٧، الرقم: ٢٨٠، والشاشى فى المسند، ١/٤٠٢، الرقم: ٤٠٤.

پہاڑ کے اوپر تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ تعالیٰ تو گواہ رہنا۔‘‘

’’اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ اہل مکہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے معجزہ دکھانے کا مطالبہ کیا تو آپ ﷺ نے انہیں دو مرتبہ چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھائے۔‘‘

٢ / ٧٤٦۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَی النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَخْطُبُ بِالْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ: قَحَطَ الْمَطَرُ، فَاسْتَسْقِ رَبَّكَ. فَنظَرَ إِلَی السَّمَاءِ وَمَا نَرَی مِنْ سَحَابٍ، فَاسْتَسْقَی، فَنَشَأَ السَّحَابُ بَعْضُهُ إِلَی بَعْضٍ، ثُمَّ مُطِرُوْا حَتَّی سَالَتْ مَثَاعِبُ الْمَدِيْنَةِ، فَمَا زَالَتْ إِلَی الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ مَا تُقْلِعُ، ثُمَّ قَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ، فَقَالَ: غَرِقْنَا، فَادْعُ رَبَّكَ يَحْبِسْهَا عَنَّا، فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا. مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَـلَاثًا، فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَصَدَّعُ عَنِ الْمَدِيْنَةِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا، يُمْطَرُ مَا حَوَالَيْنَا وَلَا يُمْطَرُ مِنْهَا شَيْءٌ، يُرِيْهِمُ اللهُ كَرَامَةَ نَبِيِّهِ ﷺ وَإِجَابَةَ دَعْوَتِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت

الحديث رقم ٢: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الأدب، باب: التبسم والضحك، ٥ / ٢٢٦١، الرقم: ٥٧٤٢، وفی کتاب: الدعوات، باب: الدعاء غير مستقبل القبلة، ٥ / ٢٣٣٥، الرقم: ٥٩٨٢، وفی کتاب: الجمعة، باب: الاستسقاء فی الخطبة يوم الجمعة، ١ / ٣١٥، الرقم: ٨٩١، وفی کتاب: الاستسقاء، باب: الاستسقاء فی المسجد الجامع، ١ / ٣٤٣، الرقم: ٩٦٧، وفی باب: الاستسقاء فی خطبة مستقبل القبلة، ١ / ٣٤٤، الرقم: ٩٦٨، وفی باب: إذا استشفع المشرکون بالمسلمين عند القحط، ١ / ٣٤٦، الرقم: ٩٧٤، وفی باب: من تمطر فی المطر حتی يتحادر علی لحيته، ١ / ٣٤٩، الرقم: ٩٨٦، وفی کتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فی الإسلام، ٣ / ١٣١٣، الرقم: ٣٣٨٩، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الاستسقاء، باب: الدعاء فی الاستسقاء، ٢ / ٦١٢-٦١٤، الرقم: ٨٩٧، وأبوداود فی السنن، کتاب: ←

اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ مدینہ منورہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) بارش نہ ہونے کے باعث قحط پڑ گیا ہے لہٰذا اپنے رب سے بارش مانگئے، تو آپ ﷺ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور ہمیں کوئی بادل نظر نہیں آ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے بارش مانگی تو فوراً بادلوں کے ٹکڑے آ کر آپس میں ملنے لگے پھر بارش ہونے لگی یہاں تک کہ مدینہ منورہ کی گلیاں بہہ نکلیں اور بارش متواتر اگلے جمعہ تک ہوتی رہی پھر وہی یا کوئی دوسرا شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا جبکہ حضور نبی اکرم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے: (یا رسول اللہ!) ہم تو غرق ہونے لگے لہٰذا اپنے رب سے دعا کیجئے کہ اس بارش کو ہم سے روک دے۔ آپ ﷺ مسکرا پڑے اور دعا کی: اے اللہ! ہمارے اردگرد برسا اور ہمارے اوپر نہ برسا ایسا دو یا تین دفعہ فرمایا۔ سو بادل چھٹنے لگے اور مدینہ منورہ کی دائیں بائیں جانب جانے لگے چنانچہ ہمارے اردگرد (کھیتوں اور فصلوں پر) بارش ہونے لگی ہمارے اوپر بند ہو گئی۔ یونہی اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی برکت اور ان کی قبولیتِ دعا دکھاتا ہے۔‘‘

٣ / ٧٤٧۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ

------ صلاة الاستسقاء، باب: رفع اليدين فى الاستسقاء، ١ / ٣٠٤، الرقم: ١١٧٤، والنسائى فى السنن، كتاب: الاستسقاء، باب: كيف يرفع، ٣ / ١٥٩-١٦٦، الرقم: ١٥١٥، ١٥١٧، ١٥٢٧-١٥٢٨، وابن ملجه فى السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ماجاء فى الدعاء فى الاستسقاء، ١ / ٤٠٤، الرقم: ١٢٦٩، والنسائى فى السنن الكبرى، ١ / ٥٥٨، الرقم: ١٨١٨، وابن الجارود فى المنتقى، ١ / ٧٥، الرقم: ٢٥٦، وابن خزيمة فى الصحيح، ٢ / ٣٣٨، الرقم: ١٤٢٣، وابن حبان فى الصحيح، ٣ / ٢٧٢، الرقم: ٩٩٢، وعبد الرزاق فى المصنف، ٣ / ٩٢، الرقم: ٤٩١١، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣ / ١٠٤، الرقم: ١٢٠٣٨، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٣ / ٢٢١، الرقم: ٥٦٣٠، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٦ / ٢٨، الرقم: ٢٩٢٢٥، والطحاوى فى شرح معانى الآثار، ١ / ٣٢١، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ١ / ١٨٧، الرقم: ٥٩٢، وفى المعجم الكبير، ١٠ / ٢٨٥، الرقم: ١٠٦٧٣، وأبويعلى فى المسند، ٦ / ٨٢، الرقم: ٣٣٣٤۔

الحديث رقم ٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: صفة الصلاة، باب: رفع البصر إلى الإمام فى الصلاة، ١ / ٢٦١، الرقم: ٧١٥، وفى كتاب: الكسوف، باب: صلاة ←

عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَصَلَّى، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلُ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ، ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ؟ فَقَالَ: إِنِّي أُرِيْتُ الْجَنَّةَ، فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا، وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ، مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضور نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں سورج گرہن ہوا اور آپ ﷺ نے نمازِ کسوف پڑھائی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے دیکھا کہ آپ نے اپنی جگہ پر کھڑے کھڑے کوئی چیز پکڑی پھر ہم نے دیکھا کہ آپ کسی قدر پیچھے ہٹ گئے؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے جنت نظر آئی تھی، میں نے اس میں سے ایک خوشہ پکڑ لیا، اگر اسے توڑ لیتا تو تم رہتی دنیا تک اس سے کھاتے رہتے (اور وہ ختم نہ ہوتا)۔''

٧٤٨ / ٤. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَالنَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ يَدَيْهِ رِكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ، فَجَهِشَ النَّاسُ نَحْوَهُ، فَقَالَ:

------ الكسوف جماعة، ١/ ٣٥٧، الرقم: ١٠٠٤، وفى كتاب: النكاح، باب: كفران العشير، ٥/ ١٩٩٤، الرقم: ٤٩٠١، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الكسوف، باب: ما عرض على النبى ﷺ فى صلاة الكسوف من أمر الجنة والنار، ٢/ ٦٢٧، الرقم: ٩٠٤، والنسائى فى السنن، كتاب: الكسوف، باب: قدر قراءة فى صلاة الكسوف، ٣/ ١٤٧، الرقم: ١٤٩٣، وفى السنن الكبرى، ١/ ٥٧٨، الرقم: ١٨٧٨، ومالك فى الموطأ، ١/ ١٨٦، الرقم: ٤٤٥، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١/ ٢٩٨، الرقم: ٢٧١١، ٣٣٧٤، وابن حبان فى الصحيح، ٧/ ٧٣، الرقم: ٢٨٣٢، ٢٨٥٣، وعبد الرزاق فى المصنف، ٣/ ٩٨، الرقم: ٤٩٢٥، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٣/ ٣٢١، الرقم: ٦٠٩٦، والشافعى فى السنن المأثورة، ١/ ١٤٠، الرقم: ٤٧۔

الحديث رقم ٤: أخرجه البخاري فى الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فى الإسلام، ٣/ ١٣١٠، الرقم: ٣٣٨٣، وفى كتاب: المغازى، باب: غزوة الحديبية، ٤/ ١٥٢٦، الرقم: ٣٩٢١-٣٩٢٣، وفى كتاب: الأشربة، باب: شرب البركة والماءِ المبارك، ٥/ ٢١٣٥، الرقم: ٥٣١٦، وفى كتاب: التفسير/الفتح، باب: إِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ : (١٨)، ٤/ ١٨٣١، الرقم: ٤٥٦٠، وأحمد بن ←

مَالَكُمْ؟ قَالُوْا: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَابَيْنَ يَدَيْكَ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرِّكْوَةِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُوْرُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُوْنِ، فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے پانی کی ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی آپ ﷺ نے اس سے وضو فرمایا: لوگ آپ ﷺ کی طرف جھپٹے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے پاس وضو کے لئے پانی ہے نہ پینے کے لئے۔ صرف یہی پانی ہے جو آپ کے سامنے رکھا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے (یہ سن کر) دستِ مبارک چھاگل کے اندر رکھا تو فوراً چشموں کی طرح پانی انگلیوں کے درمیان سے جوش مار کر نکلنے لگا چنانچہ ہم سب نے (خوب پانی) پیا اور وضو بھی کر لیا۔ (سالم راوی کہتے ہیں) میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اس وقت آپ کتنے آدمی تھے؟ انہوں نے کہا: اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تب بھی وہ پانی سب کے لئے کافی ہو جاتا، جبکہ ہم تو پندرہ سو تھے۔‘‘

٧٤٩ / ٥۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ،

------ حنبل فی المسند، ٣ / ٣٢٩، الرقم: ١٤٥٦٢، وابن خزيمة فی الصحيح، ١ / ٦٥، الرقم: ١٢٥، وابن حبان فی الصحيح، ١٤ / ٤٨٠، الرقم: ٦٥٤٢، والدارمی فی السنن، ١ / ٢١، الرقم: ٢٧، وأبويعلی فی المسند، ٤ / ٨٢، الرقم: ٢١٠٧، والبيهقی فی الاعتقاد، ١ / ٢٧٢، وابن جعد فی المسند، ١ / ٢٩، الرقم: ٨٢.

الحديث رقم ٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: البيوع، باب: النجار، ٢ / ٣٧٨، الرقم: ١٩٨٩، وفی كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فی الإسلام، ٣ / ١٣١٤، الرقم: ٣٣٩١-٣٣٩٢، وفی كتاب: المساجد، باب: الاستعانة بالنجار والصناع فی أعواد المنبر والمسجد، ١ / ١٧٢، الرقم: ٤٣٨، والترمذی فی السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: (٦)، ٥ / ٥٩٤، الرقم: ٣٦٢٧، والنسائی فی السنن، كتاب: الجمعة، باب: مقام الإمام فی الخطبة، ٣ / ١٠٢، الرقم: ١٣٩٦، وابن ماجه فی السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ماجاء فی بدء شأن ←

قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَ لَا أَجْعَلُ لَکَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ، فَإِنَّ لِي غُلَامًا نَجَّارًا. قَالَ: إِنْ شِئْتِ قَالَ: فَعَمِلَتْ لَهُ الْمِنْبَرَ، فَلَمَّا کَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، قَعَدَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَی الْمِنْبَرِ الَّذِي صُنِعَ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِي کَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا، حَتَّی کَادَتْ أَنْ تَنْشَقَّ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّی أَخَذَهَا فَضَمَّهَا إِلَيْهِ، فَجَعَلَتْ تَئِنُّ أَنِيْنَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَکَّتُ، حَتَّی اسْتَقَرَّتْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک انصاری عورت نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے تشریف فرما ہونے کے لئے کوئی چیز نہ بنوا دوں؟ کیونکہ میرا غلام بڑھئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو (بنوا دو)۔ اس عورت نے آپ ﷺ کے لئے ایک منبر بنوا دیا۔ جمعہ کا دن آیا تو حضور نبی اکرم ﷺ اسی منبر پر تشریف فرما ہوئے جو تیار کیا گیا تھا لیکن (حضور نبی اکرم ﷺ کے منبر پر تشریف رکھنے کی وجہ سے) کھجور کا وہ تنا جس سے ٹیک لگا کر آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرماتے تھے (ہجر و فراق رسول ﷺ میں) چلاّ (کر رو) پڑا یہاں تک کہ پھٹنے کے قریب ہو گیا۔ یہ دیکھ کر حضور نبی اکرم ﷺ منبر سے اتر آئے اور کھجور کے ستون کو گلے سے لگا لیا۔ ستون اس بچہ کی طرح رونے لگا، جسے تھپکی دے کر چپ کرایا جاتا ہے، یہاں تک کہ اسے سکون آ گیا۔‘‘

٦ / ٧٥٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، بِتَمَرَاتٍ،

المنبر، ١ / ٤٥٤، الرقم: ١٤١٤۔١٤١٧، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ٢٢٦، والدارمی نحوه فی السنن، ١ / ٢٣، الرقم: ٤٢، وابن خزيمة فی الصحيح، ٣ / ١٣٩، الرقم: ١٧٧٦۔١٧٧٧، وعبد الرزاق فی المصنف، ٣ / ١٨٦، الرقم: ٥٢٥٣، وابن حبان فی الصحيح ١٤ / ٤٣،٤٨، الرقم: ٦٥٠٦، وأبويعلی فی المسند، ٦ / ١١٤، الرقم: ٣٣٨٤۔

الحديث رقم ٦: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب لأبي هريرة ﷺ، ٥ / ٦٨٥، الرقم: ٣٨٣٩، وأحمد بن حنبل فی ←

فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! ادْعُ اللهَ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِي فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ، فَقَالَ: خُذْهُنَّ وَاجْعَلْهُنَّ فِي مِزْوَدِكَ هَذَا أَوْ فِي هَذَا الْمِزْوَدِ، كُلَّمَا أَرَدْتَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَأَدْخِلْ فِيْهِ يَدَكَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا، فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذَلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِي سَبِيْلِ اللهِ، فَكُنَّا نَأْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ، وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حِقْوِي حَتَّى كَانَ يَوْمُ قَتْلِ عُثْمَانَ رضي الله عنه فَإِنَّهُ انْقَطَعَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کچھ کھجوریں لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ان میں اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا فرمائیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اکٹھا کیا اور میرے لیے ان میں دعائے برکت فرمائی پھر مجھے فرمایا: انہیں لے لو اور اپنے اس توشہ دان میں رکھ دو اور جب انہیں لینا چاہو تو اپنا ہاتھ اس میں ڈال کر لے لیا کرو اسے جھاڑ نا نہیں۔ سو میں نے ان میں سے اتنے اتنے (یعنی کئی) وسق (ایک وسق دوسو چالیس کلوگرام کے برابر ہوتا ہے) کھجوریں اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کیں ہم خود اس میں سے کھاتے اور دوسروں کو بھی کھلاتے۔ کبھی وہ توشہ دان میری کمر سے جدا نہ ہوا (یعنی کھجوریں ختم نہ ہوئیں) یہاں تک کہ جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو وہ مجھ سے کہیں گر گیا۔‘‘

٧٥١ / ٧۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ الْآيَاتِ بَرَكَةً، وَأَنْتُمْ تَعُدُّوْنَهَا

...... المسند، ٢ / ٣٥٢، الرقم: ٨٦١٣، وابن حبان فی الصحیح، ١٤ / ٤٦٧، الرقم: ٦٥٣٢، وابن راهوية فی المسند، ١ / ٧٥، الرقم: ٣، والهيثمی فی موارد الظمآن، ١ / ٥٢٧، الرقم: ٢١٥٠، وابن كثير فی البداية والنهاية، ٦ / ١١٧، والذهبی فی سير أعلام النبلاء، ٢ / ٢٣١، والسيوطی فی الخصائص الكبرى، ٢ / ٨٥۔

الحديث رقم ٧: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فی الإسلام، ٣ / ١٣١٢، الرقم: ٣٣٨٦، والترمذی فی السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: (٦)، ٥ / ٥٩٧، الرقم: ٣٦٣٣، وأحمد بن حنبل فی ←

تَخْوِيفًا، كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَقَلَّ الْمَاءُ، فَقَالَ: اطْلُبُوا فَضْلَةً مِنْ مَاءٍ. فَجَاؤُوْا بِإِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ قَلِيْلٌ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الطَّهُوْرِ الْمُبَارَكِ، وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللهِ. فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم تو معجزات کو برکت شمار کرتے تھے تم انہیں خوف دلانے والے شمار کرتے ہو۔ ہم ایک سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے کہ پانی کی قلت ہوگئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کچھ بچا ہوا پانی لے آؤ، لوگوں نے ایک برتن آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کیا جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپ ﷺ نے اپنا دستِ اقدس اس برتن میں ڈالا اور فرمایا: پاک برکت والے پانی کی طرف آؤ اور برکت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ میں نے دیکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی مبارک انگلیوں سے (چشمہ کی طرح) پانی ابل رہا تھا۔ علاوہ ازیں ہم کھانا کھاتے وقت کھانے سے تسبیح کی آواز سنا کرتے تھے۔''

٧٥٢ / ٨۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِإِنَاءٍ، وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ،

------ المسند، ١ / ٤٦٠، الرقم: ٤٣٩٣، وابن خزيمة فى الصحيح، ١ / ١٠٢، الرقم: ٢٠٤، والدارمى فى السنن، ١ / ٢٨، الرقم: ٢٩، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٦ / ٣١٦، الرقم: ٣١٧٢٢، والبزار فى المسند، ٤ / ٣٠١، الرقم: ١٩٧٨، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٤ / ٣٨٤، الرقم: ٤٥٠١، وأبويعلى فى المسند، ٩ / ٢٥٣، الرقم: ٥٣٧٢، والشاشى فى المسند، ١ / ٣٥٨، الرقم: ٣٤٦، واللالكائى فى اعتقاد أهل السنة، ٤ / ٨٠٣، الرقم: ١٤٧٩، وأبو المحاسن فى معتصر المختصر، ١ / ٨، والبيهقى فى الاعتقاد، ١ / ٢٧٢۔

الحديث رقم ٨: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فى الإسلام، ٣ / ١٣٠٩۔١٣١٠، الرقم: ٣٣٧٩۔٣٣٨٠، ٥٣١٦، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: فى معجزات النبى ﷺ، ٤ / ١٧٨٣، الرقم: ←

فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ. قَالَ قَتَادَةُ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: ثَلَاثَ مِائَةٍ، أَوْ زُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں پانی کا ایک برتن پیش کیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زوراء کے مقام پر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برتن کے اندر اپنا دستِ مبارک رکھ دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک انگلیوں کے درمیان سے پانی کے چشمے پھوٹ نکلے اور تمام لوگوں نے وضو کر لیا۔ حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ کتنے (لوگ) تھے؟ انہوں نے جواب دیا: تین سو یا تین سو کے لگ بھگ۔''

٩/٧٥٣۔ عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ، فَنَزَحْنَاهَا حَتَّى لَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً، فَجَلَسَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلَى شَفِيرِ الْبِئْرِ فَدَعَا بِمَاءٍ، فَمَضْمَضَ وَمَجَّ فِي الْبِئْرِ، فَمَكَثْنَا غَيْرَ بَعِيدٍ، ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَتَّى رَوِيْنَا، وَرَوَتْ أَوْ صَدَرَتْ رَكَائِبُنَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ واقعہ حدیبیہ کے روز ہماری تعداد چودہ سو تھی۔ ہم حدیبیہ کے کنویں سے پانی نکالتے رہے یہاں تک کہ ہم نے اس میں پانی کا ایک

------ ٢٢٧٩، والترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: (٦)، ٥/٥٩٦، الرقم: ٣٦٣١، ومالك فی الموطأ، ١/٣٢، الرقم: ٦٢، والشافعی فی المسند، ١/١٥، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣/١٣٢، الرقم: ١٢٣٧٠، والبیهقی فی السنن الکبری، ١/١٩٣، الرقم: ٨٧٨، وابن أبی شیبة فی المصنف، ٦/٣١٦، الرقم: ٣١٧٢٤۔

الحدیث رقم ٩: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فی الإسلام، ٣/١٣١١، الرقم: ٣٣٨٤۔

قطرہ بھی نہ چھوڑا۔ (صحابہ کرام پانی ختم ہو جانے سے پریشان ہو کر بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے) سو حضور نبی اکرم ﷺ کنویں کے منڈیر پر آ بیٹھے اور پانی طلب فرمایا: اس سے کلی فرمائی اور وہ پانی کنویں میں ڈال دیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد (پانی اس قدر اوپر آ گیا کہ) ہم اس سے پانی پینے لگے، یہاں تک کہ خوب سیراب ہوئے اور ہمارے سواریوں کے جانور بھی سیراب ہو گئے۔‘‘

٧٥٤ / ١٠۔ عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: إِنَّ أَبِي تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا، وَلَيْسَ عِنْدِي إِلَّا مَا يُخْرِجُ نَخْلُهُ، وَلَا يَبْلُغُ مَا يُخْرِجُ سِنِيْنَ مَا عَلَيْهِ، فَانْطَلِقْ مَعِي لِكَي لَا يُفْحِشَ عَلَيَّ الْغُرَمَاءُ، فَمَشَى حَوْلَ بَيْدَرٍ مِنْ بَيَادِرِ التَّمْرِ فَدَعَا، ثُمَّ آخَرَ، ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: انْزِعُوْهُ فَأَوْفَاهُمُ الَّذِي لَهُمْ، وَبَقِيَ مِثْلُ مَا أَعْطَاهُمْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد محترم (حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ) وفات پا گئے اور ان کے اوپر قرض تھا۔ سو میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میرے والد نے (وفات کے بعد) پیچھے قرضہ چھوڑا ہے اور میرے پاس (اس کی ادائیگی کے لئے) کچھ بھی نہیں ماسوائے جو کھجور کے (چند) درختوں سے پیداوار حاصل ہوتی ہے اور ان سے کئی سال میں بھی قرض ادا نہیں ہو گا۔ آپ ﷺ میرے ساتھ تشریف لے چلیں تاکہ قرض خواہ مجھ پر سختی نہ کریں سو آپ ﷺ (ان کے ساتھ تشریف لے گئے اور ان کے) کھجوروں کے ڈھیروں میں سے ایک ڈھیر کے گرد پھرے اور دعا کی پھر دوسرے ڈھیر (کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا) اس کے بعد آپ ﷺ ایک ڈھیر پر بیٹھ گئے اور فرمایا: قرض خواہوں کو ماپ کر دیتے جاؤ سو سب قرض خواہوں کا پورا قرض ادا کر دیا گیا اور اتنی ہی کھجوریں

الحديث رقم ١٠: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فى الإسلام، ٣ / ١٣١٢، الرقم: ٣٣٨٧، وفى كتاب: البيوع، باب: الكيل على البائع والمعطي، ٢ / ٧٤٨، الرقم: ٢٠٢٠، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣ / ٣٦٥، الرقم: ١٤٩٧٧.

بچ بھی گئیں جتنی کہ قرض میں دی تھیں۔‘‘

٧٥٥ / ١١۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِي اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُوْحَى إِلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ رضي الله عنه فَلَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اللَّهُمَّ إِنَّ عَلِيًّا فِي طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِكَ فَارْدُدْ عَلَيْهِ الشَّمْسَ قَالَتْ أَسْمَاءُ رضي الله عنها: فَرَأَيْتُهَا غَرَبَتْ وَرَأَيْتُهَا طَلَعَتْ بَعْدَ مَا غَرَبَتْ.

رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہو رہی تھی اور آپ ﷺ کا سر اقدس حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا وہ عصر کی نماز نہ پڑھ

الحديث رقم ١١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٤ / ١٤٧، الرقم: ٣٩٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨ / ٢٩٧، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٥ / ٢٠٥، وابن كثير في البداية والنهاية، ٦ / ٨٣، والقاضي عياض في الشفاء، ١ / ٤٠٠، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢ / ١٣٧، والحلبي في السيرة الحلبية، ٢ / ١٠٣، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٥ / ١٩٧۔

رواه الطبراني بأسانيد، ورجال أحدهما رجال الصحيح غير إبراهيم بن حسن، وهو ثقة، وثّقهٗ ابن حبان، ورواه الطحاوي في مشكل الآثار (٢ / ٩، ٤ / ٣٨٨۔ ٣٨٩) وللحديث طرق أخرى عن أسماء، وعن أبي هريرة، وعليّ ابن أبي طالب، وأبي سعيد الخدري رضي الله عنهم۔

وقد جمع طرقه أبو الحسن الفضلي، وعبيد الله بن عبد الله الحسكا المتوفى سنة (٤٧٠) في (مسألة في تصحيح حديث ردّ الشمس)، والسيوطي في (كشف اللبس عن حديث الشمس)۔ وقال السيوطي: في الخصائص الكبرى (٢ / ١٣٧): أخرجه ابن منده، وابن شاهين، والطبراني بأسانيد بعضها على شرط الصحيح۔ وقال الشيباني في حدائق الأنوار (١ / ١٩٣): أخرجه الطحاوي في مشكل الحديث والآثار۔ بإسنادين صحيحين۔

وقال الإمام النووي في شرح مسلم (١٢ / ٥٢): ذكر القاضي رحمه الله: أن نبينا ﷺ حبست له الشمس مرّتين...... ذكر ذلك الطحاوي وقال: رواته ثقات۔

سکے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا اس پر سورج واپس لوٹا دے۔ حضرت اسماء فرماتی ہیں: میں نے اسے غروب ہوتے ہوئے بھی دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ وہ غروب ہونے کے بعد دوبارہ طلوع ہوا۔‘‘

٧٥٦ / ١٢۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ أَهْلُ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ لَهُمْ جَمَلٌ يَسْنُوْنَ عَلَيْهِ، وَإِنَّ الْجَمَلَ اسْتُصْعِبَ عَلَيْهِمْ فَمَنَعَهُمْ ظَهْرَهُ، وَإِنَّ الْأَنْصَارَ جَاؤُوْا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالُوْا: إِنَّهُ كَانَ لَنَا جَمَلٌ نُسْنِي عَلَيْهِ وَإِنَّهُ اسْتُصْعِبَ عَلَيْنَا وَمَنَعَنَا ظَهْرَهُ، وَقَدْ عَطَشَ الزَّرْعُ وَالنَّخْلُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: قُوْمُوْا فَقَامُوْا فَدَخَلَ الْحَائِطَ وَالْجَمَلُ فِي نَاحِيَةٍ، فَمَشَى النَّبِيُّ ﷺ نَحْوَهُ. فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، إِنَّهُ قَدْ صَارَ مِثْلَ الْكَلْبِ، وَإِنَّا نَخَافُ عَلَيْكَ صَوْلَتَهُ، فَقَالَ: لَيْسَ عَلَيَّ مِنْهُ بَأْسٌ، فَلَمَّا نَظَرَ الْجَمَلُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَقْبَلَ نَحْوَهُ حَتَّى خَرَّ سَاجِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِنَاصِيَتِهِ أَذَلَّ مَا كَانَتْ قَطُّ حَتَّى أَدْخَلَهُ فِي الْعَمَلِ، فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَذِهِ بَهِيْمَةٌ لَا تَعْقِلُ تَسْجُدُ لَكَ وَنَحْنُ نَعْقِلُ فَنَحْنُ أَحَقُّ أَنْ نَسْجُدَ لَكَ؟ وفي رواية: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، نَحْنُ أَحَقُّ بِالسُّجُوْدِ لَكَ مِنَ الْبَهَائِمِ. فَقَالَ: لَا يَصْلُحُ

الحديث رقم ١٢: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٣ / ١٥٨، الرقم: ١٢٦٣٥، والدارمى فى السنن، باب: (٤)، ما أكرم الله به نبيه من إيمان الشجر به والبهائم والجن، ١ / ٢٢، الرقم: ١٧، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٩ / ٨١، الرقم: ٩١٨٩، وعبد بن حميد فى المسند، ١ / ٣٢٠، الرقم: ١٠٥٣، والمقدسى فى الأحاديث المختارة، ٥ / ٢٦٥، الرقم: ١٨٩٥، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٣ / ٣٥، الرقم: ٢٩٧٧، والحسينى فى البيان والتعريف، ٢ / ١٧١، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩ / ٤، ٩، والمناوى فى فيض القدير، ٥ / ٣٢٩.

لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ وَلَوْ صَلَحَ لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا مِنْ عِظَمِ حَقِّهِ عَلَيْهَا...... الحديث.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَنَحْوَهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری گھرانے میں ایک اونٹ تھا جس پر (وہ کھیتی باڑی کے لئے) پانی بھرا کرتے تھے، وہ ان کے قابو میں نہ رہا اور انہیں اپنی پشت (پانی لانے کے لئے) استعمال کرنے سے روک دیا۔ انصار صحابہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ہمارا ایک اونٹ تھا ہم اس سے کھیتی باڑی کے لئے پانی لانے کا کام لیتے تھے اور وہ ہمارے قابو میں نہیں رہا اور اب وہ خود سے کوئی کام نہیں لینے دیتا، ہمارے کھیت کھلیان اور باغ پانی کی قلت کے باعث سوکھ گئے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا: اٹھو، پس سارے اٹھ کھڑے ہوئے (اور اس انصاری کے گھر تشریف لے گئے)۔ آپ ﷺ احاطہ میں داخل ہوئے تو اونٹ جو ایک کونے میں کھڑا تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ اونٹ کی طرف چل پڑے تو انصار کہنے لگے: (یا رسول اللہ!) یہ اونٹ کتے کی طرح باؤلا ہو چکا ہے اور ہمیں اس کی طرف سے آپ پر حملہ کا خطرہ ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اس سے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ اونٹ نے جیسے ہی حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو آپ ﷺ کی طرف بڑھا یہاں تک (قریب آ کر) آپ ﷺ کے سامنے سجدہ میں گر پڑا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے پیشانی سے پکڑا اور حسب سابق دوبارہ کام پر لگا دیا۔ صحابہ کرام نے یہ دیکھ کر آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ تو بے عقل جانور ہوتے ہوئے بھی آپ کو سجدہ کر رہا ہے اور ہم تو عقلمند ہیں اس سے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں اور ایک روایت میں ہے کہ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم جانوروں سے زیادہ آپ کو سجدہ کرنے کے حقدار ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی فردِ بشر کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی بشر کو سجدہ کرے اور اگر کسی بشر کا بشر کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں بیوی کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو اس کی قدر و منزلت کی وجہ سے سجدہ کرے جو کہ اسے بیوی پر حاصل ہے۔''

٧٥٧ / ١٣۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ أُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُهْدِي لِلنَّبِيِّ ﷺ فِي

الحديث رقم ١٣: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: فی معجزات النبي ﷺ، ٤ / ١٧٨٤، الرقم: ٢٢٨٠، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ٣٤٠، ←

عُكَّةٍ لَهَا سَمْنًا. فَيَأْتِيهَا بَنُوهَا فَيَسْأَلُونَ الْأُدْمَ. وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ، فَتَعْمِدُ إِلَى الَّذِي كَانَتْ تُهْدِي فِيهِ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَتَجِدُ فِيهِ سَمْنًا. فَمَا زَالَ يُقِيمُ لَهَا أُدْمَ بَيْتِهَا حَتَّى عَصَرَتْهُ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: عَصَرْتِيهَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: لَوْ تَرَكْتِيهَا مَا زَالَ قَائِمًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اُم مالک رضی اللہ عنہا حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک چمڑے کے برتن میں گھی بھیجا کرتی تھیں، ان کے بیٹے آ کر ان سے سالن مانگتے، ان کے پاس کوئی چیز نہیں ہوتی تھی، تو جس چمڑے کے برتن میں وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے گھی بھیجا کرتیں اس کا رخ کرتیں اس میں انہیں گھی مل جاتا، ان کے گھر میں سالن کا مسئلہ اسی طرح حل ہوتا رہا یہاں تک کہ انہوں نے ایک دن اس چمڑے کے برتن کو نچوڑ لیا پھر وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے چمڑے کے برتن کو نچوڑ لیا؟ انہوں نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اسے اسی طرح رہنے دیتیں تو اس سے ہمیشہ (گھی) ملتا رہتا۔‘‘

٧٥٨ / ١٤۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَطْعِمُهُ، فَأَطْعَمَهُ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيرٍ. فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَأْكُلُ مِنْهُ وَامْرَأَتُهُ وَضَيْفُهُمَا، حَتَّى كَالَهُ. فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر کچھ کھانا طلب کیا۔ آپ ﷺ نے اسے نصفِ وسق (ایک سو

.... ٣٤٧، الرقم: ١٤٧٠٥، ١٤٧٨٢، والعسقلانی فی تهذيب التهذيب، ١٢ / ٥٠٥، الرقم: ٢٩٨٤، وفی فتح الباری، ١١ / ٢٨١، وفی الإصابة، ٨ / ٢٩٨، الرقم: ١٢٢٣٩.

الحديث رقم ١٤: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: فی معجزات النبي ﷺ، ٤ / ١٧٨٤، الرقم: ٢٢٨١، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ٣٣٧، ٣٤٧، الرقم: ١٤٦٦١، ١٤٧٨٣.

بیس کلو گرام) جو دے دیئے۔ وہ شخص اس کی بیوی اور ان دونوں کے (ہاں آنے والے) مہمان بھی (ایک عرصہ تک) وہی جو کھاتے رہے یہاں تک کہ ایک دن اس نے وہ جو ماپ لئے۔ پھر وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اس کو نہ ماپتے تو تم وہ جو کھاتے رہتے اور وہ یونہی (ہمیشہ) باقی رہتے۔‘‘

۷۵۹ / ۱۵۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ، وَمَعَهُ رَجُلَانِ يُقَاتِلَانِ عَنْهُ، عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيْضٌ، كَأَشَدِّ الْقِتَالِ، مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ يَعْنِي جِبْرِيْلَ وَمِيكَائِيْلَ عليهما السلام. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی الله عنه روایت کرتے ہیں کہ جنگ اُحد کے روز میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس دو ایسے حضرات کو دیکھا جو آپ ﷺ کی جانب سے لڑ رہے تھے انہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے بڑی بہادری سے برسرِ پیکار تھے میں نے انہیں اس سے پہلے دیکھا تھا نہ بعد میں یعنی وہ جبرائیل و میکائیل علیہما السلام تھے۔‘‘

۷۶۰ / ۱۶۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه: في رواية طويلة أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ شَاوَرَ، حِيْنَ بَلَغَنَا إِقْبَالُ أَبِي سُفْيَانَ، وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رضی الله عنه فَقَالَ: وَالَّذِي

الحديث رقم ۱۵: أخرجه البخاري فى الصحيح، كتاب: المغازى، باب: إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلاَ وَاللهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ، [آل عمران، ۳: ۱۲۲]، ۴/۱۴۸۹، الرقم: ۳۸۲۸، وفى كتاب: اللباس، باب: الثياب البيض، ۵/۲۱۹۲، الرقم: ۵۴۸۸، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: فى قتال جبريل وميكائيل عن النبى ﷺ يوم أحد، ۴/۱۸۰۲، الرقم: ۲۳۰۶، وأحمد بن حنبل فى المسند، ۱/۱۷۱، الرقم: ۱۴۶۸، والشاشى فى المسند، ۱/۱۸۵، الرقم: ۱۳۳، والأصبهاني فى دلائل النبوة، ۱/۵۱، الرقم: ۳۴، والخطيب التبريزى فى مشكاة المصابيح، ۲/۳۸۲، الرقم: ۷۵۷۵، والذهبى فى سير أعلام النبلاء، ۱/۱۰۷۔

الحديث رقم ۱۶: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة بدر، ۳/۱۴۰۳، الرقم: ۱۷۷۹، ونحوه فى كتاب: الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب: عرض مقعد الميت من الجنة أو النار عليه وإثبات عذاب القبر والتعوذ منه، ۴/۲۲۰۲، الرقم: ۲۸۷۳، وأبو داود فى السنن، كتاب الجهاد، باب: فى الأسير ←

نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُخِيْضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا. وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا. قَالَ: فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ النَّاسَ، فَانْطَلَقُوْا حَتَّى نَزَلُوْا بَدْرًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ قَالَ: وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ، هَاهُنَا وَهَاهُنَا. قَالَ: فَمَا مَاتَ أَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب ہمیں ابوسفیان کے (قافلہ کی شام سے) آنے کی خبر پہنچی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام سے مشورہ فرمایا۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر آپ ہمیں سمندر میں گھوڑے ڈالنے کا حکم دیں تو ہم سمندر میں گھوڑے ڈال دیں گے، اگر آپ ہمیں برک الغماد پہاڑ سے گھوڑوں کے سینے ٹکرانے کا حکم دیں تو ہم ایسا بھی کریں گے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو بلایا لوگ آئے اور وادی بدر میں اُترے۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ فلاں کافر کے گرنے کی جگہ ہے، آپ ﷺ زمین پر اس جگہ اور کبھی اس جگہ اپنا دستِ اقدس رکھتے، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر (دوسرے دن دورانِ جنگ) کوئی کافر حضور نبی اکرم ﷺ کی بتائی ہوئی جگہ سے ذرا برابر بھی ادھر ادھر نہیں مرا۔‘‘

...... ينال منه ويضرب ويقرن، ٣/ ٥٨، الرقم: ٢٠٧١، والنسائى فى السنن، كتاب: الجنائز، باب: أرواح المؤمنين، ٤/ ١٠٨، الرقم: ٢٠٧٤، وفى السنن الكبرى، ١/ ٦٦٥، الرقم: ٢٢٠١، وابن حبان فى الصحيح، ١١/ ٢٤، الرقم: ٤٧٢٢، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/ ٢١٩، الرقم: ١٣٣٢٠، والبزار فى المسند، ١/ ٣٤٠، الرقم: ٢٢٢، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٧/ ٣٦٢، الرقم: ٣٦٧٠٨، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٨/ ٢١٩، الرقم: ٨٤٥٣، وفى المعجم الصغير، ٢/ ٢٣٣، الرقم: ١٠٨٥، وأبو يعلى فى المسند، ٦/ ٦٩، الرقم: ٣٣٢٢، وابن الجوزى فى صفوة الصفوة، ١/ ١٠٢، والخطيب التبريزي فى مشكاة المصابيح، ٢/ ٣٨١، الرقم: ٥٨٧١۔

٧٦١/ ١٧. عَنْ جَابِرٍ ﷺ في رواية طويلة قَالَ: سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَتَّى نَزَلَ وَادِيًا أَفْيَحَ. فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقْضِي حَاجَتَهُ. فَاتَّبَعْتُهُ بِإِدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ. فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَتِرُ بِهِ فَإِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِي. فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى إِحْدَاهُمَا فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا. فَقَالَ: انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ. فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيْرِ الْمَخْشُوْشِ، الَّذِي يُصَانِعُ قَائِدَهُ. حَتَّى أَتَى الشَّجَرَةَ الْأُخْرَى. فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا. فَقَالَ: انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَذٰلِكَ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا، قَالَ: الْتَئِمَا عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ فَالْتَأَمَتَا. فَجَلَسْتُ أُحَدِّثُ نَفْسِي. فَحَانَتْ مِنِّي لَفْتَةٌ، فَإِذَا أَنَا بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ مُقْبِلًا. وَإِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا. فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلَى سَاق. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا جَابِرُ، هَلْ رَأَيْتَ مَقَامِي؟ قُلْتُ: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: فَانْطَلِقْ إِلَى الشَّجَرَتَيْنِ فَاقْطَعْ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا. فَأَقْبِلْ بِهِمَا. حَتَّى إِذَا قُمْتَ مَقَامِي فَأَرْسِلْ غُصْنًا عَنْ يَمِيْنِكَ وَعَنْ يَسَارِك. قَالَ جَابِرٌ: فَقُمْتُ فَأَخَذْتُ حَجَرًا فَكَسَرْتُهُ وَحَسَرْتُهُ. فَانْذَلَقَ لِي. فَأَتَيْتُ الشَّجَرَتَيْنِ فَقَطَعْتُ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا. ثُمَّ أَقْبَلْتُ أَجُرُّهُمَا حَتَّى قُمْتُ مَقَامَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، أَرْسَلْتُ غُصْنًا عَنْ

الحديث رقم ١٧: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الزهد والرقائق، باب: حديث جابر الطويل، وقصة أبي اليَسَر، ٤/ ٢٣٠٦، الرقم: ٣٠١٢، وابن حبان فى الصحيح، ١٤/ ٤٥٥-٤٥٦، الرقم: ٦٥٢٤، والبيهقى فى السنن الكبرى، ١/ ٩٤، الرقم: ٤٥٢، والأصبهاني فى دلائل النبوة، ١/ ٥٣-٥٥، الرقم: ٣٧، وابن عبد البر فى التمهيد، ١/ ٢٢٢، والخطيب التبريزى فى مشكاة المصابيح، ٢/ ٣٨٣، الرقم: ٥٨٨٥.

يَمِيْنِي وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِي، ثُمَّ لَحِقْتُهُ فَقُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَعَمَّ ذَاكَ؟ قَالَ: إِنِّي مَرَرْتُ بِقَبْرَيْنِ يُعَذِّبَانِ. فَأَحْبَبْتُ: بِشَفَاعَتِي، أَنْ يُرَفَّهَ عَنْهُمَا مَا دَامَ الغُصْنَانِ رَطْبَيْنِ..... الحديث. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ (ایک غزوہ) کے سفر پر روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم ایک کشادہ وادی میں پہنچے۔ حضور نبی اکرم ﷺ رفع حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ میں پانی وغیرہ لے کر آپ ﷺ کے پیچھے گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے (اردگرد) دیکھا لیکن آپ ﷺ کو پردہ کے لئے کوئی چیز نظر نہ آئی، وادی کے کنارے دو درخت تھے، حضور نبی اکرم ﷺ ان میں سے ایک درخت کے پاس گئے۔ آپ ﷺ نے اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ پکڑی اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کے حکم سے میری اطاعت کر۔ وہ درخت اس اونٹ کی طرح آپ ﷺ کا فرمانبردار ہوگیا جس کی ناک میں نکیل ہو اور وہ اپنے ہانکنے والے کے تابع ہوتا ہے پھر آپ ﷺ دوسرے درخت کے پاس گئے اور اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ پکڑ کر فرمایا: اللہ کے اذن سے میری اطاعت کر، وہ درخت بھی پہلے درخت کی طرح آپ ﷺ کے تابع ہو گیا یہاں تک کر جب آپ ﷺ دونوں درختوں کے درمیان پہنچے تو آپ ﷺ نے ان دونوں درختوں کو ملا دیا اور فرمایا: اللہ کے اذن سے جڑ جاؤ، سو وہ دونوں درخت جڑ گئے، میں وہاں بیٹھا اپنے آپ سے باتیں کر رہا تھا، میں نے اچانک دیکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لا رہے ہیں اور وہ دونوں درخت اپنے اپنے سابقہ اصل مقام پر کھڑے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے جابر! تم نے وہ مقام دیکھا تھا جہاں میں کھڑا تھا۔ میں نے عرض کیا: جی! یا رسول اللہ! فرمایا: ان دونوں درختوں کے پاس جاؤ اور ان میں سے ہر ایک کی ایک ایک شاخ کاٹ کر لاؤ اور جب اس جگہ پہنچو جہاں میں کھڑا تھا تو ایک شاخ اپنی دائیں جانب اور ایک شاخ اپنی بائیں جانب ڈال دینا۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ میں نے کھڑے ہو کر ایک پتھر توڑا اور تیز کیا، پھر میں ان درختوں کے پاس گیا اور ہر ایک سے ایک شاخ توڑی، پھر میں انہیں گھسیٹ کر حضور نبی اکرم ﷺ کے کھڑے ہونے کی جگہ لایا اس جگہ ایک شاخ دائیں جانب اور ایک شاخ بائیں جانب ڈال دی اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آپ کے حکم پر عمل کر دیا ہے۔ مگر اس عمل کا سبب کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس جگہ دو قبروں کے پاس سے

گزرا جن میں قبر والوں کو عذاب ہو رہا تھا، میں نے چاہا کہ میری شفاعت کے سبب جب تک وہ شاخیں سرسبز و تازہ رہیں ان کے عذاب میں کمی رہے۔‘‘

٧٦٢ / ١٨۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم نَعَى زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ، فَقَالَ: أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيْبَ، ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِيْبَ، ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيْبَ. وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ: حَتَّى أَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللهِ، حَتَّى فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِمْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زید، حضرت جعفر اور حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہم کے متعلق خبر آنے سے پہلے ہی ان کے شہید ہو جانے کے متعلق لوگوں کو بتا دیا تھا چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اب جھنڈا زید نے سنبھالا ہوا ہے لیکن وہ شہید ہو گئے۔ اب جعفر نے جھنڈا سنبھال لیا ہے اور وہ بھی شہید ہو گئے۔ اب ابن رواحہ نے جھنڈا سنبھالا ہے اور وہ بھی جام شہادت نوش کر گئے۔ یہ فرماتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چشمانِ مبارک اشک بار تھیں۔ (پھر فرمایا) یہاں تک کہ اب اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار (حضرت خالد بن ولید) نے جھنڈا سنبھال لیا ہے اور اس کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے کافروں پر فتح عطا

الحديث رقم ١٨: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: المغازی، باب: غزوة مؤته من أرض الشام، ٤ / ١٥٥٤، الرقم: ٤٠١٤، وفی کتاب: الجنائز، باب: الرجل ينعی إلی أهل الميت بنفسه، ١ / ٤٢٠، الرقم: ١١٨٩، وفی کتاب: الجهاد، باب: تمنی الشهادة، ٣ / ١٠٣٠، الرقم: ٢٦٤٥، وفی باب: من تأمر فی الحرب من غير إمرة إذا خاف العدو، ٣ / ١١١٥، الرقم: ٢٨٩٨، وفی کتاب: المناقب، باب علامات النبوة فی الإسلام، ٣ / ١٣٢٨، الرقم: ٣٤٣١، وفی کتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب خالد بن الوليد رضی الله عنه، ٣ / ١٣٧٢، الرقم: ٣٥٤٧، ونحوه النسائی فی السنن الکبری، ٥ / ١٨٠، الرقم: ٨٦٠٤، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ٢٠٤، الرقم: ١٧٥٠، والحاکم فی المستدرک، ٣ / ٣٣٧، الرقم: ٥٢٩٥، وقال: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، والطبرانی فی المعجم الکبير، ٢ / ١٠٥، الرقم: ١٤٥٩-١٤٦١، والخطيب التبريزی فی مشکاة المصابيح، ٢ / ٣٨٤، الرقم: ٥٨٨٧۔

فرمائی۔‘‘

٧٦٣ / ١٩۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه في رواية طويلة قَالَ: إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَكْتُبُ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ، وَلَحِقَ بِالْمُشْرِكِيْنَ، وَقَالَ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِمُحَمَّدٍ إِنْ كُنْتُ لَأَكْتُبُ مَاشِئْتُ فَمَاتَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ الْأَرْضَ لَمْ تَقْبَلْهُ وَقَالَ أَنَسٌ: فَأَخْبَرَنِي أَبُوْ طَلْحَةَ أَنَّهُ أَتَى الْأَرْضَ الَّتِي مَاتَ فِيْهَا فَوَجَدَهُ مَنْبُوْذًا، فَقَالَ: مَا شَأْنُ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: دَفَنَّاهُ مِرَارًا فَلَمْ تَقْبَلْهُ الْأَرْضُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی جو حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے کتابت کیا کرتا تھا وہ اسلام سے مرتد ہو گیا اور مشرکوں سے جا کر مل گیا اور کہنے لگا: میں تم میں سب سے زیادہ محمد مصطفیٰ کو جاننے والا ہوں میں ان کے لئے جو چاہتا تھا لکھتا تھا سو وہ شخص جب مر گیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے زمین قبول نہیں کرے گی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہیں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بتایا وہ اس جگہ آئے جہاں وہ مرا تھا تو دیکھا اس کی لاش قبر سے باہر پڑی تھی۔ پوچھا اس (لاش) کا کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے کہا: ہم نے اسے کئی بار دفن کیا مگر زمین نے اسے قبول نہیں کیا۔‘‘

٧٦٤ / ٢٠۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: بِمَ أَعْرِفُ أَنَّكَ نَبِيٌّ؟ قَالَ: إِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ

الحديث رقم ١٩: أخرجه مسلم نحوه فى الصحيح، كتاب: صفات المنافقين وأحكامهم، ٤ / ٢١٤٥، الرقم: ٢٧٨١، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣ / ١٢٠، الرقم: ١٢٢٣٦، ١٣٣٤٨، والبيهقى فى السنن الصغرى، ١ / ٥٦٨، الرقم: ١٠٥٤، وعبد بن حميد فى المسند، ١ / ٣٨١، الرقم: ١٢٧٨، وأبو المحاسن فى معتصر المختصر، ٢ / ١٨٨، والخطيب التبريزى فى مشكاة المصابيح، ٢ / ٣٨٧، الرقم: ٥٧٩٨.

الحديث رقم ٢٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في آيات إثبات نبوة النبي ﷺ وما قد خصه الله ﷻ، ٥ / ٥٩٤، الرقم: ٣٦٢٨، والحاكم في المستدرك، ٢ / ٦٧٦، الرقم: ٤٢٣٧، والطبراني في المعجم ←

هَذِهِ النَّخْلَةِ، أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُوْلُ اللهِ؟ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتَّى سَقَطَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ارْجِعْ. فَعَادَ، فَأَسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: مجھے کیسے علم ہوگا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں کھجور کے اس درخت پر لگے ہوئے اس کے گچھے کو بلاؤں تو کیا تو گواہی دے گا کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟ پھر آپ ﷺ نے اسے بلایا تو وہ درخت سے اترنے لگا یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے قدموں میں آ گرا۔ پھر آپ ﷺ نے اسے فرمایا: واپس چلے جاؤ۔ تو وہ واپس چلا گیا۔ اس اعرابی نے (نباتات کی محبت و اطاعتِ رسول کا یہ منظر) دیکھ کر اسلام قبول کر لیا۔''

٧٦٥ / ٢١۔ عَنْ أَبِي زَيْدِ بْنِ أَخْطَبَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَسَحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدَهُ عَلَى وَجْهِي وَدَعَا لِي، قَالَ عَزْرَةُ: إِنَّهُ عَاشَ مِائَةً وَعِشْرِيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ إِلَّا شَعَرَاتٌ بِيْضٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ابو زید اخطب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست اقدس میرے چہرے پر پھیرا اور میرے لئے دعا فرمائی، عزرہ (راوی) کہتے ہیں کہ ابو زید ایک سو بیس سال زندہ رہے اور ان کے سر میں صرف چند بال سفید تھے۔''

......الكبير، ١٢ / ١١٠، الرقم: ١٢٦٢٢، والبخاري في التاريخ الكبير، ٣ / ٣، الرقم: ٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٩ / ٥٣٨، ٥٣٩، الرقم: ٥٢٧، والبيهقي في الاعتقاد، ١ / ٤٨، والخطيب التبريزى في مشكاة المصابيح، ٢ / ٣٩٤، الرقم: ٥٩٢٤۔

الحديث رقم ٢١: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: (٦)، ٥ / ٥٩٤، الرقم: ٣٦٢٩، والطبرانى المعجم الكبير، ١٧ / ٢٧، الرقم: ٤٥، ونحوه فى المعجم الكبير، ١٨ / ٢١، الرقم: ٣٥، الشيبانى فى الآحاد والمثانى، ٤ / ١٩٩، الرقم: ٢١٨٢، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩ / ٤١٢۔

٧٦٦ / ٢٢۔ عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانَ رضی الله عنه أَنَّهُ أُصِيْبَتْ عَيْنُهُ يَوْمَ بَدْرٍ، فَسَالَتْ حَدَقَتُهُ عَلَى وَجْنَتِهِ، فَأَرَادُوْا أَنْ يَقْطَعُوْهَا، فَسَأَلُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: لَا، فَدَعَا بِهِ، فَغَمَزَ حَدَقَتَهُ بِرَاحَتِهِ، فَكَانَ لَا يُدْرَى أَيُّ عَيْنَيْهِ أُصِيْبَتْ. رَوَاهُ أَبُوْيَعْلَى.

’’حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ بدر کے دن (تیر لگنے سے) ان کی آنکھ ضائع ہوگئی اور ڈھیلا نکل کر چہرے پر بہہ گیا۔ دیگر صحابہ نے اسے کاٹ دینا چاہا۔ تو رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے منع فرما دیا۔ پھر آپ ﷺ نے دعا فرمائی اور آنکھ کو دوبارہ اس کے مقام پر رکھ دیا۔ سو حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ اس طرح ٹھیک ہوگئی کہ معلوم بھی نہ ہوتا تھا کہ کون سی آنکھ خراب ہے۔‘‘

٧٦٧ / ٢٣۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی الله عنه قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى أَبِي رَافِعٍ الْيَهُوْدِيِّ رِجَالًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَتِيْكٍ رضی الله عنه، وَكَانَ أَبُوْ رَافِعٍ يُؤْذِي رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَيُعِيْنُ عَلَيْهِ، وَكَانَ فِي حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ...... (قَالَ: عَبْدُ اللهِ بْنُ عَتِيْكٍ رضی الله عنه فِي قِصَّةِ قَتْلِ أَبِي

الحديث رقم ٢٢: أخرجه أبويعلى فى المسند، ٣/ ١٢٠، الرقم: ١٥٤٩، وأبوعوانة فى المسند، ٤ / ٣٤٨، الرقم: ٦٩٢٩، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٨/ ٢٩٧، وابن سعد فى الطبقات الكبرى، ١/ ١٨٧، والذهبى فى سير أعلام النبلاء، ٢/ ٣٣٣، والعسقلانى فى تهذيب التهذيب، ٧/ ٤٣٠، الرقم: ٨١٤، وفى الإصابة، ٤/ ٢٠٨، الرقم: ٤٨٨٨، وابن قانع فى معجم الصحابة، ٢/ ٣٦١، وابن كثير فى البداية والنهاية، ٣/ ٢٩١۔

الحديث رقم ٢٣: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: المغازى، باب: قتل أبى رافع عبدالله بن أبى الحُقَيْقِ، ٤/ ١٤٨٢، الرقم: ٣٨١٣، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٩/ ٨٠، والأصبهانى فى دلائل النبوة، ١/ ١٢٥، وابن عبد البر فى الاستيعاب، ٣/ ٩٤٦، والطبرى فى تاريخ الأمم والملوك، ٢/ ٥٦، وابن كثير فى البداية والنهاية: ٤/ ١٣٩، وابن تيمية فى الصارم المسلول، ٢/ ٢٩٤۔

رَافِعٍ) فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ: فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ بَابًا بَابًا، حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى دَرَجَةٍ لَهُ فَوَضَعْتُ رِجْلِي وَأَنَا أُرَى قَدْ انْتَهَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ، فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ فَانْكَسَرَتْ سَاقِي فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ...... فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ، فَقَالَ: ابْسُطْ رِجْلَكَ. فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَمَسَحَهَا، فَكَأَنَّهَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ابو رافع یہودی کی (سرکوبی کے لئے اس) طرف چند انصاری مردوں کو بھیجا اور حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کو ان پر امیر مقرر کیا۔ ابو رافع آپ ﷺ کو تکلیف پہنچاتا تھا اور آپ ﷺ کے (دین کے) خلاف (کفار کی) مدد کرتا تھا اور سرزمین حجاز میں اپنے قلعہ میں رہتا تھا......(حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے ابو رافع یہودی کے قتل کی کارروائی بیان کرتے ہوئے فرمایا:) مجھے یقین ہوگیا کہ میں نے اسے قتل کر دیا ہے۔ پھر میں نے ایک ایک کرکے تمام دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ زمین پر آ رہا۔ چاندنی رات تھی میں گر گیا اور میری پنڈلی ٹوٹ گئی تو میں نے اسے عمامہ سے باندھ دیا...... پھر میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ عرض کردیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پاؤں آگے کرو۔ میں نے پاؤں پھیلا دیا۔ آپ ﷺ نے اس پر دستِ کرم پھیرا تو (ٹوٹی ہوئی پنڈلی جڑ گئی اور) پھر کبھی درد تک نہ ہوا۔''

٢٤/٧٦٨۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ لِآلِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَحْشٌ. فَإِذَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَعِبَ وَاشْتَدَّ وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ. فَإِذَا أَحَسَّ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَدْ دَخَلَ، رَبَضَ فَلَمْ يَتَرَمْرَمْ، مَا دَامَ رَسُوْلُ

الحديث رقم ٢٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/١١٢، ١٥٠، الرقم: ٢٤٨٦٢، ٢٥٢١٠، وأبويعلى في المسند، ٨/١٢١، الرقم: ٤٦٦٠، وابن راهويه في المسند، ٣/٦١٧، الرقم: ١١٩٢، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/١٩٥، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/٣١، وابن عبد البر في التمهيد، ٦/٣١٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٣.

اللهِ ﷺ فِي الْبَيْتِ، كَرَاهِيَةَ أَنْ يُؤْذِيَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْيَعْلَى.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی آل (یعنی اہلِ بیت) کے لئے ایک بیل رکھا گیا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لاتے تو وہ کھیلتا کودتا اور (خوشی سے) جوش میں آجاتا اور (حالتِ وجد میں) کبھی آگے بڑھتا اور کبھی پیچھے آتا۔ اور جب وہ یہ محسوس کرتا کہ حضور نبی اکرم ﷺ اندر تشریف لے گئے ہیں تو پھر ساکت کھڑا ہو جاتا اور کوئی حرکت نہ کرتا جب تک کہ آپ ﷺ گھر میں موجود رہتے اس ڈر سے کہ کہیں آپ ﷺ کو تکلیف نہ ہو۔''

٧٦٩ / ٢٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي أَسْمَعُ مِنْكَ حَدِيْثًا كَثِيْرًا أَنْسَاهُ؟ قَالَ: ابْسُطْ رِدَائَكَ. فَبَسَطْتُهُ، قَالَ: فَغَرَفَ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ضُمَّهُ. فَضَمَمْتُهُ، فَمَا نَسِيْتُ شَيْئًا بَعْدَهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

''حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ سے بہت کچھ سنتا ہوں مگر بھول جاتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی چادر پھیلاؤ؟ میں نے اپنی چادر پھیلا دی۔ آپ ﷺ نے (فضا میں) چُلّو بھر بھر کر اس میں ڈال دیئے اور فرمایا: اسے سینے سے لگا لو۔ میں نے ایسا ہی کیا: پس اس کے بعد میں کبھی کچھ نہیں بھولا۔''

٧٧٠ / ٢٦۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما أَنَّ يَهُوْدِيَّةً مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ

الحديث رقم ٢٥: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: العلم، باب: حفظ العلم، ١/٥٦، الرقم: ١١٩، ومسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبى هريرة الدوسى ﷺ، ٤ / ١٩٣٩، الرقم: ٢٤٩١، والترمذى فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب لأبى هريرة ﷺ، ٥/ ٦٨٤، الرقم: ٣٨٣٤-٣٨٣٥، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ١/ ٢٤٧، الرقم: ٨٨١، وأبو يعلى فى المسند، ١١/ ١٢١، الرقم: ٦٢٤٨۔

الحديث رقم ٢٦: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: الديات، باب: فيمن سقى رجلا سماً أو اطعمه فمات أيقاظ منه، ٤/ ١٧، الرقم: ٤٥١٠، والدارمى فى السنن، ١/٤٦، الرقم: ٦٨، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٨/ ٤٦۔

سَمَّتْ شَاةً مَصْلِيَةً ثُمَّ أَهْدَتْهَا لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الذِّرَاعَ فَأَكَلَ مِنْهَا وَأَكَلَ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِهِ مَعَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ارْفَعُوْا أَيْدِيَكُمْ، وَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى الْيَهُوْدِيَّةِ فَدَعَاهَا فَقَالَ لَهَا: أَ سَمَمْتِ هَذِهِ الشَّاةَ؟ قَالَتِ الْيَهُوْدِيَّةُ: مَنْ أَخْبَرَكَ؟ قَالَ: أَخبَرَتْنِي هَذِهِ فِي يَدِي لِلذِّرَاعِ. قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: فَمَا أَرَدْتِ إِلَى ذَلِكَ؟ قَالَتْ: إِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَنْ يَضُرَّهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا اسْتَرَحْنَا مِنْهُ، فَعَفَا عَنْهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَلَمْ يُعَاقِبْهَا ...... الحديث.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اہل خیبر میں سے ایک یہودی عورت نے بکری کے بھنے ہوئے گوشت میں زہر ملایا پھر وہ (زہر آلود گوشت) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کر دیا۔ سو رسول اللہ ﷺ نے اس کی دستی (ران) لی اور اس سے کھانے لگے اور چند دیگر صحابہ بھی کھانے لگے۔ (اسی وقت) رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اپنے ہاتھ (کھانے سے) روک لو اور آپ ﷺ نے اس عورت کی طرف ایک آدمی بھیجا جو اسے بلا کر لایا۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیا تم نے اس گوشت میں زہر ملایا ہے؟ یہودی عورت نے کہا: آپ کو کس نے بتایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس دستی (یعنی بکری کی ران) نے بتایا ہے جو میرے ہاتھ میں ہے۔ عورت نے کہا: ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا اس فعل سے کیا ارادہ تھا؟ اس نے کہا: (میں نے سوچا) اگر آپ نبی ہیں تو زہر ہرگز آپ کو کوئی نقصان نہیں دے گا اور اگر نبی نہیں ہیں تو ہمیں آپ سے نجات مل جائے گی رسول اللہ ﷺ نے اسے معاف فرما دیا اور کوئی سزا نہیں دی۔''

۷۷۱ / ۲۷۔ عَنْ أَبِي زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ

الحديث رقم ۲۷: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٥ / ٧٧، الرقم: ٢١٠١٣، والعسقلانی فی الإصابة، ٤ / ٥٩٩، الرقم: ٥٧٦٣، والمزی فی تهذيب الكمال، ٢١ / ٥٤٢، الرقم: ٤٣٢٦۔

ﷺ: ادْنُ مِنِّي قَالَ: فَمَسَحَ بِيَدِهِ عَلَى رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ. قَالَ: ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ جَمِّلْهُ وَأَدِمْ جَمَالَهُ. قَالَ: فَلَقَدْ بَلَغَ بِضْعًا وَمِئَةَ سَنَةٍ، وَمَا فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ بَيَاضٌ إِلَّا نَبْذٌ يَسِيرٌ وَلَقَدْ كَانَ مُنْبَسِطَ الْوَجْهِ وَلَمْ يَنْقَبِضْ وَجْهُهُ حَتَّى مَاتَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت ابوزید انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: میرے قریب ہو جاؤ۔ پھر میرے سر اور داڑھی پر اپنا دست مبارک پھیرا اور دعا فرمائی: الٰہی! اسے زینت بخش اور اس کے حسن و جمال کو دوام عطا فرما۔ (راوی کہتے ہیں کہ) انہوں نے سو سال سے زیادہ عمر پائی لیکن ان کے سر اور داڑھی کے چند ہی بال سفید ہوئے تھے۔ ان کا چہرہ صاف اور روشن رہا اور تادمِ آخر ایک ذرہ بھر شکن بھی چہرہ پر نمودار نہ ہوئی۔''

فَصْلٌ فِي كَرَامَاتِ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ رضي الله عنهم

﴿اولیاء اور صالحین رضی اللہ عنہم کی کرامات کا بیان﴾

٧٧٢ / ٢٨۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: إِنَّ أَبَابَكْرٍ الصِّدِّيْقَ رضي الله عنه كَانَ نَحَلَهَا جَادَّ عِشْرِيْنَ وَسْقًا مِنْ مَالِهِ بِالْغَابَةِ. فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ: وَاللهِ يَا بُنَيَّةُ مَامِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ غِنًى بَعدِي مِنْكِ وَلَا أَعَزُّ عَلَيَّ فَقْرًا بَعْدِي مِنْكِ. وَإِنِّي كُنْتُ نَحَلْتُكِ جَادَّ عِشْرِيْنَ وَسْقًا. فَلَوْكُنْتِ جَدَدْتِيهِ وَاحْتَزْتِيهِ كَانَ لَكِ وَإِنَّمَا هُوَ الْيَوْمَ مَالُ وَارِثٍ. وَإِنَّمَا هُوَ أَخَوَاكِ وأُخْتَاكِ. فَاقْتَسِمُوْهُ عَلَى كِتَابِ اللهِ. قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: فَقُلْتُ: يَاأَبَتِ، وَاللهِ لَوْكَانَ كَذَا وَكذَا لَتَرَكْتُهُ إِنَّمَا هِيَ أَسْمَاءُ فَمَنِ الْأُخْرَى؟ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ رضي الله عنه: ذُوْبَطْنِ بِنْتِ خَارِجَةَ أُرَاهَا جَارِيَةً فَوَلَدَتْ أُمَّ كُلْثُوْمٍ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَالطَّحَاوِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضور نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مبارکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ نے غابہ (نامی وادی) میں انہیں کھجور کے چند درخت ہبہ کیے جن میں سے بیس وسق کھجوریں آتی تھیں۔ جب حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے فرمایا: اے میری پیاری بیٹی! ایسا دوسرا کوئی نہیں جس کا اپنے بعد غنی ہونا مجھے تم سے زیادہ پسند ہو اور

الحديث رقم ٢٨: أخرجه مالك فى الموطأ، كتاب: الأقضية، باب: مالايجوز من النحل، ٢ / ٧٥٢، الرقم: ١٤٣٨، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٦ / ١٦٩، الرقم: ١١٧٢٨، ١٢٢٦٧، والطحاوى فى شرح معانى الآثار، ٤ / ٨٨، واللالكائي فى كرامات الأولياء، ١ / ١٧٧، الرقم: ٦٢، والعسقلانى فى الإصابة، ٧ / ٥٧٥، الرقم: ١١٠٢٣، والنووى فى تهذيب الأسماء، ٢ / ٥٧٤، الرقم: ١٠٣٠، ١٢٣٩، والزيلعى فى نصب الراية، ٤ / ١٢٢، وأبو جعفر الطبرى فى الرياض النضرة، ٢ / ١٢٣، ٢٥٧، وابن سعد فى الطبقات الكبرى، ٣ / ١٩٤۔

اپنے بعد مجھے کسی کی مفلسی تم سے زیادہ گراں نہیں۔ میں نے تمہیں کچھ درخت دیئے تھے جن سے بیس وسق کھجوریں آتی تھیں۔ اگر تم نے ان پر قبضہ کیا ہوتا تو وہ تمہارے ہو جاتے۔ اب وہ میراث کا مال ہے اور تمہارے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ سو سارے مال کو اللہ کی کتاب (کے حکم) کے مطابق تقسیم کر لینا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: ابا جان! مال خواہ کتنا ہی زیادہ ہوتا میں چھوڑ دیتی لیکن میری بہن تو صرف حضرت اسماء رضی اللہ عنہا ہیں دوسری کون ہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ بنت خارجہ کے پیٹ میں ہے اور میرے خیال میں وہ لڑکی ہے پھر انہوں نے ام کلثوم (نامی) بیٹی کو جنم دیا۔"

٧٧٣ / ٢٩۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما في رواية طويلة فَدَعَا: (أي أَبُوْبَكْرٍ رضي الله عنه) بِالطَّعَامِ فَأَكَلَ وَأَكَلُوْا فَجَعَلُوْا لَا يَرْفَعُوْنَ لُقْمَةً إِلَّا رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْها، فَقَالَ يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ، مَاهَذَا؟ قَالَتْ: لَا وَقُرَّةِ عَيْنِي، لَهِيَ الآنَ أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلَاثِ مَرَّاتٍ، فَأَكَلُوْا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ أَنَّهُ أَكَلَ مِنْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"حضرت عبد الرحمن بن ابو بکر رضی اللہ عنہما سے ایک طویل واقعہ میں مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام (اصحاب صفہ) کی دعوت کی، (اور ان کے ساتھ) آپ نے خود بھی کھانا کھایا اور دوسروں نے بھی۔ ہر لقمہ اٹھانے کے بعد کھانا پہلے سے بھی زیادہ بڑھ جاتا۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے (اپنی بیوی سے جو بنی فراس کے قبیلہ سے تھیں) فرمایا: اے ہمشیرہ بنی فراس! یہ کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اے میری آنکھوں کی

الحديث رقم ٢٩: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: مواقيت الصلاة، باب: السَّمَرِ مَعَ الضَّيفِ وَالأهلِ، ١/ ٢١٦، الرقم: ٥٧٧، وفی كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فی الإسلام، ٣/ ١٣١٢، الرقم: ٣٣٨٨، وفی كتاب: الأدب، باب: مايُكره من الغضب والجزع عند الضيف، ٥/ ٢٢٧٤، الرقم: ٥٧٨٩، وفی كتاب: الأدب، باب: قول الضيف لصاحبه: لَا آكُلُ حَتَّى تَاكُلَ، ٥/ ٢٢٧٤، الرقم: ٥٧٩٠، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الأشربة، باب: إكرام الضيف وفضل إيثاره، ٣/ ١٦٢٧، الرقم: ٢٠٥٧، والبزار فی المسند، ٦/ ٢٢٨، الرقم: ٢٢٦٣، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١/ ١٩٧، الرقم: ١٧٠٢، ١٧١٢.

ٹھنڈک (میرے سرتاج) اس وقت تو یہ کھانا پہلے سے تین گناہ زیادہ ہے چنانچہ ان سب صحابہ نے بھی خوب کھایا اور حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں بھی روانہ کیا جسے حضور نبی اکرم ﷺ نے بھی تناول فرمایا۔‘‘

٧٧٤ / ٣٠۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: مَا سَمِعْتُ عُمَرَ لِشَيءٍ قَطُّ يَقُوْلُ: إِنِّي لَأَظُنُّهُ كَذَا إِلَّا كَانَ كَمَا يَظُنُّ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کوئی ایسی بات نہیں سنی جس کے متعلق انہوں نے فرمایا ہو کہ میرے خیال میں یہ اس طرح ہے اور وہ ان کے خیال کے مطابق نہ نکلی ہو۔‘‘

٧٧٥ / ٣١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَقَدْ كَانَ فِيْمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ نَاسٌ مُحَدَّثُوْنَ، فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَإِنَّهُ عُمَرُ أَي مُلْهَمُوْنَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مِنْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ رضي الله عنها.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

وفي رواية: عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! كَيْفَ مُحَدَّثٌ؟ قَالَ: تَتَكَلَّمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى لِسَانِهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پہلی امتوں

الحديث رقم ٣٠: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: إسلامُ عمرَ بنَ الخطابِ رضي الله عنه، ٣ / ١٤٠٣، الرقم: ٣٦٥٣، والحاكم فى المستدرك، ٣ / ٩٤، الرقم: ٤٥٠٣، واللالكائي فى كرامات الأولياء، ١ / ١١٩، الرقم: ٦٥، والنووى فى رياض الصالحين، ١ / ٥٦٨، الرقم: ١٥١٠۔

الحديث رقم ٣١: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عمر بنَ الخطَّابِ رضي الله عنه، ٣ / ١٣٤٩، الرقم: ٣٤٨٦، وفى كتاب: الأنبياء، باب: أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ: [الكهف: ٩]، ٣ / ١٢٧٩، الرقم: ٣٢٨٢، ومسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر رضي الله عنه، ٤ / ١٨٦٤، الرقم: ٢٣٩٨، والترمذى فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول ــــ

میں ایسے لوگ تھے جن کے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے باتیں القاء کی جاتی تھیں (یعنی انہیں الہام ہوتا تھا) اور میری امت میں اگر کوئی ایسا شخص ہے تو وہ عمر ہے۔‘‘

’’اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں بیان کیا کہ صحابہ کرام نے پوچھا: (یا رسول اللہ!) اس الہام کی کیفیت کیا ہوتی ہے؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کی زبان پر فرشتے بولتے ہیں۔‘‘

٧٧٦ / ٣٢۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى شَيَاطِيْنِ الإِنْسِ وَالْجِنِّ قَدْ فَرُّوْا مِنْ عُمَرَ.

وفي رواية: **قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ (أَوْ لَيَفْرَقُ) مِنْكَ يَا عُمَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.**

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں

------ الله ﷺ، باب: في مناقب عمر بن الخطاب ﷺ، ٥/ ٦٢٢، الرقم: ٣٦٩٣، وابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٣١٧، الرقم: ٦٨٩٤، والحاكم في المستدرك، ٣/ ٩٢، الرقم: ٤٤٩٩، وقال: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ٥٥، الرقم: ٢٤٣٣٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/ ٤٨، الرقم: ٥٧٣٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/ ١٨، الرقم: ٦٧٢٦، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/ ٢٧٨، الرقم: ٤٨٣٩، وابن راهويه في المسند، ٢/ ٤٧٩، الرقم: ١٠٥٨، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٣/ ١٣٨، والنووي في رياض الصالحين، ١/ ٥٦٤، الرقم: ١٥٠٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٦٩، والبيهقي في الاعتقاد، ١/ ٣١٥، والعسقلاني في فتح الباري، ٧/ ٥٠، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ١٠/ ١٢٥.

الحديث رقم ٣٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في مناقب عمر بن الخطاب ﷺ، ٥/ ٦٢١، الرقم: ٣٦٩٠، ٣٦٩١، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/ ٣٠٩، الرقم: ٥٩٥٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٣٥٣، الرقم: ٢٣٠٣٩، وفي فضائل الصحابة، ١/ ٣٣٣، الرقم: ٤٨٠، وابن حبان في الصحيح، ١٠/ ٢٣١، الرقم: ٤٣٨٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/ ٧٧.

جنات و انسانوں کے شیاطین کو دیکھتا ہوں کہ وہ عمر کے خوف سے بھاگ گئے ہیں۔

اور ایک روایت میں فرمایا: اے عمر! تم سے شیطان ڈرتا ہے۔‘‘

٧٧٧ / ٣٣۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ عُمَرَ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا يُدْعَى سَارِيَةَ، فَبَيْنَمَا عُمَرُ يَخْطُبُ فَجَعَلَ يَصِيْحُ: يَاسَارِيُّ الْجَبَلَ. فَقَدِمَ رَسُوْلٌ مِنَ الْجَيْشِ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! لَقِيْنَا عَدُوَّنَا فَهَزَمُوْنَا فَإِذَا بِصَائِحٍ يَصِيْحُ: يَا سَارِيُّ الْجَبَلَ. فَأَسْنَدْنَا ظُهُوْرَنَا إِلَى الْجَبَلِ فَهَزَمَهُمُ اللهُ تَعَالَى. رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الْفَضَائِلِ وَالْبَيْهَقِيُّ وَأَبُوْنُعَيْمٍ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور اس کا سالار ایک شخص کو مقرر کیا جس کا نام ساریہ تھا۔ ایک دن آپ خطبہ دے رہے تھے کہ اچانک دوران خطبہ آپ نے پکارا: اے ساریہ! پہاڑ کی اوٹ لو۔ (جنگ کے بعد) لشکر سے ایک قاصد آیا اور کہنے لگا: اے امیر المومنین! ہم دشمن سے لڑ رہے تھے اور قریب تھا کہ وہ ہمیں شکست دے دے پھر اچانک کسی پکارنے والے نے پکارا: اے ساریہ! پہاڑ کی اوٹ لو۔ ہم نے اپنی پیٹھیں پہاڑ کی طرف کر لیں تو اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست (اور ہمیں فتح عطا) کی۔‘‘

٧٧٨ / ٣٤۔ عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَمَّنْ حَدَّثَهُ قَالَ: لَمَّا فُتِحَتْ مِصْرُ أَتَى أَهْلُهَا إِلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنه حِيْنَ دَخَلَ بُؤْنَةَ مِنْ أَشْهُرِ الْعَجَمِ. فَقَالُوْا: أَيُّهَا الْأَمِيْرُ إِنَّ لِنِيْلِنَا هَذَا سُنَّةً لَا يَجْرِي إِلَّا بِهَا. فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوْا: إِذَا كَانَ ثِنْتَا عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَوْنَ مِنْ هَذَا الشَّهْرِ عَمَدْنَا

الحديث رقم ٣٣: أخرجه أحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ١ / ٢١٩، الرقم: ٣٥٥، والبيهقی فی دلائل النبوة، ٦ / ٣٧٠، وفی الإعتقاد، ١ / ٣١٤، وأبونعيم فی دلائل النبوة، ٣ / ٢١٠-٢١١، والخطيب التبريزی فی مشكاة المصابيح، ٢ / ٤١٠، الرقم: ٥٩٥٤، والرازی فی التفسير الكبير، ٢١ / ٨٧۔

الحديث رقم ٣٤: أخرجه اللالكائي فی كرامات الأولياء، ١ / ١١٩، الرقم: ٦٦، والقرطبی فی الجامع لأحكام القرآن، ١٣ / ١٠٣، وابن كثير فی تفسير القرآن العظيم، ٣ / ٤٦٥، والرازی فی التفسير الكبير، ٢١ / ٨٨، والحموی فی معجم البلدان، ٥ / ٣٣٥۔

إِلَى جَارِيَةٍ بِكْرٍ مِنْ أَبَوَيْهَا فَأَرْضَيْنَا أَبَوَيْهَا وَجَعَلْنَا عَلَيْهَا مِنَ الْحُلِيِّ وَالثِّيَابِ أَفْضَلُ مَا يَكُوْنُ ثُمَّ أَلْقَيْنَاهَا فِي هَذَا النِّيْلِ. فَقَالَ لَهُمْ عَمْرٌو رضي الله عنه: إِنَّ هَذَا مِمَّا لَا يَكُوْنُ فِي الإِسْلَامِ إِنَّ الإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ. قَالَ: فَأَقَامُوْا بُوْنَةَ وَأَبِيْبَ وَمَسْرَى وَالنِّيْلُ لَا يَجْرِي قَلِيْلًا وَلَا كَثِيْرًا حَتَّى هَمُّوْا بِالْجِلَاءِ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ عَمْرٌو رضي الله عنه كَتَبَ بِذَلِكَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه، فَكَتَبَ إِنَّكَ قَدْ أَصَبْتَ بِالَّذِي فَعَلْتَ وَإِنَّ الإِسْلَامَ يَعْتَدِمُ مَا قَبْلَهُ وَإِنِي قَدْ بَعَثْتُ إِلَيْكَ بِبِطَاقَةٍ دَاخِلَ كِتَابِي هَذَا فَأَلْقِهَا فِي النِّيْلِ. فَلَمَّا قَدِمَ كِتَابُ عُمَرَ رضي الله عنه إِلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنه، وأَخَذَ الْبِطَاقَةَ فَفَتَحَهَا فَإِذَا فِيْهَا: مِنْ عَبْدِ اللهِ عُمَرَ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِلَى نِيْلِ مِصْرَ أَمَّا بَعْدُ! فَإِنْ كُنْتَ إِنَّمَا تَجْرِي مِنْ قِبَلِكَ فَلَا تَجْرِ وَإِنْ كَانَ اللهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ هُوَ الَّذِي يُجْرِيْكَ فَنَسْأَلُ اللهَ الْوَاحِدَ الْقَهَّارَ أَنْ يُجْرِيَكَ. قَالَ: فَأَلْقَى الْبِطَاقَةَ فِي النِّيْلِ فَلَمَّا أَلْقَى الْبِطَاقَةَ أَصْبَحُوْا يَوْمَ السَّبْتِ وَقَدْ أَجْرَاهُ اللهُ تَعَالَى سِتَّةَ عَشَرَ ذِرَاعًا فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ وَقَطَعَ اللهُ تَعَالَى تِلْكَ السُّنَّةَ عَنْ أَهْلِ مِصْرَ إِلَى الْيَوْمِ.

رَوَاهُ اللَّالْكَائِيُّ وَالْقُرْطَبِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ وَأَبُوْالشَّيْخِ فِي كِتَابِ الْعَظَمَةِ.

”حضرت قیس بن حجاج روایت کرتے ہیں اس سے جس نے انہیں بتایا کہ مصر فتح ہونے کے بعد اہل مصر (گورنر مصر) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب عجمی مہینہ بونہ شروع ہوا۔ اورعرض کیا: اے امیر! ہمارے اس دریائے نیل کا ایک معمول ہے جس کی تعمیل کے بغیر اس میں روانی نہیں آتی۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بتاؤ تو وہ کیا معمول ہے؟ ان لوگوں نے جواب دیا: جب اس مہینہ کی بارہ تاریخ آتی ہے تو ہم ایک کنواری لڑکی اس کے والدین کی رضا مندی سے حاصل کرتے ہیں اور پھر اسے عمدہ سے عمدہ زیورات اور کپڑے پہنا کر اس دریائے نیل کی نذر کردیتے ہیں۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ

نے فرمایا: یہ سب کچھ اسلام میں نہیں ہوگا۔ اسلام زمانہ جاہلیت کی تمام (بے ہودہ) رسوم کو ختم کرتا ہے۔ (راوی نے) کہا: اہل مصر بونہ، ابیب اور مَسرِی تین ماہ تک اس حکم پر قائم رہے۔ نیل کی روانی رُکی رہی پانی کا قطرہ نہ رہا۔ دریائے نیل کی روانی کو بند دیکھ کر لوگوں نے ترک وطن کا ارادہ کیا۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے تمام حالات کی امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا کہ اے عمرو بن عاص! تم نے جو کچھ کیا درست کیا۔ اسلام نے سابقہ (بے ہودہ) رسوم کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا ہے۔ میں اپنے اس خط کے اندر ایک رقعہ بھیج رہا ہوں۔ اسے دریائے نیل میں ڈال دینا۔ پس جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا خط حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ تک پہنچا تو انہوں نے اس خط کو کھولا تو اس میں درج ذیل عبارت تھی۔ ”اللہ تعالیٰ کے بندے امیر المومنین عمر کی طرف سے مصر کے دریائے نیل کے نام! حمد و صلاۃ کے بعد (اے دریا) اگر تو اپنی مرضی سے بہتا ہے تو ہرگز نہ بہہ! اور اگر اللہ واحد و قہار ہی تجھے رواں کرتا ہے تو ہم خداوندِ واحد و قہار سے سوال کرتے ہیں کہ وہ تجھے جاری کر دے۔ چنانچہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے وہ رقعہ دریائے نیل میں ڈال دیا۔ جب رقعہ ڈالا ہفتہ کے دن صبح لوگوں نے دیکھا کہ ایک رات میں اللہ تعالیٰ نے سولہ ہاتھ (پہلے سے بھی) اونچا پانی دریائے نیل میں جاری فرما کر اہل مصر سے اسی دن سے آج تک اس قدیم ظالمانہ رسم کو ہمیشہ کے لیے ختم فرما دیا۔“

٧٧٩ / ٣٥۔ عَنْ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ في رواية طويلة قُتِلَ عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ وَإِنَّ رَأْسَهُ عَلَى الْبَابِ لَيَقُوْلُ: طُقْ طُقْ حَتَّى صَارُوْا بِهِ إِلَى حَشِّ كَوْكَبٍ فَاحْتَفَرُوْا لَهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

”حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے ایک طویل روایت میں مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا، اور دروازے پر ہی ان کا سر مبارک پکار رہا تھا: مجھے دفن کرو، مجھے دفن کرو چنانچہ ان کے ساتھی ان کی نعش مبارک کو باغِ کوکب میں لے گئے جہاں انہوں

الحديث رقم ٣٥: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ١/ ٧٨، الرقم: ١٠٩، وابن عساكر فی تاريخ دمشق الكبير، ٣٩/ ٥٣٢، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩/ ٩٥، وابن عبد البر فی الاستيعاب، ٣/ ١٠٤٧، وابن سعد فی الطبقات الكبری، ٣/ ٧٧، والمزی فی تهذيب الكمال، ١٩/ ٤٥٧، والعسقلانی فی تلخيص الحبير، ٢/ ١٤٥.

نے آپ کی تدفین کی۔‘‘

٧٨٠ / ٣٦۔ عَنْ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: وَكَانَ عُثْمَانُ ﷺ يَمُرُّ بِحَشِّ كَوْكَبٍ فَيَقُوْلُ لَيُدْفَنُ رَجُلٌ صَالِحٌ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت امام مالک ﷺ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان ﷺ باغِ کوکب کے پاس سے گذرتے تو فرماتے کہ یہاں ایک نیک انسان دفن کیا جائے گا (چنانچہ وہ خود اسی جگہ دفن کیے گئے)۔‘‘

٧٨١ / ٣٧۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: إِنَّ عُثْمَانَ ﷺ أَصْبَحَ فَحَدَّثَ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْمَنَامِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ: يَا عُثْمَانُ أَفْطِرْ عِنْدَنَا فَأَصْبَحَ عُثْمَانُ ﷺ صَائِمًا فَقُتِلَ مِنْ يَوْمِهِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

٧٨٢ / ٣٨۔ وفي رواية: عَنِ امْرَأَةِ عُثْمَانَ قَالَتْ: قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رضي الله عنهما قَالُوْا: إِنَّكَ تُفْطِرُ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ سَعْدٍ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان ﷺ نے (اپنی

الحديث رقم ٣٦: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبير، ١ / ٧٨، الرقم: ١٠٩، وابن عساکر فی تاريخ دمشق الکبير، ٣٩ / ٥٣٢، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩ / ٩٥، وابن عبدالبر فی الاستيعاب، ٣ / ١٠٤٧، وابن سعد فی الطبقات الکبری، ٣ / ٧٧، والمزی فی تهذيب الکمال، ١٩ / ٤٥٧۔

الحديث رقم ٣٧ / ٣٨: أخرجه الحاکم فی المستدرک، ٣ / ١١٠، الرقم: ٤٥٥٤، وابن أبي شيبة فی المصنف، ٦ / ١٨١، الرقم: ٣٠٥١٠۔ ٣٠٥١١: ٧ / ٤٤٢، الرقم: ٣٧٠٨٥، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٧ / ٢٣٢، وابن سعد فی الطبقات الکبری، ٣ / ٧٤، وابن حيان فی طبقات المحدثين بأصبهان، ٢ / ٢٩٨، الرقم: ١٨٢، وابن عساکر فی تاريخ دمشق الکبير، ٣٩، ٣٨٤۔

شہادت کے دن) صبح ہوئی تو فرمایا: میں نے رات کو دیکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! آج کا روزہ تم ہمارے پاس افطار کرو۔ سو اس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے روزہ رکھا اور اسی دن انہیں شہید کر دیا گیا۔‘‘

’’ایک روایت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ سب مجھے کہہ رہے تھے: (اے عثمان!) آج رات تمہاری افطاری ہمارے ساتھ ہے۔‘‘

۷۸۳ / ۳۹۔ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ جَهْجَاهَ الْغَفَارِيَّ أَخَذَ عَصَا عُثْمَانَ الَّتِي يَتَخَصَّرُ بِهَا فَكَسَرَهَا عَلَى رُكْبَتِهِ فَوَقَعَتْ فِي رُكْبَتِهِ الْآكِلَةُ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَاللَّالْكَائِيُّ.

’’حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جہجاہ الغفاری نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا عصا جس پر ٹیک لگاتے تھے اپنے گھٹنے پر رکھ کر (گستاخی کے ساتھ) توڑ دیا تو اس کے گھٹنے پر پھوڑا نکل آیا۔‘‘

۷۸٤ / ٤٠۔ عَنْ أَبِي رَافِعٍ رضی اللہ عنہ مَوْلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ حِيْنَ بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللهِ بِرَايَتِهِ، فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْحِصْنِ، خَرَجَ إِلَيْهِ أَهْلُهُ فَقَاتَلَهُمْ، فَضَرَبَهُ رَجُلٌ مِنْ يَهُوْدٍ فَطَرَحَ تُرْسَهُ مِنْ يَدِهِ، فَتَنَاوَلَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ بَابًا كَانَ عِنْدَ الْحِصْنِ، فَتَرَّسَ بِهِ نَفْسَهُ، فَلَمْ يَزَلْ فِي يَدِهِ وَهُوَ يُقَاتِلُ حَتَّى فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَلْقَاهُ مِنْ يَدَيْهِ حِيْنَ فَرَغَ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي نَفَرٍ مَعِي سَبْعَةٌ أَنَا ثَامِنُهُمْ، نَجْهَدُ عَلَى أَنْ نَقْلِبَ ذَلِكَ الْبَابَ فَمَا نَقْلِبُهُ.

الحديث رقم ۳۹: أخرجه ابن عساكر فی تاريخ دمشق الكبير، ۳۹/۳۲۹، واللالكائي فی كرامات الأولياء، ۱/۱۲٤، الرقم: ۷۰، وابن عبد البر فی الاستيعاب، ۱/۲٦۹، والرازی فی التفسير الكبير، ۲۱/۸۸۔

الحديث رقم ٤۰: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٦/۸، الرقم: ۲۳۹۰۹، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٦/۱۵۲، والطبري فی تاريخ الأمم والملوك، ۲/۱۳۷، وابن هشام فی السيرة النبوية، ٤/۳۰٦۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت ابورافع جو حضور نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے روایت فرماتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا جھنڈا دے کر خیبر کی طرف روانہ کیا تو ہم بھی ان کے ساتھ تھے جب ہم قلعہ خیبر کے پاس پہنچے جو مدینہ منورہ کے قریب ہے تو خیبر والے اچانک حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ٹوٹ پڑے۔ آپ بے مثال بہادری کا مظاہرہ کر رہے تھے کہ اچانک ان پر ایک یہودی نے چوٹ کر کے ان کے ہاتھ سے ڈھال گرا دی۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قلعہ کا ایک دروازہ اکھیڑ کر اپنی ڈھال بنا لیا اور اسے ڈھال کی حیثیت سے اپنے ہاتھ میں لئے جنگ میں شریک رہے۔ بالآخر دشمنوں پر فتح حاصل ہوجانے کے بعد اس ڈھال نما دروازہ کو اپنے ہاتھ سے پھینک دیا اس سفر میں میرے ساتھ سات آدمی اور بھی تھے اور ہم آٹھ کے آٹھ مل کر اس دروازے کو الٹنے کی کوشش کرتے رہے لیکن ہم وہ دروازہ (جسے حضرت علی نے تنہا اکھیڑا تھا) نہ الٹ سکے۔“

٧٨٥ / ٤١۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ حَمَلَ الْبَابَ يَوْمَ خَيْبَرَ حَتَّى صَعِدَ الْمُسْلِمُوْنَ فَفَتَحُوْهَا وَأَنَّهُ جُرِّبَ فَلَمْ يَحْمِلْهُ إِلَّا أَرْبَعُوْنَ رَجُلًا.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ غزوہ خیبر کے روز حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قلعہ خیبر کا دروازہ اٹھالیا یہاں تک کہ مسلمان قلعہ پر چڑھ گئے اور اسے فتح کرلیا اور یہ تجربہ شدہ بات ہے کہ اس دراوزے کو چالیس آدمی مل کر ہی اٹھا سکتے تھے۔“

٧٨٦ / ٤٢۔ عَنْ زَاذَانَ رضی اللہ عنہ أَنَّ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ حَدَّثَ حَدِيْثًا فَكَذَّبَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ: أَدْعُوْ عَلَيْكَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا قَالَ: أُدْعُ فَدَعَا عَلَيْهِ فَلَمْ

الحديث رقم ٤١: أخرجه ابن أبي أبي شيبة فى المصنف، ٦ / ٣٧٤، الرقم: ٣٢١٣٩، والعسقلانى فى فتح البارى، ٧ / ٤٧٨، والطبري فى تاريخ الأمم والملوك، ٢ / ١٣٧، وابن هشام فى السيرة النبوية، ٤ / ٣٠٦.

الحديث رقم ٤٢: أخرجه الطبرانى فى المعجم الأوسط، ٢ / ٢١٩، الرقم: ١٧٩١، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩ / ١١٦، واللالكائي فى كرامات الأولياء، ١ / ١٢٦، الرقم: ٧٣.

يَبْرَحْ حَتَّى ذَهَبَ بَصَرُهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''زادان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے گفتگو فرمائی تو ایک شخص نے انہیں جھٹلایا اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو نے جھوٹ بولا ہو تو میں تجھے بددعا دوں؟ اس نے کہا: ہاں بددعا کریں چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے بددعا کی تو وہ شخص ابھی اس مجلس سے اٹھنے بھی نہ پایا تھا کہ اندھا ہوگیا۔''

٧٨٧/ ٤٣۔ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: خَطَبَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنهما حِيْنَ قُتِلَ عَلِيٌّ رضی الله عنه فَقَالَ: يَا أَهْلَ الْكُوفَةِ أَوْ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ لَقَدْ كَانَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ رَجُلٌ قُتِلَ اللَّيْلَةَ أَوْ أُصِيْبَ الْيَوْمَ لَمْ يَسْبِقْهُ الْأَوَّلُوْنَ بِعِلْمٍ وَلَا يُدْرِكُهُ الآخَرُوْنَ كَانَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم إِذَا بَعَثَهُ فِي سَرِيَّةٍ كَانَ جِبْرِيْلُ عليه السلام عَنْ يَمِيْنِهِ وَمِيْكَايِلُ عليه السلام عَنْ يَسَارِهِ فَلَا يَرْجِعُ حَتَّى يَفْتَحَ اللهُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عاصم بن ضمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا: اے اہل کوفہ! (یا فرمایا:) اے اہل عراق! آج تمہارے درمیان وہ شخص شہید کر دیا گیا جس سے علم میں (امت کے) اولین بھی سبقت نہیں کر سکے اور آخرین میں سے بھی کوئی ان کے مقام کو نہ پہنچ سکے گا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی جہاد کی مہم پر روانہ فرماتے تو ان کی دائیں طرف حضرت جبرئیل اور بائیں طرف میکائیل علیہما السلام رہا کرتے تھے اور وہ کبھی بھی فتح حاصل بغیر کئے نہیں لوٹتے تھے۔''

٧٨٨/ ٤٤۔ عَنْ أُمِّ سَلْمَى رضي الله عنها قَالَتْ: اشْتَكَتْ فَاطِمَةُ سلام الله عليها

الحديث رقم ٤٣: أخرجه ابن أبي شيبة فى المصنف، ٦/ ٣٦٩، الرقم: ٣٢٠٩٤، والهندى فى كنز العمال، ٦/ ٤١٢.

الحديث رقم ٤٤: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٦/ ٤٦١، الرقم: ٢٧٦٥٦۔ ٢٧٦٥٧، والدولابى فى الذرية الطاهرة، ١/ ١١٣، والزيلعى فى نصب الراية، ←

شَكْوَاهَا الَّتِي قُبِضَتْ فِيْهِ، فَكُنْتُ أُمَرِّضُهَا فَأَصْبَحَتْ يَوْمًا كَأَمْثَلِ مَارَأَيْتُهَا فِي شَكْوَاهَا تِلْكَ. قَالَتْ: وَخَرَجَ عَلِيٌّ رضي الله عنه لِبَعْضِ حَاجَتِهِ، فَقَالَتْ: يَا أُمَّهْ اسْكُبِي لِي غُسْلًا، فَسَكَبْتُ لَهَا غُسْلًا فَاغْتَسَلَتْ كَأَحْسَنِ مَا رَأَيْتُهَا تَغْتَسِلُ، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أُمَّهْ أَعْطِيْنِي. ثِيَابِي الْجُدُدَ، فَأَعْطَيْتُهَا، فَلَبِسَتْهَا، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أُمَّهْ قَدِّمِي لِي فِرَاشِي وَسَطَ الْبَيْتِ، فَفعَلْتُ وَاضْطَجَعَتْ وَاسْتَقْبَلَتِ الْقِبْلَةَ، وَجَعَلَتْ يَدَهَا تَحْتَ خَدِّهَا، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أُمَّهْ إِنِّي مَقْبُوْضَةٌ الآنَ، وَقَدْ تَطَهَّرْتُ فَلَا يَكْشِفْنِي أَحَدٌ، فَقُبِضَتْ مَكَانَهَا، قَالَتْ: فَجَاءَ عَلِيٌّ رضي الله عنه فَأَخْبَرْتُهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت امّ سلمی رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا اپنے مرضِ وصال میں مبتلا ہوئیں تو میں ان کی تیمارداری کرتی تھی۔ بیماری کے اس پورے عرصہ کے دوران جہاں تک میرا خیال ہے ایک صبح ان کی حالت قدرے بہتر تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کسی کام سے باہر گئے۔ سیدہ کائنات نے کہا: اے اماں! میرے غسل کے لیے پانی لائیں۔ میں پانی لائی۔ جہاں تک میرا خیال ہے (اس روز) انہوں نے بہترین غسل کیا۔ پھر بولیں: اماں جی! مجھے نیا لباس دیں۔ میں نے ایسا ہی کیا پھر وہ قبلہ رخ ہو کر لیٹ گئیں۔ ہاتھ رخسار مبارک کے نیچے کر لیا پھر فرمایا: اماں جی! اب میری وفات ہو جائے گی، میں (غسل کر کے) پاک ہو چکی ہوں، لہٰذا مجھے کوئی نہ کھولے پس اُسی جگہ ان کی وفات ہو گئی۔ حضرت اُمّ سلمی فرماتی ہیں کہ پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ تشریف لائے تو میں نے انہیں ساری بات بتائی۔‘‘

۷۸۹ / ۴۵۔ عَنْ عُمَّارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا جِيءَ بِرَأْسِ عُبَيْدِ اللهِ

------ ۲ / ۲۵۰، ومحب الدين فی ذخائر العقبی، ۱ / ۱۰۳، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۹ / ۲۱۰، وابن الأثير فی أسد الغابة، ۷ / ۲۲۱۔

الحديث رقم ۴۵: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب الحسن والحسين عليهما السلام، ۵ / ۶۶۰، الرقم: ۳۷۸۰، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۳ / ۱۱۲، الرقم: ۲۸۳۲، والمباركفوری فی تحفة الأحوذی، ۱۰ / ۱۹۳۔

بْنِ زِيَادٍ وَأَصْحَابِهِ نُضِّدَتْ فِي الْمَسْجِدِ فِي الرَّحَبَةِ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِمْ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ: قَدْ جَاءَ تْ قَدْ جَاءَتْ، فَإِذَا حَيَّةٌ قَدْ جَاءَتْ تَخَلَّلُ الرُّؤُوْسَ حَتَّى دَخَلَتْ فِي مِنْخَرَي عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ فَمَكَثَتْ هُنَيْهَةً ثُمَّ خَرَجَتْ فَذَهَبَتْ حَتَّى تَغَيَّبَتْ. ثُمَّ قَالُوْا: قَدْ جَاءَتْ قَدْ جَاءَتْ، فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثاً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عمارہ بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب (امام حسین علیہ السلام کے قاتل) عبید اللہ بن زیاد اور اس کے ساتھیوں کے سر لا کر مسجد کے برآمدے میں رکھے گئے اور میں اس وقت ان لوگوں کے پاس پہنچا جبکہ وہ لوگ کہہ رہے تھے وہ آ گیا وہ آ گیا۔ اتنی دیر میں ایک سانپ کہیں سے آیا اور ان کے سروں میں گھسنا شروع کیا اور عبید اللہ بن زیاد کے نتھنے میں گھسا اور اس میں تھوڑی دیر ٹھہر کر پھر باہر آ گیا اور کہیں چلا گیا یہاں تک کہ وہ کہیں غائب ہو گیا، پھر اچانک وہ کہنے لگے وہ آ گیا وہ آ گیا وہ سانپ پھر آیا اور یہی عمل اس نے دو یا تین بار دہرایا۔‘‘

٧٩٠ / ٤٦۔ عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا رِجَاءَ الْعَطَارِدِيِّ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: لَا تَسُبُّوْا عَلِيًّا رضی اللہ عنہ وَلَا أَهْلَ هَذَا الْبَيْتِ فَإِنَّ جَارًا لَنَا مِنْ بِلْهَجِيْمِ قَالَ: أَلَمْ تَرَوْا إِلَى هَذَا الْفَاسِقِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَتَلَهُ اللهُ، فَرَمَاهُ اللهُ بِكَوْكَبَيْنِ فِي عَيْنَيْهِ فَطَمَسَ اللهُ بَصَرَهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

إِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت قرہ بن خالد فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ حضرت ابو رجاء عطاردی رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اس خانوادۂ (نبوت) کو گالیاں مت دو۔ ہمارا ایک پڑوسی جو کہ

الحديث رقم ٤٦: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبير، ٣/ ١١٢، الرقم: ٢٨٣٠، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩/ ١٩٦، وقال: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

بلھجیم سے تھا کہنے لگا: کیا تم یہ نہیں دیکھتے (معاذ اللہ) کہ اس فاسق حسین بن علی کو اللہ تعالیٰ نے قتل کر دیا، (اس کا یہ کہنا ہی تھا کہ) اسی وقت اللہ تعالیٰ نے (آسمان سے) اس کی دونوں آنکھوں میں دو ستارے مارے اور وہ اندھا ہو گیا۔‘‘

۷۹۱ / ٤٧۔ عَنْ خَيْثَمَةَ رضی الله عنه قَالَ: أُتِيَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ رضی الله عنه بِرَجُلٍ وَمَعَهُ زَقُّ خَمٍ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ عَسْلاً، فَصَارَ عَسْلاً.

وفي رواية: لَمَّا قَدِمَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْحُرَّةَ أُتِيَ بِسَمٍّ فَوَضَعَهُ فِي رَاحَتِهِ ثُمَّ سَمَّى وَشَرِبَهُ.

رَوَاهُ اللَّالْكَائِيُّ وَالذَّهَبِيُّ وَالْعَسْقَلَانِيُّ.

وَقَالَ: رَوَاهُ أَبُوْيَعْلَى وَابْنُ سَعْدٍ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

’’حضرت خیثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا اس کے پاس شراب کی صراحی تھی آپ نے فرمایا: اے اللہ! اسے شہد بنا دے تو وہ شراب فوراً شہد میں تبدیل ہو گئی۔‘‘

’’اور ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ حرّہ کے مقام پر آئے تو ان کے پاس زہر قاتل لایا گیا انہوں نے اسے ہتھیلی پر ڈالا اور بسم اللہ پڑھ کر پی گئے (مگر اس زہر نے ان پر مطلقًا کوئی مضر اثر نہیں کیا)۔‘‘

۷۹۲ / ٤٨۔ عَنْ أَبِي خَلدَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْعَالِيَةِ: سَمِعَ أَنَسٌ رضی الله عنه مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: خَدَمَهُ عَشْرَ سِنِينَ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَكَانَ لَهُ

الحديث رقم ٤٧: أخرجه اللالكائي فى كرامات الأولياء، ٢ / ٢٥٤، الرقم: ٩٤-٩٧، والذهبى فى سير أعلام النبلاء، ١ / ٣٧٥، ٣٧٦، والعسقلانى فى الإصابة، ٢ / ٢٥٤، والرازى فى التفسير الكبير، ٢١ / ٨٩.

الحديث رقم ٤٨: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب لأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه، ٥ / ٦٨٣، الرقم: ٣٨٣٣، والذهبى فى سير أعلام النبلاء، ٣ / ٤٠٠، والعسقلانى فى الإصابة، ١ / ١٢٧، والخطيب التبريزى فى مشكاة المصابيح، ٢ / ٤٠١، الرقم: ٥٩٥٢.

بُسْتَانٌ يَحْمَلُ فِي السَّنَةِ الْفَاكِهَةَ مَرَّتَيْنِ، وَكَانَ فِيْهَا رَيْحَانٌ، كَانَ يَجِيءُ مِنْهُ رِيحَ الْمِسْكِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ابوخلدہ (تابعی) سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو عالیہ سے پوچھا: کیا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے احادیث کی سماعت کی ہے؟ ابوعالیہ نے فرمایا: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دس سال حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لیے دعا فرمائی جس کے باعث حضرت انس کا باغ سال میں دو مرتبہ پھل دیتا تھا اور ان کے باغ میں ایک خوشبودار پودا تھا جس سے انہیں کستوری کی خوشبو آتی تھی۔''

۷۹۳ / ٤٩۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ في رواية طويلة وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ يَوَم بَدْرٍ، فَمَكَثَ عِنْدَهُمْ أَسِيْرًا. وَكَانَتْ تَقُوْلُ مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْحَارِثِ: مَارَأَيْتُ أَسِيْرًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ، لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ مِنْ قِطْفِ عِنَبٍ وَمَا بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ ثَمَرَةٌ، وَإِنَّهُ لَمُوثَقٌ فِي الْحَدِيْدِ، وَمَاكَانَ إِلَّا رَزَقَهُ اللهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل روایت میں ہے کہ حضرت خُبیب رضی اللہ عنہ نے غزوہ بدر میں (سردارِ قریش) حارث کو قتل کیا تھا (بعد کے ایک واقعہ میں) حضرت خُبیب (گرفتار ہوکر) ان کے قیدی بن گئے۔ حارث (جسے حضرت خُبیب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا) کی ایک بیٹی کہا کرتی تھی کہ میں نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ سے زیادہ اچھا اور نیک کوئی قیدی نہیں دیکھا۔ اور بے شک میں نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو (دورانِ قید) انگور کا خوشہ کھاتے

الحديث رقم ٤٩: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غَزْوَةُ الرَّجِيعِ، وَرِعْلٍ، وَذَكوان، وبِئْر مَعُونة، ٤ / ١٤٩٩، الرقم: ٣٨٥٨، وفى كتاب: الجهاد، باب: هل يَسْتَاسِر الرَّجُلُ ومَنَ لَم يَسْتَأْسِرُ وَمَن رَكع رَكْعَتَين عند القَتلِ، ٣ / ١١٠٨، الرقم: ٢٨٨٠، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٣١٠، الرقم: ٨٠٨٢، وعبد الرزاق فى المصنف، ٥ / ٣٥٣، الرقم: ٩٧٣٠، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٤ / ٢٢١، الرقم: ٤١٩١، واللالكائي فى كرامات الأولياء، ١ / ١٠١، الرقم: ٥٣، والعسقلانى فى فتح البارى، ٧ / ٣٨٤، وابن عبد البر فى الاستيعاب، ٢ / ٧٧٩، الرقم: ١٣٠٥، والطبرى فى تاريخ الأمم والملوك، ٢ / ٧٨.

ہوئے دیکھا حالانکہ ان دنوں مکہ میں کوئی پھل نہیں ملتا تھا (یعنی پھلوں کا موسم بھی نہیں تھا) اور ویسے بھی وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ سو یہ وہ روزی تھی جو اللہ تعالیٰ انہیں (غیب سے) مرحمت فرماتا تھا۔‘‘

٧٩٤ / ٥٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه في رواية طويلة وَبَعَثَ قُرَيْشٌ إِلَى عَاصِمٍ لِيُؤْتَوْا بِشَيءٍ مِنْ جَسَدِهِ يَعْرِفُوْنَهُ وَكَانَ عَاصِمٌ قَتَلَ عَظِيْمًا مِنْ عُظَمَائِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَبَعَثَ اللهُ عَلَيْهِ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ، فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلَى شَيءٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل روایت میں مروی ہے کہ کفارِ قریش نے (دھوکہ سے شہید کرنے کے بعد) ایک دستہ کو شناخت کے لئے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کی لاش میں سے کوئی ٹکڑا کاٹ کر لانے کے لئے بھیجا۔ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے غزوہ بدر میں ان کے بڑے سرداروں میں سے ایک کو قتل کیا تھا۔ سو (اس دستہ کے پہنچتے ہی) اللہ تعالیٰ نے ان کی لاش کے پاس بھڑوں کی مثل کوئی جانور بھیج دیئے جنہوں نے کسی کو ان کی لاش کے پاس بھی پھٹکنے نہیں دیا اور وہ ان کے جسم کا کوئی حصہ لے جانے میں کامیاب نہ ہوسکے۔‘‘

٧٩٥ / ٥١۔ عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ: لَمَّا حَضَرَ أُحُدٌ، دَعَانِي أَبِي مِنَ

الحديث رقم ٥٠: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غَزْوَةُ الرَّجِيعِ، وَرِعْلٍ، وَذَكوان، وبِئر مَعُونة، ٤ / ١٤٩٩، الرقم: ٣٨٥٨، وفی كتاب: الجهاد، باب: هل يَسْتَأسِرُ الرَّجُلُ وَمَنَ لَم يَسْتَأسِر وَمَن رَكع رَكْعَتَين عند القتل، ٣ / ١١٠٨، الرقم: ٢٨٨٠، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ٣١٠، الرقم: ٨٠٨٢، وعبد الرزاق فی المصنف، ٥ / ٣٥٣، الرقم: ٩٧٣٠، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٤ / ٢٢١، الرقم: ٤١٩١، واللالكائي فی كرامات الأولياء، ١ / ١٠١، الرقم: ٥٣۔

الحديث رقم ٥١: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: هل يُخْرجُ المَيّتُ منَ القبر واللّحد لِعلّةٍ، ١ / ٤٥٣، الرقم: ١٢٨٦، والحاكم فی المستدرك، ٣ / ٢٢٤، الرقم: ٤٩١٣، والبيهقی فی السنن الكبری، ٦ / ٢٨٥، الرقم: ١٢٤٥٩، والعسقلانی فی مقدمة فتح الباری، ١ / ٢٧٠، والخطيب التبريزی فی مشكاة المصابيح، ٢ / ٣٩٩، الرقم: ٥٩٤٥۔

اللَّيْلِ، فَقَالَ: مَا أَرَانِي إِلَّا مَقْتُولًا فِي أَوَّلِ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، وَإِنِّي لَا أَتْرُكُ بَعْدِي أَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَإِنَّ عَلَيَّ دَيْنًا، فَاقْضِ، وَاسْتَوصِ بِأَخَوَاتِكَ خَيْرًا. فَأَصْبَحْنَا، فَكَانَ أَوَّلَ قَتِيْلٍ، وَدُفِنَ مَعَهُ آخَرُ فِي قَبْرٍ، ثُمَّ لَمْ تَطِبْ نَفْسِي أَنْ أَتْرُكَهُ مَعَ الآخَرِ، فَاستَخْرَجْتُهُ بَعْدَ سِتَّةِ أَشْهُرٍ، فَإِذَا هُوَ كَيَوْمٍ وَضَعْتُهُ هُنَيَّةً، غَيْرَ أُذُنِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب غزوہ احد کا وقت آ گیا تو میرے والد (حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ) نے مجھے رات کے وقت بلایا اور فرمایا: میں یہی دیکھتا ہوں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سب سے پہلے میں شہید کیا جاؤں گا اور میں اپنے بعد کسی کو نہیں چھوڑ رہا ہوں جو رسول اللہ ﷺ کے علاوہ مجھے تم سے زیادہ عزیز ہو۔ مجھ پر قرض ہے اسے ادا کر دینا اور اپنی بہنوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ صبح ہوئی تو سب سے پہلے وہی شہید کئے گئے اور ایک دوسرے (شہید) کے ساتھ دفن کیے گئے۔ پھر میرا دل اس پر رضامند نہ ہوا کہ انہیں دوسروں کے ساتھ چھوڑے رکھوں لہٰذا (تدفین کے) چھ ماہ کے بعد میں نے انہیں نکالا تو وہ اسی طرح (تر و تازہ) تھے جیسے دفن کرنے کے روز تھے، سوائے ایک کان کے (جو کہ دورانِ جنگ شہید ہو گیا تھا)۔‘‘

٧٩٦ / ٥٢۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلَيْنِ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ، وَإِذَا نُوْرٌ بَيْنَ أَيْدِيْهِمَا حَتَّى تَفَرَّقَا فَتَفَرَّقَ النُّوْرُ مَعَهُمَا عَنْ

الحديث رقم ٥٢: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: منقبة أُسَيدِ بنِ حُضَيرٍ وَعبَّادِ بن بِشْرٍ رضي الله عنهما، ٣ / ١٣٨٤، الرقم: ٣٥٩٤، أبواب: المساجد، باب: إدْخال البَعيرِ فى المسجد للعلّة، ١ / ١٧٧، الرقم: ٤٥٣، وفى كتاب: المناقب، باب: سؤال المشركين أن يريهم النبيّ ﷺ آية فأراهم انشقاق القمر، ٣ / ١٣٣١، الرقم: ٣٤٤٠، وأبو يعلى فى المسند، ٥ / ٣٦١، الرقم: ٣٠٠٧، والبيهقى فى الاعتقاد، ١ / ٣١٠، والنووى فى رياض الصالحين، ١ / ٥٦٦، الرقم: ١٥٠٦، والخطيب التبريزى فى مشكاة المصابيح، ٢ / ٣٩٩، الرقم: ٥٩٤٤

أَنَسٍ رضی الله عنه كَانَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْيَعْلَى.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ دو آدمی حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس سے (مجلس برخواست ہونے کے بعد) تاریک رات میں (گھر جانے کے لئے) نکلے تو (اس تاریک رات میں) اچانک ایک نور ان کے سامنے آ گیا (اور وہ ان کے ساتھ ساتھ روشنی کے لئے رہا) اور جب وہ دونوں آدمی (مختلف اطراف میں گھر جانے کی وجہ سے) جدا راہ پر چل پڑے تو وہ نور بھی ان دونوں کے ساتھ (دو حصوں میں تقسیم ہوکر) الگ الگ ہو گیا۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس سے (تاریک رات میں گھر جانے والے وہ دو آدمی حضرت اُسید بن حضیر اور عباد بن بشر تھے)۔‘‘

٧٩٧ / ٥٣۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ لَا يَزَالُ يُرَى عَلَى قَبْرِهِ نُورٌ. رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ جب حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ (شاہ حبشہ) فوت ہوگئے تو ہم بیان کیا کرتے تھے کہ ان کی قبر پر ہمیشہ نور (برستا) دیکھا جاتا ہے۔‘‘

٧٩٨ / ٥٤۔ عَنْ سَفِينَةَ رضی الله عنه قَالَ: رَكِبْتُ الْبَحْرَ فِي سَفِيْنَةٍ فَانْكَسَرَتْ

الحديث رقم ٥٣: أخرجه أبو داود فى السنن، كتاب: الجهاد، باب: فى النور يُرى عند قبر الشهيد، ٣ / ١٦، الرقم: ٢٥٢٣، والذهبى فى سير أعلام النبلاء، ١ / ٤٣٠، والعسقلانى فى الإصابة، ١ / ٢٠٦، والخطيب التبريزى فى مشكاة المصابيح، ٢ / ٤٠٠، الرقم: ٥٩٤٧، وابن كثير فى تفسير القرآن العظيم، ١ / ٤٤٤.

الحديث رقم ٥٤: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٢ / ٦٧٥، الرقم: ٤٢٣٥: ٣ / ٧٠٢، الرقم: ٦٥٥٠، والبخارى فى التاريخ الكبير، ٣ / ١٩٥، الرقم: ٦٦٣، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٧ / ٨٠، الرقم: ٦٤٣٢، وابن راشد فى الجامع ، ١١ / ٢٨١، واللالكائي فى كرامات الأولياء، ١ / ١٥٨، الرقم: ١١٤، والبغوى فى شرح السنة، ١٣، ٣١٣، الرقم: ٣٧٣٢، والخطيب التبريزى فى مشكاة المصابيح، ٢ / ٤٠٠، الرقم: ٥٩٤٩.

فَرَكِبْتُ لَوْحًا مِنْهَا فَطَرَحَنِي فِي أَجَمَةٍ فِيهَا أَسَدٌ فَلَمْ يَرْعَنِي إِلَّا بِهِ فَقُلْتُ: يَا أَبَا الْحَارِثِ أَنَا مَوْلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَطَأْطَأَ رَأْسَهُ وَغَمَزَ بِمَنْكِبِهِ شِقِّي فَمَا زَالَ يَغْمِزُنِي وَيَهْدِيْنِي إِلَى الطَّرِيْقِ حَتَّى وَضَعَنِي عَلَى الطَّرِيْقِ فَلَمَّا وَضَعَنِي هَمْهَمَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُوَدِّعُنِي.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَغَوِيُّ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں سمندر میں ایک کشتی پر سوار ہوا۔ وہ کشتی ٹوٹ گئی تو میں اس کے ایک تختے پر سوار ہوگیا اس نے مجھے ایک ایسی جگہ پھینک دیا جو شیر کی کچھار تھی۔ وہی ہوا جس کا ڈر تھا کہ (اچانک) وہ شیر سامنے تھا۔ میں نے کہا: اے ابو الحارث (شیر)! میں رسول اللہ ﷺ کا غلام ہوں تو اس نے فوراً اپنا سرخم کردیا اور اپنے کندھے سے مجھے اشارہ کیا اور وہ اس وقت تک مجھے اشارہ اور رہنمائی کرتا رہا جب تک کہ اس نے مجھے صحیح راہ پر نہ ڈال دیا پھر جب اس نے مجھے صحیح راہ پر ڈال دیا تو وہ دھیمی آواز میں غرغرایا۔ سو میں سمجھ گیا کہ وہ مجھے الوداع کہہ رہا ہے۔''

۷۹۹ / ۵۵۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: هَذَا الَّذِي تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ، وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَشَهِدَهُ سَبْعُوْنَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَقَدْ ضُمَّ ضَمَّةً ثُمَّ فُرِّجَ عَنْهُ.

وفي رواية: قَالَ: اَلْحَمْدُ ِللهِ لَوْ نَجَا أَحَدٌ مِنْ ضُمَّةِ الْقَبْرِ لَنَجَا مِنْهَا

الحديث رقم ٥٥: أخرجه النسائی فی السنن، کتاب: الجنائز، باب: ضمة القبر وخغطته، ٤ / ١٠٠، الرقم: ٢٠٥٥، وفی السنن الکبری، ١ / ٦٦٠، الرقم: ٨١٨٢، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٢ / ١٩٩، الرقم: ١٧٠٧، وفی المعجم الکبیر، ٦ / ١٠، الرقم: ٥٣٣٣، ونحوه ابن راهوية فی المسند، ٢ / ٥٥٢، الرقم: ١١٢٧، والزیلعی فی نصب الرایة، ٢ / ٢٨٦، والسیوطی فی شرح علی سنن النسائی، ٤ / ١٠١، الرقم: ٢٠٥٥ والعسقلانی فی القول المسدد، ١ / ٨١۔

سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ رضي الله عنه. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ مُحْتَجٌّ بِهِمْ فِي الصَّحِيْحِ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے (حضرت سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ کے متعلق) فرمایا: یہ وہ ہستی ہے جس کی وفات سے عرش بھی ہل گیا آسمان کے دروازے کھول دیے گئے اور ستر ہزار فرشتے اس کے جنازے میں شریک ہوئے، ایک دفعہ قبر نے اسے دبایا پھر کشادہ کر دی گئی۔''

اور ایک روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہی ہیں اگر کوئی قبر کے دبانے سے بچ سکتا تو سعد بن معاذ بھی ضرور اس کے دبانے سے بچ جاتے۔ (مومنین و صالحین کے لئے قبر کا دبانا باعث راحت ہوتا ہے جیسے ماں بچے کو گود میں لے کر محبت سے دباتی ہے)۔''

٨٠٠ / ٥٦۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: ضَرَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ خِبَاءَهُ عَلَى قَبْرٍ وَهُوَ لَا يَحْسِبُ أَنَّهُ قَبْرٌ، فَإِذَا فِيْهِ إِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ حَتَّى خَتَمَهَا، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنِّي ضَرَبْتُ خِبَائِي عَلَى قَبْرٍ وَأَنَا لَا أَحْسِبُ أَنَّهُ قَبْرٌ، فَإِذَا فِيْهِ إِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْمُلْكِ حَتَّى خَتَمَهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هِيَ الْمَانِعَةُ، هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيْهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ

الحديث رقم ٥٦: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: فضائل القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فى فضل سورة الملك، ٥ / ١٦٤، الرقم: ٢٨٩٠، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٢ / ٤٩٥، الرقم: ٢٥١٠، والخطيب التبريزى فى مشكاة المصابيح، ١ / ٤٠٥، الرقم: ٢١٥٣، والمنذرى فى الترغيب الترهيب، ٢ / ٢٤٧، الرقم: ٢٢٦٦، وابن كثير فى تفسير القرآن العظيم، ٤ / ٣٩٦، والقرطبى فى الجامع لأحكام القرآن، ١٨ / ٢٠٥۔

کے کسی صحابی نے ایک قبر پر خیمہ لگایا۔ انہیں معلوم نہ تھا کہ یہ قبر ہے، اچانک پتہ چلا کہ یہ قبر ہے اور اس کے اندر کوئی آدمی سورۃ الملک پڑھ رہا ہے۔ یہاں تک (اس صحابی نے سنا کہ) اس پڑھنے والے نے (قبر کے اندر) مکمل سورت الملک پڑھی۔ (یہ سن کر) وہ صحابی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے (نادانستہ) ایک قبر پر خیمہ لگایا اور مجھے یہ خیال نہیں تھا کہ یہ قبر ہے، اچانک سنا کہ ایک آدمی قبر میں سورۃ الملک پڑھ رہا ہے یہاں تک کہ (میں نے سنا) اس نے مکمل سورۃ الملک پڑھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ (سورۃ الملک عذابِ قبر کو) روکنے والی ہے اور عذابِ قبر سے نجات دینے والی ہے۔‘‘

اَلْبَابُ الثَّانِي عَشَرَ:

شَرَفُ هَذِهِ الْأُمَّةِ

﴿اُمتِ محمدیہ کا عِزّ و شرف﴾

١. فَصْلٌ فِي شَرَفِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ

﴿اُمتِ محمدیہ کے شرف کا بیان﴾

٢. فَصْلٌ فِي فَضْلِ آخِرِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ

﴿آخری زمانہ میں اُمتِ محمدیہ کی فضیلت کا بیان﴾

٣. فَصْلٌ فِي أَنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ لَا تَجْتَمِعُ عَلَى الضَّلَالَةِ

﴿اس اُمت کے کبھی بھی گمراہی پر جمع نہ ہونے کا بیان﴾

٤. فَصْلٌ فِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَخْشَى عَلَى أُمَّتِهِ أَنْ تُشْرِكَ بَعْدَهُ

﴿حضور ﷺ کو اپنے بعد اُمت کے شرک میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ تھا﴾

٥. فَصْلٌ فِي بَعْثِ الْأَئِمَّةِ الْمُجَدِّدِينَ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ

﴿اس اُمت میں ائمہ مجددین کے بھیجے جانے کا بیان﴾

فَصْلٌ فِي شَرَفِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ

﴿ اُمتِ محمدیہ کے شرف کا بیان ﴾

٨٠١ / ١۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ، فَأَجِدُ النَّبِيَّ يَمُرُّ مَعَهُ الْأُمَّةُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْعَشَرَةُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ وَحْدَهُ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيْرٌ، قُلْتُ: يَا جِبْرِيْلُ، هَؤُلَاءِ أُمَّتِي؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنِ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيْرٌ، قَالَ: هَؤُلَاءِ أُمَّتُكَ، وَهَؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ أَلْفًا قُدَّامَهُمْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ، قُلْتُ: وَلِمَ؟ قَالَ: كَانُوْا لَا يَكْتَوُوْنَ، وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ، وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ. فَقَامَ إِلَيْهِ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: اَللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ. ثُمَّ

الحديث الرقم ١: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: يدخل الجنّة سبعون ألفا بغير حساب، ٥ / ٢٣٩٦، الرقم: ٦١٧٥، وفى كتاب: الطب، باب: مَنِ اكْتَوَى أو كَوَى غيرَهُ، وفضل من لم يَكْتَوِ، ٥ / ٢١٥٧، الرقم: ٥٣٧٨، وفى كتاب: الطب، باب: من لَمْ يَرْقِ، ٥ / ٢١٧٠، الرقم: ٥٤٢٠، وفى كتاب: الأنبياء، باب: وفاة موسى ونكرِهِ بعدُ، ٣ / ١٢٥١، الرقم: ٣٢٢٩، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب، ١ / ١٧٩۔ ١٩٩، الرقم: ٢١٦۔ ٢٢٠، والترمذى فى السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله ﷺ، باب: (١٦)، ٤ / ٦٣١، الرقم: ٢٤٤٦، والنسائى فى السنن الكبرى، ٤ / ٣٧٨، الرقم: ٧٦٠٤، وابن حبان فى الصحيح، ١٣ / ٤٤٧۔ ٤٤٨، الرقم: ٦٠٨٤، ٦٤٣٠، والدارمى فى السنن، ٢ / ٤٢٢، الرقم: ٢٨٠٧، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١ / ٢٧١، الرقم: ٢٤٤٨، وأبو يعلى فى المسند، ٩ / ٢٣٣، الرقم: ٥٣٤٠، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١٨ / ٢٤١، الرقم: ٦٠٥۔

قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ قَالَ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر (تمام) امتیں پیش کی گئیں پس ایک نبی گزرنے لگا اور اس کے ساتھ اس کی امت تھی ایک نبی ایسا بھی گزرا کہ اس کے ساتھ چند افراد تھے، ایک نبی کے ساتھ دس آدمی، ایک نبی کے ساتھ پانچ آدمی، ایک نبی صرف تنہا، میں نے نظر دوڑائی تو ایک بڑی جماعت نظر آئی میں نے پوچھا: اے جبرئیل! کیا یہ میری امت ہے؟ عرض کیا: نہیں، بلکہ (یا رسول اللہ!) آپ افق کی جانب توجہ فرمائیں، میں نے دیکھا تو وہ بہت ہی بڑی جماعت تھی۔ عرض کیا: یہ آپ کی امت ہے اور یہ جو ستر ہزار ان کے آگے ہیں ان کے لئے نہ حساب ہے نہ عذاب، میں نے پوچھا: کس وجہ سے؟ انہوں نے کہا: یہ لوگ داغ نہیں لگواتے تھے، غیر شرعی جھاڑ پھونک نہیں کرتے تھے، شگون نہیں لیتے تھے اور اپنے رب پر (کامل) بھروسہ رکھتے تھے۔ حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: (یا رسول اللہ!) اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل فرما لے۔ آپ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ، اسے ان لوگوں میں شامل فرما۔ پھر دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: (یا رسول اللہ!) اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں شامل فرما لے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ تم سے سبقت لے گیا۔''

٢/٨٠٢۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي قُبَّةٍ، فَقَالَ:

الحديث الرقم ٢: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: كيف الحشر، ٥/٢٣٩٢، الرقم: ٦١٦٣، وفی كتاب: الأيمان والنذور، باب: كيف كانت يمين النبي ﷺ، ٦/٢٤٤٨، الرقم: ٦٢٦٦، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: كون هذه الأمة نصف أهل الجنة، ١/٢٠٠، الرقم: ٢٢١، والترمذی فی السنن، كتاب: صفة الجنة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی صف أهل الجنة، ٤/٦٨٤، الرقم: ٢٥٤٧، وَ قَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح، وابن ماجه فی السنن، كتاب: الزهد، باب: صفة أمة محمد ﷺ، ٢/١٤٣٢، الرقم: ٤٢٨٣، والنسائی فی السنن الكبرى، ٦/٤٠٩، الرقم: ١١٣٣٩، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١/٣٨٦، الرقم: ٣٦٦١، والبزار فی المسند، ٥/٢٣٧، الرقم: ١٨٥٠۔

أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ. قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، إِنِّي لَأَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَذٰلِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ، وَمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ، أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ہم ایک قبہ (یعنی مکان) میں تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ اہلِ جنت کا تہائی حصہ تم (میں سے) ہو؟ ہم نے عرض کیا: ہاں۔ فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد مصطفیٰ کی جان ہے! مجھے امید ہے کہ تم (تعداد میں) اہل جنت میں سے نصف ہو گے اور وہ یوں کہ جنت میں مسلمان کے سوا کوئی داخل نہیں ہو گا اور مشرکوں کے مقابلے میں تم یوں ہو جیسے کالے بیل کی جلد پر ایک سفید بال یا سرخ بیل کی جلد پر ایک کالا بال۔''

٣/٨٠٣۔ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ رضي الله عنهما عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ، ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ، وَأَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

الحديث الرقم ٣: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: صفة الجنة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فى كم صَفّ أهل الجنّة، ٤/٦٨٣، الرقم: ٢٥٤٦، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الزهد، باب: صفة أمة محمد ﷺ، ٢/١٤٣٤، الرقم: ٤٢٨٩، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٥/٣٤٧، الرقم: ٢٢٩٩٠، ٢٣٠٥٢، ٢٣١١١، والدارمى فى السنن، ٢/٤٣٤، الرقم: ٢٨٣٥، وابن حبان فى الصحيح، ١٦/٤٩٨، الرقم: ٧٤٥٩، والبزار فى المسند، ٥/٣٦٨، الرقم: ١٩٩٩، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٦/٣١٥، الرقم: ٣١٧١٣، والحاكم فى المستدرك، ١/١٥٥، الرقم: ٢٧٣، والطبرانى فى المعجم الصغير، ١/٦٧، الرقم: ٨٢، فى المعجم الأوسط، ٢/٧٧، الرقم: ١٣١٠، وفى المعجم الكبير، ١٠/١٨٤، الرقم: ١٠٣٩٨، وأبويعلى فى المعجم، ١/١٨٣، الرقم: ٢١١۔

''حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہما نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں سے اسی (۸۰) صفیں میری اُمت کی ہوں گی اور باقی تمام امتوں کی صرف چالیس (۴۰) صفیں ہوں گی۔''

٨٠٤ / ٤۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: الْجَنَّةُ حُرِّمَتْ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ حَتَّى أَدْخُلَهَا، وَحُرِّمَتْ عَلَى الْأُمَمِ حَتَّى تَدْخُلَهَا أُمَّتِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عمر بن الخطاب ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر اس وقت تک حرام کر دی گئی ہے جب تک میں اس میں داخل نہ ہو جاؤں اور تمام اُمتوں پر اس وقت تک حرام ہے جب تک کہ میری امت اس میں داخل نہ ہو جائے۔''

٨٠٥ / ٥۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي الْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ، وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الثَّلَاثَةِ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

الحديث الرقم ٤: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١ / ٢٨٩، الرقم: ٩٤٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠ / ٦٩، والهندي في كنزل العمال، ١١ / ٤١٦، الرقم: ٣١٩٥٣.

الحديث الرقم ٥: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الطلاق، باب: طلاق المكره والناسي، ١ / ٦٥٩، الرقم: ٢٠٤٣، وابن حبان عن بن عباس رضی الله عنهما في الصحيح، ١٦ / ٢٠٢، الرقم: ٧٢١٩، والحاكم في المستدرك، ٢ / ٢١٦، الرقم: ٢٨٠١، والدارقطني في السنن، ٤ / ١٧٠، الرقم: ٣٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤ / ١٧٢، الرقم: ٢٠٤، وعبد الرزاق نحوه في المصنف، ٦ / ٤١٠، الرقم: ١١٤١٧، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٣ / ٩٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧ / ٣٥٦، الرقم: ١٤٨٧١، والطبراني في المعجم الصغير، ٢ / ٥٢، الرقم: ٧٦٦ وفي المعجم الأوسط، ٨ / ١٦١، الرقم: ٨٢٧٣، وفي المعجم الكبير، ٢ / ٩٧، الرقم: ١٤٣٠، وفي مسند الشاميين، ٢ / ١٥٢، الرقم: ١٠٩٠.

''حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت سے خطاء، نسیان اور جبر و اکراہ معاف فرما دیا ہے۔''

٨٠٦ / ٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ عزوجل تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكَلَّمْ بِهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت سے ان کی دل کی باتوں (یعنی وساوس و خیالات) کو معاف فرما دیا ہے جب تک وہ اس پر عمل نہ کرے یا زبان سے نہ کہے۔''

٨٠٧ / ٧۔ عَنْ مِحْجَنِ بْنِ الْأَدْرَعِ السُّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ رَضِيَ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ الْيُسْرَ وَكَرِهَ لَهَا الْعُسْرَ قَالَهَا ثَلَاثًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِرِجَالِ الصَّحِيْحِ.

''حضرت محجن بن ادرع سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس امت (محمدیہ) کے لئے آسانی کو پسند فرمایا ہے اور اس کے لئے تنگی کو ناپسند فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے یہ جملہ تین مرتبہ بیان فرمایا۔''

الحديث الرقم ٦: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: تجاوز الله عن حديث النفس والخواطر بالقلب إذا لم تستقر، ١ / ١١٦، الرقم: ١٢٧، وابن ماجه فی السنن، كتاب: الطلاق، باب: من طلّق فی نفسه ولم يتكلم به، ١ / ٦٥٨، الرقم: ٢٠٤٠، والنسائی فی السنن الكبری، ٣ / ٣٦٠، الرقم: ٥٦٢٨، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ٢٥٥، الرقم: ٧٤٦٤، وابن خزيمة فی الصحيح، ٢ / ٥٢، الرقم: ٨٩٨، وابن حبان فی الصحيح، ١٠ / ١٧٩، الرقم: ٤٣٣٥، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٤ / ٨٥، وأبويعلی فی المسند، ١١ / ٢٧٦، الرقم: ٦٣٨٩، والبيهقی فی شعب الإيمان ١ / ٢٩٩، الرقم: ٣٣٢.

الحديث الرقم ٧: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ٢٠ / ٢٩٨، الرقم: ٧٠٧، والهيثمی فی مجمع الذوائد، ٤ / ١٥، والحارث فی المسند (زوائد الهيثمی)، ١ / ٣٤٣، الرقم: ٢٣٧.

٨٠٨ / ٨۔ عَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ: يَوْمًا سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ حَتَّى ظَنَنَّا أَنْ نَفْسَهُ قُبِضَتْ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: رَبِّي اسْتَشَارَنِي...... وَفِيْهِ: وَأَحَلَّ لَنَا كَثِيْرًا مِمَّا شَدَّدَ عَلَى مَنْ قَبْلَنَا وَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْنَا فِي الدُّنْيَا مِنْ حَرَجٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ نے اتنا طویل سجدہ فرمایا کہ ہم نے گمان کیا شاید آپ ﷺ کا وصال اقدس ہوگیا ہے پھر جب آپ ﷺ سجدہ سے فارغ ہوئے تو فرمایا: میرے رب نے مجھ سے میری امت کے بارے میں مشورہ طلب کیا...... اس میں بیان فرمایا: اور ہمارے لئے وہ بہت سی چیزیں حلال کر دیں جو ہم سے قبل (امتوں پر) ممنوع تھیں اور ہم پر اس دنیا میں کوئی تنگی (روا) نہیں رکھی۔‘‘

٨٠٩ / ٩۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ بِالسُّجُوْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ، فَأَنْظُرَ إِلَى بَيْنَ يَدَيَّ، فَأَعْرِفَ أُمَّتِي مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ، وَمِنْ خَلْفِي مِثْلُ ذٰلِكَ، وَعَنْ يَمِيْنِي مِثْلُ ذٰلِكَ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! كَيْفَ تَعْرِفُ أُمَّتَكَ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ فِيْمَا بَيْنَ نُوْحٍ إِلَى أُمَّتِكَ؟ قَالَ: هُمْ غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوْءِ، لَيْسَ أَحَدٌ كَذٰلِكَ غَيْرُهُمْ، وَأَعْرِفُهُمْ أَنَّهُمْ يُؤْتَوْنَ كُتُبَهُمْ بِأَيْمَانِهِمْ، وَأَعْرِفُهُمْ يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ ذُرِّيَّتُهُمْ.

الحديث الرقم ٨: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٥/ ٣٩٣، الرقم: ٢٣٣٨٤، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١٠/ ٦٨۔

الحديث الرقم ٩: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٥/ ١٩٩، الرقم: ٢١٧٨٥، والحاكم فى المستدرك، ٢/ ٥٢٠، الرقم: ٣٧٨٤، وابن حبان نحوه فى الصحيح، ٣/ ٣٢٤، الرقم: ١٠٤٩، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٣/ ١٧، الرقم: ٢٧٤٥، والطيالسى فى المسند، ١/ ٤٨، الرقم: ٣٦١، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١/ ٩١، الرقم: ٢٨٦، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١/ ٢٢٥: ٢/ ٢٥٠: ١٠/ ٣٤٤ وقال: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ہی سب سے پہلا شخص ہوں گا جسے قیامت کے دن (بارگاہِ الٰہی میں) سجدہ کرنے کی اجازت دی جائے گی اور میں ہی ہوں گا جسے سب سے پہلے سر اٹھانے کی اجازت ہو گی۔ سو میں اپنے سامنے دیکھوں گا اور اپنی امت کو دوسری امتوں کے درمیان بھی پہچان لوں گا۔ اسی طرح اپنے پیچھے اور اپنی داہنی طرف بھی انہیں دیکھ کر پہچان لوں گا۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اپنی امت کو دوسری امتوں کے درمیان کیسے پہچانیں گے جبکہ ان میں حضرت نوح علیہ السلام کی امت سے لے کر آپ ﷺ کی امت تک کے لوگ شامل ہوں گے؟...... آپ ﷺ نے فرمایا: ان کے اعضاء وضو کے اثر سے چمک رہے ہوں گے اور ان کے سوا کسی اور (امت) کے ساتھ ایسا نہیں ہو گا اور میں انہیں پہچان لوں گا کہ ان کا نامہ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور انہیں پہچان لوں گا کہ ان کے آگے ان کی اولاد دوڑتی ہو گی۔‘‘

٨١٠ / ١٠۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنِّي لَأَعْرِفُ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَكَيْفَ تَعْرِفُ أُمَّتَكَ؟ قَالَ: أَعْرِفُهُمْ يُؤْتَوْنَ كُتُبَهُمْ بِأَيْمَانِهِمْ. وَأَعْرِفُهُمْ بِسِيْمَاهُمْ فِي وُجُوْهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُوْدِ، وَأَعْرِفُهُمْ بِنُوْرِهِمْ يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

’’حضرت ابوذر اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہما سے مروی ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے روز ضرور اپنی امت کو دوسری امتوں کے درمیان پہچان لوں گا۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اپنی امت کو کیسے پہچانیں گے؟ فرمایا: میں انہیں پہچان لوں گا کہ ان کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور ان کی پیشانیوں پر سجدوں کا اثر ہو گا اور میں انہیں ان کے نور سے پہچان لوں گا جو ان کے آگے آگے دوڑ رہا ہو گا۔‘‘

الحديث الرقم ١٠: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٥ / ١٩٩، الرقم: ٢١٧٨٨۔

۸۱۱ / ۱۱۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضي الله عنه يَقُوْلُ: تَخْرُجُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُلَّةٌ غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ يَسُدُّ الْأُفُقَ نُوْرُهُمْ مِثْلُ الشَّمْسِ فَيُنَادِي مُنَادٍ: النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ فَيَتَحَسَّسُ لَهَا كُلُّ نَبِيٍّ أُمِّيٍّ، فَيُقَالُ: مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ، فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ لَيْسَ عَلَيْهِمْ حَسَابٌ وَلَا عَذَابٌ، ثُمَّ تَخْرُجُ ثُلَّةٌ أُخْرَى غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ نُوْرُهُم مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ يَسُدُّ الْأُفُقَ نُوْرُهُمْ، فَيُنَادِي مُنَادٍ: النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ فَيَتَحَسَّسُ لَهَا كُلُّ نَبِيٍّ أُمِّيٍّ، فَيُقَالُ: مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ، فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَاب وَلَا عَذَاب، ثُمَّ تخرُجُ ثُلَّةٌ أُخْرَى غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ نُوْرُهُمْ مِثْلُ أَعْظَمِ كَوْكَب فِي السَّمَاءِ يَسُدُّ الْأُفُقَ نُوْرُهُمْ، فَيُنَادِي مُنَادٍ: النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ، فَيَتَحَسَّسُ لَهَا كُلُّ نَبِيٍّ أُمِّيٍّ فَيُقَالُ: مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَاب وَلَا عَذَاب، ثُمَّ يَجِيءُ رَبُّكَ عزوجل ثُمَّ يُوْضَعُ الْمِيْزَانُ وَالْحِسَابُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز روشن پیشانیوں اور چمکتے ہاتھ پاؤں والے لوگوں کی ایک جماعت نمودار ہوگی جو افق پر چھا جائے گی ان کا نور سورج کی طرح ہوگا سو ایک ندا دینے والا ندا دے گا ’’نبی اُمّی‘‘ پس اس نداء پر ہر امی نبی متوجہ ہوگا لیکن کہا جائے گا (کہ اس سے مراد) محمد ﷺ اور ان کی امت ہے سو وہ جنت میں داخل ہوں گے ان پر کوئی حساب اور عذاب نہیں ہو گا پھر اس طرح کی ایک اور جماعت نمودار ہوگی جن کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں چمک رہے ہوں گے۔ ان کا نور چودھویں کے چاند کی طرح کا ہوگا اور ان کا نور افق پر چھا جائے گا سو پھر ندا دینے والا ندا دے گا اور کہے گا ’’نبی اُمّی‘‘ پس اس ندا پر ہر امّی نبی متوجہ ہو جائے گا لیکن کہا جائے گا: اس ندا سے مراد حضور نبی اکرم ﷺ اور ان کی امت ہے پس وہ بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل ہو جائیں

الحديث الرقم ۱۱: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبير، ۸ / ۱۷۳، الرقم: ۷۷۲۳، وفی مسند الشاميين، ۲ / ۲۰۱، الرقم: ۱۱۸۵، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰ / ۴۰۹.

گے پھر اسی طرح کی ایک اور جماعت نمودار ہوگی ان کی (بھی) پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں چمکتے ہوں گے۔ ان کا نور آسمان میں بڑے ستارے کی طرح ہوگا ان کا نور افق پر چھا جائے گا پس ندا دینے والا آواز دے گا: ''نبی اُمّی''، پس اس پر ہر امی نبی متوجہ ہو جائے گا، کہا جائے گا: (اس سے مراد بھی) محمد اور ان کی امت ہے۔ پس وہ بغیر حساب وعذاب کے جنت میں داخل ہو جائیں گے پھر آپ ﷺ کا رب (اپنی شان کے لائق) تشریف لائے گا پھر میزان وحساب قائم کیا جائے گا۔''

۸۱۲ / ۱۲۔ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ [آل عمران، ۳:۱۱۰]، قَالَ: إِنَّكُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِيْنَ أُمَّةً، أَنْتُمْ خَيْرُهَا وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت بہز بن حکیم بواسطہ اپنے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمان الٰہی: ''تم بہترین امت ہو جو سب لوگوں (کی رہنمائی) کے لئے ظاہر کی گئی ہے۔'' کے بارے میں فرمایا: تم ستر (۷۰) اُمتوں کو مکمل کرنے والے ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان سب سے بہتر اور معزز ہو۔''

الحديث الرقم ۱۲: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة آلِ عمران، ۵ / ۲۲۶، الرقم: ۳۰۰۱، وابن ملجه فی السنن، کتاب: الزهد، باب: صفة أمة محمد ﷺ، ۲ / ۱۴۳۳، الرقم: ۴۲۸۷، ۴۲۸۸، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۳ / ۶۱، الرقم: ۱۱۶۰۴: ۴ / ۴۴۷: ۵ / ۳، والحاکم فی المستدرک، ۴ / ۹۴، الرقم: ۶۹۸۷، والبيهقی فی السنن الکبری، ۹ / ۵، والطبرانی فی معجم الکبير، ۱۹ / ۴۱۹، الرقم: ۱۰۱۲، ۱۰۲۳، وعبد بن حميد فی المسند، ۱ / ۱۵۶، الرقم: ۴۱۱، والرويانی فی المسند، ۲ / ۱۱۵، الرقم: ۹۲۴، وابن المبارک فی الزهد، ۱ / ۱۱۴، الرقم: ۳۸۲۔

٨١٣/ ١٣۔ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، نُكَمِّلُ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، سَبْعِيْنَ أُمَّةً. نَحْنُ آخِرُهَا وَخَيْرُهَا.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

''حضرت بہز بن حکیم بواسطہ اپنے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم قیامت کے دن ستر (٧٠) اُمتوں کی تکمیل کریں گے اور ہم سب سے آخری اور سب سے بہتر ہوں گے۔''

٨١٤/ ١٤۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُعْطِيْتُ مَا لَمْ يُعْطَ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ. فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَا هُوَ؟ قَالَ: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ الْأَرْضِ وَسُمِّيْتُ أَحْمَدَ وَجُعِلَ التُّرَابُ لِي طَهُوْرًا وَجُعِلَتْ أُمَّتِي خَيْرَ الْأُمَمِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

''حضرت علی رضی الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے وہ کچھ عطا کیا گیا جو (سابقہ) انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی کو نہیں عطا کیا گیا۔ ہم نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) وہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میری رعب و دبدبہ سے مدد کی گئی اور مجھے زمین (کے تمام خزانوں) کی کنجیاں عطا کی گئیں اور میرا نام احمد رکھا گیا اور مٹی کو بھی میرے لئے پاکیزہ قرار دیا گیا اور میری امت کو بہترین امت بنایا گیا۔''

الحديث الرقم ١٣: أخرجه ابن ملجه فى السنن، كتاب: الزهد، باب: صفة أمة محمد ﷺ، ٢/ ١٤٣٣، الرقم: ٤٢٨٧۔

الحديث الرقم ١٤: أخرجه ابن أبى شيبة فى المصنف، ٦/ ٣٠٤، الرقم: ٣١٦٤٧، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١/ ٩٨، الرقم: ٧٦٣، ١٣٦١، والبيهقى فى السنن الكبرى، ١/ ٢١٣، الرقم: ٩٦٥، واللالكائي فى اعتقاد أهل السنة، ٤/ ٧٨٣، الرقم: ١٤٤٣، ١٤٤٧، والمقدسى فى الأحاديث المختارة، ٢/ ٣٤٨، الرقم: ٧٢٨۔ ٧٢٩، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١/ ٢٦٠، ٨/ ٢٦٩۔

۸۱۵ / ۱۵۔ عَنْ ثَوْبَانَ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ زَوَى لِيَ الْأَرْضَ. فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا. وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا وَأُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ. وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ، وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ، فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ وَإِنَّ رَبِّي قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيْحُ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ: مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ثوبان ﷛ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین کو میرے لئے لپیٹ دیا اور میں نے اس کے مشارق و مغارب کو دیکھا۔ عنقریب میری امت کی حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک میرے لئے زمین لپیٹی گئی۔ مجھے

الحديث الرقم ۱۵: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: الفتن وأشراط الساعة، باب: هلاك هذه الأمة بعضهم ببعض، ۴ / ۲۲۱۵، الرقم: ۲۸۸۹، والترمذی فی السنن، کتاب: الفتن عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی سوال النبي ﷺ ثلاثا فی أمته، ۴ / ۴۷۲، الرقم: ۲۱۷۶، وأبو داود فی السنن، کتاب: الفتن والملاحم، باب: ذکر الفتن ودلائلها، ۴ / ۹۷، الرقم: ۴۲۵۲، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۵ / ۲۷۸، الرقم: ۲۲۴۴۸، ۲۲۵۰۵، والبزار فی المسند، ۸ / ۴۱۳، الرقم: ۳۴۸۷، والحاکم فی المستدرك، ۴ / ۴۹۶، الرقم: ۸۳۹۰، وابن أبی شيبة فی المصنف، ۶ / ۳۱۱، الرقم: ۳۱۶۹۴، وابن حبان فی الصحيح، ۱۵ / ۱۰۹، الرقم: ۶۷۱۴، والبيهقی فی السنن الکبری، ۹ / ۱۸۱، والديلمی فی مسند الفردوس، ۲ / ۲۹۶، الرقم: ۳۳۴۷۔

(قیصر و کسریٰ کے) دو خزانے سرخ اور سفید دیئے گئے۔ میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے بارے میں سوال کیا کہ انہیں قحط سالی سے ہلاک نہ کیا جائے اور نہ ان پر ان کے غیر سے دشمن مسلط کرے جو انہیں مکمل طور پر نیست و نابود کر دے اور بے شک میرے رب نے مجھے فرمایا: اے محمد مصطفیٰ! میں جب ایک فیصلہ کر لیتا ہوں تو اس کو واپس نہیں لوٹایا جاسکتا اور بیشک میں نے آپ کو آپ کی امت کے لئے یہ چیز عطا فرما دی ہے کہ میں انہیں قحط سالی سے نہیں ماروں گا اور نہ ہی ان کے علاوہ کسی اور کو ان پر دشمن مسلط کروں گا جو انہیں مکمل طور پر نیست و نابود کر دے اگرچہ (وہ دشمن ان کے خلاف ہر طرف سے اکٹھے) ہو جائیں یہاں تک کہ ان میں سے خود بعض بعض کو ہلاک نہ کریں اور بعض بعض کو قیدی نہ بنائیں۔‘‘

٨١٦ / ١٦۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ أَدْرَكَ بِيَ الْأَجَلَ الْمَرْحُومَ وَاخْتَصَرَ لِي اخْتِصَارًا، فَنَحْنُ الْآخِرُوْنَ وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِنِّي قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ، إِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللهِ وَمُوْسَى صَفِيُّ اللهِ وَأَنَا حَبِيْبُ اللهِ وَمَعِي لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَإِنَّ اللهَ وَعَدَنِي فِي أُمَّتِي وَأَجَارَهُمْ مِنْ ثَلَاثٍ: لَا يَعُمُّهُمْ بِسَنَةٍ وَلَا يَسْتَأْصِلُهُمْ عَدُوٌّ، وَلَا يَجْمَعُهُمْ عَلَى ضَلَالَةٍ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

’’حضرت عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت کو مرحوم قرار دیا اور اس کی عمر مختصر رکھی۔ سو ہم ہی آخری ہیں اور ہم ہی قیامت کے دن اول ہوں گے۔ اور میں بغیر کسی فخر کے یہ بات کہہ رہا ہوں کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور حضرت موسیٰ صفی اللہ ہیں اور میں ہی حبیب اللہ ہوں اور روزِ قیامت میرے پاس ہی حمد کا جھنڈا ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے میری امت کے بارے میں مجھ سے تین وعدے فرمائے اور تین چیزوں سے انہیں نجات عطا کی۔ ان پر عام قحط سالی مسلط نہیں کرے گا اور کوئی دشمن انہیں ختم نہیں کر سکے گا اور انہیں گمراہی پر کبھی جمع نہیں کرے گا۔‘‘

الحديث الرقم ١٦: أخرجه الدارمي في السنن، باب: (٨)، مَا أُعطِيَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الفَضْلِ، ١ / ٤٢، الرقم: ٥٤، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٦ / ٣٢٣.

٨١٧ / ١٧۔ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ اللهَ أَجَارَكُمْ مِنْ ثَلَاثِ خِلَالٍ: أَنْ لَا يَدْعُوَ عَلَيْكُمْ نَبِيُّكُمْ فَتَهْلِكُوْا جَمِيْعًا، وَأَنْ لَا يَظْهَرَ أَهْلُ الْبَاطِلِ عَلَى أَهْلِ الْحَقِّ، وَأَنْ لَا تَجْتَمِعُوْا عَلَى ضَلَالَةٍ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں تین آفتوں سے بچا لیا: ایک یہ کہ تمہارا نبی تمہارے لئے ایسی بد دعا نہ کرے گا کہ تم سارے ہلاک ہو جاؤ دوسرا یہ کہ (مجموعی طور پر) اہلِ باطل اہلِ حق پر غالب نہ ہوں۔ تیسرا یہ کہ تم (مجموعی طور پر کبھی) گمراہی پر جمع نہیں ہو گے۔''

٨١٨ / ١٨۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ مَرْحُوْمَةٌ. عَذَابُهَا بِأَيْدِيْهَا. فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، دُفِعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ. فَيُقَالُ: هَذَا فِدَاؤُكَ مِنَ النَّارِ. رَوَاهُ أَبُوْحَنِيْفَةَ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (امت مسلمہ) وہ (خوش نصیب) امت ہے جس پر (اللہ تعالیٰ کی خصوصی) رحمت نازل کی گئی ہے۔ اس کا عذاب اس کے ہاتھ میں ہے جب قیامت کا دن ہو گا تو ہر ایک مسلمان کو ایک کافر دے کر کہا جائے گا یہ تمہارا دوزخ کا فدیہ ہے۔''

الحديث الرقم ١٧: أخرجه أبو داود فی السنن، کتاب: الفتن، باب: ذکر الفتن ودلائلها، ٤ / ٩٨، الرقم: ٤٢٥٣، والطبرانی فی المعجم الکبير، ٣ / ٢٩٢، الرقم: ٣٤٤٠، وفی مسند الشاميين، ٢ / ٤٤٢، الرقم: ١٦٦٣۔

الحديث الرقم ١٨: أخرجه ابن ماجه فی السنن، کتاب: الزهد، باب: فی صفة أمة محمد صلى الله عليه وآله وسلم، ٢ / ١٤٣٤، الرقم: ٤٢٩٢، وأبوحنيفة عن أبی موسى رضي الله عنه فی المسند، ١ / ١٥٥، وعبد بن حميد فی المسند، ١ / ١٩٠، الرقم: ٥٣٧، والمروزی فی الفتن، ٢ / ٦١٨، الرقم: ١٧٢٢۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ آخِرِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ

﴿آخری زمانہ میں اُمتِ محمدیہ کی فضیلت کا بیان﴾

۸۱۹ / ۱۹۔ عَنْ مُعَاوِيَةَ رضي الله عنه، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ عَلَى ذٰلِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

’’حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے ہیں: میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر قائم رہے گی جو اُن کی مدد نہیں کرے گا یا اُن کی مخالفت کرے گا وہ انہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا امر (یعنی روزِ قیامت) آئے گا اور وہ اسی حالت پر ہوں گے۔‘‘

۸۲۰ / ۲۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَالَّذِي

الحديث رقم ۱۹: أخرجه البخاری فی الصحيح،کتاب: المناقب، باب: سؤال المشرکين أن يريهم النبی ﷺ آية فآراهم انشقاق القمر، ۳ / ۱۳۳۱، الرقم: ۳۴۴۲، وفی کتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالی: إنما قولنا لشیء، ۶ / ۲۷۱۴، الرقم: ۷۰۲۲، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الإمارة، باب: قوله ﷺ: لا تزال طائفة من أمتی ظاهرين علی الحق لا يضرهم من خالفهم، ۳ / ۱۵۲۴، الرقم: ۱۰۳۷، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۴ / ۱۰۱، وأبو يعلی فی المسند، ۱۳ / ۳۷۵، الرقم: ۷۳۸۳، والطبرانی فی المعجم الکبير، ۱۹ / ۳۸۰، الرقم: ۸۹۳، واللالکائی فی اعتقاد أهل السنة، ۱ / ۱۱۰، الرقم: ۱۴۴۔

الحديث رقم ۲۰: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: المناقب، باب: علاماتِ النبوة في الإسلام، ۳ / ۳۱۵، الرقم: ۳۳۹۴، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الفضائل، باب: فضل النظر إليه ﷺ وتمنيه، ۴ / ۱۸۳۶، الرقم: ۲۳۶۴، وابن حبان فی الصحيح، ۱۵ / ۱۶۷، الرقم: ۶۷۶۵، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲ / ۳۱۳، الرقم: ۸۱۲۶، والعسقلانی فی فتح الباری، ۶ / ۶۰۷، والنووی فی شرحه علی صحيح مسلم، ۱۵ / ۱۱۸، والسيوطی فی الديباج، ۶ / ۳۴۸، الرقم: ۲۳۶۴۔

نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَا يَرَانِي، ثُمَّ لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ مَعَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد مصطفیٰ کی جان ہے! تم لوگوں پر ایک دن ایسا ضرور آئے گا کہ تم مجھے دیکھ نہیں سکو گے، لیکن میری زیارت کرنا (اس وقت) ہر مومن کے نزدیک اس کے اہل اور مال سے زیادہ محبوب ہو گی۔‘‘

٨٢١ / ٢١. عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم: يَقُوْلُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ [آل عمران، ٣:١١٠]، قَالَ: إِنَّكُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِيْنَ أُمَّةً أَنْتُمْ خَيْرُهَا وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ بواسطہ اپنے والد، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ’’تم بہترین امت ہو جو سب لوگوں (کی رہنمائی) کے لئے ظاہر کی گئی ہے۔‘‘ کے بارے میں فرمایا: تم ستّر (٧٠) اُمتوں کو مکمل کرنے والے ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان سب سے بہتر اور معزز ہو۔‘‘

الحديث رقم ٢١: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: التفسير عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ومن سورة آل عمران، ٥/٢٢٦، الرقم: ٣٠٠١، وابن ملجه فى السنن، كتاب: الزهد، باب: صفة أمّة محمد صلى الله عليه وآله وسلم، ٢/١٤٣٣، الرقم: ٤٢٨٨، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٥/٣، والحاكم فى المستدرك، ٤/٩٤، الرقم: ٦٩٨٧، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١٩/٤٢٢، الرقم: ١٠٢٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٥، والرويانى فى المسند، ٢/١١٥، الرقم: ٩٢٤، وعبد بن حميد فى المسند، ١/١٥٦، الرقم: ٤١١، وابن المبارك فى الزهد، ١/١١٤، الرقم: ٣٨٢، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ١/١٥٣.

٨٢٢ / ٢٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مِنْ أَشَدِّ أُمَّتِي لِي حُبًّا، نَاسٌ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِي، يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ رَآنِي، بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے میرے ساتھ شدید محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد آئیں گے اور ان میں سے ہر ایک کی تمنا یہ ہوگی کہ کاش وہ اپنے سب اہل و عیال اور مال و اسباب کے بدلے میں مجھے (ایک مرتبہ) دیکھ لیں۔''

٨٢٣ / ٢٣۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْمَطَرِ، لَا يُدْرَى أَوَّلُهُ خَيْرٌ أَمْ آخِرُهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَأَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اُمت کی مثال بارش کی مانند ہے معلوم نہیں اس کا اوّل بہتر ہے یا آخر۔''

٨٢٤ / ٢٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ أُنَاسًا

الحديث رقم ٢٢: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب: فيمن يود رؤية النبی ﷺ بأهله وماله، ٤ / ٢١٧٨، الرقم: ٢٨٣٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ٤١٧، الرقم: ٩٣٨٨، وابن حبان فی الصحيح، ١٦ / ٢١٤، الرقم: ٧٢٣١۔

الحديث رقم ٢٣: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الأمثال عن رسول الله ﷺ، باب: مثل الصلوات الخمس، ٥ / ١٥٢، الرقم: ٢٨٦٩، والبزار فی المسند، ٩ / ٢٣، الرقم: ٣٥٢٧، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ١٣٠، ١٤٣، الرقم: ١٢٣٤٩، ١٢٤٨٣، والطيالسی فی المسند، ١ / ٩٠، الرقم: ٦٤٧، والقضاعی فی مسند الشهاب، ٢ / ٢٧٧، الرقم: ١٣٥٢، وأبو يعلی فی المسند، ٦ / ٣٨٠، الرقم: ٣٧١٧۔

الحديث رقم ٢٤: أخرجه الحاکم فی المستدرک، ٤ / ٩٥، الرقم: ٦٩٩١۔

مِنْ أُمَّتِي يَأْتُوْنَ بَعْدِي يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوِ اشْتَرَى رُؤْيَتِي بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یقیناً میری اُمت میں میرے بعد ایسے لوگ بھی آئیں گے جن میں سے ہر ایک کی خواہش یہ ہوگی کہ وہ اپنے اہل و مال کے بدلے (اگر) میرا دیدار (ملے تو وہ) خرید لے (یعنی اپنے اہل و مال کی قربانی دے کر ایک مرتبہ مجھے دیکھ لے)۔''

٨٢٥ / ٢٥۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَيُّ الْخَلْقِ أَعْجَبُ إِلَيْكُمْ إِيْمَانًا؟ قَالُوْا: الْمَلَائِكَةُ. قَالَ: وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ؟ قَالُوْا: فَالنَّبِيُّوْنَ. قَالَ: وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ؟ قَالُوْا: فَنَحْنُ. قَالَ: وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ أَعْجَبَ الْخَلْقِ إِلَيَّ إِيْمَانًا لَقَوْمٌ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِي يَجِدُوْنَ صُحُفًا فِيْهَا كِتَابٌ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا فِيْهَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْيَعْلَى وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ بواسطہ اپنے والد، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا: کون سی مخلوق تمہارے نزدیک ایمان کے لحاظ سے

الحديث رقم ٢٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٢ / ٨٧، الرقم: ١٢٥٦٠، وأبو يعلى عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ في المسند، ١ / ١٤٧، الرقم: ١٦٠، والحاكم في المستدرك، ٤ / ٩٦، الرقم: ٦٩٩٣، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٣ / ٤٠٣، الرقم: ٦٢٨٨، والحسيني في البيان والتعريف، ١ / ١٣٠، الرقم: ٣٤٦، والهيثمي عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ في مجمع الزوائد، ٨ / ٣٣٠، ٦ / ٦٥، وقال: رواه البزار وأحمد.

سب سے عجیب تر ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: فرشتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: فرشتے کیوں ایمان نہ لائیں جبکہ وہ ہر وقت اپنے رب کی حضوری میں رہتے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا: پھر انبیاء کرام علیہم السلام۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اور انبیاء کرام علیہم السلام کیوں ایمان نہ لائیں جبکہ ان پر تو وحی نازل ہوتی ہے۔ انہوں نے عرض کیا: تو پھر ہم (ہی ہوں گے)۔ فرمایا: تم ایمان کیوں نہیں لاؤ گے جبکہ بنفسِ نفیس میں خود تم میں جلوہ افروز ہوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مخلوق میں میرے نزدیک پسندیدہ اور عجیب تر ایمان ان لوگوں کا ہے جو میرے بعد پیدا ہوں گے۔ کئی کتابوں کو پائیں گے مگر (صرف میری) کتاب میں جو کچھ لکھا ہوگا (بن دیکھے) اس پر ایمان لائیں گے۔‘‘

٨٢٦ / ٢٦۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَدِدْتُ أَنِّي لَقِيْتُ إِخْوَانِي، قَالَ: فَقَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ: أَوَ لَيْسَ نَحْنُ إِخْوَانَكَ؟ قَالَ: أَنْتُمْ أَصْحَابِي، وَلَكِنْ إِخْوَانِي الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِي وَلَمْ يَرَوْنِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے یہ خواہش کی کہ میں اپنے بھائیوں سے ملوں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میرے صحابہ ہو لیکن میرے بھائی وہ ہوں گے جو مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا بھی نہیں ہوگا۔‘‘

٨٢٧ / ٢٧۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ: (يَا رَسُوْلَ اللهِ) أَ رَأَيْتَ مَنْ آمَنَ بِكَ وَلَمْ يَرَكَ وَصَدَّقَكَ وَلَمْ يَرَكَ؟ قَالَ: طُوْبَى لَهُمْ طُوْبَى لَهُمْ أُوْلَئِكَ مِنَّا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

الحديث رقم ٢٦: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٣ / ١٥٥، الرقم: ١٢٦٠١، والطبراني فى المعجم الكبير، ١ / ٢١٢، الرقم: ٥٧٦، والهيثمي فى مجمع الزوائد، ١٠ / ٦٧، والحسيني فى البيان والتعريف، ١ / ٣٢، الرقم: ٦٠: ٢ / ٩٤، الرقم: ١١٦١۔

الحديث رقم ٢٧: أخرجه الطبراني فى المعجم الأوسط، ٨ / ٢٧٦، الرقم: ٨٦٢٤۔

’’حضرت عبدالرحمن بن ابی عمرہ انصاری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ ان لوگوں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو آپ پر ایمان لائے حالانکہ انہوں نے آپ کو دیکھا تک نہیں، آپ کی تصدیق کی حالانکہ آپ کو دیکھا تک نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان کے لئے خوشخبری ہے ان کے لئے خوشخبری ہے وہ ہم میں سے ہی ہیں۔‘‘

۸۲۸ / ۲۸۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: طُوْبَى لِمَنْ رَآنِي وَآمَنَ بِي وَطُوْبَى سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَمْ يَرَنِي وَآمَنَ بِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خوشخبری اور مبارک باد ہو اس کے لئے جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا اور سات بار خوشخبری اور مبارک باد ہو اس کے لئے جس نے مجھے دیکھا بھی نہیں اور مجھ پر ایمان لایا۔‘‘

۸۲۹ / ۲۹۔ عَنْ أَبِي جُمْعَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: تَغَدَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ مَعَنَا أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، قَالَ: قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! هَلْ أَحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا؟ أَسْلَمْنَا مَعَكَ، وَجَاهَدْنَا مَعَكَ، قَالَ: نَعَمْ، قَوْمٌ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِكُمْ

الحديث رقم ۲۸: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۵ / ۲۵۷، الرقم: ۲۲۲۶۸، ۲۲۱۹۲، ۲۲۳۳۱، وابن حبان فی الصحیح، ۱۶ / ۲۱۶، الرقم: ۷۲۳۳، والحاکم عن عبدالله بن بُسر رضی اللہ عنہ، فی المستدرک، ۴ / ۹۶، الرقم: ۶۹۹۴، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ۸ / ۲۵۹، الرقم: ۸۰۰۹، وفی المعجم الصغیر، ۲ / ۱۰۴، الرقم: ۸۵۸، وأبویعلی عن أنس بن مالك رضی اللہ عنہ فی المسند، ۶ / ۱۱۹، الرقم: ۳۳۹۱، والمقدسی فی الأحادیث المختارة، ۹ / ۹۹، الرقم: ۸۷، والرویانی فی المسند، ۲ / ۳۱۱، الرقم: ۱۲۶۶۔

الحديث رقم ۲۹: أخرجه الدارمي في السنن، ۲ / ۳۹۸، الرقم: ۲۸۴۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴ / ۱۰۶، الرقم: ۱۷۰۱۷، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ۴ / ۲۲، الرقم: ۳۵۳۷، وأبویعلی فی المسند، ۳ / ۱۲۸، الرقم: ۱۵۵۹، وابن منده فی الإیمان، ۱ / ۳۷۲، الرقم: ۲۱۰، والهیثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰ / ۶۶۔

يُؤْمِنُوْنَ بِي وَلَمْ يَرَوْنِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

''حضرت ابو جمعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ دن کا کھانا کھایا ہمارے ساتھ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم سے بھی کوئی بہتر ہو گا؟ ہم آپ کی معیت میں ایمان لائے، اور آپ کی ہی معیت میں ہم نے جہاد کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں وہ لوگ جو تمہارے بعد آئیں گے وہ مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا بھی نہیں ہو گا (وہ اس جہت سے تم سے بھی بہتر ہوں گے)۔''

٨٣٠ / ٣٠۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْعُلَاءِ الْحَضْرَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّهُ سَيَكُوْنُ فِي آخِرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ أَجْرِ أَوَّلِهِمْ، يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَيُقَاتِلُوْنَ أَهْلَ الْفِتَنِ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عبد الرحمٰن بن علاء حضرمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے اس (صحابی) نے بتایا جس نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں: بے شک اس امت کے آخر (دور) میں ایسے لوگ ہوں گے جن کے لئے اجر اس امت کے اولین (دور کے لوگوں) کے برابر ہو گا، وہ نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے اور فتنہ پرور لوگوں سے جہاد کریں گے۔''

الحديث رقم ٣٠: أخرجه البيهقي في دلائل النّبوّة، ٦ / ٥١٣، والسّيوطى فى مفتاح الجنة، ١ / ٦٨۔

فَصْلٌ فِي أَنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ لَا تَجْتَمِعُ عَلَى الضَّلَالَةِ

﴿اس اُمت کے کبھی بھی گمراہی پر جمع نہ ہونے کا بیان﴾

۸۳۱/ ۳۱۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي (أَوْ قَالَ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ) عَلَى ضَلَالَةٍ، وَيَدُ اللهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ، وَمَنْ شَذَّ شَذَّ إِلَى النَّارِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا (یا فرمایا: امتِ محمدیہ کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا) اور جماعت پر اللہ تعالیٰ (کی حفاظت) کا ہاتھ ہے اور جو شخص جماعت سے جدا ہوا وہ آگ کی طرف جدا ہوا۔“

۸۳۲/ ۳۲۔ عَنِ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَمَرَنِيَ اللهُ بِهِنَّ: الْجَمَاعَةِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ فِي سَبِيْلِ اللهِ، فَمَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ رَأْسِهِ إِلَّا أَنْ يَرْجِعَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

الحديث رقم ۳۱: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: الفتن عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فى لزوم الجماعة، ٤/ ٤٦٦، الرقم: ٢١٦٧، والحاكم فى المستدرك، ١/ ٢٠١، الرقم: ٣٩٧، والمناوى فى فيض القدير، ٢/ ٢٧١۔

الحديث رقم ۳۲: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ١/ ٢٠٤، ٥٨٢، الرقم: ٤٠٤، ١٥٣٤، وابن خزيمة فى الصحيح، ٣/ ١٩٥، الرقم: ١٨٩٥، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٨/ ١٥٧، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٣/ ٢٨٦، ٢٨٧، ٢٨٩، الرقم: ٣٤٢٧، ٣٤٣٠، ٣٤٣١، وأبو يعلى فى المسند، ٣/ ١٤٠، الرقم: ١٥٧١۔

’’حضرت حارث اَشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ باتوں کا حکم دیا ہے (اور وہ پانچ باتیں یہ ہیں:) جماعت کے ساتھ ہونے، نصیحت سننے، فرمانبرداری اختیار کرنے، ہجرت کرنے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کا۔ پس جو جماعت سے ایک بالشت برابر بھی الگ ہوا پس اس نے اسلام کا قلادہ (یعنی پٹہ) اپنے گلے سے اتار دیا جب تک کہ وہ (جماعت کی طرف) لوٹ نہیں آتا۔‘‘

٨٣٣ / ٣٣۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما في رواية طويلة قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ: يَاأَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي قُمْتُ فِيكُمْ كَمَقَامِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِينَا فَقَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ، وَإِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ، وَهُوَ مِنَ الاِثْنَيْنِ أَبْعَدُ مَنْ أَرَادَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ، مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَذَلِكُم الْمُؤْمِنُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جابیہ کے مقام پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطاب فرمایا کہ میں تمہارے درمیان اس جگہ پر کھڑا ہوں جہاں حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمارے درمیان قیام فرمایا پھر انہوں نے فرمایا: جماعت کو لازم پکڑو اور علیحدگی سے بچو کیونکہ شیطان ایک کے ساتھ ہوتا ہے اور دو آدمیوں سے دور رہتا ہے جو شخص جنت کا وسط چاہتا ہے اس کے لیے جماعت سے وابستگی لازمی ہے جس شخص کو اس کی نیکی خوش کرے اور برائی پریشان کرے پس وہی مومن ہے۔‘‘

الحديث رقم ٣٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الفتن عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في لزوم الجماعة، ٤ / ٤٦٥، الرقم: ٢١٦٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٥ / ٣٨٨، الرقم: ٩٢٢٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥ / ٣٧٠، الرقم: ٢٣١٩٤، وابن أبي عاصم في السنة، ١ / ٤٢، الرقم: ٨٨، والعسقلاني في فتح الباري، ١٣ / ٣١٦، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٦ / ٣٢٠.

٨٣٤ / ٣٤۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ هٰذِهِ الْأُمَّةَ عَلَى الضَّلَالَةِ أَبَدًا وَقَالَ: يَدُ اللهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ فَاتَّبِعُوْا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ فَإِنَّهُ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کو کبھی بھی گمراہی پر اکٹھا نہیں فرمائے گا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کا دستِ قدرت جماعت پر ہوتا ہے۔ پس سب سے بڑی جماعت کی اتباع کرو اور جو اس جماعت سے الگ ہوا ہے وہ آگ میں ڈال دیا گیا۔‘‘

٨٣٥ / ٣٥۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ أُمَّتِي لَا تَجْتَمِعُ عَلَى ضَلَالَةٍ فَإِذَا رَأَيْتُمُ اخْتِلَافًا فَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَادِ الْأَعْظَمِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میری امت (مجموعی طور پر) کبھی گمراہی پر جمع نہیں ہو گی پس اگر تم ان میں اختلاف دیکھو تو تم پر لازم ہے کہ سب سے بڑی جماعت (کا ساتھ) اختیار کرو۔‘‘

٨٣٦ / ٣٦۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ

الحديث رقم ٣٤: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ١/١٩٩-٢٠١، الرقم: ٣٩١-٣٩٧، وابن أبي عاصم فى كتاب السنة، ١/٣٩، الرقم: ٨٠، واللالكائي فى اعتقاد أهل السنة، ١/١٠٦، الرقم: ١٥٤، وأبو نعيم فى حلية الأولياء، ٣/٣٧، والديلمى فى مسند الفردوس، ٥/٢٥٨، الرقم: ٨١١٦، والحكيم الترمذي فى نوادر الأصول، ١/٤٢٢٢، والمناوى فى فيض القدير، ٢/٢٧١.

الحديث رقم ٣٥: أخرجه ابن ماجه فى السنن، كتاب: الفتن، باب: السَّوَادِ الأَعْظَمِ، ٤/٣٦٧، الرقم: ٣٩٥٠، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١٢، ٤٤٧، الرقم: ١٣٦٢٣، والكنانى فى مصابح الزجاجة، ٤/١٦٩، الرقم: ١٣٩٥.

الحديث رقم ٣٦: أخرجه ابن ماجه فى السنن، كتاب: الفتن، باب: افتراق الأمم، ٢/١٣٢٢، الرقم: ٣٩٩١-٣٩٩٣، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/١٤٥، الرقم: ←

بَنِي إِسْرَائِيْلَ افْتَرَقَتْ عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً. وَإِنَّ أُمَّتِي سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً. كُلُّهَا فِي النَّارِ، إِلَّا وَاحِدَةً. وَهِيَ الْجَمَاعَةُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَأَبُوْيَعْلَى.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یقیناً بنی اسرائیل اکہتر (۷۱) فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے اور میری امت یقیناً بہتر (۷۲) فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ وہ سب کے سب دوزخ میں جائیں گے سوائے ایک کے اور وہ جماعت ہے۔‘‘

۸۳۷ / ۳۷۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: اثْنَانِ خَيْرٌ مِنْ وَاحِدٍ، وَثَلَاثَةٌ خَيْرٌ مِنِ اثْنَيْنِ، وَأَرْبَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ ثَلَاثَةٍ، فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ، فَإِنَّ اللهَ عزوجل لَنْ يَّجْمَعَ أُمَّتِي إِلَّا عَلَى هُدًى. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو (شخص) ایک سے بہتر ہیں اور تین (شخص) دو سے بہتر ہیں، اور چار (اشخاص) تین سے بہتر ہیں، پس تم پر لازم ہے کہ جماعت کے ساتھ رہو، یقیناً اللہ تعالیٰ میری امت کو کبھی ہدایت کے سوا کسی شے پر اکٹھا نہیں کرے گا۔‘‘

۱۲۵۰۱، وأبويعلى فى المسند، ۷/ ۳۶، الرقم: ۳۹۴٤، والمقدسى فى الأحاديث المختارة، ۷/ ۹۰، الرقم: ۲٤۹۹، وابن أبى عاصم فى السنة، ۱/ ۳۲، الرقم: ٦٤، والمروزى فى السنة، ۱/ ۲۱، الرقم: ٥۳.

الحديث رقم ۳۷: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٥/ ۱٤٥، الرقم: ۲۱۳۳۱، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ۱/ ۱۷۷: ٥/ ۲۱۸، والمباركفورى فى تحفة الأحوذى، ٦/ ۳۲۳.

فَصْلٌ فِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَخْشَى عَلَى أُمَّتِهِ أَنْ تُشْرِكَ بَعْدَهُ

﴿حضور ﷺ کو اپنے بعد اُمت کے شرک میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ تھا﴾

۸۳۸ / ۳۸۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی الله عنه، قَالَ: صَلَّى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ، بَعْدَ ثَمَانِي سِنِينَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ، ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ، فَقَالَ: إِنِّي بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فَرَطٌ وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيدٌ، وَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ، وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ مِنْ مَقَامِي هَذَا، وَإِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوْا، وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوْهَا قَالَ: فَكَانَتْ آخِرَ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عقبہ بن عامر رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے شہداءِ اُحد پر (دوبارہ) آٹھ سال بعد اس طرح نماز پڑھی گویا زندوں اور مُردوں کو الوداع کہہ رہے ہوں۔ پھر آپ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: میں تمہارا پیش رو ہوں، میں تمہارے اُوپر گواہ ہوں، ہماری ملاقات کی جگہ حوضِ کوثر ہے اور میں اس جگہ سے حوضِ کوثر کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے

الحديث رقم ۳۸: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: المغازی، باب: غزوة أحد، ۴ / ۱۴۸۶، الرقم: ۳۸۱۶، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: إثبات حوض نبينا ﷺ وصفاته، ۴ / ۱۷۹۶، الرقم: ۲۲۹۶، وأبوداود فی السنن، كتاب: الجنائز، باب: الميت يصلی علی قبره بعد حين، ۳ / ۲۱۶، الرقم ۳۲۲۴، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۴ / ۱۵۴، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۱۷ / ۲۷۹، الرقم: ۷۶۸، والبيهقی فی السنن الكبری، ۴ / ۱۴، الرقم: ۶۶۰۱، والشيبانی فی الآحاد والمثانی، ۵ / ۴۵، الرقم: ۲۵۸۳۔

تمہارے متعلق اس بات کا ڈر نہیں ہے کہ تم (میرے بعد) شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے بلکہ تمہارے متعلق مجھے دنیاداری کی محبت میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ حضرت عقبہ فرماتے ہیں کہ یہ میرا حضور نبی اکرم ﷺ کا آخری دیدار تھا (یعنی اس کے بعد جلد ہی آپ ﷺ کا وصال ہو گیا)۔‘‘

٨٣٩ / ٣٩۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الآنَ، وَإِنِّي أُعْطِيْتُ مَفَاتِيحَ خَزَآئِنِ الْأَرْضِ، أَوْمَفَاتِيحَ الْأَرْضِ، وَإِنِّي وَاللهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِي وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوْا فِيهَا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میں تمہارا پیش رو اور تم پر گواہ ہوں۔ بیشک خدا کی قسم! میں اپنے حوض (کوثر) کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور بیشک مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں (یا فرمایا:) زمین کی کنجیاں عطا کر دی گئی ہیں اور خدا کی قسم! مجھے یہ ڈر نہیں کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگو گے بلکہ مجھے ڈر اس بات کا ہے کہ تم دنیا کی محبت میں مبتلا ہو جاؤ گے۔‘‘

٨٤٠ / ٤٠۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِي، وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا

الحديث رقم ٣٩: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النُّبُوَّةِ فِي الإِسلام، ٣ / ١٣١٧، الرقم: ٣٤٠١، وفى كتاب: الرقاق، باب: مَا يُحْذَرُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَالتَّنَافُسِ فِيها، ٥ / ٢٣٦١، الرقم: ٦٠٦١، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: إثبات حوض نبينا ﷺ وصفاته، ٤ / ١٧٩٥، الرقم: ٢٢٩٦ وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤ / ١٥٣۔

الحديث رقم ٤٠: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: اثبات حوض نبينا ﷺ وصفاته، ٤ / ١٧٩٦، الرقم: ٢٢٩٦، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١٧ / ٢٧٩، الرقم: ٧٦٩، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٥ / ٤٥، الرقم: ٢٥٨٣۔

أَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا، وَتَقْتَتِلُوْا فَتَهْلِكُوْا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ قَالَ عُقْبَةُ: فَكَانَ آخِرَ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے تمہارے متعلق اس بات کا تو ڈر ہی نہیں ہے کہ تم میرے بعد شرک کرو گے بلکہ مجھے ڈر ہے کہ تم دنیا کی محبت میں گرفتار ہو جاؤ گے اور آپس میں لڑو گے اور ہلاک ہو گے جیسا کہ تم سے پہلے لوگ ہوئے۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آخری بار تھی جب میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو منبر پر جلوہ افروز دیکھا (یعنی اس کے بعد جلد ہی آپ ﷺ کا وصال ہو گیا)۔''

فَصْلٌ فِي بَعْثِ الْأَئِمَّةِ الْمُجَدِّدِيْنَ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ

﴿اس اُمت میں ائمہ مجددین کے بھیجے جانے کا بیان﴾

٨٤١ / ٤١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه فِيْمَا أَعْلَمُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ عزوجل يَبْعَثُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس (علم) میں سے جو انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سیکھا روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے آخر میں کسی ایسے شخص (یا اشخاص) کو پیدا فرمائے گا جو اس (امت) کے لئے اس کے دین کی تجدید کرے گا۔‘‘

٨٤٢ / ٤٢۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ أَدْنَى الرِّيَاءِ شِرْكٌ وَأَحَبَّ الْعَبِيْدِ إِلَى اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْأَتْقِيَاءُ الْأَخْفِيَاءُ الَّذِيْنَ إِذَا غَابُوْا لَمْ يُفْتَقَدُوْا وَإِذَا شَهِدُوْا لَمْ يُعْرَفُوْا أُوْلَئِكَ أَئِمَّةُ الْهُدَى وَمَصَابِيْحُ الْعِلْمِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

الحديث رقم ٤١: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: الملاحم، باب: مايذكر فى قرن المائة، ٤ / ١٠٩، الرقم: ٤٢٩١، والحاكم فى المستدرك، ٤ / ٥٦٧، ٥٦٨، الرقم: ٨٥٩٢، ٨٥٩٣، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٦ / ٣٢٣، الرقم: ٦٥٢٧، والديلمى فى مسند الفردوس، ١ / ١٤٨، الرقم: ٥٣٢، والمقرئ فى السنن الوردة فى الفتن، ٣ / ٧٤٢، الرقم: ٣٦٤، وابن عساكر فى تاريخ دمشق الكبير، ٥١ / ٣٨٨، ٣٤١، والخطيب البغدادى فى تاريخ بغداد، ٢ / ٦١۔

الحديث الرقم ٤٢: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣ / ٣٠٣، الرقم: ٥١٨٢، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٥ / ١٦٣، الرقم: ٤٩٥٠، وفى المعجم الكبير، ٢٠ / ٣٦، الرقم: ٥٣، والقضاعى فى مسند الشهاب، ٢ / ٢٥٢، الرقم: ١٢٩٨، والبيهقى فى كتاب الزهد، ٢ / ١١٢۔

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَاحَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: معمولی سا دکھاوا بھی شرک ہے اور بندوں میں سے محبوب ترین بندے اللہ تعالیٰ کے نزدیک متقی اور خشیت الٰہی رکھنے والے وہ لوگ ہیں جو موجود نہ ہوں تو تلاش نہ کیے جائیں اور موجود ہوں تو پہچانے نہ جائیں، وہی لوگ ہدایت کے اِمام اور علم کے چراغ ہیں۔‘‘

٨٤٣ / ٤٣۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ.

رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اس وقت میری سنت کو مضبوطی سے تھاما جب میری امت فساد میں مبتلا ہو چکی ہوگی تو اس کے لئے سوشہیدوں کے برابر ثواب ہے۔‘‘

٨٤٤ / ٤٤۔ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الإِسْلَامَ فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّيْنَ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ.

الحديث الرقم ٤٣: أخرجه أبونعيم فى حلية الأولياء، ٨ / ٢٠٠، والبيهقى فى كتاب الزهد الكبير، ٢: ١١٨، الرقم: ٢٠٧، والديلمى فى مسند الفردوس، ٤ / ١٩٨، الرقم: ٦٦٠٨، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١: ٤١ / الرقم: ٦٥، والمزى فى تهذيب الكمال، ٢٤ / ٣٦٤، والذهبى فى ميزان الاعتدال، ٢ / ٢٧٠.

الحديث الرقم ٤٤: أخرجه الدارمى فى السنن، باب: فى فضل العلم والعالم، ١ / ١١٢، الرقم: ٣٥٤، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٩ / ١٧٤، الرقم: ٩٤٥٤، وابن عسلكر فى تاريخ دمشق الكبير، ٥١ / ٦١، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١ / ١٢٣، وابن عبد البر فى جامع بيان العلم وفضله، ١ / ٤٦، والزبيدى فى اتحاف سادة المتقين، ١ / ١٠٠، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١ / ٥٣، الرقم: ١١٠.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دورانِ حصولِ علم اگر کسی شخص کو موت آ جائے اور وہ اس لئے علم حاصل کر رہا ہو کہ اس کے ذریعہ سے اسلام کو زندہ کرے گا تو اس کے اور انبیاءِ کرام کے درمیان جنت میں صرف ایک درجے کا فرق ہوگا۔‘‘

٨٤٥ / ٤٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَا نَبِيَّ بَعْدِي. قَالُوْا: فَمَا يَكُوْنُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: يَكُوْنُ خُلَفَاءُ بَعْضُهُمْ عَلَى أَثَرِ بَعْضٍ فَمَنِ اسْتَقَامَ مِنْهُمْ فَفُوْا لَهُمْ بَيْعَتَهُمْ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَقِمْ فَأَدُّوْا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَسَلُوا اللهَ الَّذِي لَكُمْ. رَوَاهُ ابْنُ رَاهَوَيْهِ.

’’حضرت ابوہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (جان لو!) میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: تو یا رسول اللہ کون ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (میرے) خلفاء ہوں گے اور پھر ان کے خلفاء ہوں گے۔ سو جسے تم سیدھے راستہ پر پاؤ اس کے ساتھ بیعت (عہد وفا) نبھاؤ، اور جو سیدھی راہ پر نہ رہیں انہیں ان کا حق دے دو اور اپنا حق اللہ تعالیٰ سے مانگو۔‘‘

٨٤٦ / ٤٦۔ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الدِّيْنَ (أَوْ قَالَ: إِنَّ الإِسْلَامَ) بَدَأَ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ غَرِيْبًا كَمَا بَدَأَ فَطُوْبَى لِلْغُرَبَاءِ قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنِ الْغُرَبَاءُ؟ قَالَ: الَّذِيْنَ يُحْيُوْنَ سُنَّتِي وَيُعَلِّمُوْنَهَا عِبَادَ اللهِ. رَوَاهُ الْقُضَاعِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت کثیر بن عبد اللہ مزنی بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور

الحديث الرقم ٤٥: أخرجه ابن راهويه فی المسند، ١/ ٢٥٧، الرقم: ٢٢٣۔

الحديث الرقم ٤٦: أخرجه القضاعی فی مسند الشهاب، ٢/ ١٣٨، الرقم: ١٠٥٢۔ ١٠٥٣، والبيهقی فی كتاب الزهد الكبير، ٢/ ١١٧، الرقم: ٢٠٥، والسيوطی فی مفتاح الجنة، ١/ ٦٧۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک دین (یا فرمایا: اسلام) کی ابتداء اجنبیت سے ہوئی (یعنی دین کی اتباع کرنے والے معاشرے میں اجنبی لگتے تھے یا اس کا دوسرا مفہوم یہ ہے کہ دین کے پھیلنے کی ابتداء سفر اور ہجرت سے ہوئی) اور (ایک زمانہ پھر ایسا آئے گا کہ) یہ دین (معاشرے میں) دوبارہ اجنبی لگے گا جس طرح کہ شروع میں لگتا تھا۔ اور (دین پھیلانے کی خاطر) الگ تھلگ ہونے والے (غرباء یعنی اجنبی لوگوں) کے لیے خوش خبری ہے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! غرباء (اجنبی) کون ہیں؟ فرمایا: وہ لوگ جو میری سنتوں کو زندہ کرتے اور اللہ کے بندوں کو ان کی تعلیم دیتے ہیں۔‘‘

٨٤٧ / ٤٧۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ يُحْيِي بِهِ الإِسْلَامَ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ إِلَّا دَرَجَةٌ.

رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

’’حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے علم حاصل کیا تا کہ اس سے اسلام کو زندہ کر سکے تو اس کے اور انبیاء کرام کے درمیان سوائے ایک درجہ کے کوئی فرق نہیں ہو گا۔‘‘

٨٤٨ / ٤٨۔ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: رَحْمَةُ اللهِ عَلَى خُلَفَائِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالُوْا: وَمَنْ خُلَفَاؤُكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: الَّذِيْنَ يُحْيُوْنَ سُنَّتِي وَيُعَلِّمُوْنَهَا النَّاسَ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَالْهِنْدِيُّ.

’’حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ یہ فرمایا: میرے خلفاء پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ!

الحديث الرقم ٤٧: أخرجه ابن عبدالبر فی جامع بيان العلم وفضله، ١ / ٤٦۔

الحديث الرقم ٤٨: أخرجه ابن عساكر فی تاريخ دمشق الكبير، ٥١ / ٦١، وابن عبد البر فی جامع بيان العلم وفضله، ١ / ٤٦، والهندی فی كنز العمال، ١٠ / ٢٢٩، الرقم: ٢٩٢٠٩۔

آپ کے خلفاء کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ (لوگ) جو میری سنتوں کو زندہ کرتے ہیں اور (دوسرے) لوگوں کو بھی ان کی تعلیم دیتے ہیں (میرے خلفاء ہیں)۔‘‘

۸٤۹ / ٤۹۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْفَرْيَابِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رضی اللہ عنہ: إِنَّ اللهَ يُقَيِّضُ لِلنَّاسِ فِي كُلِّ رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُعَلِّمُهُمُ السُّنَنَ وَيَنْفِي عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الْكِذْبَ. رَوَاهُ الْمِزِّيُّ وَالْخَطِيْبُ وَالْعَسْقَلَانِيُّ.

’’حضرت ابو سعید فریابی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر صدی کے آخر پر لوگوں کے لئے ایک ایسی شخصیت کو بھیجتا ہے جو لوگوں کو سنت کی تعلیم دیتی ہے اور حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف منسوب جھوٹ کی نفی کرتی ہے۔‘‘

الحديث الرقم ٤۹: أخرجه المزى فى تهذيب الكمال، ٢٤ / ٣٦٥، والعسقلاني فى تهذيب التهذيب، ۹ / ٢٥، والخطيب البغدادي فى تاريخ بغداد، ٢ / ٦٢، والعظيم آبادى فى عون المعبود، ١١ / ٢٦١۔

اَلْبَابُ الثَّالِثُ عَشَرَ:

اَلِاعْتِصَامُ بِالسُّنَّةِ

﴿سنتِ نبوی ﷺ کو مضبوطی سے تھامے رکھنا﴾

۱. فَصْلٌ فِي التَّمَسُّكِ بِالسُّنَّةِ النَّبَوِيَّةِ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی سنتِ مطہرہ کو مضبوطی سے تھامے رکھنے کا بیان﴾

۲. فَصْلٌ فِي التَّجَنُّبِ عَنِ الْبِدْعَةِ السَّيِّئَةِ

﴿بُری بدعت سے بچتے رہنے کا بیان﴾

۳. فَصْلٌ فِي الْبِدْعَةِ الْحَسَنَةِ وَإِثْبَاتِ أَصْلِهَا مِنَ السُّنَّةِ

﴿بدعتِ حسنہ اور سنت سے اس کی اصل کے ثبوت کا بیان﴾

فَصْلٌ فِي التَّمَسُّكِ بِالسُّنَّةِ النَّبَوِيَّةِ

﴿حضور ﷺ کی سنتِ مطہرہ کو مضبوطی سے تھامے رکھنے کا بیان﴾

۱ / ۸۵۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللهَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی سو اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی، اور جس نے میری نافرمانی کی سو اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔‘‘

۲ / ۸۵۱۔ عَنْ حُذَيْفَةَ رضی الله عنه قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ فِي جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ، وَنَزَلَ الْقُرْآنُ فَقَرَؤُوا الْقُرْآنَ،

الحديث رقم ۱: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الأحکام، باب: قول الله تعالی: أَطِيْعُوا اللهَ وَ أَطِيْعُوا الرَّسُولَ وَ أُوْلِی الْأَمْرِ مِنْکُمْ: [النساء: ۵۹]، ۶ / ۲۶۱۱، وفی کتاب: الجهاد، باب: يقاتل مِن وراء الإمام ويُتّقَی به، ۳ / ۱۰۸۰، الرقم: ۲۷۹۷، ومسلم في الصحيح، کتاب: الإمارة، باب: وجوب طاعة الأمراء معصية وتحريمها فی المعصية، ۳ / ۱۴۶۶، الرقم: ۱۸۳۵، والنسائی فی السنن، کتاب: البيعة، باب: الترغيب فی طاعة الإمام، ۷ / ۱۵۴، الرقم: ۴۱۹۳، ۵۵۱۰، وابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: اتباع سنة رسول الله ﷺ، ۱ / ۴، الرقم: ۳، وفی کتاب: الجهاد، باب: طاعة الإمام، الرقم: ۲۸۵۹، ۲۸۵۹، وابن خزيمة فی الصحيح، ۳ / ۴۶، الرقم: ۱۵۹۷، وابن حبان فی الصحيح، ۱۰ / ۴۲۰، الرقم: ۴۵۵۶، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲ / ۲۵۲، الرقم: ۷۴۲۸۔

الحديث رقم ۲: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الاعتصام بالکتاب والسنة، باب: الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ، ۶ / ۲۶۵۵، الرقم: ۶۸۴۸، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الإيمان، باب: رفع الأمانة والإيمان من بعض القلوب، وعرض الفتن علی القلوب، ۱ / ۱۲۶، الرقم: ۱۴۳، والترمذی فی السنن، کتاب: الفتن عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فی رفع الأمانة، ۴ / ۴۷۴، الرقم: ۲۱۷۹، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۵ / ۳۸۳، الرقم: ۲۳۳۰۳۔

وَعَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

''حضرت حذیفہ ﷛ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہم سے بیان فرمایا: (وحی الٰہی کی) امانت آسمان سے لوگوں کے دلوں کی تہہ میں نازل فرمائی گئی اور قرآن کریم نازل ہوا۔ سو انہوں نے قرآن کریم پڑھا اور سنت سیکھی۔''

٣ / ٨٥٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَي. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَمَنْ يَأْبَى؟ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷛ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری ساری امت جنت میں داخل ہوگی سوائے اس کے جس نے انکار کیا۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کس نے انکار کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔''

٤ / ٨٥٣۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: جَاءَ تْ مَلَائِكَةٌ إِلَی النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَائِمٌ...... فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ، فَقَالُوْا: فَالدَّارُ الْجَنَّةُ، وَالدَّاعِي مُحَمَّدٌ ﷺ، فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَى اللهَ، وَمُحَمَّدٌ فَرَّقَ بَيْنَ النَّاسِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

الحديث رقم ٣: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ، ٦ / ٢٦٥٥، الرقم: ٦٨٥١، وابن حبان فی الصحيح، ١ / ١٩٦، الرقم: ١٧، والحاكم فی المستدرك، ١ / ١٢٢، الرقم: ١٨٢، ٤ / ٢٧٥، الرقم: ٨٦٢٦، وقال: صحيح الإسناد، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ٣٦١، الرقم: ٨٧١٣۔

الحديث رقم ٤: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: الاقتداء بِسُنَنِ رسول الله ﷺ، ٦ / ٢٦٥٥، الرقم: ٦٨٥٢۔

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کچھ فرشتے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے جبکہ آپ ﷺ استراحت فرما رہے تھے تو ان میں سے ایک نے کہا: یہ تو سوئے ہوئے ہیں۔ دوسرے نے کہا: (ان کی) آنکھ سوتی ہے مگر دل بیدار رہتا ہے۔ پھر انہوں نے کہا: حقیقی گھر جنت ہی ہے اور محمد ﷺ (حق کی طرف) بلانے والے ہیں۔ جس نے محمد ﷺ کی اطاعت کی (درحقیقت) اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے محمد ﷺ کی نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی، محمد ﷺ اچھے اور برے لوگوں میں فرق کرنے والے ہیں۔''

۸۵۴ / ۵۔ عَنْ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: تَرَكْتُ فِيْكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ.

رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْحَاكِمُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه.

''امام مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم انہیں تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اُس کے نبی ﷺ کی سنت۔''

۸۵۵ / ٦۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ فَلَنْ تَضِلُّوْا أَبَدًا: كِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ.

الحديث رقم ٥: أخرجه مالك فى الموطأ، كتاب: القدر، باب: النهى عن القول بالقدر، ۲ / ۸۹۹، الرقم: ۱۵۹٤، والحاكم فى المستدرك، ۱ / ۱۷۲، الرقم: ۳۱۹، وابن عبد البر فى التمهيد، ۲٤ / ۳۳۱، الرقم: ۱۲۸، والواسطى فى تاريخ واسط، ۱ / ۵۰۔

الحديث رقم ٦: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ۱ / ۱۷۱، الرقم: ۳۱۸، والبيهقى فى السنن الكبرى، ۱۰ / ۱۱٤، وفي الاعتقاد، ۱ / ۲۲۸، والمروزى فى السنة، ۱ / ۲٦، الرقم: ٦۸، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ۱ / ٤۱، الرقم: ٦٦، والسيوطى فى مفتاح الجنة، ۱ / ۲۱، وابن حزم فى الأحكام، ٦ / ۲٤۳، والطبرى فى تاريخ الأمم والملوك، ۲ / ۲۰٦، وابن هشام فى السيرة النبوية، ٦ / ۱۰۔

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں سے خطاب فرمایا اور فرمایا: اے لوگو! یقیناً میں تمہارے درمیان ایسی شے چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم اسے مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت۔‘‘

٨٥٦ / ٧۔ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضي الله عنه قَالَ: وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا بَعْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَ وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ، فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: أُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ يَرَى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ، فَإِنَّهَا ضَلَالَةٌ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ، عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز کے بعد ہمیں نہایت فصیح و بلیغ وعظ فرمایا، جس سے آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے اور دل کانپنے لگے۔ ایک شخص نے کہا: یہ تو الوداع ہونے والے شخص کے وعظ جیسا

الحديث رقم ٧: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: العلم عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی الأخذ بالسنة واجتناب البدع، ٥ / ٤٤، الرقم: ٢٦٧٦، وأبوداود فی السنن، کتاب: السنة، باب: فی لزوم السنة، ٤ / ٢٠٠، الرقم: ٤٦٠٧، وابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: اتباع سنة الخلفاء الراشدين المهديين، ١ / ١٥، الرقم: ٤٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤ / ١٢٦، وابن حبان فی الصحيح، ١ / ١٧٨، الرقم: ٥، والحاکم فی المستدرک، ١ / ١٧٤، الرقم: ٣٢٩، وقال: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ لَيْسَ لَهُ عِلَّةٌ، والطبرانی فی المعجم الکبير، ١٨ / ٢٤٦، الرقم: ٦١٨۔

(خطاب) ہے۔ یا رسول اللہ! آپ ہمیں کیا وصیت فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں پرہیزگاری اور سننے اور ماننے کی وصیت کرتا ہوں، خواہ تمہارا حاکم حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ اس لیے کہ تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ بہت سے اختلاف دیکھے گا۔ خبردار (شریعت کے خلاف) نئی باتوں سے بچنا کیونکہ یہ گمراہی کا راستہ ہے لہٰذا تم میں سے جو یہ زمانہ پائے تو وہ میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑے، تم لوگ (میری سنت کو) دانتوں سے مضبوطی سے پکڑ لینا (یعنی اس پر سختی سے کاربند رہنا)۔''

۸۵۷ / ۸۔ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ رضی الله عنه قَالَ: ثَلَاثٌ أُحِبُّهُنَّ لِنَفْسِي وَلِإِخْوَانِي. هَذِهِ السُّنَّةُ أَنْ يَتَعَلَّمُوْهَا وَيَسْأَلُوْا عَنْهَا، وَالْقُرْآنُ أَنْ يَتَفَهَّمُوْهُ وَيَسْأَلُوْا عَنْهُ، وَيَدَعُوا النَّاسَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت ابن عون رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ تین چیزیں میں اپنے لئے اور اپنے بھائی کے لئے پسند کرتا ہوں ایک یہ کہ وہ اس سنت کو سیکھیں اور اس کے متعلق سوال کریں۔ دوسرا قرآن کریم کہ اسے سمجھیں اور اس کے متعلق پوچھیں، تیسرا یہ کہ بھلائی کے سوا لوگوں سے کنارہ کش رہیں۔''

۸۵۸ / ۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: الْمُتَمَسِّكُ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي لَهُ أَجْرُ شَهِيْدٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ وَأَبُوْنُعَيْمٍ.

وفي رواية لأبي نعيم: عَنِ ابْنِ فَارِسٍ رضی الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِثْلَهُ

الحديث رقم ۸: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ، ۶ / ۲۶۵۴، والبيهقى فى كتاب الزهد الكبير، ۲ / ۹۶، الرقم: ۱۳۲، واللالكائي فى اعتقاد أهل السنة، ۱ / ۶۱، الرقم: ۳۶۔

الحديث رقم ۹: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۵ / ۳۱۵، الرقم: ۵۴۱۴، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۸ / ۲۰۰، والديلمي عن ابن عباس رضي الله عنهما في مسند الفردوس، ۴ / ۱۹۸، الرقم: ۶۶۰۸، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱ / ۴۱، الرقم: ۶۵، وقال: رواه الطبراني بإسناد لا بأس به، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱ / ۱۷۲، وقال: رجاله ثقات، وابن عدي عن بن عباس رضي الله عنهما ←

وَقَالَ: لَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری سنت کو اس وقت مضبوطی سے تھامے رکھنے والے کے لئے جبکہ میری امت فساد میں مبتلا ہوگئی شہید کے برابر ثواب ہے۔

اور امام ابو نعیم کی روایت میں ہے کہ ''حضرت ابن فارس رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی اور اس میں آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس کے لئے سو شہیدوں کے برابر ثواب ہے۔''

٨٥٩ / ١٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: سَيَأْتِيْكُمْ عَنِّي أَحَادِيْثُ مُخْتَلِفَةٌ فَمَا جَاءَكُمْ مُوَافِقًا لِكِتَابِ اللهِ وَسُنَّتِي فَهُوَ مِنِّي وَمَا جَاءَكُمْ مُخَالِفًا لِكِتَابِ اللهِ وَسُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي.

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ وَالْخَطِيْبُ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس میری طرف (منسوب شدہ) مختلف احادیث پہنچیں گی، سو جو تمہارے پاس قرآن پاک اور میری سنت کے موافق پہنچے تو (جان لو کہ) وہ میری طرف سے (ہی) ہے اور جو تمہارے پاس قرآن پاک اور میری سنت سے متصادم قول پہنچے تو (جان لو کہ) وہ میری طرف سے نہیں ہے۔''

...... في الكامل، ٢ / ٣٢٧، الرقم: ٤٦٠، وقال: وأرجو أنه لا بأس به، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٢ / ٢٧٠، والعسقلاني في لسان الميزان، ٢ / ٢٤٦، الرقم: ١٠٣٣، والسيوطي في مفتاح الجنة، ١ / ١٣۔

الحديث رقم ١٠: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٢ / ٣٢١، الرقم: ٣٤٥٦، والخطيب الغدادى في الكفاية في علم الرواية، ١ / ٤٣٠، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٣ / ٣١٥، والسيوطي في مفتاح الجنة، ١ / ٢٣، وابن عدي في الكامل، ٤ / ٦٩۔

فَصْلٌ فِي التَّجَنُّبِ عَنِ الْبِدْعَةِ السَّيِّئَةِ

﴿بری بدعت سے بچتے رہنے کا بیان﴾

٨٦٠ / ١١۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَالَيْسَ فِيْهِ فَهُوَ رَدٌّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٨٦١ / ١٢۔ وفي روايةٍ لهما: وَمَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو ہمارے اس دین میں کوئی ایسی نئی بات پیدا کرے جو اس میں نہ ہو تو وہ ردّ ہے۔‘‘

’’بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں ہے: جو کوئی ایسا کام کرے جس کے متعلق ہمارا حکم نہ ہو تو وہ مردود ہے۔‘‘

الحديث رقم ١١: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الصلح، باب: إذا اصطلحوا على جور فالصلح مردود، ٢ / ٩٥٩، الرقم: ٢٥٥٠، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الأقضية، باب: نقض الأحكام الباطلة ورد محدثات الأمور، ٣ / ١٣٤٣، الرقم: ١٧١٨، وأبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: فى لزوم السنة، ٥ / ١٢ الرقم: ٤٦٠٦، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: تعظيم حديث رسول الله ﷺ والتغليظ على من عارضه، ١ / ٧ الرقم: ١٤۔

الحديث رقم ١٢: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: البيوع، (٤٠) باب: النجش ومن قال لايجوزذلك البيع، ٢ / ٧٥٣، وفى الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: إذا اجتهد العامل أو الحاكم فأخطا خلاف الرسول علم فحكمه مردود، ٦ / ٢٦٧٥، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الأقضية، باب: نقض الأحكام الباطلة ورد محدثات الأمور، ٣ / ١٣٤٣، الرقم: ١٧١٨، وأبو عوانة فى المسند، ٤ / ١٧١، الرقم: ٦٤٠٨، والدارقطنى فى السنن، ٤ / ٢٢٧، الرقم: ٨٠۔ ٨٢، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٦ / ١٨٠، الرقم: ٢٥٥١١۔

٨٦٢ / ١٣ـ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ، وَعَلَا صَوْتُهُ، وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ. حَتَّى كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ، يَقُوْلُ: صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ. وَيَقُوْلُ: بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَيَقْرُنُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى. وَيَقُوْلُ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَالْحَدِيْثِ كِتَابُ اللهِ. وَخَيْرُ الْهُدَى هُدَى مُحَمَّدٍ. وَشَرُّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا. وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ثُمَّ يَقُوْلُ: أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ. مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب خطبہ دیتے تو آپ ﷺ کی چشمان مقدس سرخ ہو جاتیں، آواز بلند ہوتی اور جلال زیادہ ہو جاتا اور یوں لگتا جیسے آپ کسی ایسے لشکر سے ڈرا رہے ہوں جو صبح و شام میں حملہ کرنے والا ہو۔ اور فرماتے: میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح ساتھ ساتھ بھیجے گئے ہیں پھر آپ ﷺ انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو ملاتے اور حمد و ثناء کے بعد فرماتے یاد رکھو بہترین بات اللہ

الحديث رقم ١٣: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الجمعة، باب: تخفيف الصلاة والخطبة، ٢ / ٥٩٢، الرقم: ٨٦٧، والنسائی فی السنن، كتاب: صلاة العيدين، باب: كيف الخطبة، ٣ / ١٨٨، الرقم: ١٥٧٨، وفی السنن الكبری، ١ / ٥٥٠، الرقم: ١٧٨٦، وابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: اجتناب البدع والجدل، ١ / ١٧، الرقم: ٤٥، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ٣١٠، الرقم: ١٤٣٧٣، وابن حبان فی الصحيح، ١ / ١٨٦، الرقم: ١٠، والدارمی فی السنن، ١ / ٨٠، الرقم: ٢٠٦، وابن راشد فی الجامع، ١١ / ١٥٩، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٣ / ١٦٠، الرقم: ٩٤١٨، وفی المعجم الكبير، ٣ / ١٠٠، الرقم: ٨٥٣١، والبيهقی فی السنن الكبری، ٣ / ٢٠٦، الرقم: ٥٥٤٤، وأبو يعلی فی المسند، ٤ / ٨٥، ٩٠، الرقم: ٢١١١، ٢١١٩، وابن الجارود فی المنتقی، ١ / ٨٣، الرقم: ٢٩٧، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ١ / ٤٤، الرقم: ٧٨، والرهرمزی فی أمثال الحديث، ١ / ٢٢، الرقم: ٨.

تعالیٰ کی کتاب ہے اور بہترین سیرت، محمد مصطفیٰ کی سیرت ہے اور بدترین کام عبادت کے نئے طریقے (نکالنا) ہیں اور عبادت کا ہر نیا طریقہ گمراہی ہے پھر فرماتے: ہر مومن کی جان پر تصرف کا سب سے زیادہ حقدار میں ہوں۔ جس شخص نے مال چھوڑا وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جس نے قرض یا اہل وعیال کو چھوڑا وہ میرے ذمہ ہیں۔‘‘

۸٦٣ / ١٤۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ إِلَی اللهِ تَعَالَی حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا، ثُمَّ قَالَ: ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ﴾ [الأنبياء، ٢١:١٠٤] إِلَی آخِرِ الآيَةِ، ثُمَّ قَالَ: أَلاَ وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَـلَائِقِ يُكْسَی يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيْمُ عليه السلام، أَلَا وَإِنَّهُ يُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ، فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ أُصَيْحَابِي فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوْا بَعْدَكَ، فَأَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: ﴿وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ﴾ [المائدة، ٥:١١٧] فَيُقَالُ: إِنَّ هٰؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلَی أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے

الحديث رقم ١٤: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: تفسير القرآن، باب: وكنت عليهم شهيدا مادمت فيهم فلما توفيتنی كنت أنت الرقيب عليهم وأنت علی كل شیء شهيد، ٤ / ١٦٩١، الرقم: ٤٣٤٩، وفی كتاب: تفسير القرآن، باب: كما بدأنا أول خلق نعيده وعدا علينا، ٤ / ١٧٦٦، الرقم: ٤٤٦٣، و فی كتاب: الرقاق، باب: كيف الحشر، ٥ / ٢٣٩١، الرقم: ٦١٦١، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب: فناء الدنيا وبيان الحشر يوم القيامة، ٤ / ٢١٩٤، الرقم: ٢٨٦٠، والترمذی فی السنن، كتاب: الجنائز عن رسول الله ﷺ، باب: ذكر أول من يكسی، ٤ / ١١٧، الرقم: ٢٠٨٧، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ٢٣٥، الرقم: ٢٠٩٦۔

ایک روز خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! تم بروز حشر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یوں حاضر کئے جاؤ گے کہ برہنہ پا، ننگے جسم اور بغیر ختنہ کے ہو گے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ''جس طرح ہم نے (کائنات کو) پہلی بار پیدا کیا تھا ہم (اس کے ختم ہو جانے کے بعد) اسی عملِ تخلیق کو دہرائیں گے۔ یہ وعدہ پورا کرنا ہم نے لازم کر لیا ہے۔ ہم (یہ اعادہ) ضرور کرنے والے ہیں۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ساری مخلوق میں سب سے پہلے جنہیں لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ خبردار ہو جاؤ کہ پھر میری امت کے کچھ لوگوں کو لایا جائے گا۔ فرشتے انہیں جہنم کی طرف ہانکیں گے۔ میں عرض کروں گا: اے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ فرمایا جائے گا: آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے بعد یہ کیا گل کھلاتے رہے۔ پس میں بھی وہی کہوں گا جو اللہ تعالیٰ کے ایک نیک بندے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) نے کہا: ''اور میں ان (کے عقائد و اعمال) پر (اس وقت تک) خبردار رہا جب تک میں ان لوگوں میں موجود رہا۔ پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو تو ہی ان (کے حالات) پر نگہبان تھا۔'' پس کہا جائے گا جوں ہی آپ ان سے جدا ہوئے تھے یہ اسی وقت مرتد ہو گئے تھے۔''

٨٦٤ / ١٥۔ عَنْ حُذَيْفَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَقْبَلُ اللهُ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ صَوْمًا وَلَا صَلَاةً وَلَا صَدَقَةً وَلَا حَجًّا وَلَا عُمْرَةً وَلَا جِهَادًا وَلَا صَرْفًا وَلَا عَدْلًا يَخْرُجُ مِنَ الإِسْلَامِ كَمَا تَخْرُجُ الشَّعْرَةُ مِنَ

الحديث رقم ١٥: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: اجتناب البدع والجدل، ١/ ١٩، الرقم: ٤٩۔٥٠، وابن أبي عاصم في السنة، ١/ ٢١۔٢٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤/ ٢٨١، الرقم: ٤٢٠٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/ ٤٤٩، الرقم: ٧٢٣٨، ٧/ ٥٩، الرقم: ٩٤٥٦، وابن راهويه في المسند، ١/ ٣٧٧، الرقم: ٣٩٧، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٦/ ٧٢، الرقم: ٢٠٥٤۔ ٢٠٥٥، إسناده حسن، والديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٢/ ١٤٣، الرقم: ٢٧٣٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/ ٤٥، الرقم: ٨٧، وقال: إسناده حسن، وابن حبان في طبقات المحدثين بأصبهان، ٣/ ٦٠٩، والمزي في تهذيب الكمال، ٢٦/ ٣٧٤، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ٩/ ٣٨١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ١٨٩، وقال: ورجاله موثقون، والمناوي في فيض القدير، ٢/ ٢٠٠، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٨/ ١٩٩، والكناني في مصباح الزجاجة، ١/ ١١، الرقم: ١٩۔

الْعَجِيْنِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

ورواه ابن ماجه وابن أبي عاصم في كتاب السنة من حديث ابن عباس رضي الله عنهما ولفظهما: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَبَى اللهُ أَنْ يَقْبَلَ عَمَلَ صَاحِبِ بِدْعَةٍ حَتَّى يَدَعَ بِدْعَتَهُ.

وفي رواية: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ حَجَبَ التَّوبَةَ عَنْ صَاحِبِ كُلِّ بِدْعَةٍ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بدعتی کا روزہ، نماز، حج، عمرہ، جہاد اور کوئی فرض ونفل (عبادت) قبول نہیں فرماتا، وہ اسلام سے یوں خارج ہو جاتا ہے جیسے آٹے سے بال خارج ہو جاتا ہے۔

اور امام ابن ماجہ اور امام ابن ابی عاصم نے ’’کتاب السنہ‘‘ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت بیان کی۔ ان کے الفاظ یہ ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کسی بدعتی کے عمل کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے جب تک کہ وہ بدعت چھوڑ نہ دے۔

اور ایک روایت میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کسی بدعتی کی توبہ قبول نہیں فرماتا جب تک کہ وہ اس (ارتکابِ بدعت) سے باز نہیں آ جاتا۔‘‘

فَصْلٌ فِي الْبِدْعَةِ الْحَسَنَةِ وَإِثْبَاتِ أَصْلِهَا مِنَ السُّنَّةِ

﴿بدعتِ حسنہ اور سنت سے اس کی اصل کے ثبوت کا بیان﴾

٨٦٥ / ١٦۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُوْلَ قَبْلَ أَنْ يَمُوْتَ: سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ. قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا هَذِهِ الْكَلِمَاتُ الَّتِي أَرَاكَ أَحْدَثْتَهَا تَقُوْلُهَا؟ قَالَ: جُعِلَتْ لِي عَلَامَةٌ فِي أُمَّتِي إِذَا رَأَيْتُهَا قُلْتُهَا ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ﴾ [النصر، ١١٠:١] إِلَى آخِرِ السُّوْرَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت عائشہ رضي الله عنها سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ وصال سے پہلے بکثرت یہ کلمات فرماتے تھے: ﴿سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ﴾ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اب آپ نے یہ نئے کلمات کیوں پڑھنے شروع کر دیئے۔ جنھیں میں آپ کو پڑھتے ہوئے دیکھتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کی ایک علامت مقرر کر رکھی ہے جب میں امت میں اس علامت کو دیکھتا ہوں تو سورہ ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ﴾ پڑھتا ہوں (اس سورت میں جو حکم ہے اس پر عمل کرتا ہوں)۔''

٨٦٦ / ١٧۔ عَنْ رَافِعِ بْنِ خُدِيْجٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا اجْتَمَعَ إِلَيْهِ أَصْحَابُهُ فَأَرَادَ أَنْ يَنْهَضَ قَالَ: ﴿سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَ

الحديث رقم ١٦: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: ما يقال فى الركوع والسجود، ١ / ٣٥١، الرقم: ٤٨٤، وابن أبي شيبة فى المصنف، ٦ / ٤٢، الرقم: ٢٩٣٣٢، وأبو نعيم فى المسند المستخرج، ٢ / ٩٨، الرقم: ١٠٧٦، والطبرى فى جامع البيان، ٣٠ / ٣٣٤۔

الحديث رقم ١٧: أخرجه النسائى فى السنن الكبرى، ٦ / ١١٣، الرقم: ١٠٢٠، وفى عمل اليوم والليلة، ١ / ٣٢٠، الرقم: ٤٢٧، والحاكم فى المستدرك، ١ / ٧٢١، الرقم: ١٩٧٢، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢ / ٢٦٤، الرقم: ٢٣٣٩۔

بِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ عَمِلْتُ سُوْءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ﴾. فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَذِهِ كَلِمَاتٌ أَحْدَثْتَهُنَّ قَالَ: أَجَلْ جَاءَنِي جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ لِي: يَا مُحَمَّدُ هُنَّ كَفَّارَةُ الْمَجَالِسِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ.

وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الثَّلَاثَةِ بِاخْتِصَارٍ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

''حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد جمع ہوتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مجلس ختم ہونے کے بعد) اٹھنے لگتے تو فرماتے: ''اے اللہ! تیرے لئے ہی پاکی ہے اور تیرے لئے ہی تمام تعریفیں ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف ہی رجوع کرتا ہوں، خواہ میں نے کوئی برا عمل کیا ہے یا اپنے اوپر ظلم کیا ہے۔ پس تو مجھے بخش دے یقیناً تیرے سوا کوئی بھی گناہ معاف نہیں کر سکتا۔'' تو ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے یہ نئے کلمات پڑھے ہیں۔ فرمایا: ہاں! ابھی میرے پاس جبرائیل آئے تھے اور مجھ سے کہا: اے محمد مصطفی! یہ الفاظ مجالس کا کفارہ ہیں۔''

٨٦٧ / ١٨۔ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ رضي الله عنها، وَإِذَا نَاسٌ يُصَلُّوْنَ فِي الْمَسْجِدِ صَلَاةَ الضُّحَى. قَالَ: فَسَأَلْنَاهُ عَنْ

الحديث رقم ١٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: العمرة، باب: كم اعتمر النبي ﷺ، ٢ / ٦٣٠، الرقم: ١٦٨٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: الحج، باب: بيان عدد عمر النبي ﷺ وزمانهن، ٢ / ٩١٧، الرقم: ١٢٥٥، وابن خزيمة في الصحيح، ٤ / ٣٥٨، الرقم: ٣٠٧٠، وابن حبان في الصحيح، ٩ / ٢٦٩، الرقم: ٣٩٤٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ١٢٨، الرقم: ٦١٢٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢ / ١٧٢، الرقم: ٦١٦، وابن راهويه في المسند، ٣ / ٦١٤، الرقم: ١١٨٧، والعسقلاني في فتح الباري، ٣ / ٥٢، الرقم: ١١٢١، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٤ / ٥، وفي شرح النووي على صحيح مسلم، ٨ / ٢٣٧، والزيلعي في نصب الراية، ٣ / ٩٤.

صَلَاتِهِمْ، فَقَالَ: بِدْعَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما مسجد میں داخل ہوئے تو وہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ مسجد میں چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے۔ ہم نے اُن لوگوں کی نماز کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: بدعت (حسنہ) ہے۔“

٨٦٨ / ١٩۔ عَنِ الْأَعْرَجِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ صَلَاةِ الضُّحَی وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَی حُجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: بِدْعَةٌ وَنِعْمَتِ الْبِدْعَةُ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

”حضرت اعرج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نماز چاشت کے متعلق سوال کیا جب وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے حجرہ مبارک کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ تو انہوں نے فرمایا: بدعت ہے اور بہت اچھی بدعت ہے۔“

٨٦٩ / ٢٠۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ إِلَی الْمَسْجِدِ، فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُوْنَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ، وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلَاتِهِ الرَّهْطُ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي أَرَی لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَاءِ عَلَی قَارِیءٍ وَاحِدٍ لَكَانَ أَمْثَلَ، ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلَی أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرَی

الحديث رقم ١٩: أخرجه ابن أبی شيبة فی المصنف، ٢ / ١٧٢، الرقم: ٧٧٧٥، والعسقلانی فی فتح الباری، ٣ / ٥٢، الرقم: ١١٢١۔

الحديث رقم ٢٠: أخرجه البخاری فی صحيح، كتاب: صلاة التراويح، باب: فضل من قام رمضان، ٢ / ٧٠٧، الرقم: ١٩٠٦، ومالك فی الموطا، كتاب: الصلاة فی رمضان، باب: ماجاء فی قيام رمضان، ١ / ١١٤، الرقم: ٦٥٠، وابن خزيمة فی الصحيح، ٢ / ١٥٥، الرقم: ١٥٥، وعبد الرزاق فی المصنف، ٤ / ٢٥٨، الرقم: ٧٧٢٣، والبيهقی فی السنن الكبری، ١٢، ٤٩٣، الرقم: ٤٣٧٨، وفی شعب الإيمان، ٣ / ١٧٧، الرقم: ٣٢٦٩۔

وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاةِ قَارِئِهِمْ، قَالَ عُمَرُ: نِعْمَ الْبِدْعَةُ هَذِهِ، وَالَّتِي يَنَامُوْنَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي يَقُوْمُوْنَ، يُرِيْدُ آخِرَ اللَّيْلِ، وَكَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ أَوَّلَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمَالِكٌ.

’’حضرت عبدالرحمن بن عبدالقاری روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رمضان کی ایک رات مسجد کی طرف نکلا تو لوگ متفرق تھے کوئی تنہا نماز پڑھ رہا تھا اور کوئی گروہ کے ساتھ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے خیال میں انہیں ایک قاری کے پیچھے جمع کردیا جائے تو اچھا ہوگا پس حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پیچھے سب کو جمع کردیا گیا پھر میں ایک دوسری رات کو ان کے ساتھ نکلا اور لوگ اپنے قاری کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کتنی اچھی بدعت ہے، اور جس نماز (تہجد) سے یہ سوئے رہتے ہیں اس سے بہتر ہے جس کا قیام کرتے ہیں (یعنی تراویح سے)۔ مراد ہے آخر رات جبکہ لوگ رات کے پہلے پہر قیام کرتے تھے (یعنی تہجد کی نماز تراویح سے افضل ہے)۔‘‘

٨٧٠ / ٢١۔ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَنْ سَنَّ فِي الإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا، وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ. مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ. وَمَنْ سَنَّ فِي الإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً، كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ. مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

الحديث رقم ٢١: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: الحث على الصدقة ولو بشق تمرة أو كلمة طيبة وأنها حجاب من النار، ٢ / ٧٠٤، الرقم: ١٠١٧، وفی كتاب: العلم، باب: من سن سنة حسنة أو سيئة ومن دعا إلى هدى أوضلالة، ٤ / ٢٠٥٩، الرقم: ١٠١٧، والنسائی فی السنن، كتاب: الزكاة، باب: التحريض على الصدقة، ٥ / ٧٥، الرقم: ٢٥٥٤، وابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: من سن سنة حسنة أو سيئة، ١ / ٧٤-٧٥، الرقم: ٢٠٣، ٢٠٦، ٢٠٧، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤ / ٣٥٨، والدارمی فی السنن، ١ / ١٤٠، الرقم: ٥١٢، والبزار فی المسند، ٧ / ٣٦٦، الرقم: ٢٩٦٣۔

''حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اسلام میں کسی نیک کام کی بنیاد ڈالے تو اس کے لئے اس کے اپنے اعمال کا بھی ثواب ہے اور جو لوگ اس کے بعد اس پر عمل کریں گے ان کا ثواب بھی ہے۔ بغیر اس کے کہ ان کے ثواب میں کوئی کمی کی جائے اور جس نے اسلام میں کسی بری بات کی ابتدا کی تو اس پر اس کے اپنے عمل کا بھی گناہ ہے اور جو لوگ اس کے بعد اس پر عمل کریں گے اس پر ان کا گناہ بھی ہے۔ بغیر اس کے کہ ان کے گناہ میں کچھ کمی ہو۔''

٨٧١ / ٢٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى، كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَ أُجُوْرِ مَنْ يَتَّبِعُهُ، لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا. وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ، كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ يَتَّبِعُهُ، لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے ہدایت کی طرف بلایا اس کے لئے اس راستے پر چلنے والوں کی مثل ثواب ہے اور ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کم نہ ہوگا اور جس نے گناہ کی دعوت دی اس کے لئے بھی اتنا گناہ ہے جتنا اس بدعملی کا مرتکب ہونے والوں پر ہے اور ان کے گناہوں میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی۔''

الحديث رقم ٢٢: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: العلم، باب: من سن سنة حسنة أو سيئة، ومن دعا إلى هدى أو ضلالة، ٤ / ٢٠٦٠، الرقم: ٢٦٧٤، والترمذي فى السنن، كتاب: العلم عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فيمن دعا إلى هدى فاتبع أو إلى ضلالة، ٥ / ٤٣، الرقم: ٢٦٧٤، وأبوداود فى السنن كتاب: السنة، باب: لزوم السنة، ٤ / ٢٠١، الرقم: ٤٦٠٩، وابن ماجه فى السنن، المقدمة، باب: من سن سنة حسنة أو سيئة، ١ / ٧٥، الرقم: ٢٠٥-٢٠٦، وابن حبان فى الصحيح، باب: ذكر الحكم فيمن دعا إلى هدى أو ضلالة فاتبع عليه، ١ / ٣١٨، الرقم: ١١٢، والدرمى فى السنن، ١ / ١٤١، الرقم: ٥١٣، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٣٩٧، الرقم: ٩١٤٩، وأبو عوانة فى المسند، ٣ / ٤٩٤، الرقم: ٥٨٢٣، وأبويعلى فى المسند، ١١ / ٣٧٣، الرقم: ٦٤٨٩، واللالكائي فى اعتقاد أهل السنة، ١ / ٥٢، الرقم: ٦، وابن أبي عاصم فى السنة، ١ / ٥٢، الرقم: ١١٣۔

۸۷۲ / ۲۳۔ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَنْ سَنَّ سُنَّةَ خَيْرٍ فَاتُّبِعَ عَلَيْهَا، فَلَهُ أَجْرُهُ، وَمِثْلُ أُجُوْرِ مَنِ اتَّبَعَهُ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ سَنَّ سُنَّةَ شَرٍّ فَاتُّبِعَ عَلَيْهَا، كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهُ وَمِثْلُ أَوْزَارِ مَنِ اتَّبَعَهُ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے کوئی اچھا طریقہ جاری کیا پھر اس پر عمل کیا گیا تو اس کے لئے اپنا ثواب بھی ہے اور اسے عمل کرنے والوں کے برابر ثواب بھی ملے گا جبکہ ان کے ثواب میں کوئی کمی (بھی) نہ ہوگی اور جس نے کوئی برا طریقہ جاری کیا۔ پھر وہ طریقہ اپنایا گیا تو اس کے لئے اپنا گناہ بھی ہے اور ان لوگوں کے گناہ کے برابر بھی جو اس پر عمل پیرا ہوئے۔ بغیر اس کے کہ ان کے گناہوں میں کچھ کمی ہو۔''

۸۷۳ / ۲٤۔ عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: أَنَّهُ مَنْ أَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي قَدْ أُمِيْتَتْ بَعْدِي، فَإِنَّ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَ مَنْ عَمِلَ بِهَا، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا، وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةَ

الحديث رقم ۲۳: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: العلم عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: ما جاء فيمن دعا إلى هدى فاتبع أو إلى ضلالة، ٥ / ٤٣، الرقم: ٢٦٧٥، والعسقلاني في فتح الباري، ١٣ / ٣٠٢، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٧ / ٣٦٥، وابن حزم في المحلى، ٨ / ١١٦، وفي الإحكام في أصول الأحكام، ١ / ١١.

الحديث رقم ۲٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: العلم عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: ما جاء في الأخذ بالسنة واجتناب البدع، ٥ / ٤٥، الرقم: ٢٦٧٧، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: مَن أحيا سنّة قد أميتت، ١ / ٧٦، الرقم: ٢٠٩-٢١٠، والبزار في المسند، ٨ / ٣١٤، الرقم: ٣٣٨٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١٧ / ١٦، الرقم: ١٠، والبيهقي في الاعتقاد، ١ / ٢٣١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١ / ٤٩، الرقم: ٩٧.

ضَلَالَةٍ لَا تُرْضِي اللهَ وَرَسُوْلَهُ، كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا، لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مَنْ أَوْزَارِ النَّاسِ شَيْئًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے بعد کوئی ایسی سنت زندہ کی جو مردہ ہو چکی تھی تو اس کے لئے بھی اتنا ہی اجر ہوگا جتنا اس پر دیگر عمل کرنے والوں کے لئے۔ باوجود اس کے ان کے اجر و ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی اور جس نے گمراہی کی بدعت نکالی جسے اللہ ﷻ اور اس کا رسول ﷺ پسند نہیں کرتے تو اس پر اتنا ہی گناہ ہے جتنا اس برائی کا دیگر ارتکاب کرنے والوں پر ہے اور اس سے ان کے گناہوں کے بوجھ میں بالکل کمی نہیں آئے گی۔''

٨٧٤ / ٢٥۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ: فَمَا رَآهُ الْمُؤْمِنُ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللهِ حَسَنٌ وَمَا رَآهُ الْمُؤْمِنُوْنَ قَبِيْحًا فَهُوَ عِنْدَ اللهِ قَبِيْحٌ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جس (عمل) کو کوئی (ایک) مومن اچھا جانے وہ (عمل) اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی اچھا ہے اور جس عمل کو (جماعت) مومنین برا جانیں وہ خدا کے نزدیک بھی برا ہے۔''

الحديث رقم٢٥: أخرجه البزار في المسند، ٥ / ٢١٢، الرقم: ١٨١٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٩ / ١١٢، الرقم: ٨٥٨٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ١ / ٣٧٩، الرقم: ٣٦٠٠، والحاكم في المستدرك، ٣ / ٨٣، الرقم: ٤٤٦٥، وأبونعيم في حلية الأولياء، ١ / ٣٧٥، والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ١ / ١١٤، وفي الاعتقاد، ١ / ٣٢٢، والطيالسي في المسند، ١ / ٣٣، الرقم: ٢٤٦، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ١ / ٢٥٤۔

اَلْبَابُ الرَّابِعُ عَشَرَ:

اَلْبِرُّ وَالصِّلَةُ وَالْحُقُوْقُ

﴿نیکی، صلہ رحمی اور حقوق﴾

١. فَصْلٌ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ

﴿حسنِ اَخلاق کا بیان﴾

٢. فَصْلٌ فِي ثَوَابِ مَنْ قَضَى حَوَائِجَ النَّاسِ

﴿مشکلات میں لوگوں کے کام آنے پر اجر کا بیان﴾

٣. فَصْلٌ فِي بِرِّ الْوَالِدَيْنِ وَصِلَةِ الْأَرْحَامِ

﴿والدین کے ساتھ نیک سلوک اور صلہ رحمی کا بیان﴾

٤. فَصْلٌ فِي حُقُوْقِ الْأَكَابِرِ وَالْأَصَاغِرِ

﴿بڑوں اور چھوٹوں کے حقوق کا بیان﴾

٥. فَصْلٌ فِي حُقُوْقِ الْأُسْرَةِ وَالْأَوْلَادِ

﴿خاندان اور اولاد کے حقوق کا بیان﴾

٦. فَصْلٌ فِي جَامِعِ الْحُقُوْقِ

﴿جامع حقوق کا بیان﴾

فَصْلٌ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ

﴿حسنِ اَخلاق کا بیان﴾

٨٧٥ / ١۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَأَلْطَفُهُمْ بِأَهْلِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحٌ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومنوں میں سے کامل ترین مومن وہ ہے جو بہترین اخلاق کا مالک ہے۔ اور اپنے اہل و عیال کے ساتھ انتہائی نرم ہے۔''

٨٧٦ / ٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومنوں میں

الحديث رقم ١: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الإيمان عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى استكمال الإيمان وزيادته ونقصانه، ٥/٩، الرقم: ٢٦١٢، والحاكم فى المستدرك، ١/١١٩، الرقم: ١٧٣، وقال الحاكم: رواة هذا الحديث عن آخرهم ثقات على شرط الشيخين، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٦/٤٧، الرقم: ٢٤٥٠، ٢٤٢١، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٥/٢١٠، الرقم: ٢٥٣١٩، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٦/٤١٥، الرقم: ٨٧١٩.

الحديث رقم ٢: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الرضاع عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فى حق المرأة على زوجها، ٣/٤٦٦، الرقم: ١١٦٢، وابن حبان فى الصحيح، ٢/٢٢٧، الرقم: ٤٧٩، والحاكم فى المستدرك، ١/٤٣، الرقم: ٢، وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، والدارمى فى السنن، ٢/٤١٥، الرقم: ٢٧٩٢، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/٤٧٢، الرقم: ١٠١١٠، وأبو يعلى فى المسند، ٧/٢٣٧، الرقم: ٤٢٤٠.

سے کامل ترین ایمان اس کا ہے جو ان میں سے بہترین اخلاق کا مالک ہے اور تم میں سے بہترین اشخاص وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے ہیں۔‘‘

٨٧٧ / ٣۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سب سے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن میرے نزدیک ترین بیٹھنے والے وہ لوگ ہیں جو تم میں سے اخلاق میں اچھے ہیں۔‘‘

٨٧٨ / ٤۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَحْمَدُ.

الحديث رقم ٣: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ملجاء فى معالى الأخلاق، ٤ / ٣٧٠، الرقم: ٢٠١٨، وابن حبان فى الصحيح، ٢ / ٢٣٥، الرقم: ٤٨٥، وأحمد بن حنبل عن عبد الله بن عمرو رضى الله عنهما فى المسند، ٢ / ١٨٥، ٢١٧، الرقم: ٦٧٣٥، ٧٠٣٥، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٦ / ٢٣٤، الرقم: ٧٩٩۔

الحديث رقم ٤: أخرجه أبو داود فى السنن، كتاب: الأدب، باب: فى حسن الخلق، ٤ / ٢٥٢، الرقم: ٤٧٩٨، وابن حبان فى الصحيح، ٢ / ٢٢٨، الرقم: ٤٨٠، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٦ / ٩٠، الرقم: ٢٤٦٣٩، والحاكم فى المستدرك، ١ / ١٢٨، الرقم: ١٩٩، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٦ / ٢٣٦، الرقم: ٧٩٩٧، والهيثمى فى موارد الظمآن، ١ / ٤٧٥، الرقم: ١٩٢٧، وأبو المحاسن فى معتصر المختصر، ٢ / ٢٠٩، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٣ / ٢٧١، الرقم: ٤٠٠٤۔٤٠٠٦، وابن رجب فى جامع العلوم والحكم، ١ / ١٨٢، وابن عبد البر فى التمهيد، ٢٤ / ٨٥، والديلمى فى مسند الفردوس، ١ / ١٩٤، الرقم: ٧٣١۔

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: یقیناً مومن حسنِ اخلاق کے ذریعے دن کو روزہ رکھنے والے اور راتوں کو قیام کرنے والے کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔''

٥/٨٧٩۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ شَيءٍ أَثْقَلُ فِي الْمِيْزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حسنِ اخلاق سے بڑھ کر میزان میں بھاری چیز کوئی نہیں ہوگی۔''

٦/٨٨٠۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: حُرِّمَ عَلَى النَّارِ كُلُّ هَيِّنٍ سَهْلٍ قَرِيْبٍ مِنَ النَّاسِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے

الحديث رقم ٥: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فى حسن الخلق، ٤/٣٦٢، الرقم: ٢٠٠٢، وأبوداود فى السنن، كتاب: الأدب، باب: فى حسن الخلق، ٤/٢٥٣، الرقم: ٤٧٩٩، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٦/٤٤٨، ٤٥١، الرقم: ٢٧٥٧٢، ٢٧٥٩٣، وابن حبان فى الصحيح، ٢/٢٣٠، الرقم: ٤٨١، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٦/٢٣٨، ٢٣٩، الرقم: ٨٠٠٣۔ ٨٠٠٤، وابن أبي عاصم فى السنة، ٢/٣٦٣، الرقم: ٧٨٣، والطبرانى فى مسند الشاميين، ٢/١٠٣، الرقم: ٩٩٣، وعبد بن حميد فى المسند، ١/٩٩، الرقم: ٢٠٤، وابن أبي شيبة فى المصنف، ٥/٢١١، الرقم: ٢٥٢٣، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٣/٢٧٠، الرقم: ٤٠٠٣۔

الحديث رقم ٦: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ١/٤١٥، الرقم: ٣٩٣٨، وابن حبان فى الصحيح، ٢/٢١٥، الرقم: ٤٦٩، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١٠/٢٣١، الرقم: ١٠٥٦٢، وأبو يعلى فى المسند، ٨/٤٦٧، الرقم: ٥٠٥٣، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٧/٣٥٣، الرقم: ٢٦٩٧۔

شک وہ شخص آگ پر حرام کر دیا گیا ہے جو نرم خو، خوش اخلاق اور (نیک مجالس میں) لوگوں کے قریب ہے۔‘‘

۸۸۱ / ۷۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُطَوِّلًا وَحَسَّنَهُ، وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ.

’’حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا اپنے مسلمان بھائی کے لئے مسکرانا بھی صدقہ ہے۔‘‘

۸۸۲ / ۸۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

الحديث رقم ۷: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: مَا جَاء فى صَنَائِعِ الْمَعْرُوْفِ، ۴ / ۳۳۹، الرقم: ۱۹۵۶، وابن حبان فى الصحيح، ۲ / ۲۲۱، الرقم: ۴۷۴، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ۸ / ۱۸۳، الرقم: ۸۳۴۲، والبزار فى المسند، ۹ / ۴۵۲، الرقم: ۴۰۷۰، والديلمى فى مسند الفردوس، ۲ / ۷۰، الرقم: ۲۳۹۶، وابن عبد البر فى التمهيد، ۲۲ / ۱۲، والمروزى فى تعظيم قدر الصلاة، ۲ / ۸۱۷، الرقم: ۸۱۳، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ۳ / ۲۸۲، الرقم: ۴۰۷۴.

الحديث رقم ۸: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الأدب، باب: الرِّفْقِ فِى الْأَمْرِ كُلِّهِ، ۵ / ۲۲۴۲، الرقم: ۵۶۷۸، وفى كتاب: الاستئذان، باب: كيفَ الرَّدُّ على أهل الذِّمَّةِ بالسَّلامِ، ۵ / ۲۳۰۸، الرقم: ۵۹۰۱، وفى كتاب: الدعوات، باب: الدُّعَاءِ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ، ۵ / ۲۳۴۹، الرقم: ۶۰۳۲، ومسلم فى الصحيح، كتاب: السلام، باب؛ النهي عن ابتداء أهل الكتاب بالسلام وكيف يرد عليهم، ۴ / ۱۷۰۶، الرقم: ۲۱۶۵، والترمذي فى السنن، كتاب: الاستئذان عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فى التسليم على أهل الذمة، ۵ / ۶۰، الرقم: ۲۷۰۱، والنسائى فى السنن الكبرى، ۶ / ۱۰۲، الرقم: ۱۰۲۱۳، وعبد الرزاق فى المصنف، ۶ / ۱۱، الرقم: ۹۸۳۹، وأحمد بن حنبل فى المسند، ۶ / ۳۷، الرقم: ۲۴۱۳۶، والبخارى فى الأدب المفرد، ۱ / ۱۶۴، الرقم: ۴۶۲، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ۳ / ۲۷۸، الرقم: ۴۰۴۷.

یقیناً اللہ تعالیٰ ہر ایک معاملہ میں نرمی برتنے کو پسند کرتا ہے۔‘‘

۸۸۳ / ۹۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا عَائِشَةُ! إِنَّ اللهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ.

وفي رواية: إِنَّ اللهَ رَفِيْقٌ وَ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! بیشک اللہ تعالیٰ نرمی سے سلوک کرنے والا ہے اور ہر ایک معاملہ میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے اور نرمی پر اتنا عطا فرماتا ہے کہ اتنا سختی پر بھی عطا نہیں کرتا۔‘‘

۸۸٤ / ۱۰۔ عَنْ جَرِيْرٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو نرمی سے محروم ہوا وہ خیر سے محروم ہوگیا۔‘‘

الحديث رقم ۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم، باب: إِذَا عرَّضَ الذِّمِّيُّ وَ غَيْرُهُ بِسَبِّ النَّبِيِّ ﷺ وَ لَمْ يُصَرِّحْ نحو قوله: السّام عليكم، ٦/ ٢٥٣٩، الرقم: ٦٥٢٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: فضل الرفق، ٤/ ٢٠٠٣، الرقم: ٢٥٩٣، وأبوداود في السنن، كتاب: الأدب، باب: في الرفق، ٤/ ٢٥٤، الرقم: ٤٨٠٧، وابن ماجه في السنن، كتاب: الأدب، باب: الرفق، ٢/ ١٢١٦، الرقم: ٣٦٨٨، ومالك في الموطأ، ٢/ ٩٧٩، الرقم: ١٧٦٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/ ١١٢، الرقم: ٩٠٢.

الحديث رقم ۱۰: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: فضل الرفق، ٤/ ٢٠٠٣، الرقم: ٢٥٩٢، وأبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: في الرفق، ٤/ ٢٥٥، الرقم: ٤٨٠٩، وابن ماجه في السنن، كتاب: الأدب، باب: الرفق، ٢١/ ١٢١٦، الرقم: ٣٦٨٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ٣٦٢، وابن حبان في الصحيح، ٢/ ٣٠٨، الرقم: ٥٩٨.

فَصْلٌ فِي ثَوَابِ مَنْ قَضَى حَوَائِجَ النَّاسِ

﴿مشکلات میں لوگوں کے کام آنے پر اجر کا بیان﴾

۸۸۵ / ۱۱۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيْهِ كَانَ اللهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یارومددگار چھوڑتا ہے جو شخص اپنے کسی (مسلمان) بھائی کی حاجت روائی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی فرماتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان کی دنیاوی مشکل حل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی مشکلات میں سے کوئی مشکل حل فرمائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی ستر پوشی کرے گا۔‘‘

۸۸۶ / ۱۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ نَفَّسَ عَنْ

الحديث رقم ۱۱: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: المظالم، باب: لا يظلم المسلم المسلم ولا سلمه، ۲ / ۸۶۲، الرقم: ۲۳۱۰، ومسلم فی الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: تحريم الظلم، ۴ / ۱۹۹۶، الرقم: ۲۵۸۰، والترمذی فی السنن، كتاب: الحدود عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی الستر على المسلم، ۴ / ۳۴، الرقم: ۱۴۲۶، وأبوداود فی السنن، كتاب: الأدب، باب: المؤاخاة، ۴ / ۲۷۳، الرقم: ۴۸۹۳، والنسائی فی السنن الكبرى، ۴ / ۳۰۸، الرقم: ۷۲۸۶، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲ / ۹۱، الرقم: ۵۶۴۶، وابن حبان فی الصحيح، ۲ / ۲۹۱، الرقم: ۵۳۳، والبيهقی فی السنن الكبرى، ۶ / ۹۴، الرقم: ۱۱۲۹۲۔

الحديث رقم ۱۲: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والاستغفار، باب: فضل الاجتماع على تلاوة القرآن، ۴ / ۲۰۷۴، الرقم: ۲۶۹۹، والترمذی فی السنن، كتاب: الحدود عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في الستر على المسلم، ۴ / ۳۴، الرقم: ۱۴۲۵، ۱۹۳۰، ۲۹۴۵، وأبو داود فی السنن، كتاب: الأدب، باب: ←

مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کی کوئی دنیاوی تکلیف دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کے دن کی مشکلات میں سے کوئی مشکل حل کرے گا جو شخص دنیا میں کسی تنگ دست کے لئے آسانی پیدا کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کے لئے آسانی پیدا فرمائے گا اور جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ (اس وقت تک) اپنے بندے کی مدد کرتا رہتا ہے۔ جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔‘‘

۸۸۷ / ۱۳۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: لَا يَزَالُ اللهُ فِي حَاجَةِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِي حَاجَةِ أَخِيْهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

’’حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس وقت تک اپنے بندے کے کام میں (مدد کرتا) رہتا ہے جب تک بندہ اپنے (مسلمان) بھائی کے کام میں (مدد کرتا) رہتا ہے۔‘‘

------ في المعونة للمسلم، ٤/ ٢٨٧، الرقم: ٤٩٤٦، والنسائی فی السنن الکبری، ٤/ ٣٠٨، الرقم: ٧٢٨٤۔٧٢٨٦، وابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: فضل العلماء والحث علی طلب العلم، ١/ ٨٢، الرقم: ٢٢٥، والحاکم فی المستدرك، ٤/ ٤٢٥، الرقم: ٨١٥٩، وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

الحديث رقم ١٣: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر، ٥/ ١١٨، الرقم: ٤٨٠١۔ ٤٨٠٢، والمنذری فی الترغیب والترهیب، ٣/ ٢٦٤، الرقم: ٣٩٧٤، وقال المنذری: رواته ثقات، والدیلمی فی مسند الفردوس، ٥/ ٩١، الرقم: ٧٥٦٠، والهیثمی فی مجمع الزوائد، ٨/ ١٩٣۔

۸۸۸ / ۱٤۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ ِللهِ خَلْقًا خَلَقَهُمْ لِحَوَائِجِ النَّاسِ يَفْزَعُ النَّاسُ إِلَيْهِمْ فِي حَوَائِجِهِمْ أُوْلَئِكَ الْآمِنُوْنَ مِنْ عَذَابِ اللهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی مخلوق ہے جنہیں اس نے لوگوں کی حاجت روائی کے لئے پیدا فرمایا ہے لوگ اپنی حاجات (کے سلسلہ) میں دوڑے دوڑے ان کے پاس آتے ہیں یہ (وہ لوگ ہیں جو) اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ رہیں گے۔‘‘

۸۸۹ / ۱۵۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنهما قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ مَشَى فِي حَاجَةِ أَخِيْهِ الْمُسْلِمِ حَتَّى يُتِمَّهَا لَهُ أَظَلَّهُ اللهُ عزوجل بِخَمْسَةِ آلَافِ. وفي رواية: بِخَمْسَةٍ وَسَبْعِيْنَ أَلْفَ مَلَكٍ يَدْعُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ صَبَاحًا حَتَّى يُمْسِي وَإِن كَانَ مَسَاءً حَتَّى يُصْبِحَ وَلَا يَرْفَعُ قَدَمًا إِلَّا كُتِبَتْ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ وَلَا يَضَعُ قَدَمًا إِلَّا حَطَّ اللهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم دونوں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے (کسی مسلمان) بھائی کے کام کے سلسلہ میں چل پڑا یہاں

الحديث رقم ۱٤: أخرجه الطبراني فی المعجم الكبير، ۲ / ۳۵۸، الرقم: ۱۳۳۳٤، والقضاعی فی مسند الشهاب، ۲ / ۱۱۷، الرقم: ۱۰۰۷۔۱۰۰۸، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ۳ / ۲٦۲، الرقم: ۳۹٦٦، وقال: ورواه أبو الشيخ ابن حبان فی كتاب الثواب وابن أبي الدنيا في كتاب اصطناع المعروف، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۸ / ۱۹۲۔

الحديث رقم ۱۵: أخرجه البيهقی فی شعب الإيمان، ٦ / ۱۱۹، الرقم: ۷٦٦۹، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٤ / ۳٤۷، الرقم: ٤۳۹٦، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٤ / ۱٦۵، الرقم: ۵۲۷٤، ۳ / ۲٦۳، الرقم: ۳۹۷۳ ورواه ابن حبان فی كتاب الثواب، والهيثمی فی مجمع لزوائد، ۲ / ۲۹۹۔

تک کہ اسے پورا کردے اﷲ ﷻ اس پر پانچ ہزار، اور ایک روایت میں ہے کہ پچھتر ہزار فرشتوں کا سایہ فرما دیتا ہے وہ اس کے لئے اگر دن ہو تو رات ہونے تک اور رات ہو تو دن ہونے تک دعائیں کرتے رہتے ہیں اور اس پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں اور اس کے اٹھنے والے ہر قدم کے بدلے اس کے لئے نیکی لکھ دی جاتی ہے اور اس کے (اپنے مسلمان بھائی کی مشکل کو حل کرنے کے لئے) اٹھنے والے ہر قدم کے بدلے اﷲ تعالیٰ اس کا ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔‘‘

فَصْلٌ فِي بِرِّ الْوَالِدَيْنِ وَصِلَةِ الْأَرْحَامِ

﴿والدین کے ساتھ نیک سلوک اور صلہ رحمی کا بیان﴾

۸۹۰ / ۱٦۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: اَلْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے عرض کیا: پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: والدین سے حسن سلوک کرنا۔ میں نے عرض کیا: پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔''

۸۹۱ / ۱۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ: أُمُّكَ، قَالَ:

الحديث رقم ١٦: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الأدب، باب: البر والصلة، ٥/٢٢٧، الرقم: ٥٦٢٥، وفى كتاب: مواقيت الصلاة، باب: فضل الصلاة لو قتها، ١/١٩٧، الرقم: ٥٠٤، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان كون الإيمان بالله تعالى أفضل الأعمال، ١/٨٩، الرقم: ٨٥، والنسائى فى السنن، كتاب: المواقيت، باب: فضل الصلاة لمواقيتها، ١/٢٩٢، الرقم: ٦١٠، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١/٤٠٩، الرقم: ٣٨٩٠، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٢/٢١٥، الرقم: ٢٩٨٤، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١٠/١٩، الرقم: ٩٨٠٥.

الحديث رقم ١٧: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الأدب، باب: من أحق الناس بحسن الصحبة، ٥/٢٢٢٧، الرقم: ٥٦٢٦، ومسلم فى الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: بر الوالدين وأنهما أحق به، ٤/١٩٧٤، الرقم: ٢٥٤٨، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الأدب، باب: بر الوالدين، ٢/١٢٠٧، الرقم: ٣٦٥٨، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٥/٥، وابن حبان فى الصحيح، ٢/١٧٥، الرقم: ٤٣٣، وأبو يعلى فى المسند، ١٠/٤٨٢، الرقم: ٦٠٩٤.

ثُمَّ مَنْ؟ قَال: ثُمَّ أُمُّكَ قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ أُمُّكَ قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ أَبُوْكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگوں میں سے میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہاری والدہ۔ انہوں نے عرض کیا: پھر کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہاری والدہ۔ انہوں نے عرض کیا: پھر کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر تمہاری والدہ ہے۔ انہوں نے عرض کیا: پھر کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر تمہارا والد ہے۔''

٨٩٢ / ١٨۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: رَغِمَ أَنْفٌ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفٌ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفٌ. قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ، أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا، فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کی ناک خاک آلود ہو، پھر اس کی ناک خاک آلود ہو، پھر اس کی ناک خاک آلود ہو۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! وہ کون شخص ہے؟ فرمایا: جس نے اپنے ماں باپ میں سے کسی ایک کو یا دونوں کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور پھر (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہیں ہوا۔''

٨٩٣ / ١٩۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: أَقْبَلَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: أُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ أَبْتَغِي الْأَجْرَ مِنَ

الحديث رقم ١٨: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: رغم أنف من أدرك أبويه أو أحدهما عند الكبر فلم يدخل الجنة، ٤ / ١٩٧٨، الرقم: ٢٥٥١، والديلمی فی مسند الفردوس، ٢ / ٢٧٦، الرقم: ٣٢٨٠، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٦ / ١٩٥، الرقم: ٧٨٨٤.

الحديث رقم ١٩ / ٢٠: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الأدب، باب: لا يجاهد إلا باذن الأبوين، ٥ / ٢٢٢٧، الرقم: ٥٦٢٧، ومسلم فی الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: بر الوالدين وأنهما أحق به، ٤ / ١٩٧٥، الرقم: ٢٥٤٩، ←

اللهِ، قَالَ: فَهَلْ مِنْ وَالِدَيْكَ أَحَدٌ حَيٌّ؟ قَالَ: نَعَمْ، بَلْ كِلَاهُمَا حَيٌّ قَالَ: فَتَبْتَغِي الْأَجْرَ مِنَ اللهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَارْجِعْ إِلَى وَالِدَيْكَ فَأَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٨٩٤ / ٢٠۔ وفي رواية لهما: جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ: أَحَيٌّ وَالِدَاكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ.

''حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں اجر وثواب کے لئے آپ سے جہاد اور ہجرت کی بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ اس نے عرض کیا: ہاں بلکہ دونوں زندہ ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو (واقعی) اللہ تعالیٰ سے اجر وثواب چاہتا ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے والدین کے پاس جا اور ان سے اچھا سلوک کر۔''

''اور بخاری ومسلم کی روایت میں ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوکر جہاد پر جانے کی اجازت چاہی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے ماں باپ زندہ ہیں؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اُن کی خدمت میں ہی جہاد کر۔''

٨٩٥ / ٢١۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلَى وَلَدِهِمَا؟ قَالَ: هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

...... وأبوداود فى السنن، كتاب: الجهاد، باب: فى الرجل يغزو وأبواه كارهان، ٣ / ١٧، الرقم: ٢٥٢٨-٢٥٢٩، والنسائى فى السنن، كتاب: البيعة، باب: البيعة على الهجرة، ٧ / ١٤٣، الرقم: ٤١٦٣۔

الحديث رقم ٢١: أخرجه ابن ملجه فى السنن، كتاب: الأدب، باب: بر الوالدين، ٢ / ١٢٠٨، الرقم: ٣٦٦٢، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٣ / ٢١٦، الرقم: ٣٧٤٩۔

''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! والدین کا اپنی اولاد پر کتنا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ دونوں تیری جنت (بھی) ہیں اور دوزخ (بھی)۔ (یعنی ان کی خدمت کرکے جنت حاصل کرلو یا نافرمانی کرکے دوزخ کے مستحق ہو جاؤ)۔''

٨٩٦ / ٢٢۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ: مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللهُ، وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رحم عرش سے معلق (وابستہ) ہے اور یہ کہہ رہا ہے کہ جس نے مجھے ملایا اللہ تعالیٰ اسے ملائے، اور جس نے مجھے کاٹا اللہ تعالیٰ اسے کاٹے۔''

٨٩٧ / ٢٣۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: أَبَرُّ الْبِرِّ أَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ وُدَّ أَبِيهِ.

وفي رواية: إِنَّ مِنْ أَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ بَعدَ أَنْ يُوَلِّيَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

الحديث رقم ٢٢: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: صلة الرحم وتحريم وقطيعتها، ٤ / ١٩٨١، الرقم: ٢٥٥٥، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٥ / ٢١٧، الرقم: ٢٥٣٨٨، وأبو يعلی فی المسند، ٧ / ٤٢٣، الرقم: ٤٤٤٦، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٦ / ٢١٥، الرقم: ٧٩٣٥، والديلمی فی مسند الفردوس، ٢ / ٢٨٦، الرقم: ٣٣٢٢.

الحديث رقم ٢٣: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: فضل صلة أصدقاء الأب والأم ونحوهما، ٤ / ١٩٧٩، الرقم: ٢٥٥٢، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٨ / ٧٢، الرقم: ٧٩٩٧، والبيهقی فی السنن الكبری، ٤ / ١٨٠، الرقم: ٧٥٥٧.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والد کے دوستوں سے نیکی کرے۔''

''اور ایک روایت میں ہے کہ بڑی نیکی یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے باپ کے وفات پا جانے کے بعد اس کے دوستوں سے نیکی کرے۔''

٨٩٨ / ٢٤۔ عَنْ جَاهِمَةَ ﷺ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَسْتَشِيْرُهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَلَكَ وَالِدَانِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: إِلْزَمْهُمَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ أَرْجُلِهِمَا. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت جاہمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں جہاد کا مشورہ لینے کے لئے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں (زندہ ہیں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انہی کے ساتھ رہو کہ جنت ان کے پاؤں تلے ہے۔''

الحديث رقم ٢٤: أخرجه النسائی فی السنن، کتاب: الجهاد، باب: الرخصة فی التخلف لمن له والدة، ٦ / ١١، الرقم: ٣١٠٤، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ٢ / ٢٨٩، الرقم: ٢٢٠٢، والمنذری فی الترغیب والترهیب، ٣ / ٢١٦، الرقم: ٣٧٥٠، والهیثمی فی مجمع الزوائد، ٨ / ١٣٨۔ وَقَالَ: وَ رِجَالُهُ الثِّقَاتُ۔

فَصْلٌ فِي حُقُوْقِ الْأَكَابِرِ وَالْأَصَاغِرِ

﴿بڑوں اور چھوٹوں کے حقوق کا بیان﴾

٨٩٩ / ٢٥۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشْبَهَ سَمْتًا وَدَلًّا وَهَدْيًا (وفي رواية:) حَدِيْثًا وَكَلَامًا بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنَ فَاطِمَةَ رضي الله عنها، كَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ إِلَيْهَا فَأَخَذَ بِيَدِهَا فَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ، وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ إِلَيْهِ فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ فَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَالنَّسَائِيُّ.

’’اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ میں نے چال ڈھال، شکل و شباہت اور بات چیت میں سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے بڑھ کر کسی کو حضور نبی اکرم ﷺ سے مشابہ نہیں دیکھا اور جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتیں تو آپ ﷺ ان کے استقبال لئے کھڑے ہو جاتے، ان کا ہاتھ پکڑ کر اسے بوسہ دیتے اور انہیں اپنی جگہ پر بٹھاتے اور جب حضور نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ آپ ﷺ کے لئے کھڑی ہو جاتیں، آپ ﷺ کے دستِ اقدس کو پکڑ کر بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ بٹھاتیں۔‘‘

٩٠٠ / ٢٦۔ عَنِ الشَّعْبِيِّ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَلَقَّى جَعْفَرَ بْنَ أَبِي

الحديث رقم ٢٥: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: الأدب، باب: ماجاء فى القيام، ٤ / ٣٥٥، الرقم: ٥٢١٧، والبخارى فى الأدب المفرد، ١ / ٣٣٧، الرقم: ٩٧١، والنسائى فى السنن الكبرى، ٥ / ٩٦، الرقم: ٨٣٦٩۔

الحديث رقم ٢٦: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: الأدب، باب: فى قبلة ما بين العينين، ٤ / ٣٥٦، الرقم: ٥٢٢٠، وابن أبى شيبة في المصنف، ٦ / ٥٤١، الرقم: ٣٣٦٨٢، ٧ / ٣٥١، الرقم: ٣٦٦٤٣، والمقرى فى تقبيل اليد، ١ / ٨١، الرقم: ٢١۔

طَالِبٍ رضي الله عنه فَالْتَزَمَهُ وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت شعبی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے (ہجرت کے بعد) ملے تو ان سے معانقہ فرمایا اور آپ ﷺ نے ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔‘‘

۹۰۱ / ۲۷۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَزِيْنَ، قَالَ: مَرَرْنَا بِالرَّبْذَةِ، فَقِيْلَ لَنَا: هَاهُنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ. فَأَتَيْتُهُ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ. فَأَخْرَجَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: بَايَعْتُ بِهَاتَيْنِ نَبِيَّ اللهِ ﷺ، فَأَخْرَجَ كَفًّا لَهُ ضَخْمَةً كَأَنَّهَا كَفُّ بَعِيْرٍ، فَقُمْنَا إِلَيْهَا فَقَبَّلْنَاهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

’’حضرت عبدالرحمٰن بن رزین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار ہم ربذہ (جگہ کا نام) گئے تو ہمیں بتایا گیا کہ یہاں (صحابی رسول) حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ رہتے ہیں۔ ہم ان کی خدمت میں (زیارت کے لئے) گئے اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ کپڑوں سے باہر کئے اور فرمایا: میں نے ان ہاتھوں سے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی ہے۔ ان کا ہاتھ بڑا اور ضخیم تھا جیسے اونٹ کے ہاتھ ہوں، ہم لوگ ان کے احترام میں کھڑے ہوگئے اور ہم نے ان کے ہاتھوں کا بوسہ لیا۔‘‘

۹۰۲ / ۲۸۔ عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ قَالَ ثَابِتٌ لِأَنَسٍ رضي الله عنه: أَمَسَسْتَ النَّبِيَّ ﷺ بِيَدِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَبَّلَهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

’’حضرت ابن جدعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: کیا آپ نے اپنے ان ہاتھوں سے رسول اللہ ﷺ کو مَس کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، تو اس پر انہوں نے ان (یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ) کے ہاتھوں کو چوم لیا۔‘‘

الحديث رقم ۲۷: أخرجه البخاری فی الأدب المفرد، ۱ / ۳۳۸، الرقم: ۹۷۳۔

الحديث رقم ۲۸: أخرجه البخاری فی الأدب المفرد، ۱ / ۳۳۸، الرقم: ۹۷۴، والمقری فی تقبیل الید، ۱ / ۷۹، الرقم: ۱۹۔

٩٠٣ / ٢٩۔ عَنْ صُهَيْبٍ رضی الله عنه مَوْلَى الْعَبَّاسِ رضی الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا رضی الله عنه يُقَبِّلُ يَدَ الْعَبَّاسِ وَرِجْلَيْهِ وَيَقُوْلُ: يَا عَمِّ ارْضَ عَنِّي.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالذَّهَبِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت صہیب رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے غلام تھے، روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ہاتھ اور پاؤں چومتے دیکھا اور ساتھ ساتھ کہتے جاتے تھے: اے چچا! مجھ سے راضی ہو جائیں۔''

٩٠٤ / ٣٠۔ عَنْ إِيَاسِ بْنِ دَغْفَلٍ رضی الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا نَضْرَةَ قَبَّلَ خَدَّ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عليهما السلام. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ

''حضرت ایاس بن دغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابونضرہ کو دیکھا کہ انہوں نے حضرت حسن بن علی علیہما السلام کے رُخسار مبارک پر بوسہ دیا۔''

٩٠٥ / ٣١۔ عَنْ عُمَرَ رضی الله عنه أَنَّهُ كُلَّمَا قَدِمَ الشَّامَ اسْتَقْبَلَهُ أَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الجَرَّاحِ رضی الله عنه، فَقَبَّلَ يَدَهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ جب بھی شام آتے تو حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ان کا استقبال کرتے اور ان کی دست بوسی کرتے۔''

٩٠٦ / ٣٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَبَّلَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم الْحَسَنَ بْنَ

الحديث رقم ٢٩: أخرجه البخارى فى الأدب المفرد، ١ / ٣٣٩، الرقم: ٩٧٦، والذهبى فى سير أعلام النبلاء، ٢ / ٩٤، والمزى فى تهذيب الكمال، ١٣ / ٢٤٠، الرقم: ٢٩٠٥، والمقرى فى تقبيل اليد، ١ / ٧٦، الرقم: ١٥۔

الحديث رقم ٣٠: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: الأدب: باب: فى قبلة الخدّ، ٤ / ٣٥٦، الرقم: ٥٢٢١، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٥ / ٢٤٧، الرقم: ٢٥٧٣٣۔

الحديث رقم ٣١: أخرجه البيهقى فى شعب الإيمان، ٦ / ٤٧٦، الرقم: ٨٩٦٥، وفى السنن الكبرى، ٧ / ١٠١، الرقم: ١٣٣٦١۔

الحديث رقم ٣٢: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الأدب، باب: رَحمة الولد وتقبيله ومعانقته، ٥ / ٢٢٣٥، الرقم: ٥٦٥١، ومسلم فى الصحيح، كتاب: ←

عَلِيٍّ رضي الله عنهما وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيْمِيُّ جَالِسًا، فَقَالَ الْأَقْرَعُ: إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو چوما تو آپ ﷺ کے پاس اس وقت اقرع بن حابس تمیمی بھی بیٹھا تھا وہ بولا: میرے دس بیٹے ہیں میں نے تو کبھی ان میں سے کسی کو نہیں چوما۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔''

٩٠٧ / ٣٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ أَبْصَرَ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يُقَبِّلُ حُسَيْنًا، فَقَالَ: إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا فَعَلْتُ هَذَا بِوَاحِدٍ مِنْهُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو حضرت حسین علیہ السلام کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا، تو عرض کیا: میرے دس بیٹے ہیں لیکن میں نے آج تک ان میں سے کسی کے ساتھ بھی ایسا (پیار بھرا برتاؤ) نہیں کیا۔ رسول

------ الفضائل، باب: رحمة والعيال وتواضع هو فضل لك، ٤ / ١٨٠٨، الرقم: ٢٣١٥، وابن حبان فی الصحيح، ٢ / ٢٠٢، الرقم: ٤٥٧، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ٢٤١، الرقم: ٧٢٨٧، والبخاری فی الأدب المفرد، ١ / ٤٦، الرقم: ٩١، ٩٩، والبيهقی فی السنن الكبری، ٧ / ١٠٠، الرقم: ١٣٣٥٤، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٣ / ١٤٢، الرقم: ٣٤١٩۔

الحديث رقم ٣٣: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الأدب باب: رحمة الولد وتقبيله ومعانقته، ٥ / ٢٢٣٥، الرقم: ٥٦٥١، وأبوداود فی السنن، كتاب: الأدب، باب: فی قبلة الرجل ولده، ٤ / ٣٥٥، الرقم: ٥٢١٨، وابن حبان فی الصحيح، ٢ / ٢٠٢، الرقم: ٤٥٧، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ٢٤١، الرقم: ٧٢٨٧، والبيهقی فی السنن الكبری، ٧ / ١٠٠، الرقم: ١٣٣٥٤، والبخاری فی الأدب المفرد، ١ / ٤٦، الرقم: ٩١۔

اللہ ﷺ نے فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔‘‘

٩٠٨ / ٣٤۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ بَنُوْ قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدٍ، هُوَ ابْنُ مُعَاذٍ، بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَكَانَ قَرِيْبًا مِنْهُ، فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ، فَلَمَّا دَنَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قُوْمُوْا إِلَى سَيِّدِكُمْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے حکم پر بنو قریظہ (قلعہ سے) نیچے اتر آئے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں بلانے کے لئے ایک آدمی بھیجا اور وہ قریب ہی تھے۔ سو وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے، نزدیک پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: اپنے سردار کے لئے (تعظیماً) کھڑے ہو جاؤ۔‘‘

الحديث رقم ٣٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجهاد، باب: إذا نزل العدو على حكم رجل، ٣ / ١١٠٧، الرقم: ٢٨٧٨، وفي كتاب: المغازي، باب: مرجع النبي ﷺ من الأحزاب ومخرجه إلى بني قريظة ومحاصرته إياهم، ٤ / ١٥١١، الرقم: ٣٨٩٥، وفي كتاب: الاستئذان، باب: قول النبي ﷺ: قوموا إلى سيدكم، ٥ / ٢٣١، الرقم: ٥٩٠٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: جواز قتال من نقض العهد وجواز إزال أهل الحصن على حكم حاكم عدل أهل للحكم، ٣ / ١٣٨٨، الرقم: ١٧٦٨، وأبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: ما جاء في القيام، ٤ / ٣٥٥، الرقم: ٥٢١٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٥ / ٦٢، الرقم: ٨٢٢٢، وابن حبان في الصحيح، ١٥ / ٤٩٨۔ ٥٠٠، الرقم: ٧٠٢٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣ / ٢٢، الرقم: ١١١٨١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦ / ٥٧، الرقم: ١١٠٩٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٦ / ٦، الرقم: ٥٣٢٣۔

فَصْلٌ فِي حُقُوقِ الْأُسْرَةِ وَالْأَوْلَادِ

﴿خاندان اور اولاد کے حقوق کا بیان﴾

۹۰۹ / ۳۵۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ. قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ، فَيَسُبُّ أَبَاهُ، وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کبیرہ گناہوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے والدین پر لعنت کرے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کوئی آدمی اپنے والدین پر کس طرح لعنت کرتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی دوسرے آدمی کے والد کو گالی دیتا ہے تو وہ (جواباً) اس کے والد کو گالی دیتا ہے اور جب کوئی کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ (جواباً) اس کی ماں کو گالی دیتا ہے (یہ خود اپنے ماں باپ کو گالی دینا ہے)۔‘‘

۹۱۰ / ۳۶۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهُ: إِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا، حَتَّى مَا تَجْعَلُ

الحديث رقم ۳۵: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الأدب، باب: لا يَسُبُّ الرَّجل والديه، ۵ / ۲۲۲۸، الرقم: ۵۶۲۸، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الإيمان، باب: بيان الكبائر وأكبرها، ۱ / ۹۲، الرقم: ۹۰، والترمذی فی السنن، کتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: فی عقوق الوالدين، ۴ / ۳۱۲، الرقم: ۱۹۰۲، وقال أبو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲ / ۱۶۴، الرقم: ۶۵۲۹، ۶۸۴۰، والبزار فی المسند، ۶ / ۴۴۵، الرقم: ۲۴۸۳۔

الحديث رقم ۳۶: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الإيمان، باب: ما جاء أن الأعمال بالنية والحِسبة، ولكل امرئ ما نوى، ۱ / ۳۰، الرقم: ۵۶، وفی کتاب: الجنائز، باب: رِثَاء النبی ﷺ سعد بن خولة، ۱ / ۴۳۵، الرقم: ۱۲۳۳، وفی ←

فِي فَمِ امْرَأَتِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم جو کچھ خرچ کرتے ہو کہ جس سے تمہارا مقصود رضائے الٰہی ہو تو تمہیں اس پر اجر دیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ تم اپنی بیوی کے منہ میں جو لقمہ ڈالتے ہو (اس پر بھی تمہیں اجر دیا جاتا ہے)۔''

۹۱۱ / ۳۷۔ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، عَوْرَاتُنَا مَا نَأْتِي مِنْهَا وَمَا نَذَرُ؟ قَالَ: احْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ، أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ، فَقَالَ: الرَّجُلُ يَكُوْنُ مَعَ الرَّجُلِ؟ قَالَ: إِنِ اسْتَطَعْتَ أَلَا يَرَاهَا أَحَدٌ فَافْعَلْ، قُلْتُ: وَالرَّجُلُ يَكُوْنُ خَالِيًا، قَالَ فَاللهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَا مِنْهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ فِي التَّرْجَمَةِ مُخْتَصَرًا. وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيحٌ

------ كتاب: الوصايا، باب: أن يترك ورثته أغنياء خير من أن يتكفّفوا الناس، ۳/ ۱۰۰۶، الرقم: ۲۵۹۱، ۲۵۹۳، وفى كتاب: فضائل الصحابة، باب: قول النبى صلى الله عليه وآله وسلم: اللّهم أَمضِ لأصحابي هجرتهم، ۳/ ۱۴۳۱، الرقم: ۳۷۲۱، ونحوه الرقم: ۴۱۴۷، ۵۰۳۹، ۵۳۳۵، ۵۳۴۴، ۶۰۱۲، ۶۳۵۲، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الوصية، باب: الوصية بالثلث، ۳/ ۱۲۵۰، الرقم: ۱۶۲۸، والنسائى فى السنن الكبرى، ۵/ ۳۸۳، الرقم: ۹۲۰۶، ومالك فى الموطأ، ۲/ ۷۶۳، الرقم: ۱۴۵۶، وعبد الرزاق فى المصنف، ۹/ ۶۴، والطبرانى فى المعجم الكبير، ۷/ ۲۹۲، الرقم: ۷۱۷۱۔

الحديث رقم ۳۷: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الآداب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ما جاء فى حفظ العورة، ۵/ ۹۷، الرقم: ۲۷۶۹، وأبوداود فى السنن، كتاب: الحمام، باب: ما جاء فى التعرى، ۴/ ۴۰، الرقم: ۴۰۱۷، وابن ماجه فى السنن، كتاب: النكاح، باب: التستر عند الجماع، ۱/ ۶۱۸، الرقم: ۱۹۲۰، والنسائى فى السنن الكبرى، ۵/ ۳۱۳، الرقم: ۸۹۷۲، وأحمد بن حنبل فى المسند، ۵/ ۳، والبيهقى فى السنن الكبرى، ۱/ ۱۹۹، الرقم: ۹۱۰۔

الإِسْنَادِ.

’’حضرت بہز بن حکیم بواسطہ اپنے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اپنے ستر میں سے کیا چھپائیں اور کیا نہ چھپائیں؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنی بیوی اور لونڈی کے سوا سب سے اپنی شرمگاہ محفوظ رکھو، انہوں نے عرض کیا: اگر مرد، مرد کے ساتھ ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر ستر چھپانا ممکن ہو تو ایسا ہی کرو (یعنی نہ دکھاؤ)۔ میں نے عرض کیا: انسان تنہا بھی ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا حق سب سے زیادہ ہے کہ اس سے حیا کی جائے۔‘‘

٩١٢ / ٣٨۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مُرُوْا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ، وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ، وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَالْحَاكِمُ وَالدَّارُقُطْنِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ اپنے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تمہاری اولاد سات سال کی ہو جائے تو انہیں نماز کا حکم دو اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو انہیں اس (نماز نہ پڑھنے) پر مارو اور (اس عمر میں) انہیں الگ الگ سلایا کرو۔‘‘

٩١٣ / ٣٩۔ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رضی الله عنه قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَا حَقُّ

الحديث رقم ٣٨: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: الصلاة، باب: متى يؤمر الغلام بالصلاة، ١ / ١٣٣، الرقم: ٤٩٥، والحاكم فى المستدرك، ١ / ٣١١، الرقم: ٧٠٨، والدارقطنى فى السنن، ١ / ٢٣٠، الرقم: ٣، ٦، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ١٨٧، الرقم: ٦٧٥٦، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٢ / ٢٢٨، الرقم: ٣٠٥٠.

الحديث رقم ٣٩: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: النكاح، باب: فى حق المرأة على زوجها، ٢ / ٢٤٤، الرقم: ٢١٤٢، والنسائى فى السنن الكبرى، ٥ / ٣٧٣، الرقم: ٩١٧١، ١١١٠٤ وعبد الرزاق فى المصنف، ٧ / ١٤٨، الرقم: ١٢٥٨٣، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤ / ٤٤٧: ٥ / ٣، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٧ / ٣٠٥، الرقم: ١٤٥٥٦، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١٩ / ٤٢٧، الرقم: ١٠٣٨، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٣ / ٣٢، الرقم: ٢٩٦٨.

زَوْجَةِ أَحَدِنَا عَلَيْهِ؟ قَالَ: أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ، وَتَكْسُوْهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ أَوِ اكْتَسَبْتَ، وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ، وَلَا تُقَبِّحْ، وَلَا تَهْجُرْ إِلَّا فِي الْبَيْتِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

''حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے کسی پر اس کی بیوی کا کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم کھاؤ تو اسے بھی کھلاؤ، جب تم پہنو یا کماؤ تو اسے بھی پہناؤ، اس کے منہ پر نہ مارو، اُس سے برے لفظ نہ کہو اور اسے خود سے الگ نہ کرو مگر گھر کے اندر ہی۔''

۹۱۴ / ۴۰۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: سَوُّوْا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ فِي الْعَطِيَّةِ، فَلَوْ كُنْتُ مُفَضِّلًا أَحَدًا لَفَضَّلْتُ النِّسَاءَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ ذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ فِي التَّرْجَمَةِ مُخْتَصَرًا.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تحائف کی تقسیم میں اپنی اولاد میں برابری رکھو اور اگر میں کسی کو کسی پر فضیلت دیتا تو عورتوں کو (یعنی بیٹیوں کو بیٹوں پر) فضیلت دیتا۔''

۹۱۵ / ۴۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ

الحديث رقم ۴۰: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ۱۱ / ۳۵۴، الرقم: ۱۱۹۹۷، والبيهقی فی السنن الكبریٰ، ۶ / ۱۷۷، الرقم: ۱۱۷۸۰، والطحاوی فی شرح معانی الآثار، ۴ / ۸۶، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۴ / ۱۵۳، والحارث فی المسند (زوائد الهيثمی)، ۱ / ۵۱۲، الرقم: ۴۵۴، والبخاری فی الصحيح، كتاب: الهبة وفضلها، باب: (۱۱)، الهبة للولد وإذا أعطی بعض ولده شيئا لم يجز حتی يعدل بينهم ويعطی الآخرين مثله ولا يشهد عليه وقال النبی ﷺ: اعدلوا بين أولادكم فی العطية، ۲ / ۹۱۳۔

الحديث رقم ۴۱: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الأدب، باب: بر الوالد والإحسان إلی البنات، ۲ / ۱۲۱۰، الرقم: ۳۶۷۰، وابن حبان فی الصحيح، ۷ / ۲۰۷، الرقم: ۲۹۴۵، والحاكم فی المستدرك، ۴ / ۱۹۶، الرقم: ۷۳۵۱، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۱ / ۳۶۳، الرقم: ۳۴۲۴، وأبويعلی فی المسند، ۴ / ۴۴۵، الرقم: ۲۵۷۱، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۱۰ / ۳۳۷، الرقم: ۱۰۸۳۶۔

رَجُلٍ تُدْرِكُ لَهُ ابْنَتَانِ فَيُحْسِنُ إِلَيْهِمَا، مَا صَحِبَتَاهُ أَوْ صَحِبَهُمَا، إِلَّا أَدْخَلَتَاهُ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کی دو بیٹیاں ہوں اور جب تک وہ اس کے پاس رہیں یا وہ ان کے ساتھ رہا اور (اس دوران) وہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرتا رہا تو وہ دونوں اسے جنت میں لے جائیں گی۔''

٩١٦ / ٤٢۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ عَالَ ثَلَاثَ بَنَاتٍ فَأَدَّبَهُنَّ وَزَوَّجَهُنَّ وَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ.

وفي رواية: قَالَ: ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ بِنْتَانِ أَوْ أُخْتَانِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابوسعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے تین بیٹیوں کی پرورش کی، انہیں اچھا ادب سکھایا، ان کی شادی کی اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا رہا تو اس کے لئے جنت ہے اور ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تین بہنیں یا تین بیٹیاں، یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں۔''

٩١٧ / ٤٣۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: رِضَى الرَّبِّ فِي رِضَى الْوَالِدِ، وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ.

الحديث رقم ٤٢: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: الأدب، باب: فى فضل من عال يتيما، ٤/ ٣٣٨، الرقم: ٥١٤٧، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/ ٩٧، الرقم: ١١٩٤٣، وأبويعلى فى المسند، ٤/ ٣٤٢، الرقم: ٢٤٥٧، والطبراني فى المعجم الكبير، ١١/ ٢١٦، الرقم: ١١٥٤٢، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٥/ ٢٢١، الرقم: ٢٥٤٣٤، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٨/ ١٦٢۔

الحديث رقم ٤٣: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ملجاء من الفضل فى رضا الوالدين، ٤/ ٣١٠، الرقم: ١٨٩٩، والحاكم فى المستدرك، ٤/ ١٦٨، الرقم: ٧٢٤٩۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيحٌ.

’’حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رب کی رضا والد کی رضا میں ہے اور رب کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔‘‘

۹۱۸ / ٤٤۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَسْمَائِكُمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِكُمْ فَأَحْسِنُوْا أَسْمَاءَكُمْ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ.

’’حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم قیامت کے روز اپنے ناموں اور اپنے باپوں کے ناموں سے پکارے جاؤ گے، لٰہذا اپنے (اور اپنے بچوں کے) نام خوبصورت رکھا کرو۔‘‘

۹۱۹ / ٤٥۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُغَيِّرُ الإِسْمَ الْقَبِيْحَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ (جب کسی شخص یا بچے کا برا نام دیکھتے تو اس کا وہ) برا نام تبدیل فرما دیا کرتے تھے۔‘‘

الحديث رقم ٤٤: أخرجه أبوداود فی السنن، کتاب: الأدب، باب: فی تغییر الأسماء، ٤ / ٢٨٧، الرقم: ٤٩٤٨، والدارمی فی السنن، ٢ / ٣٨٠، الرقم: ٢٦٩٤، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٥ / ١٩٤، الرقم: ٢٢٠٣٥، والبیهقی فی السنن الکبری، ٩ / ٣٠٦، وفی شعب الإیمان، ٦ / ٣٩٣، الرقم: ٨٦٣٣، وابن جعد فی المسند، ١ / ٣٦٠، الرقم: ٢٤٩٢، والهیثمی فی موارد الظمآن، ١ / ٤٧٩، الرقم: ١٩٤٤.

الحديث رقم ٤٥: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في تغییر الأَسْمَاءِ، ٥ / ١٣٥، الرقم: ٢٨٣٩، وابن أبی شیبة فی المصنف، ٥ / ٢٦١، الرقم: ٢٥٨٩٦، والسیوطی فی الجامع الصغیر، ١ / ٣٤٤، الرقم: ٦٥٠، والمنذری فی الترغیب والترهیب، ٣ / ٤٩، الرقم: ٣٠٣٣.

فَصْلٌ فِي جَامِعِ الْحُقُوقِ

﴿ جامع حقوق کا بیان ﴾

٩٢٠ / ٤٦۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہم (یعنی مسلمانوں) پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں۔''

٩٢١ / ٤٧۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، الإِمَامُ رَاعٍ، وَمَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَمَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ

الحديث رقم ٤٦: أخرجه البخاری فی صحيح، کتاب: الديات، باب: قول الله تعالی: ومن أحياها، ٦ / ٢٥٢٠، الرقم: ٦٤٨٠، وفی کتاب: الفتن، باب: قول النبی ﷺ: من حمل علينا السلاح فليس منا، ٦ / ٢٥٩١، الرقم: ٦٦٥٩، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الإيمان، باب: قول النبی ﷺ: من حمل علينا السلاح فليس منا، ١ / ٩٨، الرقم: ٩٨، والترمذی عن أبی موسی فی السنن، کتاب: الحدود عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فيمن شهر السلاح، ٤ / ٥٩، الرقم: ١٤٥٩، وَ قَالَ أبوعيسی: حَدِيْثُ أَبِي مُوْسَی حَدِيْثٌ حَسَنٌ، والنسائی فی السنن، کتاب: تحريم الدم، باب: من شهر سيفه ثم وضعه فی الناس، ٧ / ١١٧، الرقم: ٤١٠٠، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الحدود، باب: من شهر السلاح، ٢ / ٨٦٠، الرقم: ٢٥٧٥، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ٣، الرقم: ٤٤٦٧، وإبراهيم الطرطوسی فی مسند عبدالله بن عمر رضی الله عنه، ١ / ٣٨، الرقم: ٦٣۔

الحديث رقم ٤٧: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الجمعة، باب: الجمعة فی القری والمدن، ١ / ٣٠٤، الرقم: ٨٥٣، وفی کتاب: فی الاستقراض وأداء الديون والحجر والتفليس، باب: العبد راع فی مال سيده ولا يعمل إلا بإذنه، ٢ / ٨٤٨، الرقم: ٢٢٧٨، وفی کتاب: العتق، باب: کراهية التطاول علی الرقيق وقوله عبدی ←

رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْؤُوْلَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا، وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، قَالَ وَحَسِبْتُ أَنْ قَدْ قَالَ: وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيْهِ وَمَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے: سن لو! تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ حکمران نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ آدمی اپنے گھر بار کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا (یعنی گھر والوں) کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا (یعنی شوہر کے گھر) کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ نوکر اپنے مالک کے مال کا نگران ہے اس سے اس کی رعایا کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ (راوی کہتے ہیں میرے خیال میں یہ بھی فرمایا کہ) آدمی اپنے باپ کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے متعلق سوال کیا جائے گا اور تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے متعلق سوال کیا جائے گا۔''

۹۲۲ / ٤٨۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَازَالَ

------ أو أمتی، ٢/ ٩٠١، الرقم: ٢٤١٦، وفی کتاب: العتق، باب: العبد راع في مال سیده، ٢/ ٩٠٢، الرقم: ٢٤١٩، وفی کتاب: النکاح، باب: قوا أنفسکم وأهلیکم نارا، ٥/ ١٩٨٨، الرقم: ٤٨٩٢، وفی کتاب: النکاح، باب: المرأة راعیة في بیت زوجها، ٥/ ١٩٩٦، الرقم: ٤٩٠٤، وفی کتاب: الأحکام، باب: قول الله تعالی: أطیعوا الله وأطیعوا الرسول وأولی الأمر منکم، ٦/ ٢٦١١، الرقم: ٦٧١٩، ومسلم فی کتاب: الإمارة، باب: فضیلة الإمام العادل وعقوبة الجائر والحث علی الرفق بالرعیة والنهي عن إدخال المشقة علیهم، ٣/ ١٤٥٩، الرقم: ١٨٢٩، والترمذی فی السنن، کتاب: الجهاد عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فی الإمام، ٤/ ٢٠٨، الرقم: ١٧٠٥، وقال أبوعیسی: حدیث ابن عمر حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ، وأبو داود فی السنن، کتاب: الخراج والإمارة والفيء، باب: ما یلزم الإمام من حق الرعیة، ٣/ ١٣٠، الرقم: ٢٩٢٨، والنسائی فی السنن الکبری، ٥/ ٣٧٤، الرقم: ٩١٧٣، والبخاری فی الأدب المفرد، ١/ ٨١-٨٤، الرقم: ٢٠٦، ٢١٢، ٢١٤۔

الحدیث رقم ٤٨: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: الأدب، باب: الوصاة بالجار، ←

جِبْرِيلُ يُوْصِيْنِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ السلام ہمیشہ مجھے ہمسائے کے حقوق کے بارے میں اس قدر تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے خیال آنے لگا کہ یہ اسے (یعنی پڑوسی کو) مالِ وراثت میں حصہ دار بنا دیں گے۔‘‘

۹۲۳ / ۴۹۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ رضی اللہ عنہ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا، وَيَعْرِفْ شَرَفَ كَبِيْرِنَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ بواسطہ اپنے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی قدر و منزلت نہ پہچانے۔‘‘

...... ۵ / ۲۲۳۹، الرقم: ۵۶۶۸۔۵۶۶۹، ومسلم فی الصحیح، کتاب: البر والصلة والآداب، باب: الوصية بالجار والإحسان إليه، ۴ / ۲۰۲۵، الرقم: ۲۶۲۴۔۲۶۲۵، والترمذی فی السنن، کتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فی حق الجوار، ۴ / ۳۳۳، الرقم: ۱۹۴۲۔۱۹۴۳، وَ حَسَّنَهُ، وأبو داود فی السنن، کتاب: الأدب، باب: فی حق الجوار، ۴ / ۳۳۸، الرقم: ۵۱۵۱۔۵۱۵۲، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الأدب، باب: حق الجوار، ۲ / ۱۲۱۱، الرقم: ۳۶۷۳۔۳۶۷۴، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲ / ۸۵، الرقم: ۵۵۷۷۔

الحديث رقم ۴۹: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فی رحمة الصبيان، ۴ / ۳۲۲، الرقم: ۱۹۲۰، وأبو داود فی السنن، کتاب: الأدب، باب: فی الرحمة، ۴ / ۲۸۶، الرقم: ۴۹۴۱، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲ / ۲۲۲، الرقم: ۷۰۷۳، وسنده حسن، وفي الباب: عن ابن عباس رضی الله عنهما، عند أحمد، ۱ / ۲۵۷، وعن أنس رضی اللہ عنہ عند الترمذی (۱۹۲۰)، وعن عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ عند أحمد، ۵ / ۳۲۳، وزادفيه: (و يعرف لعالمنا) وَسَنَدُهُ حَسَنٌ، والحاكم فی المستدرك، ۱ / ۱۳۱، الرقم: ۲۰۹، والبخاری عن أبی هريرة رضی اللہ عنہ فی الأدب المفرد، ۱ / ۱۲۹، الرقم: ۳۵۳۔

٩٢٤ / ٥٠۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا، فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتَّي تُوْضَعَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ جو جنازہ کے ساتھ جائے تو اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک کہ جنازہ رکھ نہ دیا جائے۔''

٩٢٥ / ٥١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: رُبَّ أَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْأَبْوَابِ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کتنے ایسے لوگ ہوتے ہیں جو (ظاہراً) پراگندہ حال ہوتے ہیں جنہیں دروازوں (کے باہر ہی) سے دھتکار دیا جاتا ہے (لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا یہ مقام ہوتا ہے کہ) اگر وہ کسی معاملے میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھالیں تو وہ اسے ضرور پورا فرما دیتا ہے۔''

٩٢٦ / ٥٢۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: أَنَا وَ

الحديث رقم ٥٠: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: من تبع جنازة فلا يَقْعُدُ حتى توضع عن مناكب الرجال فإن قعد أمر بالقيام، ١ / ٤٤١، الرقم: ١٢٤٨، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: القيام للجنازة، ٢ / ٦٦٠، الرقم: ٩٥٩، والنسائى فى السنن، كتاب: الجنائز، باب: السرعة بالجنازة، ٤ / ٤٣، الرقم: ١٩١٤، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣ / ٥١، الرقم: ١١٤٩٤، وأبو يعلى فى المسند، ٢٠ / ٣٨٦، الرقم: ١١٥٧، والديلمى فى مسند الفردوس، ١ / ٢٦٢، الرقم: ١٠١٨۔

الحديث رقم ٥١: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: البر والصلة والأداب، باب: فضل الضعفاء والخاملين، ٤ / ٢٠٢٤، الرقم: ٢٦٢٢، وفى كتاب: الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب: النار يدخلها الجبارون والجنة يدخلها الضعفاء، ٤ / ٢١٩١، الرقم: ٢٨٥٤، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٧ / ٣٣١، الرقم: ١٠٤٨٢، وابن رجب فى جامع العلوم والحكم، ١٠ / ١٠٥، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤ / ٧٣، الرقم: ٤٨٤٩۔

الحديث رقم ٥٢: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الطلاق، باب: اللِّعَانِ، ←

كَافِلُ الْيَتِيْمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطٰى، وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ نَحْوَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه.

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے۔ اور اپنی شہادت اور درمیانی انگلی سے اشارہ کیا اور دونوں کے درمیان کچھ فاصلہ رکھا۔''

٩٢٧ / ٥٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَأَحْسَبُهُ، قَالَ: وَكَالْقَائِمِ الَّذِي لَا يَفْتُرُ، وَكَالصَّائِمِ الَّذِي لَا يُفْطِرُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیوہ عورت اور مسکین کے لئے کوشش کرنے والا خدا کے راستے میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے (راوی

......٥/ ٢٠٣٢، الرقم: ٤٩٩٨، وفى كتاب: الأدب، باب: فضلِ مَنْ يَعُولُ يتيمًا، ٥/ ٢٢٣٧، الرقم: ٥٦٥٩، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الزهد والرقائق، باب: الإحسان إلى الأرملة والمسكين واليتيم، ٤/ ٢٢٨٧، الرقم: ٢٩٨٣، والترمذي فى السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فى رحمة اليتيم وكفالته، ٤/ ٣٢١، الرقم: ١٩١٨، وأبوداود فى السنن، كتاب: النوم، باب: فى من ضم اليتيم، ٤/ ٣٣٨، الرقم: ٥١٥٠، وما لك فى الموطأ، ٢/ ٩٤٨، الرقم: ١٧٠٠، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٥/ ٣٣٣، الرقم: ٢٢٨٧١.

الحديث رقم ٥٣: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: النفقات، باب: فَضلِ النَّفقَةِ علَى الأَهلِ، ٥/ ٢٠٤٧، الرقم: ٥٠٣٨، وفى كتاب: الأدب، باب: الساعى على الأرملة، ٥/ ٢٢٣٧، الرقم: ٥٦٦٠، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الزهد والرقائق، باب: الإحسان إلى الأرملة والمسكين واليتيم، ٤/ ٢٢٨٦، الرقم: ٢٩٨٢، والترمذي فى السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى السعى على الأرملة واليتيم، ٤/ ٣٤٦، الرقم: ١٩٦٩، والنسائى فى السنن، كتاب: الزكاة، باب: فضل الساعى على الأرملة، ٥/ ٨٦، الرقم: ٢٥٧٧، وابن ماجه فى السنن، كتاب: التجارت، باب: الحث على المكاسب، ٢/ ٧٢٤، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/ ٣٦١، الرقم: ٨٧١٧.

کہتے ہیں) میرا خیال ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ اس قیام کرنے والے کی طرح ہے جو تھکتا نہیں اور اس روزہ دار کی طرح ہے جو افطار نہیں کرتا۔‘‘

۹۲۸/ ۵٤۔ عَنْ أَنَسٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ وَضَمَّ أَصَابِعَهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت انس ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے دو بیٹیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں قیامت کے دن آئے گا تو وہ (شخص) اور میں اس طرح ہوں گے اور اپنی انگلیوں کو ملا دیا۔‘‘

۹۲۹/ ۵۵۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ:

الحديث رقم ٥٤: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: فضل الإحسان إلى البنات، ٤/ ٢٠٢٧، الرقم: ٢٦٣١، والترمذی فی السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فی النفقة على البنات والأخوات، ٤/٣١٩، الرقم: ١٩١٤، والبخاری فی الأدب المفرد، ١/٣٠٨، الرقم: ٨٩٤، والحاكم فی المستدرك، ٤/١٩٦، الرقم: ٧٣٥٠، وقال الحاكم: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ الإِسْنَادِ، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ١/١٧٦، الرقم: ٥٥٧، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٦/٤٠٤، الرقم: ٨٦٧٤۔

الحديث رقم ٥٥: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: الجهاد عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فی الاستفتاح بصعاليك المسلمين، ٤/٢٠٦، الرقم: ١٧٠٢، وأبو داود فی السنن، كتاب: الجهاد ، باب: فی الاِنْتِصَارِ بِرُذَلِ الْخَيْلِ والضعفة، ٣/٣٢، الرقم: ٢٥٩٤، والنسائی فی السنن، كتاب: الجهاد، باب: الإستنصار بالضعيف، ٦/٤٥، الرقم: ٣١٧٩، وفی السنن الكبرى، ٣/٣٤٥، الرقم: ٥٩٠، والحاكم فی المستدرك، ٢/١٥٧، الرقم: ٢٦٤١، وقال الحاكم: هذا حديثٌ صحيح الإِسْنَادِ، وابن حبان فی الصحيح، ١١/٨٥، الرقم: ٤٧٦٧، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٥/١٩٨، الرقم: ٢١٧٧٩، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٤/٧١، الرقم: ٤٨٤٣۔

ابْغُونِي الضُّعَفَاءَ، فَإِنَّمَا تُنْصَرُوْنَ، وَتُرْزَقُوْنَ بِضُعَفَائِكُمْ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے: مجھے کمزور لوگوں میں تلاش کرو، کیونکہ تمہیں کمزور لوگوں کی بدولت ہی مدد دی جاتی ہے اور انہی کی بدولت تمہیں رزق عطا کیا جاتا ہے۔''

٩٣٠ / ٥٦۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دنیا ساز و سامان کی جگہ ہے اور اس دنیا کا بہترین سرمایہ (و دولت) نیک عورت ہے۔''

٩٣١ / ٥٧۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيُّمَا

الحديث رقم ٥٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الرضاع، باب: خير متاع الدنيا المرأة الصالحة، ٢ / ١٠٩٠، الرقم: ١٤٦٧، والنسائي في السنن، كتاب: النكاح، باب: المرأة الصالحة، ٦ / ٦٩، الرقم: ٣٢٣٢، وابن حبان في الصحيح، ٩ / ٣٤٠، الرقم: ٤٠٣١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ١٦٨، الرقم: ٦٥٦٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨ / ٢٨١، الرقم: ٨٦٣٩۔

الحديث رقم ٥٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الرضاع عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في حق الزوج على المرأة، ٣ / ٤٦٦، الرقم: ١١٦١، وابن ماجه في السنن، كتاب: النكاح، باب: حق الزوج على المرأة، ١ / ٥٩٥، الرقم: ١٨٥٤، والحاكم في المستدرك، ٤ / ١٩١، الرقم: ٧٣٢٨، وقال الحاكم: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣ / ٥٥٧، الرقم: ١٥٠، وأبو يعلى في المسند، ١٢ / ٣٣١، الرقم: ٦٩٠٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٣ / ٤٢١، الرقم: ٨٧٤٤، وعبد بن حميد في المسند، ١ / ٤٤٥، الرقم: ١٥٤١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣ / ٣٣، الرقم: ٢٩٦٩۔

امْرَأَةٍ مَاتَتْ، وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو عورت اس حالت میں فوت ہوئی کہ اس کا خاوند اس سے راضی تھا، وہ جنت میں داخل ہوگئی۔''

٩٣٢/ ٥٨۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومنین میں سے کامل مومن وہ ہے جو ان میں سے بہترین اخلاق کا مالک ہے اور تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنی بیوی کے لئے بہترین ہے۔''

٩٣٣/ ٥٩۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّهَا قَالَتْ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ نُنَزِّلَ النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

الحديث رقم ٥٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الرضاع عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في حق المرأة على زوجها، ٣/ ٤٦٦، الرقم: ١١٦٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٤٧٢، الرقم: ١٠١١٠، وابن حبان في الصحيح، ٢/ ٢٢٧، الرقم: ٤٧٩، والحاكم في المستدرك، ١/ ٤٣، الرقم: ٢، والدارمي في السنن، ٢/ ٤١٥، الرقم: ٢٧٩٢، وأبو يعلى في المسند، ٧/ ٢٣٧، الرقم: ٤٢٤٠۔

الحديث رقم ٥٩: أخرجه مسلم في الصحيح، المقدمة، ١/ ٦، وأبو يعلى في المسند، ٨/ ٢٤٦، الرقم: ٤٨٢٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/ ٤٦٢، الرقم: ١٠٩٩٩، وأحمد بن حنبل في الزهد، ١/ ٥٠، الرقم: ٩١، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ١/ ٤٠٩۔

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں حضور نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا ہے کہ ہم لوگوں کو ان کے مقام و مرتبہ کے مطابق جگہ دیں۔‘‘

٩٣٤ / ٦٠۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ. فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيْهَا، فَقَالَ: إِذْ أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ، فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ. قَالُوْا: وَمَا حَقُّ الطَّرِيْقِ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الْأَذَى، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: راستوں میں بیٹھنے سے بچتے رہنا۔ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں ایسی جگہوں پر بیٹھنے کے سوا چارہ کار نہیں کیونکہ ہم بات چیت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہارا (راستوں کی) مجالس میں بیٹھنا ضروری ہے تو راستے کا حق ادا کر دیا کرو۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! راستے کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نظر نیچی رکھنا، تکلیف دہ چیز کا راستہ سے ہٹا دینا، سلام کا جواب دینا، اچھی باتوں کا حکم کرنا اور بری باتوں سے منع کرنا (راستے کا حق ہے)۔‘‘

الحديث رقم ٦٠: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: : الاستئذان، باب: (٢)، ٥ / ٢٣٠٠، الرقم: ٥٨٧٥، وفی كتاب: المظالم، باب: أَفنِيَةِ الدُّورِ والجُلُوسِ فِيها والجُلُوسِ عَلَى الصُّعُدَاتِ، ٢ / ٨٧٠، الرقم: ٢٣٣٣، ومسلم فی الصحيح، كتاب: اللباس والزينة، باب: النهی عن الجلوس فی الطرقات واعطاء الطريق حقه، ٤ / ١٧٠٤، الرقم: ٢١٢١، وأبوداود فی السنن، كتاب: الأدب، باب: فی الجلوس بالطرقات، ٤ / ٢٥٦، الرقم: ٤٨١٥، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ٤٧، الرقم: ١١٤٥٤، والبيهقی فی السنن الكبری، ٧ / ٨٩، الرقم: ١٣٢٩١، وفی شعب الإيمان، ٤ / ٣٦٤، الرقم: ٥٤٢٣، ٩٠٨٦۔

اَلْبَابُ الْخَامِسُ عَشَرَ:

الآدَابُ وَالْمُعَامَلَةُ

﴿آداب اور معاملات﴾

١. فَصْلٌ فِي آدَابِ اللِّقَاءِ وَالسَّلَامِ

﴿ملاقات اور سلام کے آداب کا بیان﴾

٢. فَصْلٌ فِي آدَابِ حُسْنِ الْكَلَامِ

﴿آدابِ گفتگو کا بیان﴾

٣. فَصْلٌ فِي آدَابِ الشُّرْبِ وَالطَّعَامِ

﴿کھانے پینے کے آداب کا بیان﴾

٤. فَصْلٌ فِي مُعَامَلَةِ الْمُؤْمِنِ بِالْمُؤْمِنِ

﴿مومن کے مومن کے ساتھ معاملات کا بیان﴾

٥. فَصْلٌ فِي آدَابِ اللِّبَاسِ

﴿آدابِ لباس کا بیان﴾

٦. فَصْلٌ فِي آدَابِ الْمَجْلِسِ وَالْجُلُوسِ

﴿مجلس میں بیٹھنے کے آداب کا بیان﴾

٧. فَصْلٌ فِي آدَابِ السَّفَرِ

﴿آدابِ سفر کا بیان﴾

۸. فَصْلٌ فِي آدَابِ الْأَمْوَاتِ وَالْجَنَائِزِ

﴿مرحومین اور جنازہ کے آداب کا بیان﴾

۹. فَصْلٌ فِي جَامِعِ الآدَابِ

﴿جامع آداب کا بیان﴾

فَصْلٌ فِي آدَابِ اللِّقَاءِ وَالسَّلَامِ

﴿ملاقات اور سلام کے آداب کا بیان﴾

١/٩٣٥۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: يَا عَائِشَةُ! هَذَا جِبْرِيْلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامُ. فَقَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ جبرائیل تمہیں سلام کہتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اور ان پر بھی سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔''

٢/٩٣٦۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ

الحديث رقم ١: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: بدء الخلق، باب: ذكر الملائكةِ، ٣/١١٧٧، الرقم: ٣٠٤٥، وفى كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل عائشة رضى الله عنها، ٣/١٣٧٤، الرقم: ٣٥٥٧، وفى كتاب: الأدب، باب: مَن دعا صاحبه فنقص من اسمه حرفا، ٥/٢٢٩١، الرقم: ٥٨٤٨؛ وفى كتاب: الاستئذان، باب: تسليم الرجال على النساء، والنساء على الرجال، ٥/٢٣٠٦، الرقم: ٥٨٩٥، وفى باب: إذا قال: فلانٌ يُقرئك السلام، ٥/٢٣٠٧، الرقم: ٥٨٩٨، ومسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فى فضل عائشة رضى الله عنها، ٤/١٨٩٥، الرقم: ٢٤٤٧، والترمذى فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فضل عائشة رضى الله عنها، ٥/٧٠٥، الرقم: ٣٨٨٢، وقال أبوعيسى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وأبوداود فى السنن، كتاب: الأدب، باب: فى الرجل يقول فلان يقرئك السلام، ٤/٣٥٩، الرقم: ٥٢٣٢، والنسائى فى السنن، كتاب: عشرة النساء، باب: حب الرجل بعض نسائه أكثر من بعض، ٧/٦٩، الرقم: ٣٩٥٣، وابن حبان فى الصحيح، ١٦/١١، الرقم: ٧٠٩٨، والدارمى فى السنن، ٢/٣٥٩، الرقم: ٢٦٣٨۔

الحديث رقم ٢: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: إطعام الطعام مِنَ الإسلام، ١/١٣، الرقم: ١٢، وفى باب: إفشاء السلام مِن الإسلام، ١/١٩، الرقم: ٢٨، وفى كتاب: الاستئذان، باب: السلام للمعرفة وغير المعرفة، ←

النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے سوال کیا: یا رسول اللہ! سب سے بہتر اسلام (میں عمل) کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (بہتر اسلام یہ ہے کہ) تم (دوسروں کو) کھانا کھلاؤ اور (ہر ایک کو) سلام کرو، خواہ تم اسے جانتے ہو یا نہیں جانتے۔‘‘

٩٣٧ / ٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيرِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية للبخاري: وَالصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سوار پیدل

...... ٥ / ٢٣٠٢، الرقم: ٥٨٨٢، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان تفاضل الإسلام ونصف أموره أفضل، ١ / ٦٥، الرقم: ٣٩، وأبو داود فى السنن، كتاب: الأدب، باب: فى إفشاء السلام، ٤ / ٣٥٠، الرقم: ٥١٩٤، والنسائى فى السنن، كتاب: الإيمان وشرائعه، باب: أي الإسلام خير، ٨ / ١٠٧، الرقم: ٥٠٠٠، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الأطعمة، باب: سنان الطعام، ٢ / ١٠٨٣، الرقم: ٣٢٥٣۔

الحديث رقم ٣: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الاستئذان، باب: تسليم القليل على الكثير، ٥ / ٢٣٠١، الرقم: ٥٨٧٧۔٥٨٧٨، وفى باب: يسلم الماشى على القاعد، ١٥ / ٢٣٠٢، الرقم: ٥٨٧٩۔٥٨٨٠، ومسلم فى الصحيح، كتاب: السلام، باب: يسلم الراكب على الماشى والقليل على الكثير، ٤ / ١٧٠٣، الرقم: ٢١٦٠، والترمذى فى السنن، كتاب: الاستئذان والآداب عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى تسليم الراكب على الماشى، ٥ / ٦١۔٦٢، الرقم: ٢٧٠٣۔٢٧٠٥، وقال أبوعيسى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وأبو داود فى السنن، كتاب: الأدب، باب: من أولى بالسلام، ٤ / ٣٥١، الرقم: ٥١٩٨۔٥١٩٩، وابن حبان فى الصحيح، ٢ / ٢٥١، الرقم: ٤٩٨، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٣٢٥، الرقم: ٨٢٩٥۔

چلنے والے کو سلام کرے، پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے، اور تھوڑے آدمی زیادہ تعداد والوں کو سلام کریں۔‘‘

اور امام بخاری کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: ’’چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔‘‘

٩٣٨ / ٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتَّى تَحَابُّوْا، أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُم؟ أَفْشُوْا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہوگے جب تک تم ایمان نہ لاؤ، اور تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک تم ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز نہ بتاؤں جس پر تم عمل کرو تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو؟ (اور وہ عمل یہ ہے کہ) اپنے درمیان سلام کو پھیلایا کرو (یعنی کثرت سے ایک دوسرے کو سلام کیا کرو)۔‘‘

٩٣٩ / ٥۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ رضی الله عنه قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقُلْتُ:

الحديث رقم ٤: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب:الإيمان،باب:بيان أنه لا يدخل الجنة إلا المؤمنون وأن محبة المؤمنين من الإيمان وأن إفشاء السلام سبب لحصولها، ١/٧٤، الرقم: ٥٤، والترمذى فى السنن، كتاب: الاستئذان والآداب عن رسول الله ﷺ ،باب: ماجاء فى إفشاء السلام، ٥/٥٢، الرقم: ٢٦٨٨، وأبوداود فى السنن، كتاب: الأدب، باب: فى إفشاء السلام، ٤/٣٥٠، الرقم: ٥١٩٣، وابن ماجه فى السنن، المقدمة، باب: فى الإيمان، ١/٢٦، الرقم: ٦٨، وفى كتاب: الأدب، باب: إفشاء السلام، ٢/١٢١٧، الرقم: ٣٦٩٢، وابن حبان فى الصحيح، ١/٤٧،الرقم: ٢٣٦، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/٥١٢، الرقم: ١٠٦٥٨، وأبوعوانة فى المسند،١/٣٨، الرقم: ٨٣، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٥/٢٤٨، الرقم: ٢٥٧٤٢، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٦/٤٢٣، الرقم: ٨٧٤٥، وابن منده فى الإيمان، ١/٤٦٣، الرقم: ٣٣٠.

الحديث رقم ٥: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب:الاستئذان والآداب عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى كراهية أن يقول: عليك السلام مبتدئا، ٥/٧١، الرقم: ←

عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ، فَإِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَوْتَى. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدَيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت جابر بن سُلیم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: علیک السلام یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: علیک السلام نہ کہو، یہ مُردوں کا سلام ہے (بلکہ السلام علیکم کہا کرو)۔''

٩٤٠ / ٦۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاللهِ تَعَالَى مَنْ بَدَأَهُمْ بِالسَّلَامِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو لوگوں کو سلام کرنے میں پہل کرے۔''

٩٤١ / ٧۔ عَنْ أُسَامَةَ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَى مَجْلِسٍ فِيْهِ أَخْلَاطٌ

------ ٢٧٢١، وأبوداود فى السنن، كتاب: الأدب، باب: كراهية أن يقول عليك السلام، ٤/٣٥٣، الرقم: ٥٢٠٩، والنسائى فى السنن الكبرى، ٦/٨٧، الرقم: ١٠١٤٩، والحاكم فى المستدرك، ٤/٢٠٦، الرقم: ٧٣٨٢، وقال: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/٤٨٢، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٥/١٦٦، الرقم: ٢٤٨٢٢۔

الحديث رقم ٦: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: الأدب، باب: فى فضل من بدأ بالسلام، ٤/٣٥١، الرقم: ٥١٩٧، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٦/٤٣٣، الرقم: ٨٧٨٧، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٣/٢٨٦، الرقم: ٤٠٩٤۔

الحديث رقم ٧: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الاستئذان، باب: التسليم فى مجلس فيه أخلاط من المسلمين والمشركين، ٥/٢٣٠٧، الرقم: ٥٨٩٩، وفى كتاب: تفسير آل عمران، باب: وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ أَشْرَكُوْا أَذَى كَثِيْرًا: (١٨٦)، ٤/١٦٦٣، الرقم: ٤٢٩٠، وفى كتاب: المرضى، باب: عيادة المريض راكبا وماشيا وردفا على الحمار، ٥/٢١٤٣، الرقم: ٥٣٣٩، وفى كتاب: الأدب، باب: كنية المشرك، ٥/٢٢٩٢، الرقم: ٥٨٥٤، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: فى دعاء النبى ﷺ وصبره على ←

مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ ...... عَبْدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُوْدِ ...... فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک ایسی مجلس کے پاس سے گزرے جس میں مسلمان، مشرک، بت پرست اور یہودی سبھی جمع تھے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں سلام کیا۔''

٩٤٢ / ٨۔ عَنْ كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ أُسَلِّمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ارْجِعْ، فَقُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَ أَدْخُلُ؟

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت کلدہ بن حنبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں آپ ﷺ کے پاس اندر داخل ہوا اور سلام نہ کیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوٹ جاؤ اور کہو: السلام علیکم، کیا میں داخل ہوسکتا ہوں؟''

٩٤٣ / ٩۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا بُنَيَّ! إِذَا

...... أذى المنافقين، ٣ / ١٤٢٢، الرقم: ١٧٩٨، والترمذى فى السنن، كتاب: الاستئذان والآداب عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى السلام على مجلس فيه المسلمون وغيرهم، ٥ / ٦١، الرقم: ٢٧٠٢، وَقَالَ أَبوعِيسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، والنسائى فى السنن الكبرى، ٤ / ٣٥٦، الرقم: ٧٥٠٢، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٥ / ٢٠٣، الرقم: ٢١٨١٥۔

الحديث رقم ٨: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الاستئذان والآداب عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى التسليم قبل الاستئذان، ٥ / ٦٤، الرقم: ٢٧١٠، وأبو داود فى السنن، كتاب: الأدب، باب: كيف الاستئذان، ٤ / ٣٤٤، الرقم: ٥١٧٦، والنسائى فى السنن الكبرى، ٤ / ١٦٩، الرقم: ٦٧٣٥: ٦ / ٨٧، الرقم: ١٠١٤٧، والبخارى فى الأدب المفرد، ١ / ٣٧١، الرقم: ١٠٨١، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣ / ٤١٤، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٨ / ٣٣٩، والشيبانى فى الآحاد والمثانى، ٢ / ٩٦، الرقم: ٧٩٤۔

الحديث رقم ٩: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: الاستئذان والآداب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فى التسليم إذا دخل بيته، ٥ / ٥٩، الرقم: ٢٦٩٨، ←

دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ، فَسَلِّمْ، يَكُنْ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں فرمایا: بیٹے! جب گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کیا کرو، یہ تمہارے لئے اور تمہارے اہلِ خانہ کے لئے باعثِ برکت ہوگا۔''

٩٤٤ / ١٠۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا: وَعَلَيْكُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب اہل کتاب میں سے کوئی تمہیں سلام کہے تو تم یوں کہو: ﴿وَ عَلَيْكُمْ﴾ اور تم پر بھی۔''

٩٤٥ / ١١۔ عَنْ جَرِيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کچھ عورتوں کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے انہیں سلام کیا۔''

------ والطبراني في المعجم الأوسط، ٦ / ١٢٣، الرقم: ٥٩٩١، وفي المعجم الصغير، ٢ / ١٠٢، الرقم: ٨٥٦، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢ / ٣٠٥، الرقم: ٢٤٠٩۔

الحديث رقم ١٠: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الاستئذان، باب: كيف الردّ على أهل الذمة بالسلام، ٥ / ٢٣٠٩، الرقم: ٥٩٠٣، ومسلم فى الصحيح، كتاب: السلام، باب: النهى عن ابتداء أهل الكتاب بالسلام وكيف يرد عليهم، ٤ / ١٧٠٥، الرقم: ٢١٦٣، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣ / ٩٩، الرقم: ١١٩٤٤، وأبو يعلى فى المسند، ٥ / ٢٩٥، الرقم: ٢٩١٦، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٦ / ٥١٢، الرقم: ٩١٠٢، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٣ / ٢٩٢، الرقم: ٤١٢٧۔

الحديث رقم ١١: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٣ / ٣٥٨، الرقم: ١٩٣٦٧: ٣ / ٣٦٣، الرقم: ١٩٤٢٦، والطبرانى نحوه فى المعجم الأوسط، ٤ / ١١٨، الرقم: ٣٧٥٩، والخطيب التبريزى فى مشكاة المصابيح، ٢ / ١٦٤، الرقم: ٤٦٤٧۔

٩٤٦ / ١٢۔ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ رضي الله عنه: أَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِي أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم؟ قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: کیا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں مصافحہ مروّج تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔''

٩٤٧ / ١٣۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ، إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَفْتَرِقَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب بھی دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو علیحدہ ہونے سے پہلے ہی ان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔''

٩٤٨ / ١٤۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم

الحديث رقم ١٢: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الاستئذان، باب: المصافحة، ٥ / ٢٣١١، الرقم: ٥٩٠٨، وابن حبان فى الصحيح، ٢ / ٢٤٥، الرقم: ٤٩٢، وأبويعلى فى المسند، ٥ / ٢٥٢، الرقم: ٢٨٧١، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٧ / ٩٩، الرقم: ١٣٣٤٦، وفى شعب الإيمان، ٦ / ٤٧١، الرقم: ٨٩٤٢، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٣ / ٢٩١، الرقم: ٤١٢١۔

الحديث رقم ١٣: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: الاستئذان والآداب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ماجاء فى المصافحة، ٥ / ٧٤، الرقم: ٢٧٢٧، وأبوداود فى السنن، كتاب: الأدب، باب: فى المصافحة، ٤ / ٣٥٤، الرقم: ٥٢١١-٥٢١٢، وابن ماجه فى السنن، كتاب الأدب، باب: المصافحة، ٢ / ١٢٢٠، الرقم: ٣٧٠٣، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤ / ٢٨٩، ٣٠٣، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٥ / ٢٤٦، الرقم: ٢٥٧١٧، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٧ / ٩٩، الرقم: ١٣٣٤٩، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٣ / ٢٨٩، الرقم: ٤١١٠۔

الحديث رقم ١٤: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الأدب، باب: التبسم والضَّحِكِ، ٥ / ٢٢٦١، الرقم: ٥٧٤١، وفى كتاب: التفسير / الأحقاف، باب: قوله: ←

مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ، إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو کبھی اس طرح کھل کر (یعنی قہقہہ لگا کر) ہنستے نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ کا حلق مبارک بھی دیکھ لیتی، آپ ﷺ صرف مسکرایا کرتے تھے۔''

٩٤٩ / ١٥۔ عَنْ جَرِيْرٍ رضی الله عنه قَالَ: مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ ﷺ مُنْذُ أَسْلَمْتُ، وَلَا رَآنِي إِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں دائرہ اسلام میں داخل ہوا اس وقت سے حضور نبی اکرم ﷺ مجھ سے جب بھی پردہ میں ہوئے یا مجھے دیکھا، میرے سامنے ضرور مسکرائے۔ (یعنی کسی قسم کا کوئی حجاب نہیں رکھا، جب بھی آپ ﷺ مجھے دیکھتے تو چہرہ انور تبسم ریز ہو جاتا)۔''

...... فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ: [٢٤]، ٤ / ١٨٢٧، الرقم: ٤٥٥١، ومسلم فى الصحيح، كتاب: صلاة الاستسقاء، باب: التعوذ عند رؤية الريح والغيم والفرح بالمطر، ٢ / ٦١٦، الرقم: ٨٩٩، وأبوداود فى السنن، كتاب: الأدب، باب: مايقول إذا هاجت الريح، ٤ / ٣٢٦، الرقم: ٥٠٩٨، والبخارى فى الأدب المفرد، ١ / ٩٧، الرقم: ٢٥١، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٦ / ٦٦، الرقم: ٢٤٤١٤، والحاكم فى المستدرك، ٢ / ٤٩٥، الرقم: ٣٧٠٠۔

الحديث رقم ١٥: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الجهاد، باب: مَن لا يَثْبُتُ على الخَيْلِ، ٣ / ١١٠٤، الرقم: ٢٨٧١، وفى كتاب: الأدب، باب: التبسم والضحك، ٥ / ٢٢٦٠، الرقم: ٥٧٣٩، ومسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة رضی الله عنهم، باب: من فضائل جرير بن عبد الله رضی الله عنه، ٤ / ١٩٢٥، الرقم: ٢٤٧٥، والترمذى فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب جرير بن عبد الله البجلى رضی الله عنه، ٥ / ٦٧٩، الرقم: ٣٨٢١، وقال أبوعيسى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وابن ماجه فى السنن، المقدمة، باب: فضل جرير بن عبد الله البجلى، ١ / ٥٦، الرقم: ١٥٩، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٢ / ٢٩٣، الرقم: ٢٢١٩۔

٩٥٠ / ١٦۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ ﷺ قَالَ: مَا رَأَيتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے زیادہ (خوبصورت) مسکرانے والا کوئی نہیں دیکھا۔''

الحديث رقم ١٦: أخرجه الترمذي فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فی بشاشة النبي ﷺ، ٥ / ٦٠١، الرقم: ٣٦٤١، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤ / ١٩١، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٦ / ٢٥١، الرقم: ٨٠٤٧، والمقدسی فی الأحاديث المختارة، ٩ / ٢٠٥، الرقم: ١٨٩، وابن المبارک فی الزهد، ١ / ٤٧، الرقم: ١٤٥۔

فَصْلٌ فِي آدَابِ حُسْنِ الْكَلَامِ

آدابِ گفتگو کا بیان

۹۵۱ / ۱۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ رضی الله عنهم قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَمَالِكٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ اور حضرت علی بن حسین (یعنی امام زین العابدین) رضی الله عنهم روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کے اسلام کی خوبصورتی یہ ہے کہ وہ بے فائدہ چیزوں کو ترک کر دے۔‘‘

۹۵۲ / ۱۸۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيءِ.

رَوَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

الحديث رقم ۱۷: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الزهد، باب: فيمن تكلم بكلمة يضحك بها الناس، ٤ / ٥٥٨، الرقم: ٢٣١٧۔٢٣١٨، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الزهد، باب: كف اللسان فى الفتنة، ٢ / ١٣١٥، الرقم: ٣٩٧٦، ومالك فى الموطأ، ٢ / ٩٠٣، الرقم: ١٦٠٤، وابن حبان فى الصحيح، ١ / ٤٦٦، الرقم: ٢٢٩، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١ / ٢٠١، الرقم: ١٧٣٧۔

الحديث رقم ۱۸: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فى اللعنة، ٤ / ٣٥٠، الرقم: ١٩٧٧، والبخارى فى الأدب المفرد، ١ / ١١٦، الرقم: ٣١٢، ٣٣٢، وابن حبان فى الصحيح، ١ / ٤٢١، الرقم: ١٩٢، والحاكم فى المستدرك، ١ / ٥٧، الرقم: ٢٩: وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، والبزار فى المسند، ٤ / ٣٣٠، الرقم: ١٥٢٣، والبيهقى فى السنن الكبرى، ١٠ / ١٩٣۔

''حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی بھی مومن بہت زیادہ طعنہ زنی کرنے والا، بہت زیادہ لعنت کرنے والا، بہت زیادہ بداخلاق اور فحش گوئی کرنے والا نہیں ہوتا۔''

٩٥٣ / ١٩۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا يَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ لَعَّانًا. وفي رواية: لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُوْنَ لَعَّانًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَب وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومن لعنت کرنے والا نہیں ہوتا۔ ایک روایت میں ہے کہ مومن کی یہ شان نہیں کہ وہ بہت زیادہ لعنت کرنے والا ہو۔''

٩٥٤ / ٢٠۔ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِيْنَ، فَاحْثُوْا فِي وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

''حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم خوشامد کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ میں مٹی ڈال دو۔''

الحديث رقم ١٩: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی اللعن والطعن، ٤ / ٣٧١، الرقم: ٢٠١٩، والبخاری فی الأدب المفرد، ١ / ١١٦، الرقم: ٣٠٩، والحاكم فی المستدرك، ١ / ١١٠، الرقم: ١٤٥، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٤ / ٢٩٣، الرقم: ٥١٥١، وابن أبی عاصم فی السنة، ٢ / ٤٨٨۔

الحديث رقم ٢٠: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: الزهد والرقائق، باب: النهی عن المدح إذا كان فيه إفراط وخيف منه فتنة على الممدوح، ٤ / ٢٢٩٧، الرقم: ٣٠٠٢، والترمذی فی السنن، کتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی كراهية المدحة والمداحين، ٤ / ٥١٨، الرقم: ٢٣٩٣، وأبو داود فی السنن، کتاب: الأدب، باب: فی كراهية التمادح، ٤ / ٢٥٤، الرقم: ٤٨٠٤، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ٩٤، الرقم: ٥٦٨٤، والبزار فی المسند، ٦ / ٣٧، الرقم: ٢١٠٦، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٥ / ٢٩٧، الرقم: ٢٦٢٦٠۔

٩٥٥ / ٢١۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَـلَاثًا حَتَّى تُفْهَمَ عَنْهُ، وَإِذَا أَتَى عَلَى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَـلَاثًا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب کلام فرماتے تو اپنی بات کو تین مرتبہ دہراتے تھے تاکہ لوگ آپ ﷺ کی بات (اچھی طرح) سمجھ سکیں اور جب آپ ﷺ کسی جماعت کے پاس تشریف لے جاتے اور انہیں سلام کہتے تو تین مرتبہ سلام کہتے (یہ سلام گھر میں داخل ہونے کی اجازت لینے کے لئے ہوتا ویسے کسی شخص کو سلام کہنا ہو تو ایک مرتبہ ہی کافی ہے)۔‘‘

٩٥٦ / ٢٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا يَنْبَغِي لِصِدِّيْقٍ أَنْ يَكُوْنَ لَعَّانًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کسی (اچھے)

الحديث رقم ٢١: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: العلم، باب: مَن أعاد الحديث ثلاثا لِيُفْهَمَ عَنه، ١ / ٤٨، الرقم: (٩٥)، وفی کتاب: الاستئذان، باب: التسليم والاستئذان ثلاثا، ٥ / ٢٣٠٥، الرقم: ٥٨٩٠، والترمذی فی السنن، کتاب: الاستئذان والآداب عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فی کراهية أن يقول عليك السلام مبتدئا، ٥ / ٧٢، الرقم: ٢٧٢٣، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ٢١٣، الرقم: ١٣٢٤٤، والحاکم فی المستدرك، ٤ / ٣٠٤، الرقم: ٧٧١٦، وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

الحديث رقم ٢٢: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: البر والصلة والآداب، باب: النهی عن لعن الدوابّ وغيرها، ٤ / ٢٠٠٥، الرقم: ٢٥٩٧، والترمذی نحوه فی السنن، کتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی اللّعن والطّعن، ٤ / ٣٢٥، الرقم: ٢٠١٩، والبيهقی فی السنن الکبری، ١٠ / ١٩٣، وفی شعب الإيمان، ٤ / ٢٩٣، الرقم: ٥١٥١، والديلمی فی مسند الفردوس، ٥ / ١٣٦، الرقم: ٧٧٣٥، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٣ / ٣١٢، الرقم: ٤٢١١۔

دوست کو بہت لعن طعن کرنے والا نہیں ہونا چاہئے۔‘‘

٢٣/٩٥٧۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللَّعَّانِيْنَ لَا يَكُوْنُوْنَ شُهَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو درداء ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بہت زیادہ لعن طعن کرنے والے لوگ قیامت کے دن نہ گواہی دینے والے ہوں گے اور نہ شفاعت کرنے والے ہوں گے۔‘‘

٢٤/٩٥٨۔ عَنْ أُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ: لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ، فَيَنْمِي خَيْرًا أَوْ يَقُوْلُ خَيْرًا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت اُمّ کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جھوٹا نہیں جو (جھوٹ بول کر) لوگوں کے درمیان صلح کرواتا ہے پس (اس صلح کے لئے وہ فریقین کو ایک دوسرے کے بارے میں) بھلائی کی بات کہتا ہے۔‘‘

الحديث رقم ٢٣: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: البر والصلة والآداب، باب: النهی عن لعن الدواب وغيرها، ٤/٢٠٠٦، الرقم: ٢٥٩٨، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٦/٤٤٨، الرقم: ٢٧٥٦٩، والبخاری فی الأدب المفرد، ١/١١٧، الرقم: ٣١٦، وابن حبان فی الصحيح، ١٣/٥٦، الرقم: ٥٧٤٦، والبيهقی فی السنن الکبری، ١٠/١٩٣۔

الحديث رقم ٢٤: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الصلح، باب: ليس الکاذب الذي يصلح بين الناس، ٥/٩٥٨، الرقم: ٢٥٤٦، ومسلم فی الصحيح، کتاب: البر والصلة والآداب، باب: تحريم الکذب وبيان المباح منه، ٤/٢٠١١، الرقم: ٢٦٠٥، وابن حبان فی الصحيح، ١٣/٤٠، الرقم: ٥٧٣٣، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٦/٤٠٣، الرقم: ٢٧٣١٣، والطبرانی فی المعجم الکبير، ٢٥/٧٦، الرقم: ١٨٨۔

٩٥٩ / ٢٥۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ.

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو مجھے اپنے دونوں جبڑوں کے درمیان (یعنی اپنی زبان) اور دونوں ٹانگوں کے درمیان (یعنی اپنی شرم گاہ کی حفاظت) کی ضمانت دے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔''

٩٦٠ / ٢٦۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا گناہ (کبیرہ) اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔''

الحديث رقم ٢٥: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: حفظ اللسان، ٥ / ٢٣٧٦، الرقم: ٦١٠٩، والترمذى فى السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى حفظ اللسان، ٤ / ٦٠٦، الرقم: ٢٤٠٨، ومالك فى الموطأ، ٢ / ٩٨٧، الرقم: ١٧٨٧، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٥ / ٣٣٣، الرقم: ٢٢٨٧٤۔

الحديث رقم ٢٦: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: خوف المؤمن من أن يحبط عمله وهولا يشهر، ١ / ٢٧، الرقم: ٤٨، وفى كتاب: الأدب: باب: ما ينهى من السباب واللعن، ٥ / ٢٢٤٧، الرقم: ٥٦٩٧، وفى كتاب: الفتن، باب: قول النبي ﷺ: لا ترجعوا بعدي كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض، ٦ / ٢٥٩٢، الرقم: ٦٦٦٥، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان قول النبي ﷺ سباب المسلم فسوق وقتاله كفر، ١ / ٨١، الرقم: ٦٤، والترمذى فى السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في الشتم، ٤ / ٣٥٣، الرقم: ١٩٨٣، والنسائى فى السنن، كتاب: تحريم الدم، باب: قتال المسلم، ٧ / ١٢١، الرقم: ٤١٠٥، وابن ماجه فى السنن، المقدمة، باب: فى الإيمان، ١ / ٢٧، الرقم: ٦٩۔

٩٦١ / ٢٧۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ، أَوْ قَالَ: عَدُوَّ اللهِ، وَلَيْسَ كَذٰلِكَ إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس نے کسی شخص کو کافر یا دشمنِ خدا کہہ کر پکارا حالانکہ وہ ایسا نہیں ہے تو یہ کفر اس (کہنے والے) کی طرف لوٹ آئے گا۔‘‘

٩٦٢ / ٢٨۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ صَمَتَ نَجَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے (بری بات سے) خاموشی اختیار کی وہ نجات پا گیا۔‘‘

٩٦٣ / ٢٩۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ! مَا النَّجَاةُ؟ قَالَ: أَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ، وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ، وَابْكِ

الحديث رقم ٢٧: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: حال إيمان من رغب عن أبيه وهو يعلم، ١ / ٧٩، الرقم: ٦١، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٥ / ١٦٦، الرقم: ٢١٥٠٣، والبخاری فی الأدب المفرد، ١ / ١٥٥، الرقم: ٤٣٣، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٣ / ٥١، الرقم: ٣٠٤٠۔

الحديث رقم ٢٨: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: (٥٠)، ٤ / ٦٦٠، الرقم: ٢٥٠١، والدارمی فی السنن، ٢ / ٣٨٧، الرقم: ٢٧١٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ١٥٩، الرقم: ٦٤٨١، ٦٦٥٤، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٢ / ٢٦٤، الرقم: ١٩٣٣، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٤ / ٢٥٤، الرقم: ٤٩٨٣۔

الحديث رقم ٢٩: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ماجاء فی حفظ اللسان، ٤ / ٦٠٥، الرقم: ٢٤٠٦، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٥ / ٢٥٩، الرقم: ٢٢٢٨٩، والطبرانی فی المعجم الكبير، ١٧ / ٢٧٠، الرقم: ٧٤١۔

عَلَى خَطِيْئَتِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نجات کیا ہے؟ (یعنی کیسے ملتی ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی زبان کو (بری باتوں سے) روکے رکھو اور چاہیے کہ تمہارا گھر تم پر کشادہ ہو (یعنی اپنے گھر کو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہونے اور غیر اللہ سے خلوت اختیار کرنے کے لئے لازم پکڑو) اور اپنے گناہوں پر (نادم ہوکر) رویا کرو۔‘‘

٩٦٤ / ٣٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَ تَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ؟ قَالُوْا: اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ. قِيْلَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُوْلُ؟ قَالَ: إِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ. وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ، فَقَدْ بَهَتَّهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (غیبت یہ ہے کہ) تم اپنے (مسلمان) بھائی کا اس طرح ذکر کرو کہ جسے وہ ناپسند کرتا ہے۔ عرض کیا گیا: (یا رسول اللہ!) اگر وہ بات میرے اس بھائی میں پائی جاتی ہو جو میں کہہ رہا ہوں (تو کیا پھر بھی غیبت ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ بات اس میں ہے جو تم کہہ رہے ہو تو یہی تو غیبت ہے اور اگر (وہ بات) اس میں نہیں تب تو تم نے اس پر بہتان لگایا۔‘‘

الحديث رقم ٣٠: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: تحريم الغيبة، ٤ / ٢٠٠١، الرقم: ٢٥٨٩، والترمذى فى السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى الغيبة، ٤ / ٣٢٩، الرقم: ١٩٣٤، وأبوداود فى السنن، كتاب: الأدب، باب: فى الغيبة، ٤ / ٢٦٩، الرقم: ٤٨٧٤، النسائى فى السنن الكبرى، ٦ / ٤٦٧، الرقم: ١١٥١٨، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٢٣٠، الرقم: ٧١٤٦، ٨٩٧٣، والدارمى فى السنن، ٢ / ٣٨٧، الرقم: ٢٧١٤۔

٩٦٥ / ٣١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ؟ فَقَالَ: تَقْوَى اللهِ، وَحُسْنُ الْخُلُقِ، وَسُئِلَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ؟ فَقَالَ: الْفَمُ وَالْفَرْجُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا: (یا رسول اللہ!) کون سے اعمال ہیں جو لوگوں کو بکثرت جنت میں لے جائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا خوف (یعنی تقویٰ) اور اچھے اخلاق۔ (پھر) ان چیزوں کے بارے میں پوچھا گیا جو زیادہ لوگوں کو جہنم میں لے جانے کا باعث ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: منہ (یعنی زبان) اور شرمگاہ (یعنی ان دونوں کا غلط استعمال کرنا)۔''

الحديث رقم ٣١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ماجاء في حُسْنِ الْخُلق، ٤ / ٣٦٣، الرقم: ٢٠٠٤، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الذنوب، ٢ / ١٤١٨، الرقم: ٤٢٤٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ٢٩١، الرقم: ٧٨٩٤، وابن حبان في الصحيح، ٢ / ٢٢٤، الرقم: ٤٧٦، والحاكم في المستدرك، ٤ / ٣٦٠، الرقم: ٧٩١٩، والبخاري في الأدب المفرد، ١ / ١١٠، الرقم: ٢٩٤۔

فَصْلٌ فِي آدَابِ الشُّرْبِ وَالطَّعَامِ

﴿ کھانے پینے کے آداب کا بیان ﴾

٩٦٦ / ٣٢۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: كُنْتُ غُلَامًا فِي حَجْرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيْشُ فِي الصَّحْفَةِ، فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا غُلَامُ! سَمِّ اللهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں لڑکپن میں رسول اللہ ﷺ کے زیرِ کفالت تھا (آپ ﷺ کے ساتھ کھانا کھاتے وقت) میرا ہاتھ پیالے میں ہر طرف چلتا رہتا تھا۔ (ایک مرتبہ جب میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھا تھا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: برخودار! بسم اللہ پڑھو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھایا کرو۔ اس کے بعد میں اسی طریقہ سے کھاتا ہوں۔''

٩٦٧ / ٣٣۔ عَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: لَا

الحديث رقم ٣٢: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الأطعمة، باب: التسمية على الطعام والأكل باليمين، ٥ / ٢٠٥٦، الرقم: ٥٠٦١۔ ٥٠٦٣، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الأشربة، باب: آداب الطعام والشراب وأحكامهما، ٣ / ١٥٩٩، الرقم: ٢٠٢٢، وابن ماجه فی السنن كتاب: الأطعمة، باب: الأكل باليمين، ٢ / ١٠٨٧، الرقم: ٣٢٦٧، والنسائی فی السنن الكبری، ٤ / ١٧٥، الرقم: ٦٧٥٩، وفی عمل اليوم والليلة، ١ / ٢٥٩، الرقم: ٢٧٤، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤ / ٢٦، والبيهقی فی السنن الكبری، ٧ / ٢٧٧، الرقم: ٤٣٨٩۔

الحديث رقم ٣٣: أخرجه البخاری في الصحيح، كتاب: الأطعمة، باب: الأكل في إناء مُفَضَّضٍ، ٥ / ٢٠٦٩، الرقم: ٥١١٠، ٥٣٠٩۔٥٣١٠، وفی كتاب: اللباس، باب: لبس الحرير وافتراشه للرجال، وقدر ما يجوز، ٥ / ٢١٩٤، الرقم: ٥٤٩٣، ٥٤٩٩، ومسلم فی الصحيح، كتاب: اللباس والزينة، باب: تحريم استعمال إناء الذهب والفضة، ٣ / ١٦٣٨، الرقم: ٢٠٦٧، ٢٠٦٩، وابن حبان فی الصحيح، ١٢ / ١٥٥، الرقم: ٥٣٣٩، والنسائی فی السنن، الكبری، ٤ / ١٤٩، الرقم: ٦٦٣١، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٥ / ٣٩٠، الرقم: ٢٣٣٦٢۔

تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ، وَلَا تَشْرَبُوْا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَا تَأْكُلُوْا فِي صِحَافِهَا، فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الآخِرَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ریشم اور دیباج کے کپڑے نہ پہنو، سونے چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ ہی سونے چاندی کی پلیٹوں میں کھاؤ کیونکہ یہ ان (کفار) کے لئے دنیا میں ہیں اور ہمارے لئے آخرت میں ہیں۔''

٩٦٨ / ٣٤۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ أَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ﴾ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کھانا کھا کر یہ کلمات کہے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ﴾ ''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور کسی حرکت وقوت کے بغیر مجھے عطا فرمایا۔'' اس شخص کے گزشتہ گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔''

٩٦٩ / ٣٥۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَا

الحديث رقم ٣٤: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الدعوت عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: ما يقول إذا فَرَغَ من الطعام، ٥ / ٥٠٨، الرقم: ٣٤٥٨، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ٤٣٩، والحاکم فی المستدرک، ٤ / ٢١٣، الرقم: ٧٤٠٩، والطبرانی فی مسند الشاميين، ١ / ١٥٠، الرقم: ٢٤١، وفی المعجم الکبير، ٢٠ / ١٨١، الرقم: ٣٨٩، وأبويعلی فی المسند، ٣ / ٦٢، الرقم: ١٤٨٨۔

الحديث رقم ٣٥: أخرجه الترمذي فی السنن، کتاب: الأشربة عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: ملجاء فی التنفس في الإناء، ٤ / ٣٠٢، الرقم: ١٨٨٥، والطبرانی فی المعجم الکبير، ١١ / ١٦٦، الرقم: ١١٣٧٨، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٥ / ١١٦، الرقم: ٦٠١٥۔

تَشْرَبُوْا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيرِ، وَلَكِنِ اشْرَبُوْا مَثْنَى وَثُلَاثَ، وَسَمُّوْا إِذَا أَنْتُمْ شَرِبْتُمْ، وَاحْمَدُوْا إِذَا أَنْتُمْ رَفَعْتُمْ.رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں (پانی) مت پیو، بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو اور پانی پینے سے قبل ﴿بِسْمِ اللهِ﴾ پڑھو اور فراغت پر ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ کہا کرو۔''

۹۷۰ / ۳٦۔ عَنْ مِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مَلَأَ آدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهُ، فَإِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ، فَثُلُثٌ لِطَعَامِهِ، وَثُلُثٌ لِشَرَابِهِ، وَثُلُثٌ لِنَفْسِهِ.رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: انسان نے پیٹ سے زیادہ بُرا برتن نہیں بھرا۔ انسان کے لئے چند لقمے کھانا کافی ہے جو اس کی پیٹھ کو سیدھا رکھ سکے، اگر زیادہ کھانا ضروری ہو تو (پیٹ کے تین حصے کرے) ایک تہائی کھانے کے لئے، ایک پانی کے لیے اور ایک تہائی سانس لینے کے لیے رکھے۔''

۹۷۱ / ۳۷۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

الحديث رقم ۳٦: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى كراهية كثرة الأكل، ٤ / ٥٩٠، الرقم: ۲۳۸۰، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الأطعمة، باب: الاقتصاد فى الأكل وكراهة الشبع، ۲ / ۱۱۱۱، الرقم: ۳۳٤۹، والنسائى فى السنن الكبرى، ٤ / ۱۷۷، الرقم: ٦۷٦۸، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤ / ۱۳۲، والحاكم فى المستدرك، ٤ / ۳٦۷، الرقم: ۷۱۳۹، ۷۱٤٥، وقال الحاكم: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ. وابن حبان فى الصحيح، ۲ / ٤٤۹، الرقم: ٦۷٤۔

الحديث رقم ۳۷ / ۳۸: أخرجه ابن ماجه فى السنن، كتاب: الأطعمة، باب: النفخ فى ←

يَنْفُخُ فِي طَعَامٍ وَلَا شَرَابٍ وَلَا يَتَنَفَّسُ فِي الإِنَاءِ.رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نہ تو کھانے اور پانی میں پھونک مارتے تھے اور نہ برتن میں سانس لیتے تھے۔‘‘

۹۷۲ / ۳۸۔ وَفي رواية عنه: نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ النَّفْخِ فِي الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

وفي رواية: عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها اَلنَّفْخُ فِي الطَّعَامِ يَذْهَبُ بِالْبَرَكَةِ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے ہی مروی روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کھانے اور پینے کی اشیاء میں پھونک مارنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ کھانے میں پھونک مارنا اس کی برکت کو ختم کر دیتا ہے۔‘‘

۹۷۳ / ۳۹۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كُلُوْا جَمِيْعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا، فَإِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ.رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

’’حضرت عمر بن خطاب ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مل کر کھایا کرو الگ الگ نہ کھاؤ کیونکہ برکت مل کر (اور اکٹھے) کھانے سے حاصل ہوتی ہے۔‘‘

------ الطعام، ۲ / ۱۰۹۴، الرقم: ۳۲۸۸، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۱ / ۳۰۹، الرقم: ۲۸۱۸، ۳۳۶۶، وابن أبي شيبة فی المصنف، ۵ / ۱۰۷، الرقم: ۲۴۱۸۰۔

الحديث رقم ۳۹: أخرجه ابن ماجه فی السنن، كتاب: الأطعمة، باب: الاجتماع على الطعام، ۲ / ۱۰۹۳، الرقم: ۳۳۸۷، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ۳ / ۹۷، الرقم: ۳۲۲۸۔

فَصْلٌ فِي مُعَامَلَةِ الْمُؤْمِنِ بِالْمُؤْمِنِ

﴿ مومن کے مومن کے ساتھ معاملات کا بیان ﴾

٩٧٤ / ٤٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومن ایک سوراخ سے دو بار نہیں ڈسا جاتا (یعنی ایک ہی معاملہ میں اسے دوبارہ دھوکہ نہیں دیا جا سکتا)۔‘‘

٩٧٥ / ٤١۔ عَنْ عَمَّارٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ كَانَ لَهُ وَجْهَانِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالدَّارِمِيُّ.

’’حضرت عمار (بن یاسر) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو دنیا میں دو منہ رکھے (یعنی جس میں دوغلا پن ہو) تو قیامت کے روز اس کے منہ میں دو آگ

الحديث رقم ٤٠: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الأدب، باب: لا يلدغ المؤمن من جحر واحد مرتين، ٥ / ٢٢٧١، الرقم: ٥٧٥٢، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الزهد والرقائق، باب: لا يلدغ المؤمن من جحر مرتين، ٤ / ٢٢٩٥، الرقم: ٢٩٩٨، وأبو داود فی السنن، كتاب: الأدب، باب: فی الحذر من الناس، ٤ / ٢٦٦، الرقم: ٤٨٦٢، وابن ملجه فی السنن، كتاب: الفتن، باب: العزلة، ٢ / ١٣١٨، الرقم: ٣٩٨٢-٣٩٨٣، وابن حبان فی الصحيح، ٢ / ٤٣٧، الرقم: ٦٦٣، والدارمی فی السنن، ٢ / ٤١١، الرقم: ٢٧٨١، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ١١٥، الرقم: ٥٩٦٤۔

الحديث رقم ٤١: أخرجه أبو داود فی السنن، كتاب: الأدب، باب: فی ذی وجهين، ٤ / ٢٦٨، الرقم: ٤٨٧٣، وابن حبان فی الصحيح، ١٣ / ٦٨، الرقم: ٥٧٥٦، والدارمی فی السنن، ٢ / ٤٠٥، الرقم: ٢٧٦٤، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٥ / ٢٢٣، الرقم: ٢٥٤٦٣، والبيهقی فی السنن الكبرى، ١٠ / ٢٤٦، وأبويعلى فی المسند، ٣ / ٢٠٤، الرقم: ١٦٣٧۔

کی زبانیں ہوں گی۔‘‘

٩٧٦ / ٤٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: إِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ، الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دو منہ رکھنے والا شخص انتہائی برے لوگوں میں سے ہے جو ایک کے منہ پر کچھ کہتا ہے اور دوسرے کے منہ پر کچھ۔‘‘

٩٧٧ / ٤٣۔ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِنَّ اللهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوْا حَتَّى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ، وَلَا يَبْغِ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَه.

الحديث رقم ٤٢: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الأحكام، باب: ما يكره من ثناء السلطان، وإذا خرج قال غير ذلك، ٦ / ٢٦٢٦، الرقم: ٦٧٥٧، وفی كتاب: المناقب، باب: قول الله تعالى: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَ جَعَلْنَاكُمْ شُعُوْبًا وَ قَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا۔ الخ، ٣ / ١٢٨٨، الرقم: ٣٣٠٤، ومسلم فی الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: ذم ذی الوجهين وتحريم فعله، ٤ / ٢٠١١، الرقم: ٢٥٢٦، والترمذی فی السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ما جاء فی ذی الوجهين، ٤ / ٣٧٤، الرقم: ٢٠٢٥، وأبوداود فی السنن، كتاب: الأدب، باب: فی ذي الوجهين، ٤ / ٢٦٨، الرقم: ٤٨٧٢، ومالك فی الموطأ، ٢ / ٩٩١، الرقم: ١٧٩٧۔

الحديث رقم ٤٣: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب: الصفات التي يعرف بها في الدنيا أهل الجنة وأهل النار، ٤ / ٢١٩٨، الرقم: ٢٨٦٥، وابن ماجه فی السنن، كتاب: الزهد، باب: البراء ة من الكبر والتواضع، ٢ / ١٣٩٩، الرقم: ٤١٧٩، والبزار فی المسند، ٨ / ٤٢٤، الرقم: ٣٤٩٥، والبيهقی فی السنن الكبرى، ١٠ / ٢٣٤، والطبرانی فی المعجم الكبير، ١٧ / ٣٦٤ الرقم: ١٠٠٠۔

''حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے کہ تواضع (و انکساری) اختیار کرو اور کوئی شخص (اپنے آپ کو بہتر سمجھتے ہوئے) کسی دوسرے پر فخر نہ کرے اور نہ کوئی کسی پر ظلم کرے۔''

٩٧٨ / ٤٤۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہاری کسی شے سے محبت تمہیں اندھا اور بہرا کر دیتی ہے (یعنی اپنے محبوب کے خلاف انسان کچھ دیکھنا، سننا گوارا نہیں کرتا)۔''

٩٧٩ / ٤٥۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ نَظَرَ فِي كِتَابِ أَخِيْهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَإِنَّمَا يَنْظُرُ فِي النَّارِ.

وفي رواية عنه: مَنْ يَتَحَقَّقُ فِي كِتَابِ أَخِيْهِ بِغَيْرِ أَمْرِهِ فَكَأَنَّمَا يَتَحَقَّقُ فِي النَّارِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے بھائی کا خط اس کی اجازت کے بغیر (کھول کر) دیکھا تو بیشک اس نے

الحديث رقم ٤٤: أخرجه أبو داود فى السنن، كتاب: الأدب، باب: فى الهوى، ٤ / ٣٣٤، الرقم: ٥١٣٠، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٤ / ٣٣٤، الرقم: ٤٣٥٩، وفى مسند الشاميين، ٢ / ٣٤٠، الرقم: ١٤٥٤، والبيهقى فى شعب الإيمان، ١ / ٣٦٨، الرقم: ٤١١، والديلمى فى مسند الفردوس، ٢ / ١٤٣، الرقم: ٢٧٢٨.

الحديث رقم ٤٥: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: الوتر، باب: الدعاء، ٢ / ٧٨، الرقم: ١٤٨٥، والحاكم فى المستدرك، ٤ / ٣٠٠۔ ٣٠١، الرقم: ٧٧٠٦۔ ٧٧٠٧، والطبرانى فى مسند الشاميين، ٢ / ٣٢٨، الرقم: ١٤٣٢، وفى المعجم الكبير، ١٠ / ٣٢٠، الرقم: ١٠٧٨١، والقضاعى فى مسند الشهاب، ١ / ٢٨٤، الرقم: ٤٦٤، وعبد بن حميد فى المسند، ١ / ٢٢٥، الرقم: ٦٧٥.

(دوزخ کی) آگ میں دیکھا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو اپنے (مسلمان) بھائی کے خط میں اس کی اجازت کے بغیر غور وفکر کرتا ہے (یعنی اسے پڑھتا ہے یا اس کی جستجو کرتا ہے تو) وہ تو بس (دوزخ کی) آگ میں جھانک رہا ہے۔‘‘

فَصْلٌ فِي آدَابِ اللِّبَاسِ

﴿آدابِ لباس کا بیان﴾

٩٨٠ / ٤٦۔ عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ، وَلَا تَشْرَبُوْا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَا تَأْكُلُوْا فِي صِحَافِهَا، فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الآخِرَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

”حضرت حذیفہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ریشم اور دیباج کے کپڑے نہ پہنو، سونے چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ ہی سونے چاندی کی پلیٹوں میں کھاؤ کیونکہ یہ ان (کفار) کے لئے دنیا میں ہیں اور ہمارے لئے آخرت میں ہیں۔“

٩٨١ / ٤٧۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ نَبِيَّ اللهِ أَخَذَ حَرِيْرًا

الحديث رقم ٤٦: أخرجه البخارى في الصحيح، كتاب: الأطعمة، باب: الأكل في إناء مُفَضَّضٍ، ٥ / ٢٠٦٩، الرقم: ٥١١٠، ٥٣٠٩۔٥٣١٠، وفى كتاب: اللباس، باب: لبس الحرير وافتراشه للرجال، وقدر ما يجوز، ٥ / ٢١٩٤، الرقم: ٥٤٩٣، ٥٤٩٩، ومسلم فى الصحيح، كتاب: اللباس والزينة، باب: تحريم استعمال إناء الذهب والفضة، ٣ / ١٦٣٨، الرقم: ٢٠٦٧، ٢٠٦٩، وابن حبان فى الصحيح، ١٢ / ١٥٥، الرقم: ٥٣٣٩، والنسائى فى السنن، الكبرى، ٤ / ١٤٩، الرقم: ٦٦٣١، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٥، ٣٩٠، الرقم: ٢٣٣٦٢۔

الحديث رقم ٤٧ / ٤٨: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: اللباس عن رسول الله ﷺ، باب: ملجاء فى الحرير والذهب، ٤ / ٢١٧، الرقم: ١٧٢٠، وأبوداود فى السنن، كتاب: الحمام، باب: فى الحرير للنساء، ٤، ٥٠، الرقم: ٤٠٥٧، والنسائى فى السنن، كتاب: الزينة، باب: تحريم الذهب على الرجال، ٨ / ١٦٠، الرقم: ٥١٤٤، وابن ماجه فى السنن، كتاب: اللباس ، باب: لبس الحرير والذهب للنساء، ٢ / ١١٨٩، الرقم: ٣٥٩٥، ٣٥٩٧، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١ / ٩٦، الرقم: ٧٥٠: ٤ / ٣٩٤، وأبو يعلى فى المسند، ١ / ٢٣٥، الرقم: ٢٧٢، ٣٢٥، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١١ / ١٥، الرقم: ١٠٨٨٩، ٢٣٤، والبيهقى فى شعب الإيمان ٥ / ١٣٣، الرقم: ٦٠٨٢۔

فَجَعَلَهُ فِي يَمِيْنِهِ، وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُوْرِ أُمَّتِي. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

٩٨٢/ ٤٨۔ وفي رواية: عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ عَلَى ذُكُوْرِ أُمَّتِي وَأُحِلَّ لِإِنَاثِهِمْ. رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ.

وَقَالَ: أَبُوْعِيْسَى: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت علی رضی الله عنه روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی الله عليه وآله وسلم نے اپنے دائیں دستِ مبارک میں ریشمی کپڑا پکڑا اور بائیں دستِ مبارک میں سونا تھاما پھر فرمایا: یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔

اور ایک روایت میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی الله عليه وآله وسلم نے فرمایا: ریشم کا لباس اور سونا میری امت کے مردوں پر حرام کر دیا گیا ہے اور ان کی عورتوں پر حلال ہے۔‘‘

٩٨٣/ ٤٩۔ رَوَى أَبُوْحَنِيْفَةَ رضی الله عنه عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ لِرَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَلَنْسُوَةٌ شَامِيَّةٌ بَيْضَاءُ.

رَوَاهُ أَبُوْحَنِيْفَةَ.

’’امام اعظم ابوحنیفہ رضی الله عنه بواسطہ حضرت عطاء بن ابی رباح حضرت ابوہریرہ رضی الله عنه سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم صلی الله عليه وآله وسلم کے پاس ایک سفید شامی ٹوپی مبارک تھی۔‘‘

٩٨٤/ ٥٠۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَلْبَسُ

الحديث رقم ٤٩: أخرجه الخوارزمی فی جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ١/ ١٩٨۔

الحديث رقم ٥٠: أخرجه البيهقی فی شعب الإيمان، ٥/ ١٧٥، الرقم: ٦٢٥٩، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٥/ ١٢١، وقال: رواه الطبراني ورواته ثقات، والسيوطی فی الجامع الصغير، ١/ ٣٦٦، الرقم: ٦٩٧۔

قَلَنْسُوَةً بَيْضَاءَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ كَمَا قَالَ الْهَيْثَمِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سفید ٹوپی مبارک پہنا کرتے تھے۔''

۹۸۵ / ۵۱۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَلَنْسُوَةٌ بَيْضَاءُ لَاطِئَةٌ يَلْبَسُهَا. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس سفید ٹوپی تھی جسے آپ ﷺ پہنا کرتے تھے جو آپ ﷺ کے سرِ اقدس پر جمی رہتی تھی۔''

۹۸۶ / ۵۲۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ ضَرَارٍ، قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ﷺ أَتَى الْخَلَاءَ ثُمَّ خَرَجَ وَعَلَيْهِ قَلَنْسُوَةٌ بَيْضَاءُ مَزْرُوْرَةٌ فَمَسَحَ عَلَى الْقَلَنْسُوَةِ ...... قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَالْقَلَنْسُوَةُ بِمَنْزِلَةِ الْعِمَامَةِ.

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

''سعید بن عبداللہ بن ضرار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک ﷺ کو دیکھا کہ وہ بیت الخلاء میں داخل ہوئے پھر نکلے اور ان کے سر پر بٹن لگی ہوئی سفید ٹوپی تھی تو انہوں نے اپنی ٹوپی پر مسح کیا۔ امام سفیان ثوری ﷺ نے فرمایا کہ ٹوپی بمنزلہ عمامہ ہے۔''

۹۸۷ / ۵۳۔ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ أَبَا مُوْسَى ﷺ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ وَعَلَيْهِ قَلَنْسُوَةٌ فَمَسَحَ عَلَيْهَا. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت اشعث اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ (الاشعری) ﷺ بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے اور انہوں نے ٹوپی پہنی ہوئی تھی، پھر انہوں نے اس ٹوپی پر مسح کیا۔''

الحديث رقم ۵۱: أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤ / ١٩٣، والهندي في كنز العمال، ٧ / ١٢١، الرقم: ١٨٢٨٥.

الحديث رقم ۵۲: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، باب: المسح على القلنسوة، ١ / ١٩٠، الرقم: ٧٤٥.

الحديث رقم ۵۳: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥ / ١٧٠، الرقم: ٢٤٨٥٩.

٥٤/٩٨٨۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيْدٍ رضی الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ رضي الله عنهما قَلَنْسُوَةً بَيْضَاءَ مِصْرِيَّةً. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عبداللہ بن سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام علی بن حسین رضی اللہ عنہما (یعنی امام زین العابدین) کو سفید مصری ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا۔''

٥٥/٩٨٩۔ عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: رَأَيْتُ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما قَلَنْسُوَةً لَهَا رِبٌّ كَانَ يَسْتَظِلُّ بِهَا إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت ہشام بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو ایک چھجے دار ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا، بسا اوقات وہ بیت اللہ کا طواف کرتے وقت (آنکھوں کے سامنے) اس کا سایہ کر لیتے تھے۔''

٥٦/٩٩٠۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: كَانَ عَلَى مُوْسَى عليه السلام يَوْمَ كَلَّمَهُ رَبُّهُ، كِسَاءُ صُوفٍ وَجُبَّةُ صُوْفٍ، وَكُمَّةُ صُوفٍ، وَسَرَاوِيْلُ صُوْفٍ، وَكَانَتْ نَعْلَاهُ مِنْ جِلْدِ حِمَارٍ مَيِّتٍ. وَالْكُمَّةُ: الْقَلَنْسُوَةُ الصَّغِيْرَةُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے کلام کیا اس دن انہوں نے ایک اُون کی چادر، اُون کا جُبہ، اُون کی ٹوپی اور اُون کی شلوار پہنی ہوئی تھی اور ایک مردہ دراز گوش (یعنی گدھے) کی کھال سے بنے جوتے پہنے ہوئے تھے۔''

الحديث رقم ٥٤: أخرجه ابن أبي شيبة فى المصنف، ٥/١٦٩، الرقم: ٢٤٨٥٥۔

الحديث رقم ٥٥: أخرجه ابن أبي شيبة فى المصنف، ٥/١٦٩، الرقم: ٢٤٨٥٦۔

الحديث رقم ٥٦: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: اللباس عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: ما جاء فى لبس الصوف، ٤/٢٢٤، الرقم: ١٧٣٤، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٣/٧٨، الرقم: ٣١٥٤، وقال: رواه الحاكم وقال الحاكم: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ۔

٩٩١ / ٥٧۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: الشُّهَدَاءُ أَرْبَعَةٌ: رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الإِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللهَ حَتَّى قُتِلَ، فَذَالِكَ الَّذِي يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ أَعْيُنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰكَذَا وَرَفَعَ رَأْسَهُ حَتَّى وَقَعَتْ قَلَنْسُوَتُهُ، قَالَ: فَمَا أَدْرِي أَ قَلَنْسُوَةَ عُمَرَ أَرَادَ أَمْ قَلَنْسُوَةَ النَّبِيِّ ﷺ ......الحديث.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَلَفْظُهُ: وَرَفَعَ رَأْسَهُ حَتَّى سَقَطَتْ قَلَنْسُوَةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَوْ قَلَنْسُوَةُ عُمَرَ رضی الله عنه.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: شہداء کی چار اقسام ہیں: وہ مومن شخص جس کا ایمان مضبوط ہو، وہ دشمن سے مقابلہ کرے اور اللہ تعالیٰ کی تصدیق کرے یہاں تک کہ شہید ہو جائے۔ یہی وہ شخص ہے کہ قیامت کے دن لوگ اس کی طرف آنکھ اٹھا اٹھا کر دیکھیں گے، آپ نے سر مبارک اوپر اٹھایا، یہاں تک کہ آپ کی ٹوپی گر گئی۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں اس سے حضور نبی اکرم ﷺ کی ٹوپی مراد ہے یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی۔''

''امام احمد بن حنبل کی روایت کے الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے سر انور اتنا اوپر اٹھایا حتی کہ آپ ﷺ کی ٹوپی گر گئی یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی۔''

الحديث رقم ٥٧: أخرجه الترمذي فی السنن، كتاب: الجهاد عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی فضل الشهداء عند الله، ٤ / ١٧٧، الرقم: ١٦٤٤، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ٢٣، الرقم: ١٥٠، وأبو يعلى فی المسند، ١ / ٢١٦، الرقم: ٢٥٢، والطيالسی فی المسند، ١ / ١٠، ٢٠، الرقم: ٤٥، ١٣٣، والبزار فی المسند، ١ / ٣٦٦، الرقم: ٢٤٦، وعبد بن حميد فی المسند، ١ / ٣٩، الرقم: ٢٧، وابن المبارك فی الجهاد، ١ / ١٠٥، الرقم: ١٢٦، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢ / ٢١٢، الرقم: ٢١٣٨۔

٩٩٢ / ٥٨۔ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ رضي الله عنه قَالَ: قَدِمْتُ الرِّقَّةَ، فَقَالَ لِي بَعْضُ أَصْحَابِي: هَلْ لَكَ فِي رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: قُلْتُ: غَنِيْمَةٌ. فَدَفَعْنَا إِلَى وَابِصَةَ، قُلْتُ لِصَاحِبِي: نَبْدَأُ فَنَنْظُرُ إِلَى دَلِّهِ، فَإِذَا عَلَيْهِ قَلَنْسُوَةٌ لَاطِيَةٌ ذَاتُ أُذُنَيْنِ وَبُرْنُسُ خَزٍّ أَغْبَرُ وَإِذَا هُوَ مُعْتَمِدٌ عَلَى عَصًا فِي صَلَاتِهِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ہلال بن یساف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں (شام کے ایک شہر) رقہ گیا، میرے کسی ساتھی نے کہا: تمہارا کیا خیال ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے کسی صحابی سے ملاقات کریں؟ میں نے کہا: یہ تو بڑی غنیمت ہے۔ پھر ہم حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ میں نے اپنے ساتھی سے کہا: دیکھو پہلے ہم ان کے طورطریق دیکھتے ہیں۔ پھر ہم کیا دیکھتے ہیں کہ ان کے سر سے ایک دو کانوں والی ٹوپی چمٹی ہوئی ہے اور ایک اُونی غبار آلود لمبی ٹوپی (اس کے اوپر) پہنی ہوئی ہے اور وہ اپنے عصا کے سہارے نماز پڑھ رہے ہیں۔''

٩٩٣ / ٥٩۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَلْبَسُ الْقَلَانِسَ تَحْتَ الْعَمَائِمِ وَبِغَيْرِ الْعَمَائِمِ وَيَلْبَسُ الْعَمَائِمَ بِغَيْرِ الْقَلَانِسِ وَكَانَ يَلْبَسُ الْقَلَانِسَ الْيَمَانِيَّةَ وَيَلْبَسُ ذَوَاتَ الْآذَانِ فِي الْحَرْبِ وَكَانَ رُبَّمَا نَزَعَ قَلَنْسُوَتَهُ فَجَعَلَهَا سُتْرَةً بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي..... الحديث.

رَوَاهُ السُّيُوْطِيُّ وَالْهِنْدِيُّ.

الحديث رقم ٥٨: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: الصلاة، باب: الرجل يعتمد فى الصلاة على عصًا، ١ / ٢٤٩، الرقم: ٩٤٨، والحاكم فى المستدرك، ١ / ٣٩٧، الرقم: ٩٧٥، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٢ / ٢٨٨، الرقم: ٣٣٨٦۔

الحديث رقم ٥٩: أخرجه السيوطى فى الجامع الصغير، ١ / ٣٦٧، والهندى فى كنز العمال، ٧ / ١٢١، الرقم: ١٨٢٨٦، والعظيم آبادى فى عون المعبود، ١١ / ٨٨، والمباركفورى فى تحفة الأحوذى، ٥ / ٣٩٣، والمناوى فى فيض القدير، ٥ / ٢٤٧، وعبدالحق محدث الدهلوى فى شرح سفر السعادة، ١ / ٤٣٦۔

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ عمامہ کے نیچے ٹوپی پہنتے تھے اور عمامہ کے بغیر بھی ٹوپی پہنتے تھے اور عمامہ بغیر ٹوپی کے بھی پہنتے تھے اور آپ یمنی ٹوپی پہنتے تھے اور جنگ میں کانوں والی ٹوپی پہنتے تھے اور بعض اوقات اپنی ٹوپی اتار کر اس کو سُترہ بنا کر نماز ادا کرتے تھے۔‘‘

٩٩٤ / ٦٠۔ عَنْ نَافِعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَآنِي ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما وَأَنَا أُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقَالَ: أَلَمْ أَكْسُكَ قُلْتُ: بَلَی، قَالَ: فَلَوْ بَعَثْتُكَ كُنْتَ تَذْهَبُ هَكَذَا قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَاللهُ أَحَقُّ أَنْ تَزَيَّنَ لَهُ.

رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت نافع رضی اللہ عنہ (حضرت عبد اللہ بن عمر کے آزاد کردہ غلام) بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں اور کپڑے نہیں پہنائے؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ انہوں نے فرمایا: اگر میں تمہیں کسی (خاص) جگہ بھیجوں تو کیا تم اسی حالت میں چلے جاؤ گے؟ میں نے عرض کیا: نہیں، تو فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ اس کے لیے مزین (و تیار) ہوا جائے۔‘‘

٩٩٥ / ٦١۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

الحديث رقم ٦٠: أخرجه ابن خزيمة فی الصحيح، ١ / ٣٧٦، الرقم: ٧٦٦، والبيهقی فی السنن الكبری، ٢ / ٢٣٦، الرقم: ٣٠٨٩، والمقدسی فی الأحاديث المختارة، ١ / ٣٠٩، الرقم: ٢٠٠، والطحاوی نحوه فی شرح معانی الآثار، ١ / ٣٧٧، وابن عبد البر فی التمهيد، ٦ / ٣٧١۔

الحديث رقم ٦١: أخرجه أبو داود فی السنن، كتاب: اللباس، باب: (١)، ٤ / ٤١، الرقم: ٤٠٢٠، والترمذی فی السنن، كتاب: اللباس عن رسول الله ﷺ، باب: ما يقول إذا لبس ثوبا جديدا، ٤ / ٢٣٩، الرقم: ١٧٦٧، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٥ / ١٨٠، الرقم: ٦٢٨٤، والعسقلانی فی فتح الباری، ١٠ / ٢٦٧، والسيوطی فی الجامع الصغير، ١ / ٧٨، الرقم: ٩٣، والعظيم آبادی فی عون المعبود، ١١ / ٤٣، والمناوی فی فيض القدير، ٥ / ٩٨، والمباركفوری فی تحفة الأحوذی، ٥ / ٣٧٥۔

إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ، إِمَّا قَمِيصًا أَوْ عِمَامَةً، ثُمَّ يَقُوْلُ: ﴿اللّٰهُمَّ! لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ، أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهُ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ﴾. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

''حضرت ابو سعید خدری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کوئی نیا کپڑا پہنتے تو ﴿بسم الله﴾ پڑھتے خواہ قمیص ہو یا عمامہ، پھر عرض کرتے: ﴿اللّٰهُمَّ! لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ، أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهُ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ﴾ ''اے اللہ! تیرا شکر ہے کہ تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا، میں تجھ سے اس کی خیر اور جس لئے یہ بنایا گیا ہے اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر اور جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

۹۹٦ / ٦٢۔ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَبِسَ جُبَّةً رُوْمِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ. رَوَاهُ أَبُوْحَنِيْفَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت مغیرہ بن شعبہ ﷺ سے روایت ہے کہ بیشک حضور نبی اکرم ﷺ نے تنگ آستینوں والا رومی جُبّہ زیب تن فرمایا۔''

۹۹۷ / ٦٣۔ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ ﷺ يَقُوْلُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ

الحديث رقم ٦٢: أخرجه أبو نعيم فى مسند أبى حنيفة، ١ / ٧٦-٧٧، والترمذى فى السنن، كتاب: اللباس عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء لُبْسِ الجبّة والخُفَّيْن، ٤ / ٢٣٩، الرقم: ١٧٦٨، والنسائى فى السنن، كتاب: الطهارة، باب: المسح على الخفين فى السفر، ١ / ٨٣، الرقم: ١٢٥، وفى السنن الكبرى، ١ / ٨٧، الرقم: ١١٠، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤ / ٢٥٥، والمباركفورى فى تحفة الأحوذى، ٥ / ٣٩١۔

الحديث رقم ٦٣: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: اللباس، باب: الثوب الأحمر، ٥ / ٢١٩٨، الرقم: ٥٥١٠، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: فى صفة النبى ﷺ أنه كان أحسن الناس وجها، ٤ / ١٨١٨، الرقم: ٢٣٣٧، وأبو داود فى السنن، كتاب: اللباس، باب: فى الرخصة ذلك، ٤ / ٥٤، الرقم: ٤٠٧٢، ←

مَرْبُوعًا، وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ، مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

''حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا قد مبارک متوسط تھا، میں نے آپ ﷺ کو سرخ رنگ کے حلّہ یعنی دو چادروں میں لپٹا ہوا دیکھا، میں نے آپ ﷺ سے زیادہ کسی شے کو حسین نہیں دیکھا۔''

٩٩٨ / ٦٤۔ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، بِمِنًى يَخْطُبُ عَلَى بَغْلَةٍ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ أَحْمَرُ وَعَلِيٌّ رضی اللہ عنہ أَمَامَهُ يُعَبِّرُ عَنْهُ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو منیٰ کے مقام پر ایک خچر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا اور آپ ﷺ کے اوپر ایک سرخ چادر تھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کے آگے کھڑے ہوئے آپ ﷺ کے الفاظ (لوگوں تک) پہنچا رہے تھے۔''

٩٩٩ / ٦٥۔ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما:

------ والنسائی فی السنن، کتاب: الزینة، باب: اتخاذ الجمة، ٨/ ١٨٣، الرقم: ٥٢٣٢۔ ٥٢٣٣، وفی السنن الکبری، ٥/ ٤١٢، الرقم: ٩٣٢٨، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤/ ٢٨١، وأبو یعلی فی المسند، ٣/ ٢٦٢، الرقم: ١٧١٤۔

الحدیث رقم ٦٤: أخرجه أبو داود فی السنن، کتاب: اللباس، باب: فی الرخصة ذلك، ٤/ ٥٤، الرقم: ٤٠٧٣، والبیهقی فی السنن الکبری، ٣/ ٢٤٧، الرقم: ٥٧٧٧۔

الحدیث رقم ٦٥: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: الوضوء، باب: غَسل الرِّجْلَين في النَّعلين ولا یمسح علی النعلین، ١/ ٧٣، الرقم: ١٦٤، وفی کتاب: اللباس، باب: النعال السبتیة وغیرها، ٥/ ٢١٩٩، الرقم: ٥٥١٣، ومسلم فی الصحیح، کتاب: الحج، باب: الإهلال من حیث تنبعث الراحلة، ٢/ ٨٤٤، الرقم: ١١٨٧، وأبو داود فی السنن، کتاب: المناسك، باب: فی وقت الإحرام، ٢/ ١٥٠، الرقم: ١٧٧٢، ومالك فی الموطأ، ١/ ٣٣٣، الرقم: ٧٣٣، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/ ٦٦، الرقم: ٥٣٣٨، وابن حبان فی الصحیح، ٩/ ٧٨، الرقم: ٣٧٦٣۔

يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ...... رَأَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ. قَالَ: وَأَمَّا الصُّفْرَةُ، فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَصْبُغُ بِهَا، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبید بن جُریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: اے ابوعبد الرحمٰن! میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ کپڑوں کو زرد رنگ سے رنگتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: زرد رنگ سے رنگنے کی وجہ یہ ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو زرد رنگ سے رنگتے دیکھا ہے۔ سو میں بھی انہیں زرد رنگ میں رنگنا پسند کرتا ہوں۔''

١٠٠٠ / ٦٦۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ رضی الله عنه أَنَّ عُمَرَ رضی الله عنه كَانَ عَلَيْهِ يَوْمٌ أُصِيْبَ ثَوْبٌ أَصْفَرُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

١٠٠١ / ٦٧۔ وفي رواية: عَنْ أَبِي ظِبْيَانَ قَالَ: رَأَيْتُ عَلَى عَلِيٍّ رضی الله عنه قَمِيْصًا وَإِزَارًا أَصْفَرَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے انہوں نے زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔

ایک روایت میں ابوظبیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو زرد رنگ کی قمیص اور ازار (تہبند) پہنے ہوئے دیکھا۔''

١٠٠٢ / ٦٨۔ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ رضی الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَعَلَيْهِ

الحديث رقم ٦٦ / ٦٧: أخرجه ابن أبی شيبة فی المصنف، ٥ / ١٦٠، الرقم: ٢٤٧٥١۔٢٤٧٥٢۔

الحديث رقم ٦٨: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: الآداب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی الثوب الأخضر، ٥ / ١١٩، الرقم: ٢٨١٢، وأبو داود فی السنن، كتاب: الترجل، باب: فی الخضاب، ٤ / ٨٦، الرقم: ٤٢٠٦، والنسائی فی السنن، كتاب: صلاة العيدين، باب: الزينة للخطبة للعيدين، ٣ / ١٨٥، الرقم: ١٥٧٢، والحاكم فی المستدرك، ٢ / ٦٦٤، الرقم: ٤٢٠٣، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ٢٢٨، الرقم: ٧١١٧۔

بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دو سبز چادریں زیب تن فرمائے ہوئے دیکھا۔''

١٠٠٣ / ٦٩۔ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: أَدْرَكْتُ الْمُهَاجِرِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ يَعْتَمُّوْنَ بِعَمَائِمِ كَرَابِيْسَ سُوْدٌ وَبِيْضٌ وَحُمْرٌ وَخُضْرٌ وَصُفْرٌ يَضَعُ أَحَدُهُمَا الْعِمَامَةَ عَلَى رَأْسِهِ وَيَضَعُ الْقَلَنْسُوَةَ فَوْقَهَا ثُمَّ الْعِمَامَةَ هٰكَذَا يَعْنِي عَلَى كُوْرِهِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت سلیمان بن ابی عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے مہاجرین اولین کو دیکھا ہے کہ وہ سیاہ، سفید، سرخ، سبز یا زرد رنگ کے کھردرے کپڑوں کے عمامے باندھتے تھے، ان میں سے کوئی عمامہ اپنے سر پر رکھتا اور اس کے اوپر ٹوپی رکھتا پھر ٹوپی کے گرد اس طرح عمامہ کو لپیٹ دیتے تھے۔''

١٠٠٤ / ٧٠۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ رضی الله عنه قَالَ: اسْتَسْقَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ لَهُ سَوْدَاءُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے نماز

الحديث رقم ٦٩: أخرجه ابن أبی شيبة فی المصنف، ٥ / ١٨١، الرقم: ٢٤٩٨٧، وابن راهوية فی المسند، ٣ / ٨٨٢، الرقم: ١٥٥٦.

الحديث رقم ٧٠: أخرجه أبو داود فی السنن، کتاب: صلاة الاستسقاء، باب: فی أي وقت يحول رداء ه إذا استسقی، ١ / ٣٠٢، الرقم: ١١٦٣، والنسائی فی السنن، کتاب: الاستسقاء، باب: الحال التي يستحب للإمام أن يکون عليها إذا خرج، ٣ / ١٥٦، الرقم: ١٥٠٧، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤ / ٤١، وعبد الرزاق فی المصنف، ١ / ٢٠١، الرقم: ٧٨٦، والشافعی فی المسند، ١ / ٨٠، والمقدسی فی الأحاديث المختارة، ٩ / ٣٦٠، الرقم: ٢٢٥.

استسقاء پڑھائی اور آپ ﷺ اپنی سیاہ چادر مبارک زیب تن کئے ہوئے تھے۔‘‘

١٠٠٥ / ٧١۔ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ رضي الله عنها أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِثِيَابٍ فِيْهَا خَمِيْصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيْرَةٌ، فَقَالَ: مَنْ تَرَوْنَ أَنْ نَكْسُوَ هَذِهِ. فَسَكَتَ الْقَوْمُ: قَالَ: ائْتُوْنِي بِأُمِّ خَالِدٍ. فَأُتِيَ بِهَا تُحْمَلُ، فَأَخَذَ الْخَمِيْصَةَ بِيَدِهِ فَأَلْبَسَهَا، وَقَالَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي. وَكَانَ فِيْهَا عَلَمٌ أَخْضَرُ أَوْ أَصْفَرُ، فَقَالَ: يَا أُمَّ خَالِدٍ. هَذَا سَنَاهْ. وَ سَنَاهْ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت اُمّ خالد بنت خالد رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس (مالِ غنیمت میں) کپڑے لائے گئے جن میں چھوٹی سیاہ چادر بھی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے خیال میں ہم کس کو یہ پہنائیں؟ صحابہ خاموش رہے، آپ ﷺ نے فرمایا: امّ خالد کو میرے پاس لاؤ، (فرماتی ہے) پھر انہیں سوار کر کے لایا گیا، حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے اپنے ہاتھوں سے وہ چادر پہنائی اور فرمایا (اسے استعمال کر کر کے) پرانا اور بوسیدہ کر دو۔ اس پر سبز اور زرد رنگ کے نقوش بنے ہوئے تھے، پس آپ ﷺ نے فرمایا: اے ام خالد! یہ ’’سَنَاہ‘‘ ہے۔ ’’سَنَاہ‘‘ حبشی زبان میں نہایت خوبصورت کو کہتے ہیں۔‘‘

١٠٠٦ / ٧٢۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضُ وَهُوَ نَائِمٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ سفید کپڑا اوڑھے ہوئے استراحت فرما رہے تھے۔‘‘

الحديث رقم ٧١: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: اللباس، باب: الخميصة السوداء، ٥ / ٢١٩١، الرقم: ٥٤٨٥، وفى باب: ما يدعى لمن لبس ثوبا جديدا، ٥ / ٢١٩٨، الرقم: ٥٥٠٧، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٥ / ١٨٢، الرقم: ٦٢٨٩، والحاكم فى المستدرك، ٢ / ٧٢، الرقم: ٢٣٦٧، وقال الحاكم: هذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

الحديث رقم ٧٢: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: اللباس، باب: الثياب البيض، ٥ / ٢١٩٣، الرقم: ٥٤٨٩، وابن منده فى الإيمان، ١ / ٢٢٤، الرقم: ٨٧، وابن أبى عاصم فى السنة، ٢ / ٤٦٤، الرقم: ٩٥٧۔

١٠٠٧ / ٧٣. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِلْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ، وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ تمہارا بہترین لباس ہے اور انہی کپڑوں میں اپنے مردوں کو بھی کفن دیا کرو۔''

١٠٠٨ / ٧٤. عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِلْبَسُوا الْبَيَاضَ، فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ، وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

الحديث رقم ٧٣: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الجنائز عن رسول الله ﷺ، باب: ما يستحب من الأکفان، ٣ / ٣١٩، الرقم: ٩٩٤، وأبو داود فی السنن، کتاب: الطب، باب: فی الأمر بالکحل، ٤ / ٨، الرقم: ٣٨٧٨، وفی کتاب: اللباس، باب: فی البياض، ٤ / ٥١، الرقم: ٤٠٦١، والنسائی فی السنن، کتاب: اللباس، باب: الأمر بلبس البيض من الثياب، ٨ / ٢٠٥، الرقم: ٥٣٢٣، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الجنائز، باب: ما جاء فيها يستحب من الکفن، ١ / ٤٧٣، الرقم: ١٤٧٢، وفی کتاب: اللباس، باب: البياض من الثياب، ٢ / ١١٨١، الرقم: ٣٥٦٦، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ٢٤٧، الرقم: ٢٢١٩، والحاکم فی المستدرک، ١ / ٢٠٦، الرقم: ١٣٠٨، وقال: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

الحديث رقم ٧٤: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الآداب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی لبس البياض، ٥ / ١١٧، الرقم: ٢٨١٠، والنسائی فی السنن، کتاب: الجنائز، باب: أي الکفن خيرا، ٤ / ٣٤، الرقم: ١٨٩٦، وفی کتاب: اللباس، باب: الأمر يلبس البيض من الثياب، ٨ / ٢٠٥، الرقم: ٥٣٢٢-٥٣٢٣، وفی السنن الکبری، ١ / ٦٢١، الرقم: ٢٠٢٣، وعبد الرزاق فی المصنف، ٣ / ٤٢٩، الرقم: ٦١٩٩، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٤ / ١٨٢، الرقم: ٣٩١٩.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سفید لباس پہنا کرو کیونکہ یہ زیادہ صاف اور پاکیزہ ہے اور اسی میں اپنے مُردوں کو کفن دیا کرو۔“

فَصْلٌ فِي آدَابِ الْمَجْلِسِ وَالْجُلُوْسِ

﴿مجلس میں بیٹھنے کے آداب کا بیان﴾

۱۰۰۹/ ۷۵۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجلِسِهِ وَيَجْلِسَ فِيْهِ آخَرُ، وَلَكِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما يَكْرَهُ أَنْ يَقُوْمَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسَ مَكَانَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کسی شخص کو اس کی مجلس سے اٹھایا جائے اور کوئی اور اس کی جگہ پر بیٹھ جائے بلکہ کھل جایا کرو اور اپنی مجالس میں کشادگی پیدا کیا کرو اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ کوئی آدمی اپنی جگہ سے اٹھے اور وہ اس کی جگہ پر بیٹھیں۔''

۱۰۱۰/ ۷٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ

الحديث رقم ۷۵: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الاستئذان، باب: إذا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي المَجَالِسِ فَافسَحُوا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ وَإِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُرُوا [المجادلة:۱۱]، ۵/ ۲۳۱۳، الرقم: ۵۹۱۰۔ ۵۹۱۴، وفى كتاب: الجمعة، باب: لايقيم الرجل أخاه يوم الجمعة ويقعد مكانه، ۱/ ۳۰۹، الرقم: ۸٦۹، ومسلم فى الصحيح، كتاب: السلام، باب: تحريم إقامة الإنسان من موضعه المباح الذى سبق إليه، ٤/ ۱۷۱٤، الرقم: ۲۱۷۷، والترمذى فى السنن، كتاب: الأدب عن رسول الله ﷺ، باب: كراهية أن يقام الرجل من مجلسه ثم يجلس فيه، ۵/ ۸۸، الرقم: ۲۷٤۹۔ ۲۷۵۰، وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، والبخارى فى الأدب المفرد، ۱/ ۳۸۹، الرقم: ۱۱٤۰، وابن حبان فى الصحيح، ۲/ ۳٤۹، الرقم: ۵۸۷۔

الحديث رقم ۷٦: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: السلام، باب: إذا قام من مجلسه ثم عاد فهو أحق به، ٤/ ۱۷۱۵، الرقم: ۲۱۷۹، والترمذي نحو فى السنن، كتاب: الأدب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء إذا قام الرجل من مجلسه ثم رجع إليه فهو أحق به، ۵/ ۸۹، الرقم: ۲۷۵۱، وأبو داود فى السنن، كتاب: الأدب، باب: إذا قام من مجلس ثم رجع، ٤/ ۲٦٤، الرقم: ٤۸۵۳، والبخارى فى ←

(وفي حديث) مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی (اپنی نشست سے) اٹھا (یا فرمایا:) جو کوئی اپنی جگہ سے اٹھ کر گیا پھر لوٹ کر آیا تو وہ اس جگہ پر بیٹھنے کا زیادہ حق دار ہے (جہاں وہ پہلے بیٹھا ہوا تھا)۔''

۱۰۱۱ / ۷۷۔ عَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جسے یہ بات پسند ہو کہ لوگ اس کے لئے بُت کی طرح (احتراماً) کھڑے ہوں تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں تیار رکھے۔''

۱۰۱۲ / ۷۸۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

...... الأدب المفرد، ١/ ٣٨٨، الرقم: ١١٣٨، وابن حبان فی الصحيح، ٢/ ٣٤٩، الرقم: ٥٨٨، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/ ٢٦٣، الرقم: ٧٥٥٨، والطحاوی فی مشكل الآثار، ٢/ ١١٠۔

الحديث رقم ٧٧: أخرجه الترمذي فی السنن، كتاب: الآدب عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: ما جاء فی كراهية قيام الرجل للرجل، ٥/ ٩٠، الرقم: ٢٧٥٥، وأبو داود فی السنن، كتاب: الأدب، باب: فی قيام الرجل للرجل، ٤/ ٣٥٨، الرقم: ٥٢٢٩، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤/ ٩٣، ١٠٠، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٤/ ٢٨٢، الرقم: ٤٢٠٨، وفی المعجم الكبير، ١٩/ ٣٥١، الرقم: ٨١٩، والبخاری فی الأدب المفرد، ١/ ٣٣٩، الرقم: ٩٧٧۔

الحديث رقم ٧٨: أخرجه أبوداود فی السنن، كتاب: الأدب، باب: فی الرجل يجلس بين الرجلين بغير إذنهما، ٤/ ٢٦٢، الرقم: ٤٨٤٤، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٤/ ٢٦، الرقم: ٤٦٤٩، والخطيب التبريزی فی مشكاة المصابيح، ٢/ ١٧٣، الرقم: ٤٧٠٤۔

قَالَ: لَا تَجْلِسْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ اپنے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھو۔''

١٠١٣ / ٧٩۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَجْلِسُ مَعَنَا فِي الْمَسْجِدِ يُحَدِّثُنَا، فَإِذَا قَامَ قُمْنَا قِيَامًا حَتَّى نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُيُوْتِ أَزْوَاجِهِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ مسجد میں ہمارے ساتھ گفتگو فرمانے کے لئے تشریف فرما ہوا کرتے تھے جب آپ ﷺ (تشریف لے جانے کے لئے) قیام فرما ہوتے تو ہم بھی (تعظیماً) کھڑے ہو جاتے (اور اس وقت تک کھڑے رہتے) یہاں تک کہ ہم دیکھتے کہ آپ ﷺ اپنی کسی زوجہ مطہرہ کے گھر میں داخل ہو گئے ہیں۔''

١٠١٤ / ٨٠۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: خَيْرُ الْمَجَالِسِ أَوْسَعُهَا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بہترین مجلس وہ ہے جس میں بیٹھنے کی زیادہ سے زیادہ گنجائش ہو۔''

الحديث رقم ٧٩: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: في الحلم وأخلاق النبي ﷺ، ٤ / ٢٤٧، الرقم: ٤٧٧٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦ / ٤٦٧، الرقم: ٨٩٣٠، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٢ / ١٧٣، الرقم: ٤٧٠٥.

الحديث رقم ٨٠: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الأدب، باب: في سعة المجلس، ٤ / ٢٥٧، الرقم: ٤٨٢٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣ / ٦٩، الرقم: ١١٦٨١، ١١١٥٣، والحاكم في المستدرك، ٤ / ٣٠٠، الرقم: ٧٧٠٥، ٧٧٠٤، والطبراني عن أنس رضی الله عنه في المعجم الأوسط، ١ / ٢٥٥، الرقم: ٨٣٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦ / ٣٠٠، الرقم: ٨٢٥٠.

فَصْلٌ فِي آدَابِ السَّفَرِ

﴿آدابِ سفر کا بیان﴾

۱۰۱۵ / ۸۱۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: إِذَا خَرَجَ ثَـلَاثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوْا أَحَدَهُمْ. وفي رواية: **فَلْيَؤُمَّهُمْ أَقْرَؤُهُمْ.**

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَزَّارُ. إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تین آدمی سفر پر روانہ ہوں تو اپنے میں سے ایک شخص کو امیر بنا لیں اور ایک روایت میں ہے کہ ان کی امامت وہ کرے جو ان میں سب سے زیادہ پڑھا ہوا ہو۔''

۱۰۱۶ / ۸۲۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَ اللهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالْحَاكِمُ.

الحديث رقم ۸۱: أخرجه أبو داود فی السنن، کتاب: الجهاد، باب: فی القوم يسافرون يؤمرون أحدهم، ۳ / ۳۶، الرقم: ۲۶۰۸، وابن حبان فی الصحيح، ۵ / ۵۰۴، الرقم: ۲۱۳۲، والبزار فی المسند، ۱ / ۴۶۲، الرقم: ۳۲۹، وعبد الرزاق فی المصنف، ۲ / ۳۹۰، الرقم: ۳۸۱۲، ۹۲۵۶، والبيهقی فی السنن الکبری، ۳ / ۱۱۹، الرقم: ۵۰۷۱، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۸ / ۹۹، الرقم: ۸۰۹۳، وفی المعجم الکبير، ۹ / ۱۸۵، الرقم: ۸۹۱۵، وأبو يعلی فی المسند، ۲ / ۳۱۹، الرقم: ۱۰۵۴، والطيالسی فی المسند، ۱ / ۲۸۶، الرقم: ۲۱۵۲، وابن الجعد فی المسند، ۱ / ۷۸، الرقم: ۴۳۰۔

الحديث رقم ۸۲: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: البر والصلة عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، باب: ما جاء فی حق الجوار، ۴ / ۳۳۳، الرقم: ۱۹۴۴، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲ / ۱۶۷، الرقم: ۶۵۶۶، والدارمی فی السنن، ۲ / ۲۸۴، الرقم: ۲۴۳۷، والحاکم فی المستدرک، ۱ / ۶۱۰، الرقم: ۱۶۲۰، وابن خزيمة فی الصحيح، ۴ / ۱۴۰، الرقم: ۲۵۳۹، والبخاری فی الأدب المفرد، ۱ / ۵۳، الرقم: ۱۱۵۔

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں بہترین ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھیوں کے حق میں بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں بہترین ہمسایہ وہ ہے جو اپنے ہمسائے کے حق میں بہتر ہے۔''

١٠١٧ / ٨٣۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ سَفَرًا فَلْيُوَدِّعْ إِخْوَانَهُ، فَإِنَّ اللهَ عزوجل جَاعِلٌ لَهُ فِي دُعَائِهِمُ الْبَرَكَةَ. وفي رواية: خَيْرًا. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سفر کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ اپنے بھائیوں کو الوداع کہے، (اور ان سے خیر و عافیت کی دعا کرائے) بے شک اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں سے اسے خیر و برکت سے نوازنے والا ہے۔''

١٠١٨ / ٨٤۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَنْزِلُ (وفي رواية: لَا يَتْرُكُ) مَنْزِلًا إِلَّا وَدَّعَهُ بِرَكْعَتَيْنِ.

رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کسی مقام پر قیام فرماتے تھے نہ کسی منزل سے رخصت ہوتے تھے جب تک وہاں دو رکعت نماز ادا نہ فرما لیتے۔''

الحديث رقم ٨٣: أخرجه الديلمی فی مسند الفردوس، ١ / ٢٩٩، الرقم: ١١٨١، والخطيب البغدادی فی الجامع لأخلاق الراوی، ٢ / ٢٣٨، الرقم: ١٧٢٠۔

الحديث رقم ٨٤: أخرجه ابن خزيمة، ٢ / ٢٤٨، الرقم: ١٢٦٠، ٢٥٦٨، والحاكم فی المستدرك، ١ / ٤٦٠، الرقم: ١١٨٨، ١٦٣٥، ٢٤٩٢، والسيوطی فی الجامع الصغير، ١ / ٢٥٩، الرقم: ٤٥٤۔

۱۰۱۹ / ۸۵۔ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ، وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۱۰۲۰ / ۸۶۔ وفي رواية للبخاري: **لَقَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَخْرُجُ إِذَا خَرَجَ فِي سَفَرٍ إِلَّا يَوْمَ الْخَمِيْسِ.**

''حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ تبوک کے لئے جمعرات کے دن روانہ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعرات کے دن سفر کے لئے روانہ ہونا پسند فرماتے تھے۔''

اور امام بخاری کی بیان کردہ ایک اور روایت میں ہے: ''بہت کم ایسا ہوا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعرات کے علاوہ کسی اور دن (سفر کے لیے) روانہ ہوئے ہوں۔''

۱۰۲۱ / ۸۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: ثَـلَاثُ

الحديث رقم ۸۵ / ۸۶: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الجهاد، باب: من أراد غزوة فَوَرَّى بغيرها، ومن أحب الخروج يوم الخميس، ۳ / ۱۰۷۸، الرقم: ۲۷۸۹۔۲۷۹۰، وأبو داود فی السنن، كتاب: الجهاد، باب: في أي يوم يستحب السفر، ۳ / ۳۵، الرقم: ۲۶۰۵، وابن حبان فی الصحيح، ۸ / ۱۵۵، الرقم: ۳۳۷۰، وعبد الرزاق فی المصنف، ۵ / ۱۶۹۔۱۷۰، الرقم: ۹۲۷۰، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۲ / ۷۴، الرقم: ۱۲۹۱: ۸ / ۱۸۱، الرقم: ۸۳۳۵، وفی المعجم الكبير، ۱۹ / ۴۲، الرقم: ۹۰۔

الحديث رقم ۸۷: أخرجه الترمذي فی السنن، كتاب البر والصلة عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: ما جاء فی دعوةِ الوالدين، ۴ / ۳۱۴، الرقم: ۱۹۰۵، وفی كتاب: الدعوات عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: ما ذكر فی دعوة المسافر، ۵ / ۵۰۲، الرقم: ۳۴۴۸، وأبو داود فی السنن، كتاب: الصلاة، باب: الدعاء بظهر الغيب، ۲ / ۸۹، الرقم: ۱۵۳۶، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲ / ۲۵۸، الرقم: ۷۵۰۱، ۸۵۶۴، ۱۰۱۹۹، ۱۰۷۱۹، ۱۰۷۸۱، وابن حبان فی الصحيح، ۶ / ۴۱۶، الرقم: ۲۶۹۹، وابن أبي شيبة فی المصنف، ۶ / ۱۰۵، الرقم: ۲۹۸۳۰، والبخاری فی الأدب المفرد، ۱ / ۲۵، الرقم: ۳۲، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۱ / ۱۲، الرقم: ۲۴، ←

دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيْهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تین (قسم کے لوگوں کی) دعائیں بلا شک و شبہ مقبول ہیں: مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور والد کی اپنی اولاد کے حق میں بددعا (سو والدین کی بددعا سے بچو)۔''

...... والبيهقى فى شعب الإيمان، ٣/ ٣٠٠، الرقم: ٣٥٩٤، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤/ ٤٣، الرقم: ٤٧٣٥۔

فَصْلٌ فِي آدَابِ الْأَمْوَاتِ وَالْجَنَائِزِ

﴿مرحومین اور جنازہ کے آداب کا بیان﴾

۱۰۲۲ / ۸۸۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: مَرُّوْا بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم: وَجَبَتْ، ثُمَّ مَرُّوْا بِأُخْرَى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا، فَقَالَ: وَجَبَتْ. فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی الله عنه: مَا وَجَبَتْ؟ قَالَ: هَذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا، فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَهَذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا، فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الْأَرْضِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (کچھ لوگ) ایک جنازہ کے ساتھ (صحابہ کرام کے سامنے سے) گزرے تو انہوں نے اس (میت) کی تعریف کی، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ پھر (کچھ لوگ) دوسرے جنازہ کے ساتھ (صحابہ کرام کے سامنے سے) گزرے تو انہوں نے اس (میت) کی برائی بیان کی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کیا واجب ہوگئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کی تم نے تعریف کی ہے تو اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور جس کی تم نے برائی بیان کی تو اس کے لیے دوزخ واجب ہوگئی۔ تم زمین پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔''

الحديث رقم ۸۸: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الجنائز، باب: ثناء الناس علی الميت، ۱ / ٤٦٠، الرقم: ۱۳۰۱، وفی کتاب: الشهادات، باب: تعديل کم يَجُوزُ، ۲ / ۹۳٤، الرقم: ۲٤۹۹، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الجنائز، باب: فيمن يثنی عليه خير أو شر من الموتی، ۲ / ٦٥٥، الرقم: ۹٤۹، والنسائی فی السنن، کتاب: الجنائز، باب: الثناء، ٤ / ٤۹، الرقم: ۱۹۳۲، وفی السنن الکبری، ۱ / ٦۲۹، الرقم: ۲۰٥۹، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۳ / ۱۸٦، الرقم: ۱۲۹٦۱، وابن أبي شيبة فی المصنف، ۳ / ٤٦، الرقم: ۱۱۹۹۳، والبيهقی فی السنن الکبری، ٤ / ۷٤، الرقم: ٦۹۷٤، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٤ / ۱۸۱، الرقم: ٥۳۳٦۔

۱۰۲۳ / ۸۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ، فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا، وَإِنْ يَكُ سِوَى ذٰلِكَ، فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية لمسلم: فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جنازہ کو جلدی اُٹھاؤ کیونکہ اگر جنازہ نیک آدمی کا ہے تو یہ ایک خیر ہے جسے تم بھیج رہے ہو اور اگر جنازہ اس کے سوا (یعنی کسی گنہگار شخص) کا ہے تو تم ایک برائی کو اپنی گردنوں سے اتار رہے ہو۔'' اور مسلم کی ایک روایت کے الفاظ ہیں: تم اس پر بھلائی پیش کر رہے ہو۔

۱۰۲۴ / ۹۰۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

الحديث رقم ۸۹: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: السرعة بالجنازة، ۱/ ۴۴۲، الرقم: ۱۲۵۲، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: الإسراع فی الجنازة، ۲/ ۶۵۱، الرقم: ۹۴۴، وأبوداود فی السنن، كتاب: الجنائز، باب: الإسراع بالجنازة، ۳/ ۲۰۵، الرقم: ۳۱۸۱، والنسائی فی السنن، كتاب الجنائز، باب: السرعة بالجنازة، ۴/ ۴۱، الرقم: ۱۹۱۰، وفی السنن الكبری، ۱/ ۶۲۴، الرقم: ۲۰۳۷، وابن ماجه فی السنن، كتاب: الجنائز، باب: ما جاء فی شهود الجنازة، ۱/ ۴۷۴، الرقم: ۱۴۷۷، وابن أبی شيبة فی المصنف، ۲/ ۴۷۹، الرقم: ۱۱۲۶۳، والبيهقی فی السنن الكبری، ۴/ ۲۱، الرقم: ۶۶۳۵، والحميدی فی المسند، ۲/ ۴۴۴، الرقم: ۱۰۲۲، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ۴/ ۱۷۹، الرقم: ۳۳۱۔

الحديث رقم ۹۰: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: تلقين الموتی لا إله إلا الله، ۲/ ۶۳۱، الرقم: ۹۱۶، والترمذی فی السنن، كتاب: الجنائز عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فی تلقين المريض عند الموت والدعاء له عنده، ۳/ ۳۰۶، الرقم: ۹۷۶، وأبو دواد فی السنن، كتاب: الجنائز، باب: فی التلقين، ۳/ ۱۹۰، الرقم: ۳۱۱۷، والنسائی فی السنن، كتاب الجنائز، باب: تلقين الميت، ۴/ ۵، الرقم: ۱۸۲۶، وفی السنن الكبری، ۱/ ۶۰۱، الرقم: ۱۹۵۲، وابن ماجه ←

لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے مرنے والوں کو (بوقت نزع) ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ﴾ کی تلقین کیا کرو (یعنی ان کے پاس کلمہ طیبہ کا ورد کیا کرو)۔''

١٠٢٥ / ٩١۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِئَةً، كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهُ إِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس میت پر بھی مسلمانوں کی ایک ایسی جماعت نماز جنازہ پڑھے جن کی تعداد سو تک پہنچتی ہو اور وہ تمام اس میت کی شفاعت (کی دعا) کریں تو اس (میت) کے حق میں ان کی شفاعت قبول ہوتی ہے۔''

------ في السنن، كتاب: الجنائز، باب: ماجاء في تلقين الميت لا إله إلا الله، ١/ ٤٦٤، ٤٦٥، الرقم: ١٤٤٤-١٤٤٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٣، الرقم: ١٠٠٦، والبزار في المسند، ٦/ ٢٠٨، الرقم: ٢٢٤٨۔

الحديث رقم ٩١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: من صلى عليه مائة شفعوا فيه، ٢/ ٦٥٤، الرقم: ٩٤٧، والترمذي في السنن، كتاب: الجنائز عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ما جاء في الصلاة على الجنازة والشفاعة للميت، ٣/ ٣٤٨، الرقم: ١٠٢٩، والنسائي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: فضل من صلى عليه مائة، ٤/ ٧٥، الرقم: ١٩٩١، وفي السنن الكبرى، ١/ ٦٤٤، الرقم: ٢١١٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٢٦٦، الرقم: ١٣٨٣٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/ ٣٠، الرقم: ٦٦٩٤، وفي شعب الإيمان، ٧/ ٤، الرقم: ٩٢٤٨، وأبو يعلى في المسند، ٧/ ٣٦٤، الرقم: ٤٣٩٨، ٨/ ٢٨٦، الرقم: ٤٨٧٤۔

١٠٢٦ / ٩٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَأَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَاءَ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جب تم میت کی نماز جنازہ پڑھ چکو تو اس کے لئے خلوصِ دل سے (بخشش کی) دعا کیا کرو۔''

١٠٢٧ / ٩٣۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: اسْتَغْفِرُوْا لِأَخِيْكُمْ وَسَلُوا لَهُ التَّثْبِيْتَ فَإِنَّهُ الآنَ يُسْأَلُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالْبَزَّارُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب کسی میت کی تدفین سے فارغ ہو جاتے تو اس کی قبر پر ٹھہرتے اور فرماتے: اپنے بھائی کے لئے مغفرت طلب کرو اور (اللہ تعالیٰ سے) اس کے لیے (حضور نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ اقدس کے بارے میں پوچھے جانے والے سوالات میں) ثابت قدمی کی التجا کرو، کیونکہ اب اس سے سوال کئے جائیں گے۔''

الحديث رقم ٩٢: أخرجه أبوداود فی السنن، كتاب: الجنائز، باب: الدعاء للميت، ٣ / ٢١٠، الرقم: ٣١٩٩، وابن ماجه فی السنن، كتاب: الجنائز، باب: ما جاء فی الدعاء فی الصلاة على الجنازة، ١ / ٤٨٠، الرقم: ١٤٩٧، وابن حبان فی الصحيح، ٧ / ٣٤٥، الرقم: ٣٠٧٦، والبيهقی فی السنن الكبری، ٤ / ٤٠، الرقم: ٦٧٥٥۔

الحديث رقم ٩٣: أخرجه أبو داود فی السنن، كتاب: الجنائز، باب الاستغفار عند القبر للميت فی وقت الإنصراف، ٣ / ٢١٥، الرقم: ٣٢٢١، والبزار فی المسند، ٢ / ٩١، الرقم: ٤٤٥، والحاكم فی المستدرك، ١ / ٥٢٦، الرقم: ١٣٧٢، والمقدسی فی الأحاديث المختارة، ١ / ٥٢٢، الرقم: ٣٧٨. وقال: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔

١٠٢٨ / ٩٤. عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَسْلَمَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَكَتَمَ عَلَيْهِ، غَفَرَ اللهُ لَهُ أَرْبَعِيْنَ مَرَّةً.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

''حضور نبی اکرم ﷺ کے (آزاد کردہ) غلام حضرت ابو رافع اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس آدمی نے کسی میت کو غسل دیا اور اس کا (کوئی راز پایا اور پھر وہ) راز پوشیدہ رکھا تو اللہ تعالیٰ چالیس مرتبہ اس کی مغفرت فرمائے گا۔''

الحديث رقم ٩٤: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ١ / ٥٠٥، الرقم: ١٣٠٧، ١ / ٥١٦، الرقم: ١٣٤٠، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١ / ٣١٥، الرقم: ٩٢٩: ٨ / ٢٨١، الرقم: ٨٠٧٨، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٢ / ٩، الرقم: ٩٢٦٥، ٩٢٦٧، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤ / ١٧٤، الرقم: ٥٣٠٥، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٣ / ٢١، وقال: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

فَصْلٌ فِي جَامِعِ الآدَابِ

﴿ جامع آداب کا بیان ﴾

١٠٢٩ / ٩٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ، فَلْيَقُلِ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ: يَرْحَمُكَ اللهُ ، فَإِذَا قَالَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللهُ، فَلْيَقُلْ: يَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص چھینکے تو ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ کہے، اور اس کا بھائی یا دوست (جو بھی سنے) وہ جواباً ﴿يَرْحَمُكَ اللهُ ﴾ کہے اور جب اس کا بھائی ﴿يَرْحَمُكَ اللهُ ﴾ کہے تو پھر وہ کہے ﴿يَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ﴾ ”اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے حالات کو سنوارے۔“

١٠٣٠ / ٩٦. عَنْ أَبِي مُوسَى رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِذَا

الحديث رقم ٩٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأدب، باب: إذا عطس كيف يُشَمَّتُ، ٥ / ٢٢٩٨، الرقم: ٥٨٧٠، والترمذي في السنن، كتاب: الأدب عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء كيف تشميت العاطس، ٥ / ٨٣، الرقم: ٢٧٣٩-٢٧٤١، وَقَالَ أَبُوعِيسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وأبوداود في السنن، كتاب: الأدب، باب: ما جاء في تشميت العاطس، ٤ / ٣٠٧، الرقم: ٥٠٣٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٦ / ٦١، الرقم: ١٠٠٤٠، وابن ماجه في السنن، كتاب: الأدب، باب: تشميت العاطس، ٢ / ١٢٢٤، الرقم: ٣٧١٥.

الحديث رقم ٩٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الزهد والرقائق، باب: تشميت العاطس وكراهة التثاؤب، ٤ / ٢٢٩٢، الرقم: ٢٩٩١، والبخاري في الأدب المفرد، ١ / ٣٢٣، الرقم: ٩٤١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤ / ٤١٢، والحاكم في المستدرك، ٤ / ٢٩٤، الرقم: ٧٦٩٠، وَقَالَ الحاكم: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، والبزار في المسند، ٨ / ١٢١، الرقم: ٣١٢٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥ / ٢٦٨، الرقم: ٩٣٣٠-٩٣٣١، والديلمي في مسند الفردوس، ١ / ٢٩٧، الرقم: ١١٧٤.

عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللهَ فَشَمِّتُوْهُ، فَإِنْ لَمْ يَحْمَدِ اللهَ فَلَا تُشَمِّتُوْهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کوئی شخص چھینکے اور ﴿اَلْحَمْدُ ِللهِ﴾ کہے تو تم اس کے لیے ﴿يَرْحَمُكَ اللهُ﴾ کہو اور اگر وہ ﴿اَلْحَمْدُ ِللهِ﴾ نہ کہے تو تم بھی ﴿يَرْحَمُكَ اللهُ﴾ نہ کہو۔''

۱۰۳۱ / ۹۷۔ عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: الْاِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ، فَإِنْ أُذِنَ لَكَ وَإِلَّا فَارْجِعْ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَمَالِكٌ.

''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (کسی گھر میں داخل ہونے کے لئے) تین مرتبہ اجازت طلب کرو، اگر اجازت مل جائے تو ٹھیک ہے وگرنہ واپس لوٹ جاؤ۔''

۱۰۳۲ / ۹۸۔ عَنْ ثَوْبَانَ رضی الله عنه مَوْلَى رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم

الحديث رقم ۹۷: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب الآداب، باب: الاستئذان، ۳ / ۱۶۹۴، الرقم: ۲۱۵۳، والترمذي فی السنن، کتاب: الاستئذان والآداب عن رسول اللہ صلی الله عليه وآله وسلم، باب: ما جاء فی الاستئذان ثلاثة، ۵ / ۵۴، الرقم: ۲۶۹۱، ومالك فی الموطأ، ۲ / ۹۶۳، الرقم: ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، وابن أبي شيبة فی المصنف، ۵ / ۲۶۸، الرقم: ۲۵۹۷، والبيهقی فی شعب الإيمان، ۶ / ۴۴۱، الرقم: ۸۸۱۷، وأبو المحاسن فی معتصر المختصر، ۲ / ۲۳۳۔

الحديث رقم ۹۸: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: البر والصلة والآداب، باب: فضل عيادة المريض، ۴ / ۱۹۸۹، الرقم: ۲۵۶۸، والترمذی فی السنن، کتاب: الجنائز، باب: ما جاء فی عيادة المريض، ۳ / ۲۹۹۔ ۳۰۰، الرقم: ۹۶۷۔ ۹۶۸، والبخاری فی الأدب المفرد، ۱ / ۱۸۴، الرقم: ۵۲۱، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۵ / ۲۷۷، الرقم: ۲۲۴۴۳، وابن أبی شيبة فی المصنف، ۲ / ۴۴۳، الرقم: ۱۰۸۳۲، والبيهقی فی السنن الکبری، ۳ / ۳۸۰، الرقم: ۶۳۷۱، والطبرانی فی المعجم الکبير، ۲ / ۱۰۱، الرقم: ۱۴۴۵، والطيالسی فی المسند، ۱ / ۱۳۲، الرقم: ۹۸۸۔

قَالَ: مَنْ عَادَ مَرِيْضًا، لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ. قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَمَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: جَنَاهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: حَدِيْثُ ثَوْبَانَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضور نبی اکرم ﷺ کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مریض کی عیادت کی وہ ہمیشہ خرفہ جنت میں رہے گا، عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! خرفہ جنت سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: خرفہ جنت کا ایک باغ ہے۔''

١٠٣٣ / ٩٩۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمْسِيَ، وَإِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ، وَكَانَ لَهُ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں: جو مسلمان بھی صبح کے وقت کسی مسلمان کی بیمار پرسی کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے شام تک اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں اور اگر وہ شام کے وقت اس کی بیمار

الحديث رقم ٩٩: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: الجنائز عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی عيادة المريض، ٣ / ٣٠٠، الرقم: ٩٦٩، وأبوداود فی السنن،كتاب: الجنائز، باب: فی فضل العيادة على وضوء، ٣ / ١٨٥، الرقم: ٣٠٩٨، وابن ماجه فی السنن، كتاب: الجنائز، باب: ما جاء فی ثواب من عاد مريضا، ١ / ٤٦٣، الرقم: ١٤٤٢، وابن حبان فی الصحيح، ٧ / ٢٢٤، الرقم: ٢٩٥٨، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ١١٨، الرقم: ٩٥٥، والبزار فی المسند، ٣ / ٢٨، الرقم: ٧٧٧، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٧ / ٢٦٦، الرقم: ٧٤٦٤، والمقدسی فی الأحاديث المختارة، ٢ / ٣١٩، الرقم: ٦٩٨۔

پرسی کرے تو ستر ہزار فرشتے صبح تک اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں، اور جنت میں اس کے لئے باغ ہوگا۔‘‘

١٠٣٤ /١٠٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا عَطَسَ وَضَعَ يَدَهُ أَوْ ثَوْبَهُ عَلَى فِيْهِ وَخَفَضَ أَوْ غَضَّ بِهَا صَوْتَهُ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی الله عنه سے مروی ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کو چھینک آتی تو آپ ﷺ اپنا دستِ مبارک یا کپڑا منہ مبارک پر رکھتے اور آواز کو (نہایت) پست رکھتے۔‘‘

١٠٣٥ /١٠١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ، حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

الحديث رقم ١٠٠: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الأدب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی خفض الصوت وتخمير الوجه عند العطاس، ٥ /٨٦، الرقم: ٢٧٤٥، وأبو داود فی السنن، کتاب: الأدب، باب: فی العطاس، ٤ /٣٠٧، الرقم: ٥٠٢٩، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ /٤٣٩، الرقم: ٩٦٦٠، والحاکم فی المستدرک، ٤ /٣٢٥، الرقم: ٧٧٩٦، وقال الحاکم: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، ونحوه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٢ /٢٣٧، الرقم: ١٨٤٩، وأبو يعلی فی المسند، ١٢ /١٧، الرقم: ٦٦٦٣۔

الحديث رقم ١٠١: أخرجه الترمذي فی السنن، کتاب: الجنائز عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء عن النبي ﷺ أنه قال: إنَّ نفسَ المؤمن معلقة بدينه حتی يقضی عنه، ٣ /٣٨٩، الرقم: ١٠٧٨-١٠٧٩، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الصدقات، باب: التشديد فی الدين، ٢ /٨٠٦، الرقم: ٢٤١٣، والحاکم فی المستدرک، ٢ /٣٢، الرقم: ٢٢١٩، وابن حبان فی الصحيح، ٧ /٣٣١، الرقم: ٣٠٦١، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢ /٤٤٠، الرقم: ٩٦٧٧، والدارمی فی السنن، ٢ /٣٤٠، الرقم: ٢٥٩١، والشافعی فی المسند، ١ /٣٦١، والبيهقی فی السنن الکبری، ٤ /٦١، الرقم: ٦٨٩١۔

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومن کی روح قرض (کے بوجھ) کی وجہ سے لٹکی رہتی ہے یہاں تک کہ اس کا قرض ادا کر دیا جائے۔‘‘

١٠٣٦ / ١٠٢۔ عَنْ أَبِي مُوْسَى رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ، وَالْمَرْأَةُ إِذَا اسْتَعْطَرَتْ، فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ، فَهِيَ كَذَا وَكَذَا، يَعْنِي زَانِيَةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

١٠٣٧ / ١٠٣۔ وفي رواية عنه: أَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ عَلَى قَوْمٍ لِيَجِدُوْا مِنْ رِيْحِهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر (وہ) آنکھ (جو کسی غیر محرم کو دیکھتی ہے) زناکار ہے اور عورت جب خوشبو لگا کر کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی زانیہ ہے۔

اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی عورت اس لئے خوشبو لگا کر (یعنی خود کو معطر کرکے) کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے کہ لوگ اس کی خوشبو محسوس کریں تو وہ زانیہ ہے۔

الحديث رقم ١٠٢ / ١٠٣: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: الآداب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی كراهية المرأة متعطرة، ٥ / ١٠٦، الرقم: ٢٧٨٦، والنسائی فی السنن، كتاب: الزينة، باب: ما يكره للنساء من الطيب، ٨ / ١٥٣، الرقم: ٥١٢٦، وفی السنن الكبری، ٥ / ٤٣٠، الرقم: ٩٤٢٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤ / ٤١٣، والحاكم فی المستدرك، ٢ / ٤٣٠، الرقم: ٣٤٩٧، وابن حبان فی الصحيح، ١٠ / ٢٧٠، الرقم: ٤٤٢٤، والبيهقی فی السنن الكبری، ٣ / ٢٤٦، الرقم: ٥٧٦٩.

١٠٣٨ / ١٠٤. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيْرِ. وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ. وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تدبیر کے برابر کوئی عقل مندی نہیں، حرام سے اجتناب کرنے سے بڑھ کر کوئی پرہیز گاری نہیں اور عمدہ اخلاق سے اعلیٰ کوئی حسب ونسب نہیں۔''

١٠٣٩ / ١٠٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه عَنْ سَلْمَانَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْخُلُ عَلَى أَخِيْهِ الْمُسْلِمِ فَيُلْقِي إِلَيْهِ وِسَادَةً إِكْرَامًا لَهُ وَإِعْظَامًا لَهُ إِلَّا غَفَرَ اللهُ لَهُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے پاس جائے اور وہ اس کے اکرام اور تعظیم میں اسے (ٹیک لگانے کے لئے) تکیہ پیش کرے (اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کرے) تو اللہ تعالیٰ اسی وقت اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔''

١٠٤٠ / ١٠٦. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم:

الحديث رقم ١٠٤: أخرجه ابن ماجه فی السنن، کتاب: الزهد، باب: الورع والتقوی، ٢ / ١٤١٠، الرقم: ٤٢١٨، وابن حبان فی الصحيح، ٢ / ٧٩، الرقم: ٣٦١، والطبرانی فی المعجم الکبير، ٢ / ١٥٧، الرقم: ١٦٥١، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٤ / ١٥٧، الرقم: ٤٦٤٦، والقضاعی فی مسند الشهاب، ٢ / ٣٩، الرقم: ٨٣٧، والديلمی فی مسند الفردوس، ٥ / ١٧٩، الرقم: ٧٨٨٩.

الحديث رقم ١٠٥: أخرجه الحاکم فی المستدرك، ٣ / ٦٩٢، الرقم: ٦٥٤٢، والطبرانی فی المعجم الصغير، ٢ / ٥٠، الرقم: ٧٦١، وفی المعجم الکبير، ٦ / ٢٢٧، الرقم: ٦٠٦٨، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٨ / ١٧٤.

الحديث رقم ١٠٦: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٧ / ٢٥، الرقم: ٦٧٤٤، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٥ / ٢٥٤، الرقم: ٦٥٦٨، والديلمی فی مسند الفردوس، ٢ / ٧٥، الرقم: ٣٤٢١، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١ / ١٦٠.

الِاقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيْشَةِ، وَالتَّوَدُّدُ إِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ، وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خرچ میں میانہ روی نصف معیشت ہے اور لوگوں سے محبت (سے پیش آنا) نصف عقل ہے اور اچھے طریقہ سے سوال کرنا بھی نصف علم ہے۔‘‘

اَلْبَابُ السَّادِسُ عَشَرَ:

اَلْأُحَادِيَّاتُ وَالثُّنَائِيَّاتُ وَالثُّلَاثِيَّاتُ

﴿اُحادیات، ثنائیات اور ثلاثیات﴾

۱. فَصْلٌ فِي أُحَادِيَّاتِ الإِمَامِ أَبِي حَنِيْفَةَ رضی اللہ عنہ

﴿امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک واسطہ کی روایات کا بیان﴾

۲. فَصْلٌ فِي ثُنَائِيَّاتِ الإِمَامِ أَبِي حَنِيْفَةَ رضی اللہ عنہ

﴿امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی دو واسطوں کی روایات کا بیان﴾

۳. فَصْلٌ فِي ثُلَاثِيَّاتِ الإِمَامِ الْبُخَارِيِّ رضی اللہ عنہ

﴿امام بخاری رضی اللہ عنہ سے مروی تین واسطوں کی روایات کا بیان﴾

فَصْلٌ فِي أُحَادِيَّاتِ الإِمَامِ أَبِي حَنِيْفَةَ رضي الله عنه

﴿اِمام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک واسطہ کی روایات کا بیان﴾

١٠٤١ / ١۔ رَوَى أَبُوْحَنِيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ.

رَوَاهُ أَبُوْحَنِيْفَةَ.

''حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔''

١٠٤٢ / ٢۔ رَوَى أَبُوْحَنِيْفَةَ رضي الله عنه عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم

الحديث رقم ١: أخرجه الخوارزمي فى جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ١/ ٨٣، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن ماجه فى السنن، المقدمة، باب: فضل العلماء والحث على طلب العلم، ١/ ٨١، الرقم: ٢٢٤، وأبويعلى فى المسند، ٥/ ٢٢٣، الرقم: ٢٨٣٧، وفى المعجم، ١/ ٢٥٧، الرقم: ٣٢٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/ ٢٨٩، الرقم: ٢٠٠٨، وفي المعجم الكبير، ١٠/ ١٩٥، الرقم: ١٠٤٣٩، والقضاعي فى مسند الشهاب، ١/ ١٣٦، الرقم: ١٧٥، والصيداوي فى معجم الشيوخ، ١/ ١٧٧۔

الحديث رقم ٢: أخرجه الخوارزمي فى جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ١/ ٨٥، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: أبو نعيم الأصبهانى فى مسند أبى حنيفة برواية أبى حنيفة من ثلاثياته عن بريدة رضي الله عنه، ١/ ١٥٠، ١٥١، والرويانى فى المسند برواية أبى حنيفة من ثلاثياته عن بريدة رضي الله عنه، ١/ ٦٣، الرقم: ٦، والترمذي فى السنن، كتاب: العلم عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ما جاء الدال على الخير كفاعله، ٥/ ٤١، رقم: ٢٦٧٠، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٥/ ٣٥٧، وأبو يعلى فى المسند، ٧/ ٢٧٥، الرقم: ٤٢٩٦، والبزار فى المسند، ٥/ ١٥٠، الرقم: ١٧٤٢، والطبراني فى المعجم الأوسط، ٣/ ٣٤، الرقم: ٢٣٨٤، وفى المعجم الكبير، ١٧/ ٢٢٨، الرقم: ٦٣١، ٦٣٢، والقضاعي فى مسند الشهاب، ١/ ٨٥، الرقم: ٨٦، وأبو بكر الإسماعيلى فى معجم شيوخ أبى بكر، ١/ ٤٦٦، والصيداوي فى معجم الشيوخ، ١/ ١٨٤۔

أَنَّهُ قَالَ: اَلدَّالُ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ. رَوَاهُ أَبُوْحَنِيْفَةَ.

''حضرت ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: نیکی کی طرف راہنمائی کرنے والا (اجر وثواب کے حصول میں) اس نیکی کرنے والے کی طرح ہی ہے۔''

١٠٤٣ / ٣۔ رَوَى أَبُوْحَنِيْفَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ إِغَاثَةَ اللَّهْفَانِ. رَوَاهُ أَبُوْحَنِيْفَةَ.

''حضرت ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ مصیبت زدہ کی مدد کرنے والے کو پسند فرماتا ہے۔''

١٠٤٤ / ٤۔ رَوَى أَبُوْحَنِيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ تَفَقَّهَ فِي دِيْنِ اللهِ كَفَاهُ اللهُ هَمَّهُ وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ. رَوَاهُ أَبُوْحَنِيْفَةَ.

''حضرت ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جوشخص اللہ تعالیٰ کے دین میں تفقہ (سمجھ بوجھ حاصل) کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے غموں کو کافی ہو جاتا ہے اور اسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے وہ سوچ بھی نہیں سکتا۔''

الحديث رقم ٣: أخرجه الخوارزمي فى جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ١/ ٨٥، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: أبو يعلى فى المسند، ٧/ ٢٧٥، الرقم: ٤٢٩٦، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٢/ ٢٥٤، الرقم: ١٦٦٤، والصيداوى فى معجم الشيوخ، ١/ ١٨٤، وأبو نعيم فى مسند أبى حنيفة، ١/ ١٥١، وفى حلية الأولياء، ٣/ ٤٢، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١/ ٧٠، الرقم: ١٩٥۔

الحديث رقم ٤: أخرجه القزويني فى التدوين فى أخبار قزوين، ٣/ ٢٦١، وأبو نعيم فى مسند أبي حنيفة عن عبد الله بن الحارث رضی اللہ عنہ، ١/ ٢٥۔

١٠٤٥ / ٥۔ رَوَى أَبُوْحَنِيْفَةَ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَنْ قَالَ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ خَالِصًا مُخْلِصًا بِهَا قَلْبَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَلَوْ تَوَكَّلْتُمْ عَلَى اللهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرُزِقْتُمْ كَمَا تُرْزَقُ الطَّيْرُ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا. رَوَاهُ أَبُوْحَنِيْفَةَ

’’حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا: انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص خلوص دل کے ساتھ ﴿لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ﴾ کہتا ہے وہ جنت میں داخل ہوگا اور اگر تم نے اللہ تعالیٰ پر اس طرح توکل کیا جس طرح توکل کرنے کا حق ہے تو تمہیں اس طرح رزق دیا جائے گا جس طرح پرندوں کو رزق دیا جاتا ہے وہ خالی پیٹ صبح کرتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر (واپس اپنے گھروں کو) لوٹتے ہیں۔‘‘

١٠٤٦ / ٦۔ رَوَى أَبُوْحَنِيْفَةَ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُنَيْسٍ رضی الله عنه صَاحِبَ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم أَنَّهُ قَالَ: حُبُّكَ لِلشَّيْءِ يُعْمِي وَيُصِمُّ.

رَوَاهُ أَبُوْحَنِيْفَةَ.

الحديث رقم ٥: أخرجه الموفق في مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة، ١ / ٣٦، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: في التوكل على الله، ٤ / ٥٧٣، الرقم: ٢٣٤٤، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: التوكل واليقين، ٢ / ١٣٩٤، الرقم: ٤١٦٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١ / ٣٠، ٥٢: ٥ / ٢٢٩، والطيالسي في المسند، ١ / ١١، الرقم: ٥١، والحميدي في المسند، ١ / ١٨١، الرقم: ٣٦٩، وأبو يعلى في المسند، ١ / ٢١٢، الرقم: ٢٤٧، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٤ / ٢٢٩، الرقم: ٢٢١٣، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢ / ٣١٩، الرقم: ١٤٤٤۔

الحديث رقم ٦: أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ١ / ٧٨، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: أبوداود في السنن، كتاب: الأدب، باب: في الهوى، ٤ / ٣٣٤، الرقم: ٥١٣٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥ / ١٩٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤ / ٣٣٤، الرقم: ٤٣٥٩، وعبد بن حميد في المسند، ١ / ٩٩، الرقم: ٢٠٥، والقضاعي في مسند الشهاب، ١ / ١٥٧، الرقم: ٢١٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ١ / ٣٦٨، الرقم: ٤١١۔

’’حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن اُنیس رضی اللہ عنہ سے سنا: انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری کسی چیز سے محبت تمہیں اندھا اور بہرہ کر دیتی ہے (یعنی انسان اپنے محبوب کے خلاف کچھ دیکھنا سننا گوارا نہیں کرتا)۔‘‘

١٠٤٧ / ٧۔ رَوَى أَبُوْ حَنِيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُنَيْسٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: رَأَيْتُ فِي عَارِضِي الْجَنَّةِ مَكْتُوْبًا ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ بِالذَّهَبِ الْأَحْمَرِ لَا بِمَاءِ الذَّهَبِ: ﴿اَلسَّطْرُ الْأَوَّلُ﴾ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ، ﴿وَالسَّطْرُ الثَّانِيُّ﴾ الإِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ فَأَرْشَدَ اللهُ الْأَئِمَّةَ وَغَفَرَ لِلْمُؤَذِّنِيْنَ ﴿وَالسَّطْرُ الثَّالِثُ﴾ وَجَدْنَا مَا عَمِلْنَا، رَبِحْنَا مَا قَدِمْنَا، خَسِرْنَا مَا خَلَفْنَا، قَدِمْنَا عَلَى رَبٍّ غَفُوْرٍ. رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ

’’حضرت ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن اُنیس رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے جنت کے افق میں سرخ سونے (یعنی خالص سونے) کے ساتھ نہ کہ سونے کے پانی کے ساتھ تین سطریں لکھی ہوئی دیکھیں: پہلی سطر میں لکھا ہوا تھا ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ﴾ ’’اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں‘ اور دوسری سطر میں لکھا ہوا تھا کہ امام ضامن ہے اور مؤذن امانت دار، پس اللہ تعالیٰ ائمہ کو ہدایت دے اور مؤذنین کی مغفرت فرمائے اور تیسری سطر میں لکھا ہوا تھا ہم نے جو عمل کیا (اس کا صلہ) ہم نے پا لیا ہم نے جو جو کچھ آگے بھیجا اس کا نفع پا لیا اور جو پیچھے چھوڑ آئے اس کو ہم نے کھو دیا اور ہم رب غفور کی طرف آ گئے ہیں۔‘‘

الحديث رقم ٧: أخرجه الموفق فی مناقب الإمام الأعظم أبی حنيفة، ١ / ٣٥۔ ٣٦، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: القزويني فی التدوين فی أخبار قزوين، ٣ / ٩١، والمناوي فی فيض القدير، ٣ / ٥٢١۔

١٠٤٨ / ٨۔ رَوَى أَبُوْحَنِيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ: وُلِدْتُ سَنَةَ ثَمَانِيْنَ وَحَجَجْتُ مَعَ أَبِي سَنَةَ سِتٍّ وَتِسْعِيْنَ وَأَنَا ابْنُ سِتَّ عَشَرَةَ سَنَةً فَلَمَّا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ رَأَيْتُ حَلَقَةً عَظِيْمَةً فَقُلْتُ لِأَبِي: حَلَقَةُ مَنْ هَذِهِ؟ قَالَ: حَلَقَةُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَزْءِ الزُّبَيْدِيِّ رضي الله عنه صَاحِبِ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَتَقَدَّمْتُ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: مَنْ تَفَقَّهَ فِي دِيْنِ اللهِ كَفَاهُ اللهُ هَمَّهُ وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ. رَوَاهُ أَبُوْحَنِيْفَةَ

''حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ۸۰ ہجری میں پیدا ہوا اور میں نے اپنے والد کے ساتھ ۹۶ ہجری میں ۱۶ سال کی عمر میں حج کیا پس جب میں مسجد حرام میں داخل ہوا میں نے ایک بہت بڑا حلقہ دیکھا تو میں نے اپنے والدمحترم سے پوچھا: یہ کس کا حلقہ ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی حضرت عبداللہ بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ کا حلقہ (درس) ہے پس میں آگے بڑھا اور انہیں فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو اللہ تعالیٰ کے دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے غموں کو کافی ہو جاتا ہے اور اسے وہاں وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے وہ سوچ بھی نہیں سکتا۔''

١٠٤٩ / ٩۔ رَوَى أَبُوْحَنِيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ: لَقِيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ جَزْءَ الزُّبَيْدِيَّ رضي الله عنه صَاحِبَ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، فَقُلْتُ: أُرِيْدُ أَنْ أَسْمَعَ مِنْهُ فَحَمَلَنِي أَبِي عَلَى عَاتِقِهِ وَذَهَبَ بِي إِلَيْهِ. فَقَالَ: مَا تُرِيْدُ؟ فَقُلْتُ: أُرِيْدُ أَنْ تُحَدِّثَنِي حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: إِغَاثَةُ الْمَلْهُوْفِ فَرْضٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، مَنْ تَفَقَّهَ فِي دِيْنِ اللهِ كَفَاهُ اللهُ هَمَّهُ وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ. رَوَاهُ أَبُوْحَنِيْفَةَ

الحديث رقم ٨: أخرجه الخوارزمي فى جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ١ / ٨٠، والخطيب البغدادي فى تاريخ بغداد، ٣ / ٣٢، الرقم: ٩٥٦۔

الحديث رقم ٩: أخرجه الموفق فى مناقب الإمام الأعظم أبى حنيفة، ١ / ٣٥۔

''حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن حارث جزء زبیدی رضی اللہ عنہ صحابی رسول ﷺ سے ملا اور تو میں نے عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ ان سے سنوں تو میرے والد گرامی نے مجھے اپنے کندھے پر اٹھالیا اور مجھے ان کے پاس لے گئے تو انہوں نے مجھ سے پوچھا: آپ کیا چاہتے ہیں؟ میں نے ان سے عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے وہ حدیث سنائیں جو آپ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنی ہو تو انہوں نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مصیبت زدہ کی مدد کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور جو شخص دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے غموں کو کافی ہو جاتا ہے اور اسے وہاں وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے وہ تصور بھی نہیں کرسکتا۔''

۱۰۵۰ / ۱۰۔ رَوَى أَبُوْ حَنِيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مَعَاوِيَّةَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ بَنَى ِللهِ مَسْجِدًا وَلَوْ كَمَفْحَصِ قَطَاةٍ بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ.

''حضرت ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو معاویہ عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص مسجد بناتا ہے چاہے وہ تیتر کے انڈے دینے کی جگہ کے برابر ہی کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔''

۱۰۵۱ / ۱۱۔ رَوَى أَبُوْ حَنِيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رضی اللہ عنہ

الحديث رقم ۱۰: أخرجه الخوارزمي فی جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ۱ / ۸۲، والقزويني فی التدوين فی أخبار قزوين، ۱ / ۴۳۸، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن ماجه فی السنن، کتاب: المساجد والجماعات، باب: من بنی لله مسجدا، ۱ / ۲۴۴، الرقم: ۷۳۸، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۱ / ۲۴۱، وابن حبان فی الصحيح، ۴ / ۴۹۰، الرقم: ۱۶۱۰، وابن خزيمة فی الصحيح، ۲ / ۲۶۹، الرقم: ۱۲۹۲، والطيالسي فی المسند، ۱ / ۶۲، الرقم: ۴۶۱، وأبو يعلی فی المسند، ۷ / ۸۵، الرقم: ۴۰۱۸، والطبراني فی المعجم الأوسط، ۲ / ۲۴۰، الرقم: ۱۸۵۷، والبيهقي فی شعب الإيمان، ۳ / ۸۱، الرقم: ۲۹۴۲، والبخاري فی التاريخ الکبير، ۱ / ۳۳۱، الرقم: ۱۰۴۶.

الحديث رقم ۱۱: أخرجه الموفق فی مناقب الإمام الأعظم أبی حنيفة، ۱ / ۳۶.

يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ، وَالدَّالُ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ وَالدَّالُ عَلَى الشَّرِّ كَمِثْلِهِ، إِنَّ اللهَ يُحِبُّ إِغَاثَةَ اللَّهْفَانِ. رَوَاهُ أَبُوْحَنِيْفَةَ

''حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہاری کسی چیز سے محبت (تمہیں اس کے بارے میں) اندھا اور بہرا کر دیتی ہے اور نیکی کی طرف راہنمائی کرنے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہوتا ہے اور برائی کی طرف راہنمائی کرنے والا برائی کرنے والے کی طرح ہوتا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ مصیبت زدہ کی مدد کرنے کو پسند فرماتا ہے۔''

١٠٥٢ / ١٢. رَوَى أَبُوْحَنِيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ عَجْرَدٍ رضي الله عنها قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: أَكْثَرُ جُنْدِ اللهِ فِي الْأَرْضِ: الْجَرَادُ لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ. رَوَاهُ أَبُوْحَنِيْفَةَ

''حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عائشہ بنت عجرد رضی اللہ عنہا کو فرماتے سنا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا ہے: زمین میں اللہ تعالیٰ کا زیادہ تعداد میں لشکر ٹڈی دَل ہے، نہ تو میں اسے کھاتا ہوں اور نہ اسے حرام ٹھہراتا ہوں۔''

الحديث رقم ١٢: أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ١ / ٧٩، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ١ / ٤٣٨، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: أبوداود في السنن، كتاب: الأطعمة، باب: في أكل الجراد، ٣ / ٣٥٧، الرقم: ٣٨١٣، وابن ماجه في السنن، كتاب: الصيد، باب: صيد الحيتان والجراد، ٢ / ١٠٧٣، الرقم: ٣٢١٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩ / ٢٥٧، وعبد الرزاق في المصنف، ٤ / ٥٣١، الرقم: ٨٧٥٧، والبزار في المسند، ٦ / ٤٧٧، الرقم: ٢٥٠٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٦ / ٢٥٦، الرقم: ٦١٤٩، وابن قانع في معجم الصحابة، ١ / ٢٨٥.

١٠٥٣ / ١٣۔ رَوَى أَبُوْ حَنِيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَا تُظْهِرَنَّ شَمَاتَةً لِأَخِيْكَ فَيُعَافِيَهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيَكَ. رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ

''حضرت ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تم اپنے بھائی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار نہ کرو اگر تم ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ اسے مصیبت سے نجات دے دے گا اور تمہیں اس مصیبت میں ڈال دے گا۔''

١٠٥٤ / ١٤۔ رَوَى أَبُوْ حَنِيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: دَعْ مَا يَرِيْبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيْبُكَ. رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ.

الحديث رقم ١٣: أخرجه الخوارزمي فی جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ١/٨٦، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي فی السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق عن رسول الله ﷺ، باب: (٥٤)، ٤/٦٦٢، الرقم: ٢٥٠٦، والطبراني فی المعجم الأوسط، ٤/١١١، الرقم: ٣٧٣٩، وفی المعجم الكبير، ٢٢/٥٣، الرقم: ١٢٧، وفی مسند الشاميين، ١/٢١٤، الرقم: ٣٨٤، والقضاعي فی مسند الشهاب، ٢/٧٧، الرقم: ٩١٧، والبيهقي فی شعب الإيمان، ٥/٣١٥، الرقم: ٦٧٧٧، والمنذري فی الترغيب والترهيب، ٣/٢١٢، الرقم: ٣٧٢٦، والخطيب البغدادي فی تاريخ بغداد، ٩/٩٥، الرقم: ٤٦٧٩۔

الحديث رقم ١٤: أخرجه السيوطی فی تبييض الصحيفة بمناقب أبي حنيفة: ٣٦، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي فی السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق عن رسول الله ﷺ، باب: (٦٠)، ٤/٦٦٨، الرقم: ٢٥١٨، والنسائي فی السنن، كتاب: الأشربة، باب: الحث على ترك الشبهات، ٨/٣٢٧، الرقم: ٥٧١١، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣/١٥٣، وابن حبان فی الصحيح، ٢/٤٩٨، الرقم: ٧٢٢، والحاكم فی المستدرك، ٢/١٦: ٤/١١٠، الرقم: ٢١٧٠، ٧٠٤٦، والدارمي فی السنن، ٢/٣١٩، الرقم: ٢٥٣٢، والبيهقي فی السنن الكبرى، ٥/٣٣٥، الرقم: ١٠٦٠١، وعبد الرزاق فی المصنف، ٣/١١٧، الرقم: ٤٩٨٤، وأبو يعلى فی المسند، ١٢/١٣٢، الرقم: ٦٧٦٢، والطبراني فی المعجم الكبير، ٣/٧٦، الرقم: ٢٧١١۔

’’حضرت ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو اس چیز کو چھوڑ دے جو تجھے شک میں ڈالے اس چیز کے لیے جو تجھے شک میں نہ ڈالے۔‘‘

۱۰۵۵ / ۱۵۔ رَوَى أَبُوْحَنِيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَا يَظُنُّ أَحَدُكُمْ أَنَّهُ يَتَقَرَّبُ إِلَى اللهِ بِأَقْرَبِ مِنْ هَذِهِ الرَّكْعَاتِ يَعْنِي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ. رَوَاهُ أَبُوْحَنِيْفَةَ

’’حضرت ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی یہ گمان نہ کرلے کہ وہ ان رکعات یعنی پانچ وقت کی فرض نمازوں سے بڑھ کر (دن کے علاوہ) کسی اور شے سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرسکتا ہے۔‘‘

۱۰۵۶ / ۱۶۔ رَوَى أَبُوْحَنِيْفَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي حَبِيْبَةَ رضی اللہ عنہ (الصَّحَابِيِّ) قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: كُنْتُ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ: يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ! مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُوْلُ اللهِ مُخْلِصًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ فَسَارَ سَاعَةً ثُمَّ عَادَ لِكَلَامِهِ، قَالَ: فَقُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ فَسَارَ سَاعَةً

الحديث رقم ۱۵: أخرجه الموفق في مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة، ۱ / ۳٦.

الحديث رقم ۱٦: أخرجه أبو يوسف في كتاب الآثار، ۱ / ۱۹۷، الرقم: ۸۹۱، وأبو نعيم في مسند الإمام أبي حنيفة، ۱ / ۱۷۵، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب: اللباس، باب: الثياب البيض، ۵ / ۲۱۹۳، الرقم: ۵٤۸۹، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: من مات لا يشرك بالله شيئا، ۱ / ۹۵، الرقم: ۹٤، وابن حبان في الصحيح، ۱ / ۳۹۲، الرقم: ۱٦۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵ / ۱٦٦، وأبو عوانة في المسند، ۱ / ۲۸، الرقم: ۳٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٦ / ۲۷٦، الرقم: ۱۰۹٦٤، والبزار في المسند، ۹ / ۳۵٤، الرقم: ۳۹۲۰.

ثُمَّ عَادَ لِكَلَامِهِ، فَقُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ فَقَالَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي الدَّرْدَاءِ. فَكَانَ أَبُوالدَّرْدَاءِ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ كُلِّ جُمُعَةٍ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَيَضَعُ إِصْبَعَهُ عَلَى أَنْفِهِ وَيَقُوْلُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي الدَّرْدَاءِ. رَوَاهُ أَبُوحَنِيْفَةَ

''حضرت ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ صحابی رسول اللہ حضرت عبداللہ بن ابی حبیبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا سو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو درداء! جو شخص اخلاص کے ساتھ یہ گواہی دیتا ہے کہ'' اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں'' تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگرچہ وہ زنا اور چوری بھی کرلے؟ آپ ﷺ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر اپنے کلام کی طرف لوٹے تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگرچہ وہ زنا اور چوری بھی کرے؟ آپ ﷺ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اگرچہ وہ زنا اور چوری ہی کیوں نہ کرے اور اگرچہ ابو درداء کی ناک خاک آلود ہی کیوں نہ ہو۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ ہر جمعۃ المبارک کو یہ حدیث حضور نبی اکرم ﷺ کے منبر کے قریب بیان فرماتے تھے اور اپنی انگلی اپنے ناک پر رکھ کر کہتے تھے اگرچہ وہ زنا اور چوری ہی کیوں نہ کرے اور اگرچہ ابو درداء کی ناک خاک آلود ہی کیوں نہ ہو۔''

فَصْلٌ فِي ثُـنَائِيَّاتِ الإِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ رضي الله عنه

﴿اِمام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی دو واسطوں کی روایات کا بیان﴾

۱۰۵۷ / ۱۷۔ رَوَى أَبُوْحَنِيْفَةَ رضي الله عنه عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه قَالَ: قَرَأَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى﴾ قَالَ: بِـلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ ﴿وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى﴾ قَالَ: بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ.

أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: ''اور اس نے اچھائی کی تصدیق کی۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (اس سے مراد) لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ کی تصدیق کرنا ہے۔ ''اور اس نے اچھائی کو جھٹلایا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (اس سے مراد) لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ کو جھٹلانا ہے۔''

۱۰۵۸ / ۱۸۔ رَوَى أَبُوْحَنِيْفَةَ رضي الله عنه عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ، أُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ. أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس سے علم کے بارے میں سوال کیا گیا اور اس نے (جانتے ہوئے بھی اسے) چھپایا تو قیامت کے دن اسے آگ کی لگام دی جائے گی۔''

الحديث رقم ۱۷: أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ۱ / ۹۵۔

الحديث رقم ۱۸: أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ۱ / ۹۶، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب: العلم عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ماجاء في كتمان العلم، ۵ / ۲۹، الرقم: ۲٦٤۹، وأبوداود في السنن، كتاب: العلم، باب: كراهية منع العلم، ۳ / ۳۲۱، الرقم: ۳٦۵۸، وابن ماجه في السنن، كتاب: المقدمة، باب: من سئل عن علم فكتمه، ۱ / ۹۷، الرقم: ۲٦٤۔

١٠٥٩ / ١٩۔ رَوَى أَبُوحَنِيْفَةَ ﷜ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ ﷜ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كُلُّ مَعْرُوْفٍ فَعَلْتَهُ إِلَى غَنِيٍّ أَوْ فَقِيْرٍ صَدَقَةٌ.

أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ.

''حضرت جابر ﷜ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نیکی جسے تم خواہ امیر کے ساتھ کرو یا غریب کے ساتھ کرو وہ صدقہ ہے۔''

١٠٦٠ / ٢٠۔ رَوَى أَبُوحَنِيْفَةَ ﷜ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَرِيْضَةٌ. قُلْتُ: فَمَنْ تَرَكَهُ كُفْرٌ؟ قَالَ: لَا. أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کرتے ہوئے فرمایا: نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا فرض ہے۔ (راوی کہتے ہیں) میں نے پوچھا: کیا اس کو ترک کرنا کفر ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔''

١٠٦١ / ٢١۔ رَوَى أَبُوحَنِيْفَةَ ﷜ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ عَبْدِ

الحديث رقم ١٩: أخرجه الخوارزمى فى جامع المسانيد للإمام أبى حنيفة، ١/٩٦، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: أبويعلى فى المسند، ٤/٦٦، الرقم: ٢٠٨٥، والبزار فى المسند، ٥/٢٥، الرقم: ١٥٨٢، والديلمى فى الفردوس بمأثور الخطاب، ٣/٢٤٨، الرقم: ٤٧٢٩۔

الحديث رقم ٢٠: أخرجه الخوارزمى فى جامع المسانيد للإمام أبى حنيفة، ١/٩٦، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: مسلم فى الصحيح، ١/٤٩٨، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: استحباب صلاة الضحى، الرقم: ٧٢٠، والترمذى فى السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى صنائع المعروف، ٤/٣٣٩، الرقم: ١٩٥٦، وأبوداود فى السنن، كتاب: الصلاة، باب: صلاة الضحى، ٢/٢٦، الرقم: ١٢٨٥۔

الحديث رقم ٢١: أخرجه الخوارزمى فى جامع المسانيد للإمام أبى حنيفة، ١/٩٨، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن ماجه فى السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر التوبة، ٢/١٤٢٠، الرقم: ٤٢٥٢، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١/٣٧٦، وابن حبان فى الصحيح، ٢/٣٧٧، الرقم: ٦١٢۔

اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ النَّدَمُ تَوْبَةٌ. أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ سے روایت ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (گناہ پر) نادم ہونا ہی توبہ ہے۔''

١٠٦٢ / ٢٢. رَوَى أَبُوْحَنِيْفَةَ ﷺ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الْبِرُّ لَا يُبْلَى وَالإِثْمُ لَا يُنْسَى.

أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نیکی کبھی پرانی نہیں ہوتی (کہ اس کا اجر مل کر رہتا ہے) اور گناہ کبھی بھلایا نہیں جاتا (اس کا بھی مواخذہ ہوتا ہے)۔''

١٠٦٣ / ٢٣. رَوَى أَبُوْحَنِيْفَةَ ﷺ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ.

١٠٦٤ / ٢٤. وَرَوَى أَبوحَنِيْفَةَ ﷺ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ.

الحديث رقم ٢٢: أخرجه الخوارزمى فى جامع المسانيد للإمام أبى حنيفة، ١/ ٩٩، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البيهقى فى كتاب الزهد الكبير، ٢/ ٢٧٧، الرقم: ٧١٠، وابن راشد فى الجامع، ١١/ ١٧٨، والديلمى فى مسند الفردوس، ٢/ ٣٣، الرقم: ٢٢٠٣.

الحديث رقم ٢٣/ ٢٤: أخرجه الخوارزمى فى جامع المسانيد للإمام أبى حنيفة، ١/ ٩٩، ١٠٣، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخارى فى الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: ما يكره من النياحة على الميت، ١/ ٤٣٤، الرقم: ١٢٢٩، ومسلم فى الصحيح، المقدمة، باب: تغليظ الكذب على رسول الله ﷺ، ١/ ١٠، الرقم: ٣، والترمذي فى السنن، كتاب: العلم عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فى تعظيم الكذب على رسول الله ﷺ، ٥/ ٣٥، الرقم: ٢٦٥٩.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔‘‘

ایک دوسری روایت میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

١٠٦٥ / ٢٥. رَوَى أَبُوْحَنِيْفَةَ رضی الله عنه عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ، وَمَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِي بِقِيَامِ اللَّيْلِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّ خِيَارَ أُمَّتِي لَنْ يَّنَامُوْا إِلَّا قَلِيْلًا. أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت جبرائیل علیہ السلام ہمیشہ ہمسایہ (کے حقوق) کے بارے میں مجھے وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ عنقریب اسے وارث بنا دیں گے، اور جبرائیل مجھے رات کی عبادت کی وصیت کرتے رہے حتی کہ میں نے گمان کیا کہ میرے (نیک و صالح) بہترین امتی رات کو کم ہی سوئیں گے۔‘‘

١٠٦٦ / ٢٦. رَوَى أَبُوْحَنِيْفَةَ رضی الله عنه عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَشْكُرُ اللهَ مَنْ لَا يَشْكُرُ

الحديث رقم ٢٥: أخرجه الخوارزمى فى جامع المسانيد للإمام أبى حنيفة، ١ / ١٠٠، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخارى فى الصحيح، كتاب: الأدب، باب: الوصاة بالجار، ٥ / ٢٢٣٩، الرقم: ٥٦٦٨، ومسلم فى الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، ٤ / ٢٠٢٥، الرقم: ٢٦٢٥، والترمذى، فى السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ملجاء فى حق الجوار، ٤ / ٣٣٢، الرقم: ١٩٤٢.

الحديث رقم ٢٦: أخرجه الخوارزمى فى جامع المسانيد للإمام أبى حنيفة، ١ / ١٠٩، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم. والترمذى فى السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ ، باب: ماجاء فى الشكر لمن أحسن إليك، ٤ / ٣٣٩، الرقم: ١٩٥٤، وأبوداود فى السنن، كتاب: الأدب، باب: فى شكر المعروف، ٤ / ٢٥٥، الرقم: ٤٨١١، وابن حبان فى الصحيح، ٨ / ١٩٨، الرقم: ٣٤٠٧.

النَّاسَ. أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔''

۱۰۶۷ / ۲۷۔ رَوَى أَبُوحَنِيْفَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ لَاحِقِ بْنِ الْعِيْزَارِ الْيَمَانِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ قَالَ: ﴿اسْتَغْفِرُ اللهَ الْعَظِيْمَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾ غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا سَلَفَ مِنْ جُرْمِهِ إِنْ كَانَ مُخْلِصًا. أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ.

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے پڑھا: ﴿اَسْتَغْفِرُ اللهَ الْعَظِيْمَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾ ''میں، اللہ بلند و برتر سے مغفرت طلب کرتا ہوں وہ ذات جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا، سب کو اپنی تدبیر سے قائم رکھنے والا ہے؟'' اگر اس نے اخلاص (سے یہ پڑھا تو) اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ گناہ بخش دے گا۔''

۱۰۶۸ / ۲۸۔ رَوَى أَبُوْحَنِيْفَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّكْسَكِيِّ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ: إِنِّي لَا أَسْتَطِيْعُ أَنْ أَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ فَعَلِّمْنِي مَا يُجْزِيْنِي عَنْهُ، فَقَالَ لَهُ: قُلْ: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ. فَقَالَ: هَذَا لِرَبِّي عزوجل فَمَا لِي: فَقَالَ:

الحديث رقم ۲۷: أخرجه الخوارزمی فی جامع المسانيد للإمام أبی حنيفة، ۱ / ۱۱۱۔

الحديث رقم ۲۸: أخرجه الخوارزمی فی جامع المسانيد للإمام أبی حنيفة، ۱ / ۱۱۷، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الدار قطنی فی السنن، ۱: ۳۱٤، الرقم: ۲، والبيهقی فی السنن الكبری، ۲: ۳۸۱، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٦ / ۱۰۰، الرقم: ۲۹۷۹۷۔

قُلْ اَللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَاغْفِرْلِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي.

أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ.

”حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کیا: میں قرآن سیکھنے کی استطاعت نہیں رکھتا لہٰذا آپ مجھے وہ (کلمات) سکھائیں جو میرے لیے اس کے قائم مقام ہو جائیں۔ پس آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: تو کہا کر ﴿سُبْحَانَ اللهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَ اللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ﴾ ”اللہ پاک ہے، اللہ کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور قدرت و طاقت صرف اللہ عظیم و برتر کی مشیت سے ہی ہے۔“ اس نے عرض کیا: یہ (کلماتِ حمد تو) میرے رب کے لئے ہوگئے تو میرے لیے کیا ہے؟ پس آپ ﷺ نے فرمایا: تو کہا کر ﴿اَللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَاغْفِرْلِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي﴾ ”اے اللہ! تو مجھ پر رحم فرما اور مجھے بخش دے اور مجھے ہدایت عطا کر، مجھے رزق سے نواز اور عافیت عطا فرما۔“

١٠٦٩ / ٢٩۔ رَوَى أَبُوْحَنِيْفَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿عَسَى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُوْدًا﴾ [الإسراء، ١٧: ٧٩] قَالَ: الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الشَّفَاعَةُ، يُعَذِّبُ اللهُ تَعَالَى قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْإِيْمَانِ بِذُنُوْبِهِمْ ثُمَّ يُخْرِجُهُمْ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَيُؤْتَى بِهِمْ نَهَرًا يُقَالُ لَهُ الْحَيْوَانُ، فَيَغْتَسِلُوْنَ فِيْهِ ثُمَّ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ. فَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ، ثُمَّ يَطْلُبُوْنَ مِنَ اللهِ تَعَالَى فَيُذْهِبُ عَنْهُمْ ذَلِكَ الإِسْمَ. أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ.

الحديث رقم ٢٩: أخرجه الخوارزمی فی جامع المسانيد للإمام أبی حنيفة، ١/ ١٤٧، ١٤٨، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم مختصراً منهم: البخاری فی الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: صفة الجنة والنار، ٥/ ٢٤٠١، الرقم: ٦١٩٨، وأبو داود فی السنن، كتاب: السنة، باب: فی الشفاعة، ٤/ ٢٣٦، الرقم: ٤٧٤٠، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤/ ٤٣٤.

’’حضرت ابوسعید خدری ﷺ حضور ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بارے میں روایت کرتے ہیں: ’’یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا (یعنی وہ مقامِ شفاعتِ عظمیٰ جہاں جملہ اوّلین و آخرین آپ ﷺ کی طرف رجوع اور آپ کی حمد کریں گے)۔‘‘ آپ ﷺ نے فرمایا: مقامِ محمود سے مراد شفاعت ہے، اللہ تعالیٰ اہل ایمان میں سے ایک قوم کو ان کے گناہوں کے سبب عذاب دے گا، پھر انہیں محمد ﷺ کی شفاعت کے واسطہ سے (جہنم سے) نکالے گا تو انہیں نہرِ حیات پر لایا جائے گا۔ پس وہ اس میں غسل کر کے جنت میں داخل ہوں گے تو (وہاں) انہیں جہنمی کے نام سے پکارا جائے گا، پھر وہ اللہ تعالیٰ سے (اس نام کے خاتمہ کی) گزارش کریں گے تو وہ ان سے اس نام کو بھی ختم کر دے گا۔‘‘

١٠٧٠ / ٣٠۔ رَوَى أَبُوْحَنِيْفَةَ ﷺ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُمَجِّسَانِهِ، قِيْلَ: فَمَنْ مَاتَ صَغِيْرًا يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: اَللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ. أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ.

’’حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر پیدا ہونے والا بچہ (اصل) فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین اسے یہودی، عیسائی اور مجوسی بنا دیتے ہیں۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! جو بچپن میں ہی فوت ہو جاتا ہے (اس کا معاملہ کیا ہو گا)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ جاننے والا ہے جو وہ (دنیا میں رہ کر) کرنے والے تھے۔‘‘

١٠٧١ / ٣١۔ رَوَى أَبُوْحَنِيْفَةَ ﷺ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ

الحديث رقم ٣٠: أخرجه الخوارزمی فی جامع المسانيد للإمام أبی حنيفة، ١/١٨٨، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاری فی الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: ما قبل فی أولاد المشركين، ١/٤٦٥، الرقم: ١٣١٩، ومسلم فی الصحيح، كتاب: القدر، باب: معنی كل مولود يولد على الفطرة، ٤/٢٠٤٧، الرقم: ٢٦٥٨، والترمذی فی السنن، كتاب: القدر عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء كل مولود يولد على الفطرة، ٤/٤٤٧، الرقم: ٢١٣٨۔

الحديث رقم ٣١: أخرجه الخوارزمی فی جامع المسانيد للإمام أبی حنيفة، ١/١٨٩، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذی فی السنن، ←

الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللهِ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ﴾ [الحجر، ١٥:٧٥] أَيِ الْمُتَفَرِّسِيْنَ. أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے پھر آپ ﷺ نے آیت مبارکہ تلاوت کی: ''بیشک اس میں اہلِ فراست کے لئے نشانیاں ہیں۔''

١٠٧٢ / ٣٢۔ رَوَى أَبُوْحَنِيْفَةَ رضي الله عنه عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ جَعَلَ الشِّفَاءَ فِي أَرْبَعَةٍ: الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ وَالْحِجَامَةِ وَالْعَسَلِ وَمَاءِ السَّمَاءِ. أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے چار چیزوں میں شفاء رکھی ہے: سیاہ دانہ (یعنی کلونجی)، پچھنے لگوانا (یعنی سرجری)، شہد اور بارش کا پانی۔''

١٠٧٣ / ٣٣۔ رَوَى أَبُوْحَنِيْفَةَ رضي الله عنه عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوْسَى عَنْ أَبِيْهِ أَبِي مُوْسَى عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُمَّتِي أُمَّةٌ مَرْحُوْمَةٌ عَذَابُهَا بِأَيْدِيْهَا فِي الدُّنْيَا أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ.

''حضرت ابوموسیٰ عامر بن عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ

.... كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: من سورة الحجر، ٥/٢٩٨، الرقم: ٣١٢٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٢٣، الرقم: ٧٨٤٣، والقضاعي في مسند الشهاب، ١/٣٨٧، الرقم: ٦٦٣۔

الحديث رقم ٣٢: أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ١/١٨٩۔

الحديث رقم ٣٣: أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ١/١٩٥، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢٩٤، الرقم: ٩٧٤، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٩٠، الرقم: ٥٣٧، والبخاري في التاريخ الكبير، ١/٣٨، الرقم: ٦٠۔

نے فرمایا: میری امت رحمت سے نوازی جانے والی امت ہے، اس کا عذاب دنیا اپنے ہاتھوں سے ہو گا۔‘‘

١٠٧٤ / ٣٤۔ رَوَى أَبُوْحَنِيْفَةَ ﷺ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًا وَاحِدٍ. أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کافر سات آنتوں میں (کھانا) بھرتا ہے اور مومن ایک آنت میں۔‘‘

١٠٧٥ / ٣٥۔ رَوَى أَبُوْحَنِيْفَةَ ﷺ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ مُسْلِمِ بْنِ كَيْسَانَ الْمُلَائِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يُجِيْبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوْكِ وَيَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ. أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ خادم و غلام کی دعوت بھی قبول فرماتے تھے، مریض کی عیادت کیا کرتے اور دراز گوش (یعنی گدھے) کی سواری کیا کرتے تھے۔‘‘

الحديث رقم ٣٤: أخرجه الخوارزمى فى جامع المسانيد للإمام أبى حنيفة، ١/١٩٥، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخارى فى الصحيح، كتاب: الأطعمة، باب: المؤمن يأكل فى معى واحد، ٥/٢٠٦١، الرقم: ٥٠٧٨۔ ٥٠٧٩، والترمذى فى السنن، كتاب: الأطعمة عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء أن المؤمن يأكل فى معى واحد والكافر يأكل فى سبعة أمعاء، ٤/٢٦٦، الرقم: ١٨١٨، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الأشربة، باب: المؤمن يأكل فى معى واحد والكافر يأكل فى سبعة أمعاء، ٣/١٦٣١، الرقم: ٢٠٦٠۔

الحديث رقم ٣٥: أخرجه الخوارزمى فى جامع المسانيد للإمام أبى حنيفة، ١/٧٧، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي فى السنن، كتاب: الجنائز عن رسول الله ﷺ، ٣/٣٣٧، الرقم: ١٠١٧، وابن ملجه فى السنن، كتاب: الزهد، باب: البراءة من الكبر والتواضع، ٢/١٣٩٨، الرقم: ٤١٧٨، وأبو يعلى فى المسند، ٧/٢٣٨، الرقم: ٤٢٤٣۔

١٠٧٦ / ٣٦. رَوَى أَبُو حَنِيْفَةَ رضي الله عنه عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْرَفُ بِرِيْحِ الطِّيْبِ إِذا أَقْبَلَ بِاللَّيْلِ.

أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے روایت کرتے ہوئے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ جب رات کوتشریف لاتے تو (فضا میں) خوشبو کے پھیلنے سے آپ ﷺ کی پہچان ہوتی۔''

١٠٧٧ / ٣٧. رَوَى أَبُوْ حَنِيْفَةَ رضي الله عنه عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَلَنْسُوَةٌ شَامِيَّةٌ بَيْضَاءُ.

أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی سفید شامی ٹوپی تھی۔''

١٠٧٨ / ٣٨. رَوَى أَبُو حَنِيْفَةَ رضي الله عنه عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي

الحديث رقم ٣٦: أخرجه الخوارزمى فى جامع المسانيد للإمام أبى حنيفة، ١/ ٩٨، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:ابن أبى شيبة فى المصنف، ٥/ ٣٠٤، الرقم: ٢٦٣٢، والدارمى فى السنن، ١/ ٤٥، الرقم: ٦٥، وابن سعد فى الطبقات الكبرى، ١/ ٣٩٩.

الحديث رقم ٣٧: أخرجه الخوارزمى فى جامع المسانيد للإمام أبى حنيفة، ١/ ١٩٨.

الحديث رقم ٣٨: أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ٢/ ٢، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب: البيوع عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في التجار وتسمية النبي ﷺ، ٣/ ٥١٥، الرقم: ١٢٠٩، والدارمي في السنن، ٢/ ٣٢٢، الرقم: ٢٥٣٩، والدارقطني في السنن، ٣/ ٧، الرقم: ١٧- ١٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤/ ٥٥٥، الرقم: ٢٣٠٨٨-٢٣٠٨٩، والحاكم في المستدرك، ٢/ ٧، الرقم: ←

سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم أَنَّهُ قَالَ: التَّاجِرُ الصَّدُوقُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ يَومَ الْقِيَامَةِ. أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سچا (ایمان دار) تاجر قیامت کے دن انبیاء کرام، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ (ان کی رفاقت وصحبت میں) ہوگا۔''

------ ۲۱٤۲، وعبد بن حميد في المسند، ۱/۲۹۹، الرقم، ۹٦٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/۲٦٦، الرقم: ۱۰۱۹٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲/۸٦، الرقم: ۱۲۳۰، ٤/۲۲۱، الرقم: ٤۸٥٥، والطبراني عن ابن عمر رضي الله عنهما في المعجم الأوسط، ۷/۲٤۳، الرقم: ۷۳۹٤۔

فَصْلٌ فِي ثُــلَاثِيَاتِ الإِمَامِ الْبُخَارِيِّ رضی اللہ عنہ

﴿اِمام بخاری رضی اللہ عنہ سے مروی تین واسطوں کی روایات کا بیان﴾

١٠٧٩ / ٣٩۔ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ يَقُلْ عَلَيَّ مَالَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو میرے متعلق ایسی بات کہے جو میں نے نہ کہی ہو تو وہ جہنم کے اندر اپنا ٹھکانہ تیار رکھے۔‘‘

١٠٨٠ / ٤٠۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہ

الحديث رقم ٣٩: أخرجه البخارى في الصحيح، كتاب: العلم، باب: إثم من كذب على النبي ﷺ، ١/ ٥٢، الرقم: ١٠٩، وابن ماجه عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ فى السنن، المقدمة، باب: التغليظ فى الكذب على رسول الله ﷺ، ١/ ١٣، الرقم: ٣٤، وابن حبان عن أبى هريرة رضی اللہ عنہ فى الصحيح، ١/ ٢١٠، الرقم: ٢٨، والحاكم عن أبي قتادة رضی اللہ عنہ فى المستدرك، ١/ ١٩٤، الرقم: ٣٧٩، وَقَالَ الحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وأحمد بن حنبل عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فى المسند ، ١/ ٦٥، الرقم: ٤٦٩، والبيهقى فى السنن الكبرى، ١٠/ ١١٢، والشافعى فى المسند، ١/ ٢٣٩، وابن أبي شيبة فى المصنف، ٥/ ٢٩٦، الرقم: ٢٦٢٤٩، والبزار فى المسند، ٦/ ٣١، الرقم: ٢١٠٠، والشاشى فى المسند، ١/ ٢٤٩، الرقم: ٢١٥، والطيالسى فى المسند، ١/ ١٤، الرقم: ٨٠، وأبويعلى فى المسند، ١٠/ ٥٠٦، الرقم: ٦١٢٣، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١/ ١٧١، الرقم: ٤٢٦.

الحديث رقم ٤٠: أخرجه البخارى في الصحيح، أبواب: سترة المصلي، باب: قدر كم ينبغي أن تكون بين المصلي والسترة، ١/ ١٨٨، الرقم: ٤٧٥، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الصلاة باب: دنو المصلى من السترة، ١/ ٣٦٤، الرقم: ٥٠٨۔ ٥٠٩، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤/ ٥٤، وأبوعوانة فى المسند، ١/ ٣٩٤، الرقم: ١٤٣٦: ٢/ ٥٦، وابن حبان فى الصحيح، ٥/ ٥٨، الرقم:١٧٦٢، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٢/ ٢٧٢، الرقم: ٣٢٨٧۔

قَالَ: كَانَ جِدَارُ الْمَسْجِدِ. عِنْدَ الْمِنْبَرِ مَا كَادَتْ الشَّاةُ تَجُوْزُهَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت یزید بن ابی عبید سے روایت ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسجد کی دیوار منبر کے اتنا قریب تھی کہ جس میں سے بکری نہ گزر سکے۔''

١٠٨١ / ٤١۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: كُنْتُ آتِي مَعَ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضی اللہ عنہ، فَيُصَلِّي عِنْدَ الْأُسْطُوَانَةِ الَّتِي عِنْدَ الْمُصْحَفِ فَقُلْتُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ، أَرَاكَ تَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَ هَذِهِ الْأُسْطُوَانَةِ قَالَ: فَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَهَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت یزید بن ابی عبید سے روایت ہے کہ میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے ساتھ آکر ستون کے پاس نماز پڑھتا جو مصحف کے پاس ہے۔ میں نے عرض کیا: اے ابومسلم! میں دیکھتا ہوں کہ آپ اس ستون کے پاس نماز پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کے پاس خاص طور پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔''

١٠٨٢ / ٤٢۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ

الحديث رقم ٤١: أخرجه البخارى في الصحيح، أبواب: سترة المصلي، باب: الصلاة إلى الأسطوانة، ١/١٨٩، الرقم: ٤٨٠، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: دنو المصلى من السترة، ١/٣٦٤، الرقم: ٥٠٩، وابن ماجه فى السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ماجاء فى توطين المكان في المسجد يصلي فيه، ١/٤٥٩، الرقم: ١٤٣٠، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤/٤٨، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٢/٢٧١، الرقم: ٣٢٨٤۔

الحديث رقم ٤٢: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: مواقيت الصلاة، باب: وقت المغرب وقال عطاء يجمع المريض بين المغرب والعشاء، ١/٢٠٥، الرقم: ٥٣٦، والترمذى فى السنن، كتاب: الصلاة عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: ماجاء فى وقت المغرب، ١/٣٠٤، الرقم: ١٦٤، وأبو داود فى السنن، كتاب: الصلاة، باب: فى وقت المغرب، ١/١١٣، الرقم: ٤١٧، وابن ماجه، فى السنن، كتاب: الصلاة، باب: ←

عَنْ سَلَمَةَ ﷺ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ المَغْرِبَ إِذَا تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت یزید بن ابی عبید سے روایت ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع ﷺ نے فرمایا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز مغرب پڑھا کرتے تھے جب کہ سورج پردے میں ہو جاتا۔''

١٠٨٣ / ٤٣۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ ﷺ قَالَ: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ أَنْ أَذِّنْ فِي النَّاسِ أَنَّ مَنْ كَانَ أَكَلَ فَلْيَصُمْ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ، فَإِنَّ الْيَوْمَ عَاشُوْرَاءَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت سلمہ بن اکوع ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے قبیلہ اسلم کے ایک شخص کو لوگوں میں یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ جس نے جو کچھ کھالیا ہے تو وہ باقی دن کا

...... وقت صلاة المغرب، ١ / ٢٢٥، الرقم: ٦٨٨، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤ / ٥٤، والبيهقى فى السنن الكبرى، ١ / ٣٦٩، الرقم: ١٦٠٣، والطحاوى فى شرح معانى الآثار، ١ / ١٥٤، وأبوعوانة فى المسند، ١ / ٣٠١، الرقم: ١٠٦٣، والبغوى فى شرح السنة، الرقم: ٣٧٢۔

الحديث رقم ٤٣: أخرجه البخارى في الصحيح، كتاب: الصوم، باب: صيام يوم عاشوراء، ٢ / ٧٠٥، الرقم: ١٩٠٣، وفي باب: إذا نوى بالنهار صوما، ٢ / ٦٧٩، الرقم: ١٨٢٤، وفى كتاب: التمني، باب: ملكان يبعث النبي ﷺ من الأمراء والرسل واحدًا بعدُ واحدٍ، ٦ / ٢٦٥١، الرقم: ٦٨٣٧، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الصيام ، باب: من أكل فى عاشوراء فليكف بقية يومه، ٢ / ٧٩٨، الرقم: ١١٣٥، والنسائى فى السنن، كتاب: الصيام، باب: أذا لم يجمع من الليل هل يصوم ذلك اليوم من التطوع، ٤ / ١٩٢، الرقم: ٢٣٢١، وابن حبان فى الصحيح، ٨ / ٣٨٤، الرقم: ٣٦١٩، والدارمى فى السنن، ٢ / ٣٦، الرقم: ١٧٦١، والحاكم فى المستدرك، ٣ / ٦٠٨، الرقم: ٦٢٥٣، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤ / ٤٧، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٤ / ٢٢٠، الرقم: ٧٨٢٤، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٢ / ٣١٢، الرقم: ٩٣٦٧۔

روزہ رکھے (یعنی بقیہ دن روزہ دار کی طرح گزارے) اور جس نے کچھ نہیں کھایا وہ (آج) روزہ رکھے کیونکہ آج عاشورہ کا دن ہے۔''

١٠٨٤ / ٤٤۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ ﷺ قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ، فَقَالُوْا: صَلِّ عَلَيْهَا، فَقَالَ: هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ: قَالُوْا : لَا، قَالَ: فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا، قَالُوْا: لَا، فَصَلَّى عَلَيْهِ، ثُمَّ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ أُخْرَى، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، صَلِّ عَلَيْهَا، قَالَ: هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ، قِيْلَ: نَعَمْ، قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوْا: ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ، فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ أُتِيَ بِالثَّالِثَةِ، فَقَالُوْا: صَلِّ عَلَيْهَا، قَالَ: هَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوْا: لَا، قَالَ: فَهَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ، قَالُوْا: ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ، قَالَ: صَلُّوْا عَلَى صَاحِبِكُمْ، قَالَ أَبُوْقَتَادَةَ: صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَعَلَيَّ دَيْنُهُ، فَصَلَّى عَلَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت سلمہ بن اکوع ﷺ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ ایک جنازہ لایا گیا اور عرض کی گئی کہ اس پر نماز جنازہ پڑھیے۔

الحديث رقم ٤٤: أخرجه البخارى في الصحيح، كتاب: الحوالات، باب: إن إحال دين الميت على رجل جاز، ٢ / ٧٩٩، الرقم: ٢١٦٨، وفى كتاب: الكفالة، باب: من تكفل عن ميت دينا، فليس له يرجع، ٢ / ٨٠٣، الرقم: ٢١٧٣، وفى كتاب: النفقات، باب: قول النبي ﷺ: من ترك كلاًّ أوضياعاً فإليّ، ٥ / ٢٠٥٤، الرقم: ٥٠٥٦، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الفرائض، باب: من ترك مالا فلورثته، ٣ / ١٢٣٧، الرقم: ١٦١٩، والترمذى فى السنن، كتاب: الجنائز عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى الصلاة على المديون، ٣ / ٣٨٨، الرقم: ١٠٧٠، وَقَالَ أبُو عيسى: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، والنسائى فى السنن الكبرى، ١ / ٦٣٧، الرقم: ٢٠٨٩، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٣٨٠، الرقم: ٨٩٣٧، والبغوى فى شرح السنة، الرقم: ٢١٥٣، وابن حبان فى الصحيح، ٧ / ٣٢٩، الرقم: ٣٠٥٩، وابن الجارود فى المنتقى، ١ / ٢٨٠، الرقم: ١١١١، وأبوعوانة فى المسند، ٣ / ٤٤٣، الرقم: ٥٦٢٤، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٦ / ٧٢، الرقم: ١١١٧٧.

آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اس پر قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: نہیں آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اس نے کچھ (ترکہ) چھوڑا ہے؟ عرض کیا: نہیں۔ سو آپ ﷺ نے اس پر نماز (جنازہ) پڑھی پھر دوسرا جنازہ آیا اور صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس پر نماز (جنازہ) پڑھیئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اس پر قرض ہے؟ عرض کیا: ہاں، فرمایا: کیا اس نے کچھ چھوڑا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: تین دینار (چھوڑے ہیں) سو اس پر آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔ پھر تیسرا جنازہ لایا گیا اور عرض کیا گیا: اس پر نماز (جنازہ) پڑھیے۔ فرمایا: کیا اس نے کچھ (ترکہ) چھوڑا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: نہیں فرمایا: کیا اس پر قرض ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: تین دینار (قرض ہیں) فرمایا: تم اپنے ساتھی پر نماز (جنازہ) پڑھ لو۔ حضرت ابو قتادہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس پر نماز پڑھیئے اور اس کا قرض میں ادا کروں گا۔ سو آپ ﷺ نے اس پر بھی نماز جنازہ پڑھی۔‘‘

۱۰۸۵ / ۴۵۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ ثُمَّ عَدَلْتُ إِلَى ظِلِّ الشَّجَرَةِ، فَلَمَّا خَفَّ النَّاسُ قَالَ: يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ أَلَا تُبَايِعُ، قَالَ: قُلْتُ: قَدْ بَايَعْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: وَأَيْضًا. فَبَايَعْتُهُ الثَّانِيَةَ، فَقُلْتُ لَهُ:يَا أَبَا مُسْلِمٍ، عَلَى أَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تُبَايِعُوْنَ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: عَلَى الْمَوْتِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے

الحديث رقم ٤٥: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الجهاد، باب: البيعة في الحرب أن لا يفروا، وقال بعضهم: على الموت، ٣ / ١٠٨١، الرقم: ٢٨٠٠، وفى كتاب: المغازى، باب: غزوة الحديبية، ٤ / ١٥٢٩، الرقم: ٣٩٣٦، وفى كتاب: الأحكام، باب: كيف يبايع الإمام الناس، ٦ / ٢٦٣٤، الرقم: ٦٧٨٠، وفى باب: مَنْ بايع مرتين، ٦ / ٢٦٣٥، الرقم: ٦٧٨٢، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: استحباب مبايعة الإمام الجيش عند إرادة القتال، ٣ / ١٤٨٣، الرقم: ١٨٦٠، وفى كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة ذى قردٍ وغيرها، ٣ / ١٤٣٤، الرقم: ١٨٠٧، والترمذى فى السنن، كتاب: السير عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى بيعة النبى ﷺ، ٤ / ١٥٠، الرقم: ١٥٩٢، وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، والنسائى فى السنن، كتاب: البيعة، باب: البيعة على الموت، ٧ / ١٤١، الرقم: ٤١٥٩، وأحمد حنبل فى المسند، ٤ / ٤٧، ٤٩۔

بیعت کر لی۔ پھر میں ایک درخت کے سائے میں چلا گیا۔ جب بھیڑ کم ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابن اکوع! کیا تم بیعت نہیں کرتے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں تو بیعت کر چکا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا دوبارہ سہی، سو میں نے دوسری دفعہ بھی بیعت کر لی۔ تو میں نے ان سے پوچھا: اے ابومسلم! آپ حضرات نے اس روز کس بات پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے فرمایا: (غلامی رسول ﷺ میں) موت پر۔''

١٠٨٦ / ٤٦۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ، مَا هَذِهِ الضَّرْبَةُ ؟ فَقَالَ: هَذِهِ ضَرْبَةٌ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ: أُصِيبَ سَلَمَةُ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَنَفَثَ فِيْهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ، فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت یزید بن ابی عبید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی پر زخم کا نشان دیکھا تو پوچھا: اے ابومسلم! یہ نشان کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ زخم مجھے غزوۂ خیبر میں آیا تھا۔ لوگ تو یہ کہنے لگے تھے سلمہ کا آخر وقت آ پہنچا ہے لیکن میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ سو آپ ﷺ نے اس (زخم) پر تین مرتبہ دم کیا تو مجھے اب تک کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔''

١٠٨٧ / ٤٧۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ

الحديث رقم ٤٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غزوة خيبر، ٤ / ١٥٤١، الرقم: ٣٩٦٩، وأبو داود في السنن، كتاب: الطب، باب: كيف الرقى، ٤ / ١٢، الرقم: ٣٨٩٤، والبغوي في شرح السنة، الرقم: ٣٨٠٦.

الحديث رقم ٤٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الديات، باب: إذا قتل نفسه خطأ فلا دية له، ٦ / ٢٥٢٥، الرقم: ٦٤٩٦، وفي كتاب: المغازي، باب: غزوة خيبر، ٤ / ١٥٣٧، الرقم: ٣٩٦٠، وفي كتاب: الأدب، باب: مايجوز من الشعر والرجز والحداء ومايكره منه، ٥ / ٢٢٧٧، الرقم: ٥٧٩٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير باب: غزوة ذي قَرَدٍ، ٣ / ١٤٢٧۔ ١٤٢٨، الرقم: ١٨٠٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤ / ٤٧، وأبو عوانة في المسند، ٤ / ٣١٤، الرقم: ٦٨٣١۔

سَلَمَةَ رضی الله عنه قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: أَسْمِعْنَا يَا عَامِرُ مِنْ هُنَيَّاتِكَ فَحَدَا بِهِمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : مَنِ السَّائِقُ قَالُوْا: عَامِرٌ، فَقَالَ: رَحِمَهُ اللهُ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلَّا أَمْتَعْتَنَا بِهِ، فَأُصِيبَ صَبِيْحَةَ لَيْلَتِهِ، فَقَالَ: الْقَوْمُ: حَبِطَ عَمَلُهُ، قَتَلَ نَفْسَهُ، فَلَمَّا رَجَعْتُ وَهُمْ يَتَحَدَّثُوْنَ أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ، فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي، زَعَمُوْا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ فَقَالَ: كَذَبَ مَنْ قَالَهَا، إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ اثْنَيْنِ، إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ وَأَيُّ قَتْلٍ يَزِيْدُهُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت سلمہ بن اکوع روایت فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ غزوہ خیبر کی طرف نکلے تو لوگوں میں سے ایک نے کہا: اے عامر! کیا آپ ہمیں اپنے اشعار نہیں سنائیں گے؟ چنانچہ انہوں نے اشعار سنائے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ہانکنے والا کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: عامر بن اکوع ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ہمیں ان سے اور فائدہ اٹھالینے دیتے۔ سو اسی رات کی صبح کو وہ موت کی آغوش میں چلے گئے۔ تو لوگوں نے کہا اس کے عمل ضائع ہوگئے کیونکہ اس نے اپنے آپ کو خود قتل کیا ہے۔ جب میں واپس لوٹا تو لوگ یہی باتیں کررہے تھے کہ عامر کے عمل ضائع ہوگئے ہیں۔ سو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کیا: یا نبی اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، لوگوں کا یہ خیال ہے کہ عامر کے اعمال ضائع ہوگئے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے یہ کہا غلط کہا ہے۔ اس کے لیے تو دوگنا اجر ہے وہ تو مشقت اٹھانے والا مجاہد ہے۔ اس کے قتل سے بہتر کس کی موت ہے۔“

۱۰۸۸ / ۴۸۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ: أَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ

الحديث رقم ٤٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجهاد، باب: من رأى العدو فنادى بأعلى صوته ياصباحاه حتى يسمع الناس، ٣/ ١١٠٦، الرقم: ٢٨٧٦، وفى كتاب: المغازى، باب: غزوة ذاتِ القردِ، ٤/ ١٥٣٦، الرقم: ٣٩٥٨، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة ذى قَرَدٍ وغيرها، ٣/ ١٤٣٢۔ ١٤٣٨، الرقم: ١٨٠٦، وابن حبان فى الصحيح، ١٦/ ١٣٣، الرقم: ٧١٧٣، والنسائى فى السنن الكبرى، ٦/ ٢٤٣، الرقم: ١٠٨١٤، وأحمد بن حنبل فى ←

سَلَمَةَ رضی الله عنه أَنَّهُ أَخْبَرَهُ قَالَ: خَرَجْتُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ ذَاهِبًا نَحْوَ الْغَابَةِ، حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِثَنِيَّةِ الْغَابَةِ لَقِيَنِي غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَوْفٍ، قُلْتُ: وَيْحَكَ مَابِكَ؟ قَالَ: أُخِذَتْ لِقَاحُ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم قُلْتُ: مَنْ أَخَذَهَا؟ قَالَ: غَطَفَانُ وَفَزَارَةُ، فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ أَسْمَعْتُ مَابَيْنَ لَا بَتَيْهَا: يَاصَبَاحَاهْ يَا صَبَاحَاهْ، ثُمَّ انْدَفَعْتُ حَتَّى أَلْقَاهُمْ وَقَدْ أَخَذُوْهَا، فَجَعَلْتُ أَرْمِيْهِمْ وَأَقُوْلُ:

أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ

فَاسْتَنْقَذْتُهَا مِنْهُمْ قَبْلَ أَنْ يَشْرَبُوْا، فَأَقْبَلْتُ بِهَا أَسُوقُهَا فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ! إِنَّ الْقَوْمَ عِطَاشٌ، وَإِنِّي أَعْجَلْتُهُمْ أَنْ يَشْرَبُوْا سِقْيَهُمْ، فَابْعَثْ فِي أَثَرِهِمْ فَقَالَ: يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ، مَلَكْتَ فَأَسْجِحْ، إِنَّ الْقَوْمَ يُقْرَوْنَ فِي قَوْمِهِمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ سے جنگل کی طرف چلا، پہاڑی پر پہنچا تو حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کا ایک غلام ملا میں نے کہا، تو ہلاک ہو تو یہاں کیسے آیا؟ اس نے جواب دیا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دودھ دینے والی اونٹنی پکڑی گئی ہے۔ میں نے پوچھا: کس نے پکڑی ہے؟ اس نے جواب دیا: قبیلہ غطفان اور فزارہ کے آدمی لے گئے ہیں۔ پھر میں تین مرتبہ ’’یا صباحاہ‘‘ کے الفاظ کے ساتھ اس زور سے چلایا کہ مدینہ منورہ کے ہر گوشہ میں رہنے والے سن لیں۔ پھر میں نے دوڑ لگائی یہاں تک کہ ان لوگوں کو جا پہنچا۔ سو میں ان کی جانب تیر پھینکنے لگا اور ساتھ یہ کہنے لگا: ’’میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کمینوں کی ہلاکت کا دن ہے‘‘ تو میں نے ان کے پانی پینے سے پہلے ہی ان سے اونٹنی چھین لی۔ میں اسے لے کر واپس لوٹا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میری ملاقات ہوگئی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ لوگ پیاسے تھے اور میں ان کے پانی پینے سے پہلے ہی جلدی سے ان سے

.... المسند، ٤/٤٨، وأبو عوانة في المسند، ٤/٣٠٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٨٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٤٢٠، الرقم: ٣٧٠٠٢.

اونٹنی چھین لایا۔ اُن کے پیچھے کسی کو روانہ کر دیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابن اکوع! تم مالک ہو گئے ہو اب نرمی کرو۔ ان کی مہمانی اپنی قوم میں ہو رہی ہو گی۔‘‘

۱۰۸۹ / ۴۹۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ ﷺ بْنِ الْأَكْوَعِ ﷺ قَالَ: لَمَّا أَمْسَوْا يَوْمَ فَتَحُوْا خَيْبَرَ، أَوْقَدُوْا النِّيْرَانَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: عَلَامَ أَوْقَدْتُمْ هَذِهِ النِّيْرَانَ. قَالُوْا: لُحُوْمِ الْحُمُرِ الإِنْسِيَّةِ ،قَالَ: أَهْرِيْقُوْا مَا فِيْهَا، وَاكْسِرُوْا قُدُوْرَهَا. فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ: نُهَرِيْقُ مَافِيْهَا وَنَغْسِلُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَوْ ذَاكَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت سلمہ بن اکوع ﷺ روایت فرماتے ہیں کہ جس روز خیبر فتح ہوا اس شام لوگوں نے آگ جلائی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے یہ آگ کیا چیز پکانے کے لئے جلائی ہے؟ مجاہدین نے عرض کیا: پالتو گدھوں کا گوشت پکانے کے لئے: آپ ﷺ نے فرمایا: جو ہانڈیوں میں ہے اسے الٹ دو اور ہانڈیوں کو توڑ دو۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: ہم گوشت کو الٹ دیں اور ہانڈیوں کو دھو نہ لیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: چلو یونہی کرلو۔‘‘

۱۰۹۰ / ۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْعَاصِمٍ، عَنْ يَزِيْدِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ

الحديث رقم ۴۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الذباح والصيد، باب: آنية المجوس والميتة، ۵/۲۰۹۴، الرقم: ۵۱۷۸، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الأضاحى، باب: بيان ملكان من النهى عن أكل لحوم الأضاحى بعد ثلاث فى أول الإسلام وبيان نسخه وإبا حته إلى متى شاء، ۳/۱۵۶۳، الرقم: ۱۹۷۴، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الذبائح، باب: لحوم الحمر الوحشية، ۲/۱۰۶۵، الرقم: ۱۳۹۵، وأحمد بن حنبل فى المسند، ۴/۵۰، والبيهقى فى السنن الكبرى، ۶/۱۰۲، الرقم: ۱۱۳۳۳، وأخرجه الحازمي فى الناسخ والمنسوخ، ۱/۱۵۶، بمعناه من عدة طرق۔

الحديث رقم ۵۰: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الصوم، باب: إذا نوى بالنهار صوما، ۲/۶۷۹، الرقم: ۱۸۲۴، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الصيام، باب: صوم يوم عاشوراء، ۲/۷۹۲، الرقم: ۱۱۲۵، وأحمد بن حنبل فى المسند، ۴/۴۸، والبغوى فى شرح فى شرح السنة، الرقم: ۱۷۸۴۔

الْأَكْوَعِ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله علیه وآله وسلم بَعَثَ رَجُلًا يُنَادِي فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ إِنَّ مَنْ أَكَلَ فَلْيُتِمَّ، أَوْ فَلْيَصُمْ، وَمَنْ لَمْ يَأْكُلْ فَلَا يَأْكُلْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو عاشورہ کے روز لوگوں میں منادی کرنے کے لئے بھیجا کہ جس نے کھانا کھا لیا وہ روزہ پورا کرے یا اسے چاہیے کہ روزہ رکھے اور جس نے نہیں کھایا وہ نہ کھائے۔''

١٠٩١ / ٥١۔ حَدَّثَنَا أَبُوْعَاصِمٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله علیه وآله وسلم أُتِيَ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ. قَالُوْا: لَا، فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ أُخْرَى، فَقَالَ: هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ، قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: صَلُّوْا عَلَى صَاحِبِكُمْ قَالَ أَبُوْقَتَادَةَ: عَلَيَّ دَيْنُهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَصَلَّى عَلَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت

الحديث رقم ٥١: أخرجه البخاري فى الصحيح، كتاب: الكفالة، باب: من تكفل عن ميت دَينا فليس له أن يرجع وبه قال: الحسن، ٢/٨٠٣، الرقم: ٢١٧٣، وفي كتاب: الحوالات، باب: إن إحال دين الميت على رجل جاز، ٢/٧٩٩، الرقم: ٢١٦٨، وفى كتاب: الكفالة، باب: من تكفّل عن ميت دَينا، فليس له يرجع، ٢/٨٠٣، الرقم: ٢١٧٣، وفى كتاب: النفقات، باب: قول النبي صلی الله علیه وآله وسلم: من ترك كلَّا أوضياعا فإليّ، ٥/٢٠٥٤، الرقم: ٥٠٥٦، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الفرائض، باب: من ترك مالا فلورثته، ٣/١٢٣٧، الرقم: ١٦١٩، والترمذى فى السنن، كتاب: الجنائز عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، باب: ماجاء فى الصلاة على المديون، ٣/٣٨٨، الرقم: ١٠٧٠، وَقَالَ أَبُو عيسى: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، والنسائى فى السنن، كتاب: الجنائز، باب: الصلاة على من عليه دَين، ٤/٦٥، الرقم: ١٩٦٠۔ ١٩٦١، والبغوى فى شرح السنة، الرقم: ٢١٥٣، وابن حبان فى الصحيح، ٧/٣٢٩، الرقم: ٣٠٥٩، وابن الجارود فى المنتقى، ١/٢٨٠، الرقم: ١١١١، وأبو عوانة فى المسند، ٣/٤٤٣، الرقم: ٥٦٢٤، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/٣٨٠، الرقم: ٨٩٣٧۔

اقدس میں ایک جنازہ لایا گیا تاکہ آپ ﷺ اس پر نماز (جنازہ) پڑھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اس پر کوئی قرض ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: نہیں تو آپ ﷺ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔ پھر دوسرا جنازہ لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اس پر کچھ قرض ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے ساتھی پر نماز پڑھو۔ حضرت ابوقتادہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کا قرض میں ادا کروں گا، پھر آپ ﷺ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔‘‘

١٠٩٢ / ٥٢۔ حَدَّثَنَا أَبُوْعَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى نِيْرَانًا تُوْقَدُ يَوْمَ خَيْبَرَ، قَالَ: عَلَى مَا تُوْقَدُ هَذِهِ النِّيْرَانُ. قَالُوْا: عَلَى الْحُمُرِ الإِنْسِيَّةِ، قَالَ: اكْسِرُوْهَا وَأَهْرِقُوْهَا. قَالُوْا: أَلَا نُهْرِيْقُهَا وَنَغْسِلُهَا؟ قَالَ: اغْسِلُوْا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے خیبر کے روز آگ جلتی ہوئی دیکھ کر فرمایا: یہ کیوں جلائی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: پالتو گدھوں کا گوشت (پکانے کے لئے)۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ہانڈیاں توڑ دو اور اسے بہا دو۔ صحابہ نے عرض کیا: کیا ہم ایسا نہ کریں کہ اسے الٹ دیں اور ہانڈیاں دھو لیں، آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں دھو لو۔‘‘

الحديث رقم ٥٢: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: المظالم، باب: هل تكسر الدِّنَانُ الَّتِي فيها الخَمْرُ، أو تُخَرَّقُ الزِّقَاق، فإِنَ كسر صَنَمًا، أو صَلِيبًا أو طُنْبُورًا أوُ ما لَا يُنْتَفَعُ بِخَشِبِه، ٢ / ٨٧٦، الرقم: ٢٣٤٥، وفي كتاب: الذباح والصيد، باب: آنية المجوس والميتة، ٥/ ٢٠٩٤، الرقم: ٥١٧٨، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الأضاحى، باب: بيان ملكان من النهى عن أكل لحوم الأضاحى بعد ثلاث فى أول الإسلام وبيان شخه وإبا حته إلى متى شاء، الرقم: ١٩٧٤، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الذبائح، باب: لحوم الحمر الوحشية، ٢ / ١٦٠٥، الرقم: ٣٩٥، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤ / ٥٠.

١٠٩٣ / ٥٣۔ حَدَّثَنَا أَبُوْعَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ ﷺ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ، وَغَزَوْتُ مَعَ بْنِ حَارِثَةَ، اسْتَعْمَلَهُ عَلَيْنَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت یزید بن ابو عبید سے روایت ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع ﷺ نے فرمایا: میں نے سات غزوات میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شریک ہونے کا شرف حاصل کیا ہے اور اس غزوہ میں بھی شریک تھا جس میں حضرت زید بن حارثہ ﷺ کو حضور ﷺ نے ہمارا امیر بنایا تھا۔''

١٠٩٤ / ٥٤۔ حَدَّثَنَا أَبُوْعَاصِمٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَفِي بَيْتِهِ مِنهُ شَيْءٌ. فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا عَامَ الْمَاضِي؟ قَالَ: كُلُوْا وَأَطْعِمُوْا وَادَّخِرُوْا، فَإِنَّ ذَلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ، فَأَرَدْتُ أَنْ تُعِيْنُوْا فِيْهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت سلمہ بن اکوع ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو تم میں سے قربانی کرے تو تیسرے روز کی صبح اس کے گھر میں قربانی کا گوشت نہیں ہونا چاہئے

الحديث رقم ٥٣: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: المغازى، باب: بعث النبى ﷺ أسامة بن زيد إلى الحرقات من جهينة، ٤ / ١٥٥٦، الرقم: ٤٠٢٣، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: عدد غزوات النبى ﷺ، ٣ / ١٤٤٧، الرقم: ١٨١٥، وابن حبان فى الصحيح، ١٦ / ١٣٩، الرقم: ٧١٧٤، والحاكم فى المستدرك، ٣ / ٢٤١، الرقم: ٤٩٦١، ٦٣٨٣، وأبو عوانة فى المسند، ٤ / ٣٥٥، الرقم: ٦٩٥٤، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤ / ٥٤.

الحديث رقم ٥٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأضاحي، باب: ما يؤكل من لحوم الأضاحي وما يُتَزَوَّدُ منها، ٥ / ٢١١٥، الرقم: ٥٢٤٩، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الأضاحي، باب: بيان ما كان من النهي عن أكل لحوم الأضاحي بعد ثلاث فى أول الإسلام وبيان نسخه وإباحة إلى متى شاء، ٣ / ١٥٦٣، الرقم: ١٩٧٤.

جب اگلا سال آیا تو صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا اب بھی ہم اسی طرح کریں جیسے پچھلے سال کیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کھاؤ، کھلاؤ اور جمع بھی کر لو کیونکہ وہ سال تنگی کا تھا تو میرا ارادہ ہوا کہ تم اس (تنگی) میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔‘‘

۱۰۹۵ / ۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُوْعَاصِمٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ رضي الله عنه قَالَ: بَايَعْنَا النَّبِيَّ ﷺ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، فَقَالَ لِي: يَا سَلَمَةُ أَلَا تُبَايِعُ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَدْ بَايَعْتُ فِي الْأَوَّلِ، قَالَ: وَفِي الثَّانِي.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت یزید بن ابو عبید کا بیان ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ سے ہم نے درخت کے نیچے بیعت کی۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے سلمہ! کیا تم بیعت نہیں کرتے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں تو پہلے ہی بیعت کر چکا ہوں۔ فرمایا: دوبارہ کر لو۔‘‘

۱۰۹۶ / ۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ

الحديث رقم ٥٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأحكام، باب: من بايع مرتين، ٦/٢٦٣٥، الرقم: ٦٧٨٢، وفى كتاب: الجهاد، باب: البيعة في الحرب أن لا يفروا، وقال بعضهم: على الموت، ٣/١٠٨١، الرقم: ٢٨٠٠، وفى كتاب: المغازى، باب: غزوة الحديبية، ٤/١٥٢٩، الرقم: ٣٩٣٦، وفى كتاب: الأحكام، باب: كيف يبايع الإمام الناس، ٦/٢٦٣٤، الرقم: ٦٧٨٠٠، وفى باب: مَن بايع مرتين، ٦/٢٦٣٥، الرقم: ٦٧٨٢، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: استحباب مبايعة الإمام الجيش عند إرادة القتال، ٣/١٤٨٣، الرقم: ١٨٦٠، وفى كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة ذى قَرَدٍ وغيرها، ٣/١٤٣٢، الرقم: ١٨٠٧، ١٨٠٢، والترمذى فى السنن، كتاب: السير عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى بيعة النبى ﷺ، ٤/١٥٠، الرقم: ١٥٩٢، وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، والنسائى فى السنن، كتاب: البيعة، باب: البيعة على الموت، ٧/١٤١، الرقم: ٤١٥٩، وأحمد حنبل فى المسند، ٤/٤٧، ٤٩۔

الحديث رقم ٥٦: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الصلح، باب: الصلح فى الدية، ٢/٩٦١، الرقم: ٢٥٥٦، وفى كتاب: الجهاد ، باب: قول الله تعالى: مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَاعَاهَدُوااللهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ ←

أَنَّ أَنَسًا رضي الله عنه حَدَّثَهُمْ: أَنَّ الرُّبَيِّعَ، وَهِيَ ابْنَةُ النَّضْرِ، كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ، فَطَلَبُوا الْأَرْشَ وَطَلَبُوا الْعَفْوَ فَأَبَوْا، فَأَتَوُا النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم فَأَمَرَهُمْ بِالْقِصَاصِ، فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ: أَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ يَارَسُوْلَ اللهِ، لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا، فَقَالَ: يَا أَنَسُ، كِتَابُ اللهِ الْقِصَاصُ. فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَعَفَوْا فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ. زَادَ الْفَزَارِيُّ: عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه: فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْأَرْشَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت حمید کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے انہیں روایت بیان فرمائی کہ حضرت ربیع بنت نضر نے ایک لڑکی کے سامنے والے دو دانت توڑ دیئے تو انہوں نے دیت کا مطالبہ کیا یہ معافی کے خواستگار ہوئے۔ تو انہوں نے انکار کر دیا۔ سو وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں

------ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيْلًا، [الأحزاب: ٢٣]، ٣/١٠٣٢، الرقم: ٢٦٥١، وفى كتاب: التفسير/البقرة، باب: قوله: يَأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ القِصَاصُ فِي القَتْلَى الحُرُّ بِالحُرِّ. إِلَىَ قَوْلِهِ: عَذَابٌ أَلِيْمٌ [البقرة: ١٧٨]، ٤/١٦٣٦. ١٣٣٧، الرقم: ٤٢٣٠. ٤٢٣٩، وفى كتاب: التفسير/المائدة، باب: وَالجُرُوحَ قِصَاصٌ: [المائدة:٤٥]، ٤/١٦٨٥، الرقم: ٤٣٣٥، وفى كتاب: الديات: باب: السِّنَّ بِالسِّنِّ [المائدة: ٤٥]، ٦/٢٥٢٦، الرقم: ٦٤٩٩، ومسلم فى الصحيح، كتاب: القسامة والمحاربين والقصاص والديات، باب: إثبات القصاص فى الإسنان وما فى معناها، ٣/١٣٠٢، الرقم:١٦٧٥، وأبوداود فى السنن، كتاب: الديات، باب: القصاص من السنّ، ٤/١٩٧، الرقم: ٤٥٩٥، والنسائى فى السنن، كتاب: القسامة، باب: القصاص من الثنية، ٨/٢٧، الرقم: ٤٧٥٦. ٤٧٥٧، وابن ماجه فى السنن كتاب: الديات، باب: القصاص فى السنّ، ٢/٨٨٤، الرقم: ٢٦٤٩، والنسائى فى السنن الكبرى، ٤/٢٢٣، الرقم: ٦٩٥٩، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/١٢٨، الرقم:١٢٣٢٤، ١٢٧٢٧، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١/٢٦٤، الرقم: ٧٦٨: ٢٤/٢٦٢، الرقم: ٦٦٤، والطحاوى فى شرح معانى الآثار، ٣/١٧٧، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٨/٢٥، ٦٤.

حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے قصاص کا حکم فرمایا حضرت انس بن نضر نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ربیع کے سامنے کے دانت توڑے جائیں گے؟ نہیں، قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، اس کے دانت نہیں توڑے جائیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے انس! اللہ کی کتاب قصاص کا کہتی ہے (اس پر حضرت انس خاموش ہو گئے) سو (بعد میں) وہ لوگ (جنہوں نے قصاص کا تقاضا کیا تھا) راضی ہو گئے اور انہیں معاف کر دیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کے بندوں میں سے وہ بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا لیں تو اللہ تعالیٰ اسے سچا کر دیتا ہے۔ فزاری کی روایت میں اتنا ہی اضافہ ہے کہ وہ لوگ دیت لینے پر رضامند ہو گئے۔''

۱۰۹۷ / ۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا حَمِيْدٌ أَنَّ

الحديث رقم ۵۷: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: التفسير/البقرة، باب: قوله: يَأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ القِصَاصُ فِي القَتْلَى الحُرُّ بِالحُرِّ۔ إِلَى قَوْلِهِ۔ عَذَابٌ أَلِيْمٌ [البقرة: ۱۷۸]، ٤/۱٦۳٦۔ ۱۳۳۷، الرقم: ٤۲۳۹۔ ٤۲۳۰، الرقم: ٤۲۲۹، وفي کتاب: الصلح، باب: الصلح فی الدية، ۲/۹٦۱، الرقم: ۲۵۵٦، وفی کتاب: الجهاد، باب: قول اللهتعالى: مِنَ المُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَاعَاهَدُوا اللهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيْلًا، [الأحزاب: ۲۳]، ۳/۱۰۳۲، الرقم: ۲٦۵۱، وفی کتاب: التفسير/المائدة، باب: وَالجُرُوحَ قِصَاصٌ: (٤۵)، ٤/۱٦۸۵، الرقم: ٤۳۳۵، وفی کتاب: الديات: باب: السِّنَّ بِالسِّنِّ [المائدة: ٤۵]، ٦/۲۵۲٦، الرقم: ٦٤۹۹، ومسلم فی الصحيح، کتاب: القسامة والمحاربين والقصاص والديات، باب: إثبات القصاص فی الإسنان وما فی معناها، ۳/۱۳۰۲، الرقم:۱٦۷۵، وأبوداود فی السنن، کتاب: الديات، باب: القصاص من السنّ، ٤/۱۹۷، الرقم: ٤۵۹۵، والنسائی فی السنن، کتاب: القسامة، باب: القصاص من الثنية، الرقم: ٤۷۵٦۔ ٤۷۵۷، وفي السنن الکبری، ٤/۲۲۳، الرقم: ٦۹۵۹، وابن ماجه فی السنن کتاب: الديات، باب: القصاص فی السنّ، ۲/۸۸٤، الرقم: ۲٦٤۹، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۳/۱۲۸، الرقم: ۱۲۳۲٤، ۱۲۷۲۷، والطبرانی فی المعجم الکبير، ۱/۲٦٤، الرقم: ۷٦۸: ۲٤/۲٦۲، الرقم: ٦٦٤، والطحاوی فی شرح معانی الآثار، ۳/۱۷۷، والبيهقی فی السنن الکبری، ۸/۲۵، ٦٤۔

أَنَسًا رضي الله عنه حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: كِتَابُ اللهِ الْقِصَاصُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت محمد بن عبد اللہ انصاری حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا: ''اللہ کی کتاب قصاص کا حکم دیتی ہے۔''

١٠٩٨ / ٥٨۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ ابْنَةَ النَّضْرِ لَطَمَتْ جَارِيَةً فَكَسَرَتْ ثَنِيَّتَهَا، فَأَتَوُا النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نضر کی بیٹی نے ایک لڑکی

الحديث رقم ٥٨: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الديات، باب: السن بالسن، ٦ / ٢٥٢٦، الرقم: ٦٤٩٩، وفي كتاب: الصلح، باب: الصلح فی الدية، ٢ / ٩٦١، الرقم: ٢٥٥٦، وفی كتاب: الجهاد، باب: قول الله تعالى: مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيْلاً، [الأحزاب: ٢٣]، ٣ / ١٠٣٢، الرقم: ٢٦٥١، وفی كتاب: التفسير / البقرة، باب: قوله: يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ. إِلَى قَوْلِهِ: عَذَابٌ أَلِيْمٌ [البقرة: ١٧٨]، ٤ / ١٦٣٦۔ ١٣٣٧، الرقم: ٤٢٣٩۔ ٤٢٣٠، وفی كتاب: التفسير / المائدة، باب: وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ: [٤٥]، ٤ / ١٦٨٥، الرقم: ٤٣٣٥، ومسلم فی الصحيح، كتاب: القسامة والمحاربين والقصاص والديات، باب: إثبات القصاص فی الإسنان وما فی معناها، ٣ / ١٣٠٢، الرقم: ١٦٧٥، وأبو داود فی السنن، كتاب: الديات، باب: القصاص من السنّ، ٤ / ١٩٧، الرقم: ٤٥٩٥، والنسائی فی السنن، كتاب: القسامة، باب: القصاص من الثنية، ٨ / ٢٧، الرقم: ٤٧٥٦۔ ٤٧٥٧، وفی السنن الكبرى، ٤ / ٢٢٣، الرقم: ١٢٣٢٤۔١٢٧٢٧، وابن ماجه فی السنن، كتاب: الديات، باب: القصاص فی السنّ، ٢ / ٨٨٤، الرقم: ٢٦٤٩، والطبرانی فی المعجم الكبير، ١ / ٢٦٤، الرقم: ٦٩٥٩، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ١٢٨، الرقم: ٧٦٨: ٢٤ / ٢٦٢، الرقم: ٦٦٤، والطحاوی فی شرح معانی الآثار، ٣ / ١٧٧، والبيهقی فی السنن الكبرى، ٨ / ٢٥، ٦٤۔

کو طمانچہ مارا جس کے باعث اس کے اگلے دو دانت ٹوٹ گئے، وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے قصاص کا حکم فرمایا۔‘‘

١٠٩٩ / ٥٩۔ حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا حَرِيْزُ بْنُ عُثْمَانَ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللهِ بْنَ بُسْرٍ رضي الله عنه صَاحِبَ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: أَرَأَيْتَ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ شَيْخًا؟ قَالَ: كَانَ فِي عَنْفَقَتِهِ شَعَرَاتٌ بِيْضٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت حریز بن عثمان سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ کی نظر میں حضور نبی اکرم ﷺ بوڑھے ہوگئے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کی ٹھوڑی مبارک کے صرف چند بال سفید ہوئے تھے۔‘‘

١١٠٠ / ٦٠۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضي الله عنه يَقُوْلُ: نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ فِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رضي الله عنها وَأَطْعَمَ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ خُبْزًا وَلَحْمًا، وَكَانَتْ تَفْخَرُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ، وَكَانَتْ تَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ أَنْكَحَنِي فِي السَّمَاءِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

الحديث رقم ٥٩: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: المناقب، باب: صفة النبى ﷺ، ٣ / ١٣٠٢، الرقم: ٣٣٥٣، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤ / ١٨٧۔ ١٨٨، ١٩٠، وإِسْنَادُ أَحْمَدَ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ. والحاكم فى المستدرك، ٢ / ٦٦٣، الرقم: ٤٢٠٠، وقال: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٥ / ١٨٧، الرقم: ٢٥٠٦٣، والطبرانى فى مسند الشاميين، ٢ / ١٢٩، الرقم: ١٠٤٥، وعبد بن حميد فى المسند، ١ / ١٨١، الرقم: ٥٠٦.

الحديث رقم ٦٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: وكان عرشه على الماء وهو رب العرش العظيم، ٦ / ٢٧٠٠، الرقم: ٦٩٨٤۔ ٦٩٨٥، والنسائى فى السنن، كتاب: النكاح، باب: صلاة المرأة أذا خطبت واستخارتها ربها، ٦ / ٧٩، الرقم: ٣٢٥٢، وفى السنن الكبرى، ٥ / ٢٩١، الرقم: ٨٩١٨، ١١٤١١، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣ / ٢٢٦، الرقم: ١٣٣٨٥، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٢٤ / ٣٩، الرقم: ١٠٧، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٧ / ٩١۔

''حضرت عیسیٰ بن طہمان روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا: پردے کی آیت حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے حق میں نازل ہوئی اور ان کے ولیمہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روٹی اور گوشت کھلایا تھا اور یہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باقی ازواجِ مطہرات پر فخر کیا کرتی تھیں کہ میرا نکاح آسمان پر ہوا ہے۔''

مصادر التخریج

۱۔ **القرآن الحكيم۔**

۲۔ **آجری**، ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ (۳۶۰ھ)۔ **الشريعة۔** ریاض، سعودی عرب: دار الوطن، ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء۔

۳۔ **آلوسی**، ابوالفضل شہاب الدین السید محمود (م ۱۲۷۰ھ/۱۸۵۴ء)۔ **روح المعاني في تفسير القرآن العظيم والسبع المثاني۔** بیروت، لبنان: دار الاحیاء التراث ۔

٤۔ **آمدی**، سیف الدین ابی الحسن علی بن ابی علی بن محمد (۵۵۱۔۶۳۱ھ/۱۱۵۶۔ ۱۲۳۳ء)۔ **الإحكام في أصول الأحكام۔** بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۵۔ **ابن اثیر**، ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد شیبانی جزری (۵۵۵۔ ۶۳۰ھ/۱۱۶۰۔۱۲۳۳ء)۔ **أسد الغابة في معرفة الصحابة۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٦۔ **ابن اثیر**، ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد شیبانی جزری (۵۵۵۔ ۶۳۰ھ/۱۱۶۰۔۱۲۳۳ء)۔ **الكامل في التاريخ۔** بیروت، لبنان: دار صادر، ۱۹۷۹ء

۷۔ **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ بن محمد شیبانی (۱۶۴۔۲۴۱ھ/۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **الزهد۔** بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیۃ، ۱۳۹۸ھ۔

۸۔ **احمد بن حنبل**، ابوعبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **فضائل الصحابة۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ۔

۹۔ **احمد بن حنبل**، ابوعبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء۔

۱۰۔ **احمد بن حنبل**، ابوعبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **الورع۔** بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیۃ، ۱۴۰۳ھ۔

۱۱۔ **أزدی**، ربیع بن حبیب بن عمر بصری۔ **الجامع الصحيح مسند الإمام الربيع بن**

حبیب۔ بیروت، لبنان، دارالحکمۃ، ۱۴۱۵ھ۔

۱۲۔ **ابن اسحاق**، محمد بن اسحاق بن یسار، (۸۵۔۱۵۱ھ)۔ **السیرة النبویة**۔ معہد الدراسات والابحاث للتعریب۔

۱۳۔ **اسماعیلی**، ابو بکر احمد بن اِبراہیم بن اسماعیل اسماعیلی (۲۷۷۔۳۷۱ھ)۔ **معجم الشیوخ أبي بکر الإسماعیلي**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب، مکتبۃ العلم والحکم، ۱۴۱۰ھ۔

۱۴۔ **اندلسی**، محمد بن علی بن احمد الوادیاشی (۷۲۳۔۸۰۴ھ)۔ **تحفة المحتاج إلی أدلة المنهاج**۔ مکۃ المکرّمہ، سعودی عرب: دار حراء، ۱۴۰۶ھ۔

۱۵۔ **البانی**، محمد ناصر الدین (۱۳۳۳۔۱۴۲۰ھ/۱۹۱۴۔۱۹۹۹ء)۔ **سلسلة الأحادیث الصحیحة**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۱۶۔ **بحرق**، محمد بن عمر حضرمی شافعی (۸۶۹۔۹۳۰ھ)۔ **حدائق الأنوار**۔ جدہ، سعودی عرب: دار المنہاج، ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء۔

۱۷۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اِسماعیل بن اِبراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **الأدب المفرد**۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۱۸۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اِسماعیل بن اِبراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **التاریخ الکبیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۱۹۔ **بخاری**، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **خلق أفعال العباد**۔ ریاض، سعودی عرب: دارلمعارف السعودیۃ، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۲۰۔ **بخاری**، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۲۱۔ **بخاری**، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **الکنی**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔

۲۲۔ **بزار**، ابوبکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰۔۲۹۲ھ/۸۲۵۔۹۰۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔

۲۳۔ **بغوی**، ابومحمد حسین بن مسعود بن محمد (۴۳۶۔۵۱۶ھ/۱۰۴۴۔۱۱۲۲ء)۔ **شرح السنة**۔

بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۲٤۔ **بغوی**، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد (۴۳۶۔۵۱۶ھ/۱۰۴۴۔۱۱۲۲ء)۔ **معالم التنزیل**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۲۵۔ **بغوی**، عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز المرزبان (۲۱۳۔۳۱۷ھ)۔ **مسند الحب بن الحب أسامة بن زید**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الضیاء، ۱۴۰۹ھ۔

۲٦۔ **بیضاوی**، ناصر الدین ابی سعید عبد اللہ بن عمر بن محمد شیرازی بیضاوی (۷۹۱ھ)۔ **أنوار التنزیل**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۶ء۔

۲۷۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰٦٦ء)۔ **الاعتقاد**۔ بیروت، لبنان، دار الآفاق الجدید، ۱۴۰۱ھ۔

۲۸۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰٦٦ء)۔ **بیان خطأ من أخطأ علی الشافعي**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۰۲ھ۔

۲۹۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰٦٦ء)۔ **دلائل النبوۃ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

۳۰۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰٦٦ء)۔ **الزھد الکبیر**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ۱۹۹٦ء۔

۳۱۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰٦٦ء)۔ **السنن الصغری**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/۱۹۸۹ء۔

۳۲۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰٦٦ء)۔ **السنن الکبری**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۳۳۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰٦٦ء)۔ **السنن الکبری**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/۱۹۸۹ء۔

٣٤۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/ ٩٩٤۔ ١٠٦٦ء)۔ **شعب الإیمان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٠ھ/ ١٩٩٠ء۔

٣٥۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/ ٩٩٤۔ ١٠٦٦ء)۔ **المدخل إلی السنن الکبری**۔ الکویت، دار الخلفاء للکتاب الاسلامی، ١٤٠٤ھ۔

٣٦۔ **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (٢١٠۔٢٧٩ھ/ ٨٢٥۔ ٨٩٢ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ١٩٩٨ء۔

٣٧۔ **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (٢١٠۔٢٧٩ھ/ ٨٢٥۔ ٨٩٢ء)۔ **الشمائل المحمدیة والخصائص المصطفویة**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیہ، ١٤١٢ء۔

٣٨۔ **تھانوی**، اشرف علی (١٢٨٠۔ ١٣٦٢ھ/١٨٦٣۔١٩٤٣ء)۔ **نشر الطیب في ذکر النبي الحبیب** ﷺ۔ کراچی، پاکستان: ایچ۔ ایم سعید کمپنی، ١٩٨٩ء۔

٣٩۔ **ابن تیمیہ**، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (٦٦١۔٧٢٨ھ/١٢٦٣۔١٣٢٨ء)۔ **اِقتضاء الصراط المستقیم**۔ لاہور، پاکستان: المکتبۃ السلفیۃ، ١٩٧٨۔

٤٠۔ **ابن تیمیہ**، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (٦٦١۔٧٢٨ھ/١٢٦٣۔١٣٢٨ء)۔ **الصارم المسلول**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٤١٧ھ۔

٤١۔ **ابن تیمیہ**، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (٦٦١۔٧٢٨ھ/١٢٦٣۔١٣٢٨ء)۔ **الفرقان بین أولیاء الرحمٰن وأولیاء الشیطان**۔

٤٢۔ **ابن تیمیہ**، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (٦٦١۔٧٢٨ھ/١٢٦٣۔١٣٢٨ء)۔ **مجموع الفتاوی**۔ مکتبہ ابن تیمیہ۔

٤٣۔ **ابن جارود**، ابو محمد عبد اللہ بن علی بن جارود نیشاپوری (٣٠٧ھ)۔ **المنتقی من السنن المسندة**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتاب الثقافیۃ، ١٤١٨ھ/١٩٨٨ء۔

٤٤۔ **جرجانی**، ابو قاسم حمزہ بن یوسف (٤٢٨ھ)۔ **تاریخ جرجان**۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب، ١٤٠١ھ/١٩٨١ء۔

۴۵۔ **جصاص**، احمد بن علی الرازی ابو بکر (۳۰۵۔۳۷۰ھ)۔ **أحکام القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث، ۱۴۰۵ھ۔

۴۶۔ **ابن جعد**، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳۔۲۳۰ھ/ ۷۵۰۔۸۴۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۴۷۔ **جندی**، المفضل بن محمد بن إبراہیم، ابوسعید (۳۰۸ھ)۔ **فضائل المدینۃ**۔ دمشق: دارالفکر، ۱۴۰۷ھ۔

۴۸۔ **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **التحقیق في أحادیث الخلاف**۔ بیروت لبنان: دارالکتب العلمیۃ، ۱۴۱۵ھ۔

۴۹۔ **ابن جوزی**، ابو الفرج عبدالرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **تذکرۃ الخواص**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ أہل بیت، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۵۰۔ **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **زاد المسیر في علم التفسیر**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۴ھ۔

۵۱۔ **ابن جوزی**، ابو الفرج عبدالرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **صفوۃ الصفوۃ**۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء

۵۲۔ **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **المنتظم في تاریخ الملوك والأمم**۔ بیروت، لبنان: دار صادر، ۱۳۵۸ھ۔

۵۳۔ **ابن جوزی**، ابو الفرج عبدالرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **الوفا بأحوال المصطفی ﷺ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۵۴۔ **ابن ابی حاتم**، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم محمد بن ادریس ابومحمد الرازی التمیمی (۳۲۷ھ)۔ **الجرح والتعدیل**۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث العربی، ۱۲۷۱ھ۔

۵۵۔ **حارث**، ابن ابی اسامہ (۱۸۶۔۲۸۲ھ)۔ **بغیۃ الباحث عن زوائد مسند الحارث**۔

مدینہ منورہ، سعودی عرب: مرکز خدمۃ السنۃ والسیرۃ النبویہ، ۱۴۱۳ھ/ ۱۹۹۲ء۔

۵٦۔ **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/ ۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ **المستدرك على الصحيحين**۔ بیروت۔ لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱/ ۱۹۹۰۔

۵۷۔ **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/ ۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ **المستدرك على الصحيحين**۔ مکہ، سعودی عرب: دار الباز للنشر و التوزیع۔

۵۸۔ **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/ ۸۸۴۔۹٦۵ء)۔ **الثقات**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۵ھ۔

۵۹۔ **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/ ۸۸۴۔۹٦۵ء)۔ **الصحيح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء۔

٦۰۔ **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/ ۸۸۴۔۹٦۵ء)۔ **مشاهير علماء الأمصار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۹۵۹ء۔

٦۱۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **الإصابة في تمييز الصحابة**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۲ء۔

٦۲۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **تغليق التعليق على صحيح البخاري**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی + عمان، اُردن: دار عمار، ۱۴۰۵ھ۔

٦۳۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **تلخيص الحبير في أحاديث الرافعي الكبير**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب، ۱۳۸۴ھ/ ۱۹٦۴ء۔

٦۴۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **تهذيب التهذيب**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء۔

٦۵۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **الدراية في تخريج أحاديث الهداية**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

٦٦۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ سلسلة الذهب فيما رواه الشافعي عن مالك عن نافع عن ابن عمر۔

٦٧۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ فتح الباري شرح صحيح البخاري۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

٦٨۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ القول المسدد في الذب عن المسند للإمام أحمد۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ، ۱۴۰۱ھ۔

٦٩۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ لسان الميزان۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الأعلمی للمطبوعات ۱۴۰٦ھ/۱۹۸٦ء۔

۷۰۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ المطالب العالية۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۷۱۔ **ابن حزم**، علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی (۳۸۴۔۴۵٦ھ/۹۹۴۔۱۰٦۴ء)۔ الإحكام في أصول الأحكام۔ فیصل آباد، پاکستان: ضیاء السنہ ادارۃ الترجمہ والتعریف، ۱۴۰۴ھ۔

۷۲۔ **ابن حزم**، علی بن احمد بن سعید بن حزم أندلسی (۳۸۴۔۴۵٦ھ/۹۹۴۔۱۰٦۴ء)۔ المحلی۔ بیروت، لبنان: دار الآفاق الجدیدۃ۔

۷۳۔ **حسام الدین ہندی**، علاء الدین علی متقی (م ۹۷۵ھ)۔ كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹/۱۹۷۹ء۔

۷٤۔ **حسینی**، ابراہیم بن محمد (۱۰۵۴۔۱۱۲۰ھ)۔ البيان والتعريف۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۱ھ۔

۷٥۔ **حصکفی**، صدر الدین موسیٰ بن زکریا (٦٥٠ھ)۔ مسند الإمام أبي حنيفة۔ کراچی،

پاکستان: میر محمد کتب خانہ۔

٧٦۔ **ابن حضر عروسی**، ابوعبد الرحمن جیلان۔ **کتاب الدعاء**۔ لاہور، پاکستان: نعمانی کتب خانہ، ۲۰۰۳ء۔

٧٧۔ **حکیم ترمذی**، ابوعبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر۔ **نوادر الأصول في أحاديث الرسول**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۹۲ء۔

٧٨۔ **حلبی**، ابراہیم بن محمد بن سبط ابن العجمی الطرابلسی (۷۵۳۔۸۴۱ھ)۔ **الكشف الحثيث رمي يوضع الحديث**۔ بیروت، لبنان: مکتبۃ النھضۃ العربیہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

٧٩۔ **حلبی**، علی بن برہان الدین (۱۴۰۴ھ)۔ **السيرة الحلبية**، بیروت، لبنان، دارالمعرفہ، ۱۴۰۰ھ۔

٨٠۔ **حمیدی**، ابو بکر عبداللہ بن زبیر (۲۱۹ھ/۸۳۴ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المتنبی۔

٨١۔ **ابن حیان**، ابومحمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الأنصاری (۲۷۴۔ ۳۶۹ھ)۔ **طبقات المحدثين بأصبهان والواردين عليها**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۲ھ۔

٨٢۔ **ابن حیان**، عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حبان اصبہانی، ابو محمد (۲۷۴۔۳۶۹ھ)۔ **العظمة**۔ ریاض، سعودی عرب: دار العاصمہ، ۱۴۰۸ھ

٨٣۔ **ابن خزیمہ**، ابو بکر محمد بن إسحاق (۲۲۳۔۳۱۱ھ/۸۳۸۔۹۲۴ء)۔ **الصحيح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء۔

٨٤۔ **خطابی**، حمد بن محمد بن إبراہیم الخطابی البستی (۳۱۹۔۳۸۸ھ)۔ **إصلاح غلط المحدثين**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۷ھ۔

٨٥۔ **خطیب بغدادی**، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔۱۰۷۱ء)۔ **تاريخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٨٦۔ **خطیب بغدادی**، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔۱۰۷۱ء)۔ **تلخيص المتشابه**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الصمیعی، ۱۴۱۷ھ۔

۸۷۔ **خطیب بغدادی**، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔ ۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔ ۱۰۷۱ء)۔ **الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع**۔ الریاض، سعودی عرب: مکتبہ المعارف، ۱۴۰۳ھ۔

۸۸۔ **خطیب بغدادی**، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔ ۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔ ۱۰۷۱ء)۔ **الکفایۃ في علم الروایۃ**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: المکتبہ العلمیہ۔

۸۹۔ **خطیب بغدادی**، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔ ۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔ ۱۰۷۱ء)۔ **موضح أوهام الجمع والتفریق**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ ۱۴۰۷ء۔

۹۰۔ **خطیب تبریزی**، ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ (۷۴۱ھ)۔ **مشکوٰۃ المصابیح**۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء۔

۹۱۔ **ابن خلاد**، ابو الحسن بن عبد الرحمٰن بن خلاد رامہرمزی (۵۷۶ھ)۔ **أمثال الحدیث المرویۃ عن النبي ﷺ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتاب الثقافیۃ، ۱۴۰۹ھ۔

۹۲۔ **خلال**، احمد بن محمد بن ہارون بن یزید الخلال، ابوبکر (۲۳۴۔۳۱۱ھ)۔ **السنۃ**۔ ریاض، سعودی عرب: ۱۴۱۰ھ

۹۳۔ **خوارزمی**، ابو المؤید محمد بن محمود (۵۹۳۔۶۶۵ھ)۔ **جامع المسانید**۔ بیروت، لبنان۔

۹۴۔ **دارمی**، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱۔۲۵۵ھ/۷۹۷۔۸۶۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۹۵۔ **دارقطنی**، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶۔۳۸۵ھ/ ۹۱۸۔۹۹۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء۔

۹۶۔ **ابوداود**، سلیمان بن اشعث سجستانی (۲۰۲۔۲۷۵ھ/۸۱۷۔۸۸۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۹۷۔ **ابن درہم**، ابو سعید احمد بن محمد بن زیاد بن بشر بن درہم (۲۴۵۔۳۴۰ھ)۔ **الزهد وصفة الزاهدين**۔ طنطا: دار الصحابة للتراث، ۱۴۰۸ھ۔

۹۸۔ **الدمشقی**، ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر الحنبلی (۶۹۱۔ ۷۵۱ھ)۔ **المنار المنيف في الصحيح والضعيف**۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات الإسلامیہ، ۱۴۱۳ھ۔

۹۹۔ **دمیاطی**، ابو محمد شرف الدین (م ۷۰۵ھ)۔ **المتجر الرابح في ثواب العمل الصالح**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مكتبة ومطبعة النهضة الحديثة، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۱۰۰۔ **ابن ابی الدنیا**، ابوبکر عبد اللہ بن محمد القرشی (۲۰۸۔۲۸۱ھ)۔ **الأولياء**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الكتب الثقافية، ۱۴۱۳ھ۔

۱۰۱۔ **ابن ابی الدنیا**، ابوبکر عبد اللہ بن محمد القرشی (۲۰۸۔۲۸۱ھ)۔ **كتاب التهجد وقيام الليل**۔ الریاض، سعودی عرب: مكتبة الرشيد، ۱۹۸۰ء۔

۱۰۲۔ **ابن ابی الدنیا**، ابوبکر عبد اللہ بن محمد القرشی (۲۰۸۔۲۸۱ھ)۔ **من عاش بعد الموت**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الكتب الثقافية، ۱۴۱۳ھ۔

۱۰۳۔ **دولابی**، ابو بشر محمد بن احمد بن محمد بن حماد (۲۲۴۔۳۱۰)۔ **الذرية الطاهرة النبوية**۔ کویت: الدار السلفیۃ۔ ۱۴۰۷

۱۰۴۔ **دیلمی**، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الہمذانی (۴۴۵۔۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳۔ ۱۱۱۵ء)۔ **مسند الفردوس**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔

۱۰۵۔ **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **ميزان الاعتدال في نقد الرجال**۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ء۔

۱۰۶۔ **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **سير أعلام النبلاء**۔ بیروت، لبنان، مؤسسة الرسالة، ۱۴۱۳ھ۔

۱۰۷۔ **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **تذكرة الحفاظ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۱۰۸۔ **رازی**، محمد بن عمر بن حسن بن حسین بن علی تیمی (۵۴۳۔۶۰۶ھ/۱۱۴۹۔۱۲۱۰ء)۔ **التفسير الكبير**۔ تہران، ایران: دار الکتب العلمیہ۔

١٠٩۔ **ابن راشد،** معمر بن راشد الأزدی (١٥١ھ)۔ **الجامع**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ۔

١١٠۔ **ابن راهویہ،** ابو یعقوب اِسحاق بن اِبراہیم بن مخلد بن اِبراہیم بن عبداللہ (١٦١۔ ٢٣٧ھ/٧٧٨۔٨٥١ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ١٤١٢ھ/١٩٩١ء۔

١١١۔ **ابن رجب حنبلی،** ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد (٧٣٦۔٧٩٥ھ)۔ **التخویف من النار والتعریف بحال دار البوار**۔ دمشق، شام: مکتبۃ دار البیان، ١٣٩٩ھ۔

١١٢۔ **ابن رجب حنبلی،** ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد (٧٣٦۔٧٩٥ھ)۔ **جامع العلوم و الحکم في شرح خمسین حدیثا من جوامع الکلم**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ١٤٠٨ھ۔

١١٣۔ **ابن رشد،** ابو ولید محمد بن احمد بن محمد بن رشد القرطبی (٥٩٥ھ)۔ **بدایة المجتهد**۔ بیروت، لبنان: دارالفکر۔

١١٤۔ **رویانی،** ابو بکر محمد بن ہارون الرویانی (٣٠٧ھ)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ١٤١٦ھ۔

١١٥۔ **زرعی،** ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر ایوب (٦٩١۔ ٧٥١ھ)۔ **نقد المنقول بین المردود والمقبول**۔ بیروت، لبنان: دارالقاری، ١٤١١ھ۔

١١٦۔ **زرقانی،** ابوعبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری أزہری مالکی (١٠٥٥۔١١٢٢ھ/١٦٤٥۔١٧١٠ء)۔ **شرح المواهب اللدنية**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٧ھ/١٩٩٦ء۔

١١٧۔ **زرقانی،** ابوعبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری أزہری مالکی (١٠٥٥۔١١٢٢ھ/١٦٤٥۔١٧١٠ء)۔ **شرح الموطأ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١ھ۔

١١٨۔ **زمخشری،** ابو القاسم محمد بن عمر (٥٣٨ھ)۔ **مختصر کتاب الموافقة بین أهل البیت والصحابة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب الحکمیۃ۔

١١٩۔ **ابن زید،** ابو اسماعیل حماد بن اسحاق بن اسماعیل (٢٦٧ھ)۔ **ترکة النبي ﷺ والسبل التي وجهها فیها۔** ١٤٠٤ھ۔

١٢٠۔ **زیلعی،** ابو محمد عبد اللہ بن یوسف حنفی (٧٦٢ھ)۔ **نصب الرایة لأحادیث الهدایة۔** مصر، دار الحدیث، ١٣٥٧ھ۔

١٢١۔ **سبکی،** تقی الدین ابو الحسن علی بن عبد الکافی بن علی بن تمام بن یوسف بن موسیٰ بن تمام انصاری (٦٨٣۔٧٥٦ھ/١٢٨٤۔١٣٥٥ء)۔ **شفاء السقام في زیارة خیر الأنام۔** حیدر آباد، بھارت: دائرہ معارف نظامیہ، ١٣١٥ھ۔

١٢٢۔ **سخاوی،** شمس الدین محمد بن عبد الرحمٰن (٨٣١ھ۔٩٠٤ھ)۔ **استجلاب إرتقاء الغرف بحب أقربا الرسول و ذوی الشرف۔** مکتبہ الملک ریاض، سعودی عرب: مکتبہ فہد الوطنیۃ، ١٤٢١ھ۔

١٢٣۔ **ابن سعد،** ابو عبد اللہ محمد (١٦٨۔٢٣٠ھ/٧٨٤۔٨٤٥ء)۔ **الطبقات الکبری۔** بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ و النشر، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

١٢٤۔ **ابو سعود،** محمد بن عمادی (٨٩٨۔٩٨٢ھ/ ١٤٩٣۔١٥٧٥ء)۔ **إرشاد العقل السلیم إلی مزایا القرآن الکریم** (تفسیر ابی سعود)۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

١٢٥۔ **سعید بن منصور،** ابو عثمان الخراسانی، (٢٢٧ھ)۔ **السنن۔** ریاض، سعودی عرب: دار العصیمی، ١٤١٤ھ۔

١٢٦۔ **ابن سلیمان،** خیثمہ بن سلیمان القرشی الطرابلسی (٢٥٠۔٣٤٣ھ)۔ **من حدیث خیثمة بن سلیمان القرشي الطرابلسي۔** بیروت، لبنان: دار بیروت الکتاب العربی، ١٤٠٠ھ/ ١٩٨٠ء۔

١٢٧۔ **سمرقندی،** ابو محمد محمد بن احمد (٥٣٩ھ)۔ **تحفة الفقهاء۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ١٤٠٥ھ۔

١٢٨۔ **سمعانی،** منصور بن محمد بن عبد الجبار السمعانی ابو المظفر (٤٢٦۔٤٨٩ھ)۔ **التفسیر۔** ریاض، سعودی عرب: دار الوطن، ١٤١٨ھ/ ١٩٩٧م۔

۱۲۹۔ **سندی**، نور الدین بن عبد الہادی، ابو الحسن (۱۱۳۸ھ)۔ **حاشیة علی سنن النسائي**۔ حلب، شام: مکتبہ المطبوعات الاسلامیہ، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

۱۳۰۔ **ابن السُّنّی**، احمد بن محمد الدینوری (۲۸۴-۳۶۴ھ)۔ **عمل اللیوم واللیلة**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء۔

۱۳۱۔ **سیوطی**، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵- ۱۵۰۵ء)۔ **أسباب ورود الحدیث أو اللمع في أسباب الحدیث**۔ بیروت، لبنان: دار المکتبة العلمیة، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء۔

۱۳۲۔ **سیوطی**، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵- ۱۵۰۵ء)۔ **الإتقان في علوم القرآن**۔ لبنان، مطبعہ اُمیر، منشورات الرضی بیدار۔

۱۳۳۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ **تاریخ الخلفاء**۔ بغداد، عراق: مکتبة الشرق الجدید۔

۱۳۴۔ **سیوطی**، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵- ۱۵۰۵ء)۔ **تبییض الصحیفة بمناقب أبي حنیفة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیة، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۱۳۵۔ **سیوطی، محلی**، جلال الدین محمد بن احمد المحلی (۸۶۴ھ) جلال الدین ابو الفضل عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن محمد ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ **تفسیر الجلالین**۔ بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، ۱۴۱۹ھ-۱۹۹۸ء۔

۱۳۶۔ **سیوطی**، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵- ۱۵۰۵ء)۔ **تدریب الراوي في شرح تقریب النواوي**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبہ الریاض الحدیثہ۔

۱۳۷۔ **سیوطی**، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵- ۱۵۰۵ء)۔ **تنویر الحوالك شرح موطأ مالك**۔ مصر: مکتبہ التجاریہ الکبری، ۱۳۸۹ھ/ ۱۹۶۹ء۔

١٣٨۔ **سیوطی**، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **الجامع الصغير في أحاديث البشير النذير**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١٣٩۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **الحاوي للفتاوى**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العربی، ۱۴۲۵ھ۔

١٤٠۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **الحاوي للفتاوى**۔ لائلپور، پاکستان: المکتبۃ النوریۃ الرضویۃ، ۱۳۹۲ھ۔

١٤١۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **الخصائص الكبرى**۔ فیصل آباد، پاکستان: مکتبہ نوریہ رضویہ۔

١٤٢۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **الدر المنثور في التفسير بالمأثور**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفۃ۔

١٤٣۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **الديباج على صحيح مسلم**۔ الخبر، سعودی عرب: دار ابن عفان، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۶ء۔

١٤٤۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **شرح سنن ابن ماجه**۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ۔

١٤٥۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **شرح على سنن النسائي**۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات الإسلامیۃ، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔

١٤٦۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان

(۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ لباب النقول في أسباب النزول۔ قاہرہ، مصر: مطبعہ مصطفٰی البابی الحلبی، ۱۳۵۴ھ/ ۱۹۳۵ھ۔

۱۴۷۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ مفتاح الجنة۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: الجامعة الإسلامیة، ۱۳۹۹ھ۔

۱۴۸۔ **شاشی**، ابو سعید ہیثم بن کلیب بن شریح (۳۳۵ھ/ ۹۴۶ء)۔ المسند۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبة العلوم و الحکم، ۱۴۱۰ھ۔

۱۴۹۔ **شافعی**، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰۔۲۰۴ھ / ۷۶۷۔۸۱۹ء)۔ المسند۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ

۱۵۰۔ **شافعی**، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰۔۲۰۴ھ / ۷۶۷۔۸۱۹ء)۔ السنن المأثورة۔ بیروت لبنان: دار المعرفة، ۱۴۰۶ھ۔

۱۵۱۔ **شاہ ولی اللہ**، الدھلوی (۱۱۷۴ھ/۱۷۶۲ء)۔ المسوی من أحادیث الموطأ۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ الحجاز، ۱۳۵۱ھ۔

۱۵۲۔ **ابن شاھین**، ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان (۲۹۷۔۳۸۵ھ)۔ ناسخ الحدیث و منسوخه۔ الزرقاء: مکتبة المنار، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸۔

۱۵۳۔ **شوکانی**، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳۔۱۲۵۰ھ/ ۱۷۶۰۔۱۸۳۴ء)۔ درالسحابة في مناقب القرابة و الصحابة۔ لاہور، پاکستان: مکتبہ سید احمد شہید، ۱۴۰۴ھ۔

۱۵۴۔ **شوکانی**، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳۔۱۲۵۰ھ/ ۱۷۶۰۔۱۸۳۴ء)۔ نیل الأوطار شرح منتقی الأخبار۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء۔

۱۵۵۔ **شوکانی**، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳۔۱۲۵۰ھ/ ۱۷۶۰۔۱۸۳۴ء)۔ فتح القدیر۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء۔

۱۵۶۔ **شہرستانی**، ابو الفتح محمد بن عبدالکریم بن ابی بکر احمد (۴۷۹۔۵۴۸ھ)۔ الملل و النحل۔ بیروت، لبنان: دار المعرفة، ۲۰۰۱ء۔

۱۵۷۔ **شیبانی**، محمد بن حسن (۱۳۲۔۱۸۹ھ)۔ الموطأ۔ کراچی، پاکستان: میر محمد کتب خانہ۔

۱۵۸۔ **شیبانی**، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (۲۰۶۔۲۸۷ھ/۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ **الآحاد والمثاني**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

۱۵۹۔ **شیبانی**، محمد بن الحسن بن فرقد ابو عبد اللہ (۱۳۲۔۱۸۹ھ)۔ **الأصل المعروف بالمبسوط**۔ کراچی، پاکستان: ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ۔

۱۶۰۔ **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن إبراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹۔۲۳۵ھ/۷۷۶۔۸۴۹ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

۱۶۱۔ **صنعانی**، محمد بن إسماعیل الامیر (م۷۷۳۔۸۵۲ھ)۔ **سبل السلام شرح بلوغ المرام**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۳۷۹ھ۔

۱۶۲۔ **صیداوی**، محمد بن احمد بن جمیع، ابو الحسین (م ۳۰۵۔۴۰۲ھ)۔ **معجم الشیوخ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۰۵ھ۔

۱۶۳۔ **طاہر القادری**، ڈاکٹر محمد طاہر القادری۔ **عرفان القرآن**۔ لاہور، پاکستان: منہاج القرآن پبلی کیشنز۔

۱۶۴۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **کتاب الدعاء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء۔

۱۶۵۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **مسند الشامیین**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۴ء۔

۱۶۶۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

۱۶۷۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الصغیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۱٦۸۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲٦۰۔۳٦۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر۔** موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثۃ۔

۱٦۹۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲٦۰۔۳٦۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر۔** قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

۱۷۰۔ **طبری**، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/ ۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ **تاریخ الأمم والملوك** ۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۷ھ۔

۱۷۱۔ **طبری**، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/ ۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ **جامع البیان عن تأویل أي القرآن۔** بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۴۰۵ھ۔

۱۷۲۔ **طبری**، ابو جعفر احمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم (٦۱۵۔ ٦۹۴ھ/ ۱۲۱۸۔۱۲۹۵ء)۔ **ذخائر العقبی في مناقب ذوی القربی۔** دارالکتب العصریہ۔

۱۷۳۔ **طبری**، ابو جعفر احمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم (٦۱۵۔ ٦۹۴ھ/ ۱۲۱۸۔۱۲۹۵ء)۔ **الریاض النضرۃ في مناقب العشرۃ۔** بیروت، لبنان: دارالغرب الاسلامی، ۱۹۹٦ء۔

۱۷٤۔ **طحاوی**، ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (۲۲۹۔۳۲۱ھ/ ۸۵۳۔۹۳۳ء)۔ **شرح معاني الآثار۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۹ھ۔

۱۷۵۔ **طحاوی**، ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (۲۲۹۔۳۲۱ھ/ ۸۵۳۔۹۳۳ء)۔ **مَشکَل الآثار۔** بیروت، لبنان: دار صادر۔

۱۷٦۔ **طیالسی**، ابوداود سلیمان بن داود جارود (۱۳۳۔۲۰۴ھ/ ۷۵۱۔۸۱۹ء)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

۱۷۷۔ **ابن ابی عاصم**، ابوبکر بن عمرو بن ضحّاک بن مخلد شیبانی (۲۰٦۔۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ **الجهاد۔** مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۰۹ھ۔

۱۷۸۔ **ابن ابی عاصم**، ابوبکر بن عمرو بن ضحّاک بن مخلد شیبانی (۲۰٦۔۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ **الزهد۔** قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث، ۱۴۰۸ھ۔

۱۷۹۔ **ابن ابی عاصم**، ابوبکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ/۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ السنۃ۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔

۱۸۰۔ **ابن عبد البر**، ابوعمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ الاستیعاب في معرفة الأصحاب۔ بیروت، لبنان: دارالجیل، ۱۴۱۲ھ۔

۱۸۱۔ **ابن عبد البر**، ابوعمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ التمهيد۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف والشؤون الإسلامیہ، ۱۳۸۷ھ۔

۱۸۲۔ **ابن عبد البر**، ابوعمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ جامع بیان العلم و فضله۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء

۱۸۳۔ **ابوعبداللہ**، احمد بن إبراہیم بن کثیر دورقی (۱۶۸۔۲۴۶ھ)۔ مسند سعد بن أبي وقاص۔ بیروت، لبنان: دارالبشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۷ھ۔

۱۸۴۔ **عبداللہ**، بن احمد بن حنبل (۲۱۳۔۲۹۰ھ)۔ السنة۔ دمام: دار ابن قیم، ۱۴۰۶ھ۔

۱۸۵۔ **عبد بن حمید**، ابومحمد بن نصر الکسی (م ۲۴۹ھ/۸۶۳ء)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۱۸۶۔ **عبد الحق**، محدث دہلوی، شیخ (۹۵۸۔۱۰۵۲ھ/۱۵۵۱۔۱۶۴۲ء)۔ شرح سفر السعادت۔ کانپور، بھارت: مطبع منشی نولکشور۔

۱۸۷۔ **عبد الرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶۔۲۱۱ھ/۷۴۴۔۸۲۶ء)۔ المصنف۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۱۸۸۔ **عبد الرزاق**، ابوبکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶۔۲۱۱ھ/۷۴۴۔۸۲۶ء)۔ الجزء المفقود من الجزء الأول من المصنف۔ بیروت، لبنان + لاہور، پاکستان: مؤسسۃ الشرف، ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۵ء۔

۱۸۹۔ **عجلونی**، ابو الفداء إسماعیل بن محمد بن عبد الہادی بن عبد الغنی جراحی (۱۰۸۷۔۱۱۶۲ھ/ ۱۶۷۶۔۱۷۴۹ء)۔ کشف الخفا ومزيل الألباس۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ۔

۱۹۰۔ **ابن عدی**، عبد اللہ بن عدی بن عبداللہ بن محمد ابو احمد الجرجانی (۲۷۷ھ۔۳۶۵ھ)۔

الكامل في ضعفاء الرجال۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۱۹۱۔ **عز الدین،** بلیق۔ منهاج الصالحين من أحاديث وسنة خاتم الأنبياء والمرسلين۔ بیروت، لبنان: دار الفتح، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء۔

۱۹۲۔ **ابن عساکر،** ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹۔ ۵۷۱ھ/۱۱۰۵۔۱۱۷۶ء)۔ تاريخ دمشق الكبير (المعروف بہ: تاريخ ابن عساكر)۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء۔

۱۹۳۔ **ابن عساکر،** ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹۔۵۷۱ھ/۱۱۰۵۔۱۱۷۶ء)۔ تهذيب تاريخ دمشق الكبير۔ بیروت، لبنان، دارالمیسرہ، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

۱۹٤۔ **عظیم آبادی،** ابو الطیب محمد شمس الحق۔ عون المعبود شرح سنن أبي داود بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۵ھ۔

۱۹٥۔ **ابو عوانہ،** یعقوب بن اسحاق بن إبراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰۔۳۱۶ھ/۸۴۵۔ ۹۲۸ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

۱۹٦۔ **عینی،** بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (۷۶۲۔۸۵۵ھ/۱۳۶۱۔ ۱۴۵۱ء)۔ عمدة القاري شرح على صحيح البخاري۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

۱۹۷۔ **غزالی،** ابو حامد محمد بن محمد الغزالی (۴۵۰۔۵۰۵ھ)۔ إحياء علوم الدين۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

۱۹۸۔ **ابن غزوان،** ابو عبد الرحمٰن محمد بن فضیل بن غزوان ضبی (۱۹۵ھ)۔ كتاب الدعاء۔ ریاض، سعودی عرب، مکتبۃ الرشید، ۱۹۹۹ء۔

۱۹۹۔ **فاکہی،** ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن عباس مکی (۲۷۲ھ/ ۸۸۵ء)۔ أخبار مكة في قديم الدهر وحديثة۔ بیروت، لبنان: دارخضر، ۱۴۱۴ھ۔

۲۰۰۔ **فریابی،** ابو بکر جعفر بن محمد بن حسن (۲۰۷۔۳۰۱ھ)۔ دلائل النبوة۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: دار حراء، ۱۴۰۶ھ۔

٢٠١۔ **فریابی**، ابو بکر جعفر بن محمد بن حسن (۲۰۷۔۳۰۱ھ)۔ صفة المنافق۔ کویت: دار الخلفاء الکتاب الإسلامی، ۱۴۰۵ھ۔

٢٠٢۔ **فریابی**، ابو بکر جعفر بن محمد بن حسن (۲۰۷۔۳۰۱ھ)۔ الصیام۔ بمبئی، بھارت: دار الکتب السّلفیہ، ۱۴۱۲ھ۔

٢٠٣۔ **قاضی عیاض**، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (۴۷۶۔۵۴۴ھ/۱۰۸۳۔۱۱۴۹ء)۔ الشفاء بتعریف حقوق المصطفی ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی۔

٢٠٤۔ **قاضی عیاض**، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (۴۷۶۔۵۴۴ھ/۱۰۸۳۔۱۱۴۹ء)۔ الشفاء بتعریف حقوق المصطفی ﷺ۔ ملتان، پاکستان: عبدالتواب اکیڈمی۔

٢٠٥۔ **ابن قانع**، عبد الباقی (۲۶۵۔۳۵۱ھ)۔ معجم الصحابة۔ مدینہ منورہ، مکتبۃ الغرباء الاثریۃ، ۱۴۱۸ھ۔

٢٠٦۔ **ابن قتیبہ**، عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ ابو محمد الدینوری (۲۱۳۔۲۷۶ھ)۔ تأويل مختلف الحديث۔ بیروت، لبنان: دار الجلیل، ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۲ء۔

٢٠٧۔ **ابن قدامہ**، ابو محمد عبد اللہ بن احمد المقدسی (۶۲۰ھ)۔ المغني في فقه الإمام أحمد بن حنبل الشيباني۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۵ھ۔

٢٠٨۔ **قرطبی**، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحیٰ بن مفرج اُموی (۲۸۴۔۳۸۰ھ/۸۹۷۔۹۹۰ء)۔ الجامع لأحکام القرآن۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٢٠٩۔ **قزوینی**، عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ التدوين في أخبار قزوين۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۷ء۔

٢١٠۔ **قسطلانی**، ابوالعباس احمد بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملک بن احمد بن محمد بن محمد بن حسین بن علی (۸۵۱۔ ۹۲۳ھ/۱۴۴۸۔۱۵۱۷ء)۔ المواهب اللدنية بالمنح المحمدية۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء۔

٢١١۔ **قضاعی**، ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر (۴۵۴ھ)۔ مسند الشهاب۔ بیروت،

لبنان: مؤسسة الرسالہ، ۱۴۰۷ھ۔

۲۱۲۔ **قنوجی**، صدیق بن حسن القنوجی (۱۲۴۸۔۱۳۰۷ھ)۔ أبجد العلوم الوشي المرقوم في بيان أحوال العلوم۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۹۷۸ء۔

۲۱۳۔ **ابن قیسرانی**، ابو الفضل محمد بن طاہر بن علی بن احمد مقدسی (۴۴۸۔۵۰۷ھ/۱۰۵۶۔۱۱۱۳ء)۔ تذكرة الحفاظ۔ ریاض، سعودی عرب: دار الصمیعی، ۱۴۱۵ھ۔

۲۱۴۔ **ابن قیم**، ابوعبداللہ محمد بن ابی بکر أیوب الزرعی (۶۹۱۔۷۵۱ھ)۔ حاشية على سنن أبي داود۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۵ء۔

۲۱۵۔ **کاسانی**، علاء الدین (۵۸۷ھ)۔ بدائع الصنائع۔ بیروت، لبنان، دار الکتاب العربی، ۱۹۸۲ء۔

۲۱۶۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء إسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ البداية والنهاية۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۲۱۷۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء إسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ تحفة الطالب بمعرفة أحاديث مختصر ابن الحاجب۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: دار حراء، ۱۴۰۶ھ۔

۲۱۸۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء إسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ تفسير القرآن العظيم۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۲۱۹۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء إسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ قصص الأنبياء۔ بیروت، لبنان: دار الخیر، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء۔

۲۲۰۔ **کلاعی**، ابو الربیع سلیمان بن موسیٰ الکلاعی الأندلسی (۵۶۵۔۶۳۴ھ)۔ الاكتفاء في مغازي رسول الله ﷺ والثلاثة الخلفاء۔ بیروت، لبنان، مکتبۃ الھلال، ۱۳۸۷ھ/۱۹۶۸ء۔

۲۲۱۔ **کنانی**، احمد بن ابی بکر بن إسماعیل (۷۶۲۔۸۴۰ھ)۔ مصباح الزجاجة في زوائد ابن ماجه۔ بیروت، لبنان، دارالعربیۃ، ۱۴۰۳ھ۔

۲۲۲۔ **لالکائی**، ابو قاسم ھبۃ اللہ بن حسن بن منصور (م ۴۱۸ھ)۔ شرح أصول اعتقاد

أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة الرياض، سعودی عرب، دار طیبہ، ۱۴۰۲ھ۔

۲۲۳۔ **لالکائی**، ابو قاسم ھبۃ اللہ بن حسن بن منصور (م ۴۱۸ھ)۔ کرامات أولياء الله ﷻ۔ ریاض، سعودی عرب، دار طیبہ، ۱۴۱۲ھ۔

۲۲۴۔ **ابن ماجہ**، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/۸۲۴۔۸۸۷ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۲۲۵۔ **مالک**، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اَصبحی (۹۳۔۱۷۹ھ/ ۷۱۲۔۷۹۵ء)۔ المدونة الكبرى۔ بیروت، لبنان: دار صادر۔

۲۲۶۔ **مالک**، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اَصبحی (۹۳۔۱۷۹ھ/ ۷۱۲۔۷۹۵ء)۔ الموطأ۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۲۲۷۔ **ابن مبارک**، ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن واضح مروزی (۱۱۸۔۱۸۱ھ/ ۷۳۶۔۷۹۸ء)۔ كتاب الزهد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۲۲۸۔ **ابن مبارک**، ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن واضح مروزی (۱۱۸۔۱۸۱ھ/ ۷۳۶۔۷۹۸ء)۔ الجهاد۔ تونس: دار تونسیہ۔

۲۲۹۔ **مبارک پوری**، محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم (۱۲۸۳۔۱۳۵۳ھ)۔ تحفة الأحوذي في شرح جامع الترمذي۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۲۳۰۔ **ابو محاسن**، ابو محاسن یوسف بن موسیٰ حنفی۔ معتصر من المختصر من مشكل الآثار۔ بیروت، لبنان: عالم الکتاب۔

۲۳۱۔ **المحاملی**، حسین بن إسماعیل الضبی ابو عبداللہ (۲۳۵۔۳۳۰ھ)۔ أمالي المحاملي۔ دمام، اردن: دار ابن القیم، ۱۴۱۲ھ۔

۲۳۲۔ **مروزی**، محمد بن نصر بن الحجاج، ابو عبداللہ (۲۰۲۔۲۹۴ھ)۔ تعظيم قدر الصلاة۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبہ الدار، ۱۴۰۶ھ۔

۲۳۳۔ **مروزی**، محمد بن نصر بن الحجاج، ابو عبداللہ (۲۰۲۔۲۹۴ھ)۔ السنة۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ۱۴۰۸ھ۔

۲۳٤۔ **مزی**، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (۶۵۴۔۷۴۲ھ/ ۱۲۵۶۔۱۳۴۱ء)۔ **تحفة الأشراف بمعرفة الأطراف**۔ ممبئی، بھارت: الدار القیمہ + بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء۔

۲۳۵۔ **مزی**، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (۶۵۴۔۷۴۲ھ/ ۱۲۵۶۔۱۳۴۱ء)۔ **تهذیب الکمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۲۳٦۔ **مسلم**، ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (۲۰۶۔ ۲۶۱ھ/ ۸۲۱۔۸۷۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۲۳۷۔ **مقدسی**، محمد بن عبد الواحد حنبلی (۶۴۳ھ)۔ **الأحادیث المختارة**۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: مکتبة النهضة الحدیثیہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۲۳۸۔ **مقدسی**، محمد بن عبد الواحد حنبلی (۶۴۳ھ)۔ **الأحادیث المختارة۔ فضائل بیت المقدس**۔ شام: دار الفکر، ۱۴۰۵ھ۔

۲۳۹۔ **مقرئی**، ابو عمرو عثمان بن سعید دانی (۳۷۱۔۴۴۴ھ)۔ **السنن الواردة في الفتن**۔ الریاض: سعودی عرب، ۱۴۱۶ھ۔

۲٤۰۔ **مقری**، ابو بکر محمد بن إبراہیم (۲۸۵۔۳۸۱ھ)۔ **الرخصة في تقبیل الید**۔ الریاض: سعودی عرب، ۱۴۰۸ھ۔

۲٤۱۔ **مقریزی**، ابو العباس احمد بن علی بن عبد القادر بن محمد بن إبراہیم بن محمد بن تمیم بن عبد الصمد (۷۶۹۔۸۴۵ھ/ ۱۳۶۷۔۱۴۴۱ء)۔ **مختصر کتاب الوتر**۔ اُردن: مکتبة المنار، ۱۴۱۳ھ۔

۲٤۲۔ **ابن ملقن**، عمر بن علی بن ملقن الأنصاری (۷۲۳۔۸۰۴ھ)۔ **خلاصة البدر المنیر في تخریج کتاب الشرح الکبیر للرافعي**۔ الریاض، سعودی عرب: مکتبة الرشد، ۱۴۱۰ھ۔

۲٤۳۔ **مناوی**، عبد الرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲۔۱۰۳۱ھ/ ۱۵۴۵۔۱۶۲۱ء)۔ **فیض القدیر شرح الجامع الصغیر**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔

٢٤٤۔ **ابن منجویہ**، احمد بن علی الاصبہانی (۳۴۷۔ ۴۲۸ھ)۔ **رجال صحیح مسلم**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۴۰۷ھ۔

٢٤٥۔ **ابن مندہ**، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ (۳۱۰۔۳۹۵ھ/۹۲۲۔۱۰۰۵ء)۔ **الإیمان**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ۱۴۰۶ھ۔

٢٤٦۔ **منذری**، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱۔۶۵۶ھ/ ۱۱۸۵۔۱۲۵۸ء)۔ **الترغیب والترھیب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

٢٤٧۔ **ابن منظور**، محمد بن مکرم بن علی بن احمد بن ابی قاسم بن حبقہ اُفریقی (۶۳۰۔۷۱۱ھ/ ۱۲۳۲۔۱۳۱۱ء)۔ **لسان العرب**۔ بیروت، لبنان: دار صادر۔

٢٤٨۔ **موفق**، الموفق بن احمد المکی الکردری (۸۲۷ھ)۔ **مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة**۔ کوئٹہ: پاکستان، مکتبۃ الاسلامیۃ، ۱۴۰۷ھ۔

٢٤٩۔ **نحاس**، احمد بن محمد بن إسماعیل المرادی ابوجعفر (۳۳۹ھ)۔ **الناسخ والمنسوخ**۔ کویت: مکتبہ الفلاح، ۱۴۰۸ھ۔

٢٥٠۔ **نسائی**، احمد بن شعیب، ابوعبدالرحمٰن (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **خصائص أمير المومنين علي بن أبي طالب** رضی اللہ عنہ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العربی، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷م۔

٢٥١۔ **نسائی**، احمد بن شعیب، ابو عبدالرحمٰن (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء۔

٢٥٢۔ **نسائی**، احمد بن شعیب، ابوعبدالرحمٰن (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

٢٥٣۔ **نسائی**، احمد بن شعیب، ابو عبدالرحمٰن (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **فضائل الصحابة**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ۔

٢٥٤۔ **نسائی**، احمد بن شعیب، ابو عبدالرحمٰن (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **عمل الیوم واللیلة**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

٢٥٥۔ **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران اُصبہانی (۳۳۶۔

٤٣٠ھ/٩٤٨۔١٠٣٨ء)۔ تاریخ أصبهان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ١٤١٠ھ/١٩٩٠ء۔

٢٥٦۔ **ابونعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (٣٣٦۔٤٣٠ھ/٩٤٨۔١٠٣٨ء)۔ **حلیة الأولیاء و طبقات الأصفیاء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٠ھ/١٩٨٠ء۔

٢٥٧۔ **ابونعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (٣٣٦۔٤٣٠ھ/٩٤٨۔١٠٣٨ء)۔ **دلائل النبوۃ**۔ حیدر آباد، بھارت: مجلس دائرہ معارف عثمانیہ، ١٣٦٩ھ/١٩٥٠ء۔

٢٥٨۔ **ابونعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (٣٣٦۔٤٣٠ھ/٩٤٨۔١٠٣٨ء)۔ **المسند المستخرج علی صحیح مسلم**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٩٦ء۔

٢٥٩۔ **ابونعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (٣٣٦۔٤٣٠ھ/٩٤٨۔١٠٣٨ء)۔ **مسند الإمام أبي حنیفة**۔ ریاض، سعودی عرب، مکتبۃ الکوثر، ١٤١٥ھ۔

٢٦٠۔ **ابونعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (٣٣٦۔٤٣٠ھ/٩٤٨۔١٠٣٨ء)۔ **کتاب الأربعین علی مذهب المتحققین من الصوفیة**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٤١٤ھ/١٩٩٣ء۔

٢٦١۔ **نعیم بن حماد**، المروزی، ابوعبد اللہ (م ٢٨٨ھ)۔ **الفتن**۔ قاہرہ، مصر: بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ١٤٠٨ھ۔

٢٦٢۔ **نووی**، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (٦٣١۔٦٧٧ھ/١٢٣٣۔١٢٧٨ء)۔ **شرح صحیح مسلم**۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ١٣٧٥ھ/١٩٥٦ء۔

٢٦٣۔ **نووی**، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (٦٣١۔٦٧٧ھ/١٢٣٣۔١٢٧٨ء)۔ **تهذیب الأسماء واللغات**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٩٩٦ء۔

٢٦٤۔ **نووی،** ابو زکریا، یحیٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔۶۷۷ھ/۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **رياض الصالحين من كلام سيد المرسلين ﷺ**۔ بیروت، لبنان: دار الخیر، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء۔

٢٦٥۔ **نیشاپوری،** عبدالملک بن ابی عثمان محمد بن ابراہیم الخرکوشی نیشاپوری (م ۴۰۶ ھ)۔ **شرف المصطفیٰ** ﷺ۔ مکۃ المکرّمۃ، سعودی عرب: دار البشائر الاسلامیۃ، ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء۔

٢٦٦۔ **واسطی،** اسلم بن سہل رزاز (م ۲۹۲ھ)۔ **تاريخ واسط**۔ بیروت، لبنان: عالم الکتاب، ۱۴۰۶ھ۔

٢٦٧۔ **ابن حجر ہیتمی،** ابو العباس احمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن علی بن حجر (۹۰۹۔۹۷۳ھ/ ۱۵۰۳۔۱۵۶۶ء)۔ **الصواعق المحرقة**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ القاہرہ، ۱۳۸۵ھ/ ۱۹۶۵ء۔

٢٦٨۔ **ہناد،** ہناد بن سری کوفی (۱۵۲۔۲۴۳ھ)۔ **الزهد**۔ کویت: دار الخلفاء للکتاب الإسلامی، ۱۴۰۶ھ۔

٢٦٩۔ **ہیثمی،** نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

٢٧٠۔ **ہیثمی،** نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ **موارد الظمآن إلى زوائد ابن حبان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٢٧١۔ **ابن ہشام،** ابو محمد عبد الملک حمیری (۲۱۳ھ/ ۸۲۸ء)۔ **السيرة النبوية**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۱ھ۔

٢٧٢۔ **یاقوت بغدادی،** یاقوت بن عبداللہ الحموی، ابو عبداللہ (۶۲۶ھ)۔ **معجم البلدان**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

٢٧٣۔ **یحیٰ بن معین،** ابو زکریا (۱۵۸۔۲۳۳ھ)۔ **التاريخ**۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: مرکز البحث العلمی و إحیاء التراث الاسلامی، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

۲۷٤۔ **یحیٰ بن معین**، ابو زکریا (۱۵۸۔۲۳۳ھ)۔ التاریخ۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۰ھ۔

۲۷۵۔ **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحیٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ المسند۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

۲۷٦۔ **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحیٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ المعجم۔ فیصل آباد، پاکستان: إدارۃ العلوم الأثریہ، ۱۴۰۷ھ۔

۲۷۷۔ **ابو یوسف**، یعقوب بن اِبراہیم الانصاری (۱۸۲ھ)۔ کتاب الآثار۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۳۵۵ھ۔